

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اسلامی تہذیب اور ایمانی قبا بطہ کا مکمل اور جامع منصوبہ

طبع جدید

تہذیب الاسلام

المعروف بـ

تہذیب المؤمنین اُردو ترجمہ علیہ المبتقین

تالیف فارسی

عالی جناب علامہ محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

ترجمہ اردو

الحاج مولانا سید محمد احمد علی اللہ مقامہ

نظر ثانی

ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی

ناشر

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

تہذیب الاسلام کا موجودہ ایڈیشن

مولانا مفتول احمد صاحب اعلیٰ اللہ مقامہ نے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب حلیۃ المتقین کا اردو ترجمہ ۱۳ رجب ۱۳۲۸ھ کو مکمل کر کے اس کا نام تہذیب المؤمنین رکھا تھا لیکن کتاب کی اشاعت کے وقت اس کا عنوان تہذیب الاسلام مقرر ہوا گذشتہ باسٹھ سال میں تہذیب الاسلام کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ چودھویں صدی ہجری ختم ہو رہی ہے اور پندرھویں صدی ہجری کے آغاز کے موقع پر ہم اس کتاب کا نیا ایڈیشن پیش کر رہے ہیں۔

نئے دور کے نئے تقاضے ہوتے ہیں ان کے پیش نظر کتابت اور طباعت میں نیا حسن پیدا کرنے کے ساتھ اس کتاب پر ڈاکٹر مسعود رضا خاکی ایم اے پی ایچ ڈی سے نظر ثانی بھی کرائی گئی ہے اور حسب ضرورت وضاحتی حاشیے اور اشارے بھی لکھوائے گئے ہیں۔

اب یہ کتاب عصر حاضر کے لئے آداب معاشرت اسلامی کے موضوع پر ایک انمول تحفہ ہے جس کو ہم فخر کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ التجا بھی ہے کہ اگر کتاب میں کہیں کوئی خامی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کیجئے تاکہ آئندہ ایڈیشن کو زیادہ بہتر بنا کر پیش کیا جاسکے۔

۱۵ رجب ۱۴۰۰ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۸۰ء

آغا افتخار حسین

دیباچہ

طبع اول

جہاں ہم مخلوقات میں انسان کی نظر پہنچتی ہے گو کافی حد تک وہ کسی شے کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتا تاہم اپنے آپ کو جملہ مخلوقات سے برتر اور ان سب کو اپنے سے کمتر بلکہ اپنا چاکر پاتا ہے اور ہر شے کی کنہ تک نہ پہنچنے سے اور ایسے ایسے تغیرات و تبدلات سے جن پر اپنا کوئی قابو نہیں پاتا اسے یہ خیال ضرور آتا ہے کہ کوئی ایسا مقصد ہے جس کے اختیارات کی وسعت میرے حد خیال سے بدرجہا بڑھی ہوئی ہے۔ اسی مقصد کا نام مختلف مذہبوں اور مختلف مذاہب میں مختلف ہے۔ اللہ۔ الوہیم۔ تنگری۔ خدا۔ زنکار۔ جوتی سرور۔ گاڈ وغیرہ وغیرہ۔

اللہ کی جب ماہیت ہی ہماری سمجھ میں نہ آسکے تو ہم اس کی تعریف و توصیف کیا کر سکتے ہیں مگر جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بلا کسی ایسی وجہ کے جسے ہم سمجھ سکیں اس کی عنایت ہم پر اس قدر ہے کہ ہم ان کا شمار نہیں کر سکتے مثلاً اپنی اتنی مخلوقات کو اس نے ہمارا خادم اور چاکر ہی بنا دیا ہے طرح بطرح کی نعمتیں ہمارے لئے پیدا کر دی ہیں تو خود بخود دل چاہتا ہے کہ ہم اس کی مدح و ثناء میں نر زبان رہیں اور برابر اس کا شکر ادا کیا کریں۔ انسان انسانوں میں بھی بڑا فرق ہے کیا بحیثیت رنگ۔ کیا بحیثیت چال و چلن۔ کیا بحیثیت طرزِ معیشت وغیرہ اور جتنا ان امور میں فرق ہے اتنا ہی اعتراف عبودیت و ارادت شکر گزاری میں بھی۔ اور گہری نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اس جھوٹے سے جُنت پر جو اکثر حیوانات سے بہت ہی کم ہے اتنی بڑی عقل دی گئی ہے تو لامحالہ کسی امرِ عظیم و مہتمم بالشان کے لئے نہ فقط فکر و خوردنوش کی غرض سے اور وہ امرِ عظیم ہونا ہوا اپنا اور اپنے خالق و رازق کا پہچانا ہے اور جب یہ معرفت حاصل ہوگی تب ہی شکریہ دل میں پیدا ہوگا اور ہر سبب اختلافات اطوار و عادات و تشکیک مختلف طریقوں سے ادا کیا جائیگا۔ اس صورت میں اختلافِ عظیم کا ہونا مقصور ہے جو عقلاً کبھی مدوح نہیں ہو سکتا۔ اسی سے لازم آتا ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بعض انسانوں کو اپنی معرفت میں کامل پیدا کیا

ہو اور فتنہ اختلافِ عامہ کے لئے اُن کو کوئی خاص طریقہ شکریہ گزاری کا تعلیم کر کے اس امر پر مامور کیا ہو کہ وہ دوسروں کو بھی وہی تعلیم کیا کریں۔

یہ خیال امتدادِ خیالات کے جن کا سلسلہ مسلسل دل میں گزرتا رہا کرتا ہے کبھی قابلِ توجہ نہ ہوتا۔ اگر ہم اس کا مؤید بھی نوعِ انسان میں ایسے لوگوں کو نہ پائے جو اس معرفت کے مدعی تھے۔ اس معرفت کے مدعی نبی یا رسول یا پیغمبر کے معزز القاب سے ملبس ہوئے اور چونکہ اُن کے زمانے کے ہر درجے اور ہر کمال کے لوگ اُن کے دعویٰ کے ابطال سے عاجز رہے لہذا ان کا دعویٰ مسلم ہو گیا اور بندگانِ خدا کو انہوں نے جو کچھ تعلیم کیا اُس کا خلاصہ یہ چلنا تھا کہ ہمارا اور ہمارے خانی کا تعلق کیا ہے اور ہمارے آپس کے تعلقات کیا کیا ہیں۔ پھر ان تعلقات کے متعلق ذمہ داریاں کیا کیا ہیں اور ان ذمہ داریوں سے کس کس طرح عہدہ پر آ ہو سکتے ہیں! یہ تعلیم اصولاً تو ایک ہی چلی آئی ہے مگر فروغاً حسبِ ترقی صلاحیت و تمدنِ انسانی اس میں جزوی اختلاف بھی ہوتے رہے ہیں تا آنکہ جنابِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا اور ہدایتِ مکمل کیونکہ خدائے تعالیٰ نے اُن کے توسط سے اپنی مخلوق کو ایک ایسا جامع اور مانع مجموعہ قوانین معرفت و شکر گزاری کا عطا فرما دیا جس کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر خشک و تر اُس میں موجود ہے اور وہ جملہ حالات گزشتہ و آئندہ سے مملو ہے اسی لئے اس کا حکم ہدایت بھی ناقص و ناقص نہیں ہوتا کیونکہ اس کا مقصد ہر شخص ہر شے اُس سے استنباط نہیں کر سکتا۔

یہ ہزار ہا برس کی باتیں جن پر بالاختصار چند منٹ میں نظر ڈال گئے اگر اُن پر پھر ایک نظر غائر ڈالیں تو کیا یہ بات پیدا نہیں ہوتی کہ ان تمام نعمتوں کے سبب سے ہیں خدائے تعالیٰ کی تعریف اور شکر ادا کرنا چاہیے؟ ضرور! مگر کیا ہم سے اُس کی تعریف ممکن ہے! ہرگز نہیں کیونکہ تعریف تو جب ہو سکے کہ وہ جو اس حسد سے محسوس کرنے کی کوئی شے ہو اور جب ایسا نہیں تو جیسا ہمارا علم ناقص و ناقص ہے ویسی ہی ہماری تعریف بھی ناقص اور ویسا ہی ہمارا شکر بھی ناقص ہو گا۔ مگر جب دوسری طرف نظر جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس فرضِ جلیل و ذمہ داریِ عظیم سے بسکدوش ہونے کی تدبیر ہمیں جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنچی ہے تو خود آنحضرتؐ کا شکر ادا کرنا بھی ہم پر عقلاً لازم و واجب ہو جاتا ہے پس حسبِ ارشاد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا اُسے صوم و صلوة سے اور حسب تعلیم الہی آنحضرت کی تبلیغ رسالت کا شکر یہ یا اجر موت اہل بیت سے ادا ہو سکتا ہے مگر فی الحقیقت نہ ہم سے صوم و صلوة ہی کا حق ادا ہوتے ہیں اور نہ ہم اہل بیت علیہم السلام ہی کی قدر کے کما نیبھی شناسا ہیں۔ کیا شکر ادا کر سکتا ہے کوئی شخص اُس خدا کا جس نے جمادات و نباتات و حیوانات ہزار در ہزار اقسام ہمارے منافع کے لئے پیدا کئے اور ہم کو اُن سے مستفید ہونیکے لئے ایسے ایسے اعضا عطا فرمائے کہ اگر ایک بھی اُن میں سے جاتا رہے تو عام بنی نوع انسان کے باکمال لوگ یکجا جمع ہو کر ویسا عضو مہیا نہیں کر سکتے۔

ایک سانس آتی اور ایک جاتی ہے اگر بغیر مجال کوئی شخص نواتر انہیں دو نعمتوں کا شکر یہ ادا کرے تو اور لاکھوں اور کروڑوں نعمتوں کے ادا اُسے شکر کا کونسا وقت لائے۔ علیٰ ہذا کیونکہ عہدہ برآ ہو سکتا ہے کوئی بندہ احسانات جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے اہل بیت کے احسانات سے کہ ان سب بزرگواروں نے حق اللہ اور حق العباد کے جملانے میں اور احکام خدا پہنچانے میں اس قدر بلیغ سعی فرمائی کہ نہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے سے دریغ کیا نہ مال کو۔ بلکہ جناب امام حسین علیہ السلام نے تو اپنا فرض منصبی اس طرح ادا کیا کہ نہ انبیائے سابقین میں سے کسی سے بن آیا تھا نہ اوصیائے مابعد میں کسی سے ہوا۔ ان بزرگوں کے کلام ہدایت نظام کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جزوی و کلی احکام انہوں نے پہنچا دئے ہیں اور انسانی مصالح و ضروریات پر لحاظ فرما کر کوئی شے حقیر سے حقیر بھی ایسی باقی نہیں چھوڑی جس کے متناقض کافی اور کامل ہدایت نہ فرمائی ہوں مگر اُن ہدایتوں کا جمع کرنا علمائے اسلام کا کام تھا کیونکہ اہل بیت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں نے اُن کے مٹانے اور متفرق کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ علمائے اسلام کا شکر یہ بھی بقدر اُن کی سعی کے لازم و ضروری ہے بالخصوص ان بزرگواروں کا جنہوں نے تفصیل کی متابعت میں حسب وصیت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم قسم کی تکلیفیں اور صعوبتیں اٹھائیں مگر حتی الامکان اُن ہدایتوں کو جو خود آنحضرت اور اُن کے بڑے جانشینوں سے پہنچی تھیں ضائع نہ ہونے دیا بلکہ صد ہا ہزار ہا میل کی مسافتیں پا پیادہ طے کیں کلفتیں سہیں اور اُن کے سنن و اقوال کو جمع اور مدون کیا۔ ایک ایک حدیث کو پرکھا۔ مخالفین نے جو وضعی باتیں بنادی تھیں اُن سب کو رد کیا۔ موافقین سے جو کچھ ملا اُس کے راویوں کی حالتیں جانچیں احادیث کی قسمیں مقرر کیں۔ المختصر انبیو الی نسلوں کے لئے کافی ودانی ذخیرہ مہیا فرمایا اور احکام ہدایت کو صاف کر دیا۔

عالیجناب، ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ والرضوان اُن مشاہیر علماء سے ہیں جن کی تصنیفات و تالیفات سے تقویت دین مبین و تراویح شریعت ختم المرسلین ہوئی۔ اُن کی تصنیف و تالیف سے بہت سی کتابیں ہیں از آنجملہ یہ کتاب بھی ہے جس میں روزِ فرہ کا تمام ضروری ہدایتیں حسب اقوال جناب رسالتہا صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب و احادیث اہل بیت اطہار علیہم السلام جمع کی گئی ہیں جناب ملا صاحب نے اپنے زمانے کی ضرورتوں کے مطابق تمام احادیث کو جمع کر کے اُن کے معانی و مطالب زبان فارسی میں لکھے تھے اور اس کتاب کا نام "حلیۃ المتقین" رکھا تھا۔

حقیر یہ تقصیر نے اپنے زمانہ کی ضرورت پر نظر کر کے حلیۃ المتقین کی تمام حدیثوں اور دعاؤں کا ترجمہ عام فہم اُردو زبان میں حتی الامکان با محاورہ کر دیا ہے اور اس کا نام تہذیب الاسلام المعروف بہ تہذیب المؤمنین اُردو ترجمہ حلیۃ المتقین رکھا ہے۔ خدا کرے کہ تمام کلمہ گو خصوصاً اور جملہ شی نوع انسان اُردو دان عموماً اس کی ہدایتوں پر عمل کر کے فائدہ اٹھائیں اور مترجم کے اور اُس کے والدین کے حق میں دُعا ئے خیر فرمائیں۔

تنبیہ ۱۔ یہ جہلاً دنیا کچھ بیجانہ ہو گا کہ اصطلاح احادیث میں ہر ضرر پہنچنے والی اور نقصان رسال چیز کو شیطان سے تعبیر کیا ہے اور چو کہ ابلیس اور اُس کی اولاد ہماری ہر غفلت سے نفع اٹھا کر ہمارے درپے آزار ہے لہذا ہر نقصان اور خرابی اور بُرائی کو شیطان سے منسوب کرنا بھی نوع انسان کی جبلتی بات ہے جس سے کسی ملک اور کسی قوم کے لوگ متشنئی نہیں اور ہر زبان کے محاورے میں خود شیطان کا لفظ یا اُس کا ہم معنی موجود ہے۔

السَّاجِدُ إِلَى رَحْمَةِ رَبِّهِ الْوَاحِدِ عَمْدِ

السَّيِّدِ مَقْبُولِ أَحْمَدِ أَيْدِ اللَّهِ التَّهْنِئَةِ

المرقوم ۱۳ رجب المرجب ۱۳۸۸ھ ہجری النبویؐ

ترتیبِ مضامین

پہلا باب

لباس کے آداب

- ۱۳ (۱) درستی اور راستگئی لباس
- ۱۶ (۲) ممنوعاتِ لباس
- ۱۷ (۳) روئی، اُدن اور کتان کا لباس
- ۱۹ (۴) لباس کا رنگ
- ۲۰ (۵) کپڑے پہننے کے آداب
- ۲۲ (۶) کافروں کا لباس
- ۲۲ (۷) عمامہ باندھنے کے آداب
- ۲۴ (۸) پاجامہ پہننے کے آداب
- ۲۵ (۹) نیا کپڑا کاٹنے اور پہننے کے آداب
- ۲۷ (۱۰) کپڑے بدلنے کے آداب
- ۲۸ (۱۱) جوتے اور موزے کا رنگ
- ۳۰ (۱۲) جوتے اور موزے پہننے کے آداب

دوسرا باب

زبورات اور بناؤ سنگھار

- ۳۲ (۱) انگوٹھی کی فضیلت

- ۳۴ (۲) انگوٹھی کس چیز کی ہونی چاہیے
- ۳۴ (۳) عقیق کی فضیلت
- ۳۸ (۴) یاقوت، زبرجد اور زمرد کی فضیلت
- ۳۸ (۵) فیروزہ اور جزعیمانی کی فضیلت
- ۳۹ (۶) درجنف اور دیگر گینوں کی فضیلت
- ۴۱ (۷) گینوں پر نقش کاری
- ۴۸ (۸) سونے اور چاندی کے زیورات
- ۴۹ (۹) سرمہ لگانے کے آداب
- ۵۱ (۱۰) آئینہ دیکھنے کے آداب
- ۵۳ (۱۱) خضاب کرنے کی فضیلت
- ۵۶ (۱۲) خضاب کی کیفیت اور اس کے آداب

تیسرا باب

کھانے پینے کے آداب

- ۵۸ (۱) کھانے پینے کے برتن
- ۶۰ (۲) کھانے کی لذت اور مقدار
- ۶۴ (۳) کھانے کے اوقات
- ۶۹ (۴) کھانا کھانے کے آداب

۵۰ ۱۱) اولاد پر ماں باپ کے حقوق

پانچواں باب

مساواہ اور لنگھا کرنے ناخن ترشٹوانے اور سرنڈانے کے آداب

۱۴۵ ۱) مساواہ کرنے کی فضیلت

۱۴۸ ۲) سرنڈانے کی فضیلت اور اس کے آداب

۱۴۹ ۳) عورتوں اور مردوں کیلئے سر کے بال رکھنے کے آداب

۱۸۰ ۴) لبیس کتروانے کی فضیلت

۱۸۱ ۵) ڈاڑھی بڑھانے کے آداب

۱۸۳ ۶) سفید بالوں کی فضیلت

۱۸۴ ۷) ناک کے بال کتروانے کا حکم

۱۸۴ ۸) ناخن کٹوانے کی فضیلت

۱۸۵ ۹) ناخن کٹوانے کے آداب

۱۸۸ ۱۰) بال اور ناخن وغیرہ کے دفنانے کے آداب

۱۸۸ ۱۱) لنگھا کرنے کی فضیلت

۱۸۹ ۱۲) لنگھا کرنے کے آداب

چھٹا باب

خوشبو اور چھول نوکھنے اور تیل ملنے کے آداب

۱۹۱ ۱) روٹنے زمین پر خوشبو پیدا ہونے کے اسباب

۱۹۲ ۲) خوشبو کی فضیلت اور اس کے آداب

۱۹۴ ۳) خوشبو سے گریز کی کراہت

۱۹۵ ۴) مشک، عنبر اور زعفران کی فضیلت

۷۷ ۵) کھانے کے وقت کی دعائیں

۸۲ ۶) کھانے کے بعد کے آداب

۸۵ ۷) بضر کھانوں اور ان کے لوازمات کی فضیلت

۹۶ ۸) غلام ترکار، بوجہ شہا اور دیگر کھانے کی چیزوں کے فائدے

۱۰۸ ۹) مومنوں کی ضیافت کی فضیلت

۱۱۲ ۱۰) غلام کی فضیلت

۱۱۳ ۱۱) پانی کی فضیلت اور اقسام

۱۱۶ ۱۲) پانی پینے کے آداب

چونھ یا باب

نکاح کی فضیلت اور پرورش اولاد

۱۲۰ ۱) نکاح کی فضیلت اور تنجرت کی حمانست

۱۲۳ ۲) عورتوں کی قسمیں، خوبیاں اور خامیاں

۱۲۷ ۳) نکاح کے آداب

۱۲۸ ۴) مباشرت کے آداب

۱۳۷ ۵) شب زفاف کی نمازیں اور دعائیں

۱۳۹ ۶) حقوق زوجین

۱۴۴ ۷) طلب اولاد کی دعائیں

۱۵۰ ۸) حمل، زچگی اور اولاد کا نام رکھنے کے آداب

۱۵۶ ۹) عقیقہ کرنے کے آداب

۱۶۱ ۱۰) خضہ اور کان چھیدنے کے آداب

۱۶۳ ۱۱) بچوں کو دھبے اور پرورش کرنے کے آداب اور بچوں کے حقوق

۲۲۰ ⑫ غسل جمعہ اور دیگر غُسلوں کے آداب

آٹھواں باب

سونے جاگنے اور بیت الخلاء جانے کے آداب

۲۲۵ ① سونے کے اوقات

۲۲۷ ② سونے سے پہلے وضو کرنے کی فضیلت

۲۲۹ ③ سونے کے لئے مقام

۲۳۰ ④ سونے کے آداب

۲۳۱ ⑤ سونے سے قبل کی دعائیں

۲۳۷ ⑥ بدخوابی اور اس سے بچنے کا طریقہ

۲۳۹ ⑦ نفع بدخوابی اور پچھلی رات میں جاگ اٹھنے کی دعائیں

خواب میں سرور کائنات اور جناب امیر

۲۴۱ ⑧ کی زیارت سے مشرت ہونے کا عمل

۲۴۲ ⑨ تعبیر خواب

۲۵۳ ⑩ جاگنے کے آداب زیادہ سونے کی خرابی

۲۵۵ ⑪ بیت الخلاء جانے کے آداب

۲۵۹ ⑫ بول بڑا کیلئے مناسب مقامات

نواں باب

بعض بیماریاں اور ان کا علاج

۲۶۱ ① بیماریوں میں صبر کا ثواب

۲۶۲ ② پچھنا لگوانے، ناک میں دوا ٹپکانے

۲۶۵ اور حقنہ اور نفثہ کرنے کے آداب

۱۹۶ ⑤ غالیہ کی فضیلت

۱۹۷ ⑥ بدن پر درغن ملنے کے آداب

۱۹۸ ⑦ روغن بنفشہ اور درغن بادام کے فوائد

۱۹۹ ⑧ روغن بکائن اور درغن چنبیلی کے فوائد

۲۰۰ ⑨ دیگر روغنوں کے فوائد

۲۰۱ ⑩ بخور کی فضیلت، اقسام اور آداب

۲۰۳ ⑪ گلاب کے پھول و عرق اور دیگر پھولوں کی فضیلت

۲۰۴ ⑫ پھول سوگھنے کے آداب

ساتواں باب

حام جانے غسل کرنے اور نورہ لگانے کے آداب

۲۰۵ ① حام کی فضیلت

۲۰۶ ② حام میں جانے کے آداب اور دعائیں

۲۰۹ ③ حام میں کیا کرنا چاہئے ؟

۲۱۱ ④ سر اور بدن دھونے اور بدن سے بدبودار کرنے کی فضیلت

۲۱۲ ⑤ میری کے پتوں اور خطمی سے مٹھنے کی فضیلت

۲۱۳ ⑥ نورہ لگانے کی فضیلت

۲۱۴ ⑦ بغل کے بال منڈوانے کا بیان

۲۱۵ ⑧ نورہ لگانے کی مدت کی حدود

۲۱۶ ⑨ نورہ لگاتے وقت کی دعائیں

۲۱۷ ⑩ نورہ لگانے کے اوقات و آداب

۲۱۹ ⑪ نورہ کے بعد منہ دی لگانے کی فضیلت

- (۳) علاج کی اقسام اور طبیعتے ربوع کا جواز ۲۷۱
 (۴) مومنوں کی ملاقات اور بیماریوں کی عیادت ۲۷۷
 (۵) بنجاروں کی اقسام اور علاج ۲۷۸
 (۶) جامع دوائیں اور نافع دوائیں ۲۸۷
 (۷) درد سر، زکام، مرگی، خلیل دماغ ۲۹۵
 اور جنات کے اثرات کا علاج
 (۸) سسر، آنکھ اور گلے کی بیماریوں کے ۲۹۹
 علاج اور دوائیں۔

(۹) کنکھ، مالا، بدن کا پھٹنا، زخم مٹے بچھڑے

جذام برس چھپ و غیرہ کا علاج۔ ۳۱۰

(۱۰) اندرونی بیماریاں، قویخ، درد ریاحی مہے

کی بیماریوں اور کھانسی کا علاج۔ ۳۱۶

(۱۱) مختلف قسم کے درز، گھٹیا، فالج، بواسیر

امراضِ مثانہ اور دیگر امراض کا علاج ۳۲۳

(۱۲) دفیعیہ سحر و نہر۔ جانوروں اور بلاؤں

سے بچنے کی دوائیں۔ ۳۳۰

(۱۳) خاکِ شفا، خاکِ مزارِ حسینؑ کے فوائد

اور بعض مفرد دواؤں کے خواص۔ ۳۴۲

دسواں باب

لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے آداب

- (۱) سلام اور جواب سلام کے آداب ۲۲۹
 (۲) مصافحہ، معانفہ اور بوسہ کے آداب ۲۳۴
 (۳) مجالس و محافل میں بیٹھنے کے آداب ۲۳۸
 (۴) ہانواں سے برتاؤ کے آداب ۲۴۱
 (۵) وہ جلسے و جمعیتیں جہاں جانا چاہیے ۲۴۳
 (۶) چھینکنے، ڈکار لینے اور فحش کرنے کے آداب ۲۴۸
 (۷) مزاح کرنے، ہنسنے، سرگوشی کرنے اور
 ہنسی کشی کے آداب اور جلسوں کی رازداری۔ ۲۵۳

(۱۲) زندوں پر مرنے والوں کے حقوق ۳۱۴

گیارہواں باب

معاشرت اور مصاحبت کے آداب

- (۱) سلام اور جواب سلام کے آداب ۲۲۹
 (۲) مصافحہ، معانفہ اور بوسہ کے آداب ۲۳۴
 (۳) مجالس و محافل میں بیٹھنے کے آداب ۲۳۸
 (۴) ہانواں سے برتاؤ کے آداب ۲۴۱
 (۵) وہ جلسے و جمعیتیں جہاں جانا چاہیے ۲۴۳
 (۶) چھینکنے، ڈکار لینے اور فحش کرنے کے آداب ۲۴۸
 (۷) مزاح کرنے، ہنسنے، سرگوشی کرنے اور
 ہنسی کشی کے آداب اور جلسوں کی رازداری۔ ۲۵۳

(۸) ہنشینوں کے ایک دوسرے پر حقوق ۲۵۵

(۹) صحبتوں اور جلسوں میں ذکرِ خدا ۲۵۹

کرنے کی فضیلت۔

(۱۰) محفلوں اور مجلسوں میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے

فضائل بیان کرنے کی فضیلت۔

(۱۱) برادرانِ ایمانی سے مشورہ کر کے آداب ۳۶۴

(۱) رشتہ داروں، علماموں اور کنبہوں کے حقوق ۳۵۱

(۲) پرہیزیوں، تہذیبوں اور کنبہ قبیلہ والوں

کے حقوق ۳۵۶

(۳) دوستوں اور برادرانِ ایمانی کے حقوق ۳۶۱

(۴) مومنوں کے حقوق اور مخلوقِ خدا کے حقوق ۳۶۵

(۵) مومنوں کی حاجت روائی اور امداد میں کوشش ۳۶۹

۵۱۱ (۶) اونٹ گائیں بھینس بھیر بکریاں پان

۵۱۳ (۷) حیوانات کے خریدنے اور رکھنے کے آداب

۵۱۶ (۸) حیوانات کے احوال اور اقسام کا مجمل بیان

۵۲۲ (۹) تجارت اور کسبِ حلال کی تفصیلات

۵۲۵ (۱۰) تجارت کے آداب

۵۳۴ (۱۱) کھیتی کرنے اور باغ لگانے کی تفصیلات

۵۳۶ (۱۲) کھیتی کرنے اور باغ لگانے کے آداب

چودھواں باب

سفر کے آداب

۵۳۹ (۱) جائز اور ناجائز سفر اور سفر کے لئے

نیک و بد تاریخیں -

۵۴۱ (۲) صدقہ دینے اور دعائیں پڑھنے سے

سفر کی نحوست کا دفعیہ -

۵۴۵ (۳) روانگی کے وقت کا غل، نماز اور دعائیں

۵۵۲ (۴) سفر پر روانگی کے کل آداب

۵۵۸ (۵) زادراہ ساتھ رکھنے اور کئے تقف کے آداب

۵۵۹ (۶) رفیقانِ سفر کے ساتھ برتاؤ کے آداب

۵۶۲ (۷) سفر کے کل آداب

۵۶۵ (۸) راستہ قطع کرنے اور منزلوں میں

اُترنے کے آداب

۵۶۷ (۹) راستوں اور منزلوں کی دعائیں

۵۷۴ (۱۰) بحری سفر اور بچوں پر سے گزرنیکے آداب

۵۷۷ (۱۱) مسافر کو رخصت کرنے، مسافر کا استقبال

کرنے اور سفر سے واپسی کے آداب -

۵۸۸ (۱۲) بعض متفرق آداب اور مفید باتیں

۴۶۶ (۱۳) خط لکھنے کے آداب

بارھواں باب

خانہ داری کے آداب

۴۶۸ (۱) فراخی مکان

۴۷۰ (۲) مکان کی حد سے بد آرائش اور بلندی

۴۷۲ (۳) نقاشی، مستوری اور مجسمہ سازی

۴۷۳ (۴) فرش مکان اور ستر کے آداب

۴۷۵ (۵) گھر میں عبادت کرنے کے آداب

۴۷۶ (۶) جانوروں کا پانا خصوصاً کبوتر اور مرغ کا

۴۷۹ (۷) بھیر بکری کا گھر میں رکھنا

۴۸۰ (۸) پرندوں کا حال اور ان حیوانات کا

ذکر جن کا ماننا جائز ہے -

۴۸۶ (۹) کتے کو گھر میں رکھنے کی ممانعت

۴۸۸ (۱۰) چراغ جلانا مکان خریدنا اور

نئے گھر میں بسنا -

۴۹۰ (۱۱) مکان کے متعلق کل آداب

۴۹۳ (۱۲) گھر کے اندر جانے اور باہر آنے کے آداب

تیراھواں باب

پہیل چلنے سوار ہونے بازار جانے

تجارت و زراعت کرنے اور چوپایہ رکھنے کے آداب

۴۹۷ (۱) گھوڑے، اونچر اور گدھے کی اقسام

۵۰۰ (۲) چوپایوں کی پرورش اور ان کے حقوق

۵۰۳ (۳) زین و لنگام کے آداب

۵۰۵ (۴) سواری کے آداب اور دعائیں

۵۰۹ (۵) پیادہ چلنے کے آداب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَحْمَدُ لِلَّهِ الَّذِي حَلَّى أَنْبِيَائَهُ الْمُرْسَلِينَ بِحَسَنِ حَيَاتِهِ الْمُتَّقِينَ
وَأَبْعَثَ نُجَبَاتِ أَصْفِيَائِهِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِتَتِمِّمَ
مَكَارِمَ أَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِينَ وَاكْمَلَ فِي أَوْصِيَائِهِ الْمُنتَجِسِينَ
أَفْضَلَ خِصَالِ النَّبِيِّينَ فَصَلَّوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ عَدَدَ
أَنْفَاسِ الْمُسْتَحْيِينَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى أَعْدَائِهِمْ مِلْأُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ ۝

اما بعد خاکپاے مومنین و عبادم طلباے علوم آئمہ طاہرین محمد باقر بن محمد تقی حشر ہما اللہ
مع موالیہما المہترین صلوات اللہ علیہم اجمعین خدمت بزرگوار انبیا میں عرض کرتا ہوں کہ نبی نوع انسان ہرچہ اخلاق
پاکیزہ و آداب پسندیدہ تمام حیوانات میں ممتاز ہیں اور چونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
ہے یُعِثُّ لِرُؤُسِهِمْ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ اس سبب سے ضرور ہے کہ آنحضرتؐ کے دین میں اور شریعت
غزائیں کل اخلاق حمیدہ مجتمع ہوں اور چونکہ کتاب عین الجموعہ میں مکارم اخلاق کا ایک مختصر حصہ بیان
ہو چکا ہے بعض نمونہ مجھ سے خواہش کی کہ جو آداب آئمہ علیہم السلام کے روزمرہ کے برتاؤ میں تھے اور
معتبر اسناد سے آپ تک پہنچے ہیں ان کو اور جو احادیث آداب کے متعلق ہیں ان کے مضامین کو عام نفع پہنچانے
کی غرض سے سہل فارسی زبان میں لکھ دیجئے۔ لہذا باوجود اس کے کہ فرصت کم تھی اور کام زیادہ حقیر نے
انوقت انبیا کی حق کی رعایت مقدم سمجھی اور اس کتاب کو چودہ باب اور ایک خانہ پر مرتب کیا چونکہ
حدیث میں آیا ہے اَلَّذِي عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ میں بھی امیدوار ہوں کہ داخل ثواب ہوں۔
ہر باب کو بارہ بارہ فصلوں پر منقسم کیا اور اس کتاب کا نام حلیۃ المتقین رکھا ہے
اب جو مومنین اس کتاب کو دیکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں ان سے امید ہے کہ اس عاصی
کو بھی دعائے مغفرت سے یاد کر لیا کریں اور چونکہ میں خود عجز و قصور کا معترف ہوں اس لئے اگر
کوئی لفظی یا معنوی خطا پائیں تو اس سے درگزر فرمائیں۔ واللہ الموفق والمعين ۝

۱۔ میری بشت سے غرض یہ ہے کہ اخلاق کی خوبیوں کی تکمیل کروں۔ ۲۔ نیک کارستانہ بنانے والا اسی درجے کا جیسا ہے جس کا خود نیک کرنے والا ۱۲۔

بہلا باب

(۱)

لباس کے آدابِ سنتی اور استگنی لباس کی فضیلت

اکثر احادیث معتبرہ سے ثابت ہے کہ اپنے مناسب حال نفیس اور عمدہ لباس جو طریقہ سلال سے میسر ہو یا جو بہت ناسنت پیغمبر اور باعثِ خوشنودی خدا ہے اور اگر طریقہ حلال سے میسر نہ ہو تو جو بل جائے اُس پر قناعت کرے یہ نہ ہو کہ گونا گوں لباس کے حصول کی فکر عبادت الہی میں حارج ہو۔ اگر حق تعالیٰ کسی کی روزی فراخ کرے تو مناسب ہے کہ اُس کے مطابق کھائے پہنے صرف کرے اور بردارِ ایمانی کے ساتھ سلوک کرے۔ اور جس کی روزی تنگ ہو اُسے لازم ہے کہ قناعت کرے اور اپنے آپ کو حرام اور مشتبہ چیزوں میں آلودہ نہ کرے۔

حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خداوند کریم اپنے کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے اور اُس نعمت کا اثر اُس پر ظاہر ہو تو اُس کو خدا کا دوست کہیں گے اور وہ اپنے پروردگار کی نعمت کا شکر ادا کرنے والوں میں محسوب ہوگا اور اگر اُس پر کوئی انتظام نہ ہو تو اُس کو دشمن خدا کہیں گے اور کفرانِ نعمت کرنے والوں میں محسوب ہوگا۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمت عطا فرمائے تو وہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اُس نعمت کا اثر اُس بندہ پر ظاہر ہو اور وہ دیکھے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مومن کو لازم ہے کہ اپنے بردارِ ایمانی کے واسطے ایسی ہی زینت کرے جیسی اُس بیگائے کیلئے زینت کرنا ہے جو چاہتا ہو کہ اس شخص کو عمدہ ترین لباس میں اچھی ہیئت سے دیکھے۔

بہت معتبر ثابت ہے کہ حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام گرمی کے موسم میں بوریے پر بیٹھا کرتے تھے اور جاڑے میں ٹاٹ پر اور جب گھر میں ہوتے تو موٹے جھوٹے کپڑے پہنا کرتے تھے مگر جب باہر

جاتے تو ظہارِ نعمت پر وہ لوگ عالم کے لئے زینت فرماتے تھے۔ (یعنی اچھا لباس پہنتے تھے) حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ زینت اور اظہارِ نعمت کو دوست رکھتا ہے اور ترکِ زینت و اظہارِ بدجالی کو دشمن۔ اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنی نعمت کا انہماک اپنے بندے میں اس طرح دیکھے کہ وہ پوشاکِ نفیس پہنے، خوشبو لگائے، مکان کو آراستہ رکھے، صحن خانہ کوڑھ کر کٹ سے صاف رکھے اور چراغِ سورج ڈوبنے سے پہلے روشن کرے کہ اس سے تنگدستی زائل ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے ایک گروہ ایسا بھی پیدا کیا ہے جن پر بسببِ شہادتِ خاص کے روزی تنگ کی ہے اور محبتِ دنیا ان کے دلوں سے اٹھالی ہے وہ لوگ اس آخرت کی طرف جس کی طرف خدا نے اُن کو طلب کیا ہے متوجہ ہیں اور تنگیِ معاش و کمزوریاتِ دنیا پر صبر کرتے ہیں اور جو لازوال نعمتِ خدا نے اُن کے لئے تیار کی ہے اُس کا اشتیاق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جانِ خدا کی رضا کے لئے دے ڈالی ہے انجام اُن کا شہادت ہے پس جب عالمِ آخرت میں پہنچیں گے تو حق تعالیٰ اُن سے خوش ہوگا اور جنت تک اس عالم میں ہیں جانتے ہیں کہ ایک دن موت سب کو آنے والی ہے اس لئے صرف آخرت کا توشہ جمع کرنے رہتے ہیں سونا چاندی جمع نہیں کرتے۔ مٹا جھوٹا کپڑا پہنتے ہیں۔ بھڑکا کھانے پر قناعت کرتے ہیں اور جو کچھ چاہتے ہیں وہ خدا کی راہ میں دے ڈالتے ہیں کہ اُن کی آخرت کا توشہ ہو۔ وہ نیک لوگوں کے ساتھ خدا کے لئے دوستی رکھتے ہیں اور بدوں کے ساتھ خدا کے لئے دشمنی۔ وہ راہِ ہدایت کے چراغ ہیں اور آخرت کی نعمتوں سے مالا مال۔

یوسف بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں جامعہ خزانہ پہن کر گیا اور عرض کی کہ حضرت جامعہ خزانہ کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں! حضرت نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہے کیونکہ جس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے جامعہ خزانہ ہی پہنے ہوئے تھے اور جس وقت جناب امیر علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خوارج نہروان سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تو وہ عمدہ سے عمدہ پوشاک پہنے ہوئے تھے! اعلیٰ درجے کی خوشبو سے معطر تھے اور اچھے سے اچھے گھوڑے پر سوار تھے۔ جب خارجیوں کے برابر پہنچے تو

انہوں نے کہا کہ تم تو بہت ہی نیک آدمی ہو پھر یہ ظالموں کا لباس کیوں پہن رہے ہو اور ایسے گھوٹے پر کیوں سوار ہوئے ہو؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ الدِّينِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ اِنَّ حَضْرَتَ صَلَّی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عمدہ کپڑے پہننا اور زینت کرنا کہ خدا کو پسند ہے اور وہ زیبائش کو دوست رکھتا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ وجہ حلال سے ہو۔

حدیث معتبر میں وارد ہے کہ سفیان ثوری جو مشائخ صوفیہ سے ہے مسجد الحرام میں آیا اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ قمیٹی کپڑے پہنے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اپنے دوستوں سے کہنے لگا واللہ میں ان کے پاؤں جیسا کہ اس لباس کے بارے میں انہیں سزا نہیں کرتا ہوں۔ یہ کہتا ہوا آگے بڑھا اور قریب پہنچ کر بولا۔ اے فرزند رسول! خدا خدا کی قسم نہ کبھی پیغمبر خدا نے ایسے کپڑے پہنے اور نہ آپ کے آباء و اجداد میں سے کسی نے، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا کے زمانے میں لوگ تنگ دست تھے یہ زمانہ دو ہفتہ کی کاہ ہے۔ اور نیک لوگ خدا کی نعمتوں کے صرف کرنے کے زیادہ مستحق نہیں اس کے بعد آیہ مذکورہ بالا تلاوت فرمائی اور ارشاد کیا کہ جو عطیہ خدا کا ہے گو اس کے صرف کرنے کے سب زیادہ مستحق ہم ہیں مگر اے ثوری یہ لباس جو تو دیکھتا ہے میں نے فقط عزت دنیا کے لئے پہن رکھا ہے پھر اس کپڑے کا دامن اٹھا کر اسے دکھایا کہ نیچے ویسے ہی موٹے کپڑے تھے اور ارشاد فرمایا کہ یہ موٹے کپڑے میرے نفس کے لئے ہیں اور یہ نفیس لباس عزت ظاہری کے لئے۔ اس کے بعد حضرت نے ہاتھ بڑھا کر سفیان ثوری کا جبہ پہنچا اور اس پر اپنی گدڑی کے نیچے نفیس لباس پہنے ہوئے تھا۔ ارشاد ہوا واٹے ہو بھڑاے سفیان یہ نیچے کا لباس تو نے اپنے نفس کے خوش کرنے کیلئے پہن رکھا ہے اور اوپر کی گدڑی لوگوں کے قریب دینے کے لئے۔

حدیث معتبر میں عبداللہ ابن ہلال سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ لوگوں کو وہ لوگ بہت ہی اچھے معلوم ہوتے ہیں جو چھبکا سیٹھا تو کھانا کھائیں۔ مرٹا جھوٹا کپڑا پہنیں اور ٹوٹے پھوٹے حال سے بسر کریں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے عبداللہ! تاویز نہیں جانتا کہ حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر بھی تھے اور پیغمبر زادہ بھی اس کے باوجود دیبا کی فتائیں پہنتے تھے جس میں

لے کہہ دو کہ اللہ نے حرام کی ہے وہ زینت جو اس کی اطاعت سے روکے اور پاک ہے وہ رزق جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے زمین سے پیدا کیا ہے۔

سونے کے تار بنے ہوتے تھے۔ آل فرعون کے دربار میں بیٹھتے تھے۔ لوگوں کے مقدمات طے کرتے تھے مگر لوگوں کو ان کے لباس سے کچھ غرض نہ تھی یہ چاہتے تھے کہ عدالت میں انصاف کریں پس اس امر کا لوگوں کے معاملے میں لحاظ ہونا چاہیے کہ وہ راست گفتار ہوں جس وقت وعدہ کریں اُسے پورا کریں اور معاملات میں عدالت کریں باقی خدا اُسے تعالیٰ نے حلال کو کسی پر حرام نہیں فرمایا اور حرام کو حرام خواہ وہ تھوڑا ہو یا بہت حلال نہیں کیا۔ پھر حضرت نے آیہ مذکورہ تلاوت فرمائی۔ باقی حدیثیں اس فصل کے متعلق ہم نے عین الحیوۃ میں لکھی ہیں۔

(۲)

اُن کپڑوں کا بیان جن کا پہننا حرام ہے

مردوں کو خالص ریشم کے اور زرد تار کپڑے پہننے حرام ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ ٹوپی اور حجاب وغیرہ (یعنی وہ لباس جو ساتر عورتیں نہیں ہے) بھی تحریر (ابریشی کپڑا) کا نہ ہو اور احتیاط یہ چاہتی ہے کہ اور اجزائے لباس مثل سنجاب اور مغزنی بھی خالص ریشم کی نہ ہو۔ اور بہتر یہ ہے کہ ریشم کے ساتھ جو چیز ملی ہوئی ہو مثل کتان یا اون یا سوت وغیرہ کے ہو اور مقدار اس کی کم از کم ریشم کا دواں حصہ یا زیادہ ہو تو بہتر ہے اور اگر نانا یا نانا سوائے ریشم کے اور کسی چیز کا ہو تو بہت ہی اچھا ہے۔

یہ بھی ضرور ہے کہ مردہ جانور کی کھال کا استعمال نہ ہو گو اُس کی دباغت ہو گئی ہو یہی علماء میں مشہور ہے نیز اُن حیوانات کا بھی پوست نہ ہونا چاہیے جن پر تزکیہ جاری نہیں ہوتا جیسے کتا وغیرہ اور جن حیوانات کا گوشت حرام ہے منسب ہے کہ اُن کی کھال اور بال اور اُون اور سینک و دروانت وغیرہ کل اجزاء تک وقت استعمال میں نہ ہوں۔ سمور۔ سنجاب اور خرگوش کے بارے میں اختلاف ہے

لے علامہ مجلسی کی تالیف دکن بہ معاشرت (جو آکل نایاب ہے شہ جم کے پوشیدہ حصے کا چھپا نے والے جبار۔ گوشت۔ کور، پتلی گوشت۔ شہ۔ کتان ایک قسم کا پٹا ہوتا ہے جو بہت بیک اور نازک ہوتا ہے۔ یہ کپڑا ایک قسم کی اسی کے پوسے کی چھال کے ریشموں سے تیار کیا جاتا ہے۔ شہ کھال کو صحت کرنا سکھانا اور رنگنا۔ شہ کھال شہ لومڑی کا قسم کا ایک جانور جس کی کھال کا لباس بنایا جاتا ہے اور اس کی کھال کو بھی سمور کہتے ہیں۔ شہ سنجاب ایک قسم کا صحرائی جانور ہوتا ہے جس کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اور اس کی کھال کا لباس بناتے ہیں۔ اس جانور کی کھال کو بھی سنجاب کہا جاتا ہے۔ شہ خرگوش کا دریائی پر یا یہ ہے جس کی کھال سے لباس بنایا جاتا ہے اور اس کی کھال کو بھی خرگوش کہتے ہیں نیز بعض متبعات میں یہ مرقوم ہے کہ خرگوش ایک قسم کا سفید ادنیٰ لباس ہے جو ایک دریا کی چوٹ کے گلابوں سے تیار کیا جاتا ہے۔

اور احتیاط اس میں ہے کہ جناب کرے گونہ برا ظہر جناب و نماز میں نماز جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کپڑے حرم جانوروں کی اُون کے کپڑوں کے اوپر یا نیچے بھی پہنے ہوں ان میں بھی نماز نہ پڑھیں کہ مبادا ان میں بال چپکے رہ گئے ہوں۔

ولی اطفال نابالغ کو مناسب ہے کہ ان کو بھی طلا و تحریر پہننے سے منع کرے کیونکہ بسند معتبر جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے جناب امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے فرمایا اسے علی سونے کی انگوٹھی ہاتھ میں نہ پہنا کر دکھ وہ بہشت میں تمہاری زینت ہوگی اور جامہ تحریر نہ پہنا کر دکھ وہ بہشت میں تمہارا لباس ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جامہ تحریر نہ پہننا کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن اس کے سبب سے جلد کو آتش جہنم میں جلائے گا۔

لوگوں نے حضرت امام جناب جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ آیا جائز ہے کہ ہم اپنے اہل و عیال کو سونا پہنائیں! ارشاد فرمایا ہاں اپنی عورتوں اور لونڈیوں کو پہناؤ لیکن نابالغ لڑکوں کو نہ پہناؤ۔ **دوسری حدیث** میں داروبے کہ آنحضرت نے فرمایا میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے بچوں اور عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہناتے تھے اور اس کا کچھ حرج نہیں۔

ممکن ہے کہ اس حدیث میں بچوں سے مراد بیٹیاں ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ نابالغ لڑکے بھی اس میں شامل ہوں۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ لڑکوں کو سونے کا زیور نہ پہنائیں۔

(۳)

روئی۔ اُون اور کتان کے پہننے کے بیان میں

سب کپڑوں میں اچھا کپڑا سونتی ہے بعد اس کے کتان۔ مگر اونی کپڑے کو بارہ مہینے پہننا اور اپنا شمار قرار دے لینا مکروہ ہے ہاں کبھی کبھی نہ ہونے کے سبب سے یا سردی رفق کرنے کی غرض سے پہننا برا نہیں ہے چنانچہ بسند معتبر حضرت امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ روئی کا کپڑا پہننا کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اہلبیت کی پوشش ہے۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم بغیر کسی ضرورت کے حریر ایک قسم کا نرم و نفیس ایشیمی کپڑا ہوتا ہے۔ لہ کتان اسی کی ایک قسم کے سختی کمال سے بنایا جاتا ہے۔

اُونی کپڑا نہ پہنتے تھے ۔

دوسری حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُونی کپڑا بے ضرورت نہ پہننا چاہیے
دوسری روایت میں حسین ابن کثیر سے منقول ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام کو دیکھا کہ موٹا کپڑا پہنے ہوئے ہیں اور اُس کے اوپر اُونی کپڑا میں نے عرض کی تو فرمایا ہوجاؤں کیا آپ
لوگ پیشینے کا کپڑا پہننا مکروہ جانتے ہیں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد اور حضرت امام زین العابدینؑ
علیہم السلام اُونی کپڑا پہنا کرتے تھے مگر جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو موٹا سوئی کپڑا پہنے
ہوتے تھے اور ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں ۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا پانچ چیزیں مرتے وقت تک میں ترک
نہ کروں گا ۔ اول زمین پر بیٹھ کر غلاموں کے ساتھ کھانا کھانا ۔ دوسرا قاطر پر بے جھول کے سوار
ہونا ۔ تیسرے بکری کو اپنے ہاتھ سے دوہنا ۔ چوتھے بچوں کو سلام کرنا ۔ پانچویں اُونی کپڑا پہننا ۔
ان سب حدیثوں کا خلاصہ اور طریق جمع ہے کہ اگر مومن شال اور پیشینے کو اپنا شعار قرار دیں اور
اس کپڑے کا پہننا باعث اس کا ہو کہ اوروں سے ممتاز رہیں تو یہ مذموم ہے ۔ ہاں اگر بسبب قناعت
کے یا مفلسی کے باعث یا سردی رفع کرنے کے لئے اُونی کپڑا پہنیں تو مضائقہ نہیں ہے ۔ اور میرے
اس قول کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت ابوذر غفاری سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ آخر زمانے میں ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جو چارے گرمی پیشینہ ہی پہنا کریں گے
اور یہ گان کریں گے کہ ان کپڑوں کے سبب سے ہمیں اوروں پر فضیلت اور رتبہ حاصل ہو مگر اس گروہ
پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کریں گے ۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جامہ کتان پیغمبروں کی پوشش ہے ۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کتان پہننے سے بدن خربہ ہوتا ہے ۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہما جامہ خزہ ہزار پانسو
درہم کو خریدنے اور جاپڑے جاپڑے اُسے پہنتے جب جاپڑا ہو چکنا تو اُسے فروخت کر کے
قیمت تصدق کر دیتے تھے ۔

(۴)

اُن رنگوں کا بیان جن کا کپڑوں میں ہونا مسنون یا مکروہ ہے

کپڑے کا سب سے بہتر رنگ سفید ہے پھر زرد پھر سبز پھر ہلکا سرخ اور نیلا اور عدسی۔ گہرا سبز، پینا مکروہ ہے خاص کر ناز میں اور سیاہ رنگ کا کپڑا پہننا ہر حال میں سخت مکروہ ہے سوائے عمامہ اور موزہ اور عبا کے مگر عمامہ اور عبا بھی اگر سیاہ نہ ہو تو بہتر ہے۔

چند احادیث معترہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سفید کپڑا پہننا مکروہ ہے۔ رنگ سے عمدہ اور پاکیزہ ہے اور اپنے مُردوں کو بھی اسی رنگ کا کفن دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام اکثر اوقات سفید کپڑا پہنا کرتے تھے۔

حفظ مؤذن نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ قبرِ منبر حضرت رسول خدا کے مابین ناز پڑھ رہے تھے اور زرد کپڑے مانند ہی کے رنگ کے پہنے ہوئے تھے۔ حدیث حسن میں زرارہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو اس ہئیت سے مکان سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا کہ زرد خنز کا جبّہ بھی تھا اور عمامہ اور دا بھی۔

حدیث معترہ میں حکم ابن عتبہ سے منقول ہے کہ میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ گہرا سرخ کپڑا پہنے ہوئے ہیں جو کُٹم کے رنگ سے زنگا ہوا ہے حضرت فرمایا: اے علم تو اس کپڑے کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ عرض کی یا حضرت جو چیز آپ پہنے ہوں اُس میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ ہاں ہم میں جو رنگیلے جوان ایسے کپڑے پہنتے ہیں اُن لوہم ضرور مطعون کرتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے۔ بعد اس کے ارشاد کیا کہ یہ سرخ کپڑا میں نے اس سبب سے پہنا ہے کہ میں تازہ داماد ہوا ہوں۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گہرا سرخ کپڑا پہننا سوائے نوشتہ کے اور دس کے لئے مکروہ ہے۔

حدیث معتبر میں یونس سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام کو نبلی چار دائرے ہوئے دیکھا۔
حسن ابن زیاد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام کو گلابی کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔
محمد بن علی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو عسری رنگ کے کپڑے پہنے دیکھا۔
ابو العلاء سے منقول ہے کہ میں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام کو سبز برقعہ بنی اور ہٹے ہوئے دیکھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبرئیلؑ ماہ رمضان المبارک کے آخری دن نماز عصر کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے اور جب آسمان پر واپس گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ اپنے شوہر (علیؑ) کو بلاؤ جب حضرت امیر علیہ السلام حاضر خدمت با برکت ہوئے تو آنحضرت نے ان کو اپنے داہنے پہلو میں بٹھایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دامن پر رکھ لیا۔ پھر حضرت فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا کو بائیں پہلو میں بٹھایا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دامن پر رکھا۔ پھر فرمایا کہ آیا تم وہ خبر سننا چاہتے ہو جو جبرئیل امین نے مجھے پہنچائی ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ البتہ۔ ارشاد فرمایا کہ جبرئیل نے یہ خبر دی ہے کہ میں قیامت کے روز عرش کے دائیں جانب ہوں گا اور خدا نے تمہاری جھ کو دو لباس پہنائیگا ایک سبز اور دوسرا گلابی۔ اور تم اے علی میری دائیں جانب ہو گے اور دو لباس ایسی تم کے نہیں پہنائے جائیں گے راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ لوگ گلابی رنگ کو کروہ جانتے ہیں حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب خدا نے تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر بلایا تو اسی رنگ کا لباس پہنایا تھا۔

بند مغیرہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سیاہ کپڑے نہ پہنو کہ وہ لباس فرعون کا ہے۔
دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھوں حضرت نے فرمایا کہ کالی ٹوپی سے ناز نہ پڑھو کہ وہ اہل جہنم کا لباس ہے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کالا رنگ سوائے تین چیزوں یعنی موزہ۔ عمامہ اور

عبا کے اور سب لباسوں میں مکروہ ہے۔ (۵)

کپڑے پہننے کے بعض آداب

زیادہ نیچے کپڑے پہننا اور آستینیں زیادہ لمبی رکھنا اور کپڑے کو از روئے متکبر زمین پر گھسیٹنے چلنا

لے میں کی بنی ہوئی سبز رنگ کی ردایا شال عہ غدر کے سبب۔

مکروہ اور مذموم ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر مصلوٰۃ اللہ علیہ بازار تشریف لے گئے اور ایک اشرفی میں تین کپڑے خریدے۔ پیراہن ٹخنوں تک لنگی نصف پنڈلی تک اور ردائے گے سینے تک اور پیچھے کمر سے بہت نیچی تھی۔ پھر ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور اس نعمت کے عوض اللہ تعالیٰ کی حمد ادا کر کے دولت سرا تشریف لائے۔

حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کپڑے کا وہ حقہ جو ایڑی سے گزر کر نیچے پہنچے آتش جنہوں میں ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبر سے یہ فرمایا ہے وَثِيَا بَلَدٍ فَطَهَّرُوْهُ جِسْمًا لَفْظِي ترجمہ یہ ہے کہ اپنے کپڑوں کو پاک کر۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے کپڑے تو پاک و پاکیزہ ہی رہتے تھے لہذا مراد اللہ تعالیٰ کی اس سے یہ ہے کہ اپنے کپڑے اونچے رکھو کہ وہ بچست میں آلودہ نہ ہونے پائیں۔

دوسری روایت میں مراد یہ بھی آئے ہیں کہ اپنے کپڑے اٹھا کر چلو کہ وہ زمین پر نہ گھسیں۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ خبردار اپنا پیرا ہن اور پاجامہ بہت نیچا نہ کبھیو کہ یہ علامت تکبر ہے اور خدائے تعالیٰ تکبر کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ روایت حسن ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام جب کپڑے پہنتے تھے تو آستینوں کو کھینچ کر دیکھا کرتے تھے انگلیوں سے جتنی بڑھ جاتیں اتنی کتر وادالتے تھے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جو شخص اپنے کپڑے از روئے تکبر زمین پر گھسیٹتا جتنا ہے حق تعالیٰ اس کی طرف رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا۔ مرد کا پاجامہ نصف پنڈلی تک ہونا چاہیئے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اس سے زیادہ آتش و دوزخ میں ہے (مراد وہی ہے بروئے تکبر و تکبر و تکبر و تکبر)۔

(۶)

اُس لباس کے پہننے کا بیان جو عورتوں اور کافروں کیلئے مخصوص ہو

مردوں کے لئے عورتوں کا مخصوص لباس جیسے مقننہ، نقاب، محرم، بُرقع وغیرہ پہننا حرام ہے اسی طرح عورتوں کے لئے مردوں کا مخصوص لباس پہننا حرام ہے جیسے ٹوپی، عامہ قبا، وغیرہ اور کافروں کا مخصوص لباس جیسے زنار یا انگریزی ٹوپیاں وغیرہ مرد و عورت کسی کے لئے بھی جائز نہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت کے لئے مرد کی شبیہ بننا جائز نہیں ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُن مردوں پر جو عورتوں کی شبیہ بنیں اور اُن عورتوں پر جو مردوں کی شبیہ بنیں لعنت کی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خدا نے عزوجل نے اپنے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کو وحی بھیجی کہ مومنوں سے کہہ دو کہ وہ میرے دشمنوں کے سے کھانے نہ کھائیں اور میرے دشمنوں کے سے کپڑے نہ پہنیں اور میرے دشمنوں کی رسم و رواج کو نہ بنیں ورنہ یہ بھی میرے دشمنوں کے مانند ہو جائیں گے۔

(۷)

عمامہ باندھنے کے آداب

سر پر عمامہ باندھنا سنت ہے اور تحت الحناک باندھنا سنت ہے اور عمامہ کا ایک رخ آگے کی طرف اور دوسرا پیچھے کی طرف مدینہ منورہ کے سادات کے طرز پر ڈال لینا سنت ہے شیخ شہید عبد الرحیم نے فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر عمامہ باندھنا سنت ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عمامہ عربوں کا تاج ہے جب وہ عمامہ چھوڑ دیں گے

لے مقننہ اس باریک چادر کو کہتے ہیں جس سے سر اور چہرہ چھپایا جاتا ہے۔ ۳۵ انگلیہ ۳۵ تحت الحناک لفظی مطلب ہے تالو کے نیچے یا سامنے مجازاً عمامہ کے ایک پیچ کو گردن کے آگے منہ کے نیچے سے گزارنے کو کہتے ہیں۔

تَوْحِيدَ اَنْ لِي عِظَمَتٌ كَهُو دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص عمامہ سر پر باندھے اور تحت الحنکے باندھے اور پھر ایسے ورد میں مبتلا ہو جائے جس کی دوائس کن نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے آپ کی کوہانت کرے۔
حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمامہ باندھا اور عمامے کا ایک سر آگے کی طرف ڈالا اور دوسرا پیچھے کی طرف اور حضرت جبرئیلؑ نے بھی ایسا ہی کیا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدر کے دن فرشتوں کے سر پر سفید عمامے تھے اور ان کے پلے چھوٹے ہوئے تھے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے سر مبارک پر اپنے دست حق پست سے عمامہ باندھا اور ایک سر عمامے کا آگے کی طرف لٹکا دیا دوسرا کوئی چار انگل کم پیچھے کی طرف پھرا تا دفرمایا جاؤ اور آپ چلے گئے۔ پھر فرمایا: اُوچانچہ آپ حاضر خدمت ہوئے پھر فرمایا: واللہ فرشتوں کے تاج اسی شکل کے ہیں۔

فقہ رضوی ہیں مذکور ہے کہ جس وقت عمامہ سر پر باندھے تو یہ دعا پڑھے: **يَسْمِ اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ اَرْفَعْ ذِكْرِيْ وَاعْلِ شَأْنِيْ وَاعِزِّيْ بِعِزَّتِكَ وَاَكْرِمْ نِيْ بِكَرَمِكَ بَيْنَ يَدَيْكَ وَبَيْنَ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ تَوَجَّعْنِيْ بِتَاجِ الْكِرَامَةِ وَالْعِزِّ وَالْقَبُوْلِ**

مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھے: **اَللّٰهُمَّ سَوِّمْنِيْ بِسِمَاءِ الْوَيْحَانِ وَتَوَجَّعْنِيْ بِتَاجِ الْكِرَامَةِ وَقَلِّدْنِيْ حَبْلَ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَةَ الْوَيْحَانِ مِنْ عُنُقِيْ** اور کہا ہے کہ عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کئی قسم کی ٹوپیاں تھیں جو پہنتے تھے۔ ان لمبی لمبی ٹوپيوں کے بارے میں جن کو ہر ملہ کہتے ہیں یہ وارد ہے کہ انکا پہننا یہودیوں کا لباس ہے علم کا قول ہے کہ مکروہ ہے۔

۱۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ یا اللہ میرا نام بلند کر۔ میرا رتبہ بڑھا۔ اور اپنی عزت کا واسطہ میری عزت زیادہ کر اور اپنے کرم سے اپنی مخلوق میں میرا کرامت زیادہ کر۔ یا اللہ کرامت اور عزت اور قبولیت کا تاج مجھے پہنا۔
۲۔ یا اللہ ایمان کی نشانی سے میری شناخت ہو اور مجھے بزرگی کا تاج عطا کیا جائے تسلیم و رضا کا ظاہر میری گردن میں پڑا رہے اور رشتہ ایمان آخر دم تک منقطع نہ ہو۔

بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوپی کے نیچے کے کنارے کو اوپر کی طرف لوٹ لینا مکروہ ہے
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس رانے میں میری اُمت میں تشریف لے گئے
وہ رواج زیادہ ہوگا زنا بھی ان میں زیادہ ہو جائیگا تشریف لے جانے سے ظاہر اقدوق اور بکثرتی اور
مثل اس کے اور ٹوپیوں مراد ہیں۔

(۸)

پاجامہ پہننے کے آداب

حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل کی کہ
زمین مجھ سے تمہارا ستر برہنہ دیکھنے کی نرسکایت کرتی ہے پس اپنے ستر اور زمین کے درمیان کوئی پردہ مقرر
کر و آنحضرت نے زانو تک کا پاجامہ بنا کر پہنا۔

جامع علوی میں برنٹلی سے روایت ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر پاجامہ پہنے تین روز تک اسکی جنتا رہے گی
فقطہ الرضا میں منقول ہے کہ پاجامہ بیٹھ کر پہنو کھڑے ہو کر نہ پہنو کہ یہ اکثر موجب ہلاکت و مرض اور
سبب غم و اہم ہوتا ہے اور پہننے کے وقت یہ دعا پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَلَا تُفَنِّكْنِيْ
فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيَمَةِ وَاَعِفَّ فَرْجِيْ وَلَا تُخْلَعْ عَنِّيْ زَيْنَةَ الْاِيْمَانِ

مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ
وَاَمِنْ بِمِ رَوْعَتِيْ وَاَعِفَّ فَرْجِيْ وَلَا تُجْعَلْ لِشَيْطَانٍ فِيْ ذٰلِكَ نَصِيْبًا وَّلَا لِهٰ اِلٰی ذٰلِكَ
وَصَوْلًا فَيَضَعُ لِيْ الْمَكَيْدَ وَيُهَيِّجَنِيْ لِاِدْرَتِكَ بِمَحَارِمِكَ

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ انبیاء علیہم السلام پاجامہ پہنے پیراہن پہن بیا کرتے تھے۔
دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ کھڑے ہو کر اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اور آدمیوں کی طرف منہ کر کے

لے اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں۔ یا اللہ میری ستر پوشی فرما اور میدان قیامت میں میری ہتک حرمت نہ ہو مجھے عفت کی توفیق
عنایت کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ فرما۔

لے یا اللہ میری پردہ پوشی کر اور مجھے خوف سے نجات دے۔ مجھے توفیق عفت عطا فرما۔ شیطان مجھ کو شہوات میں مبتلا کر کے میری
پردہ درمی میں حصہ نہ لے اُس کو مجھ سے ہر طرح دور رکھ کہ میرے لئے جال نہ بچھائے پائے اور میں تیرے محرمات کا مرتکب ہو کر
بد اعمال و پر عیب نہ ہو جاؤں۔

یا جامہ نہ پہنو۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر یا جامہ پہننے سے غم و اندوہ پیدا ہوتا ہے

(۹)

نیا کپڑا قطع کرنے اور پہننے کے آداب

۱۔ بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہننے پر دعا پڑھے۔
 اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ ثَوْبَ يُمْنٍ وَتَقَى وَبَرَكَتَةٍ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ حَسَنَ عِبَادَتِكَ وَعَمَلًا بِطَاعَتِكَ وَأَدَاءً شَاكِرًا نِعْمَتِكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي بِهِ عَوْرَتِي وَاجْتَمَلُ بِهِ فِي النَّاسِ

بسنده معتبر خباب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ دعا مجھے تعلیم فرمائی اور میں نیا کپڑا پہننے کے وقت اسے پڑھتا ہوں۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ فِيْهِ حَسَنَ عِبَادَتِكَ وَعَمَلًا بِطَاعَتِكَ وَأَدَاءً شَاكِرًا نِّعْمَتِكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَاجْتَمَلُ بِهٖ فِي النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابَ بَرَكَاتٍ اَسْعَى فِيْهَا لِمَرْضَاكَ تِلْكَ وَاعْمُرْ فِيْهَا مَسَاجِدَكَ۔ پھر فرمایا کہ جو شخص کپڑا پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے اُس کے گناہ بخشتے جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے روایت ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہنے اُسے مناسب ہے کہ اپنا ہاتھ اُس پر پھیرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِيْ فِيْهِ حَسَنَ عِبَادَتِكَ وَعَمَلًا بِطَاعَتِكَ وَأَدَاءً شَاكِرًا نِّعْمَتِكَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَاجْتَمَلُ بِهٖ فِي النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا ثِيَابَ بَرَكَاتٍ اَسْعَى فِيْهَا لِمَرْضَاكَ تِلْكَ وَاعْمُرْ فِيْهَا مَسَاجِدَكَ۔ حضرت ابی عبد اللہ سے منقول ہے کہ جو شخص نیا کپڑا پہننے کے وقت کوئے برتن میں پانی لے کر بنیٰس مرتبہ سورہ اَنَّا اَنْزَلْنَاهُ اُس پانی پر پڑھے اُس کپڑے پر چھپرک دے تو جب تک اُس کا تار تار باقی

رہے یا اللہ اس کپڑے کو باعثِ عین و برکت و نہد قرار دے۔ یا مذہب تک میں اس کپڑے کو پہننے پر تیری عبادت خوبی کے ساتھ بجالاؤں تیری طاعت پر عمل کرنا رہوں اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عینیت فرمایا کہ اُس سے میری پردہ پوشی بھی ہوتی ہے اور لوگوں میں باعثِ تخیل و زینت بھی ہے۔

۲۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عینیت فرمایا ہے کہ لوگوں میں اس کے عفت سے میری زینت ہوتی۔ یا اللہ اس لباس کو ایسا برکت کا باعث قرار دے کہ اُسے پہن کر میں جو کوشش کروں وہ تیری رضا طلبی اور تیری سجدگی آبادی کی ہو۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسا لباس عینیت فرمایا کہ اُس سے نہ لفظ میری پردہ پوشی ہوئی بلکہ لوگوں میں باعثِ جمال و زینت بھی قرار پایا۔

رہے گا روزی برابر فراخ ہوتی رہے گی۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ نبی اکبرؐ اپنیسے کے وقت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّكَ اللَّهُ پڑھا کرتا کہ تمام آفتوں سے نجات پاؤ اور جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا وقت برابر خوشی میں گزرے گا۔

جس دنیوی چیز کو دوست رکھتے ہو اُسے زیادہ یاد نہ کرو تا کہ اُس کا خیال جاتا ہے اور جس شخص سے تمہارا کوئی کام متعلق ہو پیچھے پیچھے اُسے برا بھلا نہ کہو کہ یہ بات اُس کے دل میں اتر کر پڑتی ہے۔

بند معتبر حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہم السلام سے منقول ہے کہ جس وقت وہ حضرت نے کپڑے پہنتے تھے تو انہیں دائیں طرف رکھتے تھے اور پانی کا ایک جام منگاتے تھے اور سورۃ قل ہو اللہ احد اور آیتہ الکرسی اور قل یا ایہا الکافرون دس دس مرتبہ اُس جام پر پڑھتے تھے اور وہ پانی اُن کپڑوں پر چھڑک دیتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ایسا کرے گا جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی باقی رہے گا اُس کی روزی برابر فراخ ہوتی رہے گی۔

بند معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خدا کی کوئی کپڑے عطا فرمائے اور وہ اُن کو پہنے تو مناسب ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ حمد اور آیتہ الکرسی اور قل ہو اللہ احد اور آیتا انزلناہ پڑھے۔ نماز ختم کرنے کے بعد خدا کا شکر ادا کرے کہ اُس نے پونہ کی اور لوگوں کی نظر میں اُس کو عزت بخشی اور بہت دُعا (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ) پڑھے۔ اس شکر کے ساتھ یہ ہوگا جب تک وہ کپڑا بدن پر رہے گا معصیت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہر تار کے عوض وہ سارے (یعنی اللہ تعالیٰ) ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو اُس کی حمد کرے اور اس کے لئے استغفار اور دُعاے رحمت کرتا رہے گا۔

بند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نبی اکبرؐ پہننا چاہے تو ایک تہن میں پانی لے کر چھتیس مرتبہ آیتا انزلناہ پڑھے اور جب وقت آیت تنزل المداۃ پر پہنچے تو فوراً ساپانی کپڑے پر چھڑک دے پھر وہ کپڑا بدن پر دو رکعت نماز شکر پڑھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَزَقْتَنِیْ مَا اَحْسَنُ بِہِ فِی النَّاسِ وَاُوْرِیْ بِہِ عَوْرَتِیْ وَاَوْصَلِ فِیْہِ لِرَبِّیْ۔ اور خدا کا شکر ادا کرے تو اُس کپڑے کے کہنے ہونے تک ہر روزی فراخ رہے گی۔

۱۔ سب تریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے ایسی چیز عطا فرمائی کہ لوگوں میں اس کے

باعث سے زینت پائوں۔ سب کی پردہ پوشی ہوتی ہے اور اسی سے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں۔

(۱۰)

کپڑے پہننے اور اُٹارنے کے آداب

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے رات اور دن میں ہر وقت عریاں بدن ہونے سے ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس وقت مرد برہنہ ہوتا ہے تو شیطان اُسے دیکھ کر یہ خواہش کرتا ہے کہ اُس کو گنہ میں مبتلا کرے۔ نیز فرمایا کہ مرد جس وقت چند آدمیوں کے دربان بیٹھا ہو اُس کو مناسب نہیں ہے کہ اپنی ران کھولے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس وقت تم اپنا کپڑا اُتارو تو بسم اللہ کہہ لیا کرو تا کہ اُس کپڑے کو جنات نہ پہنیں اور اگر بسم اللہ نہ کہو گے تو جنات اُسے صبح تک پہنیں گے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمان عورتوں کے لئے ایسا نقاب اور ایسا پیراہن جائز نہیں ہے جس میں بدن جھلکتا رہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا کا مقصد اس قدر عریض تھا کہ اُن حضرت کے نصف بازو تک پہنچتا تھا۔ ب عورتوں کو لازم ہے کہ ایسا ہی مقصد بنائیں۔ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ادنیٰ اسراف یہ ہے کہ ابرا اور استر کیساں ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اسحاق ابن عمار نے انھیں حضرت سے دریافت کیا کہ آیا ہو سکتا ہے کہ ایک مومن دس پیراہن رکھے! فرمایا ہاں۔ اُس نے عرض کی بیس پیراہن۔ فرمایا ہاں۔ اسراف نہیں ہے بلکہ اسراف یہ ہے کہ جو کپڑا زینت کے لئے رکھا جائے وہ ایسے کپڑے کے عوض میں پہنے جو معمولی حالت میں پہنتا ہو۔

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ اگر کوئی دس کپڑے رکھے تو یہ اسراف ہے! فرمایا نہیں بلکہ کپڑے کی محافظت کے لئے یہ بہتر ہے۔ اسراف اُس صورت میں ہوگا کہ جس کپڑے کو حفاظت سے رکھنا چاہیئے اُسے میلے کچیلے موقعوں پر پہنے۔

لے سرا در چہرہ چھپانے والی چادر ایسے باریک کپڑے کی چادر جس کے اندر سے باہر کی جانب دیکھا جاسکے لیکن باہر سے اندر کی جانب چہرہ نظر نہ آئے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام منقول ہے کہ نئے نئے کپڑے بناتے رہنا کپڑوں کے واسطے باعثِ خفاحت ہے یعنی وہ زیادہ عرصے تک باقی رہتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ نفیس کپڑے پہننے سے دشمن ذلیل ہوتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُجلے کپڑے پہننے سے رنج و غم دور ہوتے ہیں۔ اور نماز قبول ہوتی ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کپڑا پہننے والے کو چاہیے کہ اُسیلا کپڑا پہنے۔ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کچھ چیزیں عاداتِ قومِ لوط سے ہیں بغیل بازی کرنا ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکنا۔ راستہ چلنے میں کندر چبانا۔ کپڑا زہن پر کھینچنے چلنا۔ از روئے نکر تبا اور پیراہن کے بند کھلے رکھنا۔

بند مغیرہ منقول ہے کہ ایک شخص جناب ابو جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا دیکھا کہ حضرت نے اپنے گرمیاں میں پیوند لگا رکھا ہے۔ وہ شخص بار بار تعجب سے اُس پیوند کو دیکھتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس طرح کیوں دیکھتا ہے۔ اُس نے عرض کی کہ مجھے اس پیوند پر حیرت ہے۔ ایک کتاب اُن حضرت کے سامنے رکھی تھی۔ فرمایا اسے پڑھو۔ اُس میں لکھا تھا کہ جس شخص میں جانا نہیں اُس کا ایمان نہیں ہے جسے اپنی آمدنی کا اندازہ نہیں وہ مالدار نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے پاس پیرانا کپڑا نہ ہو اُس کا نیا کپڑا نہیں رہ سکتا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اپنے کپڑے پر اس قدر پیوند لگوائے تھے کہ پیوند لگانے والے سے مجھے شرم آنے لگی تھی۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گرمیاں میں پیوند لگائے اور اپنی جوتی گٹھوائے اور جو سامان اپنے گھر کے لئے خریدے خود اٹھا کر اپنے گھر لے جائے تو وہ تکر سے محفوظ رہے گا۔

(۱۱)

نعلین موزوں اور جوتوں کے رنگ اُن کی کیفیت

نعلین اور جوتوں کے رنگوں میں سے سب اچھا زورنگ ہے اور بعد اس کے سفید اور موڑے کے رنگوں سے

لے نعل کا صلب ہے مفروضہ پیری کا جوتا۔ نعلین کا صلب ہے دونوں پاؤں کے جوئے یعنی جورا۔

سب سے بہتر سیاہ رنگ ہے اور سفر کی حالت میں سب سے بہتر سرخ رنگ ہے جو حذرِ بدنی سکونت میں مکروہ ہے۔

سُنّت ہے کہ نعلین کی ایڑی اور پنجہ بلند ہوا دربیچ کا حصّہ خالی تاکہ سارا تلہ زمین پر نہ لگے۔ اس کے سوا اور سب مکروہ ہیں۔ نظاہرِ کفش (یعنی سیلیر یا چٹل) کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

بلند معتبر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اچھا جوتا پہننے سے بدنِ بلا مانے بد سے محفوظ رہتا ہے اور وضو و غازی تکمیل ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کی عمر دراز ہو تو ناشتہ سو پرے کھائے جوتا اچھا پہنے رد او بالا پوش ہلکا اور ٹھہے۔ عورتوں سے جماعتِ بادہ نہ کرے۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص نے اول نعلین پہنی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

حدیثِ معتبر میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ سپاٹ تلے کی نعلین جس کا سارا تلہ زمین پر لگے پہنا یہودیوں کی پوشش ہے اور اس قسم کی نعلین کی مذمت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ سیاہ جوتا نہ پہنو کہ بینائی کو ضعیف کرتا ہے اور قوتِ باہ کو مست۔ رنج و غم پیدا کرتا ہے۔ زر و نعلین پہننی چاہیے کہ آنکھوں کی روشنی زیادہ ہوتی ہے۔

یہ بھی حدیث میں وارد ہوا ہے کہ سیاہ جوتا پہننا موجبِ تکبر ہے۔ جو شخص سیاہ جوتا پہنے گا قیامت کے دن جباروں کے ساتھ محشور ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو زر و جوتا پہنے جب تک وہ پاؤں میں رہے گا برا بہ خوش و خرم رہے گا۔ کیونکہ حق تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں بنی اسرائیل کی گائے کی تعریف ارشاد فرمائی **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا فَتُورَ الْفُجْرَانِ**۔

سنہ معتبر سیدِ مصرات سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سفید جوتا پہن کر گیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے سیدِ آبا تو نے جان بوجھ کر یہ جوتا پہنا ہے یا یوں ہی۔ پھر فرمایا کہ جو شخص بازار جا کر سفید جوتا خریدے تو پُرانا ہونے سے پہلے اُسے ایسی جگہ سے ماں ملے گا جہاں کہ گمان بھی نہ ہو۔ راوی سیدِ مصرات سے روایت کرتا ہے کہ ابھی وہ جوتا پُرانا نہ ہوئے یا تھا کہ مجھ کو

لے گھر سے زر و رنگ دانی جس کے دیکھنے والوں کو مُردہ حاصل ہو

سواشرنی ایسی جگہ سے ہاتھ لگیں جہاں کا خیال بھی نہ تھا۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص زرد یا سفید جوتا پہنے اُس کے بچے بہت ہونگے اور جو سیاہ پہنے ممکن ہے کہ اُس کے ایک بھی نہ ہو۔

حدیث مغربہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ موزہ پہننے سے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ ہمیشہ موزہ پہننا مرضِ سل اور مرگِ بد سے بچاتا ہے۔
 واو درتی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو سفر میں سُرخ موزہ پہنے دیکھا عرض کیا کہ یہ سُرخ موزہ کیسا ہے فرمایا کہ یہ میں نے سفر کے لئے پہنا ہے اور کچھ پانی کے لئے یہ اچھا ہے مگر گھر پر سیاہ رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہیں ہے۔

(۱۲)

نعلین۔ موزے اور جوتا پہننے کے آداب

بند مغربہ حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ نعلین پہننے کے وقت ابتدا دھنے پاؤں سے کرنا چاہیے اور اتارنے کے وقت بائیں پاؤں سے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر رستہ چلے اور دوسرا پاؤں ننگا ہو تو شیطان اُس پر قابو پائے گا اور وہ دیوانہ ہو جائے گا۔

عبدالرحمن ابن کثیر سے منقول ہے کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ جارہا تھا حضرت کی نعلین مبارک کا بند ٹوٹ گیا میں نے دوسرا بند اُسی وقت آستین سے نکالا اور نعلین مبارک دست کر دی۔ اس عرصے میں حضرت اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھے رہے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی دن کو ہمارا دینا رہے اُس عرصے میں کہ اُس کی نعلین کی مرمت ہوتی ہو تو حق تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے اٹھے گا اُس کو ایک ناقہ تیز رو (تیز دوڑنے والی اونٹنی) عنایت فرمائے گا۔
 یہاں پر سوار ہو کر داخل بہشت ہو۔

بقیہ تہذیب سے منقول ہے کہ میں ایک راہ میں آں حضرت سے ساتھ ساتھ جارہا تھا حضرت نے مجلس مبارک کا بند ٹوٹ گیا آنحضرت پر ہنہ پارسہ چلے گئے۔ اتنے میں عبداللہ ابن

یعقوب آگیا اور وہ اپنی نعل کا بند کھول کر حضرت کے پاس لایا۔ آپ نے قبول نہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ صاحب مصیبت کے لئے یہ زیبا ہے کہ اپنی مصیبت پر صبر کرے۔

عبدالرحمن ابن ابی عبداللہ نے روایت کی ہے کہ میں حضرت کی مصیبت میں ایک شخص سے ملنے گیا۔ جب وہ حضرت پہنچے تو نعل مبارک پاؤں سے نکالی اور یہ ارشاد فرمایا کہ بیٹھے وقت نعلین پاؤں سے نکال لیا کرو کہ اس سے پاؤں کو راحت پہنچتی ہے۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک نعل پہن کر راستہ چلنے کو اور کھڑے کھڑے نعلین پہننے کو منع فرمایا ہے۔ ظاہر اس نعلین کا کھڑے ہو کر پہننا مکروہ ہے جس کے بند باندھے جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ میں نعل ایسے پہن کر ان کے کرنے والے کی نسبت خوف ہے کہ دیوانہ ہو جائے۔ قبرستان میں پاخانہ پھرتا۔ ایک موزہ پہن کر راستہ چلنا۔ تنہا مکان میں سونا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہمیشہ موزہ پہننا بالآخرے سے بچانا ہے فقہ الرضا میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص موزہ یا جوتا پہنے تو داہنے پاؤں سے ابتدا کرے اور یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَطِّئْ قَدَمِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَثَبِّتْهُمَا عَلٰی الْاِيْمَانِ وَلَا تَزِلْ لِمَا يَوْمَ زَلَزَلْتَ الْاَقْدَامُ اَللّٰهُمَّ وَفِيْهِ مِنْ جَمِيعِ الرَّاٰتِ وَالْعَاٰتِ وَمِنْ الْاَوْذٰی ۝ اور جب آٹا سے توبہ دعا پڑھے ۝ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنِّيْ كُلَّ غَمٍّ وَهَمٍّ وَلَا تَنْزِعْ عَنِّيْ حَبِيْبَةَ الْاِيْمَانِ ۝ مکارم الاخلاق میں کتاب نجات سے نقل کیا ہے کہ موزہ اور نعلین کو بیٹھ رہنا اور پہننے وقت یہ دعا پڑھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَطِّئْ قَدَمِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثَبِّتْهُمَا عَلٰی الْمَصْرٰطِ اِيْمًا

۱۔ اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں۔ اللہ کی ذات پر توکل ہے اور سب ترغیب اللہ ہی کیلئے ہے۔ بالائد دنیا اور آخرت میں میرے قدم ایمان پر قائم رکھو اور جب دن لوگوں کے پاؤں لڑ کھڑاتے ہوں میرے قدموں کو ثبات دے یا اللہ مجھے ہر قسم کی آفات اور تکلیفات اور ایذاؤں سے محفوظ رکھ۔

۲۔ یا اللہ مجھے ہر دم کا گدہ نشہ و آلودہ کارج دور کر اور زینت ایمان مجھ سے سلب نہ کر۔
۳۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج اور دنیا و آخرت میں میرے قدم مستقیم رکھ اور جس دن لوگوں کے پاؤں بل صراط پر ڈگمگانے ہوں میرے دونوں پاؤں کو قائم رکھ۔

تَبَرُّنَ فِيهِ الرَّقْدَانُ ۚ اور اُتارنے کے وقت کھڑے کھڑے اُتارواور یہ دُعا پڑھو ۛ بِسْمِ اللّٰهِ
نُحْمَدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِي مَا اَنْتِي بِهٖ قَدَكُنِّي مِنْ رَّادِي اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُمَا عَلٰی صِرَاطِكَ وَ رَا
تُرْتَضَا عَنْ صِرَاطِكَ السَّوِيِّ ۛ

دوسرا باب

مردوں اور عورتوں کے رب پہننے سر لگانے آئینہ دیکھنے خضاب لگانے کے آداب

(۱)

انگشتری پہننے کی فضیلت اور اُس کے آداب

مرد اور عورت کے لئے سنت مودہ ہے کہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنے۔ بعض احادیث میں یہ بھی بخیر فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ میں پہنے اور اگر اُس پر کوئی مقدس نقش یا متبرک لکینہ ہو تو استنجنے کے وقت نکال لینی چاہیے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگوٹھی خواہ داہنے ہاتھ میں پہنوخواہ بائیں میں۔
بند مغیر حضرت امیر المؤمنین صدقات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ انگوٹھی داہنے
ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔ یہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے۔

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المؤمنین
علیہ السلام سے فرمایا۔ باعلیٰ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنونا کہ تمہارا شمار مقرر میں ہو جائے۔ عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مقرر میں کون ہیں؟ فرمایا جبرئیل و میکائیل۔ پھر استفسار فرمایا کہ کنسی انگوٹھی
پہنوں ارشاد ہوا کہ عقیق سمرج کی کیونکہ عقیق سمرج نے خدا کی وحدانیت اور میری نبوت کا اور تمہارے

سہ سے نروغ کرنا ہوں سب تعریف سہ کے لئے ہے جس سے مجھے یہی چیز عنایت کی جس سے میں اپنے
دروں پاؤں کو تکلیف سے محفوظ رکھتا ہوں یہ سب میرے دروں یا دروں پر قائم رکھیو در نہیں ملازم نہیں
ہیں سے و مگنا سے نہ دیکھو۔

لئے نے علیؑ میرے دسی ہونے کا اور تمہاری اولاد کے لئے امامت اور تمہارے دوستوں کے لئے بہشت کا اور تمہارے شیعوں اور فرزندانوں کے لئے جنت الفردوس کا اقرار کیا ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں انگوٹھی کیوں پہنا کرتے تھے؟ فرمایا اس لئے کہ وہ پیشوائے اصحاب الہیین ہیں جن کے نامہ اعمال وائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے۔ دوسرے اس لئے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے، اور ہمارے شیعہ جن علامات سے پہنچانے جائیں گے ان میں سے اول تو وہ ہاتھ میں انگوٹھی پہنا، دوسرے فضیلت کے وقت نماز پنجگانہ پڑھنا، تیسرے رکوع دینا، چوتھے اپنا مال اپنے مومن بھائیوں کو تقسیم کرنا۔ پانچویں گوگوں کو نیکی کا حکم کرنا چھٹے گوگوں کو بدی سے باز رکھنا۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتا ہو اور اُس سے اُس کی غرض آپ کی سنت کی متابعت ہو تو اگر عرصہ محشر میں اُس کو پریشان دیکھوں گا تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر آپ کے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس پہنچا دوں گا۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بائیں ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہنے جس پر خدا کا نام کندہ ہو تو لازم ہے کہ اُس کو اسنتیجے کے وقت داہنے ہاتھ میں پہن لے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگلی کی جڑ تک انگوٹھی پہنچانی چاہیے۔ روایت میں وارد ہے کہ پوروں میں انگوٹھی اور چھتے پہننا قوم بوط کا فعل ہے۔

فقہ الرضا میں منقول ہے کہ انگوٹھی پہننے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ سَمِّنِيْ لِسَمَاءٍ لَّوْىٰمَانَ وَاَخْتَمِْ لِىْ بِخَيْرٍ وَاَجْعَلْ عَاقِبَتِيْ اِىْ خَيْرٍ اِنَّكَ اَنْتَ لَعَزِيْزٌ لِّحَكِيْمٍ اَلْكَرِيْمِ

سے بہت مبارک نشانیوں کو ہمیری شناخت مقرر فرما۔ میری ہر بات کو خیر کے درجے میں بھی میرے لئے خیر ہی قرار دے۔ تحقیق تو خدا از بردست صاحب حکمت و کرم ہے۔

ابن طاووس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ سَوِّمْنِيْ بِسَيِّمَاءِ الْاِيْمَانِ وَتَوَجِّهْنِيْ بِتَاجِ الْكِرَامَةِ وَفَلِّدْنِيْ فِيْ حَبْلِ الْاِسْلَامِ وَلَا تَخْلَعْ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِيْ

(۲)

انگوٹھی کس چیز کی ہونا چاہئے؟

سنت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو۔ مردوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ لوبہ فواد اور پتیل کی انگوٹھی عورت اور مرد دونوں کے لئے مکروہ ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بسند صحیح منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ کئی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی سونے کی انگوٹھی نہ پہنو کہ وہ آخرت میں تمہاری زینت ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے چاندی کے اور کسی چیز کی نہ پہنو کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ وہ ہاتھ پاک نہیں ہے جس میں لوبہ کی انگوٹھی ہو۔ دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مرد کو لوبہ کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ اور آنحضرتؐ نے پتیل کی انگوٹھی پہننے کی بھی ممانعت فرمائی۔ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ یگینہ اُس پہ نہ تھا بلکہ بجائے اُس کے یہ الفاظ کندہ تھے: ”مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ“

(۳)

عقیق کی فضیلت

منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام چار انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ اول یا قوت کی زینت اور بزرگی کے لئے۔ دوسرے فیروزے کی فتح و نصرت کے لئے۔ تیسری حیدر صیبتی کی قوت

لے یا اسدیان کی نشانی سے میری شت رکھ، مجھے بزرگی کا ناج عینیت کو تسلیم و رضا کا فوادہ میری نایب ہر کھ اور شہدایان میری گردن سے جہاد کر۔

کے لئے۔ جو کھنی عقیق کی دشمنوں اور بلاؤں سے بچنے کے لئے۔

حدیث صحیح میں حضرت علی ابن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ عقیق نقر اور درویش کو دور کرتا اور نفاق کو نہ اُٹل کرنا ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگٹری پہن کر قرعہ ڈالے اُس کا پورا حصہ نکلے گا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگٹری پہننا مبارک ہے جو شخص عقیق کی انگٹھی پہنے امید ہے کہ اُس کا انجام بخیر ہو۔

ربیع رازی سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام زین العابدین علیہ السلام کو عقیق کی انگٹھی پہنے دیکھا میں نے سوال کیا یا مولایہ کونسا نگینہ ہے؟ فرمایا عقیق رومی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جو شخص عقیق کی انگٹھی پہنے گا اُسکی حاجتیں روا ہونگی۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیق کی انگٹھی سفر میں باعث امن ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگٹھی پہنے گا وہ پریشان نہ ہوگا اور اُس کا انجام کار بہتر ہوگا۔

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک حاکم نے کسی مجرم کی گرفتاری کے لئے سپاہی بھیجے آنحضرت نے اُس کے عزیز و اقارب کو بلا کر فرما دیا کہ عقیق کی انگٹھی اُس کے پاس پہنچا دو چنانچہ حکم کی تعمیل کی گئی اور وہ صاف بری ہو گیا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کسی نے شکایت کی کہ میرا مال راستے میں لوٹ گیا فرمایا کہ تو عقیق کی انگٹھی کیوں نہیں پہنتا کہ وہ ہر بلا سے آدمی کو بچتی ہے۔

دوسری حدیث میں بند معتبر انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص عقیق کی انگٹھی پہنے گا جب تک وہ ہاتھ میں رہے گی کوئی غم اُس کو نہ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عقیق کی انگٹھی پہنوک پتھروں میں یہ پہلا ہے جس نے خدا کی وحدانیت

اور میری نبوت اور یا علیؑ تمہاری امامت کا اقرار کیا ہے۔

حدیث معتبر میں وہاں سے منقول ہے کہ میں نے معصوم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں کس قسم کا نگینہ انگوٹھی پر لگاؤں! فرمایا تو عقیق زرد و سرخ و سفید سے کیوں غافل ہے کہ یہ تینوں پہاڑ بہشت میں ہیں۔ اُن میں سے کوہ عقیق سرخ تو قصر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر سایہ افکن ہے اور کوہ عقیق زرد قصر جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام پر اور کوہ عقیق سفید قصر جناب بلال بن رباح صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور یہ تینوں قصر ایک ہی جگہ ہیں اور ان تینوں پہاڑوں کے نیچے نہریں جاری ہیں جن کا پانی برت سے زیادہ ٹھنڈا۔ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ یہ تینوں نہریں کوثر سے نکلی ہیں اور ایک ہی جگہ گرتی ہیں۔ انکا پانی آل محمد اور شیعیان آل محمد کے سوا اور کسی کو نہ ملے گا اور یہ تینوں پہاڑ خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل و تحمید کرتے رہتے ہیں اور شیعیان آل محمد میں سے کوئی شخص اگر تینوں عقیقوں میں سے کوئی عقیق بھی ہاتھ میں پہنے گا تو اُس کے لئے بہتری ہوگی۔ اُس کی روزی فراخ ہوگی۔ بلاؤں سے بچے گا اور جن جن چیزوں سے انسان کو خوف و خطر پیش آتا ہے اُن سب سے محفوظ رہے گا۔ خواہ شر بادشاہ ظالم ہو یا کچھ اور۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص کو جناب امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے لے گئے کہ اُس کے بہت سے کوڑے لگے تھے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اس کی عقیق کی انگوٹھی کہاں ہے؟ اگر وہ اس کے پاس ہوتی تو کوڑے نہ کھاتا۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جتنے ہاتھ دُعا کے لئے آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں خدا کو اُس ہاتھ سے زیادہ کوئی دوست نہیں ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔

حدیث معتبر میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر خدائے تعالیٰ سے مناجات کی تو زمین کی طرف ملاحظہ کیا حتیٰ تعالیٰ نے اُن کے چہرہ مبارک کے نور سے عقیق کو پیدا کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اپنی ذات مقدس کی تم ہے کہ میں آتش جہنم میں اُس ہاتھ کو عذاب نہ کروں گا جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو۔ بشرطیکہ علی ابن ابی طالب کو دوست بھی رکھتا ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ پروردگار عالم آپ کو سلام کہنا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ انگوٹھی دہانے ہاتھ میں پہنو اور اس کا نگینہ عقیق کا ہو۔ اور علی ابن ابیطالب اپنے چچا زاد بھائی سے کہہ دو کہ وہ بھی انگوٹھی دہانے ہاتھ میں پہنے اور نگینہ عقیق کا ہو حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے پوچھا یا حضرت عقیق کونسا ہے؟ فرمایا وہ ایک پہاڑ ہے مین میں جس نے خدا کی توحید کا۔ میری نبوت کا تمہاری اور تمہاری اولاد کی امامت کا اور تمہارے شیعوں کے لئے بہشت کا اور تمہارے دشمنوں کے لئے جہنم کا اقرار کیا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُس شخص کی مجرد نماز جس کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اُس شخص کی جماعت کی نماز سے بھی جس کے ہاتھ میں عقیق کے سوا اور رنگ کی انگوٹھی ہو چالیس درجے افضل ہے۔

سیمان اعشش سے روایت ہے کہ میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حضور عباسی کے مکان میں حاضر تھا۔ سپاہی ایک شخص کو جس کے کوڑے لگے تھے باہر لائے۔ حضرت نے فرمایا اے سیمان دیکھنا اس کی انگوٹھی پر کونسا نگینہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ عقیق تو نہیں ہے۔ فرمایا اے سیمان اگر عقیق کی انگوٹھی ہوتی تو یہ کوڑے نہ کھاتا میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ کچھ اور فرمائیے۔ فرمایا اے سیمان عقیق کی انگوٹھی ہاتھ کٹنے سے بچاتی ہے۔ میں نے عرض کیا اور بھی ارشاد ہو۔ فرمایا اے سیمان خدا نے عزوجل اُس ہاتھ کو دوست رکھتا ہے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور اُس کی طرف دُعا کے لئے پھیلا یا جائے میں نے عرض کیا ابھی تو سیری نہیں ہوئی۔ فرمایا مجھے تعجب ہے اُس ہاتھ سے جس میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ سیم وزر سے خالی ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور بھی ارشاد فرمائیے۔ فرمایا عقیق ہر بلا سے آدمی کو محفوظ رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ کچھ اور ارشاد کیجئے فرمایا فقر و فاقہ سے بچاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ میں اس حدیث کو آپ کے جد امجد حضرت حسین بن علی علیہما السلام اور ان کے والد امجد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے نام سے



یا قوت زیر جہا و زمرہ کی فضیلت

تین معتبر حدیثوں میں حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ یا فوت کی انگوٹھی پہننے سے پریشانی زائل ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ باقوت اور زیرِ جد کی انگوٹھی دامنے
ہاتھ میں پہننا سنت ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ زمرہ کی انگوٹھی پہننے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں۔

دوسری حدیث میں جناب امام رضا علیہ السلام سے زبردگی انگوٹھی کے لئے بھی یہی الفاظ وارد ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ زبردگی انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے فقیر سی امیری سے بدل جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص یا قوت زبردگی انگوٹھی پہنے گا کبھی فقیر نہ ہوگا۔



فیروزہ اور حزرعیمانی کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص فیروزے کی انگوٹھی پہنے گا محتاج نہ ہوگا حسن ابن علی ابن مہران سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ اور حضرت کی انگشت مبارک میں ایک انگوٹھی دیکھی اُس پر فیروزے کا نگینہ تھا اور یہ نقش تھا: "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" میں اُس کی طرف بار بار دیکھتا رہا یہاں تک کہ آنحضرت نے فرمایا کیا دیکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جناب

امیر المؤمنین علیہ السلام کی انگوٹھی فیروز سے کی تھی اور اُس پر نقش تھا: لَہُ الْمُلْکُ، فرمایا تو اُسے پہچانتا ہے! میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ وہی انگوٹھی ہے اور یہ نگینہ جبرائیل امین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے بہشت سے ہدیہ لائے تھے اور آنحضرت نے یہ انگوٹھی حضرت امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو عنایت فرمائی تھی یہاں تک کہ درجہ بدرجہ تم تک پہنچی۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جرزعیانی کی انگوٹھی پہننا مکہ شاپین سے بچانا ہے جناب امام رضا علیہ السلام سے بقول حضرت امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ منقول ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جرزعیانی کی انگوٹھی پہنے ہوئے بیت الشرف سے برآمد ہوئے اور ہائے ساتھ نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ انگوٹھی مجھے عنایت کی اور فرمایا کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہن کر نماز پڑھا کرو کہ جرزعیانی کے ساتھ نماز ستر نازوں کے برابر ہے۔ یہ نگینہ تسبیح واستغفار پڑھتا رہتا ہے اور اس کا ثواب انگوٹھی پہننے والے کے لئے لکھا جاتا ہے۔

علی ابن محمد صغیری کہتا ہے کہ میں نے جعفر ابن محمود کی بیٹی سے شادی کی اور مجھے اُس سے بڑی محبت تھی مگر اُس سے اولاد نہ ہوتی تھی۔ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر آپنا مطلب عرض کیا۔ حضرت متبسم ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ انگوٹھی فیروز سے کی لے اور اُس پر کِتَبُ اللّٰہِ تَزِدُّنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ، نقش کرالے۔ تعمیل حکم کی برکت سے ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ اُسی عورت سے لڑکا پیدا ہوا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پروردگار عالم ارشاد فرماتا ہے کہ جس ہاتھ میں عقیق اور فیروز کی انگوٹھی ہو اور وہ میرے آگے دعا کے لئے بھیلایا جائے مجھے اُس سے شرم آتی ہے اور میں اُسے ناامید نہیں پھیرتا۔

(۶)

دُرِ نجف۔ بلور۔ حدید چینی و دیگر نگینوں کی فضیلت

بند معزز مفضل ابن عمرو سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے ایک نگینہ ملی جو میرے ہاتھ میں تھا۔

کو خوش حال ہوتی ہے اور اُن کی آنکھوں کا درد دور ہوتا ہے اور مجھے بر زمین کے لئے یہ بات پسند ہے کہ پانچ آنکھیاں اپنے ہاتھ میں رکھے۔ اول یا قوت کی کہ وہ سب سے عمدہ ہے۔ دوسری حقیقت کی کہ وہ خدائے تعالیٰ اور ہم اہل بیت کے لئے خلوص رکھنے والا نگینہ ہے تیسری فروزے کی جو آنکھوں کو قوت دیتا ہے سینے کو کشادہ کرنا ہے۔ دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور جب بندہ یمن کسی کام کو جانے لگے اور اُس کو پہن کر جائے تو وہ جت پوری ہو جاتی ہے جو بھی حدیث چینی کی لیکن اس کے متعلق میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ اُسے ہر وقت پہن رہے بلکہ اگر کسی شخص کے شر سے ڈرنا ہو اور اُس کی ملاقات کو جانے تو اُسے پہن کر جانے کہ اُس کے شر سے محفوظ رہے اور چونکہ حدیث چینی شیطان کو دور کرنا ہے اس واسطے اس کا پاس رکھنا مناسب ہے پانچویں اُس در کی جسے خدائے تعالیٰ بحضرت اشراف میں پیدا کرنا ہے جو شخص اُس کو ہاتھ میں پہنے تو خداوند عالم ہر نگاہ کے عوض میں جو اُس پر کی جائے زیارت۔ حج اور عمرہ کا ثواب اُس کے نامہ عمل میں لکھے گا۔ اُس کا ثواب انبیاء اور صالحین کے برابر ہو گا اور اگر خدائے تعالیٰ ہمارے شیعوں پر رحم نہ کرتا تو درحقیقت کا ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمتیں رکھنا لیکن خدائے تعالیٰ نے اُن کے لئے یہ نگینے سستے کر دیئے کہ امیر و غریب سب بہن سکیں۔ ابوطاہر کہتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے جد امجد جبریل علیہ السلام کی ہے میں نے عرض کی تو آپ نے عقیقہ سُرخ سے ہنر سی کو منس سمجھتے فرمایا ہاں اُس کی فضیلت یاد ہے چنانچہ میرے والد بزرگوار نے خبر دی ہے کہ اہل ملک حضرت آدم علیہ السلام نے بناوہ عقیقہ تھا۔ آنحضرت سے عرش اعلیٰ پر نور سے یہ لکھا ہوا دیکھا تھا **اَنَا اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدَنِي وَفُتِحَتْ صُفُوفِي مِنْ خَلْقِي أَبَدًا نَسَاءً بِأَخْبِيهِ عَلِيٍّ وَنَصْرُهُ رِبَهٌ وَبِقَارِطَةِ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ هُ** جب اُن سے نزک ایلے ہو یعنی اس درخت کا پھل کھا یا جس سے خدائے تعالیٰ نے مشق فرمایا تھا اور میں پر بھیجے گئے تو ان اسمائے مبارک کے توسل سے خدا سے وصال ہو گیا اور نہ ان کے بقول فرمائی حضرت آدم نے چاندی کی انگوٹھی بنائی اور عقیقہ سُرخ کا نگینہ جس پر سائے مبارک کندہ تھے جڑ کر داجے ہاتھ میں پہن لی چنانچہ یہی سنت قائم ہو گئی۔ اور اولاد آدم میں پہنے پر ہنر گار ہیں

سب سے خداوں سے سزا کوئی نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت مقدس ہے

س۔ سی پر عمل کرنے میں ۔

حضرت امام حعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بلو کا نگینہ بہت اچھا ہے
حسن ابن عبداللہ سے منقول ہے کہ میں نے حسرت امام علی نفی علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ چار
زمزم میں سے جو س گر نہ ۔ نکلتے ہیں اُنکی انگوٹھی پہنا لیجئے ؟ فرمایا ہاں لیکن سننے کے
وقت اُتار لے اگر با میں ہاتھ میں ہوں ۔

(۷)

نگینے پر کیا نقش کرنا مناسب ہے ؟

حسن ابن خالد نے جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آیا جائز ہے کہ
کوئی شخص ہاتھ میں اسی انگوٹھی پہنے جو جس میں لا الہ الا اللہ نقش ہو اور استنجا کرے ۔ حضرت نے فرمایا
میں یہ امر کسی کے سے بہر نہیں سمجھتا ۔ پس جس نے عرض کیا کہ آماخ اب سول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
اور آپ کے آبا و اجداد انگوٹھی پہنے ہوئے استنجا نہیں کرتے تھے ؟ فرمایا ہاں کرتے تھے مگر اُن کے
دہنے ہاتھ میں انگوٹھی ہوتی تھی تم خدا سے رو وراں پر بہاں نہ کرو ۔ پھر فرمایا حضرت : وہ کا نقش نگین
تھا ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو بہت سے ساتھ لائے تھے
حضرت یوحنا جب کشتی میں ۔ رہے وہ سے لے کر اے جی کہ سے روح ابرو ہو سے
سے ڈر نے جو تو ہر مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر اُٹا کر نامیں تم کو اور مہارے اہلاد رسا بیوں کو دینے
سے بچاؤں گا ۔ کشتی چلی جاتی تھی کہ ایک روز تیز ہوا چلی اور حضرت نوح کو غرق ہونے کا خوف ہوا اور
اس بات کا بھی موقع نہ تھا کہ ہر مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنے اس سب سے سر باری زمان میں یہ کہا ہو
ان الفا یا بار یا انفس ۔ طویان جاننا رہا کشتی ٹھیک چلے لی حضرت روح نے جاہ کہ جن کلمات سے
مجھ کو نجات ملی ہے کہ ہمیشہ میرے پس میں پس اس کا بی ترجمہ لا الہ الا اللہ الف مکرہ
یا رب اَصْلِحْ لی ۔ بنی انگوٹھی نقش کر

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کے لئے منجنیق میں بٹھایا تو جبرئیل علیہ السلام کو غصہ آیا۔ حق تعالیٰ نے جبرئیل کو وحی کی کہ تجھے غصہ کیوں آیا؟ عرض کیا ہے پروردگار! براہیمؑ میرا خلیل ہے اور اُس کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جو تیری واحدانیت کا قائل ہو اور تو نے اپنے اور اُس کے دشمن کو اُس پر مسلط کر دیا ہے۔ پروردگار کی جانب سے وحی ہوئی کہ خاموش رہ معاملات میں جلدی و تشخص کرتا ہے جو تیرے مانند بندہ عاجز ہو اور جس کو وقت کے ہاتھ سے نکل جانے کا خوف ہو۔ ابراہیمؑ ہمارا بندہ ہے ہم جب چاہیں اسے چھڑا سکتے ہیں جبرئیل نے اُدھر سے مطمئن ہو کر ابراہیم علیہ السلام کی طرف توجہ کی اور دریافت کیا کہ آپ کو کچھ احتیاج ہے؟ فرمایا ہے مگر تم سے نہیں اُسی وقت حق تعالیٰ نے زمرہ کی انگوٹھی اُن کے لئے بھیجی جس پر یہ جھپکے نقش تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - فَوَضَعْتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ - أَسْتَدْتُّ ظَهْرِي إِلَى اللَّهِ - حَسْبِيَ اللَّهُ - اور وحی فرمائی کہ اس انگوٹھی کو ہاتھ میں پہن لو کہ آگ تم پر سرد ہو جائے گی اور اُس کی سردی بھی ایذا نہ دے گی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نقش نگین یہ دو کلمے تھے جو توریت سے لئے گئے تھے: ۱۔ اَصْبِرْ تَوَّجْوَ اَصْدُقْ تَنْجُ -

حضرت سلیمان علیہ السلام کا نقش نگین تھا: ۱۔ سُبْحَانَكَ مَنْ اُجِمَا الْجَنِّ بِكَلِمَاتِهِ ۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نقش نگین یہ دو کلمے تھے جو انجیل سے لئے گئے تھے: ۱۔ اَعْبُدْ ذِكْرًا لِلَّهِ مِنْ اَجْلِهِ وَوَيْلٌ لِّلْعَبِيدِ نَسِيَ اللّٰهُ مِنْ اَجْلِهِ ۲۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نقش نگین تھا: ۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۲۔ جناب امیر علیہ السلام کا نقش نگین تھا: ۱۔ لِلَّهِ الْمُلْكُ ۲۔ حضرت امام حسن علیہ السلام کا نقش نگین تھا: ۱۔ الْعِزَّةُ لِلَّهِ ۲۔

۱۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے ۲۔ محمد اللہ کے رسول ہیں ۳۔ سوائے وہب خدا کے کسی شے میں کوئی قدرت و قوت نہیں ہے ۴۔ میں نے اپنا کاروبار خدا کے سپرد کر دیا ہے ۵۔ میرا تکبیر و توکل خدا ہی پر ہے ۶۔ اللہ میرے لئے کافی ہے۔ ۷۔ صبر کرنا میرا کمال ہے بولِ نجات ملے گی۔ ۸۔ پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے چنانچہ کی زبان اپنے کلمات سے بند کر دی ہے۔ ۹۔ خوشحال اُس بندے کا جس کی وجہ سے وہ خدا کو یاد کرے اور بد حال اُس بندے کا جس کی وجہ سے

حضرت امام حسین علیہ السلام کا نقش نگین تھا : **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ بَارِعَ أَمْرَهُ** :

حضرت علی ابن ابی طالب اور حضرت امام محمد باقر علیہما السلام جناب امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی پہنتے تھے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا نقش نگین تھا : **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ وَلِيِّيْ وَعِصْمَتِي مِنْ خَلْقِهِ** :

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا نقش نگین تھا : **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ** :

یہاں تک بیان فرما کر حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھا کر دکھا یا تو وہ جناب اپنے والد ماجد کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ کا نقش نگین تھا : **مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** اور جناب امیر علیہ السلام کا نقش نگین : **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اور حضرت

امام محمد باقر علیہ السلام کا : **الْعِزَّةُ لِلَّهِ**

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ بعض لوگوں نے اُن حضرت سے پوچھا کہ آیا اپنے اور اپنے باپ کے

نام کے سوا نگینے پر کچھ اور نقش کرنا مکروہ ہے ! حضرت نے فرمایا کہ میری انگشتی کا نقش نگین ہے۔

اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ۔ اور میرے والد کا نقش نگین تھا : **الْعِزَّةُ لِلَّهِ** اور جناب امام

زین العابدین علیہ السلام کا نقش نگین تھا : **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ وَلِيِّي** اور حضرت حسین علیہما السلام

کا نقش نگین : **حَسْبِيَ اللَّهُ**۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کا نقش نگین : **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** :

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا نقش نگین یہ کلمات

تھے : **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْتَ تَقْتَرِي فَقِيْرِي شَرَّ خَلْقِكَ** :

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

کا نقش نگین تھا : **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ وَلِيِّي** اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ

السلام کا نقش نگین تھا : **حَسْبِيَ اللَّهُ** اور اس کے نیچے بھول بنا تھا اور اوپر مال ۔

دوسری حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا نقش نگین تھا : **مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** ۔

سہ ذرا شک نہیں کہ خدا اپنے حکم کو پورا کرے وہ ہے **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ وَلِيِّي** اور وہی اپنی نعمت سے مجھے بھی نے دے دیا ہے ۔ اسذریعے سے کافی ہے **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ وَلِيِّي** کے سوا سب کچھ خدا کے ہرگز کی ہے ۔ سہ ذرا بھول نہ سمجھو کہ یہ ہے وہی مجھے اپنی عطا کی ہے ۔ **لَمْ يَنْقُشْ عَلَيْهِ سِوَا اللَّهِ وَلِيِّي** کے سوا سب کچھ خدا کے ہرگز کی ہے ۔ سہ ذرا بھول نہ سمجھو کہ یہ ہے وہی مجھے اپنی عطا کی ہے ۔

حدیث مقبرہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا نفس نکلیں تھا، "لَمْ خَرَىٰ وَشَقَّ قَاتِلُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ"

عبداللہ بن سنان کہتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو منگھڑی مبارک مجھے دکھائی اس کا نیکینہ سیاہ پنھاجیں پر دو سطروں میں یہ لکھا تھا۔
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

حدیث معتبرہ میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک گھوڑی پر کسی جانور کی نفوذ پر نقش کرنے کو منع فرمایا ہے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص کی عقل کا تین چیزوں سے امتحان لیا جاسکتا ہے۔ اول اُس کی دین کی درازی سے دوسرے اُس کی انگوٹھی کے نقش سے تیسرے مگینے سے دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پر **مَا شَاءَ اللَّهُ لَوْ قُوَّةَ إِلَهِ بِاللَّهِ** **اَسْتَعْمَرَ اللَّهُ** نقش کرے فقر و فاقہ کی شدت سے محفوظ رہے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امام محمد باقر علیہ السلام کا نقش نگین تھا۔
 ۱۰۰ خَطِيٍّ بِاللَّهِ حَسَنٌ وَبِالنَّبِيِّ اُمُو تَمَنٍ وَبِالْوَصِيِّ ذِي الْمَنِّ وَبِالْحُسَيْنِ وَالْحَسَنِ
 دوسری روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
 کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس پر نقش تھا: ۱۰۱ نَعَمْ لِقَادِرُ اللَّهِ

بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت امیر المومنین کا نقش نگین "الملک لہ" تھا۔
 دوسری روایت میں ہے کہ حضرت کی انگوٹھی صاف اور سفید حدید چینی کی تھی اور یہ چند کلمات
 سات سطروں میں اُس پر نقش تھے اور لڑائیوں اور سختیوں کے وقت اُس کو پہنا کر نئے تھے۔ وہ کلمات
 ہیں۔ اَعَدَّوْتُ لَكُمْ هَؤُلَاءِ اِلَّا اِلَہَ الْاَلٰہِ وَ لِكُلِّ کَرْبٍ اَحْوَالٌ وَ لَوْ قُوَّةُ الْاِیْمَانِہِ وَ لِكُلِّ

ہ جسیر ابن علی کا قاتل دنیا اور دین دونوں میں بدرجہ سے ہے محمد اللہ کے رسول میں ان پر اور ان کی اولاد پر اللہ کی رحمت
الہ ہو سہ جو خدا چاہتا ہے وہ جوتا ہے سوائے خدا کے کسی میں قدرت نہیں میں خدا سے طلب مغفرت کرتا ہوں۔
کہ مبرک گمان خدا سے برحق اور اس کے رسول امین اور رسول خدا کے جانشین باکرم اور حسین علیہما السلام کے بارے میں
میں یہ نیک ہے کہ سب سے بہتر قدرت رکھنے والا ہے سہ (پہلی سطر میں) میں ہر خوف و خطر کے لئے کلمہ لا ا
اللہ یزید صا ہوں اور (دوسری سطر میں) ہر غم کے لئے لا حول و لا قوت الا باللہ اور (تیسری سطر میں) ہر
نے والی مصیبت کے لئے حسب اللہ۔ (چوتھی سطر میں) اور سر چھپنے بڑے گناہ کے لئے استغفر اللہ۔

مَصِيبَةٍ حَسْبِيَ اللَّهُ وَلِكُلِّ ذَنْبٍ صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلِكُلِّ هَمٍّ وَ
عَمَلٍ نَادِحٍ مَا شَاءَ اللَّهُ وَ لِكُلِّ نِعْمَةٍ مُتَجَدِّدَةٍ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
مِنْ نِعَمِ اللَّهِ فَمَنْ اللَّهُ ۝

اسمعیل ابن موسیٰؑ سے منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے نبیہ السلام کی انگوٹھی بالکل چاندی کی
تھی اور اس پر یہ نقش تھا ۝ يَا نَفِثَتِي قَتَلْتِ شَرَّ جَمِيعِ خَلْقِكَ ۝
جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی انگوٹھی پہ قرآن شریف کی کوئی
آیت نقش کر لے وہ بخشا جائے گا۔

ابن طاووس علیہ الرحمہ نے روایت ذیل صافی خادم سرت امام علی نقی علیہ السلام کی زبانی قائم
ابن علی سے نقل کی ہے کہ میں نے اُن حضرت سے اُن کے مجدد امجد جناب امام رضا علیہ السلام کی زیارت
کے لئے جانے کی رخصت مانگی۔ فرمایا کہ عقیق کی انگوٹھی لینا جائیو جس کا نگینہ زرد ہو۔ اور ایک
طرف ۝ مَا شَاءَ اللَّهُ لَوْ تَوَكَّلْنَا إِلَّا بِاللَّهِ ۝ اور دوسری طرف مُحَمَّدٌ وَآلِیْہِ ۝ نقش ہو۔ اس
انگوٹھی کے پاس ہونے سے چوروں اور رہزنوں اور دشمنوں کے شر سے تو امان پالے گا سلامت
رہے گا بلکہ با ایمان مراجعت کرے گا، صافی کہتا ہے کہ حضرت کے فرمانے کے بموجب انگشتی
دھونڈھ کر لایا اور جب حضرت سے رخصت ہو کر چلا تھوڑی دھڑکیا تھا کہ حضرت نے پھر کسی کو ڈرایا
وہ مجھے واپس لایا۔ حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اے صافی! میں نے عرش کی حضور! فرمایا فیروزہ کی انگوٹھی
بھی لینا جانیو کہ طوس اور نیشاپور کے درمیان تجھے ایک شیر ملے گا جو قافلے کو روک لے گا تو اُس کے
سامنے جا کر یہ انگوٹھی دکھا دیجیو اور کہہ دیجیو کہ میرے مولا کا حکم ہے راستہ چھوڑ دے۔

اس فیروزے کے ایک طرف ۝ لِلّٰہِ الْمُلْکُ ۝ نقش ہونا چاہیے اور دوسری طرف ۝ الْمُلْکُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ ۝ کیونکہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کی انگوٹھی فیروزے کی تھی اور اُس پر ۝ لِلّٰہِ الْمُلْکُ ۝ نقش تھا
اور جب خلافت ظاہری اُن حضرت کو حاصل ہوئی تو آپ نے ۝ الْمُلْکُ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ نقش کرایا
ایسا نگینہ درنے سے محفوظ رکھتا ہے اور لڑائیوں میں فتح و ظفر کا باعث ہوتا ہے۔

گذشتہ صفحے کے حاشیہ سے پیوستہ پانچویں سطر میں اور ہر جگہ مجید نے والے آئندہ و کثرت فکر کے لیے۔ سادہ۔ تجوی سطر
اور ہر نئی نعمت کے لئے الحمد للہ ساتویں سطر میں اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں علی بن ابی طالب کو ملی ہیں یہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہیں
لے اے میرے شاہ دے والے مجھے اپنی تمام نعمتوں کے شر سے محفوظ رکھنے سے صحت خدائے واحد و احد کی ہے

صافی کہتا ہے کہ میں سفر میں گیا اور واللہ جہاں حضرت نے فرمایا تھا وہیں شیر ہا میں نے حضرت کے فرمانے کے بموجب عمل کیا شیر جل گیا۔ زیارت سے واپس آکر میں نے تمام ماجرا حضرت کی خدمت میں عرض کیا۔ فرمایا ایک بات تو نے بیان میں چھوڑ دی اگر تو کہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے عرض کی یا مولانا شب بد میں بھول گیا ہوں۔ فرمایا کہ ایک رات طوس میں جناب امام رضا علیہ السلام کے روضے کے قریب تو سو رہا تھا۔ جنوں کا ایک گروہ قبر منور کی زیارت کے لئے آیا تھا انہوں نے مگینہ تیرے ہاتھ میں دیکھ کر اُس کا نقش پڑھا اور تیری انگوٹھی ہاتھ سے نکال کر اپنے بیمار کے لئے لے گئے اُسے پانی میں ڈالا وہ پانی بیمار کو پلایا اُس بیمار کو شفا ہو گئی پھر انگوٹھی واپس لائے اور بجائے دہنے ہاتھ کے تیرے بائیں ہاتھ میں پہنا گئے۔ بیدار ہو کر تجھے بڑا تعجب ہوا اس کی کوئی وجہ تو تجھے معلوم نہ ہوئی مگر سر ملنے ایک یا قوت ملا جو اب تک تیرے پاس ہے۔ اُسے بازار میں بیجا اشیائیں اتارنی کو کہے گا۔ یہ یا قوت وہ جن تیرے لئے ہدیہ لائے تھے۔ صافی کہتا ہے کہ میں وہ یا قوت بازار میں لے گیا اور انہی اشیاں کو فروخت کر لیا۔

سید ابن طاووس نے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ملک جریرہ کے حاکم سے خائف ہوں دشمنوں نے اُسے میرے برخلاف بھڑکا دیا ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں قتل نہ کر دے۔ حضرت نے فرمایا تو عید تپینی کی ایک انگوٹھی نوالے اور کینے کے ایک طرف تین سطروں میں طہات ذیل کندہ کر لے پہلی سطر میں
 اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَعُوذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ
 اور تیسری سطر پر دو سطروں میں کندہ کر لے۔ پہلی سطر میں اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُنْتُ
 دوسری سطر میں اِنِّیْ وَارِثُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ دیکھنے کے کندوں پر گرا کر اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
 مُخْلِصًا كُھدوے۔ انگوٹھی ہاتھ میں پہننے سے ہر شکل آسان ہو جائے گی بالخصوص خوف ظالم۔
 اس کے اندھنے سے عورتوں کو وضع حمل کی تکلیف آسان ہوگی اور نظر بد کا اثر نہ ہوگا۔ اس

یہ بھی کہنا چاہئے کہ یہ کلمات کی بناء مانگتا ہوں میں خدا کے رسول کی بناء مانگتا ہوں۔ اس کی بناء مانگتا ہوں۔ ہر عہد و سرحد اللہ اور اس کے رسولوں سے ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حسن شخص کے ہاتھ میں عقیق کی انگوٹھی ہو اور وہ علی الصبح بیدار ہوتے ہی پہلے اس سے کہ کسی طرف دیکھے اس کا نگینہ اپنی عقل کی طرف پھیر کر دیکھے اور سورہ انعام اور سورہ اعراف پڑھے۔ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحَمَدُكَ اَوْ شَرِيكَ لَكَ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَامَنْتُ بِسَيِّدِ الْاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَوْنِيَّتِهِمْ وَظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ وَاَدْلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ۔ تو پروردگار عالم اُسے تمام بلاؤں سے محفوظ رکھے گا خواہ وہ آسمان سے نازل ہونے والی ہوں یا زمین سے صعود کرنے والی یا زمین کے اندر سما جانے والی ہوں یا زمین سے باہر نکل آنے والی اور وہ شخص شام تک خدا اور خدا کے دوستوں کے حفظ و حمایت میں رہے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص عقیقہ کی انگوٹھی بنوائے اور اُس کے بگینے پر "حَسْبُكَ
 نَبِيُّ اللَّهِ وَ عَلِيُّ اللَّهِ وَ عَلِيٌّ اللَّهُ كُنْهُ" لکھے اور اُس کا خاتمہ الجبیر ہوگا۔

(عربی میں)

أَشْهَدُ

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتِبَ
اِنِّى مُوٰثِقٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ

اَعُوْذُ بِحَلَالِ اللّٰهِ
اَعُوْذُ بِكَامَاتِ اللّٰهِ
اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ

16132

۱۔ میں خدا کی پستی پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے ایمان لایا، جن اور حبیبتؑ طاعت کا متذہبوں اور آل محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ کے اوّل و آخر ظاہر و باطن مسب پر ایمان لایا، یوں احوال ان کی راست کا اعلان ہوا ابو یاسعیت رہی جو ۱۲۰ھ جب سے مراد سن ۷۳۷ء در حال ذکر ہے ۔

سونے اور چاندی کا زیور پہننا اور عورتوں اور بچوں کو پہننا

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے - - - ، وجہ صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایسے بچوں کو سونے کا زیور پہننا جائز ہے؟ فرمایا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنی عورتوں اور بچوں کو سونے اور چاندی کا زیور پہنایا کرتے تھے۔

دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے بعینہ یہی بات اپنے والد ماجد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی نسبت ارشاد فرمائی تھی۔

تفسیری حدیث صحیح میں عورتوں کو سونے چاندی کے زیور پہنانے کی نسبت خود ارشاد فرمایا ہے: کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

ایک صحیح حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی تلوار کے میان کا سرا اور قبضہ چاندی کا تھا اور میان کے وسط میں بھی چاندی کے حلقے پڑے ہوئے تھے اور آنحضرت کی زہ مبارک میں بھی چاندی کے دو حلقے آگے کی جانب اور دوسرے پشت تھے جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جبریل امین جو ذوالفقار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے لائے تھے اُس کا میان و قبضہ وغیرہ نقوشی کام سے آراستہ تھا۔

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ چاندی سونے سے تلوار کو مزین کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی شمشیر مبارک کا کل زیور چاندی کا تھا کیا قبضہ اور کیا سرا۔

ایک معتبر حدیث میں فرمایا ہے کہ قرآن مجید اور تلوار کو سونے چاندی سے آراستہ کرنے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

بند مغز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کو ہمیشہ زیور پہننا چاہیے۔

حدیث معتبرہ میں فضل ابن یسار سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جس کرسی پر سونا چڑھا ہوا ہے گھر میں رکھ سکتے ہیں؟ ارشاد فرمایا اگر سونا ہوتا تو نہیں

رکھ سکتے۔ ہاں اگر سونے کا طمع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔
 دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیور سے خالی رکھنا مناسب نہیں ہے کم سے کم گلے میں ایک گلوبند ہی ہو اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ اُن کے ہاتھ مہندی سے خالی رہیں خواہ کیسی ہی بڑھیا ہوں۔
 معتبر روایت میں وارد ہوا ہے کہ دانتوں کو سونے کے تار سے باندھنا جائز نہیں ہے۔
 نیز احوط واو لے یہ ہے کہ مرد سونے کے زیور سے اجتناب کریں حتیٰ کہ تلوار اور قرآن مجید پر بھی نہ چڑھائیں۔

(۹)

سُرمہ لگانے کے آداب

حدیث معتبر میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت طاقِ سلائیوں دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔
 حدیث معتبر میں حسن بن جہیم سے منقول ہے کہ میں ایک دن جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مجھے لوہے کی سلائی اور ہڈی کی سُرمہ دانی دکھا کر فرمایا یہ حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ہے تو اس سلائی سے سُرمہ لگالے۔ چنانچہ میں ارشاد بجملا لایا۔
 پسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کو سُرمہ لگانا باعثِ منفعت ہے اور دن میں موجبِ زینت۔
 دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سُرمہ لگانے سے مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور پلکیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔
 تیسرا حدیث جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سُرمہ لگانے سے مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔
 دوسری حدیث میں فرمایا کہ سُرمہ لگانے سے نئی پلکیں پیدا ہوتی ہیں۔ بینائی تیز ہوتی ہے۔

اور سجدے کو طول دینے میں مدد ملتی ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سُرْمہ آنکھوں کو جلا دیتا ہے۔ بلیکس پیدا کرتا ہے اور آنکھوں سے پانی بہنے کو دور کرتا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ سُرْمہ لگانے سے جماع کی قوت بڑھتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ہر رات کو ایسا سُرْمہ لگاتا ہے جس میں مشک نہ ہو تو اُس کی آنکھوں میں کبھی پانی نہ اُترے گا۔ حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سُرْمہ لگائے تو طاق سلامتیوں کا حساب رکھے اور اس کے برخلاف کرنے کا بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سے پہلے چار سلامتیاں داہنی آنکھ میں اور تین بائیں آنکھ میں لگایا کرتے تھے۔

حدیث معتبر میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزوں سے چہرے پر رونق آتی ہے صورت خوب۔ آب جاری سبزہ زار۔ جاگتے میں توان تین چیزوں کے دیکھنے سے اور سوتے وقت سُرْمہ لگانے سے۔

جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان لایا ہو اُسے لازم ہے کہ سُرْمہ لگایا کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سونے وقت سُرْمہ لگانے سے آنکھوں میں پانی نہیں اُترتا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کی بینائی ضعیف ہو گئی ہو اُسے لازم ہے کہ سونے وقت چار سلامتیاں داہنی آنکھ میں اور تین بائیں آنکھ میں لگایا کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت تین تین سلامتیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ تین سلامتیاں داہنی آنکھ میں اور دو بائیں آنکھ میں لگایا کرتے تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہیں مسواک کرنا لازم ہے کہ اس سے آنکھوں میں

سے بگم خارج ہوتا ہے اور دماغ اور آنکھوں کی طرف کا زائد باقی نکل جاتا ہے۔ یہی سبب ہے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور مُرمرہ لگانے سے آنکھوں کا فضول پانی رُکنا ہے اور مُنہ کے راستے سے نکل جاتا ہے اس وجہ سے مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ جب مُرمرہ لگانے کا ارادہ کرے تو سلامتی دہنئے ہاتھ میں بیکہ مُرمرہ دانی میں ڈالے اور بسم اللہ کہے اور جب آنکھ میں سلامتی لگانے کا ارادہ کرے تو یہ دُعا پڑھے: **اللَّهُمَّ نَوِّرْ بَصَرِي وَاجْعَلْ فِيهِ نُورًا أَبْصُرَ بِهِ حَقِّكَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطِ الْحَقِّ وَارْشِدْنِي إِلَى سَبِيلِ الرَّشَادِ اللَّهُمَّ نَوِّرْ عَلَي دُنْيَا وَآخِرَتِي** مکارم الاخلاق میں روایت ہے کہ مُرمرہ لگانے کے وقت یہ دُعا پڑھے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُجْعَلَ النُّورُ فِي بَصَرِي وَالبَصِيرَةُ فِي دِينِي وَالبَقِيَّةُ فِي قَلْبِي وَالْإِحْلَاصُ فِي عَمَلِي وَالسَّلَامَةُ فِي نَفْسِي وَالسَّعَادَةُ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرُ لَكَ أَبَدًا أَمَّا أَبْقِيَتِي**

(۱۰)

آئینہ دیکھنے کے آداب

بندِ معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو جوان آئینہ زیادہ دیکھے اور سبب اُس خوبصورتی کے جو خدا نے اُس کو عطا

۱۔ یا اللہ میری آنکھیں نورانی کر ملکہاں میں ایسا نور عطا فرما کہ مجھے تیرا حق نظر آئے، مجھے راہ حق کی ہدایت فرما اور نیک راستے پر چلنے کی توفیق دے۔ یا اللہ دنیا و آخرت دونوں میں میرے لیے نور و روشنی ہو۔

۲۔ یا اللہ میں محمد و آلِ محمد کے حق کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد و آلِ محمد پر درود بھیج۔ میری آنکھوں کی روشنی بڑھ، میرے معاملات دینی میں میری و نفیت زیادہ کر میرے دل میں یقین پیدا ہو میرے عمل میں خلوص۔ میرے نفس میں سلامت روی۔ میرے رزق میں وسعت اور جب تک بھری جان میں حیا ہے میری

فرمائی ہے اور اُس میں کوئی عیب پیدا نہیں کیا خدا کی حمد زیادہ کرے تو خداوند عالم اُس کے لئے بہشت واجب کرتا ہے۔

بعض روایات میں مذکور ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ آئینہ دیکھتے جاتے تھے اور سر مبارک کے بالوں میں اور ریش مقدس میں لنگھا کرتے جاتے تھے اور اپنی ازواج و اصحاب کو حکم دیا کرتے تھے کہ زینت کرو کیونکہ خدا اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ اُس کا بندہ اپنے برادرانِ ایمانی سے ملے اور اُن کے لئے زینت کرے اور ہر وقت اپنے آپ کو مزین رکھے۔ حضرت ابیالمونین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص آئینہ دیکھے چاہئے کہ یہ دعا پڑھے۔

لَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنِي فَأَحْسَنَ خَلْقِي وَصَوَّرَنِي فَأَحْسَنَ صُورَتِي وَأَذَانِي مِمَّنِي مَا أَشَانَ مِنْ غَيْرِي وَ أَكْرَمَنِي يَا رُؤُوسَ السَّلَامِ۔

فقہ الرضا وغیرہ میں مذکور ہے کہ جب کوئی آئینہ دیکھے مناسب ہے کہ آئینہ بائیں ہاتھ میں لیکر بسم اللہ پڑھے اور جس وقت آئینے پر نظر پڑے دامن ہاتھ پیشانی سے ٹھوڑی تک پھیرے اور اڑوڑھی ہاتھ میں لیکر آئینہ دیکھے اور یہ دعا پڑھے۔

لَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَنِي بَشَرًا سَوِيًّا وَزَيَّنَنِي وَلَمْ يُشَيِّبْنِي وَتَصَلَّى عَلَيَّ كَثِيرًا مِنْ خَلْقِهِ وَمَنْ عَلَيَّ يَا رُؤُوسَ السَّلَامِ وَرَضِيَهُ لِي دِينًا۔ پھر آئینہ ہاتھ سے رکھے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُغَيِّرْ مَا بَنَانًا مِنْ نِعْمِكَ وَاجْعَلْنَا لَوْ نِعْمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ دُرُؤِ لَوْ نَاكَ مِنَ الدَّاكِرِيْنَ۔ دوسری روایت میں ہے کہ آئینہ بائیں ہاتھ میں لیکر منہ دیکھو اور یہ دعا پڑھو۔ (دعا صفحہ ۵۳ پر ہے)

۱۔ ہر قسم کی تعریف اُس خدا کے لئے زیبا ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور میری خلقت بہتر سے بہتر کی۔ اُس نے میری صورت ایسی قرار دی کہ اس سے بہتر یہ صورت ہو نہیں سکتی تھی۔ اُس نے مجھے اُن چیزوں سے مزین فرمایا کہ میرے سوا اور کسی میں وہ چیزیں ہوتیں تو موجب عیب قرار پاتیں اور پھر اُس نے مجھے اسلام کی عزت بخشی۔

۲۔ ہر طرح کی تعریف اُس خدا کے لئے زیبا ہے جس نے مجھے ردول آدمی بنایا۔ جمال عطا فرمایا۔ ہر قسم کے عیب سے میرا رکھا۔ اپنی مخلوق میں سے بہتوں پر فیض دی اسلام سے مجھے پراحسان خاص کیا اور میرے لئے اسلام ہی کو دین پسند فرمایا۔

۳۔ یا اللہ جو نعمتیں تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں اُن میں تغیر و تبدل نہ فرمائیو اور مجھے اپنی نعمتوں کے شکر کرنے

لَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْسَنَ وَ أَكْمَلَ خَلْقِي وَ أَحْسَنَ خَلْقِي وَ خَلَقْتَنِي خَلْقًا سَوِيًّا وَلَمْ يَجْعَلْنِي
جَبَّارًا شَقِيًّا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي زَيَّنَّ مِنِّي مَا أَشَانِ مِنْ غَيْرِي اللَّهُمَّ كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي
فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ حَسِّنْ خَلْقِي وَ تَمِّمْ نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ زَيِّدْنِي فِي عُيُونِ خَلْقِكَ
وَ جَهَنِّي فِي عُيُونِ بَرِيَّتِكَ وَ ارْزُقْنِي الْقَبُولَ وَ الْمُهَابَةَ وَ الرَّأْسَةَ وَ الرَّحْمَةَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی علیہ السلام سے
فرمایا کہ اے علی جب تم آئینہ دیکھو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ ۝ اللَّهُمَّ كَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِي
فَحَسِّنْ خَلْقِي وَ ارْزُقْنِي ۝

۱۱

عورنوں اور مردوں کیلئے خضاب کرنے کی فضیلت

مردوں کے لئے سر اور ڈاڑھی کا خضاب کرنا مسنون ہے اور عورتوں کے لئے سر کے بالوں کا
خضاب اور ہاتھ پاؤں میں منہدی لگانا۔

مردوں کے لئے ہاتھ پاؤں میں منہدی لگانا مکروہ ہے مگر نوہرہ لگانے کے بعد تمام بدن پر
اتنی منہدی لگانا جائز ہے جس سے ناخونوں کا رنگ سرخی مائل ہو جائے چنانچہ بسند معتبر خضاب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں جو مشہور لگانا۔

۱۔ سب تعریف مخصوص اُس خدا کیلئے ہے جس نے میری خلقت خوبصورت اور کامل بنائی مجھے خلقِ حق عطا فرمایا۔ مجھے سڈول بنایا
اور مجھے بدعت اور ظالم نہیں بنایا۔ سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے جس نے میرے لئے وہ چیزیں زینت قرار دیں جو میرے غیر کیلئے عیب
ہیں۔ یا اللہ جیسے تو نے میری صورت پاکیزہ بنائی ہے پس اسی طرح محمد اور آل محمد پر درود نازل فرما اور میری سیرت بھی ویسی ہی پاکیزہ
بنادے۔ مجھ پر انہی نعمتوں کی تکمیل فرما۔ مجھے اپنی مخلوق کی نظر میں عزت اور زینت بخش اور اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ
رحم کرنے والے مجھے قبولیتِ ہابیت رافت اور رحمت غایت فرما۔

۲۔ یا اللہ جیسے تو نے میری صورت خوبصورت بنائی ہے ویسی ہی میری سیرت اور چیزیں جو تو نے عطا کی ہیں
وہ بھی عمدہ بنا دے۔ ۱۲ مترجم ۳۔ بال اڑانے کا سفوف یعنی پروڈر۔

عورتوں سے مجامعت کرنا، سواک کرنا، منہدی کا خضاب کرنا۔ اور دنیا جہنم میں، منہدی ملنا۔
دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ایک درہم جو خضاب میں
خرچ ہو اُن ہزار درہموں سے بہتر ہے جو خدا کی راہ میں (اد طرح) صرف کئے جائیں۔

خضاب کے چوڑا فائدہ ہے۔ کانوں کا گنگ پنا دور ہوتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی
برہمکتی ہے۔ ناک کی خشکی رفع ہوتی ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے
ہیں۔ بدبوٹے بغل دفع ہوتی ہے۔ دوسرے شیطانی گھٹ جاتا ہے۔ فرشتوں کی خوشنودی کا
باعث ہے۔ مومن خوش ہوتے ہیں۔ کافر جلتے ہیں۔ سنگھار کا سنگھار ہے۔ اور خوشبو کی
خوشبو۔ قبر کے عذاب سے خلاصی کا موجب ہے اور منکر و مکر کے مٹانے کا باعث۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے سفید بالوں کو رنگ لو اور یہودیوں کی شبہیت بنو۔
حسن ابن جہیم کہتے ہیں کہ میں جناب امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ اُن حضرت نے
اپنی ریش مبارک خضاب سے سیاہ رنگی ہے۔ مجھ سے ارشاد فرمایا کہ خضاب کرنے کا بہت بڑا
تواب ہے بالخصوص مرد کا ڈاڑھی کو سیاہ رنگنا عورتوں کی زیادہ عفت کا باعث ہے۔ بہت
سی عورتیں صرف اس سبب سے عفت سے دست بردار ہو جاتی ہیں کہ اُن کے شوہر خضاب
وغیرہ سے اُن کے لئے زینت نہیں کرتے۔ میں نے عرض کی کہ ہم نے تو یہ سنا ہے کہ حنا سے
بال جلد سفید ہو جاتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا نہیں۔ بلکہ بغیر حنا کے خود بخود جلد سفید
ہوتے ہیں۔

ایک حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا
اُن حضرت نے دیکھا کہ اُس کی ڈاڑھی میں چند بال سفید ہیں فرمایا کہ یہ سفید بال تو ہیں پھر فرمایا
کہ اہل اسلام میں سے کسی شخص کی ڈاڑھی میں ایک بال بھی سفید ہو تو وہ قیامت کے دن اُس
کے لئے ایک نور چمکے گا۔

پھر وہ شخص حنا سے خضاب کر کے آنحضرت کے پاس آیا تو ارشاد فرمایا کہ اب نور کا نور
ہے اور اسلام کا اسلام۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور سیاہ خضاب کر کے آیا تو حضرت نے فرمایا کہ
اب نور بھی ہے اور اسلام بھی ہے۔ ایمان بھی ہے عورتوں کی محبت کی زیادتی کا سبب بھی

ہے اور کافروں کے ڈرانے اور اُن کو دہشت دلانے کا آلہ بھی ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک گروہ جناب امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ اُن حضرت نے سیاہ خضاب کیا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں حضرت سے کچھ سوال کیا۔ آپ نے ریشہ رک پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کسی غزوے میں مسلمانوں کو حکم دیا تھا کہ وہ سیاہ خضاب کیا کریں تاکہ کافروں پر غالب رہیں۔

حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا سر اور ڈاڑھی کا خضاب کرنا سنت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ مگر جناب امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ اس سبب سے خضاب نہیں فرماتے تھے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا تھا کہ اے علیؑ تمہاری ڈاڑھی کے بال تمہارے سر کے خون سے خضاب ہوں گے۔ آپ اُسی خضاب کے منتظر ہے مگر حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام دونوں خضاب کیا کرتے تھے دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں خضاب اس سبب سے نہیں کرتا ہوں کہ اب تک جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی مصیبت کا سو گوار ہوں۔

اکثر احادیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو حمام سے نکلتے

دیکھا جس کے ہاتھوں میں منہدی لگی تھی حضرت نے ارشاد فرمایا آیا تو چاہتا ہے کہ خدا تجھے اسی

طرح محشور کرے عرض کی نہیں لیکن واللہ میں نے حدیث سے سنا ہے کہ جو شخص حمام میں جائے

لازم ہے کہ حمام میں جانے کی کوئی علامت اُس میں پائی جائے اور میں نے اُسے اپنے نزدیک

جنا سمجھا ہے حضرت نے فرمایا تو نے غلط سمجھا۔ اُس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص حمام میں جا کر صبح و

سالم چلا آئے تو دو رکعت نماز اُس نعمت کے شکرانے کی پڑھے یہ حمام میں ہونے کی علامت ہے

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جو جو بہ

علامتیں آخر زمانے میں ظاہر ہوں گی اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بنی عباس کے مردوں میں

عورتوں کی باتیں پائی جائیں گی۔ یعنی وہ ہاتھ پاؤں میں منہدی لگا لیا کریں گے اور عورتوں کی طرح

کنگھی ٹی کیا کریں گے۔

حدیث معتبر میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حمام میں خلوق ہاتھ پاؤں میں ملنے کا کچھ حرج نہیں بشرطیکہ کسی دوا کے سبب سے جو بدبو ہاتھ پاؤں میں رہ گئی ہو اُس کے دفعیہ کے لئے ملا جائے مگر ہمیں اس کا دوا می استعمال پسند نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں ابی الصباح سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے دست مبارک میں جنا کا اثر دیکھا یعنی ایسا ہلکا رنگ جو کسی دوا لگانے کے بعد منہدی ملنے سے رہ جاتا ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت کا ہاتھ رنگ سے خالی نہ رہنا چاہیے خواہ وہ بڑھیا ہی کیوں نہ ہو اور رنگ خواہ منہدی ہی کا ہو۔ یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ خباب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے سب عورتوں کو منہدی لگانے کا حکم دیا ہے خواہ سہاگن ہوں یا بیوائیں۔ سہاگنوں کو مناسب ہے کہ خاوندوں کے لئے زینت کرنے کی نیت سے لگائیں اور بیوائیں اس نیت سے کہ اُن کے ہاتھ مڑوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ رہیں۔

(۱۲)

خضاب کی کیفیت اور اُس کے آداب!

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بڑھے آدمی کے لئے وسمہ کے خضاب کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

حدیث صحیح اور موثق میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وسمہ کے خضاب سے میرے وائٹل کو صدمہ پہنچا۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس وقت حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوئے تو حضرت کی ریش مبارک پر وسمے کا خضاب تھا۔

۱۔ خلوق ایک قسم کی خوشبو ہے جس میں عطران ملی ہوتی ہے اور اُس کا رنگ بدن پر باقی رہتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وسعے کا خضاب کرنے سے عورتوں کا اُنس بڑھتا ہے اور کافروں کے دلوں میں ہیمیت بیٹھتی ہے۔

اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جِنّا کا خضاب کرنے سے چہرے کی رونق بڑھتی ہے مگر بالوں کی سفیدی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

حدیث صحیح میں حسن سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جِنّا یعنی سُرخ رنگ کا خضاب فرمایا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جِنّا کے خضاب سے بدبو زائل ہوتی ہے۔ چہرے کی رونق بڑھتی ہے۔ مُنہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ اولاد خوبصورت ہوتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس عورت کے ایام حیض منقطع ہو گئے ہوں جِنّا کا خضاب کرنے سے بھی عود کر آئیں گے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جِنّا کا اور وسعے کا خضاب ملا کر لگایا کرتے تھے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر خضاب سیاہ رنگ کا ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتوں کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ اپنے سر کے بالوں کو خضاب کے ذریعے سے سیاہ رکھیں۔

علماء کے جوا قول ہیں اُن سے بھی واقفیت ضرور ہے۔ مثلاً جنب کے لئے خضاب کرنا مکروہ ہے۔ اس طرح خضاب باندھے ہوئے جنب ہونا مکروہ ہے۔ مگر بعض معتبر اخبار سے ثابت ہے کہ جب جِنّا اپنا رنگ مے چُکے تو اُس کے بعد جنب ہونے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ نیز حائض عورت کو بھی خضاب کرنا مکروہ ہے۔

تیسرا باب

کھانے پینے کے آداب میں

①

ان برتنوں کا بیان جن کو کھانے پینے و دیگر کاموں میں استعمال کر سکتے ہیں اور ان کا بیان جن کی ممانعت ہے

سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا جائز نہیں ہے اور کھانے پینے کے سوا اور کاموں میں استعمال کرنے کی نسبت بھی اختلاف ہے مگر احتیاط اسی میں ہے کہ اجتناب ہو۔ آؤ لکھیں کہ طور پر بھی اس قسم کے برتن رکھنے سے اجتناب بہتر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ ”سونے چاندی کے برتنوں میں جو کھانا ڈالا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے اگرچہ اس کھانے کو دوسرے برتن میں پھر اُٹ لیں۔“ اس قول کی کوئی دلیل تو نہیں ہے مگر اجتناب بہتر ہے۔ ایک گروہ کے نزدیک سونے چاندی کے برتنوں سے وضو کرنا باطل ہے۔

سُرمہ وانی عطر دان۔ اگر دان۔ حلیم اور قندیلیں دجو و دوطرفہ کھلی ہوتی ہیں مشابہ مشرفہ میں لٹکائی جاتی ہیں (قرآن مجید اور دعاؤں کے رکھنے کا خانہ۔ آئینہ وغیرہ رکھنے کے خانے بلکہ یہاں تک کہ عصا اور قلم بھی سونے چاندی کے ہونے میں اختلاف ہے اور احتیاط یہی ہے کہ ان چیزوں سے بھی پرہیز کرے گو میرے نزدیک ان کی حرمت ثابت نہیں۔ نیز سونے چاندی کی مہنال سے تو پرہیز ہونا چاہئے۔

جن برتنوں پر سونے چاندی کا ملے ہو ان میں کھانا پینا مکروہ ہے اور اگر کھائے تو بہتر یہ ہوگا کہ چاندی سونے کو مُنہ نہ لگے۔

علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ سوائے اُس حیوان کے پوست یعنی کھال کے جو جیتنے جی پاک ہو اور بقاۃ شرعی حلال کیا جائے یا اُس پوست کے جو مسلمان سے لیا جائے اور کسی پوست کا استعمال جائز نہیں ہے۔ مردہ جانور کا پوست اور ایسا پوست جو کہیں پڑا ہو اہل حائے کو اُس کی نسبت یہ گمان بھی ہو کہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے گرا ہے جیسے مسلمانوں کی مسجد میں جو پاڑا ہوا یا یا جائے استعمال اس کا بھی حرام ہے بعض کا قول ہے کہ مردہ جانور کے پوست کا استعمال ایسے کاموں میں چاہیے جن میں طہارت کی شرط نہ ہو جیسے کھیتی کو پانی دینا۔ جانوروں کو پانی پلانا وغیرہ۔ یہ قول قوی تو ہے مگر پھر بھی اجتناب میں احتیاط ہے۔ اسی طرح بعض کے نزدیک اُس پوست کا استعمال جائز ہے جس کی نسبت یہ گمان ہو کہ مسلمان کے ہاتھ کا ذبیحہ ہے یا مسلمان کے ہاتھ سے گرا ہے۔ یہ بھی قوت سے خالی نہیں ہے تاہم اجتناب میں احتیاط ہے۔

اُس حیوان کا پوست جس کا گوشت نہ کھاتے ہوں مگر پاک ہونے کے قابل ہو استعمال تو کر سکتے ہیں مگر دباحتی سے پہلے استعمال کرنا مکروہ ہے۔

جس برتن میں شراب رہی ہو چاہے اُس کی نجاست نے اس میں نفوذ نہ کیا ہو جیسے ٹیسٹے اور تانبے کا برتن یہ دھونے سے پاک ہو سکتا ہے۔ اسی طرح کچی چینی کے برتن جن میں کوئی آب منفذ نہ ہو کہ شراب اُن کے جگہ میں بیٹھ سکے پاک ہو سکتے ہیں۔ مگر کھاروں اور کوزہ گروں کے بنائے ہوئے معمولی مٹی کے برتن اگر نا پاک ہوں یا ہو جائیں تو مشہور قول یہ ہے کہ آب کثیر میں غوطہ دینے سے پاک ہو سکتے ہیں بشرطیکہ اُن کو پانی میں اتنی دیر رکھا جائے کہ پانی ان میں نفوذ کر جائے اور نجاست کا اثر اُن میں مطلق نہ ہے اس پر بھی پرہیز کرنے میں احتیاط ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص دُتیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھائے یا پیے گا وہ عقیقے میں بہشت میں پہنچا کر ان برتنوں سے محروم رہے گا۔

تسبیح محمد بن اسمعیل ابن یزید سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام رضا علیہ السلام سے سونے اور چاندی کے برتنوں کی نسبت سوال کیا۔ حضرت نے کہ امت ہا ہر فرمائی ہیں نے عرض کیا

ہمیں تو یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایک آئینہ تھا جس پر چاندی چڑھی ہوئی تھی۔ حضرت نے فرمایا ایسا نہیں ہے بلکہ اُس کے گرد فقط ایک چاندی کا حلقہ تھا اور الحمد للہ کہ وہ آئینہ اب بھی میرے پاس موجود ہے۔ پھر فرمایا جس وقت میرے بھائی عباس کا عقدہ ہوا تو کسی نے اُس کے لئے ایک چھڑی بنائی تھی اُس پر اتنی چاندی چڑھی تھی کہ فقط قبضے کی چاندی کی قیمت دس دینار یا چھ سو تیس درہم عجمی تھی مگر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ اس کو توڑ ڈالیں۔

حدیث معتبر میں جناب امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ سونے چاندی کے برتن اُن لوگوں کے یہاں ہونے چاہئیں جن کو آخرت کا یقین نہ ہو۔

دوسری حدیث میں عمرو بن ابی المقدام سے منقول ہے کہ ایک شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو پانی پانے کے لئے ایک برتن لایا جس پر چاندی کا ایک ٹکڑا بٹرا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ اُن حضرت نے اپنے دندان مبارک سے اُسے برتن سے جدا کر دیا۔

حدیث ثوثیٰ میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ اُس طرف میں پانی پینا مکروہ ہے جس پر چاندی کا قطع ہو۔ یا جس کی ساخت میں چاندی بھی داخل ہو۔ نیز اس قسم کے روغن دان سے تیل لگانا اور اس قسم کی گنگھی کرنا بھی مکروہ ہے۔ معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ اُن مٹی کے برتنوں میں جو مصر سے آتے ہیں اور بچتے ہوئے ہیں کوئی چیز کھانی مکروہ ہے۔ روایت معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مٹی کے برتن مصر سے آئیں اُن میں کھانا مت کھاؤ۔

یٰٰربع ابن عمرو سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت ایک سیاہ پیالے میں کھانا نوش فرما رہے ہیں جس کے بیچ میں زرد رنگ سے سورہ قل ہو اللہ نقش ہے۔

(۲)

لذیذ کھانا کھانے کا جواز۔ حرص کی بُرائی اور ضرورت سے زیادہ کھانے کی مذمت

احادیث اہل بیت علیہم السلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ لذیذ کھانا کھانا اور دوسرے لوگوں کو کھانا اور اُس کی صفائی اور خوبی میں تکلف اور انتہا کرنا مستحسن بات ہے اور لذیذ کھانوں کو

اپنے اُوپر حرام کر لینا مناسب نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ جو حلال سے ہوں۔ اور اتنا کھانا نہ کھائے کہ عبادت الہی سے محروم رہے۔ حیوانات کے مانند ہر وقت کھانے پینے ہی کے خیال میں نہ رہے بلکہ کھانے پینے سے اصل مقصود یہ سمجھے کہ عبادت کی قوت حاصل ہو۔ یہ ضرور ہے کہ اتنا صرف نہ کرے کہ اُسے مُسرف کہا جائے کیونکہ خدا مُسرفوں کو دوست نہیں رکھتا۔

بند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اکثر عمدہ روٹیاں بغیس فرمینی اور لذیذ حلوا لوگوں کو کھلایا کرتے تھے۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جب خدا ہمارے لئے فراخی کرتا ہے تو ہم بھی فراخ دلی سے لوگوں کو کھلاتے ہیں اور جس وقت کم میسر آتا ہے اُس وقت ہم بھی کفایت برتتے ہیں۔

دوسری معتبر حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بندہ مومن سے تین چیزوں کا حساب نہ لے گا (۱) اُس کھانے کا جو اُس نے کھایا ہو۔ (۲) اُس کپڑے کا جو اُس نے پہنا ہو اُس باعفت زوجہ کا جس کی اُس نے خواہش پوری کی ہو اور اُسے حرام سے محفوظ رکھا ہو۔

ابو خالد کا بی کہتا ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا اور مجھے بھی شریک کیا۔ میں نے اس سے پہلے اتنا عمدہ کھانا کبھی نہ کھایا تھا۔ فرمایا ہمارا کھانا کیسا ہے؟ میں نے عرض کی قربان جاؤں میں نے تو اتنا عمدہ کھانا کبھی کھایا نہیں لیکن مجھے وہ آیت یاد آئی ہے **لَقَدْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْغٰفِلِیْنَ** حضرت نے فرمایا کہ اس آیت میں نعمت سے مراد یہ دو نعمتیں ہیں مذہبِ تشیع اور ولایتِ اہل بیت علیہما السلام۔ ان دونوں کی نسبت تم سے قیامت کے دن ضرور بالضرور سوال کیا جائیگا۔

بند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ کا کرم ایسا نہیں ہے کہ مومن سے اُن کھانے پینے کی چیزوں کا سوال کرے جو دنیا میں اُس کے لئے حلال کی ہیں۔

بند حسن اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ عمدہ کھانا پکاؤ۔ اپنے بار دوستوں کو بلاؤ اور اُن کے ساتھ کھاؤ اور کھلاؤ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی چیز کے پیٹ بھر کھانے سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مین عاذنیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی خدائے تعالیٰ اُسے دشمن رکھے گا (۱) شب بیداری کئے بغیر دن کو سونا (۲) بے موقع ہنسنے (۳) شکم پُر ہونے کی حالت میں کھانا کھانا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن جو چیز کھانا ہے ایک پیٹ میں کھانا ہے اور کافر جو کھاتا ہے سات پیٹوں میں کھاتا ہے (یعنی بکثرت کھاتا ہے)۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ابو جحیفہ اُن حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس کا پیٹ ایسا بھرا ہوا تھا کہ ڈکار پڑا۔ چلی آتی تھی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اپنی ڈکار روک کیونکہ جو شخص دنیا میں خوب پیٹ بھر کر کھائے گا وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا رہیگا۔ حضرت کے اس فرمانے کے بعد ابو جحیفہ مرتے مر گیا مگر کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ اُس معدے سے زیادہ کسی چیز کو دشمن نہیں رکھتا جو کھانے سے بے طرح پُر ہو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی شہر میں پہنچے ایک عورت اور ایک مرد چیخ چیخ کر آپس میں لڑ رہے تھے۔ لڑائی کا سبب دریافت کیا تو مرد نے جواب دیا کہ یہ میری بی بی ہے نیک و پاک ہے کوئی عیب نہیں رکھتی مگر مجھے پسند نہیں ہے میں اس سے جدائی کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے پوچھا آخر اس کا باعث کیا ہے وہ بیان کر۔ عرض کی یہ ابھی بڑھیا نہیں ہوئی ہے مگر اس کے چہرے کی رونق جاتی رہی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عورت سے دریافت کیا تو چہمتی سے کہ تیرے چہرے کی رونق بحال ہو جائے؟ عرض کی کیوں نہیں فرمایا جس وقت تو کھانا کھانے پیٹ بھر کر نہ کھایا کر کہ زیادہ طعام معدے میں جوش مارا ہے اور چہرے کی رونق بگاڑ دیتا ہے۔ چنانچہ اس عورت نے حضرت کے فرمانے کے بموجب عمل کرنا شروع کیا تھوڑے سی دنوں میں اس کا چہرہ بحال ہو گیا۔ خاوند کو بھی اس سے محبت پیدا ہو گئی۔

عند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر روک کھانا کھانے کے طریقے میں میاند روی

اختیار کریں تو وہ ہمیشہ تندرست رہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ عادتوں سے بھروسہ اور فید داغ پیدا ہوتے ہیں (۱) جمعہ اور بدھ کے دن نورہ لگانا (۲) جو پانی دھوپ میں گرم ہو کیا ہو اُس سے وضو یا غسل کرنا (۳) حالت جنابت میں کھانا کھانا (۴) حیض کی حالت میں عورت سے صحبت کرنا۔ (۵) بھرے پیٹ پر کچھ کھ لینا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو چاروں چار اٹھا کھانا تو کھانا ہی پڑتا ہے جس سے قوت باقی رہے تو جس وقت کھانا کھائے پیٹ کے ایک حصے کو محل طعام قرار دے۔ دوسرا پانی کے لئے رکھے تیسرا سانس لینے کے لئے اور اپنے جسم کو موٹا کرنے کی ایسی کوشش نہ کرے جیسا ذبیحہ کے موٹا کرنے میں کوشش کی جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص شکم سیر ہو کر کھانا کھائے گا۔ وہ ضرور سرکشی اور فساد پیدا کرے گا۔

یہ بھی فرمایا ہے کہ سوائے بخار کے جو اچانک بھی ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کا درد اور بیماری زیادہ کھانے سے ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اے بنی اسرائیل جب تم کو بھوک نہ لگے کچھ مت کھاؤ۔ اور جب بھوک لگے اور کھانا کھانے بیٹھو تو پیٹ بھر کر مت کھاؤ۔ کیونکہ اگر پیٹ بھر کر کھاؤ گے تو تمہاری گردنیں موٹی ہو جائیں گی۔ تنہا سے پہلو قرعہ ہو جائیں گے اور تم اپنے خدا کو بھول جاؤ گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی کھانا زیادہ کھالے اور پھر یہ کہے کہ مجھے اس کھانے نے نقصان کیا۔ وہ کفرانِ نعمت کرنے والوں میں شمار کیا جائیگا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ایک دن کچھ دودھ اور شہد آنحضرت کے سامنے حاضر کیا گیا۔ حضرت نے کچھ تھوڑا سا تناول فرما کر زمین پر رکھ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، کہ یا رسول اللہ کیا آپ اس کا کھانا حرام فرماتے ہیں۔ فرمایا نہیں بلکہ میں اپنے خدا کے سامنے عجز و نیاز ظاہر کرتا ہوں۔

حضرت امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ کے سامنے خوشبودار اور لطیف و لذیذ فالودہ تیار کر کے لائے اور وہ برتن حضرت کے سامنے رکھا گیا۔ حضرت نے ذرا سا دہن مبارک میں رکھا۔ پھر فرمایا ان چیزوں کا کھانا حرام نہیں۔ مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ جن چیزوں کی مجھے عادت نہیں۔ میں اُن کی عادت ڈالوں۔

دوسری حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو چیز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تناول نہیں فرمائی ہے میں اُسے ہرگز نہ کھاؤں گا۔ ایک اور حدیث میں اُنہیں حضرت سے منقول ہے کہ یہ اُمت جب تک غیر قوموں کا سا لباس نہ پہنے گی اور غیر قوموں کا سا کھانا نہ کھائے گی باخیر و برکت رہے گی۔ اور جب غیر قوموں کا وتیرہ اختیار کر گئی تو خدائے تعالیٰ اس کو ذلیل و خوار کر دے گا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے اچھا سالن سرکہ ہے اور امراء کے بارے میں یہی کافی ہے کہ کوئی نعمت جو کسی بندہ خدا کے سامنے آئے وہ اُسے ناپسند کرے اور نہ چکھے۔

(۳)

کھانے کے اوقات اور بعض آداب

سُنّت ہے کہ صبح کو کھانا سویرے کھائیں۔ پھر دن میں کچھ نہ کھائیں۔ عشا کی نماز کے بعد دوبارہ کھانا کھائیں۔ نغمہ چھوٹا کھائیں اور اچھی طرح سے چبائیں۔ کھانے میں دوسروں کا مُنہ نہ دیکھیں۔ اور زیادہ گرم کھانا نہ کھائیں۔ اور گرم کھانے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے پھونک نہ ماریں۔ بلکہ رہتے ہیں اُس وقت تک کہ ٹھنڈا ہو جائے۔ بعد اس کے کھائیں۔ روٹی کو چھری سے نہ کاٹیں۔ اور بڑھی کو بالکل خالی نہ کر دیں۔ اور جو چیز کھائیں کم سے کم تین انگلیوں سے پکڑیں۔ اور جب ایسے برتن میں کئی آدمی کھاتے ہوں تو ہر شخص اپنے اپنے آگے سے کھائے۔ دوسروں کے آگے ہاتھ نہ ڈالے۔ برتن صاف کر لیں اور انگلیوں کو چاٹ لیں حالتِ خجابت میں کھانا پینا مکروہ ہے۔ ہاں اگر وضو کر لیں یا ہاتھ دھو کر کلی کر کے ناک

میں بھی پانی ڈالیں یا نقطہ منہ دھو کر کھا کر لیں تو ان سب مورتوں میں کراہت کم ہو جاتی ہے۔
حدیث میں وارد ہے کہ اگر کوئی شخص حالتِ جنابت میں مذکورہ بالا اعمال میں سے کوئی فعل کئے بغیر کوئی چیز کھائے گا، تو خوف ہے کہ اُس کے سفید وایت پڑ جائیں۔

حدیث متبرہ میں منقول ہے کہ شہاب کے بھتیجے نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر پیٹ کے درد اور معدے کے املا (یعنی متلی ہونے) اور فساد کی شکایت کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ صبح و شام کھانا کھا یا کر۔ اور دن بھر اور کچھ مت کھا۔ کیونکہ خداوند عالم بہشت کے کھانے کی تعریف میں ارشاد فرماتا ہے۔ لَکُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

حدیث متبرہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ انبیاء شام کا کھانا عشاء کی نماز کے بعد کھایا کرتے تھے۔ پس اُسے مت چھوڑو کیونکہ اُس کے چھوڑنے سے جسمانی خرابیاں پیدا ہوں گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ شام کا کھانا چھوڑنے سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے اور حالتِ پیری و ضعیفی میں ہر شخص کو لازم ہے کہ سونے سے پہلے کچھ کھالے، نیند بھی اچھی طرح آئے گی۔ منہ میں خوشبو بھی پیدا ہو جائے گی اور اخلاق بھی نیک ہو جائیں گے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کو کچھ تھوڑا سا کھانا ترک نہ کرو اگرچہ وہ روکھی روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو کیونکہ یہ قوتِ بدن اور قوتِ جماع کا باعث ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص شبِ ثننبہ اور شبِ یکشنبہ کو متواتر کھانا نہ کھائے۔ اُس کی اتنی قوت گھٹ جاتی ہے کہ چالیس دن بھی اتنی پیدا نہیں ہوتی یہ بھی فرمایا کہ دن کا کھانا رات کے کھانے سے زیادہ نفع بخش ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم انسان میں ایک رگ عشاء نامہ سے جو شخص رات کو کچھ نہیں کھاتا وہ رگ صبح تک اُس کو بدو عادی بنی ہے کہ خدا تجھے اسی طرح بھولا رکھے۔

جس طرح تو نے مجھے بھوکا رکھا اور خدا تجھے اسی طرح پیاسا رکھے جس طرح تو نے مجھے پیاسا رکھا اس لئے لازم ہے کہ رات کا کھانا ترک نہ کرے۔ گوروٹی کا ایک ٹکڑا اور پانی کا ایک گھونٹ ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کے لئے صبح کے وقت مناسب نہیں ہے کہ بغیر کچھ کھائے گھر سے باہر جائے کیونکہ صبح کو کھانا کھا کے جانا زیادتی و عزت کا باعث ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم کسی حاجت کے لئے جانا چاہو، روٹی کا ایک ٹکڑا تمک کے ساتھ کھا کر جاؤ کہ اس سے ایک تو عزت زیادہ ہوگی دوسرے وہ حاجت جلد پوری ہوگی۔

جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرم کھانے کو ٹھنڈا ہونے دیا کرو کیونکہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس جب گرم کھانا لایا جاتا تھا تو آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ ٹھنڈا ہونے دو، خدا تعالیٰ نے ہمارا کھانا آگ نہیں بنایا ہے اور ٹھنڈے کھانے میں برکت بھی ہوتی ہے حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔ اُس میں شیطان بھی حصہ لگا لیتا ہے۔

حدیث موثق میں سلیمان ابن خالد سے منقول ہے کہ گرمی کے موسم میں ایک رات کو میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کے سامنے غلام ایک خوان کھانے کو لا با جس میں کچھ روٹیاں تھیں، ایک پیالہ شرب کا اور دوسرا گوشت کا۔ حضرت نے ہاتھ ڈالا اور فوراً کھینچ لیا۔ پھر ارشاد فرمایا۔ آتش جہنم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ انسان کو اس گرمی کی تاب نہیں تو آتش جہنم کی تاب کیونکر ہوگی۔ یہی بات مکرر فرماتے رہے یہاں تک کہ کھانا کھانے کے لائق ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس وقت تناول فرمایا۔ میں نے بھی حضرت کے ساتھ کھانا کھایا۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ نے کھانے پینے کی چیزوں میں پھونک مارنے کو منع فرمایا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین موقعوں پر پھونک مارنا مکروہ ہے۔ اول دعائیں پڑھ کر کسی پر دم کرنے میں۔ دوسرے کھانے میں، تیسرے سجدے کی جگہ میں۔ دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ اگر ٹھنڈا کرنے کے لئے کھانے میں

لے شرب ایک دم کھانا ہے جو روتی کے ٹکڑوں کو شور بے میں بھگو کر تیار کیا جاتا ہے۔

چھوٹک ماریں تو چنداں حرج نہیں۔ (اس حدیث سے یہ گمان ہو سکتا ہے کہ شاید حلبی کی حالت میں بسبب ضرورت ایسا کرنا جائز ہے۔)

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نزدیک اوپر سے مت کھاؤ۔ بلکہ کناروں کی طرف سے کھاؤ۔ کیونکہ برکت کھانے کی چوٹی میں ہوتی ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے کھانا کھائے۔ لازم ہے کہ وہ اپنے ہی آگے سے کھائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کر کے چاٹ لیا کرتے تھے۔ کھانے کا برتن اس طرح صاف کر لینے کا ثواب اتنا ہے کہ گویا وہ کھانا تصدق کر دیا۔

منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام تمام انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص کھانے کا برتن انگلیوں سے صاف کر کے چاٹ لے گا فرشتے اُس پر درود بھیجیں گے اور اُس کے لئے فراخی روزی کی دعا مانگیں گے۔ اور کئی گنا نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھ دیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ حضرت کھانے کے وقت مثل غلاموں کے دوزانو بیٹھتے تھے۔ ہاتھ زمین پر رکھ لیتے تھے اور جو چیز تناول فرماتے تھے۔ نین انگلیوں سے کھاتے تھے۔ منکبرین اور جباروں کی طرح دو انگلیوں سے نہ کھاتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے بلند معتبر منقول ہے کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور اپنی انگلیاں چاٹ لے تو خدائے تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کھانے سے بھرے ہوئے ہاتھ کو دستِ مال سے صاف کرنا مکروہ جانتے تھے بلکہ بسبب حرمت طعام یا تو خود ہاتھ کو چوس لیتے تھے یا کوئی بچہ برابر ہوتا تھا، اُس کو چوسا دیتے تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اُسے کوئی کھانا نقصان نہ پہنچائے لازم ہے کہ جب تک مدہ صاف نہ ہو اور خوب بھوک نہ لگے کچھ نہ کھایا کرے اور جب شروع کرے تو بسم اللہ پڑھ لے۔ کھانا خوب چبا کر کھائے اور تھوڑی سی بھوک باقی رہنے پر ہاتھ کھانے سے پھینچ لے۔

بند مغیرہ حضرت علی بن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہما سے منقول ہے کہ بڈیوں کو صاف نہ کرو کہ اس میں جنوں کا بھی حصہ ہے اور اگر صاف کر ڈالو گے تو وہ اس سے زیادہ قیمتی چیزیں تمہارے گھر سے لے جائیں گے۔

بند مغیرہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانے کے متعلق بارہ امور ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ان میں چار تو واجب ہیں اور چار سنتیں اور چار آداب۔ واجبات یہ ہیں: اول اپنے منعم کا پہچانتنا۔ دوسرے یہ جاننا کہ کل نعمتیں پروردگار کی طرف سے ہیں اور جو کچھ خدا عطا فرمائے۔ اُس پر راضی رہنا۔ تیسرے بسم اللہ کہنا، چوتھے خدا کا شکر ادا کرنا۔ سنتیں یہ ہیں۔ اول کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ دوسرے بائیں طرف زیادہ ترور دے کر پیٹھنا تیسرے جو کچھ کھانا کم از کم تین انگلیوں سے کھانا۔ چوتھے انگلیاں چاٹنا۔

آداب یہ ہیں: اول جو کچھ کھانا اپنے ہی آگے سے کھانا۔ دوسرے چھوٹا لقمہ اٹھانا تیسرے خوب چبانا۔ چوتھے لوگوں کے چہروں کی طرف کم دیکھنا۔

حدیث مغیرہ میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے جناب امام حسن علیہ السلام سے فرمایا کہ آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایسی چار فصلیتیں تعلیم کروں جن کے بجالانے سے طبیبوں کی طبابت سے تمہیں کوئی کام نہ پڑے۔ عرض کی یا امیر المومنین ضرور، فرمایا اول جب تک تم کو خوب بھوک نہ لگے۔ کھانا مت کھاؤ، دوسرے ابھی بھوک باقی ہو کہ کھانا چھوڑو۔ تیسرے چبانے کے وقت آہستہ آہستہ چباؤ۔ چوتھے سونے سے پہلے بیت الحلا ضرور ہو آؤ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جس وقت آنحضرت کھانا نوش فرماتے تھے۔ بسم اللہ کہہ لیا کرتے تھے۔ کسی دوسرے کے سامنے سے کوئی چیز نہ اٹھاتے تھے۔

مہمانوں سے پہلے کھانے میں ہاتھ ڈالتے تھے۔ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی اور بیڑہ انگلی سے کھاتے تھے کبھی کبھی چوتھی انگلی بھی بلا لیتے تھے اور کبھی تمام انگلیوں سے بھی کھاتے تھے مگر دوا انگلیوں سے کبھی نہیں۔ بلکہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ دوا انگلیوں سے شیطان کھاتا ہے۔

(۴)

کھانا کھانے کے کل آداب

سنت ہے کہ جو چیز کھائے وہ ہاتھ سے کھائے۔ کھانے کے وقت دوا نو بیٹھے کوئی چیز لیٹ کے نہ کھائے مگر بائیں ہاتھ پر زور دے کر بیٹھنے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے اور اگر پاؤں زانو پر رکھ کر بیٹھے تو اور بھی بدتر ہے۔ ایکے ایکے کوئی چیز کھانا مکروہ ہے۔ خدمت گاروں اور غلاموں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کے کھانا کھانا سنت ہے۔ یہ بات مشہور ہے کہ راستہ چلتے ہیں کچھ کھانا مکروہ ہے اور کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مستون ہے اور یہ سنت ہے کہ کھانے سے پہلے جو ہاتھ دھوئے جائیں وہ رومال سے خشک نہ کئے جائیں۔ ہاتھ دھونے کی ترتیب یہ ہے کہ کھانے سے پہلے اول تو صاحب خانہ ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد جو شخص اس کے داہنی جانب ہو۔ پھر اسی طرح بہ ترتیب انتہائے مجلس تک ہاتھ دھلائے جائیں۔

اور کھانا کھانے کے بعد پہلے اس شخص کے ہاتھ دھلائے جائیں جو صاحب خانہ کے بائیں طرف ہو۔ اسی طرح ترتیب وار سب کے ہاتھ دھلا کر آخر میں صاحب خانہ کے ہاتھ دھلائیں۔ سنت ہے کہ سب کے ہاتھ ایک ہی طشت میں دھوئے جائیں اور پانی پھینک دیا جائے جس خوان میں شراب پی گئی ہو اس پر کوئی چیز رکھ کے کھانا حرام ہے۔

بعض علماء کا قول ہے کہ جس جگہ کوئی حرام چیز کھائی جائے یا کوئی فعل حرام کیا جائے اس جگہ سے کھانا حرام ہے۔ یہاں تک کہ اس گروہ کے دسترخوان پر بیٹھنا بھی حرام ہے جو

مسلمانوں کی غیبت کرتے ہوں اور ان کی نسبت از کتاب افعال حرام کا عیب لگاتے ہوں۔
کھانے کے اول و آخر نمک کھانا سنت ہے۔

حدیث معتبر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ نے تین شخصوں پر لعنت کی ہے۔ اول اُس پر جو تنہا بیٹھ کے کھانا کھائے۔ دوم اُس پر جو
تنہا سفر کرے سوم اُس پر جو تنہا مکان میں سوئے۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کھانے میں چار صفتیں پائی جائیں تو
اُس کے آداب کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اول وجہ حلال سے ہو۔ دوسرے کھانے والے زیادہ
ہوں تیسرے کھانے سے پہلے خدا کا نام لیا جائے چوتھے کھانے کے بعد خدا کی تعریف کی جائے۔

حدیث صحیح اور معتبر میں منقول ہے کہ جس وقت امام رضا علیہ السلام کے سامنے دسترخوان
بچھاتا تھا۔ حضرت ایک خالی برتن طلب فرماتے تھے اور جتنے لذیذ کھانے ہوتے تھے۔ اُن سب
میں سے تھوڑا تھوڑا اُس برتن میں ڈال کر یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ مسکینوں اور فقیروں کو دیدو۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام
اپنے فرزند کی مفارقت میں اس سبب سے مبتلا ہوئے کہ ایک دن انہوں نے ایک موٹی نازی
بھیر ذبح کر کے اُس کے کباب بنائے تھے اور ایک مروجہ روزہ داران کے پیر دس میں رہتا
تھا اُس نے خوشبو تو اُس کی سونگھی مگر حضرت یعقوب علیہ السلام اس بات سے غافل ہو گئے
کہ اُس کو کھانا کھلائیں، اُسی رات کو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور یہ خبر لائے کہ
خدا کی طرف سے آپ کے اوپر بلا آنے والی ہے۔ آپ تیار رہیں۔ چنانچہ اُسی شب کو
حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا (اُس کا نتیجہ جو کچھ ہوا، اظہار من الشمس ہے) اس
کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام نے حکم دیا تھا کہ چاشت کے وقت ان کے ملازم اور غلام
تمام راستوں پر مکان کے تین تین میل کے فاصلے تک آدازیں لگایا کرتے تھے کہ جسے صبح
کے کھانے کی ضرورت ہو وہ یعقوب کے دسترخوان پر آجائے اسی طرح رات کو نادی کیا
کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت دسترخوان بچھے اُس وقت جو سائل آجائے

خالی نہ بھر جانے دو۔

بند صحیح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے دسترخوان یا میز پر بیٹھے جس پر لوگ شراب پیتے ہوں، وہ ملعون ہے۔

دوسری صحیح حدیث میں آنحضرتؐ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے لازم ہے کہ جس دسترخوان پر لوگ شراب پیتے ہوں، اُس پر رکھ کے یا اُس پر سے اٹھا کر کوئی چیز نہ کھائے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ جس دسترخوان کی نسبت یہ گمان ہو کہ تمہارے چلے جانے کے بعد لوگ اس پر شراب پیئیں گے۔ اُس پر بھی کھانا مت کھاؤ۔

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حالت جنابت میں کوئی چیز کھانا موجب مفروقات ہے بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے یا میں ہاتھ سے کھانا کھانے کو منع فرمایا ہے سوائے اُن شخص کے جو حالت اضطرار میں ہو یا جس کے ہاتھ ہاتھ میں کوئی عارضہ ہو۔

بند ہائے معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے آخر دم تک دائیں یا بائیں پہلو پر تکیہ کر کے کوئی چیز تناول نہیں فرمائی۔ بلکہ پروردگار کے لئے تواضع اور فروتنی کو یہاں تک کام میں لاتے تھے کہ جو چیز آپ تناول فرماتے تھے مثل غلاموں کے بیٹھ کر کھاتے تھے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرتؐ سے منقول ہے کہ تکیہ کر کے یا لیٹ کر یا اونڈھے پڑ کے کوئی چیز نہ کھانی چاہیئے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک دن عباد بصری جو صوفیوں کے مشائخ اور اہل سنت کے علمائے سنی ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے تھے اور حضرت اس طرح کھانا تناول فرما رہے تھے کہ بائیں ہاتھ زمین پر ٹکا ہوا تھا۔ عباد نے کہا آیا آپ نہیں جانتے کہ حضرتؐ نے کھانے کے وقت ہاتھ پر سہارا دینے کو منع فرمایا ہے۔ حضرت نے ذرا کی ذرا ہاتھ اٹھالیا اور بھر رکھ دیا۔ عباد نے پھر اُسی بات کا اعادہ کیا۔ جب تیسری مرتبہ کہا تو ارشاد فرمایا کہ واللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس طرح تکیہ کرنے کو ہرگز منع نہیں فرمایا۔

حدیث مؤثقہ میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرمایا کہ باغی کھانے سے پہلے نمک کھایا کرو کہ جو شخص کھانے کے اول و آخر نمک کھالے گا خدا نے تعالیٰ اُس سے ستر قسم کی بلائیں دور کرے گا جن میں ادنیٰ جذام ہے۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ بہتر قسم کی بلاؤں سے نجات ملے گی جن میں دیوانگی جذام اور برص بھی شامل ہے۔ یہ روایت حسن ہے۔ ایک روایت میں یوں وارد ہے کہ درد گلو۔ درد گوش اور درد شکم سے نجات ملے گی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ نمک میں ستر امراض کے لئے شفا ہے۔ اگر لوگوں کو نمک کے کل فوائد معلوم ہو جائیں تو وہ سوائے نمک کے اور چیزوں سے علاج ہی نہ کیا کریں یہ بھی فرمایا کہ حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ تم اپنی قوم کو حکم دیدو کہ وہ کھانے کے اول و آخر نمک کھایا کریں اور اگر اس حکم کی تعمیل نہ ہوگی تو وہ بلا میں گرفتار ہو جائیں گے اور اُس وقت انہیں لازم ہوگا کہ اپنے آپ کو ملامت کریں۔

دوسری روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو حالت نماز میں بچھونے کا آنا۔ آنحضرتؐ نے نعلین مبارک اُتار کر اس کو مار ڈالا اور فارغ ہو کر یہ فرمایا تجھ پر خدا کی لعنت ہو کہ تو نہ نیک کو چھوڑتا ہے نہ بد کو۔ دونوں کو یکساں آزار پہنچاتا ہے۔ پھر لپٹا ہوا نمک طلب کیا اور حسین جگہ بچھونے کا مٹھا مل دیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو نمک کے فائدے معلوم ہوں تو تریاق فاروقی وغیرہ کے محتاج نہ رہیں۔

ایک روایت میں وارد ہے کہ کھانے کی ابتدا میں سرکہ کھانا بہتر ہے کیونکہ اس سے عقل تیز ہوتی ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہم نمک سے ابتدا کرنے ہیں اور سرکہ پر اختتام۔

ایک اور روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے پہلے لقمے پر نمک چھڑک لیا کرے اُسے دولت مندی حاصل ہوتی ہے۔

جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے بعد دست مبارک دھونے گئے تو کلیاں بھی کر لیا کرتے تھے۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اشنان میں (جس سے ہاتھ دھونے ہیں) ناگرم تو کھایا کرو کہ اس سے منہ میں خوشبو بھرا ہوتی ہے اور جماع کی قوت بھی بڑھتی ہے۔

منقول ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام جب اشنان سے ہاتھ نہ دھونے تھے تو تھوڑی سی منہ میں ڈال کر چبا کر محتوک دیا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت امام تقی علیہ السلام صبح کا کھانا تناول فرما کر ہاتھ دھوئے تھے تو ہاتھوں کو رومال سے خشک کرنے سے پہلے سر اور منہ پر پھیر لیتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِمَّنْ لَا يَرْهَقُ وُجُوهُهُمْ تَنَوُّرٌ وَلَا ذِلَّةٌ۔

دوسری روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو چکو تو رومال سے پونچھنے سے پہلے منہ اور آنکھوں پر پھیر لیا کرو اور یہ دعا پڑھا کرو۔
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الزَّيْنَةَ وَالْمَحَبَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْبَغْضَةِ۔
 حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے ہاتھ پاک ہوں اور وہ بنیر ہاتھ دھوئے کھانا کھالے تو کچھ حرج نہیں ہے۔

فضل ابن یونس سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام میرے مکان پر تشریف لائے جب کھانا آیا تو میں ایک رومال اس غرض سے لایا کہ حضرت کے دامنوں پر ڈال دیا جائے آپ نے قبول نہ فرمایا بلکہ یہ ارشاد کیا کہ یہ غیر قوموں کا طریقہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانے کے بعد جب ہاتھ دھو لیا کرو تو گیلے گیلے ہاتھ پیوٹوں پر پھیر لیا کرو کہ دروچہ سے آمان ملے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کھانے کے بعد

سے ایک قسم کی گھاس ہے جو صابون کا کام دیتی ہے اور وہ جلانے سے سچی بن جاتی ہے۔
 میں شافریو جن کے چہرے خوف اور ذلت سے بھیانک نہ ہوں۔
 خواستگار ہوں اور بغض دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ہاتھ دھوتے تو بھوؤں پر پھیر لیا کرتے تھے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ هَدَانَا وَاَطَعْنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ صَالِحٍ اَوْ رَحْمَةٍ۔

بہند معتبر حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانا کھانے بیٹھو
تو غلاموں کی طرح دوزرانو بیٹھو۔ اور ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر مت رکھو۔ اور چار زانو مت
بیٹھو کیونکہ اس بیٹھک اور اس طرح بیٹھنے والے کو خدائے تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس چار زانو بیٹھنے کو منع کیا گیا ہے وہ جباروں اور
متکبروں کی روش ہے کہ وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں کی ران پر رکھ کے بیٹھتے ہیں۔

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھانے بیٹھتے
تھے تو اپنے ہی سامنے سے کھانا کھاتے تھے اور جس طرح تشہد میں بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح بیٹھتے
تھے۔ واپس زانو بائیں زانو پر ہوتا تھا اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں پاؤں کے پیٹ سے
ملی ہوتی تھی۔ اور یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ میں بندہ ہوں۔ بندوں ہی کی طرح کھانا کھاتا ہوں
اور بندوں ہی کی طرح بیٹھتا ہوں۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس حال میں واپس ہاتھ کام دنیا ہو۔ بائیں
ہاتھ سے کھانا پینا یا کسی چیز کا اٹھانا مکروہ ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ راستہ چلنے میں کسی چیز
کے کھانے کا کچھ حرج نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز صبح سے
پہلے دولت سرا سے باہر تشریف لائے دست مبارک میں روٹی کا ٹکڑا دو دھڑ میں بھیجا ہوا
تھا۔ اُسے تناول فرماتے جاتے تھے اور جانا کی طرف تشریف لاتے تھے اور حضرت بلال اقامت
کہہ رہے تھے (جب اقامت ختم ہوئی) آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی۔

لے سب نعم کی تعریف اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی کھانا کھلایا پانی پرایا اور ہر نیک آزمائش سے ہمیں آزما یا۔

لے آتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے حالت اضطراب کے راستہ چلنے میں کوئی چیز مت کھاؤ۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام اور حضرات ائمہ طہارین سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے گھر میں برکت زیادہ ہو تو کھانے سے پہلے ہاتھ ضرور دھوئے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا افس کو دور کرتا ہے اور بدن کے بہت سے درد کھودیتا ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت صادق سے منقول ہے کہ میں ایک دن سفاح کے دربار میں اچھٹا بی عباس سے تھا، ایسے وقت پہنچا کہ دسترخوان بچہ چکا تھا اُس نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف اس طرح کھینچی کہ مہربانوں دسترخوان پر پڑ گئی۔ مجھے اتنا صدمہ ہوا کہ خدا ہی خوب جانتا ہے کیونکہ یہ کفرانِ نعمت ہے۔ ایک اور روایت میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ دسترخوان پر زیادہ بیٹھو کیونکہ جتنا وقت دسترخوان پر بیٹھنے میں صرف ہوگا وہ تمہاری عمر میں محسوب نہ ہوگا۔

حدیث معتبر میں یا سرخادم حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب وہ حضرت دسترخوان پر بیٹھے تھے تو کسی چھوٹے بڑے کو نہ چھوٹے تھے حتیٰ کہ غلاموں اور خدمتگاروں کو بھی دسترخوان پر بٹھالیتے تھے۔ ابراہیم ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ حضرت جب خلوت میں ہوتے اور دسترخوان بچھتا تو اپنے غلاموں، دربانوں اور خدمتگاروں کو بھی ساتھ بٹھالیتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانا کھاؤ مونے اور جونے پاؤں سے نکال لیا کرو کہ یہ بہترین سنت ہے اور تمہارے پاؤں کیلئے موجبِ راحت۔ معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ انسان اور حیوان میں ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ انسان جو چیز کھاتا ہے ہاتھ سے کھاتا ہے پس تمہیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔

معتبر سندوں سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسی جماعت کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو مہانوں و حکم ہوتا تھا کہ سب سے پہلے کھانا شروع کریں اور سب کے بعد حتم کریں تاکہ وہ ہر چیز اوروں سے زیادہ کھائیں۔

منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوان پر سے کوئی چیز نہ کھاتے تھے۔

بلکہ ہمیشہ دسترخوان پر کھاتے تھے۔

اُس زمانے کے حالات تحقیق کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خوانوں کے نیچے اونچے اونچے پائے لگے ہوتے تھے اور جو لوگ خوان پر کھانا کھاتے تھے اُن کی نیت میں یہ بکتر ہوتا تھا کہ کھانا کھانے کے لئے جھکنا نہ پڑے اب یہ اخبارات کہاں تک صحیح ہیں اس کا علم خدا کو ہے۔ حدیث موثق میں سماعہ ابن مہران سے منقول ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر نماز کا وقت بھی آجائے اور کھانے کا بھی تو ابتدا کس سے کرنا چاہیے۔ فرمایا اگر نماز کا اول وقت ہے تو پہلے کھانا کھا لو۔ اور اگر اول وقت کا کچھ حصہ گزر گیا ہے اور بات کا خوف ہے کہ کھانا کھاتے کھاتے فضیلت کا وقت نکل جائے گا تو پہلے نماز پڑھ لو۔

(۵)

کھانے کے وقت کی دعائیں

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس وقت کھانے کا خوان لا کر رکھتے ہیں تو چار ہزار فرشتے اس خوان کو آ کر گھیر لیتے ہیں۔ اگر کھانے والے بسم اللہ کہہ لیں تو فرشتے کہتے ہیں خدا تم پر رحمت نازل کرے اور تمہارے کھانے میں برکت دے اور شیطان سے کہتے ہیں کہ اے فاسق دُور ہونے پر تسلط تمہیں پاسکتا۔ اسی طرح بعد فراغ اگر الحمد للہ کہہ لیں تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ لوگ شاکرین میں داخل ہیں کہ خدا نے ان کو نعمت دی اور انہوں نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اگر کھانے کے ساتھ بسم اللہ نہ کہیں تو فرشتے شیطان سے کہتے ہیں۔ اے فاسق آؤ بھی ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔ اور اگر دسترخوان اٹھایا گیا اور انہوں نے الحمد للہ نہ کہی تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ لوگ کفران نعمت کرنے والے ہیں کہ خدا نے ان کو نعمت دی اور یہ اسے مجھول گئے۔

حدیث معتبرہ میں حضرت عبداللہ سے منقول ہے کہ جب دسترخوان بچھایا جائے تو الحمد للہ کہو اور جب کھانا شروع کرو تو یہ کہو۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ اور الحمد للہ

اٹھایا جائے تو کہو الحمد للہ۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کھانے کے اول میں خدا کا نام لے اور بعد میں اُس کی تعریف کرے تو اُس کھانے کے متعلق اُس سے کچھ سوال نہ کیا جائیگا۔
بسنہ حسن صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مسلمان کھانا کھائے اور فقر اٹھائے وقت یہ الفاظ کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ تو لقمہ اُس کے منہ میں پہنچنے سے پہلے خدائے تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو آپ یہ دعا پڑھتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ مَا تُبَلِّغُنَا سُبْحَانَكَ مَا اَكْثَرُ مَا تُعْطِنَا سُبْحَانَكَ مَا اَكْثَرُ مَا تَعَاَفَيْنَا اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ قَضَاءِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے سامنے کھانا چنا جاتا تو حضرت یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ هَذَا مِنْكَ وَمِنْ فَضْلِكَ وَعَطَائِكَ فَبَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَسَوِّغْنَا وَاَرْزُقْنَا خَلْفَةً اِذَا اَكَلْنَا وَوَرِّثْ مُتَحَاجِّ الْبَيْتِ رَزَقْتَ فَاَحْسَنْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الشَّاكِرِیْنَ۔ اور جب دسترخوان اٹھایا جاتا تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِهِ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

لے اللہ کے نام سے شروع کرتے ہوں اور سب طرح کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔
لے یا اللہ تو پاک و پاکیزہ ہے کتنی عمدہ آزمائش سے تو نے ہمیں آزمایا ہے کتنی بے شمار نعمتیں تو نے ہمیں عطا کی ہیں کتنی خواہشیں اور گناہ تو ہم سے معاف فرماتا ہے یا اللہ ہم پر از غلگست مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پر روزی فراخ فرما۔ یا اللہ یہ کھانا تیری طرف سے تیرے فضل سے اور تیرا عطیہ ہے تو ہمیں اس میں برکت دے اور اسے ہمارے لئے گوارا کرو جب ہم اسے کھا چکیں تو ہمیں بعد اس کے اور عطا فرما۔ یا اللہ رزق کے کتنے محتاج ہیں جن کو تو رزق عنایت فرماتا ہے اور عمدہ ترین رزق دیتا ہے یا اللہ میرا شمار بھی شکر کریں انہوں میں کبھی نہ لے ہم قہم کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو حسی و تری میں ہماری سواری عنایت فرماتا ہے اور عمدہ عمدہ چیزیں ہمیں بطور رزق کے عنایت کرتا ہے اور جو محمود اُس نے پیدا کی ہے اُن میں سے اثر پر ہمیں بہت بڑی فضیلت دی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کھانا شروع کرو خدا کا نام لو اور جب فارغ ہو تو کہو **لِلّٰهِ الْحَمْدُ الَّذِیْ یُطِیْعُ وَلَا یُطِیْعُ**۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب دسترخوان اٹھایا جانا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے **یَا اَللّٰهُمَّ اَکْثَرْتُ وَاطْمَبْتُ وَبَارَكْتُ وَشَبَعْتُ وَادْوَيْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُطِیْعُ وَلَا یُطِیْعُ**۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے والد ماجد کھانے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے **یَا اَللّٰهُمَّ اَکْثَرْتُ وَاطْمَبْتُ وَبَارَكْتُ وَشَبَعْتُ وَادْوَيْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَشْبَعُنَا فِیْ جَائِعَیْنِ وَسَعَانَا فِیْ طَبَآئِنِ وَآوَاَنَا فِیْ ضَلَالَیْنِ وَحَمَلَنَا فِیْ وَاَحِلَّیْنِ وَآمَنَنَا فِیْ خَآئِفَیْنِ وَآخَذَ مِنَّا فِیْ عَآمَیْنِ**۔

حدیث صحیح میں زرارہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے کھانا کھایا کرتا تھا حضرت اکثر فرماتے تھے **یَا اَللّٰهُمَّ اَکْثَرْتُ وَاطْمَبْتُ وَبَارَكْتُ وَشَبَعْتُ وَادْوَيْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ اَشْتَهَیْهِ**۔ حدیث مغیرہ میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ ایک من جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی بسم اللہ کہہ کر کھانا کھاٹے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ اس کھانے سے اسے تکلیف نہ پہنچے گی۔ ابن کوثر نے حضرت سے عرض کیا کہ رات ہی کو میں نے کھانا کھایا تھا اور بسم اللہ کہہ لی تھی پھر بھی تکلیف پہنچی۔ حضرت نے فرمایا اسے احسن معلوم ہوتا ہے کہ تو نے کئی قسم کا کھانا کھا یا ہے کسی پر بسم اللہ کہی اور کسی پر نہ کہی۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ مجھ کو فلاں

سبب تریب اس اللہ کے لئے ہے جو اوروں کو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔ یا اللہ تو نے بہت سی نعمت دی اور عمدہ دی پھر اس میں برکت عنایت فرمائی کہ میں سیر و سیراب کر دوں۔ سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو اوروں کو کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔ خدا کا بہت بہت شکر کرتا ہوں جس نے مجھ کو میں میں سیر کیا اور بیابانوں میں سیراب و بربادوں میں ہم کو پناہ دی۔ اور پیادوں میں ہم کو سوار کیا۔ ڈرانے والوں میں ہم کو بے خوف کیا اور خوام میں ہم کو خدمت کے لئے خادم دیا۔ اللہ خدا کا شکر ہے جس نے مجھے اس کھانے کی خواہش دی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے شامہ سے فرمایا کہ اے شامہ کھانا کھا تو خدا کی حمد کیا کر اور اگر چیکارہتا ہو تو نہ کھایا کر۔

بند صحیح منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام بعد کھانے کے یہ دعا پڑھتے تھے۔
لَهُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا أَيْدِنَا وَادَانَا وَاتَّعَمَّ عَلَيْنَا وَ
أَفْضَلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھے کبھی شکم بُری کی تکلیف نہیں پہنچی کیونکہ کبھی ایک رقمہ بھی منہ تک نہ لے گیا کہ اُس پر خدا کا نام نہ لیا ہو۔
دوسری معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کھانے کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا میں ضامن ہوں کہ کوئی کھانا اُس کو تکلیف نہ پہنچائے گا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَسْمِکَ خَیْرَ الْاَسْمَاءِ وَمِلْءِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا یُضْمَرُ مَعَهُ وَاٌءٌ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے ضعفِ معدہ کی شکایت کی۔ حضرت نے فرمایا تو کھانے کے بعد پیٹ پر ہاتھ پھیر کر یہ پڑھا کر۔
اَللّٰهُمَّ هَبْ لِیْهِ اَللّٰهُمَّ سَوِّغْ لِیْهِ اَللّٰهُمَّ اَمْرِئِیْ۔

حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب دسترخوان بچھا ہو تو اگر حافرن دسترخوان میں سے ایک بھی بسم اللہ کہہ لے تو سب کی طرف سے کافی ہوگی۔



اے خدا کا بہت بہت شکر ہے جس نے ہمیں کھانا دیا۔ سیراب کیا۔ اور اس کی مدد سے بے نیاز کیا۔ ہماری املاک ہمیں پناہ دی اور ہم پر نعمت و فضیلت نازل کی۔ خدا کا بہت بہت شکر ہے جو بندوں کو کھانا کھلاتا ہے اور خود نہیں کھاتا۔
اے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے اسم کا واسطہ لے کر جو سب اسماء سے بہتر ہے جن سے زمین اور آسمان پُر ہیں۔ تو رحمن ہے رحیم ہے اور تیرے نام کے ساتھ کوئی ورد ضرر نہیں کر سکتا۔
اے یا اللہ مجھے یہ کھانا گوارا کر اور رچا پچا۔

(۶)

کھانے کے بعد کے آداب

حدیث معتبرہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت تم کوئی چیز کھاؤ فوراً چٹ لیٹ جاؤ اور دانتا پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ لو۔

حدیث معتبرہ میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ دسترخوان میں سے جو کچھ زمین پر گرے اُسے کھا لو کہ اُس کا کھانا بحکم خدا ہر درو سے شفا بخشتا ہے بالخصوص اُس شخص کو جو اُس کے ذریعے سے طالب شفا ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پیٹ کے درو کی شکایت کی۔ ارشاد فرمایا جو کچھ دسترخوان میں سے زمین پر گرے اُس کا کھانا اپنے اوپر لازم کر لے۔

ایک اور حدیث میں معاویہ ابن وہب کہتا ہے کہ ہم اُن حضرت کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے جس وقت دسترخوان اٹھا یا گیا جو کچھ اُس میں سے گر پڑا تھا حضرت نے تناول فرمایا پھر فرمایا کہ ان ریزوں کے کھانے سے افلاس دور ہوتا ہے اور اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو روٹی کا ٹکڑا اڑا ہوا ملے اور وہ اُسے اٹھا کر کھالے تو اُس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ اور جس شخص کو روٹی کا ٹکڑا اسی یا نجس زمین پر پڑا ہوا ملے اور وہ اُسے اٹھا کر دھوئے اور پاک کر کے کھالے تو اُس کے نامہ اعمال میں ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

ایک معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عائشہ کے گھر تشریف لائے اور روٹی کا ایک ٹکڑا زمین پر پڑا دیکھا آپ نے اُسے اٹھا کر تناول فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ اے عائشہ خدا نے جو نعمت تجھے عطا کی ہے اُس کی قدر کر کیونکہ خدا کی نعمت جس گروہ سے سلب کر لی جاتی ہے پھر اُس سے نہیں ملتی۔

حدیث صحیحہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر میں کھانا کھائے اور اُس

کھانے میں سے کچھ ریزے گر پڑیں تو لازم ہے انہیں چُن کر اٹھالے اور اگر جنگلی میں کھانا کھائے تو گرے پڑے ریزے پرندوں اور جانوروں کے لئے چھوڑ دے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص صحرا میں ہو اور اُس کے دسترخوان پر سے بھیڑ کی ایک ران بھی گر پڑے تو اُسے نہ اٹھائے۔

عبداللہ راجانی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ کھانے کے بعد جتنی جگہ میں دسترخوان بچا تھا وہاں وہ حضرت پھرتے ہیں اور جو کچھ زمین پر گر گیا ہے اُس کو اٹھاتے جاتے ہیں حتیٰ کہ تل وغیرہ بھی۔ میں نے عرض کیا قربان جاؤ آپ ان کو بھی چھینتے ہیں؟ فرمایا ہاں یہ انسان کی روزی ہے اسے دوسروں کے لئے نہ چھوڑنا چاہیے کیونکہ ان ریزوں کے کھانے سے ہر درد کو نشا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ دسترخوان کے چھڑن کا کھانا فلاس کو دور کرتا ہے کھانے والے کی ذات سے اور اُس کی نسل سے بھی ساتویں پشت تک۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص دسترخوان کے ریزے کھائے گا خدا اس کو دیوانگی۔ جدام۔ سفید داغ اور یرقان سے محفوظ رکھے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص خُرمایا روٹی کا ٹکڑا زمین پر پڑا ہوا دیکھے اور اُسے پاک کر کے کھالے تو ابھی پیٹ میں نہ پہنچے پائیکہ کہ بہشت اُس کے لئے واجب ہو جائے گی۔ بند بائی معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ دسترخوان کی بھڑن اور ریزے حور لیلیں کا مہر ہے۔

بند معتبر منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام حسین علیہ السلام بیت الخلا میں تشریف لے گئے روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ اُسے اٹھا لیا اور اپنے غلاموں میں سے ایک کے حوالے کیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب میں تھکوں تو یہ مجھ کو پاک و صاف کر کے دنیا۔ جب حضرت برآمد ہوئے فرمایا وہ روٹی کا ٹکڑا کہاں ہے۔ اُس نے عرض کی میں نے کھا لیا۔ فرمایا جا میں نے تجھے خدا کی راہ میں آزاد کیا کسی شخص نے اُس غلام کے آزاد کرنے کا سبب دریافت کیا۔ ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے بدمعاش بھائی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص روٹی کا ٹکڑا پڑا پائے اور اُسے

دھو کر اور پاک کر کے کھالے وہ اُس کے معدے میں نہ پہنچنے پائے گا کہ خدائے تعالیٰ اُسے
آتشِ جہنم سے آزاد کرے گا۔ اور میں یہ نہیں چاہتا ہوں کہ جسے خدا نے آزاد کر دیا ہو اُسے
اپنی غلامی میں رکھوں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کومن کا جھوٹا
کھانا یا پانی پینا ستر بیماریوں کی دوا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انھیں حضرت نے فرمایا کہ میں کھانے کے بعد اپنی انگلیاں
یہاں تک چاٹتا ہوں کہ میرا خادم یہ گمان کرتا ہے کہ حرص کے سبب سے چاٹ رہے ہیں حالانکہ ایسا
نہیں ہوتا۔

حق تعالیٰ نے نہرِ نزار کے باشندوں کو اس قدر نعمت عطا فرمائی تھی کہ گئیوں کی سوچی
تیار کر کے اُس کی روٹیاں پکاتے تھے اور اُن روٹیوں سے استنجا کرنے اور اپنے بچوں کا پاخانہ
پونچھنے تھے اور اُن کو ایک جگہ ڈالتے جاتے تھے یہاں تک کہ روٹیوں کا ایک پہاڑ ہو گیا۔ ایک
دن اتفاق سے کسی مُردنیک کا گدڑ ہوا اُس نے ایک عورت کو روٹی سے اپنے بچے کی نجاست پاک
کرنے ہوئے دیکھا اور یہ کہا کہ خدا سے ڈرو اور جو نعمت خدا نے دی ہے اُسے دیدہ و دانستہ
ضائع مت کرو۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ تو ہمیں قحط سے ڈراتا ہے جب تک ہماری بہن نہ
جاری ہے ہمیں قحط کی کچھ پروا نہیں۔ حق تعالیٰ کو یہ کلمہ سن کر غصہ آیا۔ مینہ آسمان سے
بند ہو گیا اور زمین سے کوئی تنکا نہ اُگا جسے کہ وہ لوگ انھیں روٹیوں کے محتاج ہوئے جن سے
استنجا کیا کرتے تھے اور تول تول کر آپس میں تقسیم کرنے لگے۔

بندِ معتبر یا سہرا و نادر خادمان حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ حضرت اپنے
خادموں سے یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں کھانا کھاتے میں تمہارے سر پر بھی اکھڑا ہوں تو تمہیں
لازم ہے کہ جب تک فارغ نہ ہو میری تعظیم کو نہ اٹھو۔ اور اکثر ایسا ہوتا تھا کہ ان میں سے کسی کو
آواز دی اور کسی اور نے یہ کہہ دیا کہ وہ کھانا کھا رہا ہے۔ ارشاد فرماتے تھے کھا لینے دو۔
کھانا کھاتے میں کسی سے کام نہ لیتے تھے۔

(۷)

روٹی بستو گوشت گھی اور جو خوراک حیوانات سے حاصل ہوتی ہے اُس کی اوہ سرکہ و شیرینی کی فضیلت

روایت معتبر میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ روٹی کی عزت کروڑوں عرش سے فرش تک بہت سے فرشتوں اور بہت سے زمین کے رہنے والوں نے کام کیا ہے جب تمہارے لئے روٹی تیار ہوئی ہے۔ بعد اس کے فرمایا کہ ایک دن حضرت دانیالؑ ایک ملاح کے پاس آئے اور اُسے ایک روٹی بطور اجرت کے دی کہ مجھے پار اُتار دے۔ ملاح نے وہ روٹی اُن کے سامنے لوگوں کے پاؤں میں اس طرح پھینک دی کہ وہ کچل گئی اور کہا میں اس روٹی کو کیا کروں۔ حضرت دانیالؑ نے سر اپنا آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کی۔ پروردگار عالم تو روٹی کی عزت کر۔ تو نے دیکھا کہ اس بندے نے روٹی کے ساتھ کیا عمل کیا۔ اور تو نے سنا کہ اُس نے کیا کہا۔ خداوند عالم نے آسمان کو حکم دیدیا کہ مینہ نہ برے اور زمین کو حکم دیا کہ گھاس نہ اُگے یہاں تک کہ لوگوں کی یہ نوبت پہنچ گئی کہ بھوک کے مارے ایک دوسرے کو کھانے لگے۔ دو عورتوں کا ذکر ہے کہ ہر ایک کے ایک ایک بچہ تھا۔ ایک نے دوسری سے کہا کہ آج میں اور تو بل کر میرے بچے کو کھالیں اور کل ہم دونوں تیرے بچے کو کھالیں گے جب دوسری عورت کے بچے کی باری آئی تو اُس نے اپنے بچے کے کھانے سے انکار کر دیا۔ اُس پر جھگڑا پیدا ہوا اور یہ قصہ حضرت دانیالؑ کے سامنے پیش ہوا۔ حضرت دانیالؑ نے دریافت کیا کہ اب لوگوں کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے عرض کی ہاں۔ یہ سن کر حضرت دانیالؑ نے آسمان کی طرف دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی پروردگار اب پھر فضل کر اور رحمت نازل فرما اور بے گناہ بچوں پر اُس ملاح کے قصور کے سبب عذاب نازل نہ کر حق تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیدیا کہ تو میری مخلوق کے لئے وہ نباتات پیدا کر جو اس مدت میں اُن کو نہیں نصیب ہوئی ہے کیونکہ مجھ کو اس صغیر سن بچے کے سبب سے رحم آگیا۔

تبند صحیح اور غیر صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روٹی کو سالن کے پیالے

کے نیچے مت رکھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روٹی کی عزت کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ روٹی کی عزت کیونکر ہو سکتی ہے؟ ارشاد فرمایا کہ جب روٹی تمہارے سامنے آئے کھانے لگو اور کسی چیز کا انتظار نہ کرو۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ درندوں کی طرح روٹی مت سونگھو کیونکہ روٹی ایسی برکت کی چیز ہے کہ اس کے ذریعے سے تم نماز پڑھتے ہو۔ اسی کے ذریعے سے روزہ رکھتے ہو اور اسی کے باعث سے حج بیت اللہ ادا کرتے ہو۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ اے اللہ روٹی میں تمہارے لئے برکت دے اور ہم میں روٹی میں جدائی مت کرو۔ کیونکہ اگر روٹی نہ ہوگی تو نہ ہم سے نماز ہو سکے گی نہ روزہ اور نہ کوئی تیرا اور فرض۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب گوشت اور روٹی تمہارے سامنے آئے تو ابتدا روٹی سے کرو اور بھوک کی تیزی روٹی سے گھساؤ اس کے بعد گوشت کھاؤ۔

بند صحیح حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ روٹی چھوٹی چھوٹی پکاؤ کہ اس میں ہر گروہ کے لئے برکت ہے۔

چند معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ روٹی کو غیر قوموں کی طرح چھری سے مت کاٹو بلکہ ہاتھ سے توڑو بعض روایتوں میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اگر روٹی کے ساتھ کھانے کو اور کوئی چیز نہ ہو تو اس حالت میں روٹی کو چھری سے کاٹ سکتے ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کی روٹی کی فضیلت گیہوں کی روٹی پر اتنی ہی ہے جتنی ہم اہلبیت کی فضیلت تمام آدمیوں پر ایک پیغمبر بھی ایسا نہیں گزرا جس نے جو کی روٹی یا آش جو کھانے والے کے لئے دُعا نہ کی ہو۔ اور جو شخص آش جو یا جو کی روٹی کھائے گا۔ اس کے پیٹ میں کوئی درد باقی نہیں رہ سکتا اور جو کی روٹی یا جو کا اور کسی قسم کا کھانا پیغمبروں اور نیک لوگوں کے لئے قوت ہے حق تعالیٰ نے پیغمبروں کا قوت جو کی روٹی ہی مقرر فرمائی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ سل والے کے لئے چاول اور جو کی روٹی سے بہتر کوئی دوا و غذا نہیں ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اسہال والے اور سہل والے کے لئے جو کی روٹی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اور اس روٹی کی صفت یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے درد کو بدن سے دور کر دیتی ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب تک دنیا میں رہے برابر جو کی روٹی کھاتے رہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ستر بہترین خوراک ہے جو کھو کے اس سے پیٹ بھرتا ہے۔ پیٹ بھرے کا کھانا مضمہ ہوتا ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ستر خدائے تعالیٰ کی وحی کے مطابق تیار کیا گیا ہے اسی سبب سے گوشت بڑھاتا ہے۔ ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے اور پیغمبروں کی خوراک ہے خشک ستر کھانے سے سفید داغ زائل ہوتے ہیں اور روغن زیتوں میں ملا کر کھانے سے فرہی آتی ہے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں چہرے کی لطافت اور ملاحظت زیادہ ہوتی ہے اور جماع کی قوت بڑھتی ہے اور اگر خشک ستر کی تین پھنکیاں نہار منہ کھا لی جائیں تو بلم اور صفر کو دفع کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستر ستر قسم کی بلاؤں کو دور کرتا ہے۔ اور جو شخص چالیس دن صبح کو ستر کھائے اُس کے دونوں موتدھے قوی ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ستر پیاس کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ معدے کو قوت دینا ہے صفر کو گھٹاتا ہے۔ معدے کو صاف کرتا ہے۔ ستر قسم کے امراض کے لئے شفا ہے اور خون کے ہیجان و حرارت کو برطرف کرتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس عورت کا خون حیض بند نہ ہوتا ہو اُسے ستر پلاؤ بند ہو جائے گا۔ (اس سے کوئی خاص ستوراد نہیں)

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جن جن چیزوں کے ساتھ روٹی کھا سکتے ہیں دنیا و آخرت میں اُن سب میں بہتر گوشت ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ خدائے تعالیٰ بہشت کے اوصاف میں فرماتا ہے **لَهُنَّ حُجُورٌ مَّيْمَنًا يَشْتَهُونَ**۔

۱۔ پرندوں کا گوشت کھانے کو ملے گا جس جس قسم کا چاہیں۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عبدالاعلیٰ اور مسیح نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ ہم سے لوگوں نے روایت کی ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ خدا گوشت کے بھرے ہوئے گھر کو دشمن رکھتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ روایت نو سچی ہے لیکن معنی اس کے وہ نہیں ہیں جو وہ سمجھے ہیں بلکہ مطاب اس کا یہ ہے کہ اُس گھر کو خدا دشمن رکھتا ہے جس میں آدمیوں کا گوشت غیبت کر کے کھایا جاتا ہو۔ ایک اور حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہم گروہ قریش گوشت کے از بس شائق ہیں۔

حدیث حسن میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گوشت کھانے سے بدن کا گوشت بڑھتا ہے اور جو شخص چالیس دن گوشت نہ کھائے وہ کج خلق ہو جاتا ہے اور جو شخص کج خلق ہو جائے اُس کے کان میں اذان کہنی چاہیے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص کو چالیس دن گوشت میسر نہ آئے اُسے لازم ہے کہ توکل بخدا قرض لے کر گوشت کھائے اُس کا قرض خدا ادا کر دے گا۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت جناب امام رضا علیہ السلام میں عرض کیا کہ میرے گھر والے بھیڑ کا گوشت نہیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ مادہ سودا و حرکت میں لاتا ہے اور اُس سے دروسر اور دوسرے درو پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر خدائے عزوجل بھیڑ کے گوشت سے کسی اور گوشت کو بہتر جانتا تو گوسفند کو فدیہ حضرت اسمعیل علیہ السلام قرار نہ دیتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نبی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مرض بالخورہ کی شکایت کی جو اُن میں بہت بڑھ گیا تھا حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اُن لوگوں سے کہہ دو کہ گائے کا گوشت چھند رکے ساتھ کھائیں۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پرند کا گوشت اور گائے کا گوشت بالخورہ سے کوور کرتا ہے اور فرمایا کہ گائے کا دودھ دوا ہے اور روغن اُس کا شفا اور گوشت اس کا دافع مرض ہے چند حدیثوں میں منقول ہے کہ جو شخص ایک لقمہ چکنے گوشت کا کھائے اتنا ہی درو اُس کے بدن سے دور ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ اروک (بط، پرندوں میں بھینسا

ہے کیونکہ لجن (تیم) اور چرک کھاتی ہے۔ اور مرغ خانگی پرندوں میں سور ہے کیونکہ آدمیوں کا فضلہ کھاتا ہے اور تیت پرندوں میں حبشی ہے تم ایسے کو تر کے بچے کو یوں نہیں کھاتے جس کے نٹے نٹے بال و پر نکلے ہوں کہ وہ اپنی پاکیزہ قوت سے تمہاری کٹی قوت کو پورا کرے۔
معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کا غصہ کم ہو جائے اور رنج و غم جاتا رہے وہ تیتز کا گوشت کھایا کرے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ چکور کے گوشت سے پند بیان مضبوط ہوتی ہیں اور بخار دور ہو جاتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصفرو کا گوشت مبارک ہے۔ میرے والد اُس کو پسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یرقان والے کیلئے اُسے جھوٹا اور کھلاؤ۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کالے ہرن کا گوشت کھانے کا کچھ مضائقہ نہیں بلکہ بواسیر اور درو کر کے لئے نافع ہے اور قوت جماع زیادہ کرتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے گوشت گورخر کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ فرمایا چونکہ وہ جنگلی جانور ہے اس لئے اُس کا گوشت کھانا جائز نہ ہے مگر میرے نزدیک نہ کھانا بہتر ہے۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جھینس کا گوشت۔ دودھ اور گھی کھانے میں کچھ حرج نہیں۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کچا گوشت کھانے کی ممانعت کی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ درندوں کی خوراک ہے۔ پس مناسب ہے کہ جب تک آگ یا سورج گوشت کی حالت نہ بدل دے۔ اُسے نہ کھائیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے کچا گوشت کھانے کی نسبت سوال کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ درندوں کی غذا ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں سائے میں خشک کئے ہوئے گوشت کے کھانے کی ممانعت ہے

دوسری حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس سے دروپیدا ہوتے ہیں۔ اور معدہ سُست ہو جاتا ہے اور کسی کسی حدیث میں اس کے کھانے کی اجازت بھی وارد ہوئی ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں حیم کو خراب کر دیتی ہیں اور اکثر ایسا ہونا ہے کہ اُس سے آدمی مر بھی جاتا ہے۔ ایک سائے میں خشک کیا ہوا بدبودار گوشت کھانا دوسرے پیٹ بھرے پر حام میں نہانا، تیسرے بڑھیا عورت سے جماع کرنا۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی تو نہیں ہیں مگر بدن کو موٹا کر دیتی ہیں، کتان کے کپڑے پہننا۔ خوشبو سونگھنا اور نورہ لگانا۔ اور تین چیزیں ایسی ہیں کہ کھانے کی ہیں مگر بدن کو دُبلاتا کرتی ہیں۔ خشک گوشت، پنیر اور خرے کی کلیاں اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نفع ہی نفع کرتی ہیں۔ نیم گرم پانی اور انار۔ اور دو چیزیں ایسی ہیں جو نقصان ہی نقصان کرتی ہیں۔ خشک کیا ہوا گوشت اور پنیر۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوشت کو پسند کرتے تھے اور ان کے گوشت سے کراہت کرتے تھے کیونکہ پیشاب گاہ کے قریب ہے۔

کئی معتبر سندوں سے منقول ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ایک بینڈھا قربا ہی کیا تھا اور ان کی اولاد میں سے جو جواد العزم پیغمبر ہونے والے تھے ان میں سے ہر ایک کے نام ایک ایک عضو نامزد کیا تھا چنانچہ جناب پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام دست نامزد کیا تھا اسی وجہ سے آپ دست کو پسند فرمایا کرتے تھے اور تمام اعضاء سے بہتر جانتے تھے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دودھ میں پکا ہوا گوشت پیغمبروں کی خاص غذا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی مسلمان ضعیف ہو جائے تو اُسے لازم ہے کہ گوشت دودھ میں پکا کر کھایا کرے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے حق تعالیٰ سے سستی بدن کی شکایت کی۔ وحی آئی کہ دودھ میں گوشت پکا کر کھا لو بدن قوی ہو جائے گا۔

روایت معتبر میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب میوؤں میں

انار زیادہ پسند تھا۔

بسنہ صحیح منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام کو کشمش کا حریرہ بہت پسند تھا اور یہ اس طرح پکتا ہے کہ آتش تیار کر کے آخر میں اُس میں کشمش ڈال دی جاتی ہے۔

بہت سی حدیثوں میں اب گوشت کی تعریف آئی ہے۔ جس میں روٹی توڑ کر مہگو دی جاتی ہے اور بہت سی معتبر حدیثوں میں کباب کی تعریف آئی ہے کہ وہ ضعف اور بخار کو دور کرتا ہے اور رنگ کو سُرخ کر دیتا ہے۔

حدیث معتبر میں اصبع بن نباتہ سے منقول ہے کہ میں ایک روز حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ اُن حضرت کے سامنے جھٹنا ہوا گوشت رکھا تھا۔ فرمایا کہ آؤ اور اسے کھاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین یہ مجھے نقصان کرے گا۔ فرمایا یہاں آؤ میں تمہیں ایسی دُعا بتاؤں کہ جب تم یہ دُعا پڑھ لو گے کوئی چیز تمہیں نقصان نہ پہنچے گی۔
لے بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ مِلْءُ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ وَلَهُ دَاعٍ“

کلمہ کی تعریف بھی حدیث میں وارد ہے کہ بھیڑ کی سری زیادہ پاک و صاف ہے کیونکہ مُنہ سے قریب تر ہے اور مقامِ کثافت سے دور۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمہیں ہر لیسہ کھانا چاہئے کہ وہ چالیس دن کی عبادت کی قوت دیتا ہے۔ اور ہر لیسہ اُس مادے میں تھا جو خدا نے تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل کیا تھا۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبروں میں سے کسی پیغمبر نے ضعف اور کمی قوتِ باہ کی شکایت کی حق تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر لیسہ کھاؤ۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ خداوند عالم نے اپنے پیغمبر کے لئے بہشت

لے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کا نام اُن کل چیزوں کے نام سے پتھر ہے جو آسمان و زمین میں بھری ہوئی ہیں وہ رحمن و رحیم ہے جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز اور بیماری قدر نہیں پہنچا سکتی۔

کے ہریسوں میں سے ہر لیبہ بطور ہدیہ بھیجا۔ اس میں جتنے اناج پڑے تھے وہ سب بہشت کے باغوں میں پیدا ہوئے تھے اور حوران بہشتی نے انہیں اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا۔ جب اُسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تناول فرمایا تو چالیس آدمیوں کی قوت آنحضرت کے جسم مبارک میں آگئی یہ تحفہ خدا نے اس لئے بھیجا تھا کہ اپنے پیغمبر کو توانا اور خوش کرے۔

مثلثہ کی بھی بہت تعریف آئی ہے اور وہ ایک کھانا ہے جو ایک فقیر چاول، ایک قفیر چنا اور ایک قفیر باقلہ کوٹ کر پکایا جاتا ہے اور کبھی باقلہ کے عوض کوئی دوسرا اناج بھی ملا دیتے ہیں۔ تلمین کی بھی تعریف آئی ہے۔ یہ ایک قسم کا نرم حلوا ہوتا ہے جو میدہ، دودھ اور شہد سے تیار ہوتا ہے۔ ہارون ابن موفق سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے بلایا۔ اور میں نے حضرت ہی کے ساتھ کھانا بھی کھایا۔ اُن حضرت کے دسترخوان پر حلوا بہت سا تھا۔ میں نے حلوی کی کثرت پر تعجب کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہم اور ہمارے محب شیرینی ہی سے پیدا ہوئے ہیں۔ اسی سبب سے ہم کو حلوا زیادہ پسند ہے۔

عبدالاعلیٰ سے منقول ہے کہ ایک دن مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں کھانا کھانے کا اتفاق ہوا۔ اُن حضرت کے سامنے ایک مرغ بریاں پیش کیا گیا جس کے جوف میں خرما اور روغن بھرا ہوا تھا۔

حدیث موثق میں یونس ابن یعقوب سے منقول ہے کہ ہم مدینے میں تھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص کی معرفت یہ کہلا بھیجا کہ ہمارے لئے تھوڑا سا نودہ تیار کر کے بھیج دو۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رات کے وقت مچھلی کھائے اور اُس کے بعد خرما یا شہد نہ کھائے تو صبح تک رگ فالج اُس کے بدن میں متحرک رہے گی یہ بھی فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب مچھلی تناول فرماتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے **يَا اللَّهُ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَابْدِ لَنَا خَيْرَ امْنَةٍ**۔

لے قفیر ایک پیاز ہے جو اسی رویہ چہرے شاہی کے سیر سے ایک من آٹھ سیر ہوتا ہے۔

لے یا اللہ ہمیں اس مچھلی میں برکت دے اور اس کے عوض اس سے بہتر ہمیں عطا فرما۔

بند معتبر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ تمہیں مچھلی کھانا چاہیے کہ اگر اُسے بغیر روٹی کے کھاؤ گے تو کافی ہے اور اگر روٹی کے ساتھ کھاؤ گے تو خوشگوار ہے۔
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مچھلی کھانے کی مداومت نہ کرو کہ وہ بدن کو گھٹاتی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ تازہ مچھلی آنکھ کی چربی کو گھلاتی ہے۔
حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں یہ لکھا کہ جب میں پچھنے لگوں تو صفر اکا ہیجان ہوتا ہے اور اگر نہیں لگوں تو کثرت خون سے تکلیف پہنچتی ہے۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ پچھنے لگو اگر اُس کے بعد تازہ مچھلی جس پر نمک چھڑک کر کباب کیا گیا ہو کھایا کرو۔ اُس شخص نے اس ہدایت پر عمل کیا اور ہمیشہ آرام سے رہا۔
حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرغی کے انڈے کی زردی نفیس چیز ہے اُس کے کھانے سے گوشت کی خواہش باقی نہیں رہتی۔ اور گوشت میں جو جو خرابیاں ہیں وہ اس میں نہیں ہیں۔

ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں کسی اولاد کی شکایت کی، اُن حضرت نے فرمایا استغفار پڑھا کرو اور مرغی کا انڈا پیاز کے ساتھ کھایا کرو۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدائے تعالیٰ سے کمی نسل کی شکایت کی وحی آئی کہ مرغی کا انڈا گوشت میں پکا کر کھاؤ۔
دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ مرغی کے انڈے کی سفیدی سنگین ہے۔ اور زردی سبک ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ انڈے زیادہ کھانے سے اولاد زیادہ ہوتی ہے۔

سرکہ کی تعریف میں بھی اچھی اچھی حدیثیں وارد ہیں کہ یہ پیغمبروں کی خوراک ہے اور ائمہ علیہم السلام بھی اسے تناول فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بارے میں بکثرت حدیثیں وارد ہیں۔

لے خونِ فامد نکوانے کے لئے نشتر یا کھوکھی سوئی دگ میں لگوانا۔

منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے نزدیک جن جن چیزوں سے روٹی کھا سکتے ہیں، ان میں سے سب سے بہتر ہرک ہے۔

حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ نہ کہ سے بہتر اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس سے روٹی کھائی جائے کیونکہ یہ صفا کو فرو کرتا ہے اور دل کو محفوظ کرتا ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے بطریق متعددہ منقول ہے کہ جو ہرک شراب سے بنا ہو اُس سے پیٹ کے کیڑے مچاتے ہیں۔ دانتوں کی جڑیں مستحکم ہو جاتی ہیں عقل کی قوت بڑھتی ہے۔ اور عورتوں کی شہوت منقطع ہوتی ہے یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کھانے کے اول و آخر ہرک کھایا کرتے تھے مگر کھانے کے اول نمک کھاتے ہیں اور آخر ہرک۔

روغن زیتون کے کھانے اور جسم پر ملنے کی تعریف میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں منقول ہے کہ پیغمبر اور برگزیدہ لوگ اس سے بھی روٹی کھایا کرتے تھے۔ اسی طرح میوہ زیتون کی تعریف میں بھی بہت کچھ وارد ہے چنانچہ منقول ہے کہ وہ جسم سے نہ ہر ملی ہوؤں کو خارج کر دیتا ہے۔

کئی سندوں سے آمدہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہے کہ شہد سے بہتر کوئی چیز نہیں جسے مریض شفا پانے کے لئے استعمال کریں کیونکہ وہ ہر درد کے لئے شفا ہے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور کندر (ایک قسم کا گوند ہے) چبانا بھی دافع بلغم اور نافع حافظ ہے۔ شکر کی تعریف میں بھی بہت سی حدیثیں وارد ہیں اور مراد شکر سے یا مصری ہے یا قند یا نقل وغیرہ کی قسم جو شکر سے بنتے ہیں۔

منقول ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سوتے وقت منہ میں تین دوہا کرتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ شکر ہر طرف سے نافع ہے اور دافع بلغم۔

ایک روایت میں وارد ہے کہ اگر کسی کے پاس ہزار درہم کے سوا اور کچھ نہ ہو اور وہ سب کی شکر خرید لے۔ تو بھی اس کا شمار مسرفین میں نہ ہوگا۔

گہی کی تعریف میں بھی بہت حدیثیں آئی ہیں خصوصاً کاشے کا گہی کہ وہ شفا ہے اور ضعیف آدمیوں کے لئے جن کا سن پچاس برس کا یا اس سے متجاوز ہو گیا ہو گہی کھانے کی ممانعت آئی ہے۔

حدیث معتبر میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وقت کوئی چہ کھاتے یا پیتے تھے تو یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے **لَهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَابْدُ لَنَا خَيْرَ امْتِنَةٍ**۔ جب دودھ پیتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے۔ **اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْ دَاِمِنُهُ**۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک یہ بھیڑ کا دودھ دُورِ مَرَج بھیڑوں کے دودھ سے بہتر ہے۔

منقول ہے کہ دودھ پیغمبروں کی غذا ہے۔ ایک شخص حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے دودھ پیا۔ اور اس سے تکلیف پائی حضرت نے فرمایا کہ دودھ سے تو کوئی آزار نہیں پہنچتا مگر تو نے کوئی دوسرا چیز اس کے ساتھ کھائی ہوگی جس سے تکلیف ہوئی ایک اور شخص نے انہیں حضرت سے ضعف بدن کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ دودھ پیا کہ اُس سے گوشت پیدا ہوتا ہے اور ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کا نطفہ متبغیر ہو جائے یعنی اُس سے اولاد پیدا نہ ہوتی ہو، اُس کو چاہیے کہ دودھ میں شہد ملا کر پی لیا کرے۔

بہند معتبر جو صحت کے درجہ کو پہنچی ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ تمہیں گائے کا دودھ پینا چاہیے کہ وہ ہر طرف کی گھاس کھاتی ہے اور اس کے دودھ میں ہر بو کی خاصیت موجود ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ گائے کا دودھ دوا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ فساد معدہ کے واسطے نافع ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اونٹ کا پیشاب اُس نے دودھ سے زیادہ نافع ہے اور حق تعالیٰ نے اُس کے دودھ میں شفا مقرر فرمائی ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اونٹ کا دودھ تمام امراض کے واسطے شفا ہے۔ کئی روایتیں گدھی کے دودھ کی تحریف اور اس کی خاصیت میں بھی وارد ہیں۔

سے یا اللہ ہیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر ہمیں عنایت فرما۔

سے اے خدا! اسے اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ ہمیں عطا فرما۔

حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ چھاپچھ یا مٹھا اسے تکلیف نہ دے اُسے لازم ہے کہ پیپر کے ساتھ پیا کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے پیپر پسند ہے ایک روایت میں وارد ہے کہ دن میں اُس کا کھانا مضر ہے اور رات کو نافع بلکہ تولدِ فرزند کا باعث ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرمی میں اخروٹ کی گری کھانے سے اندرونی حرارت بڑھ جاتی ہے اور بھڑے پھنسیاں نکل آنے ہیں اور جاڑوں میں کھانے سے گردے گرم رہتے ہیں اور سردی کم معلوم ہوتی ہے کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جب پیپر اور اخروٹ کی گری کو ملا کر کھایا جائے تو دوا ہیں اور جب کسی ایک کو اکیلے کھایا جائے تو درد۔

(۸)

غلہ اور ترکیاری اور میوہ جیاد تمام کھانے کی چیزوں کے فائدوں کا بیان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا۔ چاول عمدہ غذا ہے روووں کو کھولنا اور بوا سیر کو دُر کرنا ہے۔

چندر روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ہم اپنے بیماروں کا علاج چاولوں سے کیا کرتے ہیں۔ حدیث مؤثق میں منقول ہے کہ ایک شخص خدمتِ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام میں آیا اور پیٹ کے دروی تشکایت کی حضرت نے فرمایا چاولوں کو دھو کر سائے میں خشک کر لو اور اس میں سے تھوڑے سے بریاں کر کے نرم کوٹ لو اور ہر صبح یقہر ایک کف دست کھایا کرو۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ان حضرت کو درد شکم تھا فرمایا کہ چاولوں کو سساق کے ساتھ بیکالاد۔ جب تناول فرمایا رفع ہو گیا۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام مجھے ہوئے چنے کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد تناول فرمایا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پیپروں نے

چنے کے واسطے دُعا ئے برکت مانگی ہے۔

اکثر روایات معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ مسور کا کھانا دل کو نرم کرتا ہے اور روزانہ زیادہ لاتا ہے۔
روایت معتبرہ میں منقول ہے کہ باقلہ کے کھانے سے بپٹلی کا گو دا بڑھتا ہے اور بھیجا زیادہ ہوتا ہے اور خونِ تازہ کی تولید ہوتی ہے۔

دوسری روایت میں مروی ہے کہ باقلہ کو چھلکے سمیت کھاؤ کہ معدہ کو صاف کرتا ہے۔

منقول ہے کہ لوبیا کھانا اندرونی ریاح کو دفع کرتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے چھپ کی شکایت کی فرمایا کہ ماش اپنے کھانے میں داخل کرلو۔

حدیث معتبرہ میں منقول ہے کہ اگر چنید قسم کے کھانے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے لائے جائے جن میں خرم بھی ہوتا تھا تو حضرت ابتداً خرم سے فرماتے تھے۔
حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اُس شخص کو دوست رکھتے تھے جو خرمے کو اس سبب سے پسند کرتا تھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو مرغوب تھا۔

سیمان ابن جعفر سے منقول ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضرت کے پاس تازہ تازہ خرمے بہت سے رکھے تھے اور حضرت اہتمام کر کے خواہش سے تناول فرما رہے تھے مجھے حکم ہوا کہ اے سیمان میرے پاس آؤ اور تم بھی کھاؤ میں نے عرض کی میں فدا ہو جاؤں آپ نے تو بہت تناول فرمائے ارشاد فرمایا کہ ہاں مجھے زیادہ مرغوب ہیں کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت امیر المومنین حضرت امام حسن حضرت امام حسینؑ، امام زین العابدینؑ، حضرت امام محمد باقرؑ، حضرت امام جعفر صادقؑ اور میرے والد ماجد ان سب کو خرمے بہت مرغوب تھے۔ اور مجھے بھی مرغوب ہیں اور جو لوگ ہم پر ایمان لائے ہیں ان کو بھی مرغوب ہیں اس لئے کہ وہ ہماری ہی طینت سے پیدا ہوئے ہیں رہے ہمارے دشمن ان کو شراب مرغوب ہے اس لئے کہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص سات دانہ خرمہ عجبہ لے

کے نہار منہ کھا لیا کر۔ سے تو اُسے کو ٹھہرا زہر یا مضر یا سحر یا بھوت یا پیدھر نہیں پہنچا سکتا۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سات دانے عجمہ کے سوتے وقت کھا لیا کرے
اگر اُس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مر جائیں گے۔

احادیث معتبرہ میں منقول ہے کہ پانچ میوے بہشت سے آئے ہیں بیدانہ انار، ہی۔
سیب شامی، سفید انگور اور خرمائے تازہ۔

حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی میوے کا پوست دور
کرنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر میوے پر ایک قسم کا زہر ہوتا ہے جب میوہ تمہارے لئے
لایا جائے تو پہلے اُس کو دھوا لو پھر کھاؤ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے انجیر
اور خرمائے وغیرہ کل میووں کی نسبت استفسار کیا کہ اگر دو دو دانہ بلا کر کھائیں تو کیسا ہے ارشاد
فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس سے منع فرمایا ہے پس اگر تم تنہا ہو تو جس
طرح جی چاہے کھاؤ اور اگر مسلمانوں کے کسی گروہ کے ساتھ بیٹھے ہو تو ایسا نہ کرو بلکہ ایک ایک دانہ کھاؤ۔
پھر یہی حدیث میں فرمایا کہ اگر تم دو دو دانہ کھانا چاہتے ہو تو اپنے ساتھیوں سے کہدو اور
اُن سے اجازت لے کر کھاؤ۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ ایک دن جناب امام رضا علیہ السلام نے دیکھا کہ غلاموں نے
کچھ میوہ آدھا آدھا کھا کر پھینک دیا ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ اگر تمہارے پیٹ بھر گئے
میں تو ساری دنیا پیٹ بھری نہیں ہوگئی۔ ضرورت کے موافق خود کھایا کرو اور باقی حاجت مندوں کو دیا کرو
حدیث مؤثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ
جنہیں دونوں ہاتھوں سے کھانا چاہیئے انگور و انار۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ تین چیزیں کچھ نقصان نہیں کرتیں سیب
انگور، بیشکر اور سیب۔

احادیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ضرورت ہو۔

کشتی سے اترے تو آدمیوں کی ہڈیاں دیکھ کر اُن کو بڑا صدمہ ہوا۔ حق تعالیٰ نے اُنھیں وحی فرمائی کہ تم سیاہ انگور کھاؤ تا کہ تمہارا غم دور ہو جائے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی پیغمبر نے اندر وہ غم کی شکایت کی تھی اُنھیں وحی کی گئی کہ تم انگور کھاؤ۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہما السلام کو انگور بہت پسند تھا ایک دن وہ حضرت روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا اُم ولد نے ایک خوشہ انگور کا حضرت کے سامنے لاکر رکھا وہ انگور اُس فصل میں پہلے ہی پہل آئے تھے۔ اتنے میں ایک سائل آ گیا۔ حضرت نے وہ انگور اُس سائل کو دیدیئے۔ اُم ولد چھپ کر گئیں اور وہ انگور اُس سائل سے خرید لائیں اور پھر حضرت کے سامنے رکھے اتنے میں دوسرا سائل آ گیا حضرت نے پھر اُسے دیدیئے۔ اُم ولد پھر جا کر خرید لائیں اسی طرح چار مرتبہ ہوا۔ چوتھی مرتبہ حضرت نے تناول فرمائے ابو عکاشہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا حضرت کے پاس انگور رکھے تھے حضرت نے فرمایا بڑھے اور بچے تو ایک ایک دانہ کھاتے ہیں۔ اور جس شخص کو یہ خیال ہوتا ہے کہ میرا بیٹ نہ بھرے گا وہ تین تین چار چار دانے کھاتا ہے تم دو دو دانے کھاؤ کہ یہ مستحب ہے۔

دوسندوں سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکیس دانے موزہ شریخ کا ناشتہ کرنا سوائے مرض موت کے اور تمام امراض کو دفع کرتا ہے۔
دوسندوں سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طائف کی منفی رگ پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ کاہلی اور ماندگی کھودیتی ہے اور دل خوش کرتی ہے۔
حدیث معتبرہ میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ میوہ گل ایک سو بیس قسم کا ہوتا ہے اور اُن سب میں بہتر نارا ہے۔ فرمایا کہ تم کو انار کھانا چاہیئے کہ وہ بھوکے کو سیر کرتا ہے اور پیٹ بھر کے واسطے ہاضم طعام ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو انار سے زیادہ کوئی میوہ مرغوب نہ تھا اور آنحضرتؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ اُس کے کھانے میں کوئی شریک ہو۔
اکثر احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ ہر نار میں ایک دانہ بہشت کا ہوتا ہے اگر اُسے

کوئی کافر کھاتا ہے تو ایک فرشتہ آکر اُس دانے کو لے جاتا ہے تاکہ وہ نہ کھا سکے اسی سبب سے متحجب ہے کہ جب انار کھائیں تو تنہا کھائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن ایک انار پورا کھالے خدا نے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی سے چالیس دن کے لئے دور کر دیتا ہے اور جو مومن تین انار پورے کھالے تو خدا نے تعالیٰ شیطان کو اُس کے دل کی روشنی سے ایک برس کے لئے دور کر دیتا ہے اور جس شخص سے شیطان ایک برس دور رہے گا وہ مبتلائے گناہ نہ ہوگا اور جو مبتلائے گناہ نہ ہوگا وہ داخل بہشت ہوگا۔

حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ تمہیں شیریں انار کھانا چاہیے کہ اُس کا جو حصہ مومن کے معدے میں جاتا ہے وہی کسی نہ کسی درود کو کھودیتا ہے اور شیطان کے وسوسے کو الگ دور کرتا ہے۔

دوسری حدیث حسن میں منقول ہے کہ انار کے دانوں کو بچوں سمیت کھاؤ کہ اس ترکیب سے کھانا معدے کو صاف کرتا ہے اور بال بڑھاتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ انار دونوں قسم کا کھنا اور میٹھا معدے کے لئے نافع ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک انار ہارمخہ کھالے اُس کا دل چالیس دن تک روشن رہے گا اور اگر دو انار کھالے تو اسی دن اور اگر تین انار کھالے تو ایک سو بیس دن اور سو سو شیطان بھی اُس سے دور ہو جائے گا اور جس سے وسوسہ شیطانی دور ہوا وہ معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوگا اور جو معصیت خدا میں مبتلا نہ ہوگا وہ بہشت ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ درخت تروما کی لکڑی کا دھواں حشرات الارض اور زہریلے جانوروں کو بیکار کر دیتا ہے۔

بند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سبب معدے کو جلا دیتا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ سبب کا کھانا ہر قسم کے زہر۔ جادو۔ تصرف جنات اور زیادتیاں بلغم کے لئے نافع ہے اور کسی چیز کا نفع اس سے زیادہ اور جلد نہیں ہوتا۔

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ خشک سبب کے ستونکسیر مذکور دیتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ کوئی دوا دفعہ زہر کے لئے سبب کے ستونوں سے بہتر نہیں ہے۔ فرمایا کہ اگر لوگوں کو سبب کے نفع معلوم ہوں تو اپنے بیماروں کی سوائے سبب کے کوئی دوا ہی نہ کریں۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سبب کھاؤ کہ وہ معدے کو پاک کرنا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بھی کھانے سے ضعیف دل قوت و قہر بھی حاصل کرتا ہے اور معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ دانا ٹی بڑھتی ہے اور ڈروپک آدمی دلیر بن جاتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بھی کھانے سے رنگ صاف ہو جاتا ہے۔

اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ایک دانہ بھی نہاڑے کھایا کرے اس کی منی صاف ہو جائے گی اور اولاد خوبصورت پیدا ہوتی ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص ایک دانہ بھی نہاڑے کھائے حق تعالیٰ

چالیس دن کے لئے اُس کی زبان پر حکمت جاری کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ خدا نے تعالیٰ نے کوئی

پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس کے بدن سے خوشبو اُٹے نہ آتی ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ دانہ بھی کھانا غم

والے کے غم کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح ہاتھ سے پیشانی کا پسینہ صاف کر دیتے ہیں۔

بند معتبر حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ امر و دکھانا دل کو جلا دیتا ہے

اور حکم خدا اندرونی دردوں کو ساکن کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امر و دکھانا

معدے کو صاف کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اور پیٹ بھرے پر کھانا بہ نسبت نہاڑے

کے بہتر ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ انجیر مہ کی بدبو دور کرتا ہے

اور ریلوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بال بڑھاتا ہے۔ مختلف قسم کے دردوں کو دور کرتا ہے

انجیر کھانے کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں رہتی اور انجیر بہشت کے میوؤں

سے سب سے زیادہ مشابہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ انجیر درود فوج کے لئے مفید ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ انجیر کھانے سے سُرّے نرم ہو جاتے ہیں اور رباح و قذّیخ کو نفع پہنچتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ دن میں کھاؤ تو زیادہ کھاؤ اور رات میں کھاؤ تو کم۔

منقول ہے کہ انجیر بوسیدہ اور درونقرس (ایک قسم کا ردھو پاؤں کی انگلیوں میں ہوتا ہے) کو دور کرنا ہے اور مجامعت کی قوت کو بڑھاتا ہے۔

زیادہ قندی سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت کے پاس ایک بزن پانی کا رکھا ہے جس میں آلو بخجائے پڑے ہیں۔ فرمانے لگے کہ مجھ پر حشرات غالب ہو گئی ہے نازہ آلو بخجائے حشرات کو کم اور صفا کو ساکن کر دیتے ہیں اور خشک آلو بخجائے خون کو ساکن کرنے اور ہر قسم کے درو کو بدن سے نکال دیتے ہیں۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ تمہارے طبیب نمرنج کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ کھانے سے پہلے کھانا چاہیے۔ فرمایا میں یہ کہتا ہوں کہ کھانے کے بعد کھا کر۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ترمذی کھاؤ کہ آلِ محمد اسے کھاتے رہے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ روکھی روٹی ترمذی کو مضہم کہہ دیتی ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو سب سے
ترنج اور سرخ سیب کا دیکھنا بہت پسند تھا۔ (عرب لیگوں اور نازکی کو بھی ترنج کہتے ہیں)۔

بعض حدیثوں میں کشمش کی بھی تعریف آئی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسجد (ایک قسم کا میوہ ہے جو عناب سے مشابہ ہے) کے گودے سے گوشت پیدا ہوتا ہے۔ اُس کے چھلکے سے پوست اور اُس کی گھٹلی سے ہڈی۔ مسجد کا کھانا گردن کو نرم کرتا ہے۔ معدے کو صاف اور پیاسہ کے لئے فح ہے اور پیشاب جو بار بار قطرہ قطرہ کر کے آتا ہو اُس کو فائدہ بخشنا اور پینڈ لیوں کو قوت دیتا ہے۔ اور مرض بالخورہ کو دور کرتا ہے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خرپڑہ کھاؤ کہ اس میں کوئی فائدہ ہے ہی ایک تو اس میں کسی قسم کی خرابی و بیماری نہیں ہے۔ علاوہ اس کے وہ کھانے کی چیز بھی ہے اللہ پینے کی بھی میوے کا میوہ ہے اور پھول کا پھول خوشبو کی بھی چیز ہے منہ کو بھی صاف کرتا ہے۔ روٹی کے ساتھ بھی کھانے کی چیز ہے۔ قوتِ جوار کو زیادہ کرتا ہے۔ مٹانے کو صاف کرتا ہے۔ پیشاب زیادہ لاتا ہے۔ اور رنگِ مٹانہ کو دفع کرتا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ نہار منہ خرپڑہ کھانے سے فالج پیدا ہوتا ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو خرپڑے کے ساتھ تازہ چھوہاے کھانا پسند تھا اور کبھی کبھی شکہ و قد کے ساتھ بھی کھا لیتے تھے۔

پسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نیا میوہ دیکھتے تھے تو اسے بوسہ دیتے تھے اور دونوں آنکھوں سے لگانے لگتے تھے، اور یہ فرمایا کرتے تھے: **اللَّهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَذْلَهَا فِي عَافِيَةٍ قَارِنًا آخِرَ هَافِي عَافِيَةٍ** ۱۰

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی میوہ کھاٹے اور کھانے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے تو وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے سامنے کبھی ایسا خوان نہیں آیا جس میں کوئی سبزی نہ ہو اور حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ مونوں کے دل سبز ہیں اور سبزی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص رات کو اس حالت میں سوئے کہ سات پتے سبز کاسنی کے اس کے معدے میں پہنچ چکے ہوں تو وہ اس رات میں دردِ قولنج سے محفوظ رہے گا۔ جس شخص کو یہ منظور ہو کہ اس کا مال اور اولاد زیادہ ہو وہ سبز کاسنی زیادہ کھایا کرے۔

۱۰ یا اللہ جس طرح تو نے اس کا اول، میں زمانہ عافیت میں دکھلایا ہے اُسی طرح اس کا آخر بھی میں زمانہ عافیت میں دکھلائو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہری کاسنی بہت ہی اچھی سبزی ہے اس کا ایک پتہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس پر آب بہشت کا ایک قطرہ نہ ہو پس مناسب ہے کہ اس کو کھانے وقت حرکت نہ دیں۔ فرمایا کاسنی سبزیوں میں سب سے بہتر ہے اس سے اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے اور خوبصورت۔ فرمایا کاسنی کی فضیلت اور سبزیوں پر ایسی ہی ہے جیسے ہم اہلبیت کی اور مخلوق خدا پر۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ کاسنی کھانے سے ہر درد کو آرام ہوتا ہے۔ یعنی اولاد آدم کے جسم میں ایک درد بھی ایسا نہیں ہے کہ کاسنی اُس کی نیچلنی نہ کر سکے۔ ایک شخص کو بخار اور دردِ سر عارض ہوا حضرت نے فرمایا کاسنی کوٹ کر ایک کاغذ پر پھیلا دو اور اُس پر روغنِ بنفشہ چھڑک کر پیشانی پر لگا دو اس سے بخار اور دردِ سر دونوں برطرف ہو جائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کاسنی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی سبزی رہی بادِ روح جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اور برگِ خردِ نازہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی۔

بادِ روح کی تعریف میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں منجملہ اُن کے یہ بھی آیا ہے کہ کھانے سے پہلے اُسے کھانا چاہیے کہ سُدے کھوتا ہے۔ بھوک بڑھاتا ہے مِسْل کے لئے نافع ہے۔ ڈکار خوشبودار لاتا ہے۔ مرضِ بالخورہ سے نجات دیتا ہے اور جب پیٹ میں پہنچ جاتا ہے تو ہر قسم کے درد کو دور کر دیتا ہے۔

معتبر روایت میں حضرت موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص کو طحال کا عارضہ ہو گیا تھا فرمایا کہ اُسے ترہ گندناہ ساگ تین روز کھلا دو۔ اس حکم کی تعمیل ہی سے اُسے صحت ہو گئی۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ترہ کا ساگ کھاؤ اُس کے چار خواص ہیں بُز کی بدبودن کرنا ہے۔ زہریلی ہوائیں بدن سے خارج کرنا ہے۔ بواسیر کھودیتا ہے اور جو شخص اُس کے کھانے کی ملاوٹ کر لے گا وہ بالخورہ سے اور جذام سے محفوظ رہے گا۔

سہ بادِ روح پہاڑی بوٹی اور صحرائی پودہ ہے جو نہروں کے کنارے بہت ہوتا ہے۔

منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ترہ کا ساگ پسے ہوئے نمک کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔

حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمہیں کرفس کھانا چاہیے کہ وہ حضرت الیاس والیسع دیوش بن نون علیہم السلام کی خوراک ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ سبب ترش اور دھینے کے ساتھ کھانے سے نسیان پیدا ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روئے زمین پر برگ خرمہ سے بہتر اور نفع بخش کوئی سبزی نہیں ہے اور وہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی سبزی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تمہیں کامو کھانا چاہیے کہ وہ خون کو صاف کرتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ترہ نیزک کو عشا کی نماز کے وقت پیٹ بھر کر کھائے تو صبح تک مرض جذام یا بالخوہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ باد روج اور کاسنی ہماری سبزی ہے اور ترہ نیزک بنی امیہ کی دوسری روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے خادم سے منقول ہے کہ وہ حضرت جب

ہیں سبزی خریدتے کو فرماتے تھے تو کہتے تھے کہ ترہ نیزک نہ خریدنا یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ترہ نیزک جہنم کی ندی کے کنارے پیدا ہوتا ہے حالانکہ حق تعالیٰ

فرماتا ہے کہ آتش جہنم کے بھڑکانے والے آدمی اور پتھروں کے اور ان پتھروں سے مراد یا تو وہ پتھر ہیں جن سے بُت تراشے جائیں گے یا گندھک کے پتھر پھر یہ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ سبزی جہنم میں پیدا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے یہودیوں کو دغیبہ بالخوہ کی دوندلیریں بنائی جن میں چقندر کھانا اور گوشت کی رگیں نکال دینا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ چقندر بہت ہی اچھی ترکاری ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بیماروں کو چقندر کے پتے کھلاؤ کہ ان میں شفا ہی شفا ہے۔

نقصان و خرابی مطلق نہیں۔ ان چیزوں کو کھا کر بیمار چین سے سوتا ہے مگر چقدر کی خبر سے سودا پیدا ہوتا ہے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ ذات الجنب والے کے پیٹ میں بچیت دوا برگ چقدر سے بہتر
کوئی چیز نہیں جاتی۔

کافی میں بحیثیت معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسالتنا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ کلمات یعنی کھجی داخل من و سلوی ہے جو بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا اور ہر
یہ بہشت سے آیا۔ اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو کدو بہت ہی پسند تھا
خواہ پیلی میں ہو یا رکاہی میں اور اپنی عورتوں کو حکم دیتے تھے کہ کھانے میں کدو زیادہ ڈال کریں۔
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو وصیت کی کہ باغی کدو کھانا لازم سمجھو کہ اُس سے دماغ بڑھتا
ہے اور عقل زیادہ ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مولیٰ کے تین خواص ہیں۔ پتا اس کا
نہ ہر ملی ہو ایں بدن سے نکال دینا ہے۔ تخم اُس کا ہاضم طعام ہے اور ریشہ دافع بلغم۔
دوسری روایت میں فرمایا کہ اس کے پتے سے اوراد خوب ہوتا ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
سے منقول ہے کہ گاجر کھانے سے قوت جماع زیادہ ہوتی ہے ورنہ فو لنج سے امان ملتی ہے اور
بواسیر جاتی رہتی ہے۔

چار معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ شلغم کھاؤ اور جہاں تک مل سکیں کھاؤ کیونکہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ
اُس کے جسم میں بالخرہ اور جذام کی رگ نہ ہو اور شلغم اُس رگ کو گھلا دیتا ہے۔
حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ککڑی کو نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ککڑی کو جڑ کی طرف سے کھاؤ کہ اُس میں برکت ہوگی۔

نہ ایک قسم کی پیوری جس سے پھیپھڑوں میں پانی بھر جاتا ہے اور پسلی میں درد ہوتا ہے۔ سہ انگریزی میں اس نرکاری کو مغردم
کہتے ہیں۔ ہندوستان میں بعض لوگ سانپ کی پھتری بھی کہتے ہیں۔ یہ نرکاری کئی قسم کی ہوتی ہے اور عموماً برسات کے موسم میں
نہ ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ پیانگن کھاؤ کہ اُس میں کوئی مرض نہیں اور اُس کی تعریف میں اور بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کئی سندوں سے منقول ہے کہ پیاز گندہ دہنی کو دور کرتی ہے بلغم زائل کرتی ہے بستی و تنکان کھودیتی ہے۔ رگ اور چھوٹوں کو مضبوط بنا دیتی ہے۔ دانتوں کی جڑیں جمادیتی ہے مباشرت کی قوت بڑھاتی ہے۔ نسل زیادہ کرتی ہے۔ بخار کو کھودیتی ہے اور بدن کو خوش رنگ کرتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم کسی شہر میں پہنچو تو سب سے پہلے وہاں کی پیداوار پیاز کھاؤ کہ اُس شہر کی بیماریاں تم سے دور رہیں گی۔

حدیث حسن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص لہسن کھائے وہ بوجہ بدبو کے ہماری مسجد میں نہ آئے مگر جو شخص مسجد میں نہ ہو یا مسجد میں نہ جائے وہ کھالیا کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیاز اور ترہ کا ساگ کچا اور پکا کھانے میں کچھ حرج نہیں مگر جو شخص کھائے مسجد میں نہ آئے دیہ اس سبب سے گمراہ ہے کہ جو اس کے برابر بیٹھے ہوں گے اُن کو تکلیف ہوگی۔

البشغم یعنی معتبر فارسی شیراز کے پہاڑی خورد و پودینے کی تعریف میں تین طرح سے یہ حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ خلاصہ ان سب کا یہ ہے کہ معدے کو قوت دیتا ہے اور اگر صبح کے وقت نہار مرنے اُس کا سفوف کھایا جائے تو رطوبت معدہ کو دفع کرتا ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے چونکہ حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پس حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کے لئے مٹی کھانا حرام کر دیا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مٹی کھا کر مر جائے گا اُس نے گویا خود کشتی کی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان کا بڑے سے بڑا پھندا مٹی اور خاک کھلانا ہے مٹی کھانے سے بدن میں کئی قسم کے درد پیدا ہو جاتے ہیں غارش بواسیر ہوتی ہے

اور سوداوی امراض ہو جاتے ہیں۔ ہڈیوں کی اور پاؤں کی طاقت جاتی رہتی ہے اور مٹی کھانے سے کھانے والے کی جتنی قوت کھٹ جاتی ہے اور اُس سے اعمالِ خیر میں جتنی کمی پڑتی ہے قیامت کے دن اُس کا حساب ہوگا اور عذاب دیا جائے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ چار چیزیں وسوسہ شیطانی سے ہیں۔ مٹی کھانا، عاونا، مٹی کو ہاتھ سے ٹوڑنے، رہنا۔ ناخنوں کو دانت سے کترنا۔ وارھی چبانا۔

احادیثِ مغنیہ میں وارد ہے کہ مٹی کا کھانا ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ مردار خون اور سور کے گوشت کا۔ سوائے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہ کی مٹی کے جس کو خاکِ شفا کہتے ہیں کہ اس کا ایک چنا بھر کھانا ہر درد کے لئے موجب شفا ہے اور ہر خوف و خطر کے لئے باعثِ امن و امان ہے۔

(۹)

مومنوں کی ضیافت کی فضیلت اور اُس کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی برادر مومن تمہارے گھر آئے تو اُس کو کھانا کھلاؤ۔ اگر کھانا نہ کھا ہے تو کوئی چیز پینے کی دو۔ اور اگر یہ بھی قبول نہ کرے تو کم از کم اُس کے ہاتھ تو پانی یا کسی خوشبودار عرق سے دھلا دو۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن کو اپنے برادر مومن کی عزت اور خاطر داری میں جو جو برتاؤ لازم ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کا تحفہ قبول کرے۔ اور جو اپنے پاس برائے بطور تحفہ دے اور جو نہ ہو تو اُس کے لئے تکلیف نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شخص ہلاک ہوگا جو اپنے پاس کی چیز کو حقیقتاً سمجھے اور اُس کو تحفہ مانے میں کوتاہی کرے۔

بسنہ معتبر انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب برادر مومن خود سے تمہارے پاس آئے تو حاضر اُس کے لئے لاؤ اور اگر تم نے اُسے بلایا ہے تو تکلف کرو۔

حدیث حسن میں ہشام سے منقول ہے کہ ابن ابی یغفور کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرت نے چاشت کا کھانا طلب فرمایا۔ ہشام نے عرض کیا میں نو کم کھاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو یہ نہیں جانتا کہ مومن کو اپنے برادر مومن کی جتنی محبت ہوتی ہے اُس کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اُس کے کھانے میں سے کتنا کھایا یعنی زیادہ دوستی ہوگی اتنا ہی کھانا زیادہ کھائے گا۔ اس مضمون میں اور بھی بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص صاحبِ ہمت ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا کھاتا ہے کہ لوگ بھی اس کا کھانا کھائیں۔ اور جو بخیل ہوتا ہے وہ لوگوں کا کھانا اس خوف سے نہیں کھاتا کہ لوگ بھی اُس کے یہاں کھائیں گے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ولیمہ ورمہانی پانچ موقعوں پر سنت ہے۔ شادی۔ عقیقہ۔ ختنہ۔ نیا مکان خریدنا یا بنانا۔ اور تیس وقت سفر سے لوٹ کر گھر آئے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت سفر حج سے واپس آئے۔ منقول ہے کہ آں حضرت نے اُس ولیمہ کی شرکت سے یہی فرمائی ہے جو ایروں کے لئے مخصوص ہوا۔ اور فقیروں کو اُس گھر میں نہ بلایا جائے۔

احادیث مغیرہ میں وارد ہے کہ جو شخص کسی شہر میں آئے وہ اپنے برادرانِ مومن کا اس وقت تک مہمان ہے جب تک کہ وہ اُس شہر سے چلا نہ جائے۔ اور مہمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر اطلاعِ صاحبِ خانہ کے روزہ سنتی رکھے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ صاحبِ خانہ اُس کے لئے کھانا پکوائے اور وہ ضائع ہو۔ اسی طرح صاحبِ خانہ کو بلا اطلاعِ مہمان روزہ سنتی رکھنا مناسب نہیں ہے کہ مبادا وہ اُس کے روزہ رکھنے کے باعث شر مہمہ لے اور بھوکا رہے۔

بند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مہمانی کی مدتِ تین دن ہے۔ تین دن کے مہمان کی جو ضرورت کی جائے وہ صدقہ ہے۔

فرمایا اپنے برادر مومن کے پاس اتنی مدت قیام نہ کرو کہ اُس کو فکرِ لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس تنہا سے لئے خرچ کرنے کو کچھ نہ بچے۔

ابن ابی یغفور نے روایت کی ہے کہ میں نے یہ مہمان کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

مکان میں کسی کام کے لئے اٹھتے ہوئے دیکھا۔ حضرت نے اُسے روک دیا اور خود اٹھ کر اُس کام کو انجام دیا۔ پھر یہ فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مہمان سے کام لینے کو منع فرمایا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک مہمان تھا اُس نے چراغ درست کرنے کو اپنا ہاتھ بڑھایا۔ حضرت نے اُس کو روک دیا۔ اور خود چراغ درست کر دیا۔ پھر فرمایا کہ ہم اہل بیت اپنے مہمانوں سے کوئی کام نہیں لیتے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ضعف اور سستی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ کوئی تمہارے ساتھ سلیک کرے اور تم اس کا بدلہ نہ دو اور مہمان سے کوئی کام لینا خلافِ اخلاق بھی ہے اور خلافِ ادب بھی۔ پس جس وقت کوئی مہمان آئے تو اترنے میں اُس کی اعانت کرو اور جس وقت وہ چاہے کہ اپنا اسباب بار کرے اور جانے میں اُس کی مدد نہ کرو کہ یہ خستِ نفس کی دلیل ہے اور جانے وقت عمدہ اور خوشبودار کھانا پکا کر بطور زادِ راہ کے اس کے ساتھ کر دو کہ یہ جواں مردی کی دلیل ہوگی۔

بند معیت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جاتے وقت صاحب خانہ کم از کم گھر کے دروازے تک اُس کے ساتھ جائے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر جائے تو جہاں صاحب خانہ اُتارے اُترے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کے مخفی معاملات کو بخوبی جانتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آٹھ آدمی ایسے ہیں کہ اگر وہ ذیل و خوار کئے جائیں تو انہیں اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہیئے۔ اول وہ جو کسی کے دسترخوان پر بے بلائے چلا آئے، دوسرے وہ مہمان جو صاحب خانہ پر حکومت جٹائے۔ تیسرے وہ جو اپنے دشمنوں سے نیکی کا طلب گار ہو۔ چوتھے وہ جو کنجوس اور بخیل لوگوں سے بخشش اور احسان کا امیدوار ہو۔ پانچویں وہ جو دو آدمیوں کے راز یا گفتگو میں بغیر ان کی اجازت کے دخل دے۔ چھٹے وہ جو بادشاہوں اور حکام وقت کی وقعت نہ کرے۔ ساتویں وہ جو اپنے دشمنوں سے بیٹھ کر اپنے دوستوں کی بات نہ کرے۔

اُس کی بات پر توجہ نہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے کھانے پر ایسے لوگوں کو بلاؤ جن سے محض خدا کے لئے دوستی ہو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایک برادر مومن کو جس سے محض خدا کے لئے دوستی رکھنا ہے۔ پیٹ بھر کھانا کھلا دے تو وہ میرے نزدیک اُس سے بہتر ہے جو دس مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

فرمایا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مہمان کے ساتھ کھانا کھانے تھے تو خود سب کے پہلے شروع فرماتے تھے اور سب کے بعد ہاتھ روکتے تھے (تاکہ مہمان بھیک نہ رہ جائے)۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص کسی گروہ کو پانی پلائے اُسے لازم ہے کہ خود سب کے بعد پانی پیئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بند صحیح منقول ہے کہ جب برادر مومن تھا سب گھر آئے تو اُس سے یہ دریافت نہ کرو کہ آج تم نے کھایا ہے یا نہیں بلکہ جو کچھ موجود ہو لے آؤ کیونکہ جو امر وی اسی میں ہے کہ ماحضر حاضر کر دیا جائے۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہزار درہم کھانے میں صرف کرے اور ایک مومن اُس میں سے کھالے تو وہ اسراف نہ ہوگا۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص خدا پر ایمان لایا ہے اور قیامت پر اعتقاد رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ ہے کہ اُس کی عزت کی جائے اور اُس کے لئے کھانا وجہ حلال سے مہیا کیا جائے۔

بہت سی حدیثیں اس بارہ میں وارد ہوئی ہیں کہ جب کوئی مہمان آتا ہے تو وہ اپنی روزی ساتھ لاتا ہے۔ (فیضِ خدا ہے) جب وہ کھانا کھا چکتا ہے تو صاحب خانہ کی بخشش ہو جاتی ہے۔

دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب وہ گھر سے جاتا ہے تو صاحب خانہ اور اُس کے اہل و عیال کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک لقمہ جو برادر مومن میرے

پاس بیٹھ کر کھاٹے مجھے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر میں تین مومنوں کو کھانا کھلاؤں تو میرے نزدیک سات غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن اپنے مہمان کی آواز سن کر خوش ہو اُس کے تمام گناہ بخش دئے جائیں گے گو اُس نے زمین و آسمان کو معصیت خدا سے پر کر دیا ہو۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس گھر میں مہمان نہ آئے گا اُس میں فرشتے بھی نہ آئیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برادر مومن کے جو حقوق مومن پر واجب ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ ضیافت کرے قبول کرے۔
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمام حافریں اور غائبیں کو وصیت کرتا ہوں کہ مسلمان کی ضیافت رو نہ کرنا گو فاصلہ پانچ میل کا ہو۔ کیونکہ قبول ضیافت ان امور میں سے ہے جو لازماً دین ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی مومن مجھے بھیڑ کے ایک دست کے لئے طلب کرے (یعنی اس کے سوا اُسے کسی اور چیز کے تیار کرنے کا مفذور نہ ہو) تو میں ضرور جاؤں گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سب سے بدتر محرومی یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے برادر ایمانی کی دعوت کرے اور وہ اُسے قبول نہ کرے۔

(۱۰)

خلال کی فضیلت اور اس کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے مسواک، خلال اور سبکی لائے اور عرض کیا کہ خلال سے دانتوں کی جڑیں مستحکم ہو جاتی ہیں اور دانتوں کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ روزی بڑھتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ چوب گُل اور چوب درخت انار سے خلال مت کرو۔ ان دونوں سے مانجھوہ کے مادہ کو حرکت ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص فتنے کی لکڑی سے خلخال کرے۔ چھ دن تک اُس کی حاجت پوری نہ ہوگی۔ فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درخت تھرا کے پتے کے اور فتنے کے جو کوئی اور چیز مل جاتی تھی اس سے خلخال کر لیتے تھے۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درخت انار اور درخت پھولدار اور فتنے ان تینوں کی لکڑی سے خلخال کرنے کو منع فرمایا ہے یہ بھی فرمایا کہ ان سے بالآخر رے کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جھاؤ کی لکڑی سے خلخال کرنے سے مفلسی اور حماقت پیدا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مہمان کے حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس کے لئے خلخال مہیا کرو۔ یہ بھی فرمایا کہ خلخال کرو کیونکہ فرشتے اس سے زیادہ کسی چیز کو دشمن نہیں سمجھتے جیسا کہ کسی شخص کے دانتوں میں کوئی کھانا دیکھنا حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طعام کا جو حصہ دانتوں کی جڑوں میں رہ جائے اُسے تو کھالو اور جو دانتوں کے درمیان میں رہ جائے اُسے پھینک دو۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کچھ خلخال کے ذریعہ سے نکالا جائے اُسے نہ کھاؤ کہ اُس سے اندرونی زخم پیدا ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کچھ خلخال کے ذریعہ سے نکلے اُسے پھینک دو۔
حدیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ کھانے کے بعد سعد (ناگرموتھا) یا اُششان سے اندر اور باہر سے مُمنہ دھو لینا چاہیے۔

(۱۱)

پانی کی فضیلت اور اُس کی قسمیں

احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ دنیا و آخرت میں سب سے بہتر پینے کی چیز پانی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص دُنیا کے پانی سے محفوظ و نفلذ ہوگا۔ اُس کو

خدا نے تعالیٰ شرا بہائے بہشت سے بھی متلذذ کرے گا۔

کسی شخص نے اُن حضرت سے دریافت کیا کہ پانی کا مزہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زندگانی کا۔

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا مگر کافر خدا پر ایمان نہ لائے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے آیہ کریمہ **لَقَدْ كُنْتُمْ لَنَا كُفَّارًا نَّكَارًا** عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کی تفسیر میں منقول ہے کہ اُن نعمتوں سے مراد تازہ خرما اور ٹھنڈا پانی ہے۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے آب زمزم بہتر ہے اور آب برسموت جو مین میں ہے وہ روئے زمین کے تمام پانیوں سے بدتر ہے کیونکہ کافروں کی روئیں وہاں وارد ہوتی ہیں اور دن رات معذب رہتی ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ آب زمزم جس درو کے لئے پیاجائے وہاں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ آب زمزم ہر مرض کے لئے شفا ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ جس مطلب کے لئے پیاجائے وہ مطلب حاصل ہوتا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مینہ کا پانی پیو کہ وہ بدن کو پاک و صاف کرتا ہے اور بیماریوں اور درووں کو بدن سے نکال دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آؤلہ کھانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اولہ کھانا بدن کے لئے نافع ہے۔

مصارف سے روایت ہے کہ ایک شخص ہمارے دوستوں میں سے کہ معظریہ میں بیمار ہو کر

بیحال ہو گیا۔ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں جا کر اُس کا حال عرض کیا

فرمایا کہ میں تمہاری خدمت میں آؤں گا مگر تمہارے پرنا لے کر پانی پلا دیتا ہوں اس پانی کی

تمناش کی مگر کہیں نہ ملا۔ اتفاقاً سے ایک ابراہیم لڑک اور جیک پیدا ہوئی۔ پھر مینہ برسایا ایک

بیالہ پرنا لے کے پانی سے بھر کر چار کے پاس آیا۔ اُس کا بیٹا تھا کہ آرام آ گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس لڑکے کا گلا آب فرات سے اٹھایا

یا پھر نہ لے سکا۔ لہذا وہ مینہ سے دنیا میں سوال کیا جائے گا۔

تہہ باش میں برسنے والے برف کے گولے۔ تزار

جائے وہ ہم اہل بیت کے دوستوں میں سے ہو گا۔ یہ بھی فرمایا کہ دو پرنا لے بہشت کے برابر دریائے فرات میں گرتے رہتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ اگر میرے اور دریائے فرات کے درمیان بہت بڑا فاصلہ بھی ہو گا تو بھی میں حصول شفا کے لئے اُس دریا پر جاؤں گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر میں پاس رہتا ہوتا تو ہر صبح و شام دریائے فرات پر جانا پسند کرتا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر اہل کوفہ اپنے بچوں کے گلے آبِ فرات سے اٹھاتے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ سب کے سب مومن ہوتے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک فرشتہ ہرات کو آتا ہے اور تین مثقال مشک بہشتِ آبِ فرات میں ڈال جاتا ہے۔ اور کوئی نہر مشرق و مغرب دنیا میں ایسی نہیں ہے جس کی برکت نہرِ فرات سے زیادہ ہو۔

بہت سی احادیث میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ ان گرم پانیوں سے شفا طلب نہ کرو جو پہاڑوں میں ہوتے ہیں اور جن میں گندھک کی بو آتی رہتی ہے یہ بھی فرمایا کہ ان کی گرمی جہنم کی گرمی سے ہے۔

حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام نے فرمایا کہ ہماری ولایت اور دوستی تمام پانیوں پر عرض کی گئی جس پانی نے قبول کر لی شریں و خوشگوار ہو گیا اور جس نے قبول نہ کی وہ کھاری و تلخ رہا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اس بات کو کہ وہ جانتے تھے کہ کوئی شخص کڑوے پانی سے اور اُس پانی سے جس میں گندھک کی بو آتی ہے طلب شفا کرے۔ یہ بھی فرمایا کہ نہ تھے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان کے وقت سب پانیوں کو بلایا سب نے حسرت کا کہنا مانا سوائے آبِ تلخ اور اس پانی کے جس میں گندھک کی بو آتی ہے۔ پس آپ نے ان دونوں پر لعنت کی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ صبر کے نل کا پانی دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ٹھنڈا پانی حرارت کو فر کر دیتا ہے۔ صفر

ہر ورد کے لئے نافع ہے۔ اور کسی طرح نقصان نہیں پہنچاتا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ٹھنڈا پانی پینے میں سب سے زیادہ لطف ہے۔
حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا کہ اُس جوش کئے ہوئے پانی سے جسے
سات دفعہ جوش دیا گیا ہو اور ہر مرتبہ برتن بدل دیا گیا ہو بخار جاتا رہتا ہے۔ اور پاؤں اور
پنڈلیوں میں قوت آجاتی ہے۔

ابن ابی طیفور طبیب سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت
میں گیا اور اُن حضرت سے زیادہ پانی پینے کو منع کیا تو آپ نے فرمایا کہ پانی پینا کسی طرح بُرا
نہیں ہے طعام کو معدے میں مضحک کرتا ہے غصہ کو کم کرتا ہے عقل کو بڑھاتا ہے اور صفا کو
گھساتا ہے۔

ایک اور شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا اُس وقت حضرت
خرما تناول فرماتے تھے اور اُس پر پانی پیتے جاتے تھے۔ اُس نے عرض کیا کہ اگر آپ خرما کے
بعد پانی نہ پئیں تو بہتر ہے ارشاد فرمایا کہ میں خرما کھاتا ہی اس لئے ہوں کہ پانی کا ذائقہ اچھا معلوم ہو۔

(۱۲)

پانی پینے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندہ پانی پی کر حضرت امام حسین علیہ السلام
اور اُن کے اہلبیت کو یاد کرے اور اُن حضرت کے قابِلین پر لعنت کرے تو حق تعالیٰ ایک لاکھ
نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹا دیگا اور ایک لاکھ درجے اُس کے بلند
کرے گا اور اُس کو اس قدر ثواب ہوگا کہ گویا ایک لاکھ بندے اُس نے خدا کی راہ میں آزاد کئے اور
حق تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو خوشحال اور مطمئن خاطر معشور کرے گا اور اگر پانی پیکر یہ کہے تو بہتر ہے۔
صَلُّوْاۤ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی الْحُسَيْنِ وَاٰهْلِ بَيْتِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَلْعِزَّةِ اللّٰهِ عَلٰی قَتْلِہِ الْحُسَيْنِ وَ
اَعْدَآئِہِ۔

سید حسین اور اُن کے اہل بیت اور ان کے صحابہ پر اللہ کا درود موار حسین کے قاتلوں اور حسین کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت و

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص ایک پیاس پانی نہیں پینے پاتا کہ خدائے تعالیٰ اُس کو پانی پینے ہی میں بہشتی کر دیتا ہے اور صورت اُس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ شخص پانی پینے میں ٹھہر جائے اور خدا کی تعریف کرے پھر پیئے اور ابھی پیاس باقی ہو پھر ٹھہرے اور خدا کی تعریف کرے پھر پیئے۔ خداوند عالم اس تعریف کے سبب سے بہشت اُس پر واجب کر دیتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پانی پیتے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا زَاوِلًا وَ لَمْ یَسْقِنَا مَلْحًا اُجَاجًا وَ لَمْ یُبِّؤْ اِخْذًا یَدُنَا یَدُنَا۔

دوسری روایت میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پانی پینے سے پہلے بسم اللہ کہہ لے پھر ایک گھوٹ پیکر ٹھہر جائے اور پھر بسم اللہ کہہ لے اور پھر بعد پانی پی چکنے کے الحمد للہ کہے جب تک وہ پانی اُس کے پیٹ میں رہے گا خدا کی تسبیح پڑھے گا اور اُس کا ثواب پینے والے کے لئے لکھا جائیگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب نورات میں پانی پینا چاہے تو پانی کے برتن کو حرکت دے اور یہ کہے یا مَاءُ زَمْزَمَ وَمَاءُ فَرَاتٍ یَقْرَأُ ثَلَاثَ السَّلَامِ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ جو شخص رات کو پانی پئے تین مرتبہ یہ پڑھے۔ عَلَیْكَ السَّلَامُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ وَمَاءِ الْفَرَاتِ۔ رات کا پانی پینا اُس کو نقصان نہ کرے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ پانی پینے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانِیْ فَاَرَوَانِیْ وَ اَعْطَانِیْ فَاَرْضَانِیْ وَ عَاْفَانِیْ وَ کَفَانِیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ تَسْقِیْہِ فِی الْمَعَادِ مِنْ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَ تَسْحَدَہٗ بِوُاقْفَتِہٖ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ آمین

اے سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو ہمیں صاف و شیریں پانی پلاتا ہے اور شور و کھاری پانی نہیں پلاتا، درمیانے گنہوں سے محفوظ نہیں کرتا۔ اے پانی زَمْزَم اور فَرَات کے پانی تجھ کو سلام کہتے ہیں۔ اے تجھ پر آب زَمْزَم اور آب فَرَات کا سلام ہو اے سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے پانی پلا کر سیراب کیا نعمتیں عطا فرما کر ارضی کی اور گنہ معاف فرما کر اور دن کا محتاج نہ رکھا۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے تو مجھے اپنی رحمت سے ان لوگوں میں سے گردان جن کو قیامت کے دن محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوض سے سیراب فرمائے گا اور اس شخصیت کی رنق سے خوش وقت کرے گا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ پانی زیادہ نہ پیو کہ وہ ہر قسم کا درد پیدا کرتا ہے اور جب تک درد کی تاب ہو دو امت پیو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کھانے پر زیادہ پانی پینا کوئی نقصان نہیں کرتا لیکن جب معدہ خالی ہو تو زیادہ پانی مت پیو۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص دو چھپے کھانا کھائے اور اُس پر پانی نہ پیے تو مجھے تعجب ہے کہ اُس کا معدہ پھٹ کیوں نہیں جاتا۔
علمائے یہ بات مشہور ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو اور سنت ہے کہ تین مرتبہ کر کے پانی پیا جائے۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا اچھا ہے اور افضل یہ ہے کہ تین مرتبہ کر کے پیا جائے دن کو کھڑے ہو کر پینا چاہیئے اور رات کو بٹھ کر۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دن میں کھڑے ہو کر پانی پینا طعام کو ہضم کرتا ہے اور رات کو کھڑے ہو کر پانی پینے سے پت اور صفرا کی زیادتی ہوتی ہے۔
دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا قوت بدن اور صحت جسم کا باعث ہوتا ہے۔
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کے وقت کھڑے ہو کر پانی مت پیو ورنہ اُس سے کوئی ایسا درد پیدا ہو جائیگا جس کا علاج سوائے اس کے کچھ نہیں کہ خدا آرام کر دے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو کسی قبر کے گرد نہ پھرو اور ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب مت کرو جو شخص ایسا کرے اور اُس پر کوئی بلا آ پڑے تو اُسے چاہیئے کہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔
ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مراد ان احادیث سے رات کو کھڑے ہو کر پانی پینا ہے۔
دوسروں سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین مرتبہ کر کے پانی پینا ایک ہی مرتبہ پی لینے سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر کوئی سیراب ہونے سے پہلے پانی پینے میں دم نہ لے تو وہ کیسا ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ

اس کے خلاف کرنے میں لذت ہے۔ کہا لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ ایک دم سے پانی پینا پیاسے اونٹ کا سا پینا ہے حضرت نے فرمایا پیاسے اونٹ کا سا پینا وہ ہے کہ جس میں پیتے وقت خدا کا نام نہ لیا جائے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر وہ شخص جو تمہیں پانی دے وہ تمہارا غلام ہو تو بیٹن دفعہ کر کے پیو اور اگر آزاد ہو تو ایک دم سے پی جاؤ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شامی برتنوں میں پانی پینا پسند تھا۔ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ سب برتنوں میں شامی برتن زیادہ نفیس ہے اور لوگ آنحضرت کے لئے شام کے برتن تحفے کے طور سے لایا کرتے تھے۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مٹی کے آنجھوٹے میں پانی پیتے تھے۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا گزرا ایک گروہ پر ہوا۔ جو پانی سے منہ لگا کر مثل چوپایوں کے پی رہے تھے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے پیو کہ اس سے بہتر تمہارے لئے کوئی برتن نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانی پینے کے آداب میں سے قابل خیال آداب یہ ہیں کہ ابتدا میں بسم اللہ کہیں اور اختتام پر الحمد للہ۔ آنجھوٹے میں دستی لگی ہو تو اُس کے سامنے سے اور اگر وہ کہیں سے ٹوٹا ہو یا چھید ہو تو اُس طرف سے نہ پینا چاہیے کیونکہ یہ دونوں موقع شیطان سے متعلق ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے منہ سے پانی میں مچھونک مارنے کو ممانعت فرمائی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانی میں مچھونک مارنا اُس وقت مکروہ ہے کہ دوسرا شخص موجود ہو اور وہ بھی اُس پانی میں سے پینا چاہے۔

دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے بائیں ہاتھ سے پانی پینے کو منع فرمایا ہے۔

اور فرمایا کہ پانی تھوڑا تھوڑا مزہ لے لے کر پیو ایک ہی مرتبہ نہ پی جاؤ کہ اس سے دردِ جگر و

در شکم پیدا ہوتا ہے۔

منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کبھی شیشے کے برتنوں میں پانی پیتے تھے جو شام سے حضرت کے لئے تحفہ آیا کرتے تھے اور کبھی لکڑی کے برتن میں کبھی چمڑے کے اور اگر کوئی برتن موجود نہ ہوتا تو چلو سے پی لیتے تھے۔

چوتھا باب

نکاح کی فضیلت عورتوں کے ساتھ رہنے سہنے اور مباشرت کرنے کے آداب
اولاد کی پرورش اور ان کے ساتھ میل جول رکھنے کے قاعدے

①

نکاح کی فضیلت اور اس کے آداب، مجرور ہونے
اور تارک الدنیا ہونے کی ممانعت

بسنہ ماٹے معتبر حجاب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کو زیادہ عزیز رکھنا پیغمبروں کے اخلاق میں داخل تھا۔ فرمایا کہ میرے خیال میں کسی مرد و مومن کے ایمان میں ترقی نہیں ہو سکتی سوائے اس کے کہ وہ عورتوں سے محبت رکھے۔ فرمایا کہ جسے عورتوں سے زیادہ محبت ہوتی ہے اُس کے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں پیغمبروں کی سنت میں داخل ہیں اول خوشبو سونگھنا، دوسرے جو بال بدن پر ضرورت سے زیادہ ہیں ان کو دور کرنا۔ تیسرے عورتوں سے زیادہ مانوس ہونا اور ان سے زیادہ مفاربت کرنا۔

بہت سی سندوں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں نے تمہاری دنیا میں سے عورتوں اور خوشبو کو پسند کیا ہے اور نماز میری آنکھوں کی روشنی ہے۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ سبین بخفی نے عورتوں خوشبو اور لذیذ کھانوں کو ترک کر کے عبادت اختیار کر لی تھی اور اس باب میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک عریضہ بھی لکھا تھا۔ اُن حضرت نے جواب میں لکھا کہ عورتوں کی نسبت جو تم دریافت کرتے ہو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی کتنی ازواج محض ۹ اور لذیذ کھانوں کو جو دریافت کرتے ہو خیال کرو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ گوشت اور شہد تک تناول فرمایا کرتے تھے نیز آنحضرتؐ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے ایک عورت سے شادی کی اُس نے نصف دین کی حفاظت کی اور باقی نصف میں تقوے کی ضرورت رہی۔ یہ بھی فرمایا کہ تم میں سب بدتر مجرّد لوگ ہیں۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ مومن کو کون سی چیز اس بات سے مانع ہے کہ وہ نکاح کرے شاید اُسے خداوند تعالیٰ ایسا فرزند عطا کرے جو زمین کو کلمہ لا الہ الا اللہ سے زمینت دے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص میری سنت کو دوست رکھتا ہے اُسے چاہیئے کہ نکاح کرے اور جو میری سنت کا پیرو ہے یہ سمجھ لے کہ خواستگاری زن میری سنت میں داخل ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات کسی طرح گوارا نہیں کہ دنیا و مافیہا پوری پوری حاصل ہو جائے اور ایک رات بے عورت کے سوؤں۔ یہ بھی فرمایا کہ عورت والے کی دو رکعت نماز مرد مجرّد کی ساری ساری راتوں کی نمازوں اور تمام تمام دنوں کے روزوں سے بہتر ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص افلاس و پریشانی کے ڈر سے نکاح نہ کرنا ہو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ خدا سے بدگمان ہے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے: **وَإِنْ يَكُونُوا مِنْكُمْ قَوْمٌ يَبْغُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ**

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عثمان ابن مطعون کی زوجہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئی اور یہ عرض کی یا رسول اللہ عثمان دن بھر روزے رکھتے ہیں رات رات بھر نماز پڑھتے ہیں اور میرے پاس نہیں آتے۔ حضرت غضبناک ہو کر عثمان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”اے عثمان خدا نے مجھے رہبانیت کے لیے مبعوث نہیں فرمایا بلکہ دین مستقیم و سہل و آسان کے لیے مبعوث کیا ہے میں روزہ بھی کھتا ہوں۔“

نماز بھی پڑھنا ہوں اور اپنی عورتوں سے مباشرت بھی کرتا ہوں۔ جو شخص میرے دین کا خواستگار ہو اُسے چاہیے کہ میری سنت پر عمل بھی کرے اور جہاں میری اور سنتیں ہیں یہ بھی ہے کہ عورتوں سے نکاح و مباشرت کیا جائے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ تین عورتیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئیں۔ ایک نے عرض کیا کہ میرا خاوند گوشت نہیں کھاتا۔ دوسری نے عرض کیا کہ میرا خاوند خوشبو نہیں سونگھتا۔ تیسری نے عرض کی کہ میرا شوہر عورتوں سے مفاربت نہیں کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ بیت الشرف سے باہر تشریف لائے اور آثارِ قہر و غضب چہرہ مبارک سے نمایاں تھے اور رداے مبارک زمین پر گھسٹی چلی آتی تھی اسی حالت میں منبر پر تشریف لے گئے اور حمد و ثنائے پروردگار عالم ادا فرمانے کے بعد یہ ارشاد کیا کہ "کیا وجہ ہے کہ میرے اصحاب میں سے ایک گروہ نے گوشت کھانا خوشبو سونگھنا عورتوں سے مفاربت کرنا ترک کر دیا ہے۔ میں خود گوشت بھی کھاتا ہوں خوشبو بھی سونگھتا ہوں عورتوں سے مفاربت کرتا ہوں جو شخص میری سنت کے خلاف ہے وہ میری امت سے خارج ہے۔"

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی کہ میرا شوہر میرے پاس نہیں آتا حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے آپ کو خوشبو سے معطر کیا کرتا کہ وہ تیرے پاس آئے۔ اُس نے عرض کی میں نے ہر خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کر کے دیکھ لیا وہ بہر صورت دور ہی رہا۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اگر اُسے تجھ سے مفاربت کرنے کا ثواب معلوم ہوتا تو وہ ہرگز دور نہ رہتا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ اگر وہ تیری جانب متوجہ ہوگا تو فرشتے اسے احاطہ کریں گے اور اُسے اتنا ثواب ملے گا گویا تلوار کھینچ کر خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے اور جس وقت تجھ سے جماع کرے گا اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے دم خیزاں میں پتے جھڑ جاتے ہیں اور جس وقت غسل کرے گا تو کوئی گناہ اُس کے ذمہ باقی نہ رہے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عبادِ لہار کی دو رکعت نماز مجرؤ کی نسبت رکعتوں سے بہتر ہے۔

عورتوں کی قسمیں اور ان میں سے اچھی کون کون سی ہیں اور بُری کون کون سی

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورت بمنزلہ اُس گلو بند کے ہے جو تم اپنی گردن میں باندھتے ہو اور یہ دیکھ لینا تمہارا کام ہے کہ کیسا گلو بند تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

فرمایا کہ پاک دامن اور بدکار عورت کسی طرح برابر نہیں ہو سکتی۔ پاک دامن کی قدر و قیمت سونے چاندی سے کہیں زیادہ ہے بلکہ سونا چاندی اُس کے مقابل بیچ ہے اور بدکار عورت خاک کے برابر بھی نہیں بلکہ خاک اُس سے کہیں بہتر ہے اور میرے جدِ امجد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ اپنی بیٹی اپنے ہم کفو اور اپنے مثل کو دو اور اپنے ہم کفو اور اپنے مثل ہی سے بیٹی لو اور اپنے نطفے کے لئے ایسی عورت تلاش کرو جو اُس کے لئے موزوں ہو تاکہ اُس سے لائق فرزند پیدا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مال و حسن و جمال کے لئے نکاح کرے گا وہ دونوں سے محروم ہے گا اور جو شخص پرہیزگاری اور دین کے لئے نکاح کرے گا حق تعالیٰ اُس کو مال بھی دے گا اور جمال بھی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ پاک دامن عورت سے شادی کرو کہ زیادہ اولاد پیدا ہو اور خوبصورت عورت پر جس سے اولاد نہ پیدا ہوتی ہو نہ مرد کیونکہ مجھے کل قیامت کے دن اور پیغمبروں کی اُمت پر تمہارے ہی سبب سے مہابات کرنی ہوگی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ جو بچے چھوٹے مرجاتے ہیں وہ عرشِ الہی کے نیچے اپنے والدین کے لئے طلبِ مغفرت کیا کرتے ہیں اور مشک و عنبر و زعفران کے پہاڑ پر حضرت سارہ علیہا السلام اُن کی پرورش میں مشغول ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اُن کی نگہبانی میں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایسی کنواری عورتوں سے خواستگاری کرو جن کے منہ سے خوشبو زیادہ آتی ہو جن کے رحم میں قبولِ نطفہ کی خاصیت زیادہ ہو۔ جن کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ ہونے کی اُمید ہو جن کے ارحام سے اولاد زیادہ پیدا ہو۔ آیا تمہیں یہ معلوم نہیں ہے کہ میں کل قیامت کے روز تمہاری کثرت پر فخر و مہابات کروں گا تا آنکہ وہ بچہ بھی شمار میں آجائے گا جو ناتما رہ گیا اور

ساقط ہو گیا ہو بلکہ اس قسم کا بچہ تو غصہ کی حالت میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور جب حق تعالیٰ اُسے بہشت میں داخل ہونے کا حکم کرے گا تو وہ عرض کرے گا کہ جب تک میرے باپ یاں پہلے بہشت میں نہ جا لیں گے میں نہ جاؤں گا۔ اُس وقت منجانب پروردگار عالم ایک فرشتے کو حکم ہوگا کہ اس کے ماں باپ کو لا کر داخل بہشت کر دو پھر اُس بچے سے خطاب ہوگا کہ تجھ پر ہماری رحمت بہت زیادہ ہے اور اُسی رحمت کے باعث تم نے اُنھیں بھی داخل بہشت کیا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس عورت کی خواستگاری کی جائے اُس میں یہ صفتیں ہونی چاہئیں۔ رنگ گندمی۔ پیشانی فراخ۔ آنکھیں سیاہ۔ قدمیانہ سُمرین بھاری اگر کسی کو ایسی عورت میسر آئے اور وہ اُس کا خواستگار بھی ہو اور مہر دینے کو نہ ہو تو وہ زر مہر مجھ سے لے جائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کسی مشاطہ کو کسی عورت کی خواستگاری کے لئے بھیجتے تھے تو یہ فرماتے تھے کہ اُس کی گردن کو سونگھ لینا کہ اس میں سے خوشبو آتی ہو ٹخنے اور ایڑی کے بیچ کا حصہ پُر گوشت ہو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوبصورت عورت مرد کی خوش نصیبی کی دلیل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت تم کسی عورت کی خواستگاری کرو تو اُس کے بالوں کی نسبت دریافت کر لو کیونکہ بالوں کی خوبصورتی نصف حُسن ہے۔

بسنہ معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اولاد زیادہ پیدا ہوتی ہو۔ شوہر کی خیر خواہ ہو اور صاحبِ عفت ہو۔ اپنے اعزاء و اقربا میں عزت رکھتی ہو۔ اپنے شوہر سے دینی ہو اور اپنے شوہر کے لئے بناؤ اور اظہارِ شاکست کرتی ہو۔ غیروں سے حیا کرے اور عفت کو کام لائے۔ شوہر کا کہنا سُنے اور اُس کے حکم کو مانے اور جب شوہر اُس سے خلوت کرے تو مضائقہ نہ کرے اور اُس کی خواہش میں حارج نہ ہو۔ مگر شوہر کو مباشرت کے لیے مجبور نہ کرے۔ بعد اس کے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو اپنی قوم میں ذلیل ہو اور اپنے شوہر پر مسلط۔ بچے نہ جننی ہو۔ کینہ ور ہو۔ بدکاری کی پروا نہ کرے۔ جب شوہر موجود نہ ہو دوسروں کے دکھانے کے

لئے بناؤں گھاڑ کرے جب شوہر آجائے پر وہ نشین بن بیٹھے اُس کی بات نہ سنے اُس کی اطاعت نہ کرے اور جب شوہر اُس سے خلوت کرے تو تہذیب کے مانند اس کے ارادے میں حاج ہو۔ اُس کا عذر کبھی قبول نہ کرے اور اُس سے جو حق تلفی ہو جائے اُسے کبھی نہ بخشے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری زوجہ اس قسم کی ہے کہ جب میں گھر میں آتا ہوں تو میرا استقبال کرتی ہے۔ جب باہر نکلتا ہوں تو مشاغت کرتی ہے۔ جب مجھے غمگین دیکھتی ہے تو دریافت کرتی ہے کہ کیا فکر ہے اور کہتی ہے کہ اگر فکر معاش ہے تو خدا تمہاری اور سب بندوں کی روزی کا کفیل ہے اور اگر فکر معاد ہے تو خدا اس فکر کو اور زیادہ کرے۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کے کچھ کارکن ہیں، عورت انہیں کارکنوں میں سے ہے اور جتنا اجر کسی شہید کو مل سکتا ہے اُس سے نصف اسے ملے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری امت میں سے بہتر عورت وہ ہے جس کا حسن سب سے زیادہ ہو اور مہر سب سے کم ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عورت کی اعلیٰ درجے کی خوبی تو یہ ہے کہ اس کا اندام نہانی کم ہو اور اُسے جتنا دشوار نہ ہو اور بدترین صفت یہ ہے کہ مہر زیادہ ہو اور جتنا اُسے دشوار ہو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تمہاری عورتوں میں سب سے بہتر قریشی عورتیں ہیں کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے اور تمام قبیلوں کی عورتوں سے زیادہ مہربان اور اپنی اولاد کے لئے سب سے زیادہ رحیم اور اپنے شوہروں سے کسی وقت انکار نہیں کرتیں اور غیروں کے مقابلہ میں عفت کام میں لاتی ہیں۔ اس زمانے میں زمانِ قریش کی مصداق بیداریاں ہیں۔

دوسری معینہ حدیث یہ ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے کہ جب میں کسی مسلمان کے واسطے دنیا و آخرت کی خوبیاں جمع کرنا چاہتا ہوں تو میں اس کو دل ایسا دیتا ہوں کہ ہر مصیبت واسطے کی مصیبت پر رحم کرے اور میرے لئے خضوع و خشوع کرے۔ اور زبان ایسی دیتا ہوں جو ہر وقت میرا ذکر کرے اور بدن ایسا جو ہر بلا پر صبر کرے اور عورت ایسی کہ جب اُسے دیکھے خوش ہو جائے اور جب یہ شوہر کہیں جائے تو عفت و عصمت کو کام میں لائے اور اُس کا مال ضائع نہ کرے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا غفلت مند اور صاحب نرذرت تھا اُس کا ایک بیٹا ایک سی بی بی سے نکلا جو عقیقہ اور صالحہ تھی اور یہ لڑکا شکل و شمائل میں اپنے باپ سے بہت مشابہ تھا اور دو بیٹے دوسری بی بی سے تھے جو صاحب عفت نہ تھی جب اُس کی وفات کا وقت ہوا تو بیٹوں سے یہ کہہ کر مرا کہ میرا کل مال تم میں سے ایک کا ہے اب ہر ایک دعویٰ کرتا تھا کہ ماں میرا ہے۔ آخر مقدمہ قاضی کے پاس گیا قاضی نے کہا کہ فیصلے سے پہلے اُن تینوں بھائیوں کے پاس جاؤ جو عقل میں بہت مشہور ہیں حسب الحکم پہلے اُن میں سے ایک کے پاس گئے۔ یہ ایک بڑھا آدمی تھا اس نے کہا کہ میرے فلاں بھائی کے پاس جاؤ جو مجھ سے بھی بڑا ہے چنانچہ اُس کے پاس گئے اُسے ادھیڑ عمر کا پایا۔ اُس نے کہا مجھ سے جو بڑا بھائی ہے اُس کے پاس جاؤ جب اُس کے پاس پہنچے تو اُسے جو ان پاپا پس اپنا حال بیان کرنے سے پہلے اُس سے یہ سوال کیا کہ تمہارا چھوٹا بھائی کس سبب بڑھا ہو گیا اور تم جو سب سے بڑے ہو کیوں جوان ہو؟ اُس نے کہا کہ میرے چھوٹے بھائی کی عورت بہت بد ہے اور وہ اُس کی بدیوں پر صبر کرتا ہے اس خیال سے کہ وہ کسی اور ایسی بلا میں مبتلا نہ ہو جائے جس پر صبر نہ ہو سکے یہی وجہ ہے کہ وہ سب سے زیادہ بڑھا معلوم ہوتا ہے۔ رہا دوسرا بھائی اُس کی عورت ایسی ہے کہ کبھی اُسے خوشحال رکھتی ہے اور کبھی رنجیدہ اسی وجہ سے وہ ادھیڑ ہے اور میری عورت مجھے ہمیشہ خوش رکھتی ہے اور کبھی آزرہ نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ میں جوان ہوں۔ بھائیوں نے یہ کیفیت سن کر اپنا قصہ اُس سے بیان کیا اُس نے کہا کہ پہلے تم اپنے باپ کی ہڈیاں نکال کر جلاؤ اور پھر میرے پاس آنا میں تمہارا فیصلہ کر دوں گا جب وہ چلے تو چھوٹے بھائی نے تلوار اٹھالی اور دونوں بڑے بھائیوں نے گدالیں لے لیں باپ کی قبر پر پہنچ کر بڑے بھائیوں نے گدالیں لگانی شروع کر دیں کہ قبر کو کھودو گدالیں اور چھوٹے نے تلوار کھینچی کہ میں اپنے باپ کی قبر کو کھودوں گا۔ میں نے نے دعویٰ چھوڑا۔ جاؤ سب مال تمہیں لے لو۔ پھر مقدمہ قاضی کے پاس گیا۔ قاضی نے تمام مال چھوٹے بیٹے کو دلوادیا اور بڑوں سے کہا کہ دیا کہ تم بھی اگر اُس مرحوم کی اولاد ہونے تو جس طرح چھوٹے بیٹے کو محبت فرمادی باپ کی ہڈیاں کھودنے اور جملانے سے مانع ہوئی تمہیں بھی مانع ہوتی۔

نکاح اور نکاح کے ارادے کے آداب

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کی درخواست کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور جملہ الہی بجالائے اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیدُ اَنْ اَتَزَیَّجَ فَقَدِّ رِّیْ مِنَ النِّسَاءِ اَعْقِبْنَ فَرَجًا وَّ اَحْفَظْهُنَّ لِیْ فِیْ نَفْسِہَا وَمَالِیْ وَاَوْ سَعْمَہُنَّ لِیْ رِزْقًا وَاَعْظَمْهُنَّ لِیْ بَرَکَۃً فِیْ نَفْسِہَا وَمَالِیْ اِنِّیْ اَتَرَکُ فَقَدِّ رِّیْ مِنْہَا وَلَدًا طَیِّبًا تَجْعَلْہُ خَلْفًا صَالِحًا فِیْ مَعِیَوَتِیْ وَبَعْدَ مَوْتِیْ۔ ۱۷

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ رات کے وقت نکاح کرنا سنت ہے۔

حدیث موثق میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو خبر پہنچی کہ ایک شخص نے دن میں ایسے وقت نکاح کیا ہے کہ ہوا گرم چلتی تھی۔ فرمایا مجھے گمان نہیں ہے کہ اُن میں آپس میں محبت و اتفاق ہو چنانچہ تھوڑے ہی عرصے کے بعد جدائی ہو گئی۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ شوال کے مہینے میں نکاح کرنا اچھا نہیں ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قمر در عقرب میں نکاح یا زفاف کرے اُس کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص تحت الشعاع میں نکاح یا زفاف کرے وہ یاد رکھے کہ اُس کا جو لطف منعقد ہوگا وہ خلقت تمام ہونے سے پہلے ساقط ہو جائے گا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کا دن منافی اور نکاح کا دن ہے۔ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ نکاح میں رُخول کو بلانا۔ ان کو کمانا کھلانا اور خفہ نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا سنت ہے۔

۱۸۔ اَللّٰہِ اِرادہ ہے کہ میں نکاح کروں تو میرے لیے عورتوں میں سے اسی مقدور و جامعہ غفت میں سے رُخمی مونی۔ اور یہی خاطر اپنے نفس اور میرے مال کی ریکے زیادہ حفاظت کرنے والی مواد میرے ہے۔ دسے دسے۔ قے دے۔

وای مواد اسی طرح برکت میں بھی میرے بیٹے سے رُخمی مونی ہو کہ مجھے اُس کے بطن سے ایک با۔

عنایت کیجیو جو میری رست میں اور مے کے بعد میری نمک یادگار ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ نکاح کے وقت کھانا دینا پیہنوں کی سنت ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے جب میمونہ سے نکاح کیا تو خنیس لوگوں کو کھلایا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن ضروری ہے۔ دوسرے دن

کچھ خرچ نہیں اور تیسرے دن ربا کاری۔

منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے جب مامون خلیفہ کی بیٹی سے نکاح

کیا تھا تو یہ خطبہ پڑھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَقْرَرَا بِنِعْمَتِہٖ وَاِلٰہِ الْاَلٰہِ اَحْلَمَا بِوَحْدَانِیَّتِہٖ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِہٖ بِرَبِّیَّتِہٖ وَعَلٰی اَرْوَصِیَّآءِہٖ مِنْ عِزَّتِہٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ كَانَ مِنْ

فَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی اَرْوَآءِنَا اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحُلُولِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهُ وَاَنْلِحُوا لَوْ

یَا فِی مِنْکُمْ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَاَمَّا لَکُمْ اِنْ یَکُونُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِہُمُ اللّٰہُ مِنْ

فَضْلِہِ وَاللّٰہُ وَسِعَ عَلِیْمٌ۔ ۲

اس سے بڑے بڑے اور خطبے مسبوط کتابوں میں لکھے ہیں اور اس رسالہ میں اُن سب کے

لکھنے کی گنجائش نہیں اور نکاح کے صیغوں کا حقیر نے ایک علیحدہ رسالہ تصنیف کر دیا ہے۔

زفاف اور مہبستری کے آداب

جس وقت قمر و عرف بیاخت الشعاع میں ہوں زفاف کرنا مکروہ ہے اور حیض و نفاس کی حالت

میں یہ قسم کا حلو ہے جو خرمار و عن اور کشک سے (یعنی دوغ خشک سے تیار کیا جاتا ہے۔ دوغ کے معنی ہیں دہی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اقرار کلاؤ محمد رسول اللہ ہے اور توحید کے غموس کا ثبوت کلاؤ لا الہ الا اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ

اپنی مخلوق کے سرور و رجا بہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ پر اور اُن کی اولاد میں جو برگزیدہ ہوئے ہیں اُن پر اپنی رحمت نازل

کرے۔ اما بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر جو کچھ فضل و کرم فرمایا ہے اُس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُن کو حلال کے ذریعہ

سے مستغنی فرما دیا ہے کہ حرام کی ضرورت نہ پڑے پس اُس مقدس ذات نے فرمایا کہ تم میں جو مرد بے عورت ہوں یا عورت

بے مرد کے اُن کے نکاح کر دو اور اسی طرح تمہارے غلام اور لونڈیوں میں جو نیک ہوں اُن کے بھی نکاح کر دو اور

گردہ مجلس ہوں کے تو اللہ تعالیٰ اُن کو ایسے فضل سے مستغنی کر دیکر کیونکہ اللہ وسعت عطا کرنے والا اور صاحب علم ہے۔

میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے اور ناف سے زانو تک کسی عضو کو مس کرنا مکروہ ہے۔ پاک ہونے کے بعد اور غسل معینہ سے پہلے بھی جماع کرنا اچھا نہیں اور اجتناب میں احتیاط ہے ہاں کوئی خاص ضرورت لاحق ہو تو چیزاں حرج بھی نہیں اس صورت میں عورت کو حکم دینا چاہیے کہ اندام نہانی کو درجہ ڈالے۔ پھر اس سے مقاربت کر لیں اور جو عورت استیضہ کی حالت میں ہو اگر وہ غسل یا اور اعمال جو اسے کرنے چاہئیں بجالائے تو اس سے جماع کر سکتے ہیں اور مسئلہ وطی فی الدبر میں اختلاف ہے بعض حرام جانتے ہیں اور بعض مکروہ تحریمی (قریب الحرام) بہر صورت اجتناب لازم و مفروض ہے اور جب آزاد عورت کے ساتھ جماع کیا جائے تو بہتر یہ ہے کہ منی فرج سے باہر نہ گرے اور بعض علما بغیر اجازت زوجہ اس طرح منی گرانے کو حرام جانتے ہیں مگر کنیز کے بارے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شب چہار شنبہ کو سہ سبزی نامناسب ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے سخت الشعاع میں جماع کرے وہ پہلے اپنے دل میں قرار دے لے کہ خلقت تمام ہونے سے پہلے حمل ساقط ہو جائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مہینے کے اول۔ اوسط اور آخر میں جماع نہ کرو کیونکہ ان اوقات میں جماع کرنا باعث اسقاط ہوتا ہے اور اگر اولاد ہو بھی جائے تو ضرور ہے کہ دیوانگی میں مبتلا ہوگی یا مرگی ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس شخص کو مرگی کا عارضہ ہوتا ہے یا اسے اول ماہ میں درد ہوتا ہے یا وسط میں یا آخر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے حالت حیض میں جماع کرے اور اس سے بچ پیدا ہو تو وہ مرض بالآخر سے مبتلا ہوگا یا برص یا جذام میں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کا دشمن دو قسم کے آدمیوں کے سوا تیسرا نہیں یا تو ولد الزنا ہوگا یا اس کی ماں حیض میں حاملہ ہوئی ہوگی۔ کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے جماع کرے وہ مرغ کی طرح اس کے پاس نہ جائے بلکہ پہلے مساس اور دست بازی و خوش طبعی کرے بعد اس کے جماع کرے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر جماع کے وقت بات کی جائے تو خوف ہے کہ بچہ گونگا پیدا ہو۔ اور اگر اُس حالت میں مرد عورت کے اندام نہانی کی طرف دیکھے تو خوف ہے کہ بچہ اندھا پیدا ہو۔

دوسری روایت میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جماع کے وقت عورت کے اندام نہانی کی طرف دیکھنے میں کچھ حرج نہیں۔
کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جس وقت عورت یا مرد حنا وغیرہ کا خضاب باندھے ہوئے ہوں تو جماع نہ کریں۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر حالت جماع میں کپڑا عورت یا مرد کے منہ پر سے ہٹ جائے تو کیسا؟ فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔ پھر دریافت کیا کہ اگر کوئی حالت جماع میں اپنی عورت کا بوسہ لے تو کیسا؟ فرمایا کچھ حرج نہیں۔
لوگوں نے انھیں حضرت سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کو ننگا کر کے دیکھے تو کیسا؟ فرمایا کہ نہ دیکھنے میں لذت زیادہ ہے۔ پھر دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص ہاتھ یا انگلی سے اپنی زوجہ یا لونڈی کے اندام نہانی کے ساتھ بازی کرے تو کیسا؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں لیکن اپنے اجزائے بدن کے علاوہ اور کوئی چیز اُس مقام میں داخل نہ کرے۔
لوگوں نے دریافت کیا کہ آیا پانی میں جماع کر سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حمام میں جماع کرنے کو دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کو اُس مکان میں جس میں کوئی بچہ ہو اپنی عورت یا لونڈی سے جماع نہ کرنا چاہیے ورنہ وہ بچہ زنا کار ہو گا۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اپنی عورت سے ایسے مکان میں جماع کرے جس میں کوئی جاگتا ہو اور وہ ان کو دیکھے یا اُن کی بات یا سانس کی آواز سنے تو اولاد جو اس جماع سے پیدا ہوگی ناجی نہ ہوگی بلکہ زنا کار ہوگی۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام جس وقت مباشرت کا ارادہ فرماتے تھے تو نوکروں کو ملا دیتے تھے۔ اور دروازے بند کر دیتے تھے اور پردہ ڈال دیتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی کنیز سے جماع کرے اور پھر چاہے کہ غسل سے پہلے دوسری کنیز سے بھی جماع کرے تو اُسے لازم ہے کہ وضو کرے۔ حدیث صحیح میں وارد ہے کہ لونڈی سے ایسی حالت میں جماع کرنے کا کہ اُس مکان میں کوئی شخص ہو جو اُن کو دیکھے یا اُن کی آواز سنے کچھ مضائقہ نہیں۔

علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ مرد و لونڈیوں کے درمیان میں سو سکتا ہے مگر دو آزاد عورتوں کے بیچ میں نہیں سو سکتا۔

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص دو آزاد عورتوں یا لونڈیوں کے بیچ میں سوئے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ رو بقبلہ جماع کرنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے دریافت کیا کہ آیا مرد تنگاہو کر جماع کر سکتا ہے! فرمایا نہیں۔ علاوہ بریں نہ رو بقبلہ جماع کر سکتا ہے نہ پشت بقبلہ اور نہ کشتی میں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جس شخص کو حالت سفر میں غسل کے لائق پانی نہ ملے وہ جماع کرے سوائے اُس خاص صورت کے جس میں جماع نہ کرنے سے اس کی ذات کو کسی ضرر کا خوف ہو۔ بعض علماء ایسی حالت میں بلا کسی عذر قوی کے جماع کرنا حرام سمجھتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص محتلم ہو وہ غسل کرنے سے پہلے جماع نہ کرے اور فرمایا کہ اگر اس قول پر عمل نہ کرنے سے، اُس کے ہاں دیوانہ پن پیدا ہو تو اس وقت اپنے کو ملامت کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت آفتاب طلوع کرنا ہو یا طلوع کرنے کے بعد ابھی پورا روشن نہ ہوا ہو بلکہ زردی مائل ہو اور اسی طرح ڈوبنے سے پہلے

جب روشنی کم ہو گئی ہو اور زردی مائل ہو یا ڈوٹیا ہو ان اوقات میں جنب ہونا مکروہ ہے۔
 حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ شبِ اولِ ماہِ مبارک میں جماع کرنا مستحب ہے۔
 ابو سعید خدری سے منقول ہے کہ حضرت رسالتِ پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت علی
 علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ اے علیؑ جب دلہن تمہارے گھر آئے تو اُس کی جوتیاں اُترادو کہ
 وہ بیٹھے پھر اُس کے پاؤں دھوا کر اُس گھر کے دروازے سے کچھلی دیوار تک سب جگہ
 چھڑکوا دو کہ ایسا کرنے سے ستر ہزار قسم کی پریشانیاں تمہارے گھر سے دور ہو جائیں گی
 ستر ہزار قسم کی برکتیں داخل ہوں گی۔ ستر ہزار قسم کی رحمتیں تم پر اور اس دلہن پر نازل
 ہوں گی۔ اُس رحمت کی برکت اُس مکان کے ہر گوشے میں پہنچے گی اور وہ دلہن جب
 تک مکان میں رہے گی مرض دیوانگی۔ بالخورہ اور جذام سے محفوظ رہے گی۔ اے
 علیؑ اس دلہن کو سات دن دودھ۔ سرکہ دھنیا اور کھٹے سیب نہ کھانے دینا۔
 حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہؐ اُس کی کیا وجہ ہے فرمایا کہ ان
 چیزوں کے کھانے سے عورت کا رحم سرد پڑ جاتا ہے اور وہ بالآخر ہو جاتی ہے اور اُس
 کے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ اے علیؑ جو بوریہ گھر کے کسی کونے میں پڑا ہو اُس صورت سے
 بہتر ہے جس کے اولاد نہ ہوتی ہو۔

پھر فرمایا اے علیؑ اپنی زوجہ سے مہینے کے اول۔ اوسط۔ آخر میں جماع نہ کیا کرو کہ اُس
 کو اور اُس کے بچوں کو دیوانگی بالخورہ۔ جذام اور حنظل دماغ ہونے کا اندیشہ ہے۔ یا علیؑ
 نمازِ ظہر کے بعد جماع نہ کرنا کیونکہ بچہ جو پیدا ہوگا وہ پریشان احوال ہوگا۔ یا علیؑ جماع کے
 وقت باتیں نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو عجیب نہیں کہ گونگا ہو۔ اور کوئی شخص اپنی عورت
 کے اندامِ نہانی کی طرف نہ دیکھے بلکہ اُس حالت میں آنکھیں بند رکھے کیونکہ اُس وقت
 اندامِ نہانی کی طرف دیکھنا اولاد کے اندھے ہونے کا باعث ہوتا ہے۔ یا علیؑ جب کسی اور
 عورت کے دیکھنے سے شہوت یا خواہش پیدا ہو تو اپنی عورت سے جماع نہ کرنا کیونکہ بچہ
 جو پیدا ہوگا مخنث یا دیوانہ ہوگا یا علیؑ جو شخص حالتِ جنب میں اپنی زوجہ کے بستر پر لیٹا
 ہو اُسے لازم ہے کہ قرآن مجید نہ پڑھے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آسمان سے آگ برے اور

دونوں کا جلائے۔ یا علیٰ جماع کرنے سے پہلے ایک رومال اپنے لئے اور ایک اپنی زوجہ کے لئے مہیا کر لینا ایسا نہ ہو کہ تم دونوں ایک ہی رومال کام میں لاؤ کہ اُس سے اول دشمنی پیدا ہوگی اور آخر میں جدائی کی نوبت پہنچے گی یا علیٰ اپنی عورت سے کھڑے کھڑے جماع نہ کرنا کہ یہ فعل گدھوں کا سا ہے اگر بچہ پیدا ہوگا تو وہ گدھوں ہی کی طرح بچھونے پر پیشاب کیا کرے گا۔ یا علیٰ شب عید الفطر کو جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو اُس سے بہت سی برائیاں ظاہر ہوں گی۔ یا علیٰ شب عید قربان کو جماع نہ کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو اُس کے ہاتھ میں چھ انگلیاں ہوں گی یا چار۔ یا علیٰ میوہ دار درخت کے نیچے جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو با قاتل و جلا د ہوگا یا ظالموں کا سرگردہ۔ یا علیٰ آفتاب کے سامنے جماع نہ کرنا سوائے اس کے کہ پردہ ڈال لو کیونکہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو مرتے دم تک برابر بد حال و پریشان رہے گا۔ یا علیٰ اذان و اقامت کے مابین جماع نہ کرنا کہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو خونریزی کی طرف راجع ہوگا یا علیٰ جب تمہاری زوجہ حاملہ ہو تو بغیر وضو کے اُس سے جماع نہ کرنا ورنہ بچہ کو ردل اور نجیل پیدا ہوگا۔ یا علیٰ شعبان کی پندرھویں کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور اُس کے منہ پر سیاہی کا نشان ہوگا۔ یا علیٰ ۲ ماہ شعبان کی آخری تاریخ میں جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو لئیم اور ظلم دوست ہوگا اور اس کے ہاتھ سے بہت سے آدمی مارے جائیں گے۔ یا علیٰ کوٹھ پر جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو منافق و ریاکار و بدعتی ہوگا۔ یا علیٰ جب تم سفر کو جاؤ اُس رات کو جماع نہ کرنا ورنہ بچہ پیدا ہوگا تو مال ناحق صرف کریگا اور مسرفین شیطان کے بھائی ہیں اور اگر کوئی ایسے سفر میں جائے جہاں تین دن کا راستہ ہو تو جماع نہ کرے ورنہ اگر بچہ پیدا ہوگا تو ظلم دوست ہوگا۔

یا علیٰ شب دوشنبہ کو جماع کرنا اگر بچہ پیدا ہوگا تو قرآن کا حافظ اور خدا کی نعمتوں پر راضی و شاکر ہوگا یا علیٰ اگر تم نے شب سہ شنبہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ اسلام کی سعادت حاصل کرنے کے علاوہ تیرے شہادت بھی پائے گا۔ منہ سے اُس کے خوشبو آتی ہوگی۔ دل اُس کا رحم سے پُر ہوگا۔ ہاتھ کا وہ سخی ہوگا

۱۔ اس طولانی حدیث میں ظاہر خطاب جناب امیر علیہ السلام سے ہے مگر اصل مقصد کل امت کو ہدایت ہے جس طرح قرآن مجید میں اکثر ظاہر خطاب سول خدا سے خطاب کیا گیا ہے مگر مقصود اُس سے کل آدمیوں کی ہدایت ہے ۱۲

اور زبان اُس کی غیبت و افتراء و بہتان سے پاک ہوگی یا علیٰ اگر تم شبِ پنجشنبہ کو جماع کرو گے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ حاکم شریعت ہوگا یا عالم اور اگر روزِ پنجشنبہ ٹھیک دوپہر کے وقت جماع کرو گے تو آخر دم تک شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا اور خدا اس کو دین و دنیا کی سلامتی عطا فرمائے گا۔ یا علیٰ اگر تم نے شبِ جمعہ کو جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ فصاحت بیانی اور شیریں زبانی میں مشہور ہوگا۔ اور کوئی خطیب (مکچرا) اُس کی ہمسری نہ کر سکے گا اور اگر روزِ جمعہ بعد نمازِ عصر جماع کیا تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ عقلمند زمانہ میں شمار ہوگا۔ اگر شبِ جمعہ بعد نمازِ عشاء جماع کیا تو امید ہے کہ جو بچہ پیدا ہو وہ ابدال میں شمار ہو یا علیٰ شب کی پہلی ساعت میں جماع نہ کرنا کیونکہ اگر بچہ پیدا ہو تو شاید جا دو گر ہو اور دنیا کو آخرت پر اختیار کرے یا علیٰ یہ وصیتیں مجھ سے سیکھ لو، جس طرح میں نے جبرئیل سے سیکھی ہیں۔

حدیثِ معتبرہ میں منقول ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے عقد کے دن حق تعالیٰ نے سدرۃ المنتہیٰ کو حکم دیا تھا کہ جو کچھ تیرے پاس ہے وہ جناب فاطمہ زہرا کے نچھاور کے لئے ڈال دے، تو جو کچھ اُس کے پاس تھا کیا موتی کیا مونگا کیا جوہر ت وہ سب اہل بہشت کو بطورِ نچھاور کے دیدیا حورانِ بہشتی نے وہ نچھاور لے لیا اور اُس پر فخر کرتی ہیں اور قیامت تک فخر کرتی رہیں گی اور ایک دوسرے کو آپس میں بطور ہدیہ اور تحفہ کے بھیجتی ہیں اور کہلاتی ہیں کہ یہ حضرت فاطمہ زہرا کا نچھاور ہے۔

شبِ رخصت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنا چچا شہب نامی طلب فرمایا اور ایک چادر جو رنگِ بزمِ بزمِ بزم کے ٹکڑے پارچوں سے جوڑ کر بنائی گئی تھی۔ اُس کے منہ پر ڈال دی۔ جنابِ سلمان فارسی کو حکم دیا کہ اُس کی نگام ختام کر چلیں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو حکم دیا کہ اُس پر سوار ہو جائیں۔ اور خود آنحضرت پیچھے پیچھے روانہ ہوئے، راستے میں فرشتوں کی آواز آنحضرت کے گوشِ مبارک میں پہنچی دیکھا کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ ایک ایک ہزار فرشتے ہمراہ لے کر آئے ہیں اور انہوں نے عرض کی کہ حق تعالیٰ نے ہم کو حضرت فاطمہ کی رخصت کی مبارکباد کے لئے بھیجا ہے۔ اُس وقت سے جبرئیلؑ و میکائیلؑ مع اپنے ہمراہی فرشتوں کے اللہ اکبر کہتے رہے۔ اسی سبب سے بوقتِ رخصت عروس اللہ اکبر کہنا سنت ہوا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم کھانا بہت صاف اور سنکھڑ پکاتے ہیں اور خوشبوئیں ملاتے ہیں تاہم اُس میں وہ بات نہیں ہوتی جو عروس کے کھانے میں ہوتی ہے۔ فرمایا چونکہ عروس کا کھانا ایک امر حلال و مشروع کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ اسی سبب سے اُسے بہشت کی ہوا لگتی ہے۔ احادیث معتبر میں وارد ہے کہ نکاح کا رات میں واقع ہونا سنت ہے اور ولیمہ دن میں تیار کرنا منسوخ ہے۔

بعض اخبار میں وارد ہے کہ دُولہا اور دُولہن کا نچھا ور لے سکتے ہیں لیکن جب لوٹ مچ جائے، اور ایک دوسرے سے چھیننے لگے تب مکروہ ہے۔ علماء کا قول ہے کہ نچھا ور کا لینا اُسی وقت جائز ہے جب یہ معلوم ہو کہ مالکان مال لوگوں کے لینے سے راضی ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارا محفل نکاح میں بلاوا ہو تو جانے میں تاخیر کرو، کیونکہ یہ محفل تمہیں دنیا یاد دلائے گی۔

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ جب تمہیں جنازے پر بلایا جائے تو جانے میں تعجیل کرو کہ وہ تمہیں سامانِ آخرت یاد دلائے گا۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے زیرِ آسمان اور سرِ راہِ جماع کرنے سے منع فرمایا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص سرِ راہِ جماع کرے گا۔ خدا اور فرشتے اور آدمی اُس پر لعنت کریں گے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کوئے کی سی تین عادتیں سیکھو، چھپ کر جماع کرنا۔ علی الصباح روزی کی تلاش میں جانا۔ دشمنوں سے بہت پرہیز کرنا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت سے متعارفیت کا ارادہ کرے۔ تو جلدی نہ کرے کیونکہ عورتوں کو جماع سے پہلے کچھ کام کرنے ہوتے ہیں اور جس وقت کوئی شخص کسی غیر عورت کو دیکھ لے اور اُسے وہ پسند آئے تو اُسی وقت جا کر اپنی اہلیہ سے جماع کر لے کیونکہ جو کچھ اس میں ہے، وہی اس میں بھی ہے بہر حال شیطان

کو اپنے نفس پر غالب نہ ہونے دے اور اگر توجہ نہ ہو تو دو رکعت نماز پڑھے اور خدا تعالیٰ کی حمد بہت کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے اور خدا سے سوال کرے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے اُسے عورت عطا فرمائے کہ یہ دعا ضرور مستجاب ہوگی اور خدا اس کو حرام سے بے نیاز کرے گا۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مرد عورت جماع کریں تو وہ گدھوں کے مانند ننگے نہ ہو جائیں کیونکہ ننگے ہو جانے کی حالت میں فرشتے اُن سے دور ہو جائیں گے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس لڑکی کی عمر کے نو برس پورے نہ ہوں، اُس کے ساتھ جماع کرنا جائز نہیں ہے اور اگر کوئی شخص ایسا کرے۔ اور اُس عورت کو کوئی نقصان پہنچے تو فاعل اس کا ذمہ دار ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ مندرجہ ذیل اوقات میں جماع کرنا مکروہ ہے۔ طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک، غروب آفتاب سے زوالِ سُرخِ مغرب تک، سورجِ گہن کے دن چاندِ گہن کی رات، شہِ اُس رات یا دن میں جس میں سیاہ و سُرخ یا زرد آندھی آئے یا زلزلہ محسوس ہو، خدا کی قسم اگر کوئی شخص ان اوقات میں جماع کرے گا اور اُس سے اولاد پیدا ہوگی تو اُس اولاد میں ایک عادت بھی ایسی نہ دیکھے گا، جس سے خوشی حاصل ہو کیونکہ اس نے خدا کی غضب کی نشانیوں کو ہیچ سمجھا۔

کتاب فقہ الرضا علیہ السلام میں لکھا ہے کہ جو شخص کسی میت کو غسل دینے کے بعد غسل میت کرنے سے پہلے جماع کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ وضو کر کے جماع کرے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کے جسم میں کوئی درد پیدا ہو یا حرارت اُس کے مزاج پر غالب آجائے تو اپنی عورت سے جماع کرے آرام ہو جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص خضاب باندھے ہوئے اپنی عورت سے جماع کرے گا تو جو بچہ پیدا ہوگا، وہ مخنث ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زن آزاد سے دوسری زن آزاد کے سامنے

جماع مت کرو، مگر کنیز سے دوسری کنیز کے سامنے جماع کرنے کا کچھ حرج نہیں ہے۔

حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

جب جماع کے بعد غسل سے پہلے جماع کا ارادہ فرماتے تھے تو وضو کر لیا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر کسی کے پاس کوئی ایسی انگوٹھی ہو جس پر کوئی نام و

نقش ہو تو اُس انگوٹھی کو امارے بغیر جماع نہ کرے۔

(۵)

شب زفاف اور مباشرت کے وقت کی نمازیں اور دعائیں

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ولہن کو تنہا ہے پاس

لائیں تو اُس سے کہو کہ پہلے وضو کر لے اور تم خود بھی وضو کر لو اور وہ دو رکعت نماز پڑھے اور تم

بھی دو رکعت نماز پڑھو بعد اس کے خدا کی تعریف کرو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر دعا مانگو اور جو

عورتیں ولہن کے ہمراہ آئی ہوں، اُن سے کہو کہ وہ سب آمین کہیں اور یہ دعا پڑھو۔ ۱۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي الْفَتْحَا وَوَدَّهَا وَرِضَاَهَا وَارْضِنِي بِهَا وَاجْمَعْ بَيْنَنَا بِأَحْسَنِ اجْتِمَاعٍ

وَأَبْسُرِ ابْتِلَاءِي فَإِنَّكَ تَحِبُّ الْحُلُولَ وَتُكْرَهُ الْحُرَامَ۔ اس کے بعد اٹھنے فرمایا یہ

باد رکھو کہ الفت و محبت خدا کی طرف سے ہے اور دشمنی شیطان کی طرف سے اور شیطان یہ

چاہتا ہے کہ جس چیز کو خدا نے حلال کیا ہے یہ آدمی کی طبیعتیں کسی نہ کسی طرح اُس سے پھر جائیں۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم اول مفاربت کے لئے

ولہن کے پاس جاؤ تو اس کی پیشانی کے بال کپڑ کر رو بقبیلہ کرو اور یہ دعا پڑھو۔ اللَّهُمَّ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُ

تَهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ لِي مِنْهَا وَلَدًا فَأَجْعَلْهُ مَبَارَكًا تَقِيًّا مِنْ شَيْعَةِ آلِ

مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شِرْكًَا وَلَا نَصِيبًا۔ ۲۔

۱۔ یا، بد مجھے اس عورت کی الفت و دوستی و خوشی عنایت کر اور مجھے اس سے راضی رکھ اور میرے اور اس کے ماہین سلوک اور

الفت قائم رکھو کہ تو حلال کو ہند کر دے اور حرام کو ہند کرتا ہے۔ ۲۔ اے اللہ میں نے تیری امانت سے اسے لیا اور تیرے کلمات سے اپنے

اوپر سے حلال کیا اب اگر تو نے اس کے بطن سے میرے لئے کوئی بچہ تجویز کیا ہے تو اسے مبارک و پاکیزہ اور شیطان

آل محمد سے گروان، اُس میں شیطان کا کوئی حصہ بخر نہ ہو۔

دوسری معتبر حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ دامن ہاتھ دھن کی پیشانی پر رکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ عَلٰی کِتَابِكَ نَزَّوَجَّحْتُهَا وَفِيْ اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا فَاِنْ قَضَيْتَ لِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ شَيْئًا فَاجْعَلْهُ مُسْلِمًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْهُ شَرِّكَ شَيْطَانٍ۔ روى نے دریافت کیا کہ بچہ شیطان کا حصہ کیونکر بن سکتا ہے۔ فرمایا اگر جماع کے وقت خدا کا نام بیا گیا ہے تو شیطان دُور ہو جائے گا اور اگر نہیں بیا گیا تو وہ اپنا عضو متاسل اس شخص کے عضو متاسل کے ساتھ داخل کر دے گا، پھر راوی نے دریافت کیا کہ یہ کیونکر جانیں کہ کسی شخص میں شیطان شریک ہوا ہے یا نہیں فرمایا جو شخص ہیں دوست رکھتا ہے۔ اس میں شیطان شریک نہیں ہوا اور جو ہمارا دشمن ہے، اُس میں ضرور شریک ہوا ہے۔ اس مضمون کی بہت سی حدیثیں فریقین کے یہاں مختلف طریقوں سے وارد ہوئی ہیں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب دھن کو رخصت کر کے لائیں تو یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَبَاَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا اَللّٰهُمَّ جَعَلْهَا وَلَوْ دَاوُدَ وَدَّوْدًا لَا تَقْرُرْ لَكَ تَنْ كُلِّ مَهْرًا رَاحَ وَلَا تَسْأَلُ عَمَّا سَوَّحَ۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ بِكَلِمَاتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا وَفِيْ اَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنْ قَضَيْتَ لِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ شَيْئًا فَاجْعَلْهُ بَارًّا تَقِيًّا وَاجْعَلْهُ مُسْلِمًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْ فِيْهِ شَرِّكَ لِّلشَّيْطَانِ۔

یہ اللہ جس نے نبی کریم کے مطابق اس سے نکاح کیا ہے۔ و نیزی امانت میں اس کو بیا ہے اور نیزے کلمات مقدس سے اس کے اندام نہانی کو اپنے لئے حل کیا ہے پس اگر کو نے اس کے رحم سے میرے لیے کوئی چیز تجویز کی ہے تو اس کو سالم و کامل بنا اور اس میں شیطان کا حصہ نہ ہونے پائے اَللّٰهُمَّ سے سب میں نے میرے کلام مقدس سے اپنے لیے حلال کیا اور تیری حفاظت میں اسے بیا یا اللہ اس سے اولاد بیشمار پیدا ہو مجھ سے اسے محبت ہے اور کبھی دشمنی نہ ہو جو میرے لئے کھائے اور جو مل جائے پہن ۱۲۔ اَللّٰهُمَّ سے اللہ کے کلمات مقدس سے اس کے اندام نہانی کو اپنے لئے حل کیا اور اللہ کی امانت میں اس کو بیا۔ بارخدا یا اگر کو نے اس کے بطن سے میرے لیے کوئی چیز تجویز کی ہے تو اس کو پاک و پاکیزہ سالم و کامل گردان جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔ ۱۲

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ آدمی کے نطفے میں شیطان کے

شریک ہونے کو لوگ بڑے تعجب سے سنتے اور بیان کرتے ہیں، راوی نے بیان کیا کہ

مجداح کی روک تھام کیونکر ہو سکتی ہے۔ فرمایا جس وقت جماع کا ارادہ ہو تو یہ پڑھو۔

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَللّٰهُمَّ اِنْ قَضِیْتَ مَتِّیْ فِیْ هَذِهِ الْبَلَّةِ خَلِیْفَةً فَلَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْهِ شَرَّکًا

وَالْاَنْصِیْبًا وَلَا حَظًّا وَاجْعَلْهُ مُؤْمِنًا مُّخْلِصًا مُّصَفًّا مِنَ الشَّیْطٰنِ وَرِجْزِهِ جَلَّ شَانُهُ

دوسری حدیث میں فرمایا جب یہ چاہے کہ شیطان کی شرکت نہ ہو تو بسم اللہ اور اعوذ

باللہ پڑھ لے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ زنا ف کے وقت یہ دُعا

پڑھے۔ ۲۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَیَا اللّٰهُ اَللّٰهُمَّ سَجِّتْنِیْ الشَّیْطٰنَ وَجَنَّبِ الشَّیْطٰنَ عَمَّارِ زُقْنِیْ

اب اگر بچہ پیدا ہوگا تو شیطان ہرگز اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جماع کا ارادہ ہو تو یہ دُعا پڑھو۔

۳۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنِیْ وَلَدًا وَاجْعَلْهُ تَقِیًّا زَكِیًّا لَیْسَ فِیْ خَلْقِهِ زِیَادَةٌ وَلَا نَقْصَانٌ

وَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ اِلٰی خَیْرٍ۔ (۶)

شوہر کے حقوق زوجہ پر اور زوجہ کے حقوق شوہر پر اور ان حقوق کے احکام

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ

۱۔ میں اُس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو براہِ کرم نے وہاں نہایت مہربان ہے اس کے سوا کوئی معبود

نہیں آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے یا اللہ اگر تو نے اس رات میں میرا وارث میرے نطفے سے پیدا کرنا تجویز

کیا ہے تو اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو بلکہ اس کو خالص مومن گردان جو شیطان اور پہلی بدیوں سے پاک و تہری

تعریف ہماری وسعت سے زیادہ ہے ۲۔ میں اللہ کے نام اور اللہ کی امداد سے شروع کرتا ہوں یا اللہ

تو مجھ کو شیطان سے بچا اور جو اولاد مجھے عنایت کے اس کو بھی شیطان سے بچا ۳۔ یا اللہ مجھے ایک ایسا

فرزند عنایت کر جو پاک و صاف ہو اور اس کی خلقت میں کمی و بیشی نہ ہو اور اس کا انجام بخیر ہو۔ ۴۔

نے عورتوں کو سوا ایک مرد کے اجازت نہیں دی جیسی مردوں کو دی ہے کیونکہ مردوں کے لئے ایک تو چار عورتوں سے دائمی نکاح کرنا، دوسرے متعہ یا نکاح مبعودی کرنا، تیسرے لونڈیاں جتنی حسب حیثیت امکان میں ہوں، خدا نے سب حلال کی ہیں اور عورت کے لئے بجز اُس ایک شوہر کے دوسرا کوئی حلال نہیں کیا اگر دوسرے کی خواہش یا ارادہ کرے تو خدا کے نزدیک زنا کا رقرار پاتی ہے، اب جو بدعورتیں ہیں اُن کو مردوں کے رتبہ خدا داد پر رشک و حسد پیدا ہوتا ہے اور جو عورتیں ایماندار ہیں، ان کو اپنی اس حالت پر رشک نہیں ہوتا۔

حدیث معینہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتیں جو آپس میں ایک دوسری سے رشک کرتی ہیں، اُس کی وجہ صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ خاوند سے زیادہ محبت رکھتی ہیں؟ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مرد کا عورت سے یہ کہنا کہ مجھے تجھ سے محبت ہے، اُس کے دل سے کبھی نہیں نکلتا۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ شوہر کا حق زوجہ پر کیا ہے۔ فرمایا: لازم ہے کہ شوہر کی اطاعت کرے کسی وقت اور کسی حال میں اُس کی نافرمانی نہ کرے، اُس کے گھر سے اور اُس کے مال میں سے بغیر اُس کی اجازت کے صدقہ نہ دے بغیر اُس کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے، جس وقت وہ مباشرت کا ارادہ کرے، انکار نہ کرے گو اونٹ کی پشت پر ہی کیوں نہ سوار ہو، شوہر کے مکان سے بغیر اُس کی اجازت باہر نہ نکلے اگر بلا اجازت باہر چلی گئی تو جب تک پلٹ کر نہ آئے گی، تمام آسمان وزمین کے فرشتے اور تمام غضب و رحمت کے فرشتے اُس پر لعنت کئے جائیں گے پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ مرد پر کس کا حق سب سے بڑا ہے فرمایا باپ کا عرض کی عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے فرمایا شوہر کا۔ عرض کی شوہر پر میرا حق اتنا نہیں ہے جتنا اُس کا مجھ پر فرمایا نہیں۔ تیرے اور اُس کے حق کی نسبت ایک اور سو کی بھی نہیں ہے۔ اُس عورت نے عرض کی یا رسول اللہ اسی خدا کی قسم جس نے آپ کو اظہار حق کے لئے مبعوث کیا ہے میں ہرگز ہرگز نکاح نہ کروں گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آئی اور عورت پر جو حقوق شوہر کے سوتے ہیں، اُن کی نسبت سوال کیا، آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ حقوق اتنے ہیں کہ بیان میں نہیں آ سکتے ازاں جملہ یہ ہیں کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے۔ بلا اُس کی اجازت گھر سے باہر نہ نکلے۔ عمدہ خوشبو سے اپنے آپ کو معطر کرے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے اور جہاں تک ہو سکے اپنے آپ کو بٹنا سنوار کے صبح و شام اس کے سامنے آئے اور اگر وہ جماع کا ارادہ کرے تو انکار نہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی چیز بغیر شوہر کی اجازت کے نہ دے اگر دے گی تو ثواب اُس کا شوہر کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور گناہ اس عورت کے اور کسی رات اس حالت میں نہ سوئے کہ اُس کا شوہر اُس سے ناراض ہو، اُس عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ گو اس کے شوہر نے کتنا ہی ظلم کیا ہو؟ فرمایا ہاں خواہ کتنا ہی ظلم کیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو عورت ایک رات اس حالت میں بسر کرے کہ اُس کا شوہر اُس سے ناراض رہا ہو تو جب تک اُس کا شوہر اُس سے راضی نہ ہوگا اس کی کوئی نماز قبول نہ ہوگی جو عورت غیر مرد کے لئے خوشبو لگائے گی جب تک اُس خوشبو کو دُور نہ کر لے گی، اس کی نماز قبول نہ ہوگی، فرمایا تین آدمیوں کا عمل آسان پر نہیں پہنچتا ایک تو اس غلام کا جو اپنے مالک کے پاس سے بھاگ گیا ہو دوسرے اُس عورت کا جس کا شوہر اُس سے ناراض ہو، تیسرے اُس شخص کا جو منکبرانہ لباس پہنے ہو۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مردوں کا جہاد تو یہ ہے کہ اپنا مال اور اپنی جان خدا کی راہ میں صرف کریں اور عورتوں کا جہاد یہ ہے کہ شوہروں کے ستانے پر اور سونگہیں کر لانے پر صبر کریں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اگر میں یہ حکم دیتا کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کسی اور کو بھی سجدہ کر سکتا ہے تو بیشک میں عورتوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ فرمایا عورت اس نیت سے کہ شوہر کو اس کی خواہش سے باز رکھے نماز کو طول نہ دے فرمایا جس عورت کو بھی کا شوہر مباشرت کے لئے بلائے اور وہ اتنی تاخیر کرے کہ شوہر سو جائے

توجب تک وہ بیدار نہ ہوگا، فرشتے برابر اس عورت پر لعنت کئے جائیں گے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ عورت بغیر شوہر کی اجازت کے سوائے مندرجہ ذیل صورتوں کے کسی اور کام میں اپنا ذاتی مال بھی صرف نہیں کر سکتی یعنی حج، زکوٰۃ، ماں باپ کے ساتھ سلوک اور اپنے پریشان و محتاج عزیزوں اور قریبوں کی امداد۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہہ دے کہ میں نے تیری طرف سے کوئی نیکی نہیں دیکھی اُس کے تمام اعمال کا ثواب جانا رہتا ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ عورت کا حق مرد پر یہ ہے کہ اُسے پیٹ بھر کر کھانا کھلائے ضرورت کے موافق کپڑے اور اگر اچانا اُس سے کوئی قصور ہو جائے تو بخش دے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُس سے ترمشروئی سے پیش نہ آئے اور ہر روز ایک مقدار معین تیل وغیرہ اُسے دے۔ تین دن میں ایک مرتبہ گوشت اُس کے لئے لائے۔ مہندی خواہ دسمہ وغیرہ (جس کی عادت ہو) چھ مہینے میں ایک مرتبہ لائے، ہر سال کم از کم چار کپڑے اُسے بنا دے۔ دو جاڑے کے اور دو گرمی کے۔ یہ بھی ضرور ہے کہ اُس کا گھر سر میں ڈالنے کا تیل سے اور سر کے روغن زیتون سے خالی نہ رہے روزانہ سیر بھر کھانا اُسے دے اور موسم کے میوے اُسے کھلائے اور عید کے دن اور تنہواروں میں معمولی اوقات سے بہتر کھانا کھلائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دو کمزوروں کے حق میں خدا ترسی کام میں لاؤ، ایک یتیم بچے دوسرے عورتیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی عورت کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرے۔ فرمایا کہ ہر شخص کے اہل و عیال اُس کے قیدی ہیں اور خدا سب سے زیادہ اس بندے کو دوست رکھتا ہے جو اپنے قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شہر میں کسی شخص کی زوجہ موجود ہو وہ اُس شہر میں رات کو کسی دوسرے شخص کے مکان میں سوئے اور اپنی بی بی کے پاس نہ آئے یہ امر اُس صاحب خانہ کی ہلاکت کا باعث ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیت فرمائی کہ عورتوں

سے ہرگز مشورہ نہ لیجیو کہ اُن کی رائے ضعیف اور اُن کا ارادہ سُست ہوتا ہے اور اُن کو ہمیشہ پردے میں رکھیو اور باہر نہ بھیجیو اور جہاں تک ممکن ہو ایسا انتظام کیجیو کہ سوائے تیر سے کسی دوسرے مرد سے واقف نہ ہوں عورتوں سے کوئی خدمت بجز اُن کے ذاتی کاموں کے متعلق نہ لیجیو کیونکہ خدمات کا سپرد نہ کرنا اُن کے لئے مناسب ہوگا اور اس سے خوشی بھی زیادہ ہوگی اور یہ بات سن و جمال کے بفا کے لئے موزوں ہے کیونکہ عورت چھل ہے خدمت گار نہیں ہے اس کو پھول کی طرح رکھیو مگر جو بات وہ اوروں کے بارے میں کہے اُسے قبول نہ کیجیو اور اپنے آپ کو زیادہ اُس کے اختیار میں نہ دیجیو۔

حدیث معنبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عورتوں کو بالائمانہ اور کھڑکیوں میں جگہ مت دو اور اُن کو کوئی چیز لکھنی نہ سکھا دو اور سورہ یوسف اُن کو تعلیم نہ کرو۔
انہیں چرخہ کا تنا سکھاؤ اور سورہ نوری تعلیم دو۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتوں کو زین کی سواری سے منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تم نیک کاموں میں بھی عورتوں کی اطاعت نہ کرو ایسا نہ ہو کہ اُن کی طمع بڑھ جائے اور پھر وہ تمہیں بدی کی طرف راغب کریں۔ اُن میں سے جو بد ہیں اُن سے پناہ مانگو اور جو نیک ہیں اُن سے بھی پناہ مانگو۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنا کوئی راز اس سے نہ کہو تمہارے عزیزوں اور رشتہ داروں کی نسبت جو کچھ وہ کہیں اُن کی ایک نہ سُنو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے کاموں کی تدبیر عورت ہو وہ ملعون ہے۔
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جب غزوات کا ارادہ کرتے تھے تو پہلے اپنی عورتوں سے مشورہ کیا کرتے تھے اور جو وہ رائے دیتی تھیں اُس کے برخلاف عمل فرماتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کی اطاعت کرے گا خدا اُسے نہرِ گوں جہنم میں ڈالے گا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس اطاعت سے کونسی اطاعت مراد ہے فرمایا عورت اُس سے حُما موں میں جانے کی اور شادیوں کی عید گاہوں کی سیر کی یا میدانِ جنگ کے لئے جانے کی اجازت طلب کرے اور وہ

اجازت دیدے یا گھر سے باہر پہن کے جانے کے لئے نفیس کپڑے منگوائے اور یہ اُسے لائے۔
 دوسری حدیث میں فرمایا کہ عورتوں کی مثال پسلی کی ہڈی کی سی ہے کہ اگر اُسے اُس کے
 حال پر رہنے دو گے تو نفع پاؤ گے اور اگر سیدھا کرنا چاہو گے تو ممکن ہے کہ وہ ٹوٹ جائے
 (حاصل کلام یہ ہے کہ عورتوں کی ذرا سی ناخوشیوں پر صبر کرو)

یا درکھنا چاہئے کہ عورت کے جو حقوق مرد پر ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر مرد
 گھر میں موجود ہو اور کوئی عذر شرعی نہ رکھتا ہو تو چار مہینے میں ایک مرتبہ جماع کرے یہ واجب ہے
 اور اگر کئی بیبیاں ہوں اور اُن میں سے کسی ایک کے ساتھ ایک رات سوئے تو واجب ہے کہ
 اوروں کے پاس بھی ایک ایک رات سوئے علما کے ایک گروہ کا اعتقاد ہے اور یہ اعتقاد بنا بر
 احتیاط معلوم ہوتا ہے کہ چار راتوں میں سے ایک رات ایک عورت کے لئے مخصوص ہے اب
 خواہ اس میں ایک عورت ہو یا زیادہ (پاس سونے سے یہ مراد نہیں کہ جماع بھی ضرور کرے)
 نوٹریوں کے حق میں اور اُن عورتوں کے حق میں جن سے منع کیا ہے یہ احکام واجب نہیں ہیں
 بلکہ نوٹری کے حق میں بہتر صورت یہ ہے کہ یا اُس کی شہوت خود دفع کرے یا اُس کا کسی کے
 ساتھ نکاح کر دے بعض حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اگر ایسا نہ کرے گا اور وہ زنا میں مبتلا ہوگی
 تو اُس کا گناہ مالک کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

علما میں یہ قول مشہور ہے کہ اگر کسی شخص کی زوجہ موجود ہو اور وہ کوئی اور نکاح کرے تو اگر کنواری
 سے کیا ہے تو سات راتیں اُس کی مخصوص ہیں اور اگر کنواری نہ ہو تو تین راتیں۔

﴿

طلبِ اولاد کی دُعائیں اور اُس کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ نیک عورت بہشت کے پھولوں میں سے
 ایک پھول ہے، فرمایا کہ نیک اولاد آدمی کی سعادت کی دلیل ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ تم زیادہ اولاد
 ہم پہنچانے کی کوشش کرو کہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت پر فخر و مباہات کروں گا۔
 حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ بچے کو جو بیماری ہوتی ہے وہ اُس کی ماں کے

گناہوں کا کفارہ ہے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور جناب امیر علیہ السلام کو رونے دیکھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے رونے کا سبب دریافت کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ہمارے یہ دونوں بچے بیمار ہیں اور ہمیں ان کے رونے سے یہ صدمہ پہنچا۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ حق تعالیٰ آپ کے ان بچوں کی خاطر چند مومن ایسے پیدا کرے گا کہ جب ان کے بچے روئیں گے تو سات برس تک ان کا رونا لا الہ الا اللہ سمجھا جائے گا اور جب وہ سات برس گزر جائیں گے تو ان کا رونا ماں باپ کے حق میں استغفار سمجھا جائے گا اور جب وہ بالغ ہو جائیں گے تو ان کے تمام نیک کاموں اور ثواب کے کاموں میں ماں باپ کی بھی شرکت سمجھی جائے گی مگر بد کاموں میں نہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس دن سے عورت کو حمل رہا ہو اس دن سے لے کر جنین کے دن تک اور پھر جنین کے دن سے لیکر دودھ پھٹنے کے دن تک اس عورت کو اس شخص کا سا ثواب ملتا ہے جس نے کافروں کی سرحد پر چھاؤنی ڈال رکھی ہو اور مسلمانوں سے ان کے حملے دفع کرتا رہتا ہو اور اگر وہ عورت اس اثنا میں مرجائے تو اسے شہیدوں کا سا ثواب ملے گا۔

حدیث صحیح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گذر ایک قبر پر ہوا اور صاحب قبر کو عذاب میں مبتلا پایا۔ دوسرے سال پھر اسی قبر پر گذر ہوا اب عذاب نہ تھا۔ اس کیفیت کا سبب پروردگار عالم سے دریافت کیا۔ وحی الہی ہوئی کہ اس سال اس شخص کا ایک نیک بیٹا حد بلوغ کو پہنچا اس نے ایک تورا ستے کی مرمت کی ہے اور ایک یتیم بچے کے رہنے کا ٹھکانا کر دیا ہے بیٹے کے ان کاموں کے سبب سے ہم نے اس کے بھی گناہ بخش دیئے اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو میراث بندہ اپنے خدا کے لئے چھوڑ جاتا ہے وہ بیٹا ہے جو اس کے بعد خدا کی عبادت میں مشغول ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص بے اولاد مرجاتا ہے وہ ایسا ہے گویا کبھی دنیا میں

آیا ہی نہ تھا اور جو شخص اولاد چھوڑ جاتا ہے وہ ایسا ہے گویا مرا ہی نہیں۔

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ بہ نسبت بیٹوں کے بیٹیوں پر زیادہ مہربان ہے اور جو مرد کسی عورت کو جو اُس کی قرابت دار اور محرم ہے کسی جائز طریقے سے خوش کرے گا خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوش کرے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹیاں تمہاری نیکیاں ہیں اور بیٹے تمہارے نعمت ہیں اور خدا ہر نیکی پر تم کو ثواب عنایت کرے گا اور ہر نعمت کی بابت سوال کرے گا۔

منقول ہے کہ انہیں حضرت نے اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا کہ میں نے سنا ہے تیرے ہاں لڑکی پیدا ہوئی ہے اور تو اُس سے خوش نہیں ہے۔ آیا وہ تیرا کوئی نقصان کرتی ہے وہ تو ایک پھول ہے کہ تجھے خوشبو کے لئے دیا گیا ہے پھر روزی اس کی خدا کے ذمہ ہے (آیا تو اس امر سے خوش نہیں ہے کہ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بھی بیٹیاں ہی بیٹیاں تھیں (مراد اس سے یہ ہے کہ بیٹی ہی آخر میں باقی رہی اور بیٹی ہی کی اولاد سے نسل چلی)۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے بیٹی کا سوال کیا کہ مرنے کے بعد ان پر روٹے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنی بیٹیوں کے مرحلے کی خواہش کرے اور وہ مر جائیں تو اُسے کوئی ثواب نہ ہو گا بلکہ قیامت کے دن وہ خدا کے نزدیک گنہگار ہو گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اُس کے پاس خیر آئی کہ اُس کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی سننے ہی رنگ فق ہو گیا۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ زمین اُس کا بوجھ اٹھانے کو موجود ہے آسمان سایہ ڈالنے کو اور خدا روزی دیتے کو۔ باوجود ان سب باتوں کے وہ تیری تفریح کے لئے ایک پھول ہے۔ پھر اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے ایک بیٹی ہو اُس کا بوجھ بھاری ہے اور جس کے دو بیٹیاں ہوں واللہ وہ اس لائق ہے کہ تم اُس کی فریاد کو پہنچو اور جس کے تین بیٹیاں ہوں جہاد اور قسم کی تکلیف سے اُسے معاف رکھو اور جس کے چار بیٹیاں ہوں اے خدا کے بندو! میں حکم دیتا ہوں کہ اُس کو قرض دو اور اُس پر رحم کرو۔

دوسری صحیح حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص تین بہنوں یا تین بیٹیوں کے

نان و نفقہ کا ذمہ دار ہو اُس پر بہشت واجب ہوگی۔ اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص دو بلکہ ایک کے بھی نان و نفقہ کا متکفل ہے اُس کے لئے بھی بہشت واجب ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کے اولاد پیدا ہونے میں دیر ہو تو یہ دعا پڑھے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّ فَرِّدْ أَوَّانْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ وَجَبِدًا وَحَسْبُنَا فَيْضُكَ عَنْ تَفَكُّرِي بِلَيْلٍ هَبْ لِي عَاقِبَةَ صَدَقِ ذُكُورًا وَأَنَا تَائِبٌ إِلَيْكَ مِنْ الْوَحْشَةِ وَاسْكُنْ إِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَأَشْكُوكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيمُ يَا مُعْظَمُ ثُمَّ أَعْطِنِي فِي كُلِّ عَاقِبَةٍ شُكْرًا حَتَّى تَبْلُغَنِي مِنْهَا رِضْوَانَكَ فِي صَدَقِ الْخَدِثِ وَارْأَ الْوَلَدِ مَا نَبْتَ وَوَقَّاءِ بِالْعَهْدِ۔**

دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ طلب اولاد کے لئے یہ دعا سجدے میں پڑھے۔ **رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَوْ تَشَاءُ لَدُنِّي فَرِّدْ أَوَّانْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ۔**

دوسری روایت میں فرمایا کہ جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اُس کی زوجہ حاملہ ہو جائے جمہ کی نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اُس کے رکوع و سجود کو طول دے اور یہ کہے **سَلِّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِهَا سَأَلُكَ بِهِ ذَكَرُكَ يَا رَبِّ لَوْ تَشَاءُ لَدُنِّي فَرِّدْ أَوَّانْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ اللَّهُمَّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ بِإِسْهَاسِكَ اسْتَحْلَلْتُهَا وَفِي أَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا فَإِنْ قَضَيْتَ فِي رَحْمَتِكَ وَلَدًا وَجَعَلَهُ غُلَامًا مَبَارَكًا ذَكِيًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ شَرَكًا وَلَا نَصِيبًا۔**

اے یا اللہ تو مجھے ایسا نہ رکھ حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے میں تنہا ہوں اور تنہائی سے مجھے وحشت ہوتی ہے اس نکرے پر شکرم کر دیا تو مجھے سچی عاقبت یعنی اولاد نہ دے دیا ورنہ عاقبت کرجن سے اوس جو کہ میری وحشت موقوف ہو اور جن کے ہونے سے میری تنہائی دور ہو اور میں اس نعمت کی تکمیل پر تیرا شکرا ادا کروں اے سب سے زیادہ دینے والے اے سب سے بزرگ۔ اے سب کو بزرگی دینے والے اس کے بعد مجھے بہ زلفیق عنایت کر کہ میں ہر عاقبت کے بدلے تیرا شکرا ادا کروں تاکہ شکریہ ادا کرنے سے اور راست گوئی۔ اولے امانت اور عہد پورا کرنے سے مجھے تیری رضا کا درجہ حاصل ہو جائے اے پروردگار تو اپنے پاس سے پاک اولاد عنایت کر اس میں کوئی شک نہیں کہ تو دعا کا سننے والا ہے۔ اے پروردگار تو مجھے تنہا نہ چھوڑا حالانکہ تجھے رہ جانے والوں میں تجھ سے بہتر کوئی نہیں اے یا اللہ میں تجھ سے اُسی کے وسیلے سے مانگتا ہوں جس کے وسیلے سے ذکر مانے مانگتا یعنی یہ کہا کہ اے پروردگار میرے تو مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تجھ سے بہتر وارث ایک بھی نہیں یا اللہ تو مجھے اپنی جناب سے اولاد پاکیزہ عنایت کر بلاشبہ تو دعا کا سننے والا ہے، اے اللہ میں نے تیرے نام پاک سے اس عورت کو اپنے اوپر حلال کیا ہے اور تیری حفاظت میں اسے لیا ہے اگر اس کے رحم میں میرے لئے کوئی بچہ قرار پانا تجویز کیا ہے تو اسے نیک بخت اور پاکیزہ لڑکا کروان جس میں شیطان کا کوئی حصہ نہ ہو۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی ہے۔ فرمایا ہر روز یا ہر شب تسبیح توبہ استغفار پڑھا کر اور استغفار کی سب سے بہتر صورت یہ ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ صبح و شام ستر ستر مرتبہ سبحان اللہ پڑھے پھر دس مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ پھر نو مرتبہ سبحان اللہ کہے پھر ایک مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ راوی حدیث کا قول ہے کہ بہت سے لوگوں نے اس پر عمل کیا اور کثرتِ اولاد پیدا ہوئی اور ان سب اعمال میں بچائے اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ کے فقط استغفر اللہ کہنا بھی کافی ہو سکتا ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلب اولاد کے لئے ہر روز صبح کو سو مرتبہ استغفار پڑھو اور اگر کسی دن بھول جاؤ تو دوسرے وقت اُس کی قضا دو۔ ایک اور شخص نے انھیں حضرت سے اولاد نہ ہونے کی شکایت کی فرمایا جب تو جماع کیا کرے تو یہ کہہ لیا کہ اَللّٰهُمَّ اِنْ رَزَقْتَنِيْ ذَكَرًا سَبَّيْتُهُ مُحَمَّدًا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ میں ہمیشہ بیمار رہتا ہوں اور میرے اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ فرمایا تو اپنے گھر میں بلند آواز سے آذان کہا کر اس حکم پر عمل کرنے سے وہ سندست بھی ہو گیا اور اُس کے بچے بھی بہت سے پیدا ہوئے۔

ابک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن سے اولاد نہ
 ہونے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو اپنی زوجہ سے مفارقت کا ارادہ کرے یہ تین آئیں پڑھ
 لیا کر انشاء اللہ تیرے اولاد پیدا ہوگی۔ سہ وَذَٰلَکَ النُّوْنِ اِذْ ذَہَبَ مُعَاصِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ یُقَدَّرَ
 عَلَیْہِ فَنَادٰۤی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّوْ اِلَہَ الْاَوَّلٰتِ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّٰلِمِیْنَ فَاَسْتَجَبْنَا
 لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْعَمِّ وَكَذَٰلِکَ نُنَجِّی الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَكَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ لَوَدَّ عَلٰی رَبِّیْ

۱۔ یا اللہ! اگر تو نے مجھے فرزند نہ دیا تو میں اُس کا نام محمد رکھوں گا۔ ۲۔ اور یونس جس وقت غصے ہو کر چلا گیا اور اُسے یہ گمان تھا کہ اُس پر روزی تنگ نہ کریں گے پھر اندھیرے میں جا بیکار کہہ سائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو پاک ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اندھیرے میں آ گیا۔ پھر ہم نے اُس کی دُعا قبول کر لی اور اُس کو غم سے نجات دی۔ اور ہم مومنین کو اسی طرح نجات دیتے ہیں۔ اور ذکرِ باریتے جس وقت اپنے پروردگار کو بیکار کہے میرے پروردگار مجھے ایسا نہ چھوڑے گا حالانکہ تو سب سے بہتر وارث ہے۔

فَرَدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمَوَارِثِينَ -

دوسری حدیث میں فرمایا جس کے اولاد نہ ہوتی ہو یہ نیت کرے کہ اگر میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا تو میں اُس کا نام علی رکھوں گا اور اگر حسین نام رکھنے کی نیت کریگا تو بھی خدا اُسے بیٹا عنایت کریگا۔
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دُعا پڑھے گا خدا اس کو مال و اولاد اور دنیا و آخرت کی خوبیاں عطا فرمائے گا۔ رَبِّ لَوْ تَدْرُفِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمَوَارِثِينَ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ وَبَيًّا يَرِثُنِي فِي حَيَاتِي وَيَسْتَغْفِرُ لِي بَعْدَ مَوْتِي وَاجْعَلْهُ خَلْقًا سَوِيًّا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَصِيبًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ اولاد کے لئے یہ دُعا ستر مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی عورت کو حمل ہے اور چار مہینے کا ہو جائے تو اُس کا منہ قبلے کی طرف کر کے آیۃ الکرسی پڑھو پھر اُس عورت کے پہلو پر ہاتھ مار کے کہو اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا۔ پھر رو کر عالم اس نام کی برکت سے اُس جنین کو بیٹا کر دے گا۔ اب پیدا ہونے کے بعد اگر اُس کا نام محمد رکھا گیا تو مبارک ہوگا اور اگر یہ نام نہ رکھا گیا تو خدا نے نالے کو اختیار ہے کہ خواہ اُس بچے کو واپس لے لے خواہ بخش دے کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو حاملہ عورت یہ نیت کر لے کہ میں اپنے بچے کا نام محمد یا علی پر رکھوں گی تو اُس کے بیٹا پیدا ہوگا۔

دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ اُس بچے کا نام علی رکھو تو اُس کی عمر بڑی ہوگی۔
کتاب طب اللائمیں روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں کہی اولاد کی شکایت کی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تین دن صبح و عشا کی نماز کے بعد ستر ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر ستر مرتبہ استغفر اللہ پڑھ لے اور بعد اس کے یہ آیت پڑھ۔

لے اے پروردگار مجھے کیلاند چھوڑ دے حالانکہ تو سب سے بزرگوار ہے اور مجھے اپنے پاس سے ایک وارث عنایت کرنا کہ میری زندگی میں میرے مال کا وارث ہو اور میرے مرنے کے بعد میرے لئے طلب مغفرت کرے۔ یا اللہ اُس کی خلقت کامل ہو اور شیطان کا اس میں کوئی حصہ نہ ہو یا اللہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے رجوع کرتا ہوں بیشک تو بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے لے یا اللہ میں نے اس جنین کا نام محمد رکھا۔

اَسْتَعْفُ وَارْتِكُمْ اِنَّكَ كَانَ عَفَا رَاسُكَ سَلُ السَّمَاءِ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْ سُدَّ
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ اَنْهَارًا۔ اور تیسری شب اپنی عورت
سے جماع کر خدا تجھ کو ایسا بیٹا عنایت کرے گا جس کی خلقت میں کچھ کمی وبیشی نہ ہو گی۔

کتاب نو اور الحکمت میں روایت ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا بن رسول اللہ میرے آٹھ بیٹیاں ہیں اور بیٹیا پیدا ہونے کی اس
وقت تک کوئی صورت نہیں دکھائی دیتی۔ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت تو عورت کے
دونوں پاؤں کے درمیان جا کر بیٹھے تو اپنا دامن بائیں اُس کی ناف کے دائیں طرف رکھ
کر سات مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھ بعد اس کے جماع کر اور جب حمل کا اثر ظاہر ہو تو انگشت
شہادت اُس کی ناف کے دائیں طرف رکھ کر سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ سات مرتبہ پڑھ وہ شخص
روایت کرتا ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا تو خدا نے سات بیٹے مجھے کوپے درپے عنایت
فرمائے۔ حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کو زیادہ اولاد کی خواہش ہو
وہ استغفار بہت پڑھا کرے۔

(۸)

حمل کے دنوں کے، جننے کے دن کے اور بچے کے نام رکھنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حاملہ عورت کو بھی کھانی چاہیئے تاکہ اُس
کے بچے کی رنگت بہت ہی صاف ہو اور اُس میں سے عمدہ خوشبو آئے۔
بند معتبر منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ زچہ کو سب سے
پہلے نازہ چھو کر اسے کھانچا ہٹیں جیسا کہ حق تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کو حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے پیدا ہونے کے وقت حکم دیا تھا کہ نازے چھو کر اسے کھاؤ۔ لوگوں نے عرض کیا کہ

اے اپنے پردہ روگار سے طلب مغفرت کرو کوئی شک نہیں کہ وہ بڑا بخشش والا ہے جو آسمان سے موسلا دھار بھیجے
برساتا ہے مال و اولاد سے تمہاری امداد کرتا ہے تمہارے لئے باغ لگاتا ہے اور نہریں جاری کرتا ہے۔

کی ہے کہ جب کسی عورت کو بچہ جننے میں مشکل پیش آئے تو ذیل کی آیتیں ہرن کے چمڑے یا جھلی پر لکھ کر ایک ڈورے میں باندھ کر اس کی داہنی ران میں باندھ دو اور بچہ پیدا ہونے ہی کھول لو وہ آیتیں یہ ہیں۔ **لَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَا تَهُمُ يَوْمَ يَرُونَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ كَا تَهُمُ يَوْمَ يَرُونَ نَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا۔**

مولف کتاب طب الائمہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری بی بی دروزہ سے قریب مرگ ہے حضرت نے فرمایا جا اور اُس پر یہ دعا پڑھ۔ **لَهُ فَاجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جَنْبِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا كُنْتُ نَسِيًّا مَّنْسِيًّا فَذَا كَلِمَاتُ تَحْتِيهَا أَنْ لَا تَخْزِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكَ تَحْتِكَ سَوِيًّا وَهَدَى إِلَيْكَ بِجَنْبِ الثَّلَاثَةِ نَسَاطُطٍ عَلَيْكَ رُطْبًا جَدِيًّا۔** اور بلند آواز سے کہہ **وَاللَّهُ أَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ كُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ كَذَلِكَ أُخْرِجَ إِلَيْهَا الطَّلُقُ أُخْرِجَ بِإِذْنِ اللَّهِ۔** جس وقت تو نے یہ پڑھا انشاء اللہ اسی وقت نجات ملے گی۔

دوسری سند سے انہیں حضرت سے روایت کی گئی ہے کہ جب جننے کی تکلیف ہو تو ذیل کی آیتیں مشک و زعفران سے کسی پاک برتن پر لکھ کر کنوئیں کے پانی سے دھو کر اُس عورت کو پادیں اور تھوڑا سا پانی اُس کے پیٹ پر چھڑک دیں وہ یہ ہیں۔ **لَهُ كَا تَهُمُ يَوْمَ يَرُونَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِنْ تَصْدِيقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلٌ لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔**

دوسری سند سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ حاملہ کے لئے ان آیتوں کو وضع حل کے مہینے کے شروع میں ایک کاغذ پر لکھیں اور اُس کاغذ پر کوئی چیز پیئیں

مگر گرہ نہ لگائیں اور عورت کی ایک ران پر باندھ دیں اُسے دروازہ مطلق نہ ہوگا۔ مگر پچھیدا ہوتے ہی اس کو فوراً کھولینا چاہیے ایک لمحہ بھر بھی دیر نہ کی جائے وہ آبتیں رجو کاغذ پر ایک طرف لکھی جائیں گی یہ ہیں : " اَوْ لَمْ يَسْأَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنْ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كَاٰنَتَا وَتَقًا فَفَقَتْنٰهُمَا وَجَعَلْنٰمِنْ الْهٰٓءِ كُلِّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفْلَادِيُوْا مُنُوْنَ وَاَيُّهٗ لَھُمْ اَللَّیْلُ نَسُخُ مِنْہُ السَّھَارَ فَاِذَا هُمْ مُظْلَمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرٰی لِمُسْتَقَرٍّ لَّہَا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَالْقَمَرَ قَدَرْنَا مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَ الْعُرْجُوْنَ الْقَدِیْمِ لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَہَا اَنْ تَدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَکُلٌّ فِیْ فَلَاکِ یَسْجُدُوْنَ وَاٰیۃٌ لَّھُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَھُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ وَخَلَقْنَا لَھُمْ مِنْ مِّثْلِہٖ مَا یَرْکَبُوْنَ وَاِنْ نَّشَآءُ نَغْرِقْھُمْ فَلَآ صَرِیْحٌ لَّھُمْ وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حَیْنٍ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِنَ الْاٰجِدَاتِ اِلٰی رَبِّھُمْ یُسٰلُوْنَ ۔ دوسری طرف پشت کاغذ پر یہ آبتیں لکھی جائیں گی : " کَا تَھُمْ یَوْمَ یُرُوْنَ مَا یُوعَدُوْنَ لَمْ یَلْبِثُوْا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّھَارٍ بَلَاۤءٌ فَمَنْ یَّمْلَکُ اِلَّا الْقُوْمُ الْفٰسِقُوْنَ کَا تَھُمْ یَوْمَ یُرُوْنَہَا لَمْ یَلْبِثُوْا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحًّیًا ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناموں میں سب سے بہتر وہ نام ہے جو خدا کی بندگی پر دلالت کرتا ہو جیسے عبداللہ اور پیغمبروں کے نام بھی اچھے ہیں ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہی نام رکھ لے اگر نام نہ رکھا گیا اور وہ ساقط ہو گیا تو قیامت کے دن اپنے باپ سے کہے گا کہ تم نے میرا نام کیوں نہ رکھا ۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محسن فرزند فاطمہ علیہا السلام کا نام حالت حمل میں رکھا تھا اور محسن وہ ہے کہ بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابھی شکم ہی میں تھا کہ خلیفہ اول کی خلافت میں ثانی کے ہاتھ سے شہید ہوا ۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اول نیکی جو باپ اپنے بچے کے ساتھ کر سکتا ہے وہ یہ ہے کہ اُس کا نام اچھا رکھے ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے چار نیچے پیدا ہوں اور اُن میں سے ایک کا نام بھی میرے نام پر نہ رکھے اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔

دوسری حدیث میں حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں مندرجہ ذیل ناموں میں سے کوئی نام ہو گا اس میں فقیہی اور ینوائی نہیں آسکتی۔ یعنی محمد۔ یا احمد۔ یا علی۔ یا حسن۔ یا حسین۔ یا جعفر۔ یا طالب۔ یا عبد اللہ۔ یا فاطمہ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا ہے اس کا کیا نام رکھوں؟ فرمایا میرے نزدیک حمزہ سب سے بہتر نام ہے یہی رکھ لو۔

جابرؓ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ہمراہ ایک شخص کے مکان پر گیا اُس مکان میں سے ایک بچہ نکلا۔ حضرت نے اُس سے استفسار فرمایا کہ تیرا کیا نام ہے۔ اُس نے عرض کیا محمد پھر آپ نے ارشاد فرمایا تیری کنیت کیا ہے۔ عرض کیا بوعلی۔ فرمایا کہ تو نے اپنے آپ کو شریطان سے خوب محفوظ کیا۔ جس وقت شیطان کسی کو یا محمد یا علی آواز دیتے سنتا ہے تو وہ ایسا پانی ہو جاتا ہے جیسے قلعی آگ کے سامنے اور جب کسی کا نام ہمارے دشمنوں کے نام پر سنتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور فخر کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ خدا نے مجھے بٹیا عنایت کیا ہے۔ فرمایا مبارک ہو تو نے اُس کا نام کیا رکھا ہے عرض کی محمد۔ حضرت نے سر زمین کی طرف جھک لیا بار بار محمد محمد فرماتے تھے اور جھکتے چلے جاتے تھے قریب تھا کہ ردے مبارک زمین تک پہنچ جاٹے اس وقت فرمایا کہ میری جان اور میری اولاد اور عورت اور ماں باپ اور تمام اہل زمین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں جب تو نے اُس کا ایسا مبارک نام رکھا ہے تو نہ اُسے کبھی گالی دیجیو۔ نہ مارو۔ نہ تکلیف دیجیو۔ اور یہ یاد رکھ کہ جس گھر میں کوئی شخص محمد نام ہوتا ہے فرشتے ہر روز اُس گھر کو پاک کرتے ہیں۔

کئی حدیثوں میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم حکیم بخالد اور مالک کے نام پر نام رکھنے کو منع فرمایا ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا کے نزدیک سب سے بدترین نام ہیں۔ حارث

مالک - خالد - اور چار کنیتوں کو منع فرمایا ہے ابو عیسیٰ - ابو الحکم - ابو مالک - ابو القاسم - چوتھی کنیت کو صرف اُس وقت منع فرمایا ہے جبکہ نام اور کنیت دونوں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے نام اور کنیت سے مطابقت ہو جائیں۔ یعنی جس کا نام محمد ہو اُس کی کنیت ابو القاسم نہ ہوتی چاہیے۔

حدیث میں وارد ہے کہ یسین نام نہ رکھنا چاہئے کہ یہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے مخصوص تھا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور اُن میں کوئی شخص محمد - احمد - حامد یا محمود نام ہو تو ان کی رائے ہمیشہ بہتری پر قرار پائے گی۔ فرمایا کہ جس لڑکے کا نام محمد رکھو اُس کی عزت زیادہ کر دے اُس کے لئے محفل میں جگہ چھوڑ دو اور اُس سے نرمش و ترقی سے پیش نہ آؤ۔

فرمایا کہ جس خاندان میں کسی پیغمبر کے نام پر نام ہو گا - خدائے تعالیٰ صبح و شام ایک فرشتے کو بھیجے گا کہ اُن کے لئے تقدس اور پاکی کی دعا مانگے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ نام ولادت کے ساتویں دن رکھے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ولادت کے وقت کے جو اعمال ہیں اُن میں سے بچے کو غسل دینا سنت موکدہ ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ نیت یوں کی جائے کہ میں اس بچے کو برائے رضائے تعالیٰ غسل دیتا ہوں۔ اور اول اُس کا سر دھوئے پھر دہنیا پہلو پہریاں۔

(۹)

عقیقہ کرنے اور سر منڈانے کے آداب

بچے کے لئے عقیقہ کرنا اس شخص کے لئے جو قدرت رکھتا ہے سنت موکدہ ہے اور بعض علماء واجب جانتے ہیں بہنہزیہ ہے کہ ساتویں دن ہو اور اگر ساتویں دن نہ ہو سکے تو بچے کے بالغ ہونے تک تو اس سنت کی ادائیگی باپ پر لازم ہے اور بالغ ہونے سے آخر عمر تک خود اپنے آپ پر ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہو اس پر عقیقہ کرنا واجب ہے۔

بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ جس بچے کا عقیقہ نہ کیا جائے وہ موت اور طرح طرح کی بلاؤں سے خطر میں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عقیقہ امیر و غریب دونوں پر لازم ہے مگر غریب کو جب میسر ہو کرے اور جو میسر ہی نہ ہو تو اس کے ذمہ کچھ نہیں اور اگر کسی بچے کا عقیقہ اُس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اُس کے لئے کوئی قربانی ہو تو وہ پہلی قربانی جو اُس کے نام سے کی جائے عقیقے کا بدل سمجھی جائے گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ہم نے عقیقے کے لئے بھیڑ تلاش کی مگر نہیں ملی۔ اب کیا حکم ہے آیا ہم اُس کی قیمت تصدق کر سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ تلاش میں ہمو مل جائے گی خدا کو خون بہا کر کھانا پسند ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے دریافت کیا کہ جو بچہ ساتویں دن مر گیا اُس کا عقیقہ بھی کرنا چاہیے؟ فرمایا اگر نماز ظہر سے پہلے مر جائے تو نہیں اور اگر بعد نماز ظہر مرے تو کرنا چاہیے حدیث معتبر میں عمر بن یزید سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے علم نہیں کہ میرے باپ نے میرا عقیقہ کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا تو خود اپنا عقیقہ کر۔ چنانچہ عمر نے بڑھاپے میں اپنا عقیقہ کیا۔

حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ ولادت سے ساتویں دن نام رکھیں۔ عقیقہ کریں۔ سر منڈائیں اور بالوں کے برابر چاندی تولا کر تصدق کریں اور عقیقہ کی ایک ران تو اُس دائی کو بھیج دیں جس نے وقت ولادت مدد کی ہو اور باقی لوگوں کو کھلائیں اور تصدق کر دیں۔ دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ جب تمہارے بیٹا یا بیٹی پیدا ہو تو ساتویں دن ایک بھیڑ یا اونٹ کا عقیقہ کرو اور بچہ کا نام رکھو۔ سر منڈاؤ اور سر کے بالوں کے برابر سونا یا چاندی خیرات کرو۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اُس بھیڑ کی چوتھائی دایہ کو دو اور اگر بغیر دایہ کے پیدا ہوا ہے تو اُس کی مال کو دید و وہ جسے چاہے دیدے باقی کم از کم دس مسلمانوں کو کھلاؤ اور جتنے زیادہ ہو جائیں اچھا ہے اور خود عقیقہ کے گوشت کو نہ کھائیں اور اگر وہ بیہودن یا غیر مسلم

ہو تو چوتھائی بھیڑ کی قیمت اُس کو دیدیں۔

ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ دائی کا حق تہائی ہے۔ علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ عقیقہ اونٹ کا ہونا چاہئے یا بھیڑ یا بکری کا۔ اونٹ ہو تو پورا پانچ برس کا ہو کر چھ سال شروع ہو یا اس سے زیادہ کا ہو۔ بکرا ہو تو ایک سال کا ہو کر دوسرا سال لگا ہو یا زیادہ کا ہو۔ اگر بھیڑ ہو تو کم از کم چھ مہینے کا ہو کر ساتویں میں شروع ہو اگر پورے سات مہینے کا ہو تو اور اچھا مگر یہ ضرور ہے کہ عقیقے کا جانور خصی نہ ہو نہ اُس کا کان کٹا ہو نہ دُبلّا ہو نہ سینگ ٹوٹا ہو نہ اندھا ہو نہ اتنا لنگڑا کہ اُسے راستہ چلنا مشکل ہو لیکن حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یوں منقول ہے کہ عقیقہ کچھ قربانی نہیں ہے جس قسم کا جانور مل جائے اچھا ہے اور جتنا بے عیب موطا تازہ ملے اور اچھا ہے۔

حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسینؑ کی ولادت کے دن اذان اُن کے کان میں کہی اور حضرت فاطمہؑ زہرا علیہما السلام نے ساتویں دن اُن کا عقیقہ کیا اور وایہ کو بھیڑ کی ایک دست یا ران دی یا ایک اشتر فی دی (اشتر فی سے یہاں غالباً دینار مراد ہے)۔

علماء میں مشہور ہے کہ بیٹے کے لئے تر جانور کا عقیقہ کرنا سنت ہے اور بیٹی کے لئے مادہ کا مگر حفیر کا خیال یہ ہے کہ دونوں کے لئے نہ بہتر ہے۔ بہت سی معتبر حدیثوں کے موافق دونوں کیلئے مادہ بھی اچھی ہے۔

سنت ہے کہ ماں باپ عقیقے کے گوشت میں سے نہ کھائیں بلکہ بہتر یہ ہے کہ جس کھانے کے ساتھ اُس گوشت کو پکایا جائے وہ کھانا بھی نہ کھائیں (جیسے چاولوں کے ساتھ)۔

سنت ہے کہ عقیقے کی ہڈیاں نہ توڑیں بلکہ گوشت بند بند سے جدا کیا جائے۔

سنت ہے کہ عقیقے کا گوشت خواہ پکائیں خواہ ویسے ہی تقسیم کر دیں اور پکانے کا ادنیٰ درجہ یہ

ہے کہ صرف پانی اور تمک ڈال کر پکالیں بلکہ احتمال یہ ہے کہ پکانا ہی بہتر ہے مگر کچے کے تصدق کرنے کا بھی کچھ مضائقہ نہیں البتہ عقیقے کا جانور اگر میسر نہ آئے تو اس کی قیمت تصدق کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اُس صورت میں صبر کرنا چاہئے جب تک کہ ملے اور یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ عقیقے کا گوشت

کھانے کے لئے محتاجوں ہی کا گروہ درکار ہو بلکہ اگر مالدار آدمی بھی ملیں تو بہتر ہے۔

مشہور ہے کہ پہلے سرمنڈانا سنت ہے بعد کو عقیقہ ذبح کرنا ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ سرمنڈانا عقیقہ ذبح کرنا۔ سر کے بالوں کے برابر سونا چاندی تولنا اور اُس سونے چاندی کو خیرات کرنا ایک وقت اور ایک ہی جگہ ہونا چاہیے اور سرمنڈانے میں یہ سنت ہے کہ سارا سرمنڈا دیا جائے کوئی زلف یا چوٹی نہ چھوڑی جائے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک بچے کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے کہ اُس کے لئے دعا کریں چونکہ اُس کے چوٹی تھی آپ نے دعا نہ کی اور فرمایا کہ اس کی چوٹی منڈاؤ۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسین علیہ السلام کے لئے دو دو گیسوان کے سر پر بائیں جانب چھڑا دیئے تھے، ایک روایت میں ہے کہ درمیان سر کے چھڑوائے تھے ممکن ہے کہ یہ بات ان کے لئے مخصوص ہو یا یہ کہ پہلے ہی دفعہ کے منڈوانے میں اس طرح بالوں کا چھڑوانا مکروہ ہے۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ سرمنڈانے کے بعد عرفان سر پر ملنا سنت ہے۔ بہت سی معتبر حدیثوں میں خون عقیقہ کا بچے کے سر پر ملنے کی ممانعت آئی ہے کہ یہ زائد جاہلیت کا عمل ہے۔ معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ وہ حضرت عقیقہ کے جانور کے ذبح ہونے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ هَذِهِ عَقِيقَةٌ مِنْ فُلَانٍ (یہاں اُس مولود کا نام لے) لَحْمُهَا بَلَحْمُہٗ وَدُمُّهَا بَدَمُہٗ وَعَظْمُهَا بَعْظُمُہٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وَتَاءً لِّكَ جَالٍ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (اگر لڑکی ہو تو یحییٰ کا حصہ دعا کا اس طرح پڑھے) لَحْمُهَا بَلَحْمُہٗ وَدُمُّهَا بَدَمُہٗ وَعَظْمُهَا بَعْظُمُہٗ۔

لے خدا کے نام سے اور خدا پر بھروسہ کر کے شروع کرنا ہوں۔ یا اللہ یہ عقیقہ فلاں (بچے) کی طرف سے ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے میں اس کا خون اس کے خون کے بدلے اور اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے میں۔ یا اللہ واسطہ آل محمد علیہم السلام کا اس عقیقہ کو اس بچے کا معاوضہ قرار دیدے۔ ۱۲

دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ یہ دعا پڑھے۔ اے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَيْمَانًا
 بِاللّٰهِ وَتَنَاقُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَلْعِصَّةُ لَوْ مَوَدَّ وَاشْكُرْ لِرِزْقِهِ وَالْعَرَفَةُ بِفَضْلِهِ
 عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ پس اگر لڑکا ہو کہے۔ اے اللّٰهُمَّ اِنَّكَ وَهَبْتَ لَنَا ذِكْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَمِنْكَ
 مَا اَعْطَيْتَ وَكُلَّمَا صَنَعْتَ فَتَقَبَّلَهُ مِنَّا عَلَى سُنَّتِكَ وَسُنَّتِ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
 اَخْسَا عَنَّا الشَّيْطَانُ الرَّجِيمُ لَكَ سَفَلْتُ الدِّمَاءَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ
 لِحَبْلِهِ الْجَبِيهٖ وَدُمَهَا يَدٍ مِّمَّهٖ وَعَظْمُهَا يَعْظُمُهَا وَشَعْرُهَا يَشْعُرُهَا وَجِلْدُهَا يَجِلْدُهَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا
 مَدَنًا يَفْلَدَانِ بَيْنَ فِلَدَيْنِ - نام لڑکے اور اُس کے باپ کا لے (اگر لڑکی ہو تو پہلا حصہ دعا کا کافی ہے)

دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ یہ دعا پڑھے۔ يَا قَوْمِ اِنِّي بَرِيٌّ مِمَّا تَشْرِكُونَ اِنِّي وَجَّهْتُ
 وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَقِيْقًا مُّسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَوٰتِي وَنُسُكِي
 وَمَحَبَّتِي وَمَا فِيَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبَدَلِكَ اَمْرٌ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے۔ ہر قسم کی تعریف خدا ہی کے لئے زیبا ہے۔ خدا سب سے بزرگ و بزر ہے
 خدا پر ایمان ہے اور خدا کے رسول کی تعریف۔ خدا کے حکم کی حفاظت اور اس کے عطا کردہ اس امر کا شکر یہ کہ البیت کہ ہم پر
 جو فضیلت دی ہے اس کی معرفت بھی ہم کو عنایت کی ہے۔ اے یا اللہ تو نے یہیں بیٹیا عنایت فرمایا اور تو واقف ہے کہ
 کس درجے کا عنایت فرمایا۔ جو کچھ تو نے عطا فرمایا ہے اور جو کچھ تو نے کیا ہے وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔ پس ہماری
 طرف سے دیر، قبول فرما۔ تیری سنت اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنت کے موافق ہے اور شیطان بعین کو ہم
 سے دور کر۔ اے وہ کہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے صرف تیری خوشنودی کے لئے میں یہ خون بہاتا ہوں اور سب تعریف
 اللہ کے لئے ہے جو کل عالموں کا پروردگار ہے۔ یا اللہ اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے ہے اور اس کا خون اُس
 کے خون کے بدلے اس کی ہڈیاں اس کی ہڈیوں کے بدلے اس کے بال اس کے بالوں کے بدلے۔ اس کی کھال اس کی کھال کے بدلے
 ہے۔ یا اللہ اس کو فلاں بن فلاں کا فدیہ قرار دے۔ اے میری قوم جن چیزیں ذکر و تم خدا کا شریک کرتے ہو میں اُن سے
 علیحدہ ہوں۔ میرا رنج تو خلوص اور اطاعت کے ساتھ اس کی طرف ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں
 میں سے نہیں ہوں۔ میری غارت میری قربانی میرا جینا میرا مرناف اللہ کے لئے ہے جو کل عالموں کا پروردگار ہے اس کا کوئی
 شریک نہیں ہے اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں اطاعت کرتی ہوں میں سے ہوں۔ یا اللہ تیری طرف سے ہے اور تیری
 اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور اللہ سب سے بزرگ و بزر ہے یا اللہ محمد اور آل محمد پر رحمت بھیج اور فلاں ابن فلاں
 (دوسرے دو کا نام اور اس کے والد کا نام) طرف سے قبول ہو۔

مُنَدَّ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْ
قُلْدَنِ بْنِ قُلْدَانَ - (نام بچے اور اُس کے باپ کالے اور ذبح کرے)۔

(۱۰)

لڑکوں کے ختنہ کرنے اور لڑکیوں کے کان چھیدنے کے آداب

لڑکوں کی ختنہ ساتویں دن کرنا سنت مودکہ ہے اگر اٹھ ٹھویں دن کی جائے تو بھی سنت ہے۔ پھر آٹھویں دن سے لیکر لڑکے کے بالغ تک بھی سنت ہے اور بعض کا قول ہے کہ بلوغ کے قریب لڑکے کے ولی پر اس کا ختنہ واجب ہے۔ لیکن اگر بچہ کا ولی ختنہ نہ کرانے تو پھر بعد بلوغ اس پر واجب ہوگا بعض علماء نے اس کو واجب بر دعویٰ اجماع بھی فرمایا ہے۔
لڑکوں کی دائیں کان کی بویں سوزخ کرنا اور بائیں کان میں اُپر کے سوراخ کرنا سنت ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکوں کا ختنہ کرنے کے لئے ساتویں دن مقرر کرو کہ اس سے بدن خوبصورت ہو جاتا ہے اور بچہ موٹا تازہ ہو جاتا ہے۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہوزمین اُس کے پیشاب سے کراہت کرتی ہے۔

حدیث صحیح میں فرمایا کہ ساتویں دن لڑکے کا ختنہ کرنا اور اُس کے کانوں میں سوراخ کرنا سنت ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مختون نہ ہوزمین اس کے پیشاب سے چالبیس دن نجس رہتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ زمین اس کے پیشاب سے خدا نے تعالیٰ کے سامنے نالہ و فریاد کرتی ہے۔ حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ساتویں دن لڑکے کا ختنہ کرنا سنت ہے اور اس میں ناخیرہ کی جائے تو بھی کچھ حرج نہیں۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہو اُس کا ختنہ کر ڈالو اگرچہ وہ اسی برس کا ہو۔

سنہ کے وقت دعا پڑھنی چاہیے جو آگے مذکور ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس بچے کے ختنہ کے وقت یہ دعا نہ پڑھی گئی ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ بعد از بلوغ یہ دعا خود پڑھ لے اگر ایسا کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے قتل و غمہ جیسی موت سے محفوظ رکھے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لڑکے کے ختنہ کے وقت یہ دعا پڑھیں اور اگر وقت مقرر پر ختنہ نہ ہو تو لڑکے کے بالغ ہونے تک جب میسر ہو کیا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے کہ اس سے لوہے کی حرارت دفع ہوتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ هَذِهِ سُنَّتُكَ وَسُنَّتُ نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاتَّبَاعُ مَنَّا لَكَ وَلِنَبِيِّكَ بِمَشِيَّتِكَ وَيَا رَا دَتِكَ وَقَضَائِكَ لَوْ مُرَادَ تَكَ وَقَضَا عَ حَتْمَتَهُ وَآمَرَ أَنْفَذَ تَهُ وَأَزَقْتَهُ حَوًّا لِحَدِيدٍ فِي خُتَانِهِ وَحَاجَاتِهِ يَا مُرَانَتْ أَعْمُونُ بِهِ مِنِّي اَللّٰهُمَّ فَطَهَّرْهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَزِدْ فِي عَمَلِهِ وَارْزُقْ اَلْاَفَا تَ عَنْ بَلْعِهِ وَالاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهِ وَزِدْهُ مِنَ الْغِنَى وَارْزُقْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا تَقْلَمُ

حسین ابن خالد سے منقول ہے کہ کسی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ لڑکے کے پیدا ہونے کی مبارکباد کس دن دینی چاہیے؟ ارشاد فرمایا کہ جب حضرت امام حسن علیہ السلام پیدا ہوئے تھے تو جبرئیل ساتویں دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مبارکباد دینے آئے تھے اور بہ حکم لائے تھے کہ ان کا نام رکھو۔ سرمنڈ واؤ۔ عقیقہ کرو اور دونوں کانوں میں سوراخ کرو۔ اسی طرح ولادت حضرت امام حسین علیہ السلام کے وقت بھی ساتویں دن جبرئیل آئے تھے۔ اور یہی احکام لائے تھے اور جناب امام حسین علیہ السلام کے سر پر بائیں جانب دو گیسوں بھی چھوڑے گئے تھے اور ان کے دہانے کان کی لویں اور بائیں کان میں اوپر کی جانب سوراخ کیا گیا تھا۔ حضرت صاحب الامر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی لڑکے کا ختنہ کیا جائے اور پھر غلاف پیدا ہو کہ سر حشفہ کو چھپائے تو لازم ہے کہ اُس کا ختنہ دوبارہ کرو کیونکہ زمین اس شخص کے پیشانیاب کرنے سے جس کا حشفہ غلاف میں ہو خدا کے سامنے چالیس دن نالہ و فریاد کرتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا ختنہ بلا عذر قوی نہ ہوا ہو تو نہ وہ لوگوں کی پیشینمازی کرے نہ اُس کی گواہی قبول ہے اور نہ اس کے جنازے کی نماز جائز ہے کیونکہ اُس نے پیغمبروں کی بہتر سے بہتر سنت کو ترک کیا اور وہ عذر قوی سوا اس کے کچھ نہیں ہو سکتا کہ ختنہ کرنے سے مر جانے کا ڈر ہو۔



بچوں کو دودھ پلانے اور پرورش کر نیکیے آداب اور انکے حقوق کی رعایتیں

یاد رکھنا چاہیے کہ بچوں کو دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے اور علماء میں یہ مشہور ہے کہ بلا عذر دو برس سے زیادہ دودھ پلانا جائز نہیں ہے سوائے اُس صورت کے کہ کوئی مرض ہو یا حالت

افطراسی ہوا اور اکیس مہینے سے کم بھی نہ ہو سوائے اس کے کہ مجبوری ہو یعنی دایہ بہم نہ پہنچے یا اس کی اُجرت دینے پر قدرت نہ ہو یا ماں دودھ پلاتی ہو اور اس کا دودھ سوکھ گیا ہو یا اسے مرض لاحق ہو گیا ہو اور بعض علماء کے نزدیک واجب ہے کہ جس وقت سے ماں کی چھاتی میں دودھ اترے وہی اپنے بچے کو پلائے اور اُن کا یہ بھی قول ہے کہ اگر ماں اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے گی تو باوجود بچہ باقی نہ رہے گا یا اگر زندہ رہا تو طاقت نہ آئے گی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بچے کے لئے سب سے زیادہ منفعت بخش اور سب سے زیادہ مبارک اس کی ماں کا دودھ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے دیکھا کہ اسحاق کی ماں اپنے بچے کو دودھ پلا رہی ہے فرمایا اے اسحاق کی ماں فقط ایک ہی چھاتی سے دودھ نہ پلا بلکہ دونوں چھاتیوں سے پلا کیونکہ ایک کھانیکا عوض ہے اور ایک پانی کا یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اکیس مہینے سے کم دودھ پلاتے ہیں وہ اپنے بچے پر ظلم کرتے ہیں۔

دوسری حدیث صحیح میں فرمایا کہ اس بات کی نگرانی کرو کہ دایہ نہ ہائے بچوں کو کہ دودھ نہ ملے اور دایہ یہودی و نصرانی ہو سکتی ہے اگر تمہارے بچوں کو اپنے گھر لے جانا چاہتے ہو تو ان کو تمہارے پینے کی اور سو کا گوشت کھانے کی اور اُن سب چیزوں کی جو مسلمانوں کے دین میں حرام اور اُن کے نزدیک حلال ہیں سخت ممانعت کرنی چاہیئے۔ جو دودھ زنا سے پیدا ہوا ہو اس کے پلانے کی معتبر حدیثوں میں ممانعت آئی ہے۔

بعض حدیثوں میں وارد ہے کہ اگر کوئی کنیز زنا کرے اور اس کے ماں بچہ ہوا ہو تو اس صورت میں کہ مالک کنیز اپنی نوڈی کو زنا کرنے والے پر حلال کر دے تو اس کا دودھ بچے کو دیا جاسکتا ہے۔ اور جس نے ادعوت نے اپنے امتیاز سے زنا کیا ہو اور اس سے دودھ پیدا ہوا ہو اس دودھ کے متعلق حدیث میں ممانعت ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی عورت کے دودھ سے بھی ممانعت فرمائی ہے جو احمق ہو یا جس کی آنکھ میں کچھ عیب ہو یا جو مدد در بچے میں اثر کرنا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ دایہ سی ہو جو دور دور بہر نہ دے صاحب ابھی

ہو۔ کیونکہ دودھ بچے میں نہایت کرات ہے اور بچہ صورت و سیرت دونوں میں دایہ سے مشابہ ہوتا ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچے کو سات برس تو کھیلنے دو بعد
اس کے آئندہ سات برس اُس کی تعلیم و تربیت میں کوشش کرو اگر اس دوسرے سات برس میں
نیک رہا اور سنبھل گیا تو پھر کوشش جاری رکھو ورنہ سمجھو کہ اُس سے نیکی کی کوئی اُمید نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سات برس بچے کو کھیلنے دو دوسرے سات برس میں لکھنا پڑھنا
سکھاؤ اور تیسرے سات برس میں حلال و حرام خدا یعنی علم شریعت کی تعلیم دو۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پہلے سات برس بچے کے بدن کی
پرورش چاہیے بعد اس کے دوسرے سات برس میں آداب اخلاق سکھانے چاہئیں پھر
تیسرے سات برس میں اسے کام سپرد کرنا چاہیے اور اُن کے تعمیل کی نگرانی چاہیے۔ یہ بھی فرمایا
کہ تیس برس تک بچے کا قدر بڑھتا ہے اور پچیس برس تک عقل۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جو لڑکے چھ چھ برس کے ہو جائیں وہ ایک لحاف
میں نہ سونے پائیں۔

ایک اور روایت میں یوں آیا ہے کہ جو لڑکے اور لڑکیاں دس دس برس کے ہو جائیں انکے بمنزہ خدا کر دو۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جہاں تک جلد ممکن ہو اپنے بچوں کو
حدیثی یاد کرو تاکہ مخالفین اُن کو گمراہ نہ کرنے پائیں۔

احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ اپنے بچوں کو خیاب امیر المومنین علیہ السلام کی محبت سکھاؤ اگر وہ
قبول نہ کریں تو ان کی ماں کے معاملہ میں تفحص کرو یعنی حضرت علی کی محبت قبول نہ کرنا اولادِ ناکِ علامت ہے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہم اہلبیت کی محبت اپنے دل میں پائے
اُسے لازم ہے کہ اپنی ماں کے حق میں بہت دُعا کرے کہ وہ امانت دار ہے اور اُس کے
باپ کے حق میں اس نے خیانت نہیں کی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ بچے کا حق باپ پر یہ ہے کہ
اس کا نام اچھا رکھے تسلیم و تادیب اچھی طرح کرے اور جہاں تک ممکن ہو اعلیٰ اور معزز پیشے
میں اس کو لگائے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سکوفی نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے سخت رنج ہے۔ فرمایا رنج کا باعث؟ عرض کیا خدائے تعالیٰ نے مجھے بیٹی عنایت کی ہے فرمایا اے سکوفی زمین اس کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار ہے اور خداوند روزی دینے کے لئے تیری عمر کا ایک لمحہ اُس کی عمر میں شامل نہ کیا جائے گا۔ تیری مقررہ روزی کا کوئی دانہ وہ کھانے لے گی۔ (پھر افسوس کیا ہے) اس کے بعد فرمایا کہ اُس کا نام کیا رکھا جائے؟ عرض کی فاطمہ حضرت نے دو مرتبہ آہ آہ کر کے دست مبارک اپنی پیشانی پر رکھ لیا اور یہ فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق اولاد کے بارے میں جو ماں باپ کے ذمہ ہیں یہ ارشاد کیا ہے کہ اگر بیٹا ہو تو باپ کا یہ کام ہے کہ خوبصورت اور نیک سیرت دایاں کے لئے مقرر کرے۔ نام اس کا اچھا رکھے۔ قرآن شریف پڑھا دے ختمہ کرائے۔ تیرا سکھائے۔ اور لڑکی ہو تو ان باتوں کی نگرانی ماں کے ذمہ ہے کہ دایہ اس کے لئے اچھی مقرر کرے نام اُس کا اچھا رکھے۔ سورہ نور سے یاد کرائے اور سورہ یوسف اُسے نہ پڑھائے۔ ادھر کا مکان اُسے رہنے کے لئے دے اور جہاں تک جلد ممکن ہو اُس کے شوہر کے گھر اسے بھیج دے۔ پھر فرمایا کہ جب نو نے اپنی لڑکی کا نام فاطمہ رکھا ہے تو ذخیرہ دار، نہ کبھی اسے گالی دینا نہ بُرا بھلا کہنا نہ مارنا بیٹنا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمودہ ہے کہ اپنے بیٹوں کو تیرائی اور تیراندازی سکھاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ بچپن کے زمانے میں اگر کوئی بچہ شلوخ و کھ خلق ہو تو اس سے یہ سمجھ لیتا چاہیے کہ وہ بڑا ہو کر دانا اور بُردباد ہو گا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ بعض ماں باپ کو بھی اولاد کی طرف سے عاق ہو جانے کا گناہ ہوتا ہے یعنی جس طرح اولاد ماں باپ کی طرف سے عاق ہو سکتی ہے اسی طرح ماں باپ اولاد کی طرف سے عاق ہو سکتے ہیں۔ اور فرمایا کہ خدا ان باپوں پر رحم کرے جو اپنی اولاد کی نیک کاموں میں مدد کریں اور انہیں نیک بنائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی اولاد کی نیکی میں مدد کرتا ہے اُس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ راوی

نے عرض کیا کہ یہ مدد کیونکر کر سکتے ہیں؟ فرمایا کہ آسان کام اُسے نیاؤ جو اُس سے بن چڑیں اور جو کام وہ کرے اُسے شایانہی دوناتہ نیکی میں اُس کا حوصلہ بڑھے اور جو کام مشکل ہوں اُن سے درگزر کر و اور حتی الامکان اسے زیادہ تکلیف میں نہ ڈالو اور غصے و حماقت سے پیش نہ آؤ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ عرض کیا اُن کا نوا انتقال ہو گیا۔ فرمایا اپنی اولاد کے ساتھ نیکی کر۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اپنے بچوں کو پیار کر و اور اُن پر رحم کر و اور جو اُن سے وعدہ کر و پورا کر و کیونکہ وہ اپنے گمان میں ظلم کو اپنا روزی دہندہ جانتے ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کسی چیز پر اپنا غضب ناک نہیں ہوتا جتنا اُس ظلم پر ہوتا ہے جو عورتوں اور بچوں پر کیا جاتا ہے۔ حدیث صحیح میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بچے کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالیٰ ایک نیکی اُس کے مائتہ اعمال میں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بچے کو خوش کرتا ہے اور اُسے قرآن مجید پڑھاتا ہے قیامت کے دن شخص اور اُس بچے کی ماں دونوں بلائے جائیں گے اور دو محلے انہیں ایسے پہنائے جائیں گے کہ اُن کے نور سے اہل بہشت کے چہرے بھی نورانی ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے کبھی اپنی اولاد کے بوسے نہیں لئے جب وہ چلا گیا تو آنحضرت نے فرمایا میرے نزدیک یہ شخص جہنمی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کے بچہ ہو اُسے چاہیئے کہ اس کے ساتھ بچوں کی طرح سے کھیلے۔ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ خدا اُس بندے پر رحم کرتا ہے جو اپنی اولاد سے زیادہ مایوس ہو۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے دو بیٹے تھے وہ ایک کے بوسے لیتا تھا اور دوسرے کے نہیں۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو دونوں

پر یکساں مہربانی کیوں نہیں کرتا۔ یہاں سے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اولاد میں سے کسی ایک کو دوسرے پر فضیلت نہیں دینا چاہیے سوائے اس صورت کے کہ کوئی ان میں سے زیادہ عالم ہو زیادہ صالح ہو کیونکہ علم اور صلاحیت کے سبب سے فضیلت دے سکتے ہیں۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب ۱۰ کا تین برس کا ہو جائے تو اس سے سات مرتبہ لا الہ الا اللہ کہلواؤ جب تین برس سات مہینے بیس دن کا ہو جائے تو سات مرتبہ محمد رسول اللہ کہلواؤ جب پورا چار برس کا ہو تو سات مرتبہ صلی اللہ علی محمد وآلہ کہلواؤ۔ جب پورا پانچ برس کا ہو جائے تو خدا کو سجدہ کرنا سکھاؤ۔ جب چھ برس کا ہو جائے تو وضو اور نماز یاد دہراؤ۔ جب پورا سات برس کا ہو جائے تو اُس وقت نماز اچھی طرح یاد دہونی چاہیے اور وضو و نماز کے ترک پر اُسے سزا ملنی چاہیے۔ (نتیجہ اس خاص تعلیم کا یہ ہے) جب وضو اور نماز نیچے کو یاد ہو جائے گی تو خدا اس کے ماں باپ کو بخش دے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے بچوں کو آہنی ہتھیار پہنانے کی اور دینے کی ممانعت فرمائی ہے مبادا اُن سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔ دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ سونے سے پہلے بچوں کے ہاتھ پاؤں اور منہ کی چکناٹی اور میل کچیل دھو ڈالنا چاہیے بصورت دیگر شیطان آکر اُن کو سونگھتا ہے اور وہ سونے میں ڈرتے ہیں اور محافظ فرشتوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول ہے کہ جو شخص بازار جائے اور اپنے اہل و عیال کے لئے پسندیدہ چیزیں خرید کر لائے اُس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا کہ اُس صورت میں ملنا کہ فقیروں کے ایک گروہ کے لئے بہت سی خیرات ہم پہنچا کر خود اُن تک پہنچا، مناسب ہے کہ جو کچھ لائے بیٹوں سے پہلے بیٹیوں کو دے کیونکہ جو شخص بیٹی کو خوش کرتا ہے اس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے حضرت ایں علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کر دیا اور جو شخص بیٹے کو خوش کرتا ہے اُس کو ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کہ خدا کے خوف سے رویا ہوا اور جو شخص خدا کے خوف سے رویا ہوگا بہشت میں داخل کیا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بچوں کو فاورت کھلاؤ کہ اس سے بدن میں گوشت پیدا ہوتا ہے اور پڑیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ انہیں انا کھلاؤ کہ بہت قوت پہنچا کر باغ اور جوان کر دیتا ہے۔

کتاب طب لائے میں حضرت امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر بچہ زیادہ روتا ہو یا کوئی عورت خواب میں ڈرتی ہو کسی کو نیند نہ آنے سے تکلیف ہو تو یہ آیت پڑھنی چاہیے **يَا فَضِيلُ بِنَا عَلٰى اِذَا نِهْمُ فِي الْكَيْفِ سَبَبُنْ عَدَدَتْهُمْ بَعَثْنَا هُمْ لِنَعْلَمَ اَتَى الْحَزْبَيْنِ اَحْصَىٰ لِمَا لَبَثُوْا اَمَدًا**۔ معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو لڑکی چھ برس کی ہو جائے اسے ماہر مرد سے چھپا میں اور گود میں نہ بٹھائیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ لوگ ایک لڑکی کو اس مجلس میں لائے حاکم بن مجلس نہت بہت اس لڑکی کو پیار کرتے تھے اور اپنی اپنی گود میں بٹھاتے تھے جب حضرت کا نمبر آیا فرمایا کہ یہ کتنے برس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا پانچ برس کی حضرت نے اُسے دور کر دیا نہ پیار کیا نہ گود میں بٹھایا۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو لڑکی پورے چھ برس کی ہو جائے اُس کی ماں اُس کو برہنہ اپنے پاس نہ سلائے کیونکہ اب وہ عورت کا حکم رکھتی ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ لڑکی چھ برس کی ہو جائے تو کوئی لڑکا برہنہ نہ دیکھنے پائے۔ معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ وہ شخص ملعون ہے کہ باوجود قدرت کے اپنے بچوں کو نان و نفقہ نہ دے اور وہ ضائع ہو جائیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے بال بچے اس کے قیدی ہیں پس جس شخص کو خدا نعمت عطا فرمائے اسے لازم ہے کہ اپنے قیدیوں کا بھی کھانا دے بڑھا دے ورنہ تھوڑے ہی دن میں وہ نعمت رائل ہو جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ دو بیویاں یا دو بہنوں یا دو بھتیجیاں

۱۔ ایک قسم کا حلوا ہے۔ ۲۔ بیس بہت سے برسوں کے لئے سم نے غار میں اُن کے کانوں کو گنگ کر دیا (سدا دیا) پھر ہم نے اُن کو اٹھایا تاکہ ہم یہ جان لیں کہ دونوں گروہوں میں سے کون سے نے اس (طویل) مدت کا حساب رکھا۔

یا دو خالوں کا خرچ ہو یہ خرچ اُسے آتش جہنم سے بچانے کو کافی ہے۔
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ بہشت میں ایک خاص درجہ ہے کہ
 اس درجے تک سوائے تین آدمیوں کے اور کوئی پہنچ نہیں سکتا۔ اول امام عادل۔ دوسرے
 وہ جو اپنے عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔ تیسرے وہ جو اپنے بال بچوں کے
 اخراجات کا تحمل کرے اور اُن سے جو تکلیفیں اُسے پہنچیں صبر سے اُن کی برداشت کرے۔
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ شخصوں کا نان و نفقہ واجب ہے
 اول اولاد۔ دوسرے باپ۔ تیسرے ماں۔ چوتھے غلام۔ پانچویں زوجہ۔ اولاد میں اولاد کی
 اولاد بھی شامل ہے جہاں تک نیچے جائیں اور ماں باپ میں دادا دادی بھی شامل ہیں
 جہاں تک اوپر چلے جائیں۔

۱۲

اولاد پر ماں باپ کے حقوق اور اُن کی عزت و حرمت کا واجب ہونا

یاد رکھنا چاہیے کہ ماں باپ کی عزت ضروریات دین سے ہے اُن کو اپنے سے خوش رکھنا
 اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ اُن کو اپنی طرف سے آرزو رکھنا یا اُن سے عاق ہو جانا کبیرہ گناہ ہے۔
 حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اگر تمہارے ماں باپ کافر بھی ہوں اور تم کو یہ حکم دین کہ تم بھی
 کافر ہو جاؤ تو اُن کی اطاعت منکر و لیکن پھر بھی دنیا میں اُن کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔
 معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا
 اور عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت کیجئے آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ خدا کے
 ساتھ کسی کو شریک نہ کیجو گو لوگ تجھے جلا دیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جان بچانے کے لئے تو کوئی بات
 نفیہ کہہ دے مگر دل تیرا ایمان پر مستقیم ہو اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ماں باپ کی اطاعت اور
 اُن کے ساتھ نیک سلوک کرنا رہو خواہ وہ زندہ ہوں یا مردہ یہاں تک کہ اگر وہ تجھ سے یہ بھی
 کہیں کہ اپنی عورت کو طلاق دیدے یا اپنے مال و دولت سے دست بردار ہو جائے تو بجا لایو کیونکہ معاملہ
 دنیوی میں اُن کی اطاعت کرنا جزو ایمان ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ بیٹے پر باپ کا حق کیا ہے؟ فرمایا باپ کا نام نہ لے۔ راستہ چلنے میں اُس کے آگے نہ چلے۔ کسی جگہ باپ کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھے اور ایسا کام نہ کرے کہ لوگ اُس کے سبب سے اُس کے باپ کو گالیاں دیں۔ اور بُرا بھلا کہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم اپنے ماں باپ کے ساتھ (زندہ ہوں یا مردہ) نیکی کیوں نہیں کرتے؟ مرنے کے بعد اُن کے لئے نمازیں پڑھو روزے رکھو۔ نیا بٹنہ ج کرو۔ ان اعمال کا ثواب اُن کو بھی پہنچے گا اور تم کو بھی ملے گا۔ چونکہ یہ نیکی ماں باپ کے حق میں ہے خدا تم کو اس کا بہت ہی ثواب دے گا۔

حدیث حسن میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا اپنی جان کے ساتھ تین مرتبہ یہی سوال کیا اور یہی جواب ملا جو تھی مرتبہ جب سوال کیا تو آنحضرت نے فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ۔ دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے جہاد کا بڑا شوق ہے حضرت نے فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر مارا گیا تو خدا کے حضور میں ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور بہشت کی روزی اور اگر اٹھائے جہاد میں اپنی موت بھی مر گیا تو بھی نیرا اجر خدا کے ذمہ رہا اور اگر زندہ ہی لوٹ آیا تو بھی گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ بڑھے ہیں وہ مجھ سے بہت مانوس ہیں اور میری جدائی کو ارا نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا تو تو اپنے ماں باپ ہی کے پاس رہ جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اُس کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ماں باپ کا ایک رات دن کا اُنس تیرے حق میں خدا کی راہ میں سال بھر جہاد کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص ماں باپ کے حق کا بدلہ سوائے دو صورتوں کے نہیں دے سکتا وہ یہ ہیں اول تو باپ غلام ہو اور بیٹا اُس کو خرید کر آزاد کر دے۔ دوسرے یہ کہ وہ قرضدار ہو اور بیٹا اُس کا قرضہ ادا کر دے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص ماں باپ کی زندگی میں تو اُن کے ساتھ نیکی کرتا رہتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ اُن کا فرض ادا کرتا ہے نہ اُن کے لئے مغفرت طلب کرتا ہے اسی سبب سے خدا اُس کو ماں باپ کی طرف سے عاق کر دیتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زندگی میں تو کوئی شخص ماں باپ کی طرف سے عاق ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد وہ اُن کا فرضہ ادا کرتا ہے اُن کے لئے استغفار پڑھتا ہے اسی سبب سے خدا اس کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والوں میں لکھ دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین کام ایسے ہیں کہ اُن کے خلاف کسی طرح خدا سے تعلق کی اجازت نہیں اول امانت کا ادا کرنا خواہ وہ امانت نیک کی ہو یا بدی۔ دوسرے عہد و پیمان کا پورا کرنا خواہ نیک کے ساتھ ہو یا بدی کے نتیجے میں۔ ماں باپ کی اطاعت کرنا خواہ وہ نیک ہوں یا بد۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ماں باپ عاق ہونے کی ادنیٰ کیفیت یہ ہے کہ اُن کے مقابلہ میں کلمہ آف زبان سے ادا کرے۔ فرمایا کہ قیامت کے دن بہشت کے پردوں میں سے ایک پردہ اٹھایا جائیگا اور بہشت کی خوشبو سوائے اس شخص کے جو ماں باپ کی طرف سے عاق ہو گیا ہو ہر شخص کو پانچ سو برس کے راستے تک پہنچ جائے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا جس شخص کے ماں باپ اُس پر ظلم کرنے ہوں اور وہ حالت ظلم میں بھی اُن کی طرف غیظ و غضب سے دیکھے خدا اُس کی کوئی نماز قبول نہ کرے گا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ماں باپ کی طرف تیز نظر سے دیکھنا بھی داخل نافرمانی ہے۔

معتبرہ حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد ماجد نے ایک شخص کو راستے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُس کا بیٹا بھی اُس کے ساتھ تھا اور باپ کے ہاتھ پر سپہارا دیئے ہوئے چل رہا تھا۔ میرے والد ماجد نے جیتے جی اُس سے کلام نہ کیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے اور دوسروں کی عورتوں کی پردہ دری نہ کرو تاکہ اور لوگ بھی تمہاری عورتوں کی پردہ دری نہ کریں۔ فرمایا کہ جس شخص کو منظور ہو کہ خدا جانکنی کی تکلیف اُس پر آسان کرے اُسے لازم ہے کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک اور اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرے کیونکہ اُن نیکیوں کے سبب سے حق تعالیٰ موت کی سختیاں اُس پر آسان کر دیتا ہے اور جیتے جی

پریشان نہیں ہوئے دینا۔

حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار خصلتیں جس مومن میں جمع ہو جائیں گی خدا اُس کو بہشت کا اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ عنایت کرے گا اور بنظر اُس کی عزت و توقیر اس کو اونچے سے اونچے مکان میں جگہ ملے گی۔ اول تو یہ کہ وہ کسی یتیم کو پناہ دے اُس کا خبر گیری ہو اس کے لئے بجائے باپ کے ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ کسی در ماندہ پر رحم کرے اُس کا مددگار اور اُس کے کاموں کا پیغمبر ہو۔ تیسرے ماں باپ کا خرچ اٹھائے اور اُن کے ساتھ نیکی و مدارات سے پیش آئے اور انھیں ہرگز ناراض نہ کرے چوتھے اپنے غلام کی اعانت کرے اُس کے ساتھ سختی کا برتاؤ نہ ہو جو کام اُس کے سپرد کرے اُس میں اسے مناسب مدد دے اور جو کام اُس کی طاقت سے باہر ہو اُس کا حکم نہ دے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین دعائیں اور تین بددعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں۔ اول ایک اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا اور نافرمان اولاد کے حق میں اُن کی بددعا۔ دوسرے ظالم کے حق میں مظلوم کی بددعا اور اس شخص کے حق میں جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لے مظلوم کی دعا۔ تیسرے اس مومن کے حق میں جو ہم اہلبیت کی رعایت سے کسی مومن کو اپنے مال میں شریک کرے اُس مومن کی دعا اور اُس مومن کے حق میں جس کے پاس اس کا برادر مومن کوئی حاجت لے کر آئے اور وہ باوجود قدرت کے اُس کی اعانت نہ کرے اُس غریب مومن کی بددعا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو نیک فرزند شفقت و مہربانی سے اپنے ماں باپ کی طرف دیکھتا ہے ایسی ہر نظر کے بدلے میں ایک مقبول حج کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گو وہ دن بھر میں سو مرتبہ بھی دیکھے یا نہ دیکھے غنیمت در اُس کا کہ اس سے بھی یاد دہانہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کے چہروں کی طرف دیکھا جائے تو اس سے بڑا مال کی طرف دیکھا۔ دوسرے عالم کی طرف دیکھا۔ تیسرے ماں باپ کی طرف دیکھا۔ چوتھے جس برادر مومن کو خاص خدا کے لئے دوست رکھتا اس کی طرف دیکھا۔ یہی فرمایا

کہ تین سناہوں کی سزا بہت جلد اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ اول ماں باپ کی نافرمانی۔ دوسرے
بنہ کان خدا پر ظلم۔ تیسرے خدا اور خلق خدا کی ناشکری۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد تھا
جس کو جبریل کہتے تھے وہ برابر اپنے صدمہ میں عبادت میں مشغول رہتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں اُس
کے پاس آئی اور اُسے آواز دی وہ نماز میں مشغول تھا اُس نے کچھ جواب نہ دیا۔ دوبارہ پھر آئی پھر
پکارا اب بھی وہ نماز میں مشغول تھا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ آئی اور پھر پکارا اس مرتبہ
بھی وہ نماز میں مشغول ہو گیا اور اُس نے کچھ جواب نہ دیا اس کی ماں نے یہ کہا کہ میں بنی اسرائیل
کے خدا سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ تجھ سے اس گناہ کا بدلہ لے۔ دوسرے دن گروہ بنی
اسرائیل میں سے ایک زنا کار عورت اُس کے صومعہ کے قریب آ بیٹھی اور بچہ جنی اور بغل مچا
دیا کہ یہ بچہ جبریل کا ہے اس نے مجھ سے زنا کیا تھا اُسی زنا سے یہ پیدا ہوا ہے۔ تمام بنی اسرائیل
میں شہرت ہو گئی کہ اور لوگوں کو تو زنا پر ملامت کرتا ہے اور خود زانی نکلا بادشاہ نے حکم دیا کہ
اُسے چھانسی دیدو۔ اُس کی ماں اپنا منہ اور سر پھینٹی ہوئی آئی۔ جبریل نے کہا اب کیا ہوتا ہے
خاموش رہ یہ بلا تیری ہی بد عا سے مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو سارے
قصے کو دریافت کیا۔ عابد نے واقعی قصہ کہہ سنایا لوگوں نے کہا کہ تیرے قول کی تصدیق کیونکر
ہو سکتی ہے۔ عابد نے کہا کہ اُس بچے کو لا کر اُسی سے دریافت کر لو۔ جب لوگوں نے اُس بچے
کو لا کر اُس سے دریافت کیا کہ تو کس کے نطفے سے ہے تو وہ بچہ حکم الہی گویا ہوا اور اُس نے
صاف صاف کہہ دیا کہ میں فلاں گڈ رے کے نطفے سے پیدا ہوا ہوں جو فلاں شخص کی بکریاں
چراتا ہے۔ اس گواہی کے سبب اُس عابد کو چھانسی سے نجات ملی اور اُس نے قسم کھائی کہ میں
زندگی بھر ماں کی خدمت سے علیحدہ نہ ہوں گا۔ الحاصل ماں باپ کے بارہ میں اتنی حدیثیں
ہیں کہ ان کو ایک جگہ پورا پورا لکھنا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

پانچواں باب

مسواک اور کنگھا کرنے ناخن ترشوانے اور سر منڈانے وغیرہ کے آداب

(۱)

مسواک کرنے کی فضیلت

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسواک کرنا پیغمبروں کی سنت ہے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل مجھے برابر مسواک کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ میرے دانت گھس جائیں گے۔

دوسری روایت میں یوں فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے مسواک کرنے کی اس قدر تاکید کی کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ میری اُمت پر واجب ہو جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کے بارہ فائدے ہیں پیغمبروں کی سنت ہے مُطہَّر صاف ہوتا ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے۔ خدا کی خوشنودی کا باعث ہے بلغم دفع ہوتا ہے۔ حافظہ زیادہ ہوتا ہے۔ دانت سفید ہو جاتے ہیں۔ نیک اعمال کا ثواب کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے۔ دانتوں کی پوسیدگی اور گرنا موقوف ہو جاتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ تھکاوٹ سچی اور زیادہ لگتی ہے۔ فرشتے مسواک کرنے والے سے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور ڈھلکا موقوف ہو جاتا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے بعض لوگوں سے فرمایا کہ میں تمہارے دانتوں کی جڑوں میں زردی دیکھتا ہوں تم مسواک کیوں نہیں کرتے ؟

ایک اور حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُن حضرت نے ہر نماز

کے وقت مسواک کرنے کی نصیحت فرمائی۔

بند مغیرہ حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کی سنتوں میں سے پانچ امر (کام) سر سے متعلق ہیں اور پانچ دھڑ سے جو امور سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ مسواک کرنا۔ لبس کتر وانا۔ مامکت نکالنا جس سے مسج کی جگہ کھلی رہے۔ کٹی کرنا۔ ناکت بس پانی ڈالنا اور جو امور دھڑ سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ غتہ کرنا۔ پاکی لینا۔ بیلوس کے بال منڈوانا۔ ناخن کٹوانا۔ استنجا کرنا۔

دوسری روایت کے مطابق جو امور سر سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ لبس کتر وانا۔ وارحی کتر وانا اور چڑھانا سر منڈانا۔ مسواک کرنا۔ خلل کرنا۔ اور جو پانچ امر دھڑ سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں۔ سارے بدن کے بال دور کرنا۔ غتہ کرنا۔ ناخن کٹوانا۔ غسل جنابت کرنا۔ پانی سے استنجا کرنا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر اُمت کے لئے دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے ساتھ مسواک واجب کر دیتا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب نماز شب کو اٹھو تو مسواک کر دو کیونکہ ایک فرشتہ آتا ہے اور تمہارے منہ پر منہ رکھتا ہے اور جو کچھ تم قرآن۔ دُعا اور رُود وغیرہ پڑھتے ہو اُس کو آسمان پر لیجاتا ہے اسلئے ضرور ہے کہ تمہارے منہ سے خوشبو آتی ہو۔

حضرت علی بن جعفر علیہ السلام نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا یہ ہو سکتا ہے کہ جو شخص نماز شب کے لئے اٹھے اور اسے مسواک بہم نہ پہنچے تو انگلی سے مسواک کر لے؟ حضرت نے جواب دیا کہ اگر صبح کے طلوع ہونے کا خوف ہو تو کر سکتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی وفات سے دو برس پہلے سبب سے مسواک ترک کر دی تھی کہ اُن حضرت کے دانت بہت ہی ضعیف ہو گئے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تین چیزیں حافظہ کو زیادہ کرتی ہیں اور رد کھودیتی ہیں وہ یہ ہیں۔ کندرجانا۔ مسواک کرنا قرآن مجید پڑھنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنت ہیں۔ خوشبو سونگھنا، عورتوں سے مجامعت کرنا۔ مسواک کرنا۔ منہ ہندی کا خضاب لگانا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ سے خانہ کعبہ نے کافروں کی بددلوئی شکایت کی حق تعالیٰ نے اُسے وحی فرمائی کہ اسے کعبہ ٹھہر میں ان کے بدلے میں تیرے لئے ایسا گروہ بھیجوں گا جو اپنے دانتوں کو درختوں کی شاخوں سے صاف کرتے ہوں گے چنانچہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو نبوت ملی تو جبرئیلؑ ان حضرت کے لئے مسواکِ خلل لائے۔

حدیث مغنبر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے وضو کے بعد مسواک کرنے کی بابت سوال کیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا کہ مسواک وضو سے پہلے کرنی چاہیے اور اگر کوئی بھول کر پہلے وضو کر لے تو بعد میں مسواک کر سکتا ہے مگر مسواک کے بعد تین مرتبہ کلی ضرور کرے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کے ساتھ مسواک بھی کر لے گا تو جس وقت نماز کو کھڑا ہو گا ایک فرشتہ آکر اُس کے منہ پر منہ رکھ دے گا اور جو کچھ اُس کے منہ سے نکلے گا اُسے دھیان کر لے گا اور اگر مسواک نہیں کی ہے تو الگ کھڑا ہو کر اُس کی قرأت سننا رہے گا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مسواک کے ساتھ دو رکعت نماز ویسی ستر رکعت نماز سے بہتر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسواک کرے اُسے بعد میں کلی بھی کرنا چاہیئے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مسواک دانتوں کے عرض میں کرتے تھے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بیت الخلا میں مسواک کرنے سے گندہ دہنی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں مسواک کرنے سے دانت گر جاتے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مسواک کرنا ترک نہ کرو اگرچہ تین دن میں ایک ہی دفعہ ہو۔

(۲)

سرمنڈانے کی فضیلت اور اس کے آداب

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین باتوں کا مزہ جسے چرکيا پھر نہیں چھوٹتا۔
سرمنڈانا۔ اونچا کپڑا پہننا۔ لوٹ لپوٹ سے ہمبستری کرنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ سر کے بال بالکل منڈوا دینا چاہیے تاکہ بالوں کی جڑوں میں میل نہ پیدا ہو اور اس میں جوئیں نہ ہونے پائیں اس کے علاوہ سرمنڈانے سے گردن فرہم ہوتی ہے اور آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے اور بدن کو آرام ملتا ہے اور فرمایا کہ میں ہر جمعہ کو سرمنڈانا ہوں۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ سر کے پچھلے حصے کے بال منڈانے سے غم دور ہوتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب سر کے بال بڑھتے ہیں تو آنکھیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور آن کی روشنی کم اور جب سرمنڈائے جائیں تو آنکھوں کی روشنی بڑھ جاتی ہے
فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جب حجامت بنوانے کا ارادہ ہو تو رو قبیلہ بیٹھ جاؤ اور حجام ابتدا میں پیشانی سے دونوں کنپٹیوں تک حجامت بنا کر پھر باقی بنائے اور جب حجامت منی شروع ہو تو یہ دعا پڑھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُوْلِ اَیَّ اللّٰهِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ خَفِیًّا
مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْرًا سَاطِعًا یُّوْمَ الْقِیَمَةِ۔ اور جب فارغ ہو تو یہ پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ زِیِّنِیْ بِالْتَّقِیِّ وَجَنِّبِیْ الرَّدٰی وَجَنِّبْ شَعْرِیْ وَبَشْرِیْ الْمَعَاصِیْ وَجَمِّعْ مَا تَکْرَهُ مِنْیْ فَاِنِّیْ لَوْ اَمْلَکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَلَوْ ضَرًّا۔

دوسرا روایت میں منقول ہے کہ شروع حجامت کے وقت یہ دعا پڑھے۔
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَىٰ

مِلَّةِ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور ملت پر خالص دل سے اور اطاعت کے ساتھ قائم ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ یا اللہ مجھے ہر بال کے بدلے چمکتا ہوا نور قیامت کے روز عنایت فرما۔
یا اللہ مجھے پرہیزگاری سے مزین فرما اور ہلاکت سے بچالے۔
میرے بالوں کو اور جسم کو گناہوں سے محفوظ رکھو اور ان سب سے جو تجھے ناپسند ہوں کیونکہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان پر قادر نہیں ہوں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَعْطِنِیْ بِکُلِّ شَعْرَةٍ نُّوْرًا یُّوْمَ الْقِیَمَةِ
اور جب فارغ ہو تو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ زَیِّنِّیْ بِالتَّقْوٰی وَجَبِّبْنِیْ التَّوَدٰی -

(۳)

عورتوں اور مردوں کیلئے سر کے بال رکھنے کے آداب میں

عورتوں کو بے ضرورت و بلا عذر سر کے بال منڈانے حرام ہیں اور مردوں کے لئے دونوں
یا تین مسنون ہیں خواہ سب بال منڈائیں یا سب بال رکھیں اور ان کی پرورش کریں یعنی دھوئیں
کنگھا کریں۔ اور آگے کی طرف مانگ نکالیں مگر منڈانا افضل ہے کیونکہ ابتداء میں اہل
عرب میں سر کا منہ انا بہت بڑا عیب سمجھا جاتا تھا اور پیغمبر و امام کو کوئی کام ایسا نہ کرنا چاہیے جو لوگوں
کی نظر میں معیوب و مذموم ہو اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے سر مبارک پر چار چار انگلی
بال رکھتے تھے اور حج و عمرہ کی وقت منڈا ڈالتے تھے۔

حدیث معتبرہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے سر کے
بال بڑے رکھنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ ان کی خبر گیری خوب کرے ورنہ کترواں اور خفاشی رکھے۔
کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بار بار سر کے بالوں کے دو حصے کر کے بیچ میں سے مانگ کھولتے
رہتے تھے۔؟ فرمایا کہ آنحضرتؐ کے بال اتنے بڑے بڑے ہوتے تھے کہ اس کی ضرورت نہیں ہوتی تھی
آنحضرتؐ کے بالوں کے سرے کانوں کی لونگ پہنچتے تھے۔ آں حضرت کے سوا اور کسی پیغمبر نے سر
پر بال نہیں رکھے۔

ایک اور معتبر حدیث میں یہ مضمون اور زیادہ ہے کہ جو شخص سر پر بڑے بڑے بال رکھ کر مانگ
نہ نکالے گا خدا نے تمنا لئے قیامت کے دن آگ کے آسے سے اس کا سر کھول دے گا۔

۱۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنت اور ملت پر خالص
دل سے اور اطاعت کے ساتھ قائم ہوں۔ بارگاہ مجھے ہر بال کے عوض میں قیامت سے روز نور عطا فرما۔ ۱۰۔

۲۔ یا اللہ مجھے پرہیزگاری سے زینت دے اور ہلاکت سے بچالے۔ ۱۲۔

حدیث میں وارد ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس عورت کو جو جہنم میں
کو پہنچ گئی ہو اس سے ممانعت کی ہے کہ وہ مردوں کی طرح سر کے تمام بالوں کو اکٹھا کر کے آگے
کی طرف یا پیچ میں یا کپٹیوں کی طرف گرہ دیکر لٹکا دے۔

دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے عورتوں کو
ہندوؤں کی سی چوٹی رکھنے کی اور بالوں کو سمیٹ کر پیشانی کی طرف گرہ لگانے کی اور نقش خضاب
کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں انھیں پھپھی دو باتوں
کے سبب سے ہلاک ہوئیں۔ نقش خضاب سے مراد یا گودنا ہے جو عرب کی عورتوں میں رواج
تھا یا مہندی کے نقش۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اُس
عورت کی نسبت کیا حکم ہے جو زینت کی غرض سے اپنی پیشانی کے بال کو تراڈالے یا اکھاڑ ڈالے
یا اپنے چہرے پر کے بال اکھاڑ ڈالے یا اپنی چوٹی میں موبان ڈالے حضرت نے فرمایا
کچھ مضائقہ نہیں۔

دو اور حدیثوں میں فرمایا ہے کہ اون یا جانوروں کے بالوں کا یا خود اپنے بالوں کا موبان
بنالینے میں کچھ حرج نہیں مگر دوسری عورت کے بال اپنے بالوں کے ساتھ نہ ملانا چاہیے۔ اور
یہ بھی خیال ہے کہ اگر موبان کسی جانور کے بالوں کا ہوتا تو ناز میں اُسے الگ کر دینا چاہیے کیونکہ
ناز اُس کے ساتھ جائز نہ ہوگی۔ ہاں اگر حلال جانور کے بالوں کا ہے تو کچھ حرج نہیں۔

(۴)

لبس کتروانے کی فضیلت

لبس کتروانا سنت مؤکدہ ہے اور جتنی زیادہ نترائی جائیں بہتر ہے اور حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنی لبس نہ بڑھنے دو ورنہ شیطان کو کھات کا زیادہ موقع ملے گا۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لبس کتروانے سے غم اور دوساں دور
ہوتا ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی سنت بھی ادا ہوتی ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ لبس یہاں تک کثروانی سنت ہیں کہ اوپر کے ہونٹ سے اونچی ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بالوں کی جڑ تک لبس کثروانے تھے اور انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کثروانے سے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک مرض بالخیرہ سے امان ملتی ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص نے اُن حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمائیے جس سے روزی بڑھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو جمعہ کے دن لبس اور ناخن کثروایا کر۔

ایک اور معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کو ناخن اور لبس کثروائے اور کثروانے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلَى سُنَّتِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ پڑھے تو خدائے تعالیٰ اُس کے بال و ناخن کے ہر ہر ریزے کے بدلے اُس کو اولاد امعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا کریگا اور وہ سوائے مرض الموت کے اور کسی بیماری میں گرفتار نہ ہوگا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے جو شخص ہر بُدھ اور جمعرات کو لبس اور ناخن کثروائے وہ دانتوں اور آنکھوں کے درد سے امان پائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ لبس بالوں کی تہ تک کثرواؤ اور داڑھی کو اس حد تک بڑھاؤ جو آئندہ کی حدیثوں سے معلوم ہوگی اور اپنے آپ کو یہودیوں اور مجوسیوں کی صورت نہ بناؤ اور فرمایا جو شخص لبس نہ کثروائے وہ ہم سے نہیں ہے۔

(۵)

داڑھی بڑھانے کے آداب

یاد رکھنا چاہیے کہ داڑھی کو متوسط رکھنا سنت ہے نہ زیادہ طویل ہو نہ بہت کم اور ایک مشت سے زیادہ داڑھی بڑھانا مکروہ ہے بلکہ حرام ہونے کا بھی احتمال ہے اور یہ بات علما میں مشہور ہے کہ سوائے رخصتوں اور نیچے کے ہونٹ کے دونوں طرف کی باقی داڑھی منڈانا حرام ہے اور احتیاط اس میں ہے کہ

داڑھی ایسی کتروائی جائے نہ منڈی ہوئی نہ معلوم ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مہنت سے خفنی داڑھی زیادہ ہے وہ آتش جہنم میں ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ داڑھی پر ہاتھ رکھو اور ہفتی مہنت سے کھنٹی ہے اُس کو کٹوا دو۔

محمد ابن مسلم روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک خط تراش کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی اصلاح بنانے دیکھا حضرت نے اُس سے ارشاد فرمایا کہ میری داڑھی کو مدور کر دے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا گزرا ایک ایسے شخص کے پاس سے جو اس کی داڑھی لمبی تھی۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ شخص اپنی داڑھی کی اصلاح کر لینا تو کیا خوب ہوتا۔ جب اُس شخص کو یہ خبر پہنچی اُس نے اپنی داڑھی متوسط کر لی اور آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم سب ایسی ہی داڑھیاں رکھا کرو۔

حدیث معتبرہ میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام قلمیں پتلی رکھا کرتے تھے اور گلے کے بال بھی منڈا ڈالتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ وہ حضرت داڑھی پتلی رکھنے تھے اور گھنے بال نہ ہننے دیتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے علی نے اپنے برادر بزرگ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ گھنی داڑھی کے بالوں کو کس طرف سے کم کرنا چاہیے؟ حضرت نے فرمایا کہ کچھ پہلوؤں سے اور کچھ سامنے سے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ قدیم زمانہ میں ایک گروہ داڑھی منڈایا کرتا تھا اور مونچھوں کو تار دیا کرتا تھا نتیجہ یہ ہوا کہ حق تعالیٰ نے انکو مسخ کر دیا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو انھوں نے سجدہ شکوہ کیا اور سجدے سے سر اٹھا کر مدت مدید کے بعد آسمان کی طرف دیکھا اور عرض کیا پروردگار بہر احسن و جمال بڑھا دے۔ غصہ طری ویر نہ گزری تھی کہ اُن کے چہرہ مبارک پر گھنی داڑھی نمودار ہو گئی۔ چونکہ اس سے پہلے اُن کے داڑھی نہ تھی۔ عرض کی پروردگار یہ کیا ہے! وحی آہی ہوئی کہ یہ قیامت کے دن تک تمہاری اور تمہاری زینہ اولاد کی زینت ہے۔

سفید بالوں کی فضیلت اور انکے اکھاڑنے کی ممانعت

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے پہلے سر اور داڑھی کے بال سفید نہ ہوتے تھے اور اکثر ایسا ہونا تھا کہ کوئی ناواقف کسی ایسے جلسے میں آتا جس میں باپ اور بیٹے موجود ہوتے تھے تو باپ بیٹے میں کوئی فرق نہ کر سکتا تھا بلکہ اُس کو دریافت کرتا پڑتا تھا کہ تم میں سے باپ کون ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ خداوند امیرے بال سفید کرے کہ مجھ میں او میرے بیٹوں میں امتیاز ہو جائے حضرت کی داڑھی اور سر مبارک کے بال سفید ہو گئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہلے جس شخص کی داڑھی میں سفید بال نمایاں ہوا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ جب انھوں نے اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا تو عرض کی خداوند ایہ کیا ہے وحی ہوئی کہ یہ آدمی کے وفار کا باعث ہے عرض کی خداوند تو میرا وفار اور بڑھائے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ریش مبارک میں سفید بال دیکھے تو یہ فرمایا کہ وہ خدا حمد و شکر کا مستحق ہے جس نے مجھے اس سن کو پہنچایا اور ایسی توفیق عنایت کی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اُس کی نافرمانی نہیں کی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کہ وہ اسلام کا نور ہے اور جس مسلمان کی داڑھی میں ایک سفید بال پیدا ہوگا تو قیامت میں اُس کے لئے ایک نور ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین قسم کے آدمیوں سے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بات نہ کرے گا نہ رحمت کی نظر سے اُن کی طرف دیکھے گا اور نہ اُن کے اعمال کو پسند کرے گا بلکہ اُن کے لئے عذاب دردناک مہیا کرے گا۔ اول وہ شخص جو اپنے سفید بالوں کو اکھاڑے۔ دوسرے وہ جو حلق لگائے یا اپنے جسم کے کسی اور حصے سے ایسا فعل کرے کہ منی ضائع ہو تو تیسرے وہ شخص جو غلام کرے۔ اور کچھ بعید نہیں ہے کہ اس حدیث کے پہلے حصے کے یہ معنی ہوں کہ سفید بالوں کے اکھڑوانے میں کوئی غرض فاسد ہو کیونکہ سفید بال مبارک ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفید بالوں کے کتروانے اور

اُکھڑوانے کا مضائقہ نہیں مگر اُکھڑوانے سے میں کتروانے کو اچھا سمجھتا ہوں۔

ایک اور حدیث میں اُنھیں حضرت سے وارد ہے کہ اُکھڑوانے اور کتروانے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

ایک اور حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے سفید بالوں کو کتروانا تجویز فرمایا ہے اور اُکھڑوانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان حضرت امام رضا علیہ السلام سے یوں منقول ہے کہ سفید بال پیشانی کی جانب یا عتبرکت ہیں اور رخساروں پر علامت سخاوت و جوادہ روی اور زلفوں میں نشان شجاعت و دلاوری اور گدی کی طرف موجب محبت اور ظاہر معنی معلوم ہوتے ہیں کہ یہ علامتیں اُس صورت میں راست آئیں گی جب ابتدا سفیدی کی وہاں سے ہونی ہو۔

۷

ناک کے بال کتروانے کا حکم اور وارٹھی کے ساتھ بازمی کمرنے کی نعت

حدیث معتبرہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر شخص کو پس اور ناک کے بال کتروانے چاہئیں اور اپنے بدن کی آرائشی کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ حسن و جمال کی زیادتی کا باعث ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصلاح گیسو سے چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں ہوں اس شیطانی سے ہیں۔ مٹی، کھانا، خالی پیٹھے ہوئے مٹی یا تنکے توڑے جانا، ناخنوں کو دانت سے کاٹنا۔ وارٹھی چھبانا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بار بار وارٹھی پر ہاتھ نہ بھیرو کہ یہ ایک قسم کا عیب ہے اور وارٹھی اس سے بد صورت ہو جاتی ہے۔

۸

ناخن کتروانے کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ناخن کتروانے سے بہت بُرے بُرے

امراض موقوف ہونے میں اور روزی فراخ ہوتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ناخن کتروانے کا حکم اس سبب سے ہے کہ جب ناخن بڑھ جاتے ہیں تو شیطان کو گندگی پھیلانے کا موقع ملتا ہے اور اس کے علاوہ نیان کا عارضہ پیدا ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ناخن کتروانا سنتِ موکرہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ مروں کو تو یہ حکم دیتے تھے کہ ناخنوں کو زندہ ناخن کے پاس سے کاٹو اور عورتوں کے لئے یہ فرمایا کہ محض راسا چھوڑ کر کاٹو کہ وہ

نہاری زینت کا موجب ہے

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ کئی مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پردی نہائی لوگوں نے اس کا سبب پوچھا۔ حضرت نے اُن لوگوں سے جو غفلت تھے یہ فرمایا کہ مجھ پر وہی کیونکر آئے جس حال میں کہ تم لوگ ناخن نہیں کترواتے اور انگلیوں کا میل نہیں دُور کرتے۔

۹

ناخن کتروانے کے آداب و اوقات

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے دانتوں سے ناخن کاٹنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے مرضِ بخورہ اور جذام اور اندھے پن سے امان ملتی ہے۔ اور اگر ناخن کتروانے کی ضرورت نہ ہو تو گھٹنا ضرور چاہیے کہ اس کے کچھ دبیرے گر جائیں۔

کئی اور حدیثوں میں فرمایا کہ جو شخص جمعہ کو پس اور ناخن کترواتا رہے گا وہ جمعہ سے دوسرے جمعہ تک پاکیزہ رہے گا کیونکہ ناخن اور لبوہ کے پردہ جاسے سے رُس نہ حدیثوں کے موافق شیطان کو نجاست پھیلانے کا موقع ملتا ہے،

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر جمعہ کو شارب و ناخن کتروانے سے اور سر کو خطمی سے دھونے سے افلاس دور ہوتا ہے اور روزی بڑھتی ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے عرض کی کہ تم نے سنا ہے کہ صبح کی نماز کے

بعد سے طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھنا روزی کی زیادتی کے لئے شہر بہتر پھرنے سے بہتر ہے
فرمایا کہ آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو اس سے بھی زیادہ منفعت بخشنے؟ عرض کی کہ
ہاں ابن رسول اللہ فرمایا کہ ہر جمعہ کو ناخن دبیں کتر واؤ اور اگر ناخن بہت بڑے بڑے نہ ہوں تو
ذرا کھس ہی لو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو آنکھوں کے آزار میں
بتلا دیکھا فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی بات بتا دوں جس کے کرنے سے کبھی آنکھیں نہ دکھیں
اُس نے عرض کی کہ ابن رسول اللہ ضرور بتائیے۔ فرمایا ہر پنجشنبہ کو ناخن کتر وایا کہ۔ اُس شخص نے جب
سے اس فرمان کی تعمیل کی کبھی اُس کی آنکھیں نہیں دکھیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو ہر پنجشنبہ کو ناخن کتر وائے گا اُس کی آنکھیں کبھی دکھیں گی
حدیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ ناخن کتر وائے میں ابتدا بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے کرنی چاہیے اور
اختتام داہنے ہاتھ کی چھنگلیا پر۔

دوسری حدیث میں یوں آیا ہے کہ جو شخص بدھ کے دن ناخن کتر وائے اور داہنے ہاتھ کی چھنگلیا
سے شروع کر کے بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر ختم کرے تو خدا اُس کو آنکھوں کے درد سے بچائے گا۔
ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص جمعرات کے دن داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع
کر کے اُس کے انگوٹھے تک اور پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کر کے اُس کے انگوٹھے تک
ناخن کتر وائے تو آنکھوں کے درد سے محفوظ رہے گا اور بعید نہیں ہے کہ ان حدیثوں کا خلاصہ یہ ہو کہ بدھ
کے دن داہنے ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرنا بہتر ہے اور جمعرات کے دن دونوں ہاتھوں کی چھنگلیا
سے۔ اور مجدد و دیگر باقی دنوں میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اور اختتام علی الترتیب بدھ کو بائیں ہاتھ کی
چھنگلیا پر ہو گا اور جمعرات کو پے درپے دونوں انگوٹھوں پر اور جمعہ اور باقی اور دنوں میں داہنے
ہاتھ کی چھنگلیا پر اور علی بن بابویہ کا قول ہے کہ اگر کل اوقات میں دائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے آغاز
اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا پر اختتام ہو تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعرات کے روز کتر وائے اور ایک ناخن
جمعہ کے دن کے لئے پھوڑ دے خدا اُس کی پریشانی کو زائل کر دے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ناخن منگل کے روز کتر واؤ۔

حدیث مغیرہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے ناخن جمعہ کے دن کتروائے حق تعالیٰ اُس کی پروں میں سے درد نکال دیتا ہے۔ اور بجائے اس کے صحت ان میں داخل کرتا ہے اور جو شخص ہفتہ یا جمعرات کو ناخن یا لبیں کترواتا ہے دانتوں اور آنکھوں کے درد سے اُسے امان ملتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کے دن ناخن کتروانے سے ہر ایک بیماری رفع ہوتی ہے اور جمعرات کے روز کتروانے سے روزی فراخ ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمارے اصحاب کا یہ مقولہ ہے کہ ناخن جمعہ ہی کے دن کتروانے چاہئیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کتر او خواہ کسی اور دن یعنی اگر کسی اور دن ناخن اتنے بڑھ جائیں کہ کٹوانے کی ضرورت معلوم ہو تو جمعہ کا انتظار نہ کرنا چاہیے جیسا کہ آئندہ کی حدیث میں وارد ہے کہ ناخن جس وقت بڑھ جائیں کٹوا ڈالو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن کٹواتا ہے گا اُس کی انگلیوں میں کبھی کور کی تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعرات کو ناخن کٹوایا کرے اُس کی اولاد کی آنکھیں نہ ڈھکیں گی اور اگر کسی کو یہ منظور ہو کہ جمعرات و جمعہ دونوں دن کے فائدے حاصل کرے تو جمعرات کے روز سب کٹوائے اور جمعہ کے لئے ایک رہنے دے۔ یا یوں کرے کہ جمعرات کے دن سب ناخن کٹوادے اور جمعہ کے دن سب کو ریت دے کہ ذرا ذرا سے ذرہ اُن کے گر پڑیں اور ناخن کٹوانے کے وقت یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ عَلٰی سُنَّتِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ چنانچہ یہی حدیث لبیں کتروانے کے بارہ میں بھی آچکی ہے۔ اور یہ جو عوام الناس کا خیال ہے کہ دائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے کلمے کی انگلی کو لینا چاہیے اور پھر چھپکلیا۔ پھر

لے اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے اور محمد و آل محمد کے طریق پر قائم ہوں۔

انگوٹھا۔ پھر بیچ کی انگلی۔ پھر باقی پانچویں۔ اور بائیں ہاتھ کے ناخن کتروانے میں پہلے انگوٹھے کو لینا چاہیے پھر چھنگلیا پھر بیچ کی انگلی بعد چھنگلیا کے برابر کی انگلی پھر کلمے کی انگلی یہ ترتیب اہل سنت کی احادیث میں وارد ہوئی ہے اور جو کچھ اس سے پہلے ہم نے بیان کیا وہ اہل تشیع کے اختار کے مطابق ہے اور اسی پر عمل کرنا بہتر ہے۔

(۱۰)

بال۔ ناخن اور جو چیزیں لائق دفن ہیں اُن کا دفن کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ **اَللّٰهُ يَجْعَلُ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءَ وَاَمْوَاتًا** کی تفسیر میں حالت زندگی میں یہاں ہونے سے مراد بال و ناخن کا دفن کرنا ہے۔ حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ہمیں چار چیزوں کے خاک میں چھپانے کا حکم دیا ہے۔ بال۔ دانت۔ ناخن۔ اور خون۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سات چیزیں جس وقت جسم انسان سے جدا ہوں اُن کو فوراً دفن کر دینا چاہیے۔ بال۔ ناخن۔ خون۔ خول جیف۔ آئول مال۔ دانت اور لطفہ لیسنہ جس میں خون پڑ گیا ہو۔

(۱۱)

سہرا و داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنے کی فضیلت

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عمدہ لباس پہننے سے دشمن کو ذلت ہوتی ہے اور بدن پر روغن ملنے سے یاس و پریشانی دور ہوتی ہے اور سر میں کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سہرا و داڑھی میں کنگھا کرنے سے بخار جانا ہوتا ہے روزی فراخ ہوتی ہے اور قوت جماع زیادہ ہوتی ہے۔

سہ کیا ہم نے زمین کو زندہ و مردہ کے مجتمع و پنہاں ہونے کا مقام نہیں بنایا۔ ؟

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سر میں کنگھا کرنے سے عیسٰی قسم کی بیماریاں اور بہت سے درد دور ہوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روزی بڑھتی ہے۔ بال خوبصورت ہوتے ہیں۔ حاجت روا ہوتی ہے۔ پیٹھ مضبوط ہوتی ہے اور بلغم قطع ہوتا ہے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ اولاد کی زیادتی کا سبب ہوتا ہے۔

ایک اور حدیث میں یوں فرمایا کہ رخساروں پر کنگھا کرنے سے دانت مضبوط ہونے لگیں اور واطھی میں نیچے کی طرف کنگھا کرنے سے طاعون دور ہوتا ہے اور زلفوں میں کنگھا کرنے سے وسوسہ شیطانی رفع ہوتا ہے اور بلغم دفع ہوتا ہے۔

(۱۲)

کنگھا کرنے کے آداب و اوقاف اور کنگھوں کی قسمیں

حدیث معتبرہ میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی جانماز میں ایک کنگھا رہتا تھا جب نماز سے فارغ ہونے اُس کنگھے کو کرنے لگتے۔

حدیث حسن میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیہ کریمہ خُذْ وَاِزْنِ لَّكَ مِيزَانًا میں زینت سے یہ مراد ہے کہ ہر نماز سے پہلے کنگھا کر لو۔

دوسری حدیث میں یوں ہے کہ ہر نماز سے پہلے خواہ وہ واجب ہو یا سنت کنگھا کرنا چاہیے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم سر اور واطھی میں کنگھا کر چکے ہو تو اُسے سینے پر پھیر کر اس سے غم اور بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گن کر ستر مرتبہ اپنی واطھی میں کنگھا کر لے چالیس دن تک شیطان اُس کے پاس نہیں بچسکتا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں کنگھا مت کر کہ اُس سے بال کمزور ہو جاتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کنگھا کرنے کا ارادہ کرے جس حالت میں بیٹھ ہو اسی

طرح بیٹھا ہے اور کنگھا داہنے ہاتھ میں لیکر سر پر رکھے اور پہلے سر کے اگلے حصے کی جانب کرے

اور یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ حَسِّنْ شَعْرِيْ وَبَشِّرْنِيْ وَطَيِّبْهُمَا وَاصْرِفْ عَنِّيْ الْوَيْكَاءَ اس کے بعد سر کے پچھلے حصے میں لنگھا کرے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تُرَدِّدْنِيْ عَلٰی عَاقِبَتِيْ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَ الشَّيْطَانِ وَلَا تُكَلِّمْنِيْ تِيَارِيْ فَيُرَدِّدْنِيْ عَلٰی عَاقِبَتِيْ اس کے بعد دونوں بھوؤں پر لنگھ پھیرے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ زَيِّنِيْ بِزَيْنَةِ الْهَدٰى پھر داڑھی میں اوپر سے نیچے کی طرف لنگھا کرے پھر لنگھے کو سینے پر ملے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ شَرِّحْ عَنِّيْ الْعُمُومَ وَدَحْشَةَ الصَّدُوْرِ وَوَسَّوْسَةَ الشَّيْطَانِ بعد اس کے داڑھی میں نیچے سے اوپر کی طرف لنگھا کرے اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھنا جاوے۔

ایک روایت میں یوں وارد ہوا ہے کہ جب داڑھی میں لنگھا کرنا ہو تو نیچے سے اوپر کی طرف چالیس مرتبہ کرو اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھتے جاؤ پھر اوپر سے نیچے کی جانب سات دفعہ کرو اور سورۃ وَالْعَادِيَات پڑھتے جاؤ پھر اللہ تم شرح یعنی وہ دعا جو اوپر مذکور ہوئی پڑھو۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سات مرتبہ سر اور داڑھی اور سینے پر لنگھا کرے کوئی درد اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے ہو کر لنگھامت کرو کہ دل ضعیف ہوتا ہے اور بیٹھے کے لنگھا کرنے سے دل قوی ہوتا ہے اور جلد بدن دبیز ہوتی ہے۔ دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پانی سے لنگھا کرنے سے یعنی پانی سے لنگھے کو بھگونے جاتے تھے اور کرنے جاتے تھے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ داڑھی میں لنگھا کرنے کے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِّيْ خَلْقًا وَزِينَةً فِيْ عِبَادِكَ وَحَسَنَ شَعْرِيْ وَبَشِرِيْ وَلَا تُسَلِّسْ لِيْ بِنَفَقٍ وَارْزُقْنِيْ الْمُهَابَةَ يَا بَرِيَّتَكَ وَالرَّحْمَةَ يَا رَحِمَ الرَّاحِمِيْنَ

ایہا تقدیسے ہاں اور چہے کو تو بصورت کرو اور پاکیزہ کرو اور مجھ سے وبا کو دور کر۔ اے اللہ مجھے پچھلے پاؤں مت لوٹا اور مجھ سے شیطان کے مکر کو دور کرو اور اس کے ہاتھ میں میری پاک مت لے کہ وہ مجھے مرتد بنائے اے اللہ مجھے بدلت کی زینت سے اور پاکیزہ پاؤں سے کرشنہ اور آئندہ کا رخ۔ دل کی پریشانی اور شیطانی وسوسہ دور کر اے اللہ تو محمد و آل محمد کی خدمت میں کرو اور مجھے اپنی خدمت میں جمال و اپنے دوسری زینت عطا کرو اور میرے ہاں اور میرا چہرہ خوشنما کرے میرے قدر سے کہہ کہ میں اس سب کو قبول کروں گا۔ بدوہ جمع کرنے والے مجھے اپنی محبت میں میں بہت۔ اپنے بندوں میں عزت عطا کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر کنگھا کرے گا قرض میں مبتلا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھڑے کھڑے کنگھا کرنے سے پریشانی اور افلاس ہوتا ہے۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی ریش مبارک میں نیچے سے اوپر کی طرف چالیس مرتبہ کنگھا کرتے تھے اور اوپر سے نیچے کی طرف سات مرتبہ اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس طرح سے کرنے میں روزی بڑھتی ہے اور بلغم دفع ہوتا ہے۔

قاسم ابن ولید سے منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر کنگھے کا خانہ اور تیل کی پیالی ہاتھی کی ہڈی کی ہڈی کی ہڈی کی ہڈی کے باسے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ چھ مضانہ نہیں۔
حسن ابن عاصم سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ حضرت کے ہاتھ میں ہاتھی دانت کا کنگھا ہے۔ عرض کی قربان ہو جاؤں عراق کا ایک گروہ ہاتھی دانت کا کنگھا کرنا حلال نہیں جانتا۔ فرمایا کیوں؟ میرے والد کے پاس تو ایک یادو کنگھی ہاتھی دانت کی ہی تھی۔ پھر فرمایا کہ ہاتھی دانت کا کنگھا کیا کر و کہ اس سے بخار جانا رہتا ہے۔

بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ آئمہ علیہم السلام ہاتھی دانت کا کنگھا کیا کرتے تھے۔

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خالص چاندی کا کنگھا یا اور کسی قسم کا کنگھا جس پر چاندی جڑی ہو کر ناکروہ ہے۔

چھٹا باب

خوشبو اور مچھول سونگھنے اور تیل ملنے کے آداب

①

روئے زمین پر خوشبو پیدا ہونے کے اسباب

حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب آدم و حوا بہشت سے زمین

پرائے تو حضرت آدم کوہ صفا پر اترے اور حضرت حوا کوہ مروہ پر اور چونکہ حضرت حوا نے بہشت کی خوشبو لگا کر اپنے بالوں میں دہاں کنکھی کی تھی اور گوندھ لئے تھے اب زمین پر اتر کر یہ خیال آیا کہ اب میرا خدا مجھ سے ناراض ہے تو ان بالوں کے گندھے رہنے سے کیا فائدہ اس سبب سے اپنی چوٹی کھول ڈالی اُس وقت جو خوشبو ان کے بالوں سے نکلی تھی اُسے ہوا مشرق و مغرب میں اڑا لے گئی اور اس میں سے زیادہ حصہ زمین ہند میں پہنچا یہی وجہ ہے کہ ہندوستان میں خوشبو میں زیادہ پید ہوتی ہیں دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے یوں منقول ہے کہ جب حضرت آدم نے اُس درخت میں سے کچھ کھا لیا جس کی ممانعت کی گئی تھی بہشت کا لباس اور زیور سب گر گیا اُس وقت بہشت کے پتوں میں سے ایک بنہ لے کر سر خود تین کپڑے بنائے جب زمین پر اترے تو جنوبی ہوا اُس پتے کی خوشبو اڑا کر ہندوستان میں لے گئی اور وہاں بہت قسم کی گھاس اور بعض درختوں میں خوشبو پیدا کر دی۔ یہی سبب ہے کہ ہندوستان میں کئی قسم کی گھاس خوشبو دار ہوتی ہے اور پہلا جانور جس نے وہ ہمیشہ پتیا کھایا خواہ خوشبو دار گھاس میں سے کچھ کھایا وہ مشک والا ہرن تھا اُس پتے یا گھاس کا کھانا تھا کہ خوشبو اُس کی رگ و پے میں دوڑ گئی اور بالآخر اُس کی ناف میں جمع ہو گئی جس سے مشک ہم پہنچتا ہے

خوشبو کی فضیلت اور اُس کے آداب

احادیث معتبر میں وارد ہے کہ عمر لگانا اور خوشبو سونگھنا پیغمبروں کے اخلاق پاکیزہ میں داخل ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشبو دل کو قوت دیتی ہے اور جماع کی طاقت بڑھاتی ہے حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرد کو خوشبو چھوڑنی مناسب نہیں ہے بہتر تو یہ ہے کہ ہر روز لگائے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو ایک دن بیچے۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو جمعہ کے دن تو ضرور لگائے یہ ناغہ نہ ہو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مویں پر خوشبو لگانا پیغمبروں کے عادات سے ہے اور اعمال لکھنے والے فرشتوں کو مرغوب ہے کیونکہ فرشتے خوشبو پسند کرتے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح ہی خوشبو لگائے رات تک

اس کی غفل میں فتور ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص خوشبو لگا کر نماز پڑھے اُس کی نماز بغیر خوشبو والے کی ستر نمازوں سے بہتر ہے۔ نیز فرمایا کہ پیغمبروں کو خدا نے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں، خوشبو، عورت، مسواک۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہر بالغ و عاقل پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن بیس اور ناخن کتروائے اور کچھ نہ کچھ خوشبو لگا دے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا یہ دستور تھا کہ اگر جمعہ کے دن آنحضرت کے توشہ خانے میں خوشبو نہ ہوتی تھی تو اُقبات المؤمنین میں سے کسی کار و مال منگا لیتے تھے جس میں خوشبو لگی ہوتی تھی اور اُس کو نذر کر کے روئے اقدس پر مل لیتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جس جگہ سجدہ کرتے تھے وہ جگہ معطر ہو جایا کرتی تھی اور اُسی خوشبو کے سبب لوگ اُن حضرت کے سجدے کے موقع کو پہچان لیا کرتے تھے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا کہ ایک دن بیچ کر کے خوشبو لگایا کرو اور جمعہ کے دن تو ضرور اُس دن کسی طرح ترک نہ کیجئے۔ اور آنحضرتؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کے دن اپنے کو معطر کیا کرو گو عورتوں کی ہی خوشبو سے ہو۔

ایک دن عثمان ابن مظعون نے حاضر ہو کر آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ خوشبو اور بعض اولادت کی چیزوں کو ترک کر دوں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خوشبو ترک نہ کرنا کیونکہ فرشتے مومن کی خوشبو سونگھتے ہیں اور جمعہ کے دن تو کسی طرح بھی ترک نہ ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ خوشبو میں جو رقم صرف ہو وہ داخل اسراف نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کار و پیہ کھانے سے زیادہ خوشبو میں اُٹھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا کرتے تھے کہ عورتوں کے لگانے کی خوشبو ایسی ہونی چاہیے جس کی رنگت ظاہر اور بد مخفی ہو۔ اور مردوں کے لگانے کی خوشبو ایسی ہو جس کی بظاہر اور رنگت مخفی ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ منگل کے دن ناخن ترشواؤ۔ بدھ کے دن

حام کرو جمعرات کے دن بچھنے لگواؤ۔ اور جمعہ کے دن اپنے تئیں بہتر خوشبو سے معطر کرو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں رنج و غم کھونے والی اور دل کو خوش کرنے والی ہوتی ہیں خوشبو سونگھنا۔ شہد کھانا۔ سوار ہونا۔ سبزہ دیکھنا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان عورت کے لئے لازم ہے کہ اپنے شوہر کی خاطر ہمیشہ اپنے کو معطر رکھے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی یہ تین خصوصیتیں ایسی تھیں جو دوسرے کو حاصل نہ تھیں۔ اول تو جسم مبارک کا سایہ نہ

تھا۔ دوسرے جس راستے سے ہو کر نکل جاتے تھے دو دو تین تین دن تک وہ راستہ ایسا معطر رہتا تھا کہ ہر آئندہ رونہ بچان لیتا تھا کہ حضرت ادھر سے گئے ہیں۔ تیسرے جس پتھر اور درخت کے پاس سے ہو کر نکلتے وہی آنحضرت کو سجدہ کر لیتا تھا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو عورت خوشبو لگا کر گھر سے نکلے وہ جب تک گھر پلٹ کر نہ آئے گی برابر اُس پر خدا کی لعنت رہے گی۔

(۳)

خوشبو رو کر دینے کی کراہت

لوگوں نے حضرت صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا یہ ہو سکتا ہے کہ اگر لوگ کسی شخص کے لئے خوشبو لائیں اور وہ اُسے قبول نہ کرے بلکہ رو کر دے؟ فرمایا کراہت خدا کا رو کرنا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ لوگ جناب امیر المومنین علیہ السلام کیلئے خوشبو دار تیل لائے حضرت نے لے لیا اور اپنے جسم مبارک پر مل لیا حالانکہ اُس روز بھی مل چکے تھے اور بعد ملنے کے فرمایا کہ ہم خوشبو کو کسی وقت میں رو نہیں کرتے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ خوشبو اور شیرینی کو جو آنحضرت کے لئے لائی جاتی تھی کبھی رو نہ کرتے تھے۔

حسن ابن جویں سے منقول ہے کہ میں ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرت میرے لئے ایک برتن لائے جس میں مشک تھی اور فرمایا کہ اس میں سے کچھ لے کے مل لے میں نے تھوڑے کر لے لیا۔ پھر فرمایا کہ اور لے اور اپنی گردن و گریبان میں لگائے میں نے اس حکم کی بھی تعمیل کی۔ اور تھوڑا سا مشک باقی رہ گیا تھا فرمایا کہ اسے بھی لیکر وہیں لگا لے میں نے پھر تعمیل کی بعد اس کے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سوائے گدھے کے کرامت کو کوئی رو نہیں کرتا۔ میں نے عرض کیا کہ کرامت کون کون سی چیز ہے؟ فرمایا ہر ایک خوشبو اور گدّا یا تکیہ جو بیٹھنے کے لئے یا سہارا لینے کے لئے لوگ تواضع کریں اور ماندان کے اور عزت کی چیزیں۔

(۴)

مشک و عنبر و زعفران کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خوشبو سے مراد مشک و عنبر و زعفران و عود ہے دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی مشک دانی رنگ کی تھی اور جب حضرت کپڑے پہننے کا ارادہ فرماتے تھے تو اُسے طلب کر کے تھوڑا سا اپنے بدن پر مل لیتے تھے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اُن حضرت کی جانا ز میں ایک شبیہی مشک کی رہتی تھی جب نماز کو کھڑے ہوتے تھے تھوڑا سا اُس میں سے مل لیا کرتے تھے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اتمام مشک ملتے تھے کہ حضرت کی پیشانی مبارک پر مشک کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت کے پاس ایک مشک دانی رہتی تھی جس وقت وضو فرماتے تھے گیلے ہاتھ سے اُس میں سے مشک نکال کر لگاتے تھے اور جب باہر تشریف لاتے تھے تو لوگ اُس کی خوشبو سے سمجھ لیا کرتے تھے کہ حضرت تشریف لاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک ابنوسی صندوقچی

نکالی جس میں بہت سے خانے تھے اور ہر خانے میں ایک ایک خوشبو تھی ازاںجملہ ایک خانے میں مشک بھی تھا۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صاحبزادے علی نے اپنے بڑے بھائی حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا بدن پر طے کے تیل میں مشک ملا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں کچھ مضائف نہیں ہم خود ملاتے ہیں۔
دوسری روایت میں یہ آیا ہے کہ مشک کے کھانے میں ڈالنے کا کچھ مضائف نہیں۔
ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی علیہ وآلہ اپنے جسم مبارک کو مشک وغیرہ سے معطر کیا کرتے تھے۔

بہت سی حدیثیں خُشُوق کی تعریف میں آئی ہیں۔ بعض اخبار میں وارد ہوا ہے کہ خُشُوق متواتر نہ لگانا چاہیئے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ خُشُوق اگر رات کو لگائیں تو صبح تک بدن پر نہ لگا سکتے ہیں، عجب نہیں کہ یہ سب تنبیہیں اس لئے ہوں کہ اُس کا رنگ بدن پر نہ چڑھ جائے۔

(۵)

غالیہ کی فضیلت

بند موثق منقول ہے کہ اسحق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سوداگروں کے ساتھ لبن دین کرتا ہوں تو غالیہ اپنے جسم پر مل لیتا ہوں تاکہ لوگ مجھے عیقر نہ سمجھیں، حضرت نے فرمایا کہ غالیہ محض اُڑا ہوا یا زیادہ برابر ہے اور جو شخص کبھی محض اُڑا محض اُڑا غالیہ مل لیا کرے اس کے لئے وہ کافی ہے، اسحاق کہتا ہے کہ میں نے حضرتؑ کے بموجب غل کی سال بھر میں صرف دس درہم کا غالیہ خریدنا پڑا، اُسی سے سال بھر تک برابر معطر رہتا تھا۔

لے یہ ایک قسم کی خوشبو ہے جو کئی چیزوں سے بنتی ہے۔ جس میں سے ایک زعفران بھی ہے۔ ۱۲۔
لے غالیہ ایک قسم کی خوشبو ہے، جو مشک و عنبر و کافور و عود و ریح و یان سے مرکب کر کے بنائی جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہم السلام ایک رات اس ہیئت سے اپنے گھر سے نکلے کہ خنز کا جبہ اوڑھ کر عبا پہنے ہوئے اور اپنی ریش مبارک کو غالبہ سے معطر کئے ہوئے تھے لوگوں نے دریافت کیا کہ حضرت اس وقت اس ہیئت سے کیوں تشریف لائے ہیں ؟ ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ خدا کی عبادت کروں اور حوران بہشت کی خواستگاروں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت کے لئے آراستگی کرنا اور خوشبو لگانا سنت ہے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرمانے کے بموجب آنحضرت کے لئے روغن تیار کیا کرتے تھے جس میں مشک وغینہ ملا ہوتا تھا اور ایک کاغذ پر آیۃ الکرسی و سورہ حمد و معوذتین اور آیات حفظ میں سے چند آیتیں لکھ کر ایک شیشے میں وہ روغن اور یہ آیتیں رکھ دیتے تھے اور حضرت ہمیشہ اس روغن میں سے جسم مبارک پر ملا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حکم کے بموجب لوگوں نے مشک آمیز روغن تیار کیا جس میں سات سو درہم خرچ ہوئے فضل ابن سہل وزیر خلیفہ مامون نے حضرت کی خدمت میں اعتراضاً لکھا کہ لوگ اس بارے میں حضرت پر فضول خرچی کا عیب لگاتے ہیں ؟ حضرت نے جواب میں لکھا کہ آیا تجھے یہ خبر نہیں کہ یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے مگر دیبائے زریفت کے کپڑے پہنتے تھے اور مغزق طلائی کرسیوں پر بیٹھتے تھے، پھر بھی ان کی نبوت میں کوئی ہٹا نہ لگا۔ اس کے بعد حضرت نے دوسرا حکم دے کر چار ہزار درہم کا غالبہ تیار کر لیا۔

(۶)

بدن پر روغن ملنے کی فضیلت اور اس کے آداب

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن ملنے سے چہرے پر ملامت آجاتی ہے دماغ قوت پاتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے، مسامات کھل جاتے ہیں، جلد کی سختی اور بے رونقی

جاتی رہتی ہے اور چہرہ نورانی ہو جاتا ہے ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن ملنے سے امیری کا ٹھاٹھ ظاہر ہوتا ہے ۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ افلاس نازل ہوتا ہے ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کے وقت روغن ملنے سے بدن کے رگ و پے میں دوڑ جاتا ہے اور چہرے کو خوبصورت و بارونق بنا دیتا ہے ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جسم میں روغن ملے، حق تعالیٰ اُسے ہر مال کے بدلے ایک ایک نور عطا فرمائے گا ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب روغن ہتھیلی پر ڈالو تو یہ پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرَّزِقَ وَ الرِّیْثَةَ وَ الْمُحِبَّةَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْءِ وَ الشَّئَانِ وَ الْمَقْتِ اس کے بعد ہاتھ سر پہلے جائے اور وہیں سے ملنا شروع کر دے ۔

دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جب روغن ملے اور ہاتھ پر ڈالے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الرَّزِقَ وَ الرِّیْثَةَ وَ الدُّنْیَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْءِ وَ الشَّئَانِ وَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ کئی حدیثوں میں روز روز روغن ملنے کی ممانعت آئی ہے، ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ مہینے میں ایک مرتبہ ملو اور دوسری روایت میں ہے کہ ہفتے میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ملنا چاہیے مگر عورتوں کے لئے ہر روز ملنے کا کچھ مضائقہ نہیں ۔



روغن بنفشہ و روغن بادام کے فوائد

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روغن بنفشہ تمہارے سب روغنوں کا سرور اور سب سے بہتر ہے ۔

۱۔ یا اللہ میں تجھ سے زینب و زینت و محبت کا خواستگار ہوں اور بدی و بدگواہی اور بغض سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ ۱۲

۲۔ یا اللہ میں تجھ سے دنیا میں زینب و زینت اور دنیا و آخرت میں بدی و بدگواہی سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ ۱۲

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روغن بنفشہ کی فضیلت سب روغنوں پر ایسی ہے جیسے ہم اہلبیت کی تمام آدمیوں پر۔

ایک اور حدیث میں یوں فرمایا کہ جیسے مومن کی فضیلت عام مخلوقات پر۔

ایک روایت کے مطابق یوں فرمایا کہ جیسے اسلام کی فضیلت اور ادیان پر۔

اور فرمایا کہ سب سے بہتر روغن بنفشہ ہے، اسے بہت ملو کہ سر اور آنکھ کے درد کو نفع دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں کسی خاص گروہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تمہارے گرد و نواح سے کوئی چیز

ایسی نہیں آئی، جسے ہم روغن بنفشہ سے زیادہ پسند کریں۔

دوسری روایت میں عقبہ سے منقول ہے کہ ایک شخص خچر سے گر پڑا تھا حضرت امام جعفر صادق

علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ناک میں روغن بنفشہ روغن بادام پیکا و حکم کی تعمیل کرتے

ہی آرام ہو گیا، بعد اس کے حضرت نے فرمایا، اے عقبہ روغن بنفشہ چارے میں گرم اور گرمی میں ٹھنڈا

اور ہمارے شیعوں کے لئے مفید ہے اور ہمارے دشمنوں کے لئے مضر۔ اور اگر لوگوں کو اس کا

پورا پورا فائدہ معلوم ہو تو ایک اوقیہ بھر ایک اشتر فی کو بکے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ روغن بنفشہ ناک میں پیکاؤ کیونکہ حضرت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ اگر لوگوں کو اس روغن کے فائدے معلوم ہوتے تو اس میں کچھ

شک نہیں کہ وہ اسے بہت ہی کھاتے۔

دوسری حدیث میں فرمایا، کہ بخاری حدیث روغن بنفشہ سے دفع کرو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ روغن بنفشہ سے دوسرے جاتا رہتا ہے اور دماغ کی

اصلاح ہو جاتی ہے۔

۸

روغن بکائن اور چنبیلی کے تیل کے فائدے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بکائن کا تیل بہت ہی اچھا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انہیں حضرت سے ایک شخص نے ہاتھ پاؤں بچھنے کی شکایت

لے اوقیہ بزن ہے جو قریب چار تولہ کے ہوتا ہے۔ لے اشتر فی سونے کا ایک تولہ وزن کا سکہ جس کی

قیمت سونے کے بھاؤ کے مطابق ہوتی ہے۔

کی، آپ نے ارشاد فرمایا کہ منقوڑی روئی بکائن کے تین میں بھگو کر اپنی ناف میں رکھ لے یا یوں ہی بکائن کا تین ناف میں ٹپکالے، اُس نے ایک مرتبہ ہی ایسا کیا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں کا پھٹنا منقوف ہو گیا۔

ہندو معترف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بکائن کا تین اپنے جسم کے کسی حصے پر لکھ کر سورہے گا، قدرتِ خدا سے شیطان اُس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ بکائن کا تین اپنے جسم میں لگا کر وہ پیغمبروں کے استعمال کی چیز ہے اور ہر دروسے بچاتا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بدن کے لئے چنبیلی کے تیل سے بہتر کوئی تیل نہیں ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہما السلام چنبیلی کا تین ناک میں ٹپکایا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چنبیلی کے تیل کے فائدے بہت ہیں اور وہ ستر بیماریوں کو نفع کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی روایت کی گئی ہے کہ چنبیلی کا تیل علاوہ اور بہت سے فائدوں کے ستر بیماریوں کی دوا ہے۔ ظاہر چنبیلی سے مراد سفید چنبیلی ہے۔ جس کو عربی میں رازقی کہتے ہیں اور بہت سی حدیثوں میں لفظ رازقی ہی وارد ہوا ہے۔

۹

اور روغنوں کے فائدے

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علیؑ روغنِ زیت کو کھاؤ اور بدن پر ملو، کیونکہ جو شخص کھائے گا یا بدن پر ملے گا۔ چالیس روز شیطان اس کے پاس نہ پھٹکے گا۔

بعض اخباروں میں وارد ہوا ہے کہ روغنِ گلِ خیر و عمدہ روغن ہے۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام روغنِ گلِ خیر و اپنے

بدن پر ملا کرنے تھے۔

حدیث موثق میں مذکور ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے سر میں جب درد عارض ہوتا تھا تو دھوئی تلی کاتیل ناک میں پٹکا یا کرتے تھے۔
دوسری معتبر حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ کو تلی کاتیل ناک میں پٹکا پابند تھا۔

(۱۰)

نخور کی فیضیت اور اس کی قسمیں اور آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کسی شخص سے ممکن ہو دھونی کے ذریعہ سے اپنے کپڑوں کو خوشبو دار کرے۔

جو لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں جاتے تھے اُن کو نخور کی زیادہ خوشبو آیا کرتی تھی۔
مرازم نے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا، جب فارغ ہو کر کپڑے پہننے کے درجے میں آئے تو حضرت نے عود شہد طلب فرمایا اور اپنے جسم مبارک کو اُس سے بسایا، اس کے بعد حکم دیا کہ مرازم کو بھی اس سے خوشبو پہنچاؤ۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی عورتیں اپنے کپڑوں کو خوشبو دار کرنا چاہتی تھیں تو بچے کو مائے سبجانی کی گٹھلی اور پھر اُس کا پوست آگ میں ڈال دیتی تھیں، اور جب وہ فراڈا سگنے لگتی تھیں تو اوپر سے اور خوشبو میں ڈال دیتی تھیں، پھر کپڑوں کو خوشبو پہنچاتی اور کتنی تھیں کہ اس سے خوشبو اور زیادہ ہو جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عود خالص کی خوشبو بدن میں چالیس دن تک رہتی ہے اور جس عود میں اور چیزیں ملی ہوں، اُس کی خوشبو بیس دن رہتی ہے۔

۱۔ نخور (نجات) سے مراد وہ دھواں ہے جو خوشبو پیدا کرنے والی چیز کو جلانے سے پیدا ہوتا ہے جیسے اگر بنی لوبان جلانے سے دھواں اٹھتا ہے۔ ۲۔ وہ پیالہ نما برتن جس میں عود (لوبان) خوشبو کی دھونی کے لئے جلایا جاتا ہے۔ ۳۔ مدینے کے چھواریوں میں سے ایک قسم کے خوشبو کو کہتے ہیں۔ ۱۲

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام عود خالص کا بخور لیا کرتے تھے اور بعد اس کے گلاب و مشک اپنے جسم مبارک پر ملتے تھے ۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عود قمارسی کی دھونی لیا کرتے تھے ۔

حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ انہیں عود کا بخور لینا چاہیے کہ اس میں آمٹھ قسم کی شفاء ہے ۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ روزہ وار آدمی کے لئے جو تحفہ لاسکتے ہیں ، وہ یہ ہے کہ اس کی ڈٹھی میں روغن مل دیں یا اس کے کپڑوں کو دھونی دے دیں ۔

سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے یہ روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بخور کرنے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے ۛ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَسْمُو الصُّلَحٰتُ اَللّٰهُمَّ طِیْبُ عَرَفْنَا وَذَکْ رَوَّاحِنَا وَ اَحْسَنُ مُنْقَلِبِنَا وَ اَجْعَلِ التَّقْوٰی زَادًا وَ الْجَنَّةَ مَعَادًا وَ لَہٗ تَفَرِّقَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ عَاقِبَتِکَ اِیَّانَا وَ کَرَامَتِکَ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔

یہ بھی فرمایا ہے ، دوسری روایت میں کہ بخور کے وقت یہ دعا پڑھنا آیا ہے ۛ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مَتَّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَ لَوْ تَسْلُبْنِیْ مَا خَوَّلْتَنِیْ وَ اَجْعَلْ ذَکَ رَحْمَۃً لِّیْ وَ لَوْ تَجْعَلْہٗ وَ بَالًا عَلٰی اَللّٰهُمَّ طِیْبُ ذِکْرِیْ بَیْنَ خَلْقِکَ کَمَا طِیْبُ بَشْرِیْ وَ سَوَادِیْ بِفَضْلِ نِعْمَتِکَ عِنْدِیْ ۔

ۛ فادھو افق کتب لغت ، اہل عرب مندوستان کے لغتہائے جنوب میں کسی مقام کا نام ہے جہاں عود خوب پیدا ہوتا ہے چونکہ عربی زبان میں حرف کاف نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ کما رکامعرب ہے اور وہ مقام زمانہ شمال میں راس کاری کے نام سے مشہور ہے ۔ ۛ لکھ سب تعریف اُس کے لئے ہے جس کی نعمتیں تمام خوبیوں کا خاتمہ ہیں ۔ یا اللہ ہماری خوشبو کو نیک اور پاکیزہ کرو اور جس سے تمام بازگشت کو بہتر کر تقویٰ ہمارا توشہ ہو اور جنت ہماری بازگشت اور تیری عافیت و عنایت ہر دم ہمارے ساتھ رہے یا تخلیق تو بہتے بہتے بنقا دے ۛ ہے ۛ یا اللہ جو کچھ تو نے مجھے عنایت فرمایا ہے ، اُس کا مجھے نفع دے اور جو دے چکا ہے اُس کو نہ بچیں وہ میرے لئے رحمت ہو جائے و بالانہ ہو یا اللہ تیری مخلوق میں میری یاد کا ردیسی ہی خوبی کے ساتھ رہے ، جیسی خوبی سے تو نے میرا چہرہ مہیا بنایا ہے اور جیسی نعمتیں تو نے مجھے اپنے فضل و کرم سے عطا

گلاب کے پھول اور گلاب کے عرق اور دیگر پھولوں کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گلاب سے منہ دھویا جائے تو چہرے کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور پریشانی دور ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص صبح کو گلاب منہ پر مل لے تمام دن بدحالی و پریشانی سے محفوظ رہے گا، مناسب ہے کہ جس وقت گلاب منہ پر ملے خدا کی تعریف کرے اور محمد و آل محمد پر درود بھیجے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کی پہلی تاریخ ایک چلو گلاب منہ پر ڈالے گا۔ خوف اور پریشانی سے نجات پائے گا اور جو اسی دن ایک چلو گلاب منہ پر ڈالے گا تو اس سال مرض و ذات الجنب سے محفوظ رہے گا۔

بسنہ معتبر حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے مٹھی بھر گل سرخ مجھے عطا فرمائے اور جب میں سو گھنٹے کے ارادے سے ناک کے قریب لے گیا تو ارشاد فرمایا کہ بہشت کے پھولوں میں سے موزوں کے پھولوں کے بعد یہ سب سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مجھے آسمان پر لے گئے تو میرے پسینے کے چند قطرے زمین پر ٹپکے، اُن سے گل سرخ پیدا ہوا پھر وہ پھول سمندر میں جا پڑا، مچھلی نے چاہا کہ وہ اسے اڑالے اور غموں نے یہ چاہا کہ وہ اٹھالے چو کہ دونوں میں جھگڑا تھا، خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کے لئے ایک فرشتہ کو بھیجا اُس فرشتے نے آدھا پھول مچھلی کو دے دیا اور آدھا غموں کو۔ یہی سبب ہے کہ ہر پھول کی جڑ میں جو پانچ سینہ پتیاں ہوتی ہیں، ان میں سے دو تو مچھلی کی دم کی شکل کی ہوتی ہیں، جن میں ہر طرف پر لگے ہوتے ہیں۔ اور وہ غموں کی دم کی شکل کے جس کی دم باریک ہوتی ہے اور اس کے کسی طرف پر نہیں ہوتے اور ایک پتی ایسی کہ اس کے ایک طرف پر ہونا ہے اور دوسری طرف کچھ نہیں یعنی آدھی مچھلی کی دم کی شکل ہوتی ہے اور آدھی غموں کی دم کی طرح۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کو معراج میں لے گئے تو زمین کو حضرت کے جانے کا رنج ہوا یاں سبب اُس میں کبر پیدا ہوا اور جب واپس آئے تو زمین کو خوشی ہوئی اور گلاب پیدا ہوا لہذا جس نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خوشبو سونگھنی ہو وہ گلِ سُرخ سونگھے۔

ایک اور روایت میں بطریق عام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے وارد ہے کہ گل سفید شبِ معراج میرے پسینہ سے پیدا ہوا ہے اور گلِ سُرخ جبرئیل کے پسینے سے اور گلِ زرد براق کے پسینے سے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ نرگس کا سونگھنا اور اُس کا ملنا بہت ہی اچھا ہے اور جب کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا اور وہ آگ اُن پر سرد ہو گئی اور وہ صبح و شام ہے تو خدا نے ان کے سٹے نرگس پیدا کی۔ اسی دن سے نرگس دنیا میں آئی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ گلِ دونا اچھا پھول ہے عرش کے نیچے پیدا ہوتا ہے اور اُس کا پانی آنکھ کی دوا ہے۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ گلِ دونا کو بہت سونگھو کہ اُس سے قوتِ شامہ بڑھتی ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پھول کی اکیس قسمیں ہیں، اُن سب میں بہتر اور بہتر گلِ مَوْرُو ہے۔

(۱۲)

پھول سونگھنے کے آداب

حدیثِ صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حدیثِ معتبر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس وقت تمہیں پھول دیا جائے تو اُسے سونگھو اور آنکھوں سے لگاؤ کہ وہ بہشت سے آیا ہے۔

حدیثِ معتبر میں مالک جوینی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک

بھول دیا، انہوں نے اس کو سونگھ اور آنکھوں سے لگایا پھر فرمایا کہ جو شخص بھول کو سونگھے اور آنکھوں سے لگائے اور اللہ صلی علی محمد و آلہ محمد پڑھے بھی وہ بھول زمین پر نہ رکھنے پائے گا کہ اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

حضرت امام تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بھول کو سونگھے کر آنکھوں سے لگائے اور محمد و آلہ علیہم السلام پر درود بھیجے حق تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں بیایانِ عاج کی ربت کے دُوروں کے برابر نیکیاں لکھے گا۔ اور اتنی ہی بدیاں اُس میں سے مٹا دے گا۔

ساتواں باب

حام جانے اور بدن کے دھونے اور لگانے اور بعض غسلوں کے آداب

①

حمام کی فضیلت

احادیث میں وارد ہے کہ حمام پر ہنگی ظاہر کرنا ہے اور پردہ فاش کرنا ہے اور میل کچیل سے جسم کو پاک و صاف کرنا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ قول ابن الخطاب یہ تھا کہ حمام بہت ہی بُری جگہ ہے کیونکہ یہ نہ نہ کرنے والا اور پردہ فاش کر نیوالا ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام یوں فرمایا کرتے تھے کہ حمام بہت اچھی جگہ ہے جہنم کا یاد دلانیوالا اور میل کچیل کا صاف کر نیوالا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ ایک دن بیچ حمام جانے سے بدن فریہ ہوتا ہے اور روز روز جانے سے گردوں کی چربی پگھل جاتی ہے اور بدن دُہلا ہوتا ہے۔

سلیمان جعفری سے منقول ہے کہ میں ایسا بیمار ہوا کہ فقط پوست و استخوان باقی رہ گیا اسی حالت سے میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ پھر ویسا ہی ہو جائے؟ میں نے عرض کی کہ ہاں یا نبی رسول اللہ۔ فرمایا ایک دن بیچ کر کے حمام جایا کر فرہی آجائے گی مگر دیکھ روز روز نہ جائیو کہ اس سے سل پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو موٹا ہونے کی خواہش ہو وہ ایک روز بیچ حمام جایا کرے اور جس کو ڈیلا ہونا منظور ہو وہ روز روز جایا کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اعلیٰ درجے کا علاج امراض یہ چار تہ ہیں حقنہ۔ پچھنے۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ اور حمام کرنا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ یلغم کی دوا حمام کرنا ہے۔

کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنی عورت کو حمام نہ بھیجے۔ علمائے اس کی تاویل میں دو وجہیں نکالی ہیں۔ اول یہ کہ یہ حدیث اُس ملک میں فرمائی گئی ہے جس میں گرمی دہوا کے اعتبار سے عورتوں کو حمام جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ مرد کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی عورت کو اگر وہ بارادہ بیشر یا وغیرہ حماموں میں جانا چاہے تو اسے کسی طرح اجازت نہ دے۔

(۲)

حمام میں جانے آنے کے آداب اور وہ دعائیں جو پڑھنی چاہئیں

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ بغیر تنگی باندھے حمام میں نہ جائے۔

نہ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تنگی باندھ کے حمام میں جائے خدا تعالیٰ سے گناہوں کا پردہ پوش ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص حمام میں جائے اور دوسروں کی برہنگی نہ دیکھے خدا تعالیٰ اُسے آتش جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے زیر آسمان ننگے نہانے سے اور نہروں اور ندیوں میں ننگے داخل ہونے سے ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا کہ نہروں میں پانی کے فرشتے رہتے ہیں اسی طرح حمام میں ننگے جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں بغیر کچھ تھوڑا سا کھائے ہوئے مت جاؤ کیونکہ اگر کوئی چیز معدے میں ہوگی تو بدن کی قوت زیادہ کرے گی اور معدے کی حرارت فرد۔ مگر جب معدہ بالکل بھرا ہو تو اس وقت حمام میں نہ جاؤ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت حمام کا ارادہ فرماتے تھے تو کچھ تھوڑا سا کھالیا کرتے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی لو کہتے ہیں کہ حمام میں نہار منہ جانا بہتر ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ کچھ تھوڑا سا کھا کر جانا چاہیے کہ اس سے صفر زائل ہو جاتا ہے اور زردی حرارت کو سکون ہوتا ہے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ نہار منہ حمام میں جانے سے بلغم دفع ہوتا ہے اور کچھ کھا کر جانے سے صفر اوسودا۔

نیز فرمایا کہ اگر موٹا ہونا چاہو تو کچھ کھا کر حمام میں جاؤ۔ اور اگر دُبل ہونا منظور ہو تو نہار منہ جاؤ۔
بند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کپڑے اتارنے کے درجے میں کپڑے اتارو تو یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اَنْزِعْ عَنِّي رِبْقَةَ الْبِنْفَاقِ وَثَبِّتْنِيْ عَلَی الْاَوْثَاقِ اور جب حمام کے اول درجے میں جاؤ تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَاسْتَعِیْذُ بِكَ مِنْ اَذَاہُ۔ جب دوسرے درجے میں جاؤ تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِذْهَبْ عَنِّي الْمَرَحَ وَالتَّجَسُّسَ وَطَمَسُ الْجَسَدِیْ وَتَقْلِبْنِیْ۔ اور منہو اس اگر م پانی سر پڑا اور اگر ہو سکے تو تھوڑا سا اُس پانی میں سے پی بھی لو کہ اُس سے مشانہ و مجرائے بول صاف ہو جاتا ہے۔ دوسرے درجے میں تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد تیسرے درجے

سے یا اللہ اتفاق کا پٹہ میرے گلے سے نکال دے اور مجھے ایمان پر ثابت قدم رکھ۔ اے یا اللہ میں نفس کی بری اور اُس کی تکلیف سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے یا اللہ مجھ سے ہر قسم کی نجات اور پیدوی دور کر دے اور میرے جسم و دل کو پاک کر دے۔

میں جاؤ اور یہ پڑھو۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَنَسَاءِ لَدَا الْجَنَّةِ۔ جب تک اُس درجے میں رہو اس دعا کو مکرر پڑھتے جاؤ اور حرام میں ٹھنڈا پانی ہرگز نہ پیو اور خربوزہ کبھی نہ کھاؤ کہ اس سے معدہ فاسد ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈا پانی بدن پر بھی نہ ڈالو کہ اس سے بدن ضعیف ہو جاتا ہے مگر جب حاتم سے باہر آؤ تو ٹھنڈے پانی سے پاؤں دھوؤ کہ اس سے امراض جسمانی دور ہو جاتے ہیں اور جب کپڑے پہننے لگو تو یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّسِنِي السَّوْیَ وَحَبِّسِنِي الرَّدْیَ ان ہدایتوں کے بموجب عمل کرنے سے تم ہر درجے سے امان پاؤ گے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حاتم سے نکل آنے کے بعد کوئی برادر مومن تم سے یہ کہے۔ طَابَ حَمَامُکَ وَحَبِیْمُکَ تو تم اُس کے جواب میں کہو۔ اَللّٰهُمَّ اِنْعِمْ عَلَیْکَ۔ دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام حاتم سے برآمد ہوئے تو ایک شخص نے حضرت سے بطور مبارکباد کہا۔ طَابَ اسْتِحْمَامُکَ حضرت نے فرمایا یوں مت کہو۔ پھر اس نے عرض کی۔ طَابَ حَمَامُکَ فرمایا یوں بھی نہیں۔ پھر اُس نے عرض کی کہ طَابَ حَبِیْمُکَ آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں۔ اُس نے عرض کی تو مجھے تعلیم فرمائیے کہ میں کیا کہوں۔ آپ نے فرمایا یوں کہو۔ طَابَ مَا ظَهَرَ مِنْکَ وَطَهَرَ مَا طَابَ مِنْکَ

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جو شخص حاتم سے نکلے لوگوں کو اُسے یوں مبارکباد دینی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْعِمْ عَلَیْکَ اور اُسے جواب میں یوں کہنا چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ اِنْعِمْ عَلَیْکَ۔

۱۔ ہم آتش و وزخ سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور اُس سے جنت کے خواستگار ہیں ۲۔ یا اللہ مجھے تقویٰ کا لباس عطا فرما اور ہلاکت سے بچا ۳۔ خدا کرے تمہارا حرام اور پسینہ لینا مبارک ہو ۴۔ خدا تمہارے دل کو بھی تروتازہ رکھے ۵۔ آپ کا پسینہ لینا اور حرام کرنا مبارک ہو ۶۔ آپ کا حرام کرنا مبارک ہو ۷۔ آپ کا پسینہ لینا مبارک ہو ۸۔ تمہارے اعضائے بدن جو حرام میں پاک ہو چکے ہیں خدا اُن کو باطنی نیکی یعنی گناہوں کی مغفرت اور عبادت کی توفیق سے پاک و پاکیزہ کرے اور تمہارے جسم کے جو حصے اعلیٰ درجے کے ہیں اور اعضائے رئیس میں داخل ہیں جیسے دل اور نفس اور عقل اور تمام حواس کو گناہ و جہالت اور گمراہی کے لوث سے پاک و صاف کر دے۔ ۹۔ خدا تمہارے غسل کو باطنی پاکیزگی گردانے ۱۰۔ خدا تم کو بھی گناہوں سے پاک و پاکیزہ کرے۔ ۱۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حمام سے نکلتو تو عمامہ سر پر باندھو۔ نیز فرمایا کہ حمام سے نکل کر پاؤں دھو ڈالو کہ اس سے آدھا بیسی کا مادہ زائل ہو جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام جب حمام سے نکلنے گرمی ہوتی یا جاڑہ عمامہ باندھ لیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے درد سر کو امان ملتی ہے۔

ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب کوئی شخص حمام میں جائے اور اُس کی حرارت بڑھ جائے تو وہ اپنے سر پر ٹھنڈے پانی کے تریڑے دے حرارت زائل ہو جائے گی۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ حمام بُدھ کے دن جانا چاہیے۔

(۳)

حمام میں کیا کرنا چاہیے

حسب تجویز ائمہ علیہم السلام بدھ کے دن حمام میں جانا چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ حمام میں چپ نہ لیٹو کہ اس سے گردے کی چربی گھل جاتی ہے اور ٹھیکہ اور اینٹ اپنے پاؤں پہ نہ رگڑو کہ اُس سے بالخورہ اور جذام ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد اپنے بیٹے کے ساتھ حمام میں نہ جائے مبادا وہ اُس کو برہنہ دیکھے۔ یہ بھی فرمایا کہ ماں باپ کے لئے اپنی اولاد کو اور اولاد کے لئے اپنی ماں باپ کو برہنہ دیکھنا جائز نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُس شخص پر لعنت کی ہے جو حمام میں کسی کی برہنگی پر نظر ڈالے اور اُس پر بھی لعنت کی ہے جو برہنگی باندھے حمام میں جائے کہ لوگ اُس کی برہنگی دیکھیں۔

لے حمام سے مراد وہ مکان ہے جو غسل کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور عرب و عجم میں عموماً لوگ اپنے گھروں کے بجائے حمام میں جا کر غسل کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں کروٹ سے نہ لیٹو کہ اس سے بھی گروے کی چربی گھسل جاتی ہے۔ اور آدمی دبلا ہو جاتا ہے اور حمام میں کنگھانہ کرو کہ اس سے بال کمزور ہو جاتے ہیں اور مٹی سے سر نہ دھوؤ کہ اس سے عزت جاتی ہے۔

ملا محمد تقی علیہ الرحمہ نے ترجمہ فقہ میں فرمایا ہے کہ ٹھیکرے بدن اور پاؤں پر نہ ملو کہ اس سے جذام پیدا ہوتا ہے اور ننگی منہ پر نہ ملو کہ اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے اور ظاہر چہرے پر گھیسہ ملنے کا بھی یہی حکم ہے۔

ملا محمد تقی مجلسی علیہ الرحمہ کا ترجمہ فقہ میں اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ کا حدیث مذکورہ بالا کے بارے میں مشترک قول یہ ہے کہ مٹی سے مراد مصری مٹی ہے اور ٹھیکرے سے مراد شام کے برتن کا ٹھیکرہ ہے۔ حدیث صحیح میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حمام میں قرآن مجید پڑھنے اور جماع کرنے کی نسبت استفسار کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری روایت حسن میں وارد ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جناب امیر المؤمنین علیہ السلام نے تو حمام میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ صرف اُس وقت جب کوئی حمام میں برہنہ ہو اگر سب لنگیاں باندھے ہوئے ہوں تو کسی کے لئے حمام میں قرآن مجید پڑھنے کا کچھ مضائقہ نہیں مگر یہ بھی ضرور ہے کہ اس پڑھنے سے صرف رضائے خدا مراد ہونہ خوش الحانی۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے ایک دن حمام جانا چاہا۔ حمامی نے عرض کی کہ آیا میں آپ کے لئے حمام بالکل خالی کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں مومن کامل کا کام اتنا لمبا چوڑا نہیں ہوتا کہ سارا حمام اُس کے لئے خالی کر دیا جائے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص حمام کا ٹھیکرہ اٹھا کر اپنے بدن پر ملے اور اُسے جذام ہو جائے اور جو شخص اُس پانی سے غسل کرے جو حمام میں لوگوں کے نہانے سے اکٹھا ہو گیا ہو اور اُسے برص عارض ہو جائے تو اُن دونوں آدمیوں کو اپنی عقل پر نفیر کرنی چاہیے۔

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں کروٹ کے بل نہ لیٹنا کہ اُس سے گروٹوں کی چربی پانی ہو جائے گی۔ نہ چت لیٹنا کہ اُس سے اندرونی

بیماریاں پیدا ہوں گی۔ نہ کنگھا کرنا کہ اس سے بال گرجائیں گے۔ نہ مسواک کرنا کہ اس سے دانت گرجائیں گے۔ اور نہ منٹی سے سر دھونا کہ اس سے چہرہ اسٹ کر بد رونق ہو جائے گا اور لنگی سرور چہرے پر نہ ملنا کہ اس سے چہرے کی آب و تاب جاتی رہے گی اور ٹلوؤں پر ٹھیکہ نہ ملنا کہ اس سے جذام پیدا ہوگا۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حمام میں پیشاب کرنے سے افلاس پریشانی ہوتی ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ حمام میں اپنے ساتھ نوٹڈیوں کے لیجانے کا کچھ مضافتہ نہیں۔ مگر سب لنگیاں باندھے ہوں گے صوں کی طرح سے تنگے نہ ہونا چاہیے کہ ایک دوسرے کی برہنگی پر نظر ڈالیں۔ ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ حمام میں سلام نہ کرو اور یہ اُسی صورت میں ہوگا کہ لنگیاں باندھے نہ ہوں کیونکہ اور حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ائمہ علیہم السلام نے حمام میں لوگوں کو سلام کیا ہے۔

(۴)

سمر اور بدن دھونے اور بدن سے بدبو رفع کرنے کی فضیلت

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جسم کو معطر کرنے کے واسطے پانی کافی ہے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کپڑے پہنے لازم ہے کہ پاک و صاف ہو کر پہنے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سمر دھونے سے میل بھی دور ہوتا ہے اور آنکھوں کا ہر قسم کا آزار بھی اور کپڑے دھونے سے غم و الم برطرف ہو جاتا ہے اور نماز کے لئے جو صفائی مطلوب ہے وہ حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جسم انسانی کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے لہذا تم اپنے جسم کو پانی سے پاک کرتے رہا کرو اور اپنے بدن کی اصلاح سے کسی وقت غافل نہ رہو۔ یاد رکھنا چاہیے کہ خدا اپنے اُس گندے بندے کو سخت ناپسند کرتا ہے جسکے پہلو میں بیٹھنے سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے یہ بھی فرمایا کہ پانی کو اپنی خوشبو سمجھو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ کا بڑا غضب بنی اسرائیل پر اُس وقت تھا جب اُن کو مصر میں پہنچایا اور بڑی رضامندی اس وقت تھی جب اُن کو مصر سے نکال لایا۔
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ نہ مصر کی مٹی سے سر دھوؤ نہ مصر کے بنے ہوئے آبخورے میں پانی پیو کیونکہ ان دونوں باتوں سے عزت جائے گی اور ذلت نصیب ہوگی۔
 حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں مصری مٹی سے سر دھونا پسند نہیں کرتا مبادا میری آبروریزی ہو اور مجھے ذلت نصیب ہو۔

جابر جعفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں شکایت کی کہ میرے سر میں جو مٹی بہت ہو گئی ہے وہ کثرت سے بھڑتی ہے اور میرے کپڑوں کو میلا اور خراب کرتی ہے فرمایا کہ تو موڑ کو کوٹ کر عرق نکال لے اور اُس سرکہ میں جو شراب سے بنا ہوا و خوب تیز ہو اُس عرق کو ڈال کر اتنا لاکہ جھاگ پیدا ہو جاوے پھر اُس سے سر اور داڑھی کو خوب مل کر دھو ڈال بعد اس کے تازے دودھ کی چکنائی سر اور داڑھی میں لگا لے یہ علت قطعی موقوف ہو جائے گی۔

(۵)

بیری کے پتوں اور خطمی سے سر دھونے کی فضیلت

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناخن اور لبیں کتروانے اور سر کو خطمی سے دھونے سے مفلسی اور کم مائیگی دور ہوتی ہے اور روزی بڑھتی ہے۔
 دوسری حدیث موثق میں فرمایا کہ جمہ کے جمعہ خطمی سے سر دھونے سے جذام سے امان ملتی ہے۔
 ایک روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ناخن اور لبیں کتروائے اور خطمی سے سر دھوئے اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔
 دوسری حدیث میں فرمایا کہ خطمی سے سر دھونے سے دل خوش ہوتا ہے اور سودا کم ہو جاتا ہے اور غم دور ہوتا ہے۔

حدیث موثق میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیری کے پتوں سے سر دھونے سے روزی بڑھتی ہے۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو اسلام کے اظہار کا حکم دیا اور وہ حضرت مسلمانوں کی کمی اور کافروں کی زیادتی دیکھ کر غمگین ہوئے تو حق تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ہاتھ سدرۃ المنتہیٰ کا ایک تپا بھیجا کہ اُس سے سردھو ڈالیں سردھونا تھا کہ رنج و ملال دور ہو گیا۔

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خطمی سے سردھونا دردم کے لئے امان ہے اور پریشانی رفع کر دیتا ہے اور جو میں جاتی رہتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اپنا سر مبارک بیر کے پتوں سے دھویا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ تم بھی اپنا سر بیر کی پتیوں سے دھوؤ کیونکہ کوئی مقرب قرشتہ اور کوئی اولوا العزم پیغمبر ایسا نہیں ہوا کہ جس نے خوبی اور صفائی کے ساتھ بیر کی پتیوں کا ذکر نہ کیا ہو اور ان سے سر نہ دھویا ہو خدا تعالیٰ اس سے ستروں کے لئے وسوسہ شیطانی کو دور کر دیتا ہے اور جس سے ستروں کے لئے وسوسہ شیطانی دور ہوا وہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں مبتلا نہ ہوگا اور وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ خطمی سے سردھونے سے خشکی میل اور جو میں دفع ہو جاتی ہیں۔

(۶)

نورہ لگانے کی فضیلت

حدیث حسن میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے سے بدن صاف ہو جاتا ہے۔

حدیث صحیح میں عبدالرحمن ابن ابی عبداللہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا حضرت نے فرمایا کہ تو نورہ لگا لے میں نے عرض کی کہ مجھے لگائے ہوئے چند ہی روز ہوئے ہیں فرمایا نہیں پھر لگا کہ اس سے بدن صاف ہوتا ہے۔ اس مضمون کی کئی حدیثیں وارد ہوئی ہیں چنانچہ ایک حدیث میں یہ بھی منقول ہے کہ ایک شخص کو ان حضرت نے نورہ لگانے کا حکم دیا

اُس نے عرض کیا مجھے لگائے ہوئے تین ہی دن ہوئے ہیں۔ فرمایا پھر لگا نورہ نقصان کرنے والی چیز نہیں ہے بلکہ پاک کرنے والی چیز ہے۔

جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے سے حرارت قلب اور پریشانی ختم ہوتی ہے اور بدن صاف ہو جاتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بدن کے بال دور کرتے رہو کہ یہ نجس اور کثیف ہیں۔

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بدن کے بالوں کا بڑھ جانا فاطحہ منیٰ ہے یعنی اولاد نہیں پیدا ہوتی۔ بڈیوں کے جوڑ سست ہو جاتے ہیں اور کمزوری و جذام پیدا ہونا ہے نورہ لگانے سے منیٰ بڑھتی ہے بدن قوی و فربہ ہوتا ہے اور گردوں کی چربی زیادہ ہو جاتی ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں پیغمبروں کے اخلاق میں داخل ہیں خوشبو لگانا۔ ستر منڈوانا۔ نورہ لگانا۔ اور آزار و آج سے مقابرت کرنا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ لبوں کے اور بغل کے اور ناپاکی کے بال نہ بڑھاؤ کہ شیطان کو گھات کا موقع ملتا ہے۔



بغل کے بال منڈوانا

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بغل کے بال نہ بڑھاؤ کہ وہ شیطان کی کمین گاہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بغل میں نورہ لگایا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ بغل کے نیچے کے بال اکھاڑنے سے کھوے سست ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ بغل کے نیچے نورہ لگانا منڈوانے سے بہتر ہے اور منڈوانا اکھاڑنے سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اکثر وہ حضرت بغل کے بال دور کرنے کے لئے حاتم

میں شریف لے جاتے تھے اور وہیں نورہ لگاتے تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بغل کے بال دور کرنے سے بغل کی گندگی جاتی رہتی ہے، صفائی ہو جاتی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے حکم کی تعمیل ہو جاتی ہے۔

(۸)

زیادہ سے زیادہ وہ عرصہ جس میں نورہ لگانے میں تاخیر ہو سکتی ہے

حدیث معتبرہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اُسے لازم ہے کہ چالیس دن سے زیادہ ناپاکی کے بال نہ بڑھنے دے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہر جمعہ کو نورہ لگایا کرتے تھے۔

حدیث صحیحہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نورہ لگانے کے بائیس میں سنت ہے کہ پندرہ دن میں ایک مرتبہ لگائے۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ تین ہفتے میں ایک دفعہ لگائے۔
دوسری روایت میں ہے کہ ہر بیس دن میں لگائے اور اگر میسر نہ ہو تو فرض لے کر لگائے۔ اور جس شخص کو چالیس دن نورہ لگائے ہوئے گزر جائیں وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان اور خدائے تعالیٰ کے نزدیک اُس کی کوئی وقعت نہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو وہ چالیس دن سے زیادہ ناپاکی کے بال نہ بڑھنے دے اور اگر اُسے کچھ میسر نہ ہو تو فرض لے کر صاف کرے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے ہر مومن کے لئے یہ بات پسند ہے کہ وہ پندرہویں دن نورہ لگایا کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ناپاکی کے بال ایک ہفتے سے زیادہ نہ بڑھنے دینے چاہئیں اور جبے نورہ لگائے ہوئے ایک مہینے سے زیادہ ہو جائے اُس کی نماز قبول نہیں۔

نورہ لگانے کے وقت کی دعائیں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص نورہ لگانے سے پیشتر تھوڑا سا نورہ اٹھا کر سونگھے اور یہ کہے **سَلِّی اللہُ عَلٰی سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ کَمَا اَمَرَ بِالْاَنْوَارِ** اُس کو نورے سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بدن پہ نورہ ملنے کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا خدا تعالیٰ اُس کو ظاہر اہل کچیل سے اور باطن تمام گناہوں سے پاک کر دے گا اور جو بال اگر جائیں گے اُن کے عوض ایسے بال عنایت فرمائے گا جن کی موجودگی میں گناہ پر قادر نہ ہوگا اور اُس کے بدن کے ہر سر بال کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک اُس کے لیے تسبیح ذکر الہی پڑھتا رہے گا۔ اور فرشتے کی ایک تسبیح کا ثواب اہل زمین کی ہزار تسبیحوں کے برابر ہوتا ہے وہ دعا یہ ہے **سَلِّی اللہُمَّ طَیِّبَ مَا طَهَّرَ مِنِّیْ وَ طَهِّرْ مَا طَابَ مِنِّیْ وَ اَبْدِلْنِیْ شَعْرًا طَاطًا هَرًا وَ یُسْهِمِیْ** **اللہُمَّ اِنِّیْ تَطَهَّرْتُ اِبْنِغَاءَ سُنَّةِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِبْنِغَاءَ رِضْوَانِکَ وَ مَعْغُورَکَ فَحَرِّمْ شَعْرَی وَ بَشِیْرَی عَلَی النَّارِ وَ طَهِّرْ خُلُقِیْ وَ طَیِّبْ خُلُقِیْ وَ زَكِّ عَمَلِیْ وَ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُلَاقُکَ عَلَی الْحَنْفِیَّةِ السَّوْحَةِ مَلَّةَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْکَ وَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم**

۱۔ خدا رحمت بھیجے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام پر جیسا کہ انہوں نے ہم کو توحے کا حکم دیا۔ ۲۔ **سَلِّی اللہُ عَلَیْہِ** سے صورت کو اور بڑھا اور میرے دل اور عقل اور باطنی قوتوں کو پاک و پاکیزہ کر۔ ان بالوں کے بدلے میں مجھے ایسے پاک بال عنایت فرما جو تیری نافرمانی نہ کریں یا اللہ میں نے تیری رضا اور بخشش حاصل کرنے کے لئے اور پیغمبروں کی سنت کی پیروی کے لئے پاکیزگی اختیار کی ہے تو بھی میرے جسم اور بالوں کو آتش و زنج جہنم کو میرا ظاہر و باطن پاک ہو میرے عمل بے ریا ہوں اور میرا شمار اُن لوگوں میں ہو جائے جن کا خداوند حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پاک و پاکیزہ ملت پر اور تیرے حبیب اور تیرے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے دین پر ہو میں آخر دم تک تیری شریعت پر اور تیرے نبی کی سنت پر چلتا ہوں۔ میرے تمام اخلاق و عادات و اطوار تیرے کلام اور تیرے نبی اور تیرے ولیوں کے ارشادات کے مطابق ہوں یعنی اُن بزرگوں کے ارشادات کے جن کے بطون تیرے نور سے معمور تھے جن کے اخلاق تیرے آداب سے آراستہ تھے جن کے سینے تیری حکمتوں سے بریز تھے اور جن کو تو نے اپنے علوم کا معدن و سرچشمہ مقرر کیا تھا اُن سب پر تیری رحمت و برکت نازل ہو۔

وَرَسُولُكَ عَامِلٌ بِشَرِّ آيَاتِكَ تَابِعًا لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اخذًا بِهِ
مُنَادٍ بِابْنَاءِ دُيُبِكَ وَتَأْدِيبِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَتَأْدِيبِ أَوْلِيَائِكَ
الَّذِينَ عَنْ وَتَهُمْ بِأَدَبِكَ وَزَرَعْتَ الْحِكْمَةَ فِي صُدُورِهِمْ وَجَعَلْنَهُمْ مَعَادِنَ
عَلَيْكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ - (ترجمہ صفحہ ۲۱۶ پر درج ہے)

نورہ لگانے کے اوقات و آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گرمی کے موسم میں ایک دفعہ نورہ
لگانا فضیلت اور منفعت میں جاڑے کے موسم میں گیارہ مرتبہ لگانے سے بڑھ کر ہے۔
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدھ کے دن نورہ نہ لگاؤ کہ یہ دن نجس ہے اور
دورخ بدھ ہی کے دن پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ چیزوں سے جذام پیدا ہوتا ہے۔ جمعہ
اور بدھ کے دن نورہ لگانا دھوپ میں گرم ہوئے پانی سے وضو اور غسل کرنا جنابت کی حالت
میں کوئی چیز کھانا۔ حالت حیض میں عورت سے جماع کرنا۔ بھرے پیٹ پر کچھ کھانا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نورہ لگا کر جذام میں مبتلا
ہو جائے تو اسے اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیے اور عجب نہیں کہ یہ دونوں حدیثیں فقہیہ پر محمول
ہوں یا یہ کہ پہلی اہلسنت کے طریقے سے روایت کی گئی ہو کیونکہ گزشتہ احادیث سے یہ بھی ثابت
ہو چکا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جمعہ کے دن نورہ لگایا کرتے تھے۔

دوسری مختصر حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت
میں عرض کی کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن نورہ لگانا مکروہ ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ انکا بیان
غلط ہے جمعہ کے دن نورہ لگانے سے زیادہ اور کوئی بدن کی پاک و صاف کرنے والی چیز نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن یقین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں
یہ لکھنا چاہتے تھے کہ آیا مرد حالت جنابت میں نورہ لگا سکتا ہے؟ مگر جب عرض کیا تو یہ بات

لکھنی محمول گئے۔ حضرت نے بردے اعجاز اس کا جواب لکھ بھیجا کہ حالت جنب میں نورہ لگانے کا مضائقہ نہیں بلکہ جنب کی زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ اور یہی سوال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی کیا گیا تھا انھوں نے فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جس شخص نے تورہ لگایا ہو وہ کھڑے کھڑے پیشاب کر سکتا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جو شخص تورہ لگانے کی حالت میں بیٹھا رہے خوف ہے کہ وہ عارضہ قفق میں مبتلا ہو جائے۔

بشیر ابن میمون تیرگر سے روایت ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ حمام میں گیا حضرت نے ناف سے زانو تک تنگی یا ندھی پھر حامی کو بکا کر حکم دیا کہ تنگی سے اوپر اوپر اور نیچے نیچے تورہ لگا دے جب وہ فارغ ہوا تو اُس کو باہر بھیج دیا اور ناف سے زانو تک خود لگایا پھر بشیر سے فرمایا کہ جب تو تورہ لگایا کر تو اس طرح لگایا کر۔

بعض حدیثوں میں یہ تجویزیوں وارد ہوئی ہے کہ سوائے عورتین کے اور تمام مقامات پر غیر آدمی تورہ لگا سکتا ہے۔

بند حسن منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا جائز ہے کوئی شخص تورہ بدن پر ملنے کے بعد بیدار ہو کر رفع کرنے کی غرض سے روغن زیتون آٹے میں مخلوط کر کے بدن پر ملے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ تورہ لگانے کے بعد خالص آٹا بدن پر ملا سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا کہ لوگ تو اسے اسراف سمجھتے ہیں۔ فرمایا جو چیز بدن کی اصلاح میں صرف کی جائے وہ داخل اسراف نہیں ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں حکم دیتا ہوں کہ چھپا ہوا آٹا روغن زیت میں ملائیں اور وہ میں اپنے بدن پر ملتا ہوں۔ اسراف اُس شے میں سمجھا جاتا ہے کہ مال تلف ہو اور بدن کو نقصان پہنچے۔

نورے کے بعد مہندی لگانے کی فضیلت

حسین ابن موسیٰ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جب حمام کا ارادہ کرتے تھے تو حکم دیتے تھے کہ حمام اتنا تیز گرم کرو کہ اُس میں کوئی یکا یک نجا سکے پھر فرماتے تھے کہ حمام کے فرش پر نمہ ڈال دو اس کے بعد اندر تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دن حمام سے برآمد ہوئے تو ایک شخص کیند نام جو حسب تصریح صاحب کافی آل زبیر میں سے تھا آنحضرت کے قریب آیا اور دست مبارک میں مہندی کا اثر دیکھ کر پوچھنے لگا کہ یہ رنگ آپ کے ہاتھ میں کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ یہ مہندی کا رنگ ہے جسکی نسبت میرے آباؤ اجداد نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص حمام میں جاوے نورہ لگاوے اور بعد نورے کے مہندی سر سے پاؤں تک ملے دو دیوانگی جدام۔ بیس اور خارش سے دوبارہ نورہ لگانے تک محفوظ رہے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حکم ابن عتبہ نے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مہندی اٹھا اٹھا کر اپنے ناخنوں پر لگا رہے تھے۔ فرمانے لگے کہ اے حکم اس باب میں تو کیا کہتا ہے حکم نے عرض کی کہ جو کام آپ کرتے ہیں اُس میں میں کیا کہہ سکتا ہوں مگر ہمارے ہاں نورہ نوجوان آدمی اس طرح لگایا کرتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ اے حکم نورہ لگانے کے بعد ناخن مڑوے کے سے ہو جاتے ہیں اس سبب سے ہم انھیں مہندی سے رنگ لیتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی صلوٰۃ اللہ علیہ حمام سے برآمد ہوئے تو سر سے پاؤں تک تمام جسم مبارک گلاب کے پھولوں کی طرح مہندی سے سرنخ تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مہندی ملنے سے بدبو جاتی رہتی ہے چہرے کی رونق بڑھتی ہے مُنہ میں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے اولاد خوب صورت پیدا ہوتی ہے اور جو شخص نورہ لگانے کے بعد تمام بدن پر مہندی مل ڈالے اس کا افلاس اور پریشانی زائل ہو جاتی ہے۔

غسل جمعہ اور تمام غسلوں کے آداب

یاد رکھنا چاہیے کہ حبیبیہ علم میں مشہور ہے واجب غسل چھ میں۔ غسل جنابت۔ غسل حیض۔ غسل استنجا۔ غسل نفاس۔ غسل شمس میت۔ غسل میت۔ مستحب ہے کہ غسل جنابت کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَذَلِّ عَمَلِيْ وَتَقَبَّلْ سَعْيِيْ وَاجْعَلْ مَا عِنْدَكَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُنْتَظَرِيْنَ۔ اور اگر یہ دعا بھی پڑھے تو بہتر ہے۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاجْعَلْ لِّسَانِيْ مِدْحَةً لِّكَ وَالسَّأَاءَ عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِيْ طَهُوْرًا وَشِفَاءً وَنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر۔ اور بعض نے اسی دعا کو بعد غسل کے پڑھنے کے لئے کہا ہے۔

تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جو شخص وضو یا غسل جنابت کے بعد یہ دعا پڑھے گا تو اُس کے گناہ اس طرح دُور ہو جائیں گے جس طرح درختوں کے پتے جھڑتے ہیں اور اُس وضو یا غسل کے ہر قطرے کے بدلے خدائے تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو خدا کی تسبیح اور تہلیل و تقدیس و تکبیر میں اور پیغمبروں پر درود بھیجنے میں پیہم مشغول رہے گا۔ اور ان سب چیزوں کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا اور اُس کے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَمَجْدُكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ وَاسْتَغْفِرُكَ وَاتُوبُ اِلَيْكَ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَاشْهَدُ اَنْ عَلِيًّا وَلِيِّكَ وَخَلِيفَتُكَ بَعْدَ نَبِيِّكَ عَلٰى خَلْقِكَ وَاَنْ اَوْلِيَاءَهُ خُلَفَاؤُكَ وَاَوْصِيَاءُهُ اَوْصِيَاءُكَ

سے یا اللہ میرا دل پاک کرے اعمال پر یا میں بیری کوشش نیک قبول ہو جو چیزیں میرے مقصود میں ہوں ان کو میرے حق میں بہتر کر دے یا اللہ میرا شمار ان لوگوں میں جس کی توبہ قبول ہوئی اور جو پاکیزہ ہوں سہ یا اللہ میرے دل کو پاک و پاکیزہ کر اور میرا سینہ کھول دے اور میری زبان پر تیری مدح و ثنا جاری رہے یا اللہ میرے لئے موجب پاکیزگی و صحبت تیساریں و روحانی عقل ہوا میں کچھ شک نہیں کہ تو ہر چیز پر قادر ہے سہ یا اللہ تو پاک ہے تیری حمد کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے بخشش کا طالب ہوں اور معافی کا خواستگار ہوں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد تیرے خاص بندے اور تیرے خاص رسول ہیں اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ علی تیرے ولی اور تیرے نبی کے بعد مخلوق پر تیرے خلیفہ ہیں اور ان کے جتنے ولی اور وصی ہوئے وہ سب تیرے خلیفہ اور وصی ہیں۔ ۱۲

سنتی غسل تعداد میں بائیس بار ہیں ازاں جملہ غسل جمعہ اول ہے جس کو بعض علما واجب جانتے ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ حتی الامکان نترک نہ کریں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جمعہ کا غسل مردوں پر بھی واجب ہے اور عورتوں پر خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں مگر سفر میں جب پانی کم ہو تو عورتوں کو نترک کی اجازت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غسل جمعہ ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہوں کا کفارہ اور ظاہر و باطن کا پاک کرنے والا ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور ساتھ یہ بھی پڑھے **يَا اَللّٰهُ اِنِّىْ رَاٰكَ اَللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاَجْعَلْنِىْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ**۔ تو یہ غسل اور یہ دعا اسے اس جمعہ سے آئندہ جمعہ تک پاک و پاکیزہ رکھے گی اور بہتر ہے کہ یہ دعا بھی پڑھے۔ **اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ فِىْ وَطْهَرْ قَلْبِىْ وَاَنْقِ عُسْرِىْ وَاَجِرْ عَلَى لِسَانِىْ مُحِبَّةً مِّنْكَ پھر یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِىْ مِنْ كُلِّ اَنْتِهٍ نَحْنُ بِهَا دِيْنِىْ وَتُبِّطِلْ بِهَا عِبْرَتِىْ**۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جب جمعہ کے غسل سے فارغ ہو تو کہے۔ **اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ لِىْ وَطْهَرْ قَلْبِىْ وَاَنْقِ عُسْرِىْ وَاَجِرْ عَلَى لِسَانِىْ ذِكْرَكَ وَذِكْرَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَاَجْعَلْنِىْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاُمْتَطِهْرِىْ**۔ وقت اس غسل کا جمعہ کو صبح صادق سے لے کر ابتدائے زوال تک ہے اور مشہور یہ ہے کہ جتنا نماز جمعہ کے قریب ہو اتنا ہی بہتر ہے مگر جب اس بات کا خوف ہو کہ جمعہ کے دن پانی میسر نہ آئیگا تو جمعرات کے

یہ گواہی دنیا میں اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ ایسا کہتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے خاص بندے اور اس کے رسول ہیں یا اللہ تو تجھ اور آل محمد پر درود بھیج اور مجھے اُن لوگوں میں جن کی توبہ قبول ہو گئی ہے اور پاک و پاکیزہ ہیں محبوب کر ۱۲۔ **اَللّٰهُمَّ اَجِبْ اَوْمِرَیْ دَلَّکَ بِاَمْرِیْ**۔ غسل کو برگزیدہ اور میری زبان پر اپنی محبت کے کلمات جاری کر ۱۳۔ **اَللّٰهُمَّ اَجِبْ اَوْمِرَیْ دَلَّکَ بِاَمْرِیْ**۔ آفت سے محفوظ رکھ جس سے میرا دین ضائع ہو جائے اور میرا عمل باطل ۱۴۔ **اَللّٰهُمَّ اَجِبْ اَوْمِرَیْ دَلَّکَ بِاَمْرِیْ**۔ غسل کو برگزیدہ اور میری زبان پر اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاری کر اور مجھے اُن لوگوں میں محبوب کر جن کی توبہ قبول ہوئی ہے اور جو پاک و پاکیزہ ہیں۔ ۱۵

دن بھی کر سکتا ہے اس میں قضا کی نیت درکار نہیں ہے لیکن شنبہ کے دن صبح سے شام تک قضا کی نیت سے غسل کر سکتا ہے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ مفتے کے اور دنوں میں بھی مثل روز شنبہ قضا کر سکتا ہے لیکن علماء میں کوئی اس کا قائل نہیں ہے۔

ماہ رمضان کی طاق راتوں میں غسل سنت ہے بالخصوص پہلی اور پندرہویں اور سترہویں سترہویں شب وہ شب ہے کہ مؤمنین اور کافرین بدر میں جمع ہوئے ہیں اور سترہواں روزہ وہ روز ہے جس میں اسلام کی بڑی سے بڑی فتح ہوئی ہے۔

انیسویں۔ یہ وہ شب ہے جس میں سال بھر کے واقعات مندرج ہوتے ہیں، بنا بر بعض احادیث کے۔

اکیسویں۔ یہ وہ شب ہے جس میں انبیاء کے وصیوں نے شہادت پائی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور قوی احتمال ہے کہ یہ شب شب قدر ہے۔

تیسویں۔ اس شب کے شب قدر ہونے کا بہت ہی زیادہ قوی احتمال ہے اور اکثر علماء کا قول ہے کہ اس رات میں دو غسل کرے ایک غروب آفتاب کے قریب دوسرا پچھلی رات میں اور بعض روایتوں میں یہ وارد ہوا ہے کہ رمضان المبارک کے پچھلے دہنے کی ہر رات کو غسل کرے۔ شب عید الفطر اور روز عید الفطر اور روز عید الفطر کے غسل سنت ہیں اور ظاہر روز عید الفطر اور عید الفطر کا غسل صبح سے شام تک کسی وقت کر سکتے ہیں لیکن نماز عید سے اول افضل ہے۔

آٹھویں ذی الحجہ اور عرفہ کے دن قریب زوال اور رجب کی پندرہویں شب غسل سنت ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ماہ رجب کی پہلی اور پندرہویں اور آخری تاریخ غسل کرے وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائے گا۔ جیسے اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور عید مبعث کا غسل سنت ہے۔ یہ بموجب اقوال اکثر علماء ستائیسویں رجب ہے گو کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔

پندرہویں شعبان۔ عید ولادت حضرت صاحب العصر والزمان علیہ صلوٰۃ اللہ المنان عید غدیر

اٹھا رہیوں ذی الحجہ۔ عید میلہ جو بیسویں ذی الحجہ اور بقول بعض عید وحوالارض۔ پچیسویں ذیقعد کا غسل سنت ہے گو وحوالارض کے متعلق کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری۔ بعض کے قول کے مطابق عید نوروز کا غسل سنت ہے۔ اور معنی بن خنیس کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔ اور بنا پر مشہور نوروز وہ دن ہے جس دن آفتاب برج حمل میں منتقل ہوتا ہے اسی طرح حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے لئے غسل سنت ہے جسے بعض واجب جانتے ہیں اور احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کرے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارات کا غسل سنت ہے خواہ وہ زیارت قریب سے کی جائے یا بعید سے۔

مطلق استخارے کے لئے غسل سنت ہے اور بالخصوص استخارے کی خاص نمازوں کے لئے اور ان نمازوں کے لئے جو طلب حاجت کے واسطے مخصوص ہیں ان میں زیادہ تاکید ہے۔ گناہوں سے توبہ کرنے کے لئے غسل سنت ہے اور سورج گہن کی نماز قضا پڑھنے کے لئے غسل سنت ہے مگر صرف اس صورت میں کہ یہ نماز جان بوجھ کے ترک کی ہو اور سارے سورج کو گہن لگا ہو۔ اور بعض علما کا قول یہ ہے کہ یہ غسل واجب ہے احتیاط اس میں ہے کہ ترک نہ کیا جائے اور بعض کا یہ قول ہے کہ اگر نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی ہو گو سارے سورج کو گہن نہ لگا ہو تاہم بوجہ قضا کرنے کے غسل لازم ہو گا۔ اور اگر سارے سورج کو گہن لگا ہو تو نماز ادا کے لئے بھی غسل کرے اور یہ قول قوی ہے۔ حرم محترم اور شہر مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے طواف کے لئے۔ حرم مدینہ طیبہ شہر مدینہ منورہ اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ میں داخل ہونے کے لئے اور قربانی کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ غسل کرنا سنت ہے۔

غسل ولادت جبکہ اوپر بیان ہوا ہے سنت ہے غسل رذ و ولادت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یعنی سترہویں ربیع الاول بعض کے اقوال کے مطابق سنت ہے اور جہاں تک میری نظر سے گزرا وہ غسل اُس دن کی زیارت کے لئے ہے۔

نماز استسقا کے لئے غسل سنت ہے اور چھپکلی مارنے کے بعد اور اسی طرح جو شخص کسی ایسے شخص کو اراقتاً دیکھنے گیا ہو جسے پھانسی دی گئی ہو اُس کے لئے اس حالت کے دیکھنے کے

بعد غسل سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ اگر بچائی کے تین دن کے بعد بھی اگر کوئی اُس کے دیکھنے کو جائے تو اس کے لئے غسل کرنا سنت ہوگا خواہ وہ حق پر مارا گیا ہو یا ناحق پر اور خواہ وہ شرعی طریقے سے مارا گیا ہو یا غیر شرعی طور پر اور بعض علما کا قول ہے کہ اگر کسی ضرورت کے سبب سے جیسے تقیہ یا زخم وغیرہ کے باعث پٹی کا بندھے ہونا وغیرہ کوئی غسل واجب ناقض کیا گیا ہو تو بعد رفع عذر کے اُس کا اعادہ سنت ہے۔ اسی طرح اگر دو آدمیوں کا ایک کپڑا مشترک ہو اور اُس میں منی کا اثر پایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کس کی ہے تو دونوں کے لئے غسل کرنا سنت ہے۔

بعض کا قول ہے کہ میت کفنانے کے لئے غسل کرنا سنت ہے اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس غسل سے مراد وہی غسل مس میت ہے جس کی نسبت یہ امر منسوخ ہے کہ وہ کفنانے سے پہلے بجا لایا جائے۔ اسی طرح جو شخص میت کو بعد غسل کے چھوئے اُسکو بھی غسل کرنا سنت ہے۔ بعض کا یہ قول ہے کہ جو شخص حالت جناب میں مر جائے تو اُس کو غسل میت سے پہلے یا غسل میت کے بعد غسل جنابت دینا سنت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب عید الفطر کا غسل کرنا چاہو تو چھت کے نیچے کرو اور پہلے یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اَيُّهَا نَابَاكَ وَتَصَدِّقًا بِكَتَابِكَ وَتَبَاعَ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ - اور جب غسل سے فارغ ہو تو کہو۔ اَللّٰهُمَّ جَعَلْهُ كِفَارَةً لِّذُنُوْبِي وَطَهْرًا لِّدَنَسِي اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ رَمَتْی الرَّجْسِ -

یاد رکھنا چاہیے کہ غسلوں کی تفصیل اور اُن کے احکاموں کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں ہے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ تفصیل تمام کتاب عبادات میں لکھے جائیں گے۔



۱۔ یا اللہ میں اس حالت میں غسل کرتا ہوں کہ تیری ذات پر ایمان ہے اور تیری کتاب کی تصدیق اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی پیروی ۱۲ ۲۔ یا اللہ اس غسل کو میرے گناہوں کا کفارہ قرار دے اور ناپاکی کے لیے پاکیزگی یا اللہ مجھ سے ہر قسم کی بُرائی اور نجاست کو دور کر دے۔

آمٹھوال باب

سونے جاگنے اور سبت الخلا جانیکے آداب

(۱)

سونے کے اوقات

یاد رکھنا چاہیے کہ طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اور مغرب و عشا کی نماز کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سونا مکروہ ہے اور ظہر کی نماز سے پہلے گرمی کے موسم میں اور ظہر و عصر کے مابین فیلولہ سنت ہے۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ اُن حضرت نے ابو حمزہ ثمالی سے فرمایا کہ طلوع آفتاب سے پہلے میت سو میں اس وقت کا سونا تیرے لئے کبھی پسند نہیں کرتا کیونکہ حق تعالیٰ اس وقت بندوں کی روزی تقسیم فرماتا ہے اور جو اس وقت سوتا رہتا ہے وہ روزی سے محروم رہتا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زمین تین چیزوں کے سبب خدا کی درگاہ میں نالہ و فریاد کرتی ہے۔ اول تو ناجائز خون سے جو اسپر گرایا جائے۔ دوم سرے اُس غسل کے پانی سے جو زنا کے بعد کیا جائے۔ تیسرے اُس شخص کے سونے سے جو طلوع آفتاب کے پہلے سوئے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صبح کا سونا منحوس ہے روزی کم ہوتی ہے رنگ زرد پڑ جاتا ہے چہرہ بد صورت اور تغیر ہو جاتا ہے اور یہ سونا اس سبب سے منحوس ہے کہ خدائے تعالیٰ طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے مابین روزی تقسیم فرماتا ہے خبردار اس وقت میں کبھی مت سونا یہ بھی فرمایا کہ بنی اسرائیل کے واسطے بھٹنے ہوئے مرغ اور ترنجبین اسی جنت نازل ہوا کرتی تھی اور جو اس وقت سوتا تھا اُس کو حصہ نہ آتا تھا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص طلوع صبح صادق سے طلوع آفتاب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے خدائے تعالیٰ اُس کو آتش جہنم سے بچائے گا۔

دوسری حدیث میں اسی جائے نماز پر بیٹھے رہنے کا ثواب یہ بیان فرمایا کہ خانہ کعبہ کے حج کے برابر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اُس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

کئی حدیثوں میں یہ تجویز بھی وارد ہوئی ہے کہ اگر نماز صبح پڑھ کے کچھ تعقیبات پڑھ لے اور پھر طلوع کے پہلے سو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں چنانچہ حدیث صبح میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا کہ کل طلوع آفتاب کے بعد آنا کہ میں نماز صبح پڑھ کے سو جایا کرنا ہوں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص سے فرمایا کہ جب تو نماز صبح پڑھ کر ذکرِ خدا سے فارغ ہو جائے تو پھر طلوع آفتاب سے پہلے بھی سو رہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دن کے اول حصے میں سونا بیوقوفی ہے اور وسط میں سونا یعنی دوپہر کا قیلولہ نعمت ہے اور عصر کے بعد سونا حماقت ہے اور مغرب و عشا کے مابین سونا روزی سے محروم کرتا ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز عشا سے پہلے سونے سے افلاس بڑھتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ پہلے میرا حافظہ بہت اچھا تھا مگر اب نسیان زیادہ ہو گیا ہے فرمایا آیا تو قیلولہ کیا کرتا تھا جسے اب چھوڑ دیا؟ عرض کی ہاں اے رسول اللہ۔ فرمایا کہ پھر قیلولہ شروع کر دے اُس نے حسب ہدایت عمل کیا حافظہ عود کر آیا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ تم قیلولہ کرو کیونکہ شیطان قیلولہ نہیں کرتا ہے اور قیلولہ رات کے جاگنے اور عبادت کرنے میں بڑی مدد دیتا ہے۔

سونے سے پہلے وضو کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص وضو کر کے لیٹے اس کا بچھونا مسجد کا حکم رکھنا ہے اور اگر سینئر پر لیٹنے کے بعد یاد آئے کہ وضو نہیں ہے تو اپنے لحاف ہی پر تنیم کر لے کیونکہ اگر وضو یا تنیم کے ساتھ ذکر خدا کرتے کرتے سو جائے تو اُس کا سونا ناماز پڑھنے کے برابر سمجھا جائے گا۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمان کے لئے حالت جنب میں سونا مناسب نہیں ہے اور نہ بے وضو سونا اگر غسل اور وضو کے لئے پانی میسر نہ ہو تو پاک مٹی پر تنیم کر لے کیونکہ سونے میں مومن کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہیں حق تعالیٰ کی طرف سے اُسے درجہ مقبولیت حاصل ہوتا ہے اور اُس پر رحمت و برکت نازل ہوتی ہے اب اگر اُس کی اجل آگئی ہے تو وہیں اُسے جوار رحمت میں جگہ مل جاتی ہے ورنہ اپنے امین فرشتوں کی معرفت اُسے اُس مومن کے جسم کی طرف پھر واپس بھیج دیتا ہے۔

دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو سال بھر پیہم روزے رکھتا ہو حضرت سلمان فارسیؓ نے عرض کی کہ یا حضرت میں ہوں۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون سا ہے جو رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا ہے؟ پھر سلمانؓ فارسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں ہوں۔ اس کے بعد آنحضرتؐ نے تمام صحابیوں سے مخاطب ہو کر تفسیر سوال کیا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو روزہ ایک قرآن ختم کرتا ہو سب خاموش رہے مگر سلمانؓ فارسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ختم کرتا ہوں۔ یہ سن کر عمر بن الخطابؓ کو غصہ آیا اور اپنے دوستوں سے کہا کہ یہ فارسی ہم فریشتوں پر فخر کرنا چاہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے۔ اکثر میں نے دیکھا ہے کہ روزے سے نہیں ہوتا اور بہت راتیں ایسی گزر گئی ہیں کہ بالکل سوتا رہتا ہے اور بہت سے دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھتے نہیں دکھائی دیتا۔ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ نے یہ سنا تو ارشاد فرمایا کہ سلمانؓ فارسی کی مثال لقمان کی سی ہے جسے شک ہو تو خود اُس سے سوال کر لے وہ جواب دیدے گا۔ عمر بن الخطابؓ نے فوراً سوال کیا سلمان فارسی نے جواب دیا کہ میں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھتا ہوں اور حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہذا میرے تین روزے تیس روزوں کے برابر ہیں اس لئے میرا مہینے کے مہینے روزے رکھنا سال بھر کے روزوں کے برابر ہوتا ہے بلکہ میں تو اس سے بہت زیادہ رکھتا ہوں کیونکہ شعبان کے سارے مہینے کے روزے رکھ کر ماہ مبارک رمضان کے روزوں سے وصل کر دیتا ہوں۔ رہا رات بھر جاگنا اور عبادت کرنا سورات کو سونے وقت وضو کر لینا ہوں اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سُن چکا ہوں کہ جو شخص رات کو با وضو سوٹے گا اُسے ایسا ہی ثواب ملے گا جیسے رات بھر جاگتا اور عبادت کرتا رہا ہو۔ ختم قرآن کی نسبت جو پوچھو تو روزانہ تین مرتبہ قل ہو اللہ بڑھ لیتا ہوں اور اس کی نسبت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے سُن چکا ہوں کہ آنحضرت جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے فرماتے تھے کہ یا علیؓ تیری مثال میری اُمّت میں وہی ہے جو سورہ قل ہو اللہ اُحد کی قرآن مجید میں یعنی جو شخص قل ہو اللہ اُحد کو ایک بار پڑھتا ہے اُسے ایک تہائی قرآن مجید ختم کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو دو مرتبہ پڑھتا ہے اُسے دو تہائی قرآن مجید پڑھنے کا۔ اور جو تین مرتبہ پڑھتا ہے اُسے پورے قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے اسی طرح یا علیؓ جو تیرا زبانی دوست ہے اُس کا تہائی ایمان کامل ہے اور جو تیرا زبانی دوست بھی ہے اور دلی دوست بھی ہے اُس کا دو تہائی ایمان کامل ہے اور جو تیرا زبان سے بھی دوست ہے اور دل سے بھی اور ہاتھ سے بھی تیری نصرت کرتا ہے اُس کا ایمان پورا اور کامل ہے۔ یا علیؓ جس نے مجھے سچائی کے ساتھ ہدایت کے لئے بھیجا ہے میں اُسی کے حق کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر اہل زمین تیرے اسی طرح دوست ہوتے جیسے اہل آسمان تو خدا کسی کو عذاب میں مبتلا نہ کرتا۔ سلمان فارسیؓ کے یہ جوابات سُن کر ابن الخطابؓ ایسے خاموش ہوئے کہ پھر کچھ جواب نہ بن آیا۔

سونے کا مقام اور سونے سے پہلے کے آداب

علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ مسجدوں میں سونا مکروہ ہے مگر ظاہر احادیث سے یہ حکم صرف مسجد الحرام و مسجد نبوی سے متعلق معلوم ہوتا ہے گو بعض احادیث کے مطابق وہاں بھی سونے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

بہت سی معتبر احادیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے تین قسم کے آدمیوں پر لعنت کی ہے۔ اول وہ جو تنہا کھانا کھائے۔ دوسرے وہ جو تنہا سفر کرے تیسرے وہ جو مکان میں اکیلا سوئے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اکیلا سوئے خوف ہے کہ وہ دیوانہ نہ ہو جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو مکان یا صحرا میں اکیلا سونا پڑے اُس کو چاہیے کہ یہ دُعا پڑھے **يَا اَللّٰهُمَّ اِنِّنْ وَحْشَتِيْ وَاعِزِّيْ عَلٰى وَحْدَتِيْ**۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسے کوٹھے پر سونے سے مانعت فرمائی ہے جس کی دیواریں نہ ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ایسے کوٹھے پر سوئے جس کی چار دیواریں نہ ہو وہ امان خدا سے خارج ہے۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوٹھے پر تنہا سونا یا ایسے کوٹھے پر سونا جس کی دیواریں نہ ہوں مکروہ ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ مرد و عورت اس حکم میں مساوی ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا یا بن رسول اللہ اگر کوٹھے پر تین طرف دیواریں ہوں تو کافی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں چاروں طرف ہونی چاہئیں۔ بعض روایتوں میں بلندی دیوار کی حدود گز تک وارد ہے اور بعض احادیث میں کم از کم سوا گز۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بھی کوٹھے اور راستے پر سونے کی مانعت فرمائی ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوتے وقت ہاتھ کھانے میں بھرے ہوئے اور چپکے نہوں ورنہ شیطان غالب ہو جائے اور یہ شخص دیوانہ ہو جائے تو خود ہی قابلِ ملامت ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ سوتے وقت اپنے بچوں کے ہاتھ منہ دھلادیا کرو ورنہ شیطان اُن کے ہاتھ منہ سونگھے گا اور وہ ڈریں گے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوتے وقت بچھونا جھاڑو لاکر اگر اُس میں کوئی موزی جانور گھس بیٹھا ہے تو وہ کل جاوے گا اور تم ضرر سے محفوظ رہو گے۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت میں وارد ہوا ہے کہ سونے سے پہلے پاخانہ میں ضرور ہواؤ اس کے بعد سوؤ۔

(۴)

سونے کے کل آداب

سنت ہے کہ دہنی کروٹ رو بقیلہ سوئے اور داہنا ہاتھ رخسارے کے نیچے رکھ لے اور بائیں کروٹ سونا مکروہ ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سونا چار قسم کا ہے۔ پیغمبرِ حین سوتے ہیں اُن کی آنکھیں بند نہیں ہوتیں بلکہ وحی پروردگار کے منتظر رہتے ہیں۔ مومنین رو بقیلہ دہنی کروٹ سوتے ہیں اور دینیوی بادشاہ اور شہزادے بائیں کروٹ سوتے ہیں کہ جو کچھ وہ کھا چکے ہیں وہ رچے بچے۔ اور شیطان و اخوان الشیاطین اور دیوانے پٹ یعنی اوندھے سوتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کوئی شخص اوندھانہ سوئے اور جو کوئی کسی کو اوندھا سوتے دیکھے تو اُس کو جگا دے اور اُس کو اس طرح ہرگز نہ سونے دے اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو داہنا ہاتھ داہنے رخسارے کے نیچے رکھ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ زندہ اُٹھے گا۔ یا نہیں اس کے علاوہ اور بہت سی حدیثیں دہنی کروٹ کے سونے کی فضیلت اور بائیں کروٹ کے سونے کی ممانعت میں آئی ہیں۔



وہ آیتیں اور دعائیں جو سونے سے پہلے پڑھنی چاہئیں

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص داینا ہاتھ رکھ کر نیچے رکھ کر لیٹ رہے تو اُس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ **لے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ ارْقِ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ رَجْعِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَاثُ طَهَّرْتُ طَهْرِيْ اِلَيْكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ وَهَبْهُ مِنْكَ وَرَغَبَةً اِلَيْكَ لَا مُنْجَا وَلَا مَلْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكَتَيْبِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ** بعد اس کے تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا پڑھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سونے وقت یہ دعا ضرور پڑھے ترک نہ کرے **لے اَعِيْذُ نَفْسِيْ وَزَوْجِيْ وَاهْلِيْ بِنَبِيِّيْ وَوَمَلِيْ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ النَّامَاتِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّوْمَةٍ**۔ یہی دعا ہے جس سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حسین علیہ السلام کا تعویذ کیا کرتے تھے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سونے سے پہلے سورہ قل یا ایہا الکفرؤن اور قل هو اللہ احد پڑھا کر کوئی نہ کہ **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** کا مضمون شرک سے بیزاری ہے اور **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** کا اظہار توحید۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بچھونے پر لیٹ کر تین مرتبہ کہے **لے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَلَوْ فَفَقْهَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَطَنَ فَجَبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ مَلَكَ فَقَدَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخَيِّ الْمُوْتِيْ وَيُمَيِّتُ الْاُحْيَاءَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** تو وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جائیگا

لے میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں یا اللہ میں اپنی جان تیرے حوالے کرتا ہوں اور اپنا رنج تیری طرف پھیرتا ہوں اور اپنا کام تجھے سونپتا ہوں اور تجھے اپنا پشت پناہ قرار دیتا ہوں۔ مجھی سے ڈرتا ہوں اور تیری ہی خواہش ہے سوائے تیرے میری نجات کا ٹھکانا اور پناہ کا سہارا کوئی نہیں۔ میں تیری کتاب پر جو تو نے نازل فرمایا ہے اور تیرے رسول پر جن کو تو نے مبعوث فرمایا ہے ایمان لایا ہوں۔ لے میں اپنی جان اپنے اہل و عیال اور اپنے مال کو خدا کے کامل کلمات کے ذریعہ سے ہر شیطان ہرگز زندہ جانور اور ہر چشم بد کے اثر سے بچاتا ہوں۔ ۱۲۔ لے سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو بلند مرتبہ ہے اور غالب اور سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو خود پوشیدہ اور سب باتوں سے واقف ہے۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو مالک و قادر ہے۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور زندوں کو

گویاں کے پیٹ سے اُسی دن پیدا ہوا ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیتہ الکرسی پڑھ لے وہ فالج سے محفوظ رہے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سورہ یسین پڑھ لے خدائے تعالیٰ ایک ہزار فرشتے مقرر کر دیکر اُس کی شریا طین اور ہر بلا سے حفاظت کریں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہر شب سونے سے پہلے سورہ واقعہ پڑھ لیا کرے قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سونے سے پہلے مسجات یعنی وہ سورتیں جن کے اول میں بسم اللہ یا بسم اللہ ہو پڑھ لیا کرے جب تک حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت میں نہ پہنچ لے گا نہ مرے گا۔ اور اگر کوئی شاذ و نادر یہ نہیں مریگا تو اُسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پڑوس میں جگہ ملے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص رات کو یہ دُعا پڑھ لے اُس کو صبح تک کوئی بچھو یا اور کوئی کاٹنے والا جانور نہ کاٹے گا۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُبْجَا وَزُحْكَ بَرٌّ وَلَوْ فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَا وَ مِنْ شَرِّ مَا بَرَّ اَوْ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ اخَذَ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے وقت یہ دُعا پڑھے وہ مکان کے نیچے نہ ولے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُمِيسُ السَّمُوْتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُولَا وَلَكِنَّ ذَا التَّانِ اَمْسَكُهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ مَّيْعَدٍ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سونے کے واسطے لیٹے یہ دُعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِحْتَسِبْتُ نَفْسِيْ عِنْدَكَ فَاحْتَسِبْهَا فِيْ فَحْلٍ رِّضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَارْزُوْهَا

اس میں ہر چیز کے شر سے جو پیدا ہوئی ہے اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے جس کی تقدیر کا علم خدا سے متعلق ہے خدا کے ان کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد یا ہر نہیں جاسکتا اس میں کچھ شک نہیں کہ میرا رب رحمتیں پر ہے ۱۲۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ آسمان و زمین کو اس بات سے روکے ہوئے ہے کہ وہ زائل ہو جائیں اور اگر وہ زائل ہو جائیں تو آیا خدا کے سوانے کوئی ایسا ہے جو ان کو روک سکے بلا شک خدا پر دیا را اور بخشنے والا ہے۔ ۱۳۔ یا اللہ میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی تو بھی اس کو اپنی رضا اور مغفرت کے مقام میں محفوظ رکھ اور اگر اسے واپس کرے تو اس حالت میں واپس کر کہ اُس کا تجھ پر ایمان جو اور تیرے دوستوں کا حق پہنچتی ہے یہاں تک کہ اسی

مُؤْمِنَةً عَارِفَةً بِحَقِّ أَوْلِيَائِكَ حَتَّى تَتَوَقَّيَهَا عَلَى ذَلِكَ ۝

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقتِ اولِ آیتہ الکرسی

پڑھا کرتے تھے اور بعد اُس کے یہ بِسْمِ اللہِ اَمَنْتُ بِاللہِ وَكَفَرْتُ بِالسَّاعُوْتِ اَللّٰهُمَّ اَحْفِظْنِيْ فِيْ مَنَامِيْ وَفِيْ بَيْقُظْنِيْ بہتر یہ ہے کہ آیتہ الکرسی ہُمَ فِیْہَا خَالِدُوْنَ تک پڑھیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم بچھونے پر لیٹ جاؤ تو بیسج فاطمہ۔ آیتہ الکرسی۔ قل اعوذ برب

الفلق قل اعوذ برب الناس اور دس آیتیں سورہ والصافات کے اول کی اور دس آیتیں

سورہ مذکور کے آخر کی پڑھ لیا کرو۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے فرزند سے فرمایا کرتے

تھے کہ سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لیا کرو یہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا اَصْلٰی

اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عِبَادَہٗ وَّرَسُوْلُہٗ اَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ

اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطٰنِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِ اللّٰهِ

وَاَعُوْذُ بِغُفْرٰنِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَاَلْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ

کُلِّ دَابَّةٍ صَغِیْرَةٍ اَوْ کَبِیْرَةٍ یَلْبِیْلُ اَوْنَهَا وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجَنِّ وَالْوَنَسِ وَمِنْ شَرِّ

فَسَقَةِ الْعَرَبِ الْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ الصَّوَاعِقِ وَالْبَرْقِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

وَرَسُوْلِكَ وَاٰلِہٖ الطَّاهِرِیْنَ۔

۱۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر ایمان لایا ہوں اور سوائے خدا کے اور معبودوں کا

منکر ہوں یا اللہ تو سوتے جاگتے میری حفاظت کر ۲۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی

معبود نہیں ہے اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں خدا کی عظمت، عزت، قدرت،

جلال اور غلبہ کی پناہ مانگتا ہوں بلا شک خدا ہر چیز پر قادر ہے نیز میں ہر درندے اور گزندے

کے شر سے ہر چھوٹے اور بڑے جانور کی ایذا سے رات میں ہو یا دن میں بدکار جن اور

آدمیوں کی بدی سے اشرار عرب اور عجم کی بُرائی سے اور کرطک و چپک کے نقصان سے خدا کی

معافی خدا کی مغفرت اور خدا کی رحمت کی پناہ مانگتا ہوں یا اللہ تو اپنے بندے اور اپنے رسول محمد اور

اُن کی پاک و پاکیزہ اولاد پر درود بھیج۔

دوسری حدیث صحیح میں فرمایا کہ جو شخص سو مرتبہ سورہ قل ہواللہ سوتے وقت پڑھ لے اُس کے پچاس برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت تین مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک مرتبہ آیۃ شہد اللہ^{لہ} راہب مرتبہ آیۃ السحر^{لہ} اور آخری آیت سورہ حم السجدہ کی پڑھ لے تو خدا تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اُس سے شیاطین کو دور کرتے رہیں اور میں فرشتے اس کام پر مقرر کرے گا کہ خدا کی تعجب و تسبیح اور تسبیح اور تکبیر کرتے رہیں اور استغفار پڑھتے رہیں اور سب کا ثواب اُس شخص کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔
بند معینہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے کا ارادہ کرے۔ لیٹنے سے

پہلے یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اَعِيْذُ بِنَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَاهْلِيْ وَمَالِيْ وَخَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَمَا رَزَقْنِيْ رَبِّيْ وَخَوَاتِمِيْ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَعَظْمَةِ اللّٰهِ وَجَبَرُوَّةِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرَأْنَةِ اللّٰهِ وَعَفْوَانِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَجَلَالِ اللّٰهِ وَيُضَعِ اللّٰهُ وَاَوْكَانِ اللّٰهِ وَجَمْعِ اللّٰهِ وَبِرِّ سُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَبِقُدْرَةِ اللّٰهِ عَلٰى مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ السَّامَةِ وَالْهَامَةِ وَمِنْ شَرِّ الْحَيِّ وَالْوَلَسِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَلْعَجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يُعْرَجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَبِّيْ اِخْذْ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَلَوْ قُوَّةُ اِلٰهٍ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

سورہ آل عمران کے دوسرے رکوع میں پوری آیت ہے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ اَلْمَلَائِكَةُ وَ اُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِاِقْسَاطِ اِلٰهٍ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
سورہ الاعراف کے رکوع میں پوری آیت یہ ہے۔ اِنْ رَبِّكُمْ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشٰى الْبَلَدِ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَنِيْثًا وَّ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ مِنْ اَمْرِهِ اَلْوَلٰٓئُ الْاَخْلَاقِ وَالْاَرْضُ مَرْطَبَةٌ تَبْرُكُ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔ سورہ وہ آیت یہ ہے۔ اَلَا اَتَاْتَهُمْ فِيْ يَوْمٍ يَّرْبِيْهِمْ مِنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ اَلَا اَنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ
جو کچھ مجھے خدا نے عطا فرمایا ہے اور جس جس چیز کا مجھے مالک بنایا ہے اُس سب کو خدا کی عزت۔ عظمت۔ جبروت۔ سلطنت۔ رحمت۔ رافت۔ بخشش۔ قدرت۔ قوت اور جلالت کی پناہ میں دیتا ہوں اور خدا کی صنعت و ارکان قدرت اور خدا کے گروہ خاص اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی پناہ میں اُس خاص قدرت کی پناہ میں جس سے وہ ہر چیز پر قادر ہے تاکہ یہ سب چیزیں درندوں اور گزندوں کے اور جنوں اور آدمیوں کے اور جو چیزیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور ملکتی ہیں ان کے اور جو چیزیں آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہیں ان کی اور ہر زمین پر پڑنے والے کی جس کی تقدیر کا تو مالک ہے اُن سب کے ستر سے محفوظ رہیں بلا خشک میرا پروردگار راہ راست پر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور کوئی قدرت و قوت سوائے خدا کے بزرگ و بزرگے کو کسی میں نہیں ہے۔ ۱۲

یہ وہ دعا ہے جو حضرت سولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیغمبروں کے لیے پڑھا کر کے ہے۔
 یہ بھی فرمایا کہ جب کبھی کوئی سونے کا ارادہ کرے تو پناہ بخدا سے کہ نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھے
 بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّاتُ جَنَّتِي اَلَا يَمِينُ لِلّٰهِ وَ عَلٰى صَلَٰةِ اَبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَ دِنِ مُحَمَّدٍ
 صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَوَلَايَةِ مَنْ اَفْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهُ عَلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ
 وَمَالَهُ لِيَشَاءُ يَكُنْ۔ جو شخص یہ دعا سونے وقت پڑھے گا چوری اور لوٹ اور مکان کے گرنے
 سے محفوظ رہے گا۔ اور فرشتے اُس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص
 سونے وقت قل هو اللہ احد پڑھے گا خدا نے تعالیٰ پچاس ہزار فرشتے معین کر دے گا کہ
 وہ رات بھر اُس کی پاسبانی کریں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو مرتبہ لا الہ
 الا اللہ پڑھے خدا نے تعالیٰ بہشت میں اُس کے واسطے ایک مکان بنوائے گا اور جو شخص
 سو مرتبہ استغفار پڑھے گا اُس کے گناہ اس طرح جھڑ جائیں گے جیسے درختوں کے پتے۔
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص سونے وقت سُوْرَ الْاٰهْکُمُ
 التَّكْوِيْنِ پڑھے گا وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

بند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے
 گیارہ مرتبہ سورہ قل هو اللہ احد پڑھے یا کرے اُس کے گناہ بخش دئے جائیں گے۔ اور وہ
 اور اس کے پڑوسی بہت سی بلاؤں سے محفوظ رہیں گے اور اگر سو یا پڑھے گا تو پچاس برس
 اُٹندہ کے بھی بخش دئے جائیں گے (اگر سزا دی ہو)۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ سونے وقت یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ اَنَّکَ اَفْتَرَضْتَ عَلٰی
 طَاعَةِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِیٍّ وَ حَقِّصْرَانِ

سے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کے واسطے اس حال میں میں نے اپنا دین اپنا پس منہ پر رکھ ہے کہ
 میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی امت اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اور جن کی اطاعت اللہ نے تجھ پر فرض
 کی ہے ان کی ولایت پر قائم ہوں جو کچھ خدا نے چاہا ہو اور جو خدا نے نہ چاہا ہو۔

مُحَمَّدٌ وَمُوسَىٰ ابْنُ جَعْفَرٍ عَلِيُّ ابْنِ مُوسَىٰ وَمُحَمَّدٌ ابْنُ عَلِيٍّ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَالْمُجْتَهِدُ الْقَائِمُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ۝ اور اس رات کو مر جائے تو داخل بہشت ہوگا۔

دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت گیارہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھ لے خدا تعالیٰ گیارہ فرشتے اُس پر عین کرے گا کہ صبح تک اُس کو شیاطین کے شر سے بچائیں گے۔

حدیث معتبر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوتے وقت یہ آیتیں پڑھ
لَیْسَ بِأَمْرٍ عَلَیَّ اَدْعُوَ اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوَ الرَّحْمٰنَ اَيَّامًا تَدْعُوَ اللّٰهَ الْوَسْمَاءُ الْحُسْنٰی وَلَا
تُحْجِرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ
یَتَّخِذْ وَلَدًا اَوْ لَمْ یَكُنْ لَهُ شَرِیْکٌ فِی الْمَلٰئِکَةِ وَلَمْ یَكُنْ لَهُ وَلِیٌّ مِّنَ الدِّیْنِ وَکَلِمَةُ تَنْکِيْرٍ۔

حدیث معتبر میں حضرت علی ابن الحسین علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ دعا پڑھے
اُس کا فلاں و پریشانی دور ہو جائے گی اور کوئی کاٹنے والا جانور اُس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ ۝
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءُ قَبْلَكَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءُ بَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرْضَیْنَ
السَّبْعِ وَرَبِّ النَّوْذِیْقَةِ وَالرَّجْجِیْلِ وَالزُّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ
اَنْتَ اَخِذْ بِنَاصِیْتِهَا اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بستر پر جانے وقت سورہ تبارک الذی

یا اللہ میں غصے کو اہ کرتا ہوں کہ تو نے مجھ پر جفرات علی ابن ابی طالب حسن بن علی حسین بن علی علی ابن الحسین۔ محمد
ابن علی جعفر ابن محمد موسیٰ بن جعفر علی ابن موسیٰ محمد ابن علی علی بن محمد حسن بن علی اور حجۃ اللہ کی ان سب برکات اور دوزخ
معبت فرض کی ہے۔ ۱۶ ۝ اے رسول کہہ دو تم اسے خواہ اللہ کے نام سے بکارو خواہ دھن کے نام سے چاہے جس نام سے
پکارو اُس کے تو بہت نام اچھے ہی اچھے ہیں اور اے رسول تم قارئین نہ بہت بلند آواز سے پڑھو نہ بہت آہستہ بلکہ بین بین
کا راستہ اختیار کرو اور ہماری تعریف میں یہ الفاظ کہو کہ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس کے کوئی اولاد نہیں اور جس کی
سلطنت میں کوئی شریک نہیں اور جو ایسی احتیاج سے بے نیاز ہے جس میں مددگار کی ضرورت پڑے اور تم اُس کی بڑائی
اس طرح سے بیان کرو جو حق بیان کرنے کا ہے۔ ۱۷ ۝ یا اللہ تو ایسا اول ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی شے نہ تھی اور تو ایسا
غالب و ظاہر ہے کہ تجھ سے بالاتر اور کوئی شے نہیں اور تو ایسا پوشیدہ ہے کہ تجھ سے کوئی شے مخفی نہیں اور تو ایسا آخر ہے کہ تیرے
بعد کوئی شے نہ ہوگی لے اللہ کے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے پروردگار اور لے تو ریت و انجیل و زبور اور
قرآن حکیم کے پروردگار میں ہر زمین پر نیکنے والے کے شر سے جس کی پیشانی کا لکھا تیرے ہی علم میں گزرا ہے تیری ہی پناہ
مانگتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں کہ تو راہ راست پر ہے۔ ۱۷

پڑھ کر چار مرتبہ یہ کہے گا۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْجَلِّ وَالْاَكْرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ عَنِّي النَّجِيَّةَ وَالسَّلَامَ۔ خدا تعالیٰ وہ فرشتے اس بات پر مامور فرمائے گا کہ وہ اُس کا سلام مجھ تک پہنچا دیں اور میں جواب میں یہ کہوں گا کہ اس پر خدا کی طرف سے سلامتی، برکت اور رحمت نازل ہو۔

(۶)

سونے میں ڈرنا ڈرانے خواب کی گھبراہٹ کی جتن ہونا اور ان سب دفعیہ کی تدبیریں

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے میں ڈرتا ہو تو سونے سے پہلے دس مرتبہ یہ کہے کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَوْ شَرِيْنَا لَكَ يٰجِبِّي وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَهَوُوْ حَتّٰى لَوْ كُنُوْا اس کے بعد حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی تسبیح پڑھ لیا کرے۔ اور طب الامہ میں یہ اور زیادہ کیا ہے کہ آیت الکرسی وقل هو اللہ بھی پڑھ لیا کرے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے میں ڈرے یا نیند نہ آنے سے پریشانی ہوتی ہو تو یہ آیت پڑھے اِنَّهُ فَضَرْنَا عَلٰى اِذَا فَمِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَا هُمۡ لَنَعْلَمَ اَيُّ الْاُحْزَابِ اَحْصٰى لِمَا كَانُوْا اٰمَدًا۔ اگر بچہ زیادہ روتا ہو تو اُس پر بھی یہی آیت پڑھنی چاہیے۔

حدیث صحیحہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سونے میں ڈرتا ہو اُسے چاہیے کہ سونے وقت معوذتین اور آیت الکرسی پڑھ لے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ رات کو ڈرنے کے لئے دس مرتبہ یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ مِنْ غَضَبِهِ وَمِنْ عِقَابِهِ وَمِنْ سَخَرٍ عِبَادَةٍ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يُّخْضَعُوْا وَاِنْ اَتَانِي الْكَرْسِيُّ اَوْ رِيْبٌ يُّرْسِ۔ اِذْ يَغْشِيْكُمْ التُّعَاسُ اٰمَنَةً

سے یا اللہ صل وحرام کے مالک اور اسے شہر محترم کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی روح مبارک کو میری طرف سے دعا و سلام پہنچا دے۔ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے وہ ایسا کہتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں مخلوق کی موت و حیات اُس کے اختیار میں ہے اور خود ایسا زندہ ہے جس کے لئے موت نہیں سہے پھر ہم نے غار میں رسول کے لئے اُن پر ایسی نیند غاب کی کہ اُن کی سماعت معطل رہی اس کے بعد ہم نے اُن کو بیدار کیا تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ اُن دونوں مختلف گروہوں میں سے کس نے اُن کی مدت قیام غار کو مضبوط کیا ہے۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ میں خدا کے غضب اور عذاب اور اس کے بندوں کے شر اور شیطاںوں کے دوسووں سے خدا کے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اور اسے پروردگار میرے میں اس بات سے نینری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ شیاطین میرے پاس آئیں ۱۲

مِنْهُ وَجَعَلْنَا نَوْمَكَ سُبْحًا لَّ

حدیث معتبر میں ہے کہ شہاب ابن عبد اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ایک عورت میرے خواب میں آکر ڈراتی ہے حضرت نے فرمایا کہ بستر پر ایک بیس اپنے ساتھ لے جایا کرو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ کر دس مرتبہ یہ دعا پڑھا کر سلا لے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَلَكَ اخْتِلَافُ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ظاہر النبیع حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بوقت خواب پڑھنے میں یہ اختیار رہے کہ سبحان اللہ کو الحمد للہ سے پہلے پڑھیں یا بعد۔

حدیث صحیح میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جس شخص کو سونے میں نہانے کی حاجت ہو جانے کا خوف ہو وہ بستر پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ لیا کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَوْخَلَوُا مِنْ سُوءِ اَوْحْلَامٍ وَمِنْ اَنْ یَّتَلَوَّعَ بِی السَّیْطَانُ فِی الْیَقَظَةِ وَالْمَنَامِ۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص پریشان خواب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ کروٹ بدل لے اور یہ کہے اِنِّہَا النُّجُوْا مِنَ الشَّیْطَانِ بِحُزْنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَکِیْسٌ بِضَارٍّ هُمْ شَیْئًا اَلْوَابِذِیْنَ اللّٰہ۔ اس کے بعد یہ کہے عَذَّتْ بِہَا عَاذَتْ بِہٖ مَا وُکِّلَتْ اِنَّ الْمُقَرَّبِیْنَ وَاَنْبِیَاءَہُ الْمُؤَسَّلُوْنَ وَعِبَادُہُ الصَّالِحُوْنَ مِنْ شَرِّ مَا اُتِیَتْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔

دوسری روایت میں انہیں نصرت سے اس طرح منقول ہے کہ جب کوئی شخص پریشان خواب

سے جب رعب بر دیتا ہے وہ مید کو مری تو من مری ہے تو اس سے اور ہم سے مید کو نہا سے لئے راحت و آرام فرم کر دیا ہے۔ اسے سوانے، اندے، بولی، مے، وہیں سے ساری سلطنت اور بیت لڑتے، اسی کی سب سے موت اور ذلت اس کے غیبی راور پر ۶۲ کی خیر پجوری اس کے ہاتھ میں ہے رات کے دن کی تبدیلی کا وہ باعث اور ہر چیز پر قادر ہے ۱۲ سے ہر آدمی جن جن کو جانے سے بڑے بڑے خوابوں سے اور اس بات سے کہ شیطان سوتے جاگتے میں مجھے کسی قسم کے دوسرے میں منقول رہے ہیں ۱۰۔ انہیں ۱۲ سے شیطان کا کام یہ ہے کہ دیکھا نہ روں کو رنج پہنچائے ۱۲۔ حدیث میں بھی ہے کہ کچھ نقصان نہیں کر سکتا ۱۰۔ جسے جو کچھ میں نے دیکھا اس کے اور شیطان ملعون کے شر سے میں اسی کی بار ۱۰۔ انہیں انہوں جس کی حد کے خلاف دشمنوں ۱۰۔ کر کے یہ دیکھوں اور ملک بدوں نے بار ۱۰۔

دیکھ کر جاگ اٹھے تو یہ کہے لیے اَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهٖ مَلَائِكَةُ اللّٰهِ الْمُقَرَّبُونَ وَاَنْبِيَآءُ
هَلْهُمْ سَالُونَ وَعِبَادَ اللّٰهِ الصّٰلِحُونَ وَالْوَلِيَّةُ التّٰوَسُّلُودُونَ مِنْ شَرِّ مَا رَاَيْتُ
مِنْ رُؤْيَايَ اَنْ تَصْرَفَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ اس کے بعد تین مرتبہ باتیں طرف تھوک کرے۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ میری لڑکی
رات دن ڈرتی رہتی ہے۔ فرمایا اُس کی فصد کرا دے۔

دوسری روایت میں یوں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ میری لڑکی
سوتے میں ڈرتی ہے کبھی کبھی تو اُس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اُس کے اعضا سُست اور ڈھیسے
پڑ جاتے ہیں لوگوں کا قول ہے کہ یہ جن کے نصف کے سبب ہے فرمایا کہ اس کی فصد کرا دے اور
عرق سویا شہد میں ملا کر پکالے اور تین دن پلا۔ اس حکم کی تعمیل کرنی تھی کہ اُس لڑکی کو آرام ہو گیا۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شکایت
لایا کہ ایک عورت مجھے خواب میں آ کر ڈراتی ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ شاید تو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ عرض
کیا یا ابن رسول اللہ میں تو برابر زکوٰۃ دیتا ہوں۔ فرمایا تو مستحق کو نہ پہنچتی ہوگی۔ یہ سن کر اُس نے
رقم زکوٰۃ اُن حضرت کی خدمت میں بھیج دی کہ مستحق کو پہنچا دیں اس کے ساتھ ہی وہ کیفیت
بھی جاتی رہی۔

(۷)

رفع بد خوابی اور پھلی رات میں جاگ اٹھنے کی دعائیں

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ
آیت پڑھ لے رات کو جس وقت چاہے گا جاگ اٹھے گا اے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَمِثْلَكُمْ اُوْحٰی اِلٰی اَنْبِیَآءِ
اَلِهٰكُمْ اِلٰهٌ وَّ اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوَ الْفَقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَدِیْقًا وَّ لَا یُشْرَکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا

اے جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے اُس کے شر سے میں اسی کی پناہ مانگتا ہوں جس کی خدا کے مہربانوں پر زیادہ پیچیدوں
نیک بندوں اور بدایت یافتہ توحق، انہوں نے پناہ مانگی ہے، اُن کو تو مجھے شیطان معوں سے بچالے، اے اللہ سے
رسول میں بھی تم ہی جیسا آدمی ہوں مگر مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے بلا شک و شبہ، اِحداً مگر ہی خدا ہے، جسے اپنے پروردگار
سے ملنے کی تمنا ہو اُسے لازم ہے کہ عمل نیک کرے اور اس وعدہ بلا شک و شبہ میں کسی اور کو نہ پہنچا دے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ سے بد خوابی کی شکایت کی۔ فرمایا کہ یہ دُعا پڑھا کر و سَلِّیَا مَشِیْعَ الْبَطُونِ
الْجَائِعَةِ وَیَا کَاسِیَ الْجَسُومِ الْعَیْبَةِ وَیَا مُسْکِنَ الْعُرُوقِ الشَّارِبَةِ وَیَا مُتَوَرِّدَ
الْعِیُونِ السَّاهِرَةِ سَکِّنْ عُوذُفِی الصَّدْرِ رِبِّیْ وَادِّیْنِی نَوْمًا جَلَدًا۔

اچھے اچھے خواب دیکھنے کی نماز اور دعائیں جاگ اُٹھنے کے آداب اور حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ و جناب میر علیہ السلام کے جمال با کمال کسے مشرف ہونے کی تدبیر،

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و
آلہ کو خواب میں دیکھنا چاہے عشاء کی نماز کے بعد باقاعدہ غسل کرے اور چار رکعت نماز پڑھے
اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھے بعد نماز ہزار مرتبہ محمد اور آل محمد پر درود
بھیجے پھر ایسے پاک کپڑے پر لیٹے جس پر حلال یا حرام کچھ لکھا ہو اور دینا یا نقد دینے رخسار سے
کے نیچے رکھ کر سو مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اس کے بعد سو مرتبہ ماشاء اللہ کہے۔ اس عمل کا باقاعدہ بجالانے
والا انشاء اللہ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھنا
چاہے وہ سونے وقت یہ دُعا پڑھ لے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا مَنْ لَہٗ لُطْفٌ خَفِیٌّ وَ اَیَادِیْہِ
بِاسْطَہٗ لَوْ تَقْبِضُنْ اَسْأَلُکَ بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ الَّذِیْ مَا لَطَفْتَ بِہٖ لِعَبْدٍ اِلَّا وَکَفِیْ اَنْ
تُرِیْنِیْ مَوْلَاۤیَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِی طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَمَاتِیْ۔

اے بھوکوں کے پیٹ بھرنے والے اور بے نیکی جسموں کو روشن عطا کرنے والے اور بے پھر ممتی رکوں کو سکون دینے
والے اور اے جاگتی آنکھوں کو سنانے والے میری بچھ ممتی ہوئی رکوں کو ساکن فرما اور نیت کو حکم دے کہ فوراً میری آنکھیں
دھنا لے۔ ۱۲۔ پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کے لئے ہے سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اللہ اس بات سے کہیں
زیادہ بزرگ ہے کہ کوئی اس کی صفت بیان کرے بغیر ویسے اور مدد خدا کے کسی میں کسی قسم کی قوت اور زور نہیں ہے۔ ۱۳۔ اے
یا اللہ بے پوشیدہ مہربانی کرنے والے جس کے دستہ فضل و کرم ایسے دراز ہیں کہ بھی کوتاہ نہیں مومن میں تیری اسی
غنیہ مہربانی کا واسطہ دیتا ہوں جو کسی بندے پر ہو جاتی ہے تو پھر اے کسی کی احتیاج نہیں رہتی اور تجھ سے یہ سوال کرنا
مومن کے لئے مولانا امیر المومنین علی ابن ابی طالب کو مجھے خواب میں دکھائے۔ ۱۴۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مُردوں میں سے کسی کو خواب میں دیکھنا چاہے با وضو دہنی کروٹ لیٹے اور تسبیح حضرت فاطمہؑ ہر اعلیٰہا السلام کی پڑھ کر یہ دعا پڑھے ۛ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَيَّ اَنْ لَا يُوصَفَ وَالْاَيُّمَانُ يُعْرِفُ مِنْهُ يَدَا اَنْتَ الْاَوْشِيَاءُ وَالْبَيْكُ تَعُوذُ فَمَا اَقْبَلَ مِنْهَا كُنْتَ مَجَاءً وَمُنْجَا وَمَا اَذْكَبَ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَلَأٌ ؕ وَرَوْمُنْجَا مِنْكَ الْاَوَّلِيكَ قَا سُلْتُكَ بِلَا اِلَ اِلَا اَنْتَ وَاسْأَلْتُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِحَقِّ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ سَيِّدِ النَّبِيِّيْنَ وَبِحَقِّ عَلِيٍّ خَيْرِ الْاَوْصِيَاءِ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ جَعَلَتْهُمَا سَيِّدَيِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَلَيْهِمُ اَجْمَعِيْنَ اَسْلَمْتُ تَصَلِّيْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاِنْ تُرِيْنِيْ مَيِّتِيْ فِي الْحَالِ اَلَّتِيْ هُوَ فِيْهَا -

منقول ہے کہ جب حضرت رسالتآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پرلیٹے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے يَا سَيِّدَ اللّٰهُمَّ اَحْبَا وَا يَاسْمَكَ اَللّٰهُمَّ اٰمُوْن ؕ اور جب بیدار ہوتے تھے تو یہ فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَا بِيْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِيْ وَاَلِيْهِ التَّشَوُّرُ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی سونے سے اُٹھے تو یہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ النَّبِيِّيْنَ وَاَلِہِ الْمُرْسَلِيْنَ وَرَبِّ الْمُسْتَضْعِفِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْبُوتَى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ان کلمات کو سن کر حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے اور اس نے میرا شکر ادا کیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت پچھلی رات کو اُٹھتے تھے تو بلند آواز سے

لے یا اللہ تو ایسا زندہ ہے جس کی صفت بیان نہیں ہو سکتی صرف ایمان ہی تجھے پہچان سکتا ہے سب چیزوں کا مبداء و مربیٰ تو ہی ہے مخلوقات میں سے جو پہلے ہو چکے ہیں اُن کا جتنے بیاہ تو ہی تھا اور جو تجھے سونے والے ہیں اُن کی نجات کا بھی ٹھکانا تو ہی ہے میں تجھے تیری ذات کیلئے کا بسم اللہ الرحمن الرحیم کا تیرے حبیب محمد بن عبد اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور انبیاء کا۔ امیر المؤمنین علیؑ بہترین اوصیا کا۔ فاطمہ زہراؑ امرا زمان عالمہ کیسینؑ سرداران جوانان اہل جنت کا واسطہ دیکر یہ سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود بھیج اور مجھے فلاں مردے کو اسی کی اصلی حالت میں دیکھا ہے ۱۷؎ یا اللہ میری موت زیست تیرے نام کے ساتھ ہے ۱۸؎ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس نے موت کے بعد مجھے پھر زندہ کیا اور میرے کے بعد زندہ کرنا اُسی کا کام ہوئے پاک و پاکیزہ ہے اللہ نبیوں کا رب رسولوں کا معبود کمزوروں کا پروردگار سب تعریف اُسی کے لئے زیبا ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۹؎

فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى هَوْلِ الْمَطْلَعِ وَوَسِّعْ عَلَيَّ الْمَضِجَ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَ مَا قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ -

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب سوتے سے اٹھو یہ کہو۔ سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ التَّوْبُ الرَّحِيمُ -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس وقت کروٹ بدلے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم رات کو ہوشیار ہو جاؤ اور کروٹ بدنا جا ہو تو یہ پڑھو ھو ھو ھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالِإِلَهِ الْمُرْسَلِينَ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ جب کوئی شخص سونے سے اٹھے تو یہ کہے ھو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَزَقَنِيْ رُوحِيْ لَوْحَدَهُ وَاعْبَدَهُ علاوہ اس کے عقیق کی طرف دیکھنے کی دعا لکھنی چاہئے کہ آداب میں مذکور ہو چکی ہے اس باب کی اور دعائیں چونکہ نماز شب کے مقدمات میں داخل ہیں وہ سب کی سب انشاء اللہ تعالیٰ سونے کے وقت کی اور دعاؤں کے ساتھ کتاب عبادات میں لکھی جائیں گی کیونکہ اس رسالے میں مذکورہ بالا دعاؤں سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے۔

❖

❖

❖

۱۔ یا اللہ خوفِ فیاتِمت کے وقت میری مدد بھیجنا اور میری قبر تک وہ فرما دینا اور مجھے مرنے سے پہلے اور مرنے کے بعد بہتر سے بہتر حالت میں دیکھ دینا ۱۷۔ اے ہمارے پروردگار اور اے سب فرشتوں اور روح فرشتے کے پروردگار تو پاک و پاکیزہ ہے تیری رحمت تیرے غضب سے زیادہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اس میں در شک نہیں کہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے مگر تو میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر تحقیق تو ہی ہے جو توبہ قبول کرنا ہے ورتجا ہے کے وقت ورتکر فرماتا ہے ۱۸۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں جو زندہ اور قائم اور سرچیز پر توفیق دے اللہ تمام مخلوقات کا پروردگار و پروردگار پاک و پاکیزہ ہے سب پیغمبروں پر سلام ہو اور سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جو حق و منطوق کا پروردگار ہے۔ ۱۹۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے کہ جس نے میری روح و پس فرمائی کہ میں اس کی حمد بیان کروں اور عبادت کروں ۲۰

خواب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا باعث اور اُس کی تعبیر

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اس کا کیا سبب ہے کہ بعض اوقات مومن خواب دیکھتا ہے اور جیسا دیکھتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے اور کبھی خواب دیکھتا ہے جس کا کوئی اثر بھی نہیں ظاہر ہوتا؟ فرمایا جب مومن سوتا ہے اُس کی روح آسمان کی طرف حرکت کرتی ہے پس جو کچھ وہ روح آسمان پر عالم ملکوت میں جو محل تقدیر و تدبیر ہے دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور اُس کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور جو کچھ زمین پر اور ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے راوی نے دریافت کیا کہ آیا مومن کی روح سب کی سب آسمان پر چلی جاتی ہے بدن میں کچھ نہیں رہتی؟ فرمایا ایسا ہوتا تو وہ مرنے جائے بلکہ اُس کی مثال آفتاب کی سی ہے کہ خود آسمان پر ہے اُس کی شعاعیں اور روشنی زمین پر پہنچتی ہے اسی طرح روح بدن میں رہتی ہے اور عکس اُس کا آسمان کی جانب حرکت کرتا ہے۔

دوسری روایت میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن سوتا ہے اُس کی روح کو پروردگار کے عرش کے پاس لے جانے ہیں اور جو کچھ وہ وہاں دیکھتی ہے وہ برحق ہے اور جو کچھ لوٹتے وقت ہوا میں دیکھتی ہے وہ خواب پریشان ہے۔ اس مضمون کی حدیثیں بہت ہیں۔ حدیث معتبر میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شیطان ہے جس کا نام نمرع ہے وہ ہرات کو اپنا جسم مشرق سے مغرب تک پھیلاتا ہے اور لوگوں کو پریشان خواب دکھائی دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں مروی ہے کہ دو نظریوں نے خلیفہ ابو بکر سے اکثر چند سوال کئے جب وہ جواب میں عاجز رہے تو یہ لوگ حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت امیر نے کہا حقہ ایک ایک بات کا جواب دے دیا انرا جملہ ایک یہ سوال تھا کہ خواب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا کیا سبب ہے؟ فرمایا کہ حق تعالیٰ نے روح کو پیدا کیا ہے اور اُس کا بھی ایک بادشاہ مقرر کیا ہے اور وہ بادشاہ نفس ہے جب آدمی سوتا ہے تو روح بدن سے نکل جاتی ہے مگر وہ بادشاہ بدن میں رہتا ہے اُس روح کا گزر فرشتوں کے بھی چند گروہوں کے پاس سے ہوتا

ہے اور جنوں کے بھی جو سچا خواب ہے وہ فرشتوں کا اثر ہے اور جو جھوٹا خواب ہے وہ جنوں کا۔
 دوسری روایت میں منقول ہے کہ مومن کا خواب سچا ہوتا ہے کیونکہ اُس کا نفس پاک ہے اور
 یقین درست اور جب اُس کی رُوح بدن سے نکلتی ہے تو فرشتوں سے ملاقات کرتی ہے اسی سبب
 سے اُس کا خواب بمنزلہ وحی کے ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ وحی بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ منقطع ہو گئی مگر خوشخبری دینے
 والا خواب باقی ہے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سچا خواب نور پیغمبری کے ستر اجزا میں سے ایک جزو ہے۔
 حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آخر زمانے میں مومن کی رائے
 اور اُس کا خواب اجزائے پیغمبری میں سے سترویں جز کے برابر ہوگا۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب صبح ہوتی تھی جناب رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے اصحاب سے دریافت فرماتے تھے کہ آیا تم میں سے کسی نے کوئی
 خوشخبری دینے والا خواب دیکھا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت
 رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی اَلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ
 لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اَمْ خُفِرَتْ اَمْ نَعْمَ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ زندگانی دُنیا کی
 خوشخبری سے مراد نیک خواب ہیں جو مومن دُنیا میں دیکھتا ہے اور اُن کی خوشخبری سے خوش ہوتا ہے
 حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں
 اوّل مومن کے لئے خدا کی طرف سے خوشخبری آنا۔ دوسرے شیطان کا دُرانا۔ تیسرے پریشان
 خیالات کا دکھائی دینا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جھوٹے خواب جن کا اثر نہیں ہوتا وہ خواب میں جو رات کے
 اوّل حصے میں دکھائی دیتے ہیں یہ سرکش شیطانوں کے غلبہ پانے کا وقت ہے اور چند خیالات کو
 مشکل کر دکھاتے ہیں جن کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی۔ بے سچے خواب وہ گنتی ہی کے ہوتے ہیں،
 اور رات کی پچھلی تہائی میں طلوع صبح صادق تک دکھائی دیتے ہیں کہ یہ فرشتوں کے اُترنے کا وقت

ہے یہ خواب جھوٹے بھی نہیں ہوتے سوائے اس کے کہ مومن حالت جناب میں یا بے وضو سو گیا ہو یا سونے سے پہلے جو کچھ خدا کا ذکر اور اُس کی یاد کرنی چاہیے وہ نہ کیا ہو ان حالتوں میں اُس کا خواب سچا نہ نکلے گا یا اُس کا اثر دیر میں ہوگا۔

حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا اور نہ میرے اوصیا میں سے کسی کی شکل اختیار کر سکتا ہے اور نہ اہل بیت پر خالص ایمان رکھنے والوں میں سے کسی کی۔ اور سچے خواب پیغمبری کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آخری زمانے میں مومن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا بلکہ جو جتنا سچ ہوگا اتنا ہی اُس کا خواب بھی صحیح ہوگا۔ اس قول کی تحقیق یہ ہے کہ حتیٰ بحسب تعالیٰ نے مومن کی رُوح کو دوسرے پاک عالم میں پیدا کیا ہے اور اس کو دنیا و اولیاء کی رُوح سے ربط دیا ہے اور عالم ارواح میں انھیں کے ساتھ رکھا ہے جیسا کہ بہت سی حدیثوں سے جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ رُوحوں کے گروہ کے گروہ اور لشکر کے لشکر عالم ارواح میں مجتمع تھے جو رُوحیں اُس عالم میں ایک دوسرے سے آشنائی رکھتی تھیں وہ اس عالم میں بھی آشنائیں اور جن کو اُس عالم میں ایک دوسرے سے نفرت تھی وہ اس عالم میں بھی اُن سے متنفر ہیں اور چونکہ بے انتہا مصلحتوں کے باعث اُن پاک رُوحوں کو جسموں کے ناپاک اور اندھیرے قید خانے میں قید کیا گیا ہے اور طرح طرح کے جسمانی تعلقات نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات میں مُبتلا ہو گئی ہیں اسی وجہ سے اُس عالم قدس سے زیادہ دُوری اور غفلت ہو گئی مگر مختلف لوگوں کی حالت اس باب سے میں مختلف ہے۔ ایک گروہ درگاہِ آسمی کے مقرب لوگوں کا ہے کہ اُن کی رُوحوں کا تعلق ہر وقت عالم بالا سے ہے اور جسمانی تعلقات اُن کو کسی طرح اُس عالم سے جُدا نہ کر سکے بلکہ اُن کی یہ حالت ہے کہ اجسام اُن کے آدمیوں کے درمیان ہیں اور ارواح ملا اعلیٰ کے قدسیوں کے ساتھ برابر گفتگو میں مشغول ہیں اور روح القدس کے ساتھ راز و نیاز میں منہمک رہتی ہیں اور ہر لمحہ فیوض ربّانی سے فائز ہیں۔

ایک گروہ ایسے بد بخت لوگوں کا ہے جو اس عالم کو بالکل بھول گئے ہیں سوائے فنا ہونے والے عیش اور اوتنے درجے کی لذتوں کے اور کسی بات کی طرف اُن کا خیال ہی نہیں جاتا یہاں تک کہ ایک گروہ کا تو کثرت گمراہی اور شدت شقاوت و بد بختی سے یہ حال ہو گیا ہے کہ عیش و عشرت دنیاوی کے سوائے اس سے بہتر اور عشرت و عیش کا اُمّیض یقین ہی نہیں آتا وہ پیغمبروں تک کو آخرت کے معاملے میں جھٹلانے میں اُن کی آنکھوں کا نوں اور دلوں پر گویا مہر لگ گئی ہیں اور نیکی و نیک بختی کے دروائے اُن کے لئے بند ہو گئے ہیں۔ ایک تیسرا گروہ اور بھی ہے جو باوجود تعلقات دُنیا تحصیل مراتب اُخروی سے دست بردار نہیں ہے یہ نفسِ لوامہ کی تار میں رہتے ہیں کبھی اُن کا گوشہ دل شیطان کی طرف لگا ہوتا ہے کبھی فرشتوں کی نصیحت سُنتے ہیں۔ ایک وقت داغظوں اور رہنماؤں کے مجمع میں نیکی کی باتیں سُنانے میں مشغول دکھائی دیں گے اور دوسرے وقت انسان صورتِ شیطان سیرت راہزنانِ دین و ایمان کے غول میں فسق و فجور میں مصروف نظر آئیں گے کبھی اپنے آپ کو گناہوں کی سنجاست سے نجس کر لیتے ہیں اور کبھی توبہ و گریہ و زاری کے پانی سے اپنے آپ کو طہا ہر کرتے ہیں۔ چونکہ اس گروہ کی روحوں کو کچھ نوابِ اعتبار تعلقاتِ اشتغال و نبوی اور کچھ باعتبار اُن خطاوں اور گناہوں کے جو اُن سے سمرزد ہوئے ہیں۔ وگاہِ خدا و انبیاء و ائمہ علیہم السلام اور فرشتگانِ عالم بالا سے دُوری ہو گئی ہے اسی سبب سے سونے کے وقت کہ اُن کے نفسِ برے کاموں سے تھوڑے بہت فارغ ہوتے ہیں اور یہ خیالات کے داخل ہونے کے دروازے بند یعنی حواسِ خمسہ معطل ہونے میں وہ رُو جس اپنے قدیم دوستوں کو یاد کرتی ہیں اور اُن سے اختلاط کا خیال آتا ہے اور وہ آسمان یا طن کی طرف عروج کر کے قدسیوں سے باتیں کرتی ہیں۔ چونکہ رات کے اوّل حصے میں کچھ کچھ حالتِ بیداری کے خیالات بھی دل میں موجود ہوتے ہیں اسی سبب سے اس وقت کی پروازِ تعلقات و معاملاتِ دنیوی میں

لے یہ وہ قوتِ تیز ہے جسے ہر شخص نے محسوس کیا ہو گا کہ ارادہ بد کو مانع آتی ہے اور بدی کو گزرنے کے بعد ملامت کر کے رنجیدہ و پشیمان کرتی ہے نیک ارادے کی تخمین کرتی ہے اور نیک کام کرنے کے بعد دل خوش کر کے ہمت برصافتی ہے اسی قوت کا نام انگریزی زبان میں کانشش ہے ۱۲

ہی ہوتی ہے اور اُس عالم سے جو تعلق ہوتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ شیاطین اُس پر غاب آجانے ہیں اور جھوٹے خیالات و باطل تعلقات کو طرح طرح کی شکلوں میں مشاکرت کر دکھاتے ہیں۔ رات کے اول حصے سے جس قدر دوری ہوتی جاتی ہے اُسی قدر نفس سے عالم بیداری کے خیالات دور ہونے جاتے ہیں اور قریب صبحِ روح کی پرواز بالکلیہ عالمِ بالا سے متعلق ہو جاتی ہے یعنی وہ آسمان و زمین کے مابین کی خواہشوں اور طرح طرح کی زمینت کے خیالوں سے بیکل کر عرشِ الہی کے نیچے مقربانِ درگاہِ الہی کی صحبت میں پہنچ جاتی ہے شیاطین کا غلبہ اُس وقت ضعیف ہو جاتا ہے اور خدا کے لطفِ مہربانی سے آسمانی فرشتے غافلوں کو ہوشیار کرنے اور سوتوں کو جگانے اور شیاطین و جنات کے لشکروں کے دور کرنے کے لیے آتے ہیں اُس وقت کے مومنین کی رُوحوں کے خوابِ رحمانی خواب ہیں اور جو فیوض اُن کو پہنچتے ہیں وہ ربانی اور سبحانی فیوض ہیں اب وہ فرشتے اکراُن کو جگانے ہیں تاکہ غفلت سے جو کثوتِ دن میں کرچکے ہیں اُن کی معافی کے لئے نماز پڑھ کر بارگاہِ احدیت میں گریہ و زاری کریں اور توبہ و پیشگامی سے معاف کرا لیں یہی وجہ ہے کہ نماز شب کا یہی وقت مقرر کیا گیا ہے اور اُس کی نشان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وُطْأً وَاَقْوَمُ قَبِيلاً جس کا حاصل مضمون یہ ہے کہ جو عبادتِ رات کو کی جائے اُس میں دلِ زبان سے زیادہ موافق ہوتا ہے اور قول زیادہ راست۔ بہت ہی نیک بخت ہیں وہ لوگ جو اُس وقت کی قدر کرتے ہیں اور جو بے اندازہ نعمتیں خدا کی طرف سے اُس وقت نازل ہوتی ہیں اُن سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اور روحانی فرشتوں کو شیطانی وسوسات دفع کرنے کے لئے اپنا دُعا گناہ بنا لیتے ہیں اور اپنی مقدس رُوحوں کو تعلقات و دنیوی کی تباہیوں سے پاک کر کے تقربِ الہی حاصل کرنے کے لائق بنا لیتے ہیں۔ اور اُس مبارک وقت میں جو مقربانِ درگاہِ کے راز و نیاز کا موقع ہے یہ بھی اپنے خدائے بے نیاز کی یاد کر کے اپنے آپ کو اُن لوگوں کا ہم آواز نہ بنا لیتے ہیں۔ انسان کو مناسب ہے کہ کچھ کچھ اپنی قدر پہچانے اور کچھ کچھ اپنی اصلیت کو بھی یاد کرے اور اُس مقدس جوہر کو ایسی کم قیمت پر نہ بیچے اور اُس عرش کے پرندے کو تعلقات و دنیوی کے پتھرے میں مقید نہ رکھے۔ وَفَقْنَا لِلَّهِ تَعَالٰی وَسَائِرَ الْاَلْوَمْنِیْنَ بِسُلُوْکِ مَسَالِکِ الْمَقْصُوْبِیْنَ وَالْاَنْبِیَیْہِ عَنْ نَّوْمِ الْغَافِلِیْنَ ۔ ۱

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ دل کی آنکھوں پر چونکہ تعلقات جسمانی کے طرح طرح کے پڑے پڑے ہوتے ہیں اور رنگ رنگ کی دنیوی زینتیں پیش نظر ہوتی ہیں لہذا بصیرت باوجود مراتب عالی حاصل کرنے کے خیالاتِ پست کے ساتھ مخلوط رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ سچے خواب کے خیالات بھی مختلف چیزوں کی صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں گو کہ ہر چیز کی شکل و صورت مناسبات کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسی سبب سے جو لوگ دنیا کے دھوکے میں گرفتار ہیں اُن کی ضعیف عقلوں اور کمزور بصیرتوں کے لئے کلامِ خدا اور احادیثِ انبیاء و اوصیاء میں مثلیں بیان کی گئی ہیں۔ خیالات کی پستی کے سبب معقولات کا اُنجھیں اور اک نہیں ہے اور اُن کا کل وار و مدار محسوسات پر ہے تو یہ ضرور ہوا کہ اُنجھیں معقولات محسوسات کے اُنجھیں میں دکھائے جائیں۔ مثلاً فرمایا ہے کہ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جس کے خط و خال تو ایسے خوبصورت ہیں کہ نادان بچہ دھوکا کھا جاتا ہے مگر اندر زہر قاتل ہے۔

یاد رہے کہ جس طرح پانی جسم کی زندگی کا باعث ہے اُسی طرح علم و دل کی زندگی کا۔ یا جیسے زمین کی سرسبزی پانی سے ہے اُسی طرح دلوں کی سرسبزی علوم سے۔ یا مثلاً علم کو آفتاب اور چراغ کی روشنی سے تشبیہ دی ہے کہ اُن کی روشنی ظاہری تاریکی دور کر دیتی ہے اُسی طرح علم شکوک و شبہات کی تاریکی اور جہالت و گمراہی کے اندھیرے کو زائل کر دیتا ہے۔ خدائے تعالیٰ اور اُس کے انبیاء و اوصیاء کا کلام اس قسم کی مثالوں سے پُر ہے اور بھید اس میں وہی ہے جو ہم اوپر بیان کر چکے۔

المختصر جس طرح اُن لوگوں کی ضعیف عقلیں عالم بیداری میں مثالوں کی محتاج ہیں اسی طرح اُن کی کمزور بصیرتیں عالم خواب میں چیزوں کی صورتوں کی محتاج ہیں اور ہر ایک چیز اُنجھیں ایک صورت میں دکھائی جاتی ہے اور یہی نہیں ہر خواب تعبیر کا محتاج ہے اور تعبیر دینے والے کا یہ کام ہونا چاہیے کہ اُن صورتوں سے معنی کی طرف اور خیالات سے واقعات کی طرف اپنا ذہن منتقل کرے مثلاً کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ نجاست میں پڑا ہے یا اُس کا ہاتھ فضلے میں بھرا ہوا ہے۔ کامل تعبیر دینے والا فوراً سمجھ جائے گا کہ یہ صورت دنیا کی ہے جو روشن ضمیر آدمیوں کی نظر میں فضلہ اور مُردار سے بھی زیادہ ناپاک ہے اور اُس سے وہ نتیجہ نکالے گا کہ خواب دیکھنے والے کے کچھ مال ہاتھ آئے۔

یا مثلاً کسی نے دیکھا کہ ایک سانپ اس کی طرف متوجہ ہے تو اس صورت میں بھی اُسے کچھ نہ کچھ مال ملے گا۔ ہاں اگر اپنے آپ کو کوئی پانی میں دیکھے تو اُس کا نتیجہ حصولِ علم ہے حاصلِ کامِ تعبیر کا علم بہت بڑا ہے اور انبیاء و اوصیاء کے لئے مخصوص ہے چنانچہ ہر خواب کی تعبیر بیان کرنا حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام کا تو مجزہ تھا۔ اس مقام کی کما حقہ تحقیق کے لئے تو فی الواقع بہت بڑی وسعت و درکار ہے جس کی اس رسالے میں گنجائش نہیں انشاء اللہ اور کتابوں میں جن کی تصنیف و تالیف نحیف کے خیال میں ہے خدا نے چاہا تو پوری لکھی جا دے گی۔

حدیث صحیح میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں بہت سے خواب دیکھا کرنا ہوں اور تعبیر بھی خود ہی دے لیا کرتا ہوں۔ اور جو تعبیر میں سوچا ہوں وہی واقع ہوتا ہے۔ دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ زمانہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ میں ایک عورت کا شوہر سفر میں گیا تھا اُس نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر کا ستون ٹوٹ گیا وہ عورت آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا خواب عرض کیا آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا شوہر صحیح و سلامت سفر سے واپس آئے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دوسری دفعہ پھر اُس کا شوہر سفر میں گیا اور اُس نے ویسا ہی خواب دیکھا اور آنحضرت نے وہی تعبیر دی اور اُس کا شوہر اُسی طرح پھر واپس آ گیا تیسری مرتبہ وہ پھر سفر میں گیا اور اس عورت نے پھر وہی خواب دیکھا اب کی مرتبہ ایک شخص سے سامنا ہو گیا خواب اُس سے بیان کیا گیا اُس نے کہا کہ تیرا شوہر مر جائیگا اور وہی ہوا۔ یہ خبر اُڑتے اُڑتے آنحضرت تک پہنچی۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے اُس کو نیک تعبیر کیوں نہ دی؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا کرتے تھے کہ مومن کا خواب آسمان و زمین کے مابین اُس کے سر پر معلق رہتا ہے جب تک وہ خود یا کوئی اور اُس کی تعبیر نہ دے۔ پھر جیسی تعبیر دی جاتی ہے ویسا ہی واقع ہوتا ہے اس لئے مناسب نہیں ہے کہ تم اپنا خواب سوائے کسی عظیمہ آدمی کے اور کسی سے بیان کرو۔

دوسری معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ اپنا خواب صرف اُس مومن سے بیان کرو جس کا دل حدودِ عداوت سے خالی اور نفس سرکش کا تابع دار نہ ہو۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے آفتاب کو اپنے سر پر چکیتے دیکھا مگر بدن پر اُس کی روشنی نہیں پڑی فرمایا نور ایمان تیری رہبری کر گیا اور دین حق کو تو پالے گا مگر نام نہاں ہے گا اگر وہ نور تیرے سارے بدن کو ڈھانپ لیتا تو تو کامل الایمان ہو جاتا۔ اُس شخص نے عرض کی کہ اور لوگ تو اُس سے بادشاہی مراد لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تیرے آباؤ اجداد میں سے کتنے ایک بادشاہ ہوئے ہیں جو تجھے بادشاہی کا خیال آیا اور یہ تو بتلا کہ اُس دین حق سے جس کے ذریعے سے تو بہشت میں پہنچے گا کونسی بادشاہی بہتر ہے۔ ؟

دوسری معتبر روایت میں مذکور ہے کہ محمد ابن مسلم نے اُن حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا مولیٰ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر میں ہوں ایک عورت اندر آئی اور اُس نے بہت سے اخروٹ توڑ کر میرے سر پر ڈال دیئے۔ فرمایا تو متو کرے گا اور تیری زوجہ کو اس کیفیت کی اطلاع ہو جائے گی اور جو کپڑے تو پہنے ہو گا وہ اُن کے ٹکڑے اڑا دے گی کیونکہ اخروٹ کے چھلکوں سے کپڑے مراد ہیں۔ محمد ابن مسلم کہتا ہے کہ اگلے جمعہ کی صبح کو میں نے نئے کپڑے جیسے کہ اور عیدوں کو پہنا کرتا تھا پہنے اور اپنے گھر کے دروازے پر جا بیٹھا اتفاقاً ایک نوجوان لڑکی آنکلی میں اُسے بلا کر گھر میں لے گیا اور اُس سے منع کیا میری زوجہ گھر میں نہ تھی اُسے خبر ہوئی تو وہ بیکار ایک آہنچی وہ لڑکی تو بیچ کر بھاگ گئی میں اُس کے ہاتھ میں آگیا اُس نے میرے سارے نئے کپڑوں کی دھجیاں اڑا دیں۔

منقول ہے کہ ایک اوشخص نے اُنھیں حضرت سے عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے اور میں بہت ہی ڈرتا ہوں۔ میرا ایک داماد تھا اور وہ مر گیا ہے۔ خواب میں دیکھا کہ اُس نے میری گردن میں ہاتھ ڈال دیے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں مرنے جاؤں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ موت سے کسی وقت نہ ڈر بلکہ صبح وشام اُس کا منتظر رہ مگر مرنے کا گردن میں باہیں ڈالنے درازی عمر کی علامت ہے۔ ہاں یہ بتلا کہ تیرے داماد کا نام کیا تھا؟ عرض کی "حسین" فرمایا کہ تجھے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بھی نصیب ہوگی کیونکہ جس شخص سے اُن حضرت کا ہم نام گلے ملتا ہے اُسے اُن حضرت کی زیارت کی توفیق میسر ہوتی ہے۔

حدیث صحیح میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص خواب میں اپنے آپ کو حرم محترم

میں دیکھے اگر وہ ڈرتا ہو گا تو باعث خوف زائل ہو جائے گا۔

ایک اور شخص نے اُن حضرت سے عرض کی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ نیزے کی ڈانڈ میرے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا اُس پر پوری بھی تھی؟ عرض کی نہیں۔ ارشاد ہوا کہ اگر پوری ہوتی تو خدا تجھے بیٹا عنایت کرتا چونکہ پوری نہ تھی بیٹی ہوگی۔ پھر محضوری دیر کے بعد استفسار فرمایا کچھ یاد ہے کہ اُس ڈانڈ میں کتنی پوریں تھیں؟ عرض کی بارہ۔ فرمایا بارہ بیٹیاں ہوں گی۔ محمد ابن یحییٰ کہتا ہے کہ میں یہ حدیث ایک شخص سے بیان کر رہا تھا اُس نے کہا کہ میں انھیں لڑکیوں میں سے ایک کا بیٹا ہوں اور گیارہ خالائیں میری موجود ہیں۔

حدیث صحیح میں ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے کل رات علی ابن یقظین کے غلام کو اس طرح خواب میں دیکھا کہ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سفیدی ہے اور یہ تعبیر دی ہے کہ وہ دین حق قبول کر لے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ یا سر خادم حضرت امام رضا علیہ السلام نے اُن حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا سترہ شیشیاں ایک پنجرے میں ہیں یکا یک وہ پنجرہ گرا اور سب شیشیاں چکنا چور ہو گئیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا اگر تیرا خواب صحیح ہے تو ضرور ہے کہ میرے اقربا و اہل بیت سے کوئی شخص سترہ دن بادشاہی کر کے مر جائے چنانچہ وہی ہوا کہ محمد بن ابراہیم نے ابوالشراہ کے ساتھ خروج کیا اور سترہ دن کے بعد مر گیا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ کا بالاب بھرا ہوا پیالہ دیا گیا اور میں نے اتنا پیا کہ میرے ناخنوں سے بہ نکلا۔ حافرن نے عرض کی کہ حضور نے اس کی تعبیر کیا دی ہے؟ فرمایا علم۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوفے کے باہر فلاں موضع میں گیا ہوں وہاں ایک لکڑی کا آدمی دیکھا کہ لکڑی ہی کے گھوڑے پر سوار ہے اور تلوار ہاتھ میں لیے ہلانا اُٹھلاتا ہے اور میں اُسے دیکھ دیکھ کے ڈرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نیزا یہ خواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تو کسی شخص کو دھوکہ دے کر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہے خدا سے ڈر اور موت کو یاد

کر اور اس کام سے باز آ۔ اُس شخص نے عرض کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے حضرت کو بہت بڑا علم عطا فرمایا ہے اور آپ نے علم کو علم کے معدن سے حاصل کیا ہے۔ بیشک میرے پڑوسیوں میں سے ایک شخص میرے پاس آیا تھا اور یہ استدعا کی تھی کہ میں اپنا فلاں مرزوعہ تیرے ہاتھ بیچنا چاہتا ہوں میں نے جب دیکھا کہ اُس کا خریدار سوائے میرے اور کوئی نہیں تو ضرور میرے دل میں خیال آیا تھا اور میں نے سچتہ ارادہ کر لیا تھا کہ ضرور میں اس کے دام بہت گھٹ کے لگاؤں گا اور جہاں تک بنے گا سستا خرید دوں گا۔

۱۰

جاگنے کے آداب زیادہ سونے کی بُرائی

حدیث معتبر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد باتیں بنانا اور جلسہ جمانا مکروہ ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوائے تین کاموں کے اور کسی بات کے لئے رات کو جاگنا اچھا نہیں۔ نماز شب کے لئے قرآن خوانی اور طلب علم کے لئے اور اُس دوہن کے لئے جو اول اول اپنے شوہر کے گھر آئی ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ آدمیوں کو نیند نہیں آتی اول جو کسی کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو۔ دوسرے جس کے پاس مال بہت ہو اور اُسے کسی پر بھروسہ نہ ہو بلکہ لٹ جانے کا ڈر ہو۔ تیسرے جس نے لوگوں سے بہت سی جھوٹی باتیں کہی ہوں اور لوگوں پر بہت سے بہتان باندھے ہوں۔ چوتھے جس کے ذمہ مطالبہ زیادہ ہو اُس کے پاس دینے کو کافی نہ ہو۔

پانچویں جو شخص کسی کے عشق میں مبتلا ہو اور اس بات کا خوف ہو کہ یہ مجھ سے جدا نہ ہو جائے۔ اور میرے والد جن پر خدا کی رحمت ہو یہ فرمایا کرتے تھے ممکن ہے کہ یہ حدیث زیادہ غفلت کرنے والوں کی تنبیہ کے لئے فرمائی گئی ہو کیونکہ ہر شخص کو لازم ہے کہ اپنے نفسِ آمارہ کے قتل کی فکر میں ہے وہ اندرونی دشمن ہے اور ہر وقت اس کے قتل کی فکر میں ہے اور اس شخص کے پاس ایمان و عبادت کا سرمایہ ہے جس کے لٹ جانے سے یہ خوف نہیں کیونکہ نفس اور شیطان اور خواہش اور شہوتیں

سب کی سب اُس کے غارت کرنے پر متفق ہیں۔ جھوٹ اس نے بہت سا بولا ہے۔ بدگوئی بہتوں کی ہے۔ ہر شخص سے عبادت اور بندگی کا بہت سا مطالبہ کیا گیا ہے اور جتنا مطالبہ ادا کرنا چاہیے اتنا سرمایہ ہم پہنچایا نہیں اور خدا جیسے محبوب سے بسبب خواب غفلت کے دُوری ہوتی جاتی ہے۔ اب سمجھ لینا چاہیے کہ جس کے لئے یہ پانچوں اسباب بیداری کے موجود ہوں اُسے نیند کیونکر آئے۔ چنانچہ اسی کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مجھے اُس شخص سے تعجب ہے جو خدا کی محبت کا دعویدار ہو اور راتوں کو سوتا ہو۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص عذاب خدا کے شب خون سے ڈرتا ہو اُسے مناسب نہیں ہے کہ سونے۔

منقول ہے کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کا تھوڑا بھی بہت ہے۔ آگ۔ نیند۔ بیماری اور دشمنی۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ ماجدہ اُن سے کہا کرتی تھیں کہ رات کو زیادہ مت سوؤ کیونکہ رات کو زیادہ سونے والا آدمی قیامت کے دن فقیر ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تین چیزوں کو دشمن رکھتا ہے۔ زیادہ اور بے ضرورت سونا۔ بے محل ہنستا۔ اور پیٹ بھرے پر کچھ کھانا۔ اور فرمایا کہ لوگوں نے خدا کی پہلی نافرمانی جو کہ وہ ان چھ باتوں میں ہے۔ دنیا کی محبت۔ ریاست کی محبت۔ عورتوں کی محبت۔ کھانے کی محبت۔ سونے کی محبت۔ آرام کی محبت۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان کے پاس ایک مُرمہ ہے جو لوگوں کی آنکھوں میں لگا دیتا ہے اور ایک لعوق ہے جس کو وہ چا دیتا ہے اور ایک ناس ہے جس کو سنگھا دیتا ہے۔ وہ مُرمہ تو اذ نگہ ہے اور لعوق جھوٹ اور ناس تکبر۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستی چار قسم کی ہے۔ ایک شراب کی مستی دوسرے مال کی مستی۔ تیسرے نیند کی مستی۔ چوتھے حکومت کی مستی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناجات کی کہ اے پروردگار! تو اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دشمن کسے رکھتا ہے؟ خطاب ہوا کہ اے

موسیٰ اس شخص کو جو شام سے صبح تک مُردوں کی طرح پڑا ہے اور دن بھر بہہ ہو وہ باتوں میں گزارے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنی آنکھ کو زیادہ سونے کا عادی نہ کرو کیونکہ بدن کا اور کوئی عضو شکر خدا میں آنکھ سے کم نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کو دو چیزیں سب سے زیادہ ناپسند ہیں زیادہ سونا۔ زیادہ بیکار رہنا۔ اور فرمایا کہ زیادہ سونے سے دُنیا و آخرت کی خوبی ہاتھ سے جاتی رہتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ زیادہ جاگنا بھی اتنا ہی بُرا ہے جتنا زیادہ سونا۔ اور اُن راتوں کے سوائے جس میں شب بیداری مسنون اور باعث ثواب ہے اور راتوں میں ساری ساری رات جاگنا مکروہ ہے۔

احادیث میں وارد ہوا ہے کہ آدمی پر آنکھ کا بھی کچھ حق ہے زیادہ جاگنے سے اُس کا حق نہ زائل کرنا چاہیے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ سوتے جاگتے آفتاب کی طرف مُنہ کر کے لیٹنا بیٹھنا مکروہ ہے جیسا کہ حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص دھوپ میں بیٹھے آفتاب کی طرف پشت کر لے کیونکہ آفتاب کی طرف مُنہ کر کے بیٹھنے سے بہت سی اندرونی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آفتاب کی طرف مُنہ کر کے اس سے بخار ہیجان میں آنا ہے اور چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔ کپڑے پُرانے ہو جاتے ہیں اور اندرونی درد پیدا ہونے میں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے بسند معتبر منقول ہے کہ دھوپ کی تین خاصیتیں ہیں۔ رنگ بدل دینا۔ آدمی میں بدبو پیدا کر دینا۔ کپڑے پُرانے کر دینا۔

(۱۱)

پاخانہ جانے کے آداب

جب کوئی شخص پاخانہ جانا چاہے تو اپنا مُنہ نہ اُگرے اور بائیں دھڑیل سے نہ دھوے۔

تو اور اچھ بے پھر بسم اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
الْخُبْرَةِ الْمَخْبُوءَةِ الرَّجْسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ پھر کہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّ اَخْرِجْ عَنِّیْ الْاَوْذَى سَرْحًا بَعِيْرَ حِسَابٍ وَ اجْعَلْنِیْ لَكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ
فِيْمَا تَصْرِفُهُ عَنِّیْ مِنَ الْاَوْذَى وَ الْغَمِّ الَّذِیْ وَ حَبَسَتْهُ عَنِّیْ هَلَكْتُ لَكَ الْخُبْرَةُ اَعْصَمْنِیْ مِنْ شَرِّ
مَا فِیْ هَذِهِ الْبُقْعَةِ وَ اَخْرِجْنِیْ مِنْهَا سَالِمًا وَ حَلَّ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ طَاعَةِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

جب پاخانے میں جائے تو بایاں پاؤں پہلے رکھے۔ یہ ہدایت بنا بر مشہور لکھی گئی کوئی حدیث
اس بارے میں نظر سے نہیں گزری۔

جب ستر کھولے تو بسم اللہ کہہ لے تاکہ شیطان آنکھیں بند کر لے اور اُس کی نظر عورتین پر نہ
پڑنے پائے اور جب قدم پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے تو یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اَذْهَبْ عَنِّیْ الْقَذَى وَ الْاَوْ
ذَى وَ اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔

ایک گروہ کا یہ بھی قول ہے کہ بایں پاؤں پر زور دیکر بیٹھنا سنت ہے مگر اس کی کوئی سند نظر
سے نہیں گزری۔ اور جب پاخانہ یا پیشاب کے آنے میں تکلیف ہوتی ہو تو بعض کے قول کے موافق
یہ پڑھنا چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ کَمَا اَطْعَمْتَنِيْهِ طَيِّبًا فِیْ عَافِيَةٍ فَ اَخْرِجْهُ مِنِّیْ خَيْرًا فِیْ عَافِيَةٍ۔

حدیث میں وارد ہے کہ ہر بندے پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو اُس کا سر قدم کی طرف جھکا دیتا
ہے کہ وہ اپنے براز کو دیکھ لے اور سر جھکا نے سے پہلے وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اے ابن آدم تیری اُن

لے اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں اللہ پر میرا بھروسہ ہے بلا شک میں شیطان معون کی نجات اور ناپاک کرنے والی پلیدی سے
بیزی پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر میرا بھروسہ ہے اور اللہ کے سوائے کوئی اور معبود نہیں ہے
اے پروردگار نجات کافی طور پر کھسکنا خارج ہو جائے اور اس کے اخراج سے جو بایں اوٹکیں تو مجھ سے دور کرنا ہے
اُن کا شکر ادا کرنے کی مجھے توفیق عنایت فرما کیونکہ اگر تو ان بدوں کو دفع نہ فرماتا تو میں مر جاتا۔ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے
اس مقام کے شر سے مجھے محفوظ رکھ میں یہاں سے صحیح سلامت نکلوں اور شیطان لعین کی پیروی نہ کرنے پاؤں۔ سہ
یا اللہ پلیدی اور نجات کو مجھ سے دور کر اور مجھے پاک و پاکیزہ فرما۔ سہ یا اللہ جیسے تو نے مجھے اچھی اچھی نعمتیں آراء و
آسائش سے کھلائی ہیں اسی طرح یہ پلیدی بھی آسانی سے رفع ہو جائے۔ ۱۲

منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے ابن کو حکم دیا تھا کہ بیت الخلاء کے دروازے پر کھدو کہ
پانچا نے میں زیادہ بیٹھنے سے بوا سیر ہوتی ہے۔

ہدی اور آپ سے استنجا کرنا مکروہ ہے کیونکہ جنوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت
میں حاضر ہو کر اپنے اور اپنے حیوانات کے لئے کھانا طلب کیا تھا۔ آنحضرتؐ نے ہدیاں اُن کے
لئے اور گوہر اُن کے حیوانات کے لئے مقرر فرمایا یہی وجہ ہے کہ ہدی کو چھوڑنا اچھا نہیں ہے اسی
طرح کھانے کی سب چیزوں بالخصوص روٹی سے استنجا کرنا سخت مکروہ ہے اور مخرم چیزوں سے
استنجا کرنا جیسے خاک تربت ام حسین علیہ السلام اور لکھی ہوئی چیزیں جن پر قرآن مجید یا خدا کے پیغمبر
کے یا ائمہ علیہم السلام کے نام یا حدیثیں یا مسائل فقہ لکھے ہوں قطعاً حرام ہے اور اگر استخفاف
کی وجہ سے کوئی شخص ان چیزوں سے استنجا کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔

دانتے ہاتھ سے استنجا کرنا مطلقاً مکروہ ہے اور بائیں ہاتھ سے اس صورت میں مکروہ ہے
کہ اُس میں کوئی انگلی ہو جس پر خدا نے تعالیٰ کا نام کندہ ہوا اور علما نے اتنا اور بڑھایا ہے کہ اگر
انبیاء اور ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی کا نام ہو تب بھی مکروہ ہے اور اگر قصداً ان بزرگ
اموں میں سے کوئی نام کندہ کر لیا ہو تو اُس انگلی کو خواہ پیسنے ہوئے ہوں یا نہ ہوں پانچا نے میں
اپنے ساتھ لے جانا مکروہ ہے علیٰ ہذا القیاس قرآن مجید۔ دعاؤں اور تعویذوں کا لے جانا اور
چاندی کے سکوں کا لے جانا جس صورت میں کہ وہ کسی شخص میں بندہ ہوں مکروہ ہے۔

پانچا نے میں مسواک کرنی مکروہ ہے کہ اُس سے گندہ دھنی پیدا ہوتی ہے۔ پانچا نے چہرے
میں بولنا مکروہ ہے مگر ذکر خدا کرنے۔ مقررہ دعائیں اور آیۃ الکرسی پڑھنے۔ خدا کی حمد کرنے
اور مومن کے الفاظ دہرانے کی اجازت ہے چنانچہ منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
اپنی مناجات میں خدا سے عرض کی کہ باری تعالیٰ فخر پر چند جالتیں ایسی گزرتی ہیں کہ میں تیری شان
اس سے ارفع سمجھتا ہوں کہ ان مومنوں پر تجھے یاد کروں۔ خطاب ہوا کہ اے موسیٰ میری یاد ہر حالت میں
بہتر ہے۔ پانچا نے میں سلام کا جواب دینا واجب ہے اور ایک گروہ کا قول ہے کہ اگر حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ کا نام سنے تو درود بھیجے۔ اگر چھینک آئے تو الحمد للہ کہنا اور محمد و آل محمد پر درود

بھینجا سڑنہ ہے۔ اگر کسی سے کوئی کام متعلق ہو اور یہ خوف ہو کہ بیخانے سے باز نہ کھلے بلکہ وہ ہاتھ سے مکمل جائیگا یا سخت حرج واقع ہوگا اور شائے یا تالی بجانے سے کام نہ پہلے نوبت کرنی جائز ہے۔
منقول ہے کہ جو شخص بدلتہ ورت پانے میں باتیں کرے گا اس کی حاجت بر نہ آنے گی اور پانا خانہ و پیشاب کرنے میں کھانا پینا مکروہ ہے اور ایسے پانی سے بھی استنجا کرنا جس میں بغیر کسی نجاست کے طے ہونے لگی ہو مکروہ ہے۔ ہاں اگر اور پانی نہ مل سکے تو مجبوراً جائز ہے۔

۱۲

پانا خانہ و پیشاب کیلئے کس کس طرح اور کہاں کہاں بیٹھنا اور جانا چاہیئے اور کن کن مقامات کے لئے مانعت ہے

واجب ہے کہ اپنے ستر کو سوانے منکوحہ و ممتوحہ عورتوں اور لونڈیوں (جن سے مباشرت جائز ہو) نادان بچوں اور کل حیوانات کے اور سب نامحرموں سے چھپاؤ اور ستر سے مرا و عضو تناسل۔
خصیہ۔ مقعد اور عورت کا اندام نہانی ہے اور سنت ہے کہ خواہ کسی مکان میں ہو یا کوچے میں اپنا تمام جسم چھپائے اور اگر صحرا میں ہو تو اتنے فاصلے پر چلا جائے کہ کوئی اُس کے جسم کو نہ دیکھ سکے اکثر علما کا یہ قول ہے کہ خواہ ہنگل میں ہو یا گھرنی پیشاب پانے کی حالت میں قبلہ کی طرف رخ کرنا حرام ہے اور اجتناب میں احتیاط ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف بھول کر پیشاب کر رہا ہو اور یا وہ جانے پر قبلہ کی تعظیم اور بندرگی کے سبب اپنا رخ بدلے وہاں سے اٹھنے نہ پائے گا کہ خدائے تعالیٰ اسے بخش دیگا اور احتیاط اس میں ہے کہ استنجا کرنے کی حالت میں بھی قبلہ کی طرف پشت یا رخ نہ کرے۔ سنت ہے کہ شمال یا جنوب کی طرف رخ کرے یا چاروں سمتوں کے بین بین۔

لے چونکہ اصل کتاب میں احکام متعلق بر قبلہ عراق و ایران درات تھے۔ یہ ترمیم اب بند کے لئے کیا گیا ہے۔
کے قبلہ کے موافق تغیر و تبدل کر دیا گیا۔

اگر قبلہ معلوم نہ ہو اُس کے دریافت کرنے میں کوشش کرنا مناسب ہے تا کہ اس بات سے خاطر جمع ہو جائے کہ قبلہ کی طرف مُٹھا اور پیٹھ نہیں سے اور جہاں معلوم کرنا مشکل ہو وہاں رخ یا پشت لرنے کا کچھ مضائقہ نہیں مگر اس صورت میں پیٹھا اُدھر ہو تو بہتر ہے۔

سنت ہے کہ پیشاب کرنے کے لئے کوئی بلند مقام یا ایسی جگہ جہاں کی مٹی مائع ہو ورنہ صوفی یا عجمی چاہیئے تا کہ چھینٹیں اُڑنے کا خطرہ نہ رہے۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سب آدمیوں سے زیادہ پیشاب کے بارے میں احتیاط کرنے پختہ یہاں تک کہ جب پیشاب کا ارادہ ہوتا تو کسی بلند مقام پر نشتر بٹ لے جاتے یا کسی ایسی جگہ جہاں نرم مٹی بہت ہوتی کہ چھینٹیں نہ اُڑیں۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ قبر کا عذاب زیادہ اُن لوگوں پر ہوگا جو پیشاب کے بارہ میں بے احتیاط یا بے تادب سے میں کچھ خلق ہوں۔

پانی میں پیشاب کرنا مکروہ ہے اور محض پانی میں اور بدتر۔ بعض معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اب جاری میں پیشاب کرنے کا مضائقہ نہیں۔ اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ کھڑے پانی میں پیشاب کرتے سے جن اور شیاطین غلبہ پاتے ہیں اور دیوانگی و مجہول کا مرض پیدا ہوتا ہے۔

بہتر ہے کہ پانی میں پاخانہ بھی نہ پھرے اور کھڑے کھڑے پیشاب کرنا و پاخانہ پھرنا دونوں مکروہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کھڑے ہو کر پیشاب کرے خوف ہے کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور بہت بلند مقام سے نیچے کی طرف پیشاب کرنا۔ جانوروں کے سوراخ میں پیشاب کرنا۔ اور پانی بہنے کی جگہوں میں پیشاب کرنا یا پاخانہ پھرنا گو اُس وقت وہ خشک ہوں عیٰ ذالقیاس راسخوں اور راستوں کے کنارے اور مسجدوں میں اور انکی دیواروں کے قریب ایسے مقامات و مکانات میں جہاں لوگوں کے گایاں دینے اور بے ہنگامی کھنے کا خوف ہو مکروہ ہے۔

ميوہ وارد رختوں کے نیچے اس لئے مکروہ ہے کہ میرے کے زمانے میں جانوروں نے ضرر سے محفوظ رکھنے کے لئے فرشتے متعین ہوتے ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ علاوہ میوے کے

اوقات کے اور وقتوں میں بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح اُن مقامات میں جہاں لوگ اُترتے
ہوں اور اُن مقامات میں جہاں لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہو خواہ وہ پیشاب کی بدبو سے ہی کیونہ ہو
حدیث معنیہ میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ اُس
شخص پر لعنت کرتا ہے جو قافلے کے اترنے کے سائے میں پاخانہ پھیرے اور اُس شخص پر بھی
لعنت کرتا ہے جو لوگوں کو ایسے کنوؤں اور چشموں کے پانی لینے سے روک دے جن پر لوگ
باری باری پانی بھرتے ہوں۔ یا جو پانی کسی خاص گروہ کی ملکیت ہو اور ہر دن اور ہر رات میں
کسی خاص خاص آدمی کی باری آتی ہو۔ اس سے وہ باری والے کو روک دے۔
اسی طرح اُس شخص پر جو شارع عام کو دیوار کھڑی کر کے یا راہ زنی کر کے یا محصول مقررہ
کر کے بند کر دے۔

باب نہم

پچھنے لگانے اور تنقیہ کرنیکے آداب بعض دواؤں کے خواص اور بعض
بیماریوں کے علاج اور بعض دواؤں اور حذرؤں کا ذکر

①

بیماریوں میں مبتلا ہونے اور اُن پر صبر کرنے کا ثواب و مومنوں کے امراض کی سختی

سید شہید صبحی میں حضرت امام ہفتر مایوق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے سربارک آسمان کی طرف اُٹھا کر تبسم فرمایا۔ اصحاب نے اس
کا سبب دریافت کیا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مجھے دو فرشتوں کے پاسے میں تعجب تھا جو ایک نیک
بندہ مومن کو اُس کی عبادت کا وہیں تلاش کرنے کے لئے زمین پر اُترے تھے تاکہ اُس کے رات
دن کے نیک عمل اکھٹے کر کے وہاں نہ پائے تو آسمان کی طرف پلٹ گئے اور عرض کی خداوندائیز

فداں بند۔ کو اُس کے تمام عبادت پر تماش کیا نہ پایا وہ بیمار ہے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب تک وہ میرا بندہ بیمار ہے تو جس طرح حالتِ صحت میں اُس کے رات دن کے نیک اعمال نکھتے تھے ویسے ہی بیماری میں بھی نکھتے رہو۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مومن بڑھا پے سے کمزور ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ جو اعمال یہ جوانی اور قوت کی حالت میں کرتا تھا وہی اُس کے لئے نکھتے رہو۔ اسی طرح ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے کہ بیمار مومن کے لئے وہ نیکیاں لکھتا ہے جو بحالتِ صحت کرتا تھا اور بیمار کافر کے لئے وہ بدیاں لکھتا ہے جو وہ زمانہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

حدیث حسن اور دوسری قسم کی حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیماری اور درد کے سبب سے ایک رات جاگنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حق تعالیٰ بائیں جانب کے فرشتے کو حکم دیدیتا ہے کہ بیماری کے زمانے میں بندہ مومن کے ذمہ کوئی گناہ نہ لکھے۔

حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بیماری کی تکلیف نہیں سہتا وہ سرکش ہو جاتا ہے اور اُس میں کوئی خیر و خوبی نہیں رہتی۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک رات کا بخار ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور دو رات کا دو سال کی عبادت کے برابر اور تین رات کا بخار ستر برس کی عبادت کے برابر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک رات کا بخار اگلے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے جو بندہ مومن تین رات بیمار رہے اور اپنے عبادت کرتے والوں میں سے کسی سے شکایت نہ

کمرے تو میں اس کے گوشت کے بدلے بہتر گوشت اور خون کے بدلے بہتر خون عطا کروں گا پھر اگر اُسے صحت دوں گا تو گناہوں سے پاک کر دوں گا اور اگر موت دوں گا تو جزا رحمت میں لے لوں گا۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندہ مومن ایک رات

بیمار ہے اور اُس بیماری کو اس طرح ہے جو پہنے کا حق ہے یعنی اپنی تکلیف کی کسی کو خبر نہ کرے بلکہ جب صبح ہو تو خدائے تعالیٰ کا شکر کرے تو پروردگار عالم اپنے فضل و کرم سے ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب اُس کو عطا کرے گا۔

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ یہ کہنا شکایت میں داخل نہیں کہ رات مجھے نیند نہ آئی یا بخار رہا۔ بلکہ اس قسم کی باتیں کہنا شکایت میں داخل ہیں کہ میں ایسی بلا میں مبتلا ہوا ہوں کہ کوئی ویسی بلا میں مبتلا نہیں ہوا۔ یا مجھ پر جیسی پڑی ہے کسی پر ایسی نہیں پڑی۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ بخار موت کا قاصد ہے اور زمین پر خدائی قید خانہ اور اُس کی حرارت جہنم کی گرمی سے ہے اور مومن کا حصہ حرارت جہنم سے صرف اتنا ہی ہے۔

حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخار بہت ہی اچھی بیماری ہے کہ اس سے ہر عضو کو حصہ رسد تکلیف پہنچ جاتی ہے اور جو کبھی مبتلائے تکلیف نہ ہو اُس میں کوئی نیکی باقی نہیں رہتی۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ اگر مومن کو ایک رات بخار آجائے تو اُس کے گناہ اس طرح گر جاتے ہیں جیسے درخت سے پتے اور اگر وہ بخار کے سبب بستر پر پڑے تو اُس کی آہ کے ساتھ سبحان اللہ کا ثواب ملتا ہے اور زاری کے ساتھ لا الہ الا اللہ کا اور بے چینی سے کروٹیں بدلنے میں وہ ثواب ملتا ہے جو خدا کی راہ میں تلواریں مارنے سے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کی بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی اور اُس کے لیے خدا کی رحمت ہوتی ہے اور کافر کی بیماری اُس کے لیے عذاب و لعنت یہ بھی فرمایا کہ ایک رات کا دوسرا تمام صغیرہ گناہوں کو مٹھ کر دیتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بندہ خدائے تعالیٰ کو پیار ہوتا ہے اُس کے لئے تین تحفوں میں سے ایک نہ ایک بھیجتا ہے۔ بخار یا دروسر یا درو چشم۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ انبیاء کی بلا سے زیادہ سخت ہوتی ہے اُن کے بعد اوصیاء کی اُن کے بعد جتنا کوئی شخص نیک اور بزرگ ہے اتنی ہی اُس کی آزمائش کڑی ہے مومن کو اُس کے ایمان اور نیک اعمال کے اندازے کے مطابق تکلیف پہنچتی ہے۔

جنتنا جس کا ایمان رائج ہوتا ہے اور اعمال نیک زیادہ ہوتے ہیں اتنی ہی اُس کے لئے تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور جنتنا جس کا ایمان کمزور اور نیک اعمال کم ہوتے ہیں اتنی ہی اس کی مصیبت کم ہوتی ہے۔

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بُرا ثواب بُری مصیبت کے ساتھ ملتا ہے جن لوگوں کو خدا دوست رکھتا ہے انھیں بلاؤں میں بھی ضرور مبتلا کرنا ہے یہ بھی فرمایا کہ بعض خاص بندے ایسے بھی ہیں کہ آسمان سے جو نعمتیں اُن کے لئے نازل ہوتی ہیں وہ دوسروں کو دیدی جاتی ہیں اور جو مصیبتیں اوروں کے لئے نازل ہوتی ہیں وہ اُن کو مل جاتی ہیں۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُس کو تکلیف و مصیبت کے دریا میں ایسے غوطے دیتا ہے جو غوطے دینے کا حق ہے اور اُس پر ایسی ایسی بلائیں نازل کرتا ہے جو نازل کرنے کا حق ہے اور جس وقت وہ بندہ خدا سے اُس بلا کے دفعیہ کی درخواست کرتا ہے تو جواب میں یہ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے میں تیری دُعا سننے کے لئے مجھ وہوں تیری حاجت کے فوراً بر لانے پر قادر ہوں مگر تیری اس دُعا کو بھی تیری عاقبت کے واسطے ذخیرہ کرنا ہوں کہ وہ تیرے حق میں بہتر ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن پر چالیس باتیں ایسی نہیں گزرنے پائیں کہ اُسے کسی نہ کسی بات سے رنج نہ پہنچے اس رنج پہنچنے سے اُسے نصیحت حاصل ہوتی ہے اور خدا یاد آتا ہے۔

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بہشت میں ایک درجہ ایسا ہے کہ اُس درجے میں کوئی شخص بلا میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں پہنچ سکتا اور یہ بھی فرمایا کہ اگر مومن کو معلوم ہو جائے کہ اُس کی مصیبتوں کے مقابل ثواب کیسے کیسے ہیں تو اس بات کا آرزو مند ہو کہ اُس کا بدن قیچی سے کمتر کتر کے پارہ پارہ کر دیا جائے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم مومن کے لئے بلاؤں کا تحفہ اُسی طرح

بھیجتا ہے جس طرح کوئی شخص اپنے اہل و عیال کے لئے سفر سے تحفے بھیجا کرتا ہے اور اُسے دنیا سے پرہیز کرنے کا اُسی طرح حکم دیتا ہے جس طرح طبیب بیمار کو ان چیزوں کے پتہ زہری ناکید کرتا ہے جن سے نقصان کا احتمال ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی دعوت کی اور اپنے مکان پر بلایا۔ جب حضرت وہاں پہنچے تو دیکھا کہ اُس کی مُرعتی نے دیوار پر اندادیا اور وہ اندادوں سے پھسل کر ایک کھونٹی پر جو دیوار میں گڑھی ہوئی تھی رُک گیا نہ تو نیچے ہی گرا نہ ٹوٹا۔ آنحضرت نے تعجب فرمایا۔ اُس شخص نے عرض کیا کہ آپ اس پر کیا تعجب فرماتے ہیں میں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے آپ کو حق پر مبعوث کیا ہے کہ میرا آج تک کبھی کوئی نقصان ہی نہیں ہوا۔ آنحضرت یہ سُن کر اُٹھ گئے اور اُس کا کھانا نہ کھایا اور فرمایا کہ جس شخص کا کوئی نقصان نہیں ہوا اُس سے نیکی کی کوئی اُمید نہیں۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا مومن کو ہر بلا میں مُبتلا کرتا ہے اور ہر قسم کی موت سے اُسے مارتا ہے مگر اُس کی عقل کبھی زائل نہیں کرتا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شیطان حضرت ایوب کے مال اور اہل و عیال پر مسلط ہوا مگر عقل پر تسلط نہ پایا یہ صرف اس لئے ہوتا ہے کہ بندہ مومن کو اُس عقل کے وسیلے سے خدا کی وحدانیت کی معرفت حاصل ہے۔

دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تکلیف سے مومن کے دل میں ذرا بھی شکایت نہ پیدا ہوتی تو کافروں کا تو کبھی سر بھی نہ دکھا کرتا۔

(۲)

پچھنے لگوانے ناک میں دوا پکانے حق نہ کرانے اوتے کر نیکی فضیلت و آداب

حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اتوار کے دن چھپنے لگوانا ہر بیماری کے واسطے مفید ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت کا گزرا ایک ایسے گروہ کے پاس سے ہوا جو کھینے لگوا ہے تھے۔ فرمایا کہ اگر تم اتوار کے تیسرے پہر تک صبر کرتے تو کیا اچھا ہوتا کیونکہ اُس دن

پچھنے لگوانے سے زیادہ امراض خارج ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن عصر کی نماز کے بعد پچھنے لگوا کر نہتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے کہ پیر کے دن اُس زنت پچھنے لگوانے سے طرح طرح کے درد اس طرح خارج ہو جاتے ہیں جیسے خارج ہونے کا حق ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پچھنے لگوانے دیکھا۔ عرض کی قربان جاؤں آپ جمعہ کے دن پچھنے لگواتے ہیں؟ حضرت ارشاد فرمایا کہ جب خون کی زیادتی ہو دن ہو یا رات آیت الکرسی پڑھو اور پچھنے لگواؤ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایسے منگل کے دن جو چاند کی ساتویں یا چودھویں یا اکیسویں کو پچھنے لگوائے تو سال بھر کے لئے بالعموم تمام امراض سے نجات پائیگا اور بالخصوص سر کے درد اور دانتوں کے درد۔ دیوانگی۔ جذام اور برص سے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو بدھ کے دن پچھنے لگواتے دیکھا۔ عرض کی یا مولا کہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے رہنے والے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بدھ کے دن پچھنے لگوائے اور پھر برص میں مبتلا ہو جائے تو وہ خود بخود ملامت ہے۔ فرمایا بھوٹے ہیں۔ مبروص وہ ہوتا ہے جس کا حمل حالت حیض میں قرار پایا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہیں پچھنے لگوانے کی ضرورت ہو تو جمعرات کے دن لگواؤ کیونکہ ہر جمعہ کے دن سہ پہر سے خون بخوف روز قیامت اپنی جگہ سے متحرک ہوتا ہے اور اگلی جمعرات کی صبح تک اپنے اصلی مقامات پر عود نہیں کرتا۔ یہ بھی فرمایا کہ جب پچھنے لگوانے ہوں تو مہینے کی آخری جمعرات کو دن کے اول حصہ میں لگواؤ نہ اخطا طاف سہ بدن سے دور ہو جائیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب پچھنے لگواؤ اور خون نکل آئے تو سینگ کی میس سے خون گرانے سے پہلے یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْکَرِیْمِ فِی سَجَامَتِیْ هٰذِهِ مِنَ الْعِیْنِ فِی الدَّهْرِ وَمِنْ کُلِّ سَوْءٍ۔

یا اللہ میں تیرے نام سے شروع کرتا ہوں اور ان پچھنے کے خون میں نظر لگ جانے سے اور ہر برائی سے میں تجھ کو کرم کی پناہ مانگتا ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سر اور دونوں مؤذہوں کے درمیان اور گدی میں پچھنے لگوا یا کرتے تھے۔ ان تینوں مقام کی سیٹگیوں میں سے پہلی کو نافہ یعنی آرام دینے والی دوسری کو معینہ یعنی فریاد کو پہنچنے والی اور تیسری کو منفذہ یعنی بلاؤں سے نجات دینے والی فرمایا کرتے تھے منفذہ وہ بھری سینگی ہے جو ناک کے سر سے اوپر کی جانب ایک بالشت ناپنے کے بعد جہاں وہ بالشت حتم ہو وہاں لگوانی جائے۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بدھ کے دن پچھنے لگوائے سخی رنہ کیا پھر جمعہ کو لگوائے سخی رجانا۔ ہا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چاند کے آخری بدھ کو شگون لینے والوں کی ضد میں پچھنے لگوائے وہ ہر بلا سے نجات پائے گا اور ہر مرض سے محفوظ رہے گا اور اس کا پچھنوں کا زخم بھی ہر آنہ ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عصر کی نماز کے بعد پچھنے لگوا یا کرتے تھے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ پچھنے لگوانے سے صحت پاتا ہے اور عقل استحکام۔ یہ بھی فرمایا کہ بدھ کے دن پچھنے نہ لگواؤ کہ وہ دن نخس ہے اور جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اس میں پچھنے لگیں گے تو مریض مر جائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خون نکلوانے کے ہفتے میں تین دن ہیں۔

ایک اور روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے بدھ کے دن پچھنے لگوانے کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ پچھنے جمعرات کے دن لگواؤ۔

بند معتبر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ زیادہ شفا دہ چیزوں میں سے پچھنے لگوانے میں اور شہد کھانے میں۔ یہ بھی فرمایا کہ پچھنے لگوانے کی عادت بہت ہی اچھی عادت ہے آنکھوں کا نور بڑھتا ہے اور امراض دور ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل امین جناب رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مسواک۔ خلال اور سینگ کی بطریق تحفہ لائے تھے۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں مذکور ہے کہ جب تمہارا کچھنے لگوانے کا ارادہ ہو تو کچھنے لگانے والے کے سامنے چار زانو ہو بیٹھو اور یہ پڑھو بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْکَرِیْمِ فِی حَاجَتِیْ مِنَ الْعَیْنِ فِی الدِّمِّ وَ مِنْ کُلِّ سَوْءٍ وَّ اَعْلُوْلٍ وَّ اَمْرٍ وَّ سَقَامٍ وَّ اَوْجَاعٍ وَّ اَسْأَلُکَ الْعَافِیۃَ وَّ الْمُنَافَاةَ وَّ الشِّفَاةَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ ۝

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ بہت سے آدمی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے قول کے مطابق ہفتہ اور بدھ کے دن کچھنے لگوانے اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا یہ قول نہیں ہے بلکہ آنحضرتؐ نے تو یہ فرمایا ہے کہ جب کسی کو اپنے بدن میں زیادہ خون معلوم ہو تو ضرور کچھنے لگوائے کہ مرنے سے محفوظ رہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ موسم بہار کے پہلے مہینے یعنی رومیوں کے آذر ماہ کے پہلے منگل کو کچھنے لگوانا حصول صحت کا باعث ہوتا ہے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو جب کوئی مرض ہوتا تھا تو کچھنے لگوا یا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ سر میں کچھنے لگوانا موت کے سوا تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اُس خون کی طرف دیکھے جو اول سینگ میں اس کے بدن سے کھینچی جائے تو وہ دوبارہ کچھنے لگوانے تک موت اور آنکھیں دکھنے سے نجات پائیگا۔

ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کچھنے لگوانے تھے تو ٹھنڈے پانی سے غسل کیا کرتے تھے کہ خون کی حرارت فرو ہو جائے۔

۱۔ خدائے مہربان و بخشندہ کے نام سے شروع کرنا ہوں اور اس کچھنے کے خون میں نظر لگنے سے۔ ہر باری سے ملتے۔ بیماری سے۔ درد سے خدائے کریم کی پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تجھ سے ہر بیماری کی صحت دینے کا اور شفا و عافیت کا طالب ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے گدی میں کھینچے لگوا کر تے تھے حضرت جبرئیل نے آکر عرض کی کہ دونوں مونڈھوں کے درمیان لگوا کر کھینچے۔ دوسری حدیث میں مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کھینچنے لگوانے کے بعد تین قدم یا مصری کے تناول فرماتے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس سے خون صاف پیدا ہوتا ہے اور حرارت منقطع ہو جاتی ہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھینچوں کے بعد ناریں کے استعمال سے خون میں سکون ہوتا ہے اور اندرونی خون صاف ہو جاتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہفتہ کے دن کھینچنے لگوانے سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اکثر ایسا ہونا تھا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کو رات کے وقت خون کی زیادتی معلوم ہوتی تھی تو اسی وقت کھینچنے لگواتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں بہتر ہے کہ رات کو کھینچنے لگوائے جائیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہم اہلبیت کے کھینچنے لگوانے کا دن اتوار ہے اور ہمارے محبتوں کا پیر۔ نیز فرمایا کہ نہار منہ کبھی کھینچنے نہ لگوانا۔ جب کھینچنے لگوانے کا ارادہ ہو پہلے کچھ کھا لو کہ اس سے قاسد قاسد خون زیادہ نکل جاتا ہے اور بدن کی طاقت باقی رہتی ہے اور اگر نہار منہ کھینچنے لگوائے جاویں تو صاف خون نکل جاتا ہے اور قاسد باقی رہ جاتا ہے۔

زید شحام کہتا ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت نے کھینچنے لگانے والے کو بلوایا اور اسے حکم دیا کہ سینگ کی دھو کر لگا اور ایک انا۔ مٹکا کر تناول فرمایا۔ جب کھینچوں سے قایغ ہوئے تو دوسرا انا مٹکا کر نوش فرمایا اور انا دیکھا کہ اس وقت انا کھانے سے صفر کا غلبہ فرو ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو بصیر سے دریافت کیا کہ لوگ کھینچنے لگوانے کے بعد کیا کھاتے ہیں؟ عرض کی کاسنی کے پتے اور سرکہ۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسے کچھنے لگوانے ہوں ہفتہ کے دن لگوانے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اتوار کے دن کچھنے لگوانے سے ہر بیماری کو آرام ہو جاتا ہے۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ بدھ کے دن جب قمر در عقرب ہو کچھنے نہ لگوانے چاہئیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعرات کے روز نہ کچھنے لگانے کے فوائد پر خون جمع ہوتا ہے اور اسی دن ظہر کے وقت سارے بدن میں پھیل جاتا ہے اس لئے ظہر سے پہلے کچھنے لگنے چاہئیں۔

دوسری حدیث میں جمعہ کے دن ظہر کے وقت کچھنے لگوانے کی ممانعت آئی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رومی مہینے حذیران کی جو گرمی کے اوائل میں ہوتا ہے سائیں تاریخ کو کچھنے لگوانے نہ بھولو۔ اور اگر سائیں کو نہ ہو سکے تو چودھویں کو لگواؤ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کچھنے دن کے پچھلے حصے میں لگنے چاہئیں۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سر کے پچھلے حصے میں کچھنے لگوانے سے فراموشی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سر میں کچھنے لگوانا سوائے موت کے تمام امراض کے لئے نافع ہے اور ہر درد کے لئے نفع بخش ہے۔ اور یہ وہی مقام ہے جس کا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے مغیثہ فرمایا ہے اس کے بعد محبوبوں کے بیچ میں پھینکیاں رکھ کر دوطرفہ کنپٹیوں کے گرد بالشتوں سے ناپا اور جہاں انگوٹھوں کے سرے پہنچے فرمایا کہ اس جگہ کچھنے لگوانے چاہئیں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ منگل کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر اس میں کچھنے لگیں گے اور جب تک مرنہ جائے گا خون بند نہ ہوگا۔ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن ظہر کے وقت کچھنے لگوائے اور کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو خود اپنے آپ کو ملامت کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ آنیہ الہی پڑھ کر حیدر چاہے کچھنے لگواؤ۔ نیز فرمایا کہ سر میں تھپے لگوانا دیوانگی، برس، جذام اور دانتوں کے درد کے لئے مفید ہے۔

دوسری حدیث کے مطابق دُھند۔ درد سر اور زیادتی نیند کے لئے بھی مفید ہے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب بچہ چار مہینے کا ہو جائے تو مہینے کے مہینے اُس کی گدی میں کھینچے لگوا کر میں کہ اس سے رطوبت زائد خشک ہوتی ہے اور حرارت فضول سر اور بدن سے خارج ہو جاتی ہے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک طبیب کو بلا کر حکم دیا کہ میری ہتھیلی کی فصد کھول دو۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دردِ جگر کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ پاؤں کی فصد کھولاؤ۔

ایک اور شخص نے غارش کی شکایت کی اُس سے ارشاد فرمایا کہ تین مرتبہ دونوں پاؤں میں پشت پا اور ٹخنوں کے مابین کھینچے لگواؤ۔

ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے غارش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ دہنے پاؤں کی فصد لیا اور سات ماشہ روغنِ بادام شیریں آتش جو میں ملا کر پی لے اور مچھی و سرکہ سے سپرہیز کر۔

ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے غارش کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہفت اندام کی فصد کھولاؤ۔

۳

علاج کی قسمیں جو آئمہ سے وارد ہوئی اور اطباء سے جمع کرنے کا جواز

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بیماری کی بھی تین قسمیں ہیں اور علاج کی بھی تین۔ ایک تو بیماری پت کی ہے یعنی صفرا و سودا۔ دوسری بلغم سے تیسری خون سے خون کا علاج ہے کھینچنے۔ پت کا مہل۔ بلغم کا حام۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبروں کے علاج تین ہیں کھینچنے لگوانا۔ نورہ لگانا اور دماغ میں دوا ٹپکانا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جتنے طریقے علاج کے تم لوگوں میں مروج

ہیں سب سے اچھے یہ چار ہیں حقنہ کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ پچھنے لگوانا۔ حمام میں جانا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عرب کی ساری طب پچھنے لگوانے اور حقنہ کرنے میں ہے اور آخری علاج داغ دینا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ عربوں کی طب میں صرف سات علاج ہیں۔ پچھنے لگوانا۔ حقنہ کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ ختم کرنا۔ نئے کرنا۔ شہد کھانا۔ اور آخری علاج انکو داغ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حقنہ اعلیٰ علاجوں میں سے ہے اور پیٹ کو بڑھاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ علاج چار قسم کے ہیں پچھنے لگوانا۔ نورہ لگانا۔ نئے کرنا۔ حقنہ کرنا۔ یہ بھی فرمایا کہ عربوں کی طب یہ ہے پچھنے لگوانا۔ حقنہ کرنا۔ حمام کرنا۔ ناک میں دوا ٹپکانا۔ اور آخری علاج ان کا داغ ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ اچھی سے اچھی تدبیر جس سے تم علاج کر سکتے ہو حقنہ ہے اس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور اندرون بیماریاں دور ہوتی ہیں اور زانو قوت پکڑتے ہیں یہ بھی فرمایا کہ ناک میں روغن بنفشہ ٹپکایا کرو۔

فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ سینگ اور فاقہ تمام علاجوں کا خلاصہ ہے اور معده تمام بیماریوں کا گھر۔ اور ہر جسم کو وہی چیزیں دو جن کا اُسے عادی کر دیا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جہاں تک طبیعت مرض کی برداشت کر سکے دوا سے بچو۔ نیز فرمایا کہ جس وقت بھوک لگے کھانا کھو۔ جب پیاس لگے پانی پیو۔ جب پیشاب لگے پیشاب کر ڈالو۔ جب تنگ نہ وری نہ سمجھو جماع نہ کرو۔ جب نیند آئے سو جاؤ۔ جب تک ان باتوں پر عمل کرتے رہو گے صحت برابر قائم رہے گی۔

فرمایا کہ حق تعالیٰ جب تک مرض کا مقررہ وقت پورا نہیں ہوتا دوا کو تاثیر کرنے کی ممانعت فرما دیتا ہے جب وہ وقت پورا ہو جاتا ہے دوا کو اثر کی اجازت مل جاتی ہے اور اسی دوا سے آرام ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اُس وقت مقررہ نہیں دوا یا اثر نہ کرے۔ اور نیک کاموں کے سبب خدا نے تعالیٰ کمی کر دے اور دوا کو تاثیر نہ کرے۔

اجازت دیدے۔

فرمایا کہ شہد میں ہر مرض کے لئے شفا ہے اور جو شخص ہر روز نہ رُمنہ ایک انگلی بھر کھایا کرے اُس کا بلغم بھی دفع ہو جائے گا اور سودا بھی جاتا ہے گا ذہن بھی صاف ہو جائیگا اور حافظہ بھی قوی ہوگا اور اگر گندر کے ساتھ کھا کر ٹھنڈا پانی پیئے تو حرارت کو سکون ہوگا صفرا کی اصلاح ہو جائے گی۔ کھانا ہضم ہونے لگے گا اور فم معدہ میں جو فاسد غلظتیں جمع ہو گئی ہوں اُنکا دفعیہ ہو جائیگا۔

فرمایا کہ اگر کچھ تدریسیں بدن کے موٹا کرنے کی ہیں تو یہ ہیں۔ مالش کرنا۔ ملائم کپڑے پہننا خوشبو لگانا اور حمام میں نہانا۔ ان میں سے مالش تو وہ چیز ہے کہ اگر مردہ بھی زندہ ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں۔ فرمایا کہ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دفع کرتا ہے اور محکم قضاؤں کو مال دیتا ہے۔ فرمایا کہ بیماری کو دوا اور صدقہ اور ٹھنڈے پانی کے مانند کوئی چیز نہیں کھوسکتی۔ فرمایا پھر ہیز اور فاقے کی حد چودہ دن ہیں اور پھر ہیز سے یہ مراد کبھی نہیں ہے کہ جس چیز سے پھر ہیز ہے وہ مطلق نہ کھائی جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کم کم کھائی جائے۔ فرمایا کہ بیماری اور تندرستی انسان کے جسم میں اسی طرح ہیں جس طرح دو دشمن ایک دوسرے کے قتل کے درپے ہوتے ہیں جب تندرستی غلبہ پاتی ہے بیمار کو ہوش آجاتا ہے۔ بھوک لگتی ہے اس واسطے مناسب ہے کہ جس وقت بیمار کھانا مانگے دیدو شاید اُس کے لئے اس میں شفا ہو۔

نیز فرمایا کہ قرآن مجید میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے مناسب ہے کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو اور حصول شفا کے لئے قرآن مجید پڑھو کیونکہ جس شخص کو قرآن مجید سے شفا نہ ہو اُس کو اور کسی چیز سے شفا نہیں ہو سکتی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو اپنے بدن میں درد اور بیماریاں محسوس ہوں اور حرارت کو اپنے مزاج میں غالب پائے اُسے مناسب ہے کہ حرارت فرو کرنے کے لئے عورتوں سے جماع کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکثر درد اور بیماریاں صفر اور سودا کے

غلبہ سے اور جیسے ہوئے خون اور بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہیں۔ آدمی کے لئے مناسب ہے کہ اپنے حفظِ صحت میں کوشش کرے مبادا اخلاطِ فاسد غالب آئیں اور اُسے ہلاک کر دیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے یاسنا و معتبرہ منقول ہے کہ تم اپنے بیماروں کا علاج صدقے سے کرو۔ فرمایا کہ صدقہ بڑی بڑی بلاؤں کو مٹا دیتا ہے اور بہت صدقہ دینے والا دولت و خوارمی اور خرابی کی موت نہیں مرتا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میرے ہاں بچے وغیرہ ماکرہم سب دس آدمی ہیں اور سب کے سب بیمار ہیں۔ فرمایا سب سے بہتر علاج صدقہ ہے کیونکہ صدقے سے بہتر اور جلد تر کوئی چیز فائدہ نہیں کرتی۔

بندِ معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص بیمار ہوا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو مہر تو نے اپنی بی بی کو دیا ہے اُس میں سے ایک درم اُس سے مانگ لے کہ وہ تجھے بخوشی خاطر بخش دے پھر اُس کا شہد خرید کے بارش کے پانی میں ملا کے پی جا۔ اس نے حسبِ فرمودہ عمل کیا اور شفا پائی۔ لوگوں نے آنحضرتؐ سے اس کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”اگر تمہاری عورتیں اپنے مہر میں سے کچھ نہیں بخوشی خاطر بخش دیں تو وہ تم کھا تو تم کو رچے پچکے گا“ اور شہد کے باسے میں فرماتا ہے ”اُس میں لوگوں کے لئے شفا ہے“ اور پانی کے باسے میں فرماتا ہے ”اُتارا ہم نے آسمان سے برکت دینے والا پانی“ اب اس موقع پر اس شخص کے لئے وہ چیز جس کی نسبت خدا نے گوارا ہونے کی بشارت دی ہے اور شفا و برکت کی تینوں چیزیں جمع ہو گئیں پھر شفا کیوں نہ ہوتی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک مرد کبیر السن نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی مجھے ایک مرض ہے اور طبیبوں نے اُس کے لئے شراب تجویز کی ہے اور میں پیتا بھی ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ تو پانی ہی کو اُس کے بجائے کیوں نہیں استعمال کرتا جس کی نسبت خدا فرماتا ہے کہ ”ہم نے ہر شے کو پانی سے

زندہ کیا؟ عرض کیا مجھے موافق نہیں۔ فرمایا شہد کیوں نہیں کھاتا جس سے خدا نے تمام آدمیوں کے لئے موجب شفا قرار دیا ہے؟ عرض کی میسر نہیں آتا۔ فرمایا دودھ کیوں نہیں پیتا جس سے تیرے گوشت و پوست کی پرورش ہوتی ہے۔ عرض کیا میری طبیعت کو موافق نہیں۔ فرمایا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے شراب پینے کی اجازت دیدوں۔ واللہ ایسا کبھی ہوگا۔ حدیث معتبر میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ بیمار کو راستہ چلنا نہ چاہیے کہ اس سے مرض زیادتی کے ساتھ عود کر آتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کی کہ طبیب لوگ ہمارے بیماروں کو پیرہیز کا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ ہم اہل بیت سوائے خرماء کے اور کسی چیز کا پیرہیز نہیں کرتے۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم اپنا علاج سبب اور ٹھنڈے پانی سے کرتے ہیں۔ پھر اُس نے عرض کیا کہ خرمے سے پیرہیز کیوں کیا جاتا ہے؟ فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر علیہ السلام کو بیماری کی حالت میں خرمے سے پیرہیز کرنے کو حکم دیا تھا۔

دوسری روایت میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے پوچھا کہ بیمار کو کتنے روز پیرہیز کرنا چاہیے؟ فرمایا دس دن۔ دوسری روایت میں ہے کہ گیارہ دن۔ ایک اور صحیح حدیث میں فرمایا کہ سات دن سے زیادہ پیرہیز کچھ نفع نہیں کرنا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیرہیز اسے نہیں کہنے کہ اُس چیز کو مطلق نہ کھاؤ بلکہ کھاؤ مگر کم کھاؤ۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران تے بارگاہِ اہدیت میں عرض کی کہ پروردگار! بیماری اور تندرستی کس کے ہاتھ ہے؟ خطاب ہوا کہ میرے۔ عرض کی پھر حکیم کیا کرتے ہیں فرمایا لوگوں کا دل خوش کر دیتے ہیں۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر براور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اُن حضرت سے بیماروں پر دُعا پڑھنے اور اُن کے لئے تعویذ لکھنے اور اُن کو داغ دینے کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا کہ داغ دینے کا اور ایسی دُعائیں پڑھنے کا جن کے معنی تم جانتے ہو کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت سے ایک شخص نے پوچھا کہ میری غرض ایک عیسائی طبیب سے متعلق ہے میں اُس کے پاس علاج کرانے جاتا ہوں اُسے سلام بھی کرنا پڑتا ہے اور دعائیں بھی دینی پڑتی ہیں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ تیری دعا اور سلام اُسے کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی۔

دوسری حدیث میں فرمایا جب تک ممکن ہو اطبا سے معالجے کے لئے رجوع مت کرو۔ کیونکہ معالجے کی عادت مثل تعمیر عمارت کے ہے کہ وہ تھوڑی تھوڑی ہو کر بہت ہو جاتی ہے۔ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب تک مرض صحت پر غالب نہ آجائے کسی مسلمان کے لئے ودا کرنا زیبا نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کی صحت تندرستی پر غالب ہو اور پھر وہ (خفیف امراض میں) علاج کرائے اور مرجائے میں اُس سے ناراض ہوں۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص ایسے امراض میں جن میں صحت مرض پر غالب رہتی ہے دوا پیئے اور مرجائے تو اُس نے گویا خودکشی کی۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا۔ آیا یہودی اور نصرانی طبیبوں سے معالجہ کر سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ شفا تو خدا کے ہاتھ ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آدمی دوا پیتا ہے کبھی تو وہ مرجاتا ہے اور کبھی اچھا ہو جاتا ہے مگر اکثر تو اچھا ہی ہوتا ہے۔ (اس میں رمز کیا ہے؟) فرمایا حق تعالیٰ نے دوا پیدا کی ہے اور شفا بھی اُسی کے ہاتھ ہے اور کوئی بیماری اُس نے ایسی نہیں پیدا کی جس کی دوا نہ ہو مگر سب ہے کہ دوا پیتے وقت خدا کا نام لیا کرے۔ (یعنی محض دوا پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اُس سے بھی اعانت طلب کرے جس کے قبضہ قدرت میں مرض کا بھیجنا۔ دوا میں تاثیر بخشتا۔ صحت عطا فرمانا سب کچھ ہے۔)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لوگوں نے کسی عورت یا مرد کی نسبت دریافت کیا کہ اُس کی آنکھوں سے کالا کالا پانی بہتا ہے اور معالجہ یہ کہتے ہیں کہ تیری آنکھوں میں سلامی پھیر جاؤ

کی اور یہ ضرور ہے کہ مہینہ بھر یا چالیس دن تک بے حس و حرکت چیت لیٹنا پڑے گا اس حالت میں نماز اشاروں سے پڑھتی ہوگی اس کے باسے میں کیا حکم ہے ؟ فرمایا چونکہ اُس کی حالت اضطرار کی سے معاینہ کی ہدایت پر عمل کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ پیغمبروں میں سے کوئی پیغمبر بیمار ہو گئے اُنھوں نے کہا کہ میں دوا نہ کروں گا جس نے مجھے بیمار کیا ہے وہی تندرست بھی کرے گا حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب تک تم علاج نہ کرو گے میں شفا نہ دوں گا ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک طبیب نے اُن حضرت سے عرض کی کہ میں رنجوں کو کاٹ کاٹ کے آگ سے داغ دیتا ہوں ۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ۔ پھر اُس نے عرض کی کہ میں کڑوی کڑوی دوائیں جن میں سمیت بھی ہوتی ہے جیسے غار بنڈوں وغیرہ لوگوں کو پلاتا ہوں ۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ۔ پھر اُس نے عرض کیا کبھی لوگ مر بھی جاتے ہیں ۔ فرمایا مر جایا کریں تیرے ذمہ کوئی مواخذہ نہیں ۔ اُس نے عرض کیا کبھی میں شراب اور بوزہ بھی پینے کو دیتا ہوں ۔ فرمایا کہ حرام میں شفا نہیں ہے ۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کی کہ بعض لوگ دوا نہیں پینے اُن کے درد وغیرہ کا علاج اور تدبیروں سے کیا جاتا ہے جیسے کہیں وغیرہ کھانسنے سے ان صورتوں میں لکھی تو آرام ہو جاتا ہے مگر کمتر جاتے ہیں ۔ فرمایا جس طرح تو کرتا ہے کئے جا ۔

ایک اور حدیث میں ہے لوگوں نے عرض کیا کہ ایک شخص آدمیوں کے بدن پر داغ دیتا ہے اُس سے کبھی کبھی آدمی مر جاتے ہیں ۔ فرمایا کہ ایک شخص حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے زمانے میں لوگوں کے بدن داغ دیا کرتا تھا ایک تیرے خود آخفتہ نے یہ کیفیت مدتھ کی اور منہ فرما دیا ۔

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ کوئی دوا ایسی نہیں جو بدن میں کوئی نہ کوئی مرض نہ پیدا کرے اور اس تدبیر سے زیادہ نافع کوئی تدبیر نہیں ہے کہ جب تک مجبوری نہ دیکھے نظام جسمانی میں دست اندازی نہ کرے ۔

قسم بقسم کے بخاروں کا علاج

بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ہم بخار کا علاج کچھ نہیں کرتے سوائے اس کے کہ سیب کھاتے ہیں اور سرد بدن پر ٹھنڈا پانی ڈالتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخار جہنم کے اخراجات ہیں اُس کی حرارت کو ٹھنڈے پانی سے فرو کر دو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بخار کے دفعیہ کے لئے دُعا اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ کوئی چیز نفع بخش نہیں۔

مفضل سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گرمی کے موسم میں گیا۔ حضرت کو بخار تھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ حضرت کے سامنے ہرے ہرے سیبوں کا ایک طبق بھرا ہوا رکھا ہے۔ میں نے عرض کی یا مولا لوگ تو سیب کو بخار کے لئے اچھا نہیں جانتے آپ نے فرمایا نہیں یہ تو بخار کو کھونے والا ہے اور حرارت کو کم کرنے والا۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین تولہ قند ٹھنڈے پانی میں گھول کر نہاڑتھ پینا بخار کے لئے بہت نافع ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی عبادت کو لگے۔ اُن حضرت کو بخار تھا فرمایا کہ سنجید کھاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدن میں کھجی کا زیادہ ہونا بلیغ زیادہ آنا سر کا درد اور ٹھنسیاں بھجھوئے زیادتی خون کی علامت ہیں۔

حضرت امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حرارت بخار کو ٹھنڈے پانی اور بنفشہ سے اور موسم گرما میں ٹھنڈا پانی بدن پر ڈالنے سے فرو کر دو۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم اہل بیت کا

لہ سنجید ایک قسما شیریں پھل ہے جو عناب یا جنگلی بیر سے مشابہ ہوتا ہے۔

ذکر بخاری اور ہر قسم کے مرض سے شفا کا اور شیطانی دوسو سوں سے خلاصی کا موجب ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ بارش کا پانی پیو کہ وہ پیٹ کو صاف کر دیتا ہے اور ہر قسم کے امراض کو دفع کر دیتا ہے۔ حدیث معنیہ میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص سے دریافت کیا کہ تم اپنے مریضوں کا علاج کن کن چیزوں سے کرتے ہو؟ عرض کی کہ دوی کر دوی کر دوی کر دیتے ہیں۔ فرمایا جب کوئی بیمار ہو سفید قند پانی میں گھول کر پلا دیا کہ جس خدا میں یہ قدرت ہے کہ کر دوی دوا سے شفا دیتا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ میٹھی سے شفا دیدے۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ کباب بخار کو دفع کرتا ہے (خصوصاً تب لرزہ کو)۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ ٹھنڈا پانی بھی بخار کو دفع کرتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ میں دو مہینے بیمار رہا خدا نے مجھے الہام کیا اُس کے مطابق میں نے حکم دیا کہ تھوڑے چاول دھو کر چھون لیں اور چکی میں دل لیں اس دلیہ میں سے تھوڑا سا باریک کوٹ کر روغن زیت میں ملا لیا اور تھوڑا سا پانی میں ان دونوں کا ملا کر کھانا تھا کہ بخار جاتا رہا۔ یہ بھی فرمایا کہ پیغمبروں کی اولاد کا بخار اوروں کی بہ نسبت دُگنا ہوتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخار کا علاج نین چیزوں سے کرنا چاہیئے قے۔ پسینہ۔ مسہل۔

ابراہیم جعفی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر چوتھیا بخار کی شکایت کی فرمایا کہ مصری یا قند پیس کر پانی میں ڈال لو اور نہاؤ منہ جب پیاس لگے اس میں سے پی لو۔ اس ہدایت پر عمل کرنے سے بہت جلد آرام ہو گیا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے تیسرے دن کے پُرانے بخار کے لئے یہ علاج ارشاد فرمایا کہ کالے دانے یعنی کلونجی کو شہد میں ملا کر تین انگلیاں چاٹ لیا کہ کیونکہ یہ دونوں چیزیں مُنفید ہیں۔ شہد کی نسبت تو خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگوں کے لئے شفا ہے اور کالے دانے یعنی کلونجی کے لئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہیں کہ اُس میں سوائے موت کے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ چوتھیا بخار کے لئے سب سے اچھی یہ تدبیر ہے کہ باری دالے دن قانوسے میں شہد اور بہت سی زعفران ملا کر کھالیں اور اُس دن سوائے اس کے

کہتا ہے کہ اس عمل کے کرتے ہی بخارا یا جانا بہ جیسے میں قید سے چھوٹ گیا۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت کے فرزندوں میں سے ایک صاحبزادہ بیمار ہو گیا آپ نے حکم دیا کہ دس مرتبہ یا اللہ یا اللہ کہو کیونکہ کوئی بندہ مومن ایسا نہیں کہ وہ دس مرتبہ خدا کو پکارے اور خدائے تعالیٰ اُسے لبیک کہہ کے جواب نہ دے جس کا یہ مطلب ہے کہ "اے میرے بندے میں تیری استدعا سننے کو موجود ہوں کہہ کیا کہتا ہے اُس وقت اپنی حاجت بیان کرے۔"

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو کوئی مرض لاحق ہو سات دفعہ سورہ الحمد پڑھے اغلب ہے کہ آرام ہو جائے گا۔ اگر پھر بھی آرام نہ ہو تو ستر مرتبہ پڑھے میں ضامن ہوں کہ اس مرتبہ اُسے ضرور آرام ہو جائے گا۔

حدیث معتبر میں داؤد زہری سے منقول ہے کہ میں مدینہ منورہ میں سخت بیمار ہو گیا تھا جب یہ خبر جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کو پہنچی تو حضرت نے مجھے لکھا کہ ایک صاع گہیوں منگالے اور چت بیٹ کر وہ گہیوں اپنے سینے پر ڈال لے اور یہ دُعا پڑھ۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ اِذَا سَالَکَ بِہِ الْمَضْطَرُّ کَشَفْتَ مَا یَہْمُ مِنْ ضَمَرٍّ وَّ مَکْنَنٍ لَّہِ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْنٰہُ خَلِیْفَتَکَ عَلٰی خَلْقِکَ اَنْ تَصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰہْلِیْبَیْتِہِ وَاَنْ تَعَا فِیْنِیْ مِنْ عِلَّتِیْ۔ اس کے بعد سیدھا ہو بیٹھا اور اُن گہیوں کو جمع کرے اور وہی دُعا پڑھ۔ پھر گہیوں کے چار حصے کر کے ایک ایک حصہ ایک ایک فقیر کو دیدے اور تیسری مرتبہ پھر وہی دُعا پڑھ لے۔ داؤد کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس طرح میری بیماری جاتی رہی جیسے کوئی قید سے چھوٹ جاتا ہے اور میں بہت سے لوگوں نے اس کے مطابق عمل کیا اور سخت سخت مرضوں سے شفا پائی۔

حدیث صحیحہ میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ جب بیمار کے پاس جاؤ سات مرتبہ یہ کہو۔

۱۔ سید میں نیچے سے تیرے اس عمل کے وسیلے سے سون کرتا ہوں جس کے وسیلے سے مضطر نے جس دفعہ مجھ سے سوال کیا نہ صرف تو نے اُس کی تسخیر فرمائی بلکہ اُس کو زمین پر تسلط بھی بخشا اور اپنی مخلوق پر اُس کو اپنی طرف سے خلیفہ مقرر فرمایا تو خدا و آل محمد پر درود بھیج اور مجھے اس بیماری سے شفا عنایت فرما۔

لَمْ أُعِيذْكَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ مَنْ عَرِقَ لُغَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ سورہ الحمد قتل ہوا اللہ وانا انزلنا اور آیت الکرسی پر ہو بھج پر ہمارے پہلو پر کلمے کی انکلی سے یہ لکھو ۱۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ جِدَّكَ الرَّقِیْقَ وَعَظْمَهُ الدَّقِیْقَ مِنْ نَوَازِلِ الْحَرْبِ ۲۔ یَا اَمُّ مَلَدٍ اِنْ كُنْتُ مُنْتَبِطًا بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا تَاْخِیْ لِحِمِّیْ وَلَا تَشْرِیْ بِلِدَمٍ وَلَا تَنْهَیْ الْجَسْمَ وَلَا تُصَدِّعِی الْوَأْسَ وَاسْتَقِیْ عَنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانَةٍ (یہاں نام اُس کا اور اُس کی ماں کا لکھو) اِلٰی مَنْ یَّجْعَلُ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِلَّا اللهُ رَبُّهُ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرَکُوْنَ عَلَوًا کَبِیْرًا۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ بیمار اپنا سر گریبان میں ڈال کر اذان و اقامت کہے اور سورہ حمد اور معوذتین ایک ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ اور انا انزلنا و آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ پڑھے کہ یہ کہے ۱۔ اَعِیْذُ نَفْسِیْ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَةِ اللهِ وَعَظَمَةِ اللهِ وَسُلْطَانِ اللهِ وَجَمَالِ اللهِ وَكِبَالِ اللهِ وَجَمْعِ اللهِ وَبِرُّسُولِ اللهِ وَبِعِزَّتِهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰیهِمْ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَمْرًا اللهُ مِنْ شَرِّ مَا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِكَ اَللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ اَللّٰهُمَّ اَشْفِنِیْ بِشَفَاعَتِكَ وَدَاوِیْ بِدَوَائِكَ وَعَافِنِیْ مِنْ بَلَائِكَ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ شمنص نے اُن حضرت سے شکایت کی کہ مجھے بہت دنوں سے بخار آتا ہے کسی طرح نہیں جاتا۔ فرمایا ایک برتن پر آیت الکرسی لکھ کر اُسے دھو کر پیار۔ ایک معتبر کتاب میں منقول ہے کہ بخار کے لئے یہ دُعا لکھ کر دہنے بازو پر باندھ لے اول

۱۔ میں تجھے خدا سے بزرگ کی پناہ میں دیتا ہوں جو بڑے عرش کا مالک ہے کہ تو بغض کی خرابیوں سے اور آگ کی پھش سے محفوظ رہے ۲۔ یا اللہ تو اس بندے کی نرم نرم جلد اور نازک نازک ہڈیوں پر رحم فرما اُن کو اس طیش کی تیزی سے بچالے بخار اگر تو خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے تو اس کا گوشت نہ کھا اس کا خون نہ پی اس کے جسم کو لاغر نہ کر اور اس کے سر کو درد کی تکلیف نہ دے۔ اور اس شخص سے کسی ایسے شخص میں چلا جا جو اور معبودوں کو خدا کا شریک گردانتا ہو۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور جن جن جھوٹے معبودوں کو لوگ اُس کا شریک گردانتے ہیں اُن سے اُس کی شان کہیں زیادہ رفیع اور عظیم ہے اور اُس کے بلند مرتبے کو کوئی نہیں پاسکتا۔ ۳۔ میں اپنے نفس کو جن چیزوں سے ڈرتا ہوں ان کے شر سے اللہ کی عزت۔ عظمت۔ شوکت۔ جہاں۔ کمال۔ مآرہ خاص اُس کے رسول اور رسول کی عظمت ان سب پر اللہ کی رحمت ہو اور اُس کے دایان امر کی پناہ میں دیتا ہوں اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور سوائے خدا کے بزرگ و برتر کسی چیز میں قوت و قدرت نہیں ہے یا اللہ تو محمدؐ اور آں محمدؐ پر درود بھیج۔ یا اللہ تو مجھے اپنی قدرت شافیہ سے شفا دے اور اپنی دوا سے مجھے اچھا کر دے اور اپنی بلا سے مجھے بچالے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِكَمَلَاتِ اللّٰهِ اَنْتَ مَا
 كَانَهَا لَتُنْفِیْ لَوْ یَجِیْ وَرُھَنَیْ بِرَّ وَاَوْجُوْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَرَزَعُوْ بَرَّ وَاَوْجُوْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ
 وَتَسَامَعُوْ الْعَامَّةُ وَالْمَلَمَّةُ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالتَّهَارِیْمِ وَمِنْ شَرِّ فُتَاكِ الْعَرَبِ
 وَالْحِجَمِ وَمِنْ شَرِّ فَسْتَةِ الْحِجْرِ وَالْوُشِّ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشَرِّ كَلِّهِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ
 ذِیْ شَرٍّ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ هُوَ اَخِذٌ بِمَا صَبَّحَتْهَا اَنْ رَّبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ رَبَّنَا
 عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاٰیٰتِكَ اَنْبَنَّا وَاٰیٰتِكَ اَمْصِیْرُ یَا نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَاَسْلَمًا عَلٰی اِبْرٰهَیْمَ
 وَاَرْدُوْا بِہِ كَیْدًا فَجَعَلْنَا هُمُ الْوٰخَسِرِیْنَ كُنْ بَرْدًا وَاَسْلَمًا عَلٰی فُلُوْنِ بْنِ فُلَانٍ
 یہاں نام بیمار اور اس کی ماں کا لکھا جائے۔ رَبَّنَا رَتُوْا اِخِذْنَا اِنْ تَسِیْنَا وَاُخْطَا نَا
 رَبَّنَا وَاَوْ تَحْجِلْ عَلَیْنَا اَصْرًا کَمَا حَمَلْتَنَا عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَاَوْ تَحْمِلْنَا مَا رَاحَتْ
 لَنَا بِہِ وَاَعْفُ عَنَّا وَاَغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ
 حَسْبِیْ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا وَتَوَكَّلْ عَلَی الْحِیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوتُ وَ
 سَبِّحْ بِحَمْدِہِ وَکَفِّ بِہِ بِذُنُوْبِ عِبَادِہِ خَبِیْرُ الْبَصِیْرِ اِلَّا ہُ اللّٰہُ وَحْدَہُ لَا
 شَرِیْکَ لَہُ صَدَقَ وَعْدُہُ نَصَرَ عَبْدُہُ وَهَزَمَ الْوَحْزَابَ وَحْدَہُ مَا شَاءَ اللّٰہُ
 لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ کَتَبَ اللّٰہُ لَا غَلْبَ لَنَا اَنَا رَرَسُلِیْ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ ذَرِیْرٌ اِنْ حَزَبَ
 اللّٰہُ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَمَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰہِ فَقَدْ هُدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَصَلِّیْ
 اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ ۔

اے اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے میں تمام اُن چیزوں کے شر سے جن کو اُس نے پیدا
 کیا اور جن پر بے زہر دار اور گردنا جا نوروں کے شر سے نہ نظر لگ جائے سے رات دن کے ہر وقت سے عرب و
 عجم اور جن و انس میں جو بدکار ہیں اُن کے شر سے۔ شیطان اور اس کے جیہوں سے۔ ہر شر والے کے شر سے۔ ہر جانور
 کے شر سے جس کی تقدیر خدا کے ہاتھ میں ہے خدا کے اُن کامل کلمات کی پناہ مانگتے ہوں جن سے نیک باہر ہو سکتا
 ہے نہ بد بلکہ شک و شبہ میرا پروردگار راہِ راست پر ہے۔ اے پروردگار رہا مجھ و سب کچھ پر ہے اور جب لوٹیں گے
 تو تیرے ہی پاس پہنچیں گے۔ اے آگ تو ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی ہو جا مگر وہ سلامت ہے کافروں نے تو ابراہیمؑ سے
 ملکر نہ چاہا تھا۔ مگر ہم نے ایسا انتظام کیا کہ ٹوٹے میں دی ہی ہے۔ اے بخار فلاں ابن فلاں پر ٹھنڈا ہو جا مگر وہ
 سلامت ہے۔ اے پروردگار ہم سے کوئی بھول چوک ہو جائے تو مواخذہ مت کر۔ یا اللہ ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو
 ہم سے پہلوں پر نہ تھا۔ اے پروردگار رہا بار بار یہاں نہ ہو جو ہم سے اٹھنے لگے اور ہماری خصلتوں کو ممان کر جائے
 گناہوں کو بخش دے اور ہم پر رحم کر کیونکہ تو ہی راقا ہے اور ہم کو کافروں کی قوم پر غالب کر۔ میرا اللہ ہی ہے بیٹے

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات کے بعد کوئی دس دن میں گھر سے نکلا تو رستہ میں حضرت امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی۔ فرمایا کہ اے سلمان جناب فاطمہؑ کے لئے بہشت سے کچھ تحفے آئے ہیں اور وہ کچھ تمہیں بھی دینا چاہتی ہیں تم وہاں ہو آؤ۔ میں دوڑا ہوا ان حضرت کی خدمت میں پہنچا مجھ سے فرمانے لگیں کہ اے سلمان کل میں یہیں بھیٹی تھی جہاں اس وقت بیٹھی ہوں گھر کا دروازہ بند تھا وفات جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کا غم تو میرے دم کے ساتھ ہے مگر کل ساتھ ہی اس کے یہ بھی ٹکڑھی کہ اب فرشتوں کا آنا اور وحی الہی کا مانا بھی اس گھر سے جاتا رہا۔ یکایک دروازہ کھلا اور تین کنواری بڑیاں اندر آئیں۔ اُن کا حسن و جمال اُن کی نفست و نزاکت اُن کی خوشبو اس طہ بیان سے باہر ہے۔ میں اُنھیں دیکھتے ہی کھڑی ہو گئی اور اُن سے دریافت کیا کہ تم اہل زمین سے ہو؟ اُنھوں نے بصد ادب عرض کیا کہ ہم اہل زمین سے نہیں ہیں بلکہ پروردگار عالم نے بہشت سے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور ہمیں آپ کی ملاقات کا حد سے زیادہ اشتیاق تھا اس کے بعد میں نے اُن میں سے جو سب سے بڑی معلوم ہوتی تھی اُس سے سوال کیا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے عرض کی مقدودہ میں نے کہا کہ تیرا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ اُس نے کہا اس وجہ سے کہ مجھ کو خدا نے مقداد ابن اسود کے لئے پیدا کیا ہے۔ پھر میں نے دوسری سے دریافت کیا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ باذرہ میں نے اُس کے نام کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ میں ابو ذر غفاری کے لئے ہوں۔ پھر میں نے تیسری سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے عرض کی سلم۔ اُس کے نام کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ مجھے سلمان فارسی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جسے آپ کے والد ماجد نے آزاد کیا ہے۔

(یہ سبھی قصے سے آگے)

کافی بے سوئے اللہ کے کوئی معبود نہیں اُسی کو پناہ دوگا۔ بدو اور ایسے زندہ پر بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی تعریف کی نسبتیں پڑھو کیونکہ اپنے بندوں کے گناہوں سے پورا پورا خیر دار تو جی ہے۔ سوائے خدا کے کیا اور شریک کے؟ کوئی معبود نہیں جس نے پناہ دے دینا اور اپنے بندے کی مدد کی اور خود ان گروہوں کو شکست دیدی جو اُس کے رسول پر چڑھ آئے تھے جو اللہ جانتا ہے وہ موتا سے سوائے اُس کے کسی میں طاقت نہیں اللہ نے یہ لکھ دیا کہ میں ہمیشہ سے رسول ضرور غالب آئیں گے اس میں تو شک ہی نہیں کہ اللہ زیر دست ہے اور غالب ہے اور جانشین و شہرہ اللہ کا وہ بھی غالب ہے اور جو شخص خدا کی راہ پر چلنے لگا بلا شک اُس کو سیدھا راستہ مل گیا اور خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی آل پاکیزہ پر دود و رحمت بھیجے۔

یہ قصہ بیان فرما کے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے فرمایا کہ وہ میرے لئے کچھ چھوڑے بھی لائی
 تھیں جو قدیم بڑی سے بڑی روٹیوں سے بڑے ہیں اور رنگ میں برف سے زیادہ سفید اور
 خوشبو میں مشک سے زیادہ خوشبودار حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ ارشاد
 فرما کر جناب مخدومہ نے ایک مجھے بھی عنایت فرمایا اور یہ حکم دیا کہ آج رات کو اسی سے افطار
 کرنا اور صبح کو گٹھلی مجھے دیجی نا میں وہ چھوڑا رہے کہ جلا اب اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ میں سے جس کو وہ کے پاس سے ہو کر گزرتا تھا وہ یہ کہتے تھے کہ سلمان کیا تم مشک نفل
 میں لئے جاتے ہو؟ میں اُن سے صاف کہہ دیتا تھا کہ مشک نہیں ہے مگر یہ بھی بتاتا تھا کہ
 کیا ہے حاصل کلام جب افطار کا وقت آیا تو میں نے وہ چھوڑا سب کھا یا مگر گٹھلی کا نشان
 بھی نہ تھا۔ دوسرے دن مخدومہ کو نین کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اُس میں نو گٹھلی نام کو
 بھی نہ تھی۔ فرمایا گٹھلی کہاں سے ہوتی یہ تو اس و زنت کا پھل تھا جو خدائے تعالیٰ نے
 میری دعا کے سبب لگایا ہے جو میرے والد نے مجھے تعلیم فرمائی ہے اور میں اُسے
 صبح و شام پڑھتی ہوں۔ سلمان نے عرض کی کہ اے سیدہ وہ دعا تو مجھے بھی بتا دیجئے۔
 فرمایا اچھا اگر تم یہ چاہتے ہو کہ جب تک زندہ رہو کبھی بخار میں مبتلا نہ ہو تو یہ دعا روز پڑھ
 یا کرو۔ اے یسے اللہ الرحمن الرحیم یسے اللہ التور یسے اللہ التور التور یسے اللہ
 نور یسے اللہ الذی ہُوَ مَدْبُرُ الرُّمُورِ یسے اللہ الذی خَلَقَ التَّوْرَ مِنَ النُّورِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
 الذی خَلَقَ التَّوْرَ مِنَ النُّورِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَ عَلَى الطُّورِ فِی کِتَابٍ مَّسْطُورٍ فِی رَقٍّ مَّنْشُورٍ یَقْدِرُ
 مَقْدُورٌ عَلَى نَبِیِّ مَحْبُورٍ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الذی ہُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُورٌ وَبِالْفَخْرِ مَشْهُورٌ وَ عَلَى
 السَّوَاءِ وَالضَّرَاءِ مَشْکُورٌ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلَى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّاهِرِیْنَ۔

اے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نور ہے اللہ کے نام
 سے شروع کرتا ہوں جو تمام نوروں کا نور ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو ہر نور سے بڑھا ہوا نور ہے اللہ کے نام سے شروع
 کرتا ہوں جو تمام امور کا تدبیر کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس نے نور کو نور سے پیدا کیا۔ سب تعریف
 اُس اللہ کے لئے ہے جس نے نور سے نور کو پیدا کیا اور نور کو کوہ طور پر رکھی ہوئی کتابوں میں پیٹے ہوئے کاغذ میں مقرر کئے
 ہوئے انداز سے کے مطابق صاحب شعور نبی پر نازل کیا۔ سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس کا ذکر عزت سے کیا
 جاتا ہے اور جس کی شہرت فخر کے ساتھ ہے اور جس کا ہر مصیبت اور آفت میں شکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے سردار
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی آل پاک پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

سلمان فرسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہودی مکہ اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہزار آدمیوں سے زیادہ کو تعلیم کی جن کو بنی ریحی سب نے اس کی برکت سے نجات پائی۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا کوئی لڑکا بیمار ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھو **اَللّٰهُمَّ اَشْفِنِيْ بِشِفَاكَ دَوَادِيْ يَسَدِ دَارِكَ دَعَا فَنِيْ مِنْ بَلَدِكَ فَاَنِيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ**۔

چوتھیا بنجر کے واسطے منقول ہے کہ اس آیت کو لکھ کر بیمار کے بازو پر باگھے میں باندھے۔ **سُبْحَانَكَ كُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ**۔

دوسری روایت میں ہے کہ اس دعا کو بچہ رکے وائیں بازو پر باندھیں **بِسْمِ اللّٰهِ نَزَّلْنِ الرَّحِيْمَ وَلَوْ اَنْ قُرْاْنَا سُبُوْرَتٍ بِهٖ الْجِبَالُ اَوْ قُطِعَتْ بِهٖ الْاَرْضُ اَوْ كَلَّمَتْ بِهٖ اُمُوْقٌ بَلِ اللّٰهُ اَرْوَمُ جَبِيْعًا يَّا شَانِيْ يَّا كَا فِيْ يَّا مُعَا فِيْ وَبِاَلْحَقِّ اَنْزَلْنَاكَ وَبِاَلْحَقِّ نَزَلَ يَّا سَمِ فُلَا نِ بْنِ فُلَا نِ** (یہاں تمام بیمار اور اس کے باپ کا لکھیں) **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ اِلٰى اللّٰهِ وَ عَنِ اللّٰهِ وَ لَوْ غَالِبَ اِلَ اللّٰهِ**۔

منقول ہے کہ تپ و لرزہ کے لئے یہ آیتیں لکھ کر بیمار کے بازو پر باندھیں۔ **سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَجَ الْبُحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بُوْرُخٌ لَّوْ يَنْفِيَانِ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَجِجْرًا فَحُجُوْرًا يَا تَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اَلَا اِنَّ حَرْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا**

لے یا اللہ تو مجھے اپنی شف سے آرام دے اور اپنی دعا سے میرا علاج کر اور اپنی بلا سے مجھے نجات دے بلاشبہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں۔ اسے آگ ابراہیم کے لئے تھنڈی ہو جاگدوہ ہر طرح صحیح و سالم ہے۔ اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں جو بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اگر قرآن کے ذریعہ سے بیمار چلائے جائیں یا زمین بھرا دی جائے یا مردوں سے باتیں کرادی جائیں (تو بھی کفار یا مین نہ ٹالیں گے) تاہم اللہ میں یہ سب قدرت موجود ہے۔ اسے شفا دینے والے نے کفایت کرنے والے سے یقین بخشنے والے۔ ہم نے حق کے ساتھ اسے نازل کیا ہے اور وہ حق کے ہی ساتھ تازن ہوا ہے (بنام فلاں ابن فلاں) اللہ کے نام سے ابتدا ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے اور اللہ ہی پر سہارا ہے یہ مرض بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور رسول اللہ اللہ کے دوسرے کوئی غائب نہیں۔ اس میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں خدا نے میٹھا اور کھاری دوسمندر ملائیے ان دونوں کے بیچ میں ایک پردہ حائل ہے کہ ایک دوسرے پر اثر نہیں ڈال سکتا ان دونوں کے بیچ میں ایک پردہ اور زبردست آرقاں کر دی ہے۔ اسے آگ تو ابراہیم کے لئے تھنڈی ہو جائے گداس طرح کہ وہ صحیح و سالم ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ حقیقت میں خدا کا کردہ سب پر غائب ہے تحقیق ہم نے اپنے ان بندوں سے جنہیں ہدایت کے لئے بھیجی تھی نصرت کا وعدہ کیا تھا یعنی ان کو ہماری طرف سے مدد پہنچے گی اور ہمارا کردہ جو ان کا طرف دار ہے سب رتی ب آئے گا۔

عِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ اِنَّهُمْ لَمَنْ مَنَعُوهُمْ اَنْ يَنْتَوُوا وَ اِنْ جُنَدًا لَهُمُ الْعَالِيُونَ .

۵

جامع دعائیں اور نافع دوائیں

حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے در وہو اُسے چاہیے کہ ورد کی جگہ اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے ۔ اَللّٰهُ رَبِّیْ حَقًّا لَا اَشْرَکَ بِهٖ شَیْءٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَهَا وَ لِکُلِّ عَظْمَةٍ فَفَرَّجْهَا عَنِّیْ ۔

دوسری معتبر روایت میں فرمایا کہ بسم اللہ کہہ کر ورد کی جگہ یہ ہاتھ پھیرے اور سات مرتبہ کہے ۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِجَنَّةِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَ اَعُوْذُ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا اَحَدٌ رَّوَّی عَنْ شَرِّ مَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِیْ ۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ ورد کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ کہے اور ہاتھ پھیرے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِہٖ وَ اٰحْوَالُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَمْسَحْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ ورد کی جگہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یا کم از کم تین مرتبہ یہ کہے ۔ اٰیُّهَا الْوَجُّعُ اَسْكُنْ بِسُكْنَةِ اللّٰهِ وَ قَرِّبْ بِوَقَارِ اللّٰهِ وَ اَلْجَحْزْ بِجَحَاِزِ اللّٰهِ وَ اِهْدِ بِهَدَاِیِ اللّٰهِ اُعِیْذُكَ اٰیُّهَا الْاِنْسَانُ بِمَا اَعَاذَ اللّٰهُ بِهٖ عَرْشُہٗ وَ مَلٰئِکَتُہٗ یَوْمَ الرَّجْعَةِ وَ الزَّلٰوٰتِلِ ۔

۱۔ اللہ میرا پروردگار برحق ہے جس کا شریک میں کسی شے کو نہیں گردان سکتا ۔ یا اللہ ہر بزرگی تیرے لئے ہے اور اس عضو کو آرام دینا تیرا ہی کام ہے اس تکلیف کو مجھ سے دور فرما ۔ ۲۔ میں اللہ کی عزت و قدرت و عظمت و مقربین بارگاہ رسول خدا اور اسمائے پاک کی پناہ مانگتا ہوں کہ جن چیزوں سے مجھے اپنی جان کا خوف ہے اور جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں ان کے شر سے محفوظ رہوں ۔ ۳۔ اللہ کے نام اور اللہ کی ذات اور محمد مصطفیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں سوائے اللہ کے کسی کوئی طاقت اور قدرت نہیں ہے ۔ یا اللہ جو تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے اُسے دور فرما ۔ ۴۔ لے ورد خدا کی تسلی سے ساکن ہو جا اور اللہ کے وقار سے قرار پکڑ اور اللہ کے ٹھہرنے سے ٹھہر جا اور اللہ کے آرام دینے سے آرام لے لے انسان میں تجھے اُس چیز کی پناہ میں دیتا ہوں جس کی خدا نے اپنے عرش اور فرشتوں کو زلزلے کے دن پناہ دی تھی ۔

معتبر روایت میں آیا ہے کہ ہر بیماری کے لئے یہ دُعا پڑھیں۔ لے یا منزل الشفاء و
مذهب الداء انزل علی مائی من داء شفاء۔

حضرت امیر المؤمنین صواۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کے جسم میں کوئی تکلیف
پیدا ہو جائے تو اسے من سب ہے کہ یہ دُعا پڑھے کہ اُس کی برکت سے کوئی درو یا مرض اُس کو
نقصان نہ پہنچ سکے گا۔ اَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ عَلٰی الْاَشْيَاءِ اُعِيذُ نَفْسِيْ
بِجَبَّارِ السَّمَاءِ اُعِيذُ نَفْسِيْ مِنْ اَنْ يُّصْرَمَ مَعِ سَمِهِ دَاۤءُ اُعِيذُ نَفْسِيْ بِالَّذِيْ اَسْمُهُ
بِرُكَّةٍ وَ شَفَاءٍ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے درو پیدا ہوا ہے یا پیے
کہ درو کی جگہ ہاتھ رکھ کر خلوص نیت سے یہ آیت پڑھے خواہ مرض کچھ ہی ہو خدا آرام دے گا۔
وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ اِلْحْسَارًا۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو سورہ حمد اور قل ہو اللہ احد سے آرام نہ ہو اُسے
کسی چیز سے آرام نہ ہوگا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کو کوئی مرض لاحق ہو تو یہ کہے۔
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَآهْلِ بَيْتِهِ وَاعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ
قُدْرَتِهِ عَلٰی مَا يَشَاءُ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے انھیں حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر
بیماری کی زیادتی اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دُعا پڑھا کر۔

لے شفا کرنے والے اور لے بیماری کے کھونے والے جو بیماری میرے جسم میں ہے اُس کو شفا عنایت فرما۔ لے میں اللہ
کی عزت اور جو قدرت اُس کو اشیاء پر حاصل ہے اُس کی پناہ مانگتا ہوں میں اپنی جان کو آسمان قائم کرنے والے کی
پناہ میں دیتا ہوں میں اپنی جان کو اُس کی پناہ میں سونپتا ہوں جس کے نام لینے سے کوئی بیماری نقصان نہیں پہنچا
سکتی میں اپنی جان کو اُس کی پناہ میں دیتا ہوں جس کا نام برکت و شفا ہے۔ ۱۳۔ ہم نے قرآن میں بعض ایسی چیزیں
نام کی ہیں جو مومنین کے لئے رحمت اور موجب شفا ہیں مگر خدا ناطوں کی ترقی فقط نقصان ہی میں کرتا ہے۔ لے اللہ
کے نام اور اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں خدا اپنے رسول اور اُن کے اہل بیت پر درود بھیجے جو تکلیف
مجھے معلوم ہوتی ہے اُس کے شر سے خدا کی عزت کی اور اُس کی قدرت کی جو اُسے حاصل ہے پناہ مانگتا ہوں۔

لَهُ رَوْحٌ وَأَوْقَاةٌ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ أَلَمْ يَكُنْ لَهُ الْيَمِينُ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
وَلِيٌّ مِّنَ الدُّنْيَا وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرًا -

حدیث معینہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت موسیٰ ابن عمران
علی نبینا وعلیہ السلام نے خدا سے غلبہ رطوبت کی شکایت کی خدائے تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہڑ
بھیڑا۔ آنولہ۔ شہد میں ملا کر خمیر کر لو اور کھاؤ۔ یہ بیان کر کے حضرت نے فرمایا کہ اسی کو تم لوگ
اطریفیل کہتے ہو۔

طب الامہ میں روایت ہے کہ شخصی نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر
عرض کی کہ میرے پڑوس میں ایک شخص کو بچھو نے کاٹا ہے خوف ہے کہ شاید وہ مر جائے حضرت نے
فرمایا کہ اُسے وہ جامع دوا کھلاؤ جو ہمیں حضرت امام رضا علیہ السلام سے پہنچی ہے پھر اُس کی ترکیب
اس طرح ارشاد فرمائی کہ سنبل۔ زعفران۔ قاقلمہ۔ عاقر قرحا۔ خربق سفید۔ بذرا بلنج۔ فلفل سفید۔
ہم وزن اور فریون کُل کے مجموعے سے دو چاندے کر بار یک کوٹ چھان کر شہد میں جس کا
کف نکال دیا گیا ہو ملا کر خمیر کر لیں اور جس شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹا ہو اُسے اس کی ایک
گولی کھلا کر اوپر سے ہینگ کا پانی ملا دیں فوراً آرام ہو جائے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ فالج اور لقوے کے لئے اسی دوا
کی ایک گولی عرق مرہہ میں گھول کر ناک میں چڑکا دیں۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ برووت معده اور خفقان کے لئے اسی
دوا کی ایک گولی زیرہ کے پانی کے ساتھ کافی ہوگی۔

دوسری حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ عارضہ طحال کے لئے

نئے سوائے خدائے بزرگ و بزرگے کسی میں کوئی قدرت اور طاقت نہیں میرا بھروسہ اُس زندہ خدا پر ہے جس کو کبھی موت نہ آئے
کی سب تعریف اُس اللہ کے لئے ہے جس کے کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے اور وہ اس وقت سے
بری ہے کہ اُسے کسی کی املا دی ضرورت ہو۔ اُس کی بڑائی اتنی بیان کرنی چاہیے کہ جتنی بیان کرنے کا حق ہے۔ یہ مردہ
اُس بوٹی کو کہتے ہیں جس کے پھلوں کے بیج تخم ریحان مشہور ہیں اور گرمی کے موسم میں شربت میں ڈال کر پی جاتے ہیں۔ ہندو
اسی بوٹی کو ٹلسی کہتے ہیں اور ان کی مذہبی کتابوں میں اس کے پتے کی بڑی تعریف لکھی ہے۔

اس کی ایک گولی ٹھنڈے پانی اور تھوڑے سرکہ کے ساتھ کھانی مفید ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہے کہ دانتیں پہلو میں اگر درد ہو تو اُس کے لئے اس کی ایک گولی کھا کر اوپر سے زیرہ کا پانی پینا منفعت بخش ہوگا۔ اور بانیں پہلو کے درد کے لئے ایک گولی کھا کر ریشہ دکر فس کا عرق پینا چاہیئے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اسہال کے لئے ایک گولی کھا کر آب مورد پینا چاہیئے۔
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ بجائے مورد کے پانی کے آب سداب یا مولی کا عرق پیئیں۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کو سنا کے کل فائدے معلوم ہوں تو سنا اپنے وزن سے دوچند سونے کے برابر قیمت پائے۔ سنا کے استعمال سے جھیب برص، جذام، دیوانگی، فالج اور لقوہ سے آدمی محفوظ رہتا ہے اور اس کے استعمال کی ترکیب یہ ہے۔ سنا موئزہ سرخ، ہلبیہ کابی، ہلبیہ زرد، ہلبیہ سیاہ ہم وزن کوٹ پیس کر رکھ لیں اور ہر روز نہارنہ اور سوتے وقت ایک ایک تولہ کھائیں مذکورہ بالاسب فائدے حاصل ہوں گے۔ ایک اور روایت میں اس کو سب سے بہتر دوا کہا گیا ہے۔

طب الائمہ میں روایت کی گئی ہے کہ مغز استاس آدھ سیر لے کر آدھ سیر پانی میں ایک رات دن بھگوئیں پھر صاف کر کے آدھ سیر شہد کف گرفتہ اور آدھ سیر پانی اور چھٹا نمک روغن گل سرخ ملا کر نرم آ پنج پر قوام بنا لیں پھر اتار کر ٹھنڈا کر لیں۔ اس کے بعد قفل، وار قفل، قرف، لونگ، الائچی، زنجبیل، دارچینی، جوز بوا، ہر ایک ساڑھے تیرہ ماشے (۱۰۰-۱۳) لے کر کوٹ چھان کر اُس میں ملا دیں اور چینی خواہ شیشے کے برتن میں بھر کر رکھ چھوڑیں۔

ضرورت کے وقت تین دن تک نو ماشہ روز نہارنہ کھایا کر بس غلیہ سودا و صفرا و بلغم، درد معدہ، ہاتھ پاؤں کا جھٹنا، قے، متلی، رنج، پیچش، درد شکم، درد جگر، حرارت، سہیر، بربقان، اور مختلف قسم کے شدید بخار، درد مثانہ، امراض عضو تناسل، ان سب کے لئے نافع ہوگی مگر خرفہ، مچھلی، سرکہ، ہنری کا پھہیز ہونا چاہیئے غذا میں صرف آج ہو اور روغن کنجد۔

دوسری دوا یہ نقل کی گئی ہے۔ بلبہ سیاہ۔ بلبہ زرد۔ سفونیا۔ ہر ایک سوا دو تولہ۔
 فلفل۔ دار فلفل۔ نجبین خشک۔ زرنباؤ۔ خشکی شمرخ۔ سیندھانک۔ ہر ایک ڈیڑھ
 تولہ۔ ناگیسہ۔ الاچی۔ بالچھر۔ ساور۔ چوب بلسان۔ حب بلسان۔ تیج مقشر۔ عک رومی
 مصطلکی رومی۔ عاقر قرحا۔ دار چینی۔ ہر ایک نو ماشہ۔ ان سب دواؤں کو سوائے
 سفونیا کے ایک جگہ کوٹ چھان لیں اور سفونیا کو علیحدہ کوٹ چھان لیں۔ پھر
 بیس تولہ ویسی شکمہ اور محض شہد ایک پتیلی میں ڈال کر بقدر ضرورت پانی ڈال کر
 پکائیں بعد اجڑائے مذکورہ بالا ملا کر معجون بنالیں ضرورت کے وقت نو ماشہ نہار منہ
 اور نو ماشہ سوتے وقت رات کو کھانا امراض ذیل کے لئے نافع ہے۔ کمزوری باہ گھٹیا۔
 درد کمز۔ یاج شکم مسلسل ابول۔ اختلاج قلب۔ دمہ۔ متلی۔ کرم معدہ۔ دروسیتہ۔
 زردی چشم۔ زردی رنگ۔ یزقان۔ زیادتی پیاس۔ تپ و لرزہ۔ دروسر۔ درد کہنہ۔
 ضعف دماغ۔ ان امراض کو نفع بخشنے کے علاوہ بھوک خوب لگتی ہے اور دل
 کی قوت بڑھتی ہے۔

بند معتبر دوسری روایت میں وارد ہے کہ ایک دن فرعون نے کل قوم بنی اسرائیل
 کی دعوت کی اور جو کھانا انھیں کھلایا اس میں زہر ملا دیا کہ وہ مر جائیں۔ حق تعالیٰ نے
 یہ دوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجی اور جب ان لوگوں نے یہ دوا کھائی تو زہر
 کے اثر سے بالکل محفوظ رہے۔ ترکیب دوا جو حضرت جبریل نے بیان کی یہ ہے۔ فحوضاً
 ہسن چھیل کر اور کچل کر ایک پتیلی میں ڈال دیں اور اس کے اوپر روغن گاؤ اتنا ڈالیں کہ
 ہسن کے اوپر آجائے پھر پتیلی کے نیچے ہلکی ہلکی... آچھ کر میں اتنی دیر کہ سب روغن
 ہسن میں جذب ہو جائے اور ابھی باقی نہ ہے پھر نئی بیانی ہوئی گائے کا دودھ اتنا ہی
 جتنا گھی تھا ڈالیں اور ہلکی آچھ اتنی ہی دیر کرنے رہیں کہ دودھ بھی سب کھپ جائے
 علیٰ ہذا القیاس اتنا ہی شہد صاف جس کا کف اتنا رہا گیا ہو اسی ترکیب سے کھپائیں۔
 اس کے بعد کالا دانہ یعنی کلونجی اور فلفل و تخم مروہ ڈیڑھ ڈیڑھ تولہ نیمکوفتہ پتیلی میں ڈال
 کر دوا بنائیں۔ ہر ایک مرتبہ لے کر اس کے اندرونی حصے کو روغن گاؤ سے

چرب کر کے یہ دوا اس میں ڈال کر چالیس دن جو کے کھتے یا راکھ کے دھیر میں دبائیں
جب یہ مدت منقضی ہو جائے دوا تیار ہو جائے گی اور اب یہ جینی پرانی ہوتی جائے گی
اتنی ہی اچھی ہوتی جائے گی۔ یہ بھی فرمایا کہ پرانے اور نئے لقوہ کے دفعیہ کے لئے۔
اندرونی بیماریوں کے لئے۔ پُرانی کھانسی کے لئے اور جس شخص کو پالامار گیا ہو اُس کے
لئے آنکھوں کا ڈھلکہ۔ پاؤں کا درد۔ ضعف معدہ مرگی۔ ام الصبیان۔ عورتوں کا سوتے
میں مختلف شکلیں دیکھنا اور ڈرنا۔ زرد آب یعنی پت اور بلغم کی زیادتی۔ جذام اور
سانپ و بچھو کے کاٹے کا زہر ان سب کے لئے یکساں یہ دوا نافع ہے۔ اور فرمایا کہ
جب جو کے کھتے یا راکھ سے نکالنے کے بعد ایک مہینہ اس دوا پر گزر جائے تو دانتوں
کے درد اور بنفی امراض کے لئے نہار مُتھ آدھے آخر وٹ کے برابر کھانی چاہیے
اور جب دو مہینے گزر جائیں تو تپ و لرزہ اور آنکھ کے امراض کے لئے بہت مفید
ہوگی تین مہینے گزرنے پر دھند اور ضیق النفس والے کو مفید ہوگی۔ پانچ مہینے گزرنے
پر دردِ سر والے کے لئے آدھی مسور کے برابر یہ دوا روغنِ بنفشہ میں ملا کر ناک میں ٹپکانا
مفید ہوگا۔ چھ مہینے گزرنے پر آدھا سیسی والے کے لئے مسور کے دانے کے برابر
روغنِ بنفشہ میں ملا کر یہ دوا دن کے اول حصے میں جدھر درد ہو اُدھر کے تختے میں ٹپکانی
مفید ہوگی۔ سات مہینے گزرنے پر کان کے درد کے لئے ایک مسور کے دانے کے برابر
روغنِ گل میں ملا کر رات کو سوتے وقت اور دن کے اول حصے میں کان میں ٹپکانا نافع
ہوگا۔ آٹھ مہینے گزرنے پر پانی کے ساتھ اس دوا کو کھانا جذام کے لئے مفید ہے۔ اور
جب نو مہینے کی ہو جائے تو نیند کی زیادتی کے لئے اور سوتے میں ڈرنے اور تیرنے کے
لئے نہار مُتھ اور سوتے وقت مسور کے دانے کے برابر مولی کے بیج کے روغن کے
ساتھ کھانی مفید ہے۔ اور جب دس مہینے کی ہو جائے تو صفر اور اندرونی تپوں کی زیادتی
اور عضل کی کمی کے لئے مسور بھر کر کے ساتھ کھائیں۔ اور آنکھ کی سفیدی کے لئے نہار مُتھ
اور سوتے وقت کھائیں اور جب گیارہ مہینے کی ہو جائے تو اُس سودا کے لئے جو آدمی کو
خوف اور وسوسہ میں ڈالتا ہے سوتے وقت ایک چنا بھر بنجر کسی روغن کے کھائیں۔ اور

جب بارہ مہینے کی ہو جائے تو پرانے اور نئے فالج کے لئے ایک چنا بھر عرق مروہ کے ساتھ کھائیں اور روغن زیت اور نمک کے ساتھ مخلوط کر کے سوتے وقت پاؤں میں ملیں اور سر کو دودھ و چھوٹا مچھلی اور ہر قسم کی سبزی سے پرہیز کریں۔ تیرہ مہینے گزرنے پر چنا بھر عرق سداب میں حل کر کے رات کے اول حصہ میں پینا اندرونی درد و نفوس کتوں کے لئے مفید ہے نفوس کتیں یہ ہیں۔ بے وجہ ہنسنے۔ بار بار ناک میں انگلی دینا۔ ڈاڑھی کے ساتھ کھیلنا۔ چودہ مہینے گزرنے پر ہر قسم کے زہر کا اثر دور کرنے کے لئے بہت ہی مفید ہو جاتی ہے اور اگر کسی کو زہر کھلایا گیا ہو تو تخم بگین کوٹ کر جوش کر کے صاف کر لیں اور علی الصباح چنا بھر یہ دوا اس میں ملا کر کھلائیں اور اوپر سے نیم گرم پانی پلائیں تین چار دن اسی طرح عمل کرنا کافی ہوگا۔ جب پندرہ مہینے کی ہو جائے تو امراض بادی اور جادو کے دفیہ کے لئے بہت ہی مفید ہو جاتی ہے۔ سولہ مہینے کے بعد آدھی مسور کے برابر بارش کے تازے تانے پانی میں حل کر کے جس شخص کی بنیائی کم ہو گئی ہو اُس کی آنکھوں میں صبح و شام اور سوتے وقت چار دن لگانا مفید ہوگا اگر چار دن میں فائدہ نہ ہو تو آٹھ دن استعمال کریں۔ سترہ مہینے کی ہو جانے پر خدام کے دفیہ کے لئے اس کی ایک گولی نہار منہ اور سوتے وقت گائے کے گھی کے ساتھ کھلائیں اور ایک گولی بھریدن پر ملیں اور ذرا سی دوا روغن زیت یا روغن گل سُرخ میں ملا کر دن کے پچھلے حصے میں حمام میں جا کر ناک میں ٹپکائیں۔ اٹھارہ مہینے کی ہو جائے تو پھیپ کے دفیہ کے لئے اُس موقع کو سوئی سے اتنا گودیں کہ خون نکل آئے اور چنا بھر یہ دوا روغن بادام تلخ میں یا روغن صنوبر میں ملا کر تھوڑی سی کھائیں اور تھوڑی ناک میں ٹپکائیں اور ذرا سی دوا میں نمک ملا کر اُس جگہ پر ملیں جب انیس مہینے کی ہو جائے تو چنا بھر یہ دوا اور جو بھر اندرائن کا پھیل تھوڑے سے انار شیریں کے عرق کے ساتھ نہار منہ کھلائیں پرانے بخار۔ جلے ہوئے بلغم اور مرض نیان و فراموشی کے لئے مفید ہوگی بیس مہینے کی ہو جائے تو بہرے پن کے لئے مسور بھر دوا کنڈر کے پانی میں حل کر کے کان میں ٹپکائیں اگر نفع نہ ہو دوسرے دن پھر ٹپکائیں اور تھوڑی سی تالو اور سر پر مل دیں۔ نیز سر سام کے لئے انار ترش کے عرق کے ساتھ مفید ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایسی ہی ایک دوا جبریل علیہ السلام جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لیے بھی لائے تھے اُس کی ترکیب یہ ہے کہ دوسیر لہسن مفقشر پتیلی میں ڈال کر دوسیر تازہ گائے کا دودھ اوپر سے ڈال کر ہلکی آنچ پر اتنا جوش دیں کہ لہسن ہی لہسن رہ جائے پھر دوسیر گائے کا گھی اس میں ڈال کر اتنی دیر جوش دیں کہ سب اُس میں کھپ جائے پھر سات ماشہ بایونہ اُس میں ڈال کر کپے سے خوف چلائیں کہ قوام سا ہو جائے پھر ایک مٹی کے برتن میں نکال کر اُس کا مُنہ خوب بند کر کے جو کے کھتے یا صاف مٹی کے ڈھیر میں گاڑ دیں اور گرمی کے زمانے میں دفن کرنا چاہیے اور جاڑے کے موسم میں نکال یں صبح کے وقت ایک اخروٹ بھر اس دوا کا کھانا ہر بیماری کے لئے نافع ہے۔

کلبینی نے مقبرہ حدیث میں روایت کی ہے کہ اسمعیل ابن فضل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں قزاق معدہ اور کھانا ہضم نہ ہونے کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو وہ شربت کیوں نہیں پیتا جو ہم پیتے ہیں اُس سے کھانا بھی ہضم ہو جاتا ہے اور قزاق بھی دفع ہو جاتا ہے پھر اُس کی ترکیب اس طرح بیان فرمائی کہ سوانین سیب زمینی میں لیں اور اس کو خوب دھو کر ایک برتن میں ڈال کر اتنا پانی بھریں کہ مٹی کے اوپر تک آجائے اگر جاڑے کا موسم ہو تو تین رات دن اور اگر گرمی کا موسم ہو تو ایک رات دن بھیکار بنے دیں اس کے بعد مل کے چھان کے صاف شدہ پانی ایک پتیلے میں ڈال کر اتنی دیر جوش کریں کہ دو ثلث کم ہو جائے ایک ثلث باقی ہے پھر پاؤ بھر صاف شدہ شہد اُس میں ڈال کر اتنی دیر آگ پر رکھیں کہ پاؤ بھر اور گھٹیا اُس کے بعد سونٹھ۔ خولجان۔ واجینی۔ زعفران۔ لونگ۔ رومی مصطکی۔ ہم وزن لے کر کوٹیں اور باریک کپڑے کی تھیلی میں کر کے پتیلی میں ڈالیں اور اس قدر اور ٹھہریں کہ چند جوش اس دوا کے ساتھ بھی آجائیں بعد اُپتیلے کو نیچے اتار لیں جب ٹھنڈا ہو جائے صاف کر کے رکھ لیں اور صبح و شام تھوڑا تھوڑا پی لیا کریں۔ راوی حدیث کہتا ہے کہ اس کے مطابق عمل کرنے سے میرا مرض جاتا رہا۔

دوسرے آدھاسیسی۔ زکام، مرگی، خلیل و ماغ اور تصرف جنات کا علاج

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوسرا آدھاسیسی کے لئے یہ دعا لکھ کر جبہ دروہو اور ہر شکامیں یہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَسْتَ بِاللّٰهِ نَسْتَعِذُّ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَ لَوْ بَرِّتْ يَبْدُ اُذْ كُرْهُ مَعَكَ شُرَكَاءُ وَيَقْضُونَ مَعَكَ وَلَوْ كَانَ قَبْلَكَ اِلٰهٌ نَدْعُوْهُ وَنَتَعَوَّذُ بِهِ وَنَسْتَرْعِ اِلَيْهِ وَنَدْعُكَ وَلَوْ اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا مِنْ اَحَدٍ فَتَشْكُ فَبِكَ اَوَّلَ اِلٰهٍ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ عَافِ فُلُوْنَ بَنُ فُلُوْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

روایت معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے سر میں دروہو یا پیشاب بند ہو گیا ہو تو درو کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ کہے یہ اُسْکُنْ سَكَنَتَكَ بِالَّذِي سَكَنَ لَهُ مَا فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوسرے کے لئے اس آیت کو پانی کے پیالہ پر پڑھ کر پلا سے یہ اَوَّلَمَ يَرِ الْاَذْيَنَ كَفَرُوا اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حبیب سیستانی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ ہفتے میں دو مرتبہ مجھے آدھاسیسی کا دروستا رہا ہے۔

اے یہ اللہ تو ایسا معبود نہیں ہے جسے ہم نے نیا پیدا کر لیا ہو نہ ایسا پروردگار ہے جس کا ذکر کچھ نیا آیا ہو نہ تیرے ایسے شریک ہیں جو تیرے فیصلے میں دخل دیں نہ تجھ سے پہلے کوئی معبود تھا کہ تجھے چھوڑ کر ہم اُس سے دعا کرتے ہوں یا اس کی پناہ مانگتے ہوں یا اُس کے آگے اپنا دکھار دیتے ہوں۔ نہ ہماری پیدائش میں کسی نے تیری مدد کی تھی کہ ہم تیرے بارے میں کچھ شک کریں سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو ایسا کہتا ہے کہ تیرا کوئی شریک نہیں فلان ابن فلان کو آرام دے اور محمد مصطفیٰ اور انکی آل پر درود و سلام بھیج۔ اُسے رُک جا میں نے روک دیا تجھ کو اُس کے نام سے جس کے سبب سے روز کی سب چیزیں قائم ہیں اور وہ سب کی باتیں سُنتے والا اور سب کا حال جانتے والا ہے۔ اُسے کی کافروں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین دونوں بند تھے یعنی نہ آسمان سے پہنچ رہا تھا نہ زمین سے نباتات اُگتی تھی پھر ہم نے دونوں کو کھول دیا اور پانی کو ہر شے کی زندگی کا سبب قرار دیا کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

فرمایا جس طرف درود ہوتا ہو اُس طرف ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھا کر یہ یا ظاہراً مَوْجُوداً
وَيَا بَاطِناً غَيْرَ مَفْقُودٍ أَرُدُّوْا عَلٰی عَبْدِكَ الضَّعِيفِ اَيَا دِيكَ الْجَبِيْلَةَ
عِنْدَكَ وَادْهَبْ عَنْهُ مَا بِهِ مِنْ اَذٰى اِنَّكَ رَحِيْمٌ وَدُوْدٌ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ درود سہر کے دفعیہ کے لئے ہاتھ سر پر پھیرنا جائے اور سات مرتبہ
یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ سَكَنَ لَهُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِی السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کان کے درود کے لئے یہ دعائیں سات مرتبہ پڑھیں اور ہاتھ
کان پر پھیرتے جائیں اور دوسری روایت کے مطابق درود سہر کے لئے بھی سر پر ہاتھ رکھ کر اسی
دعا کو پڑھنا چاہئے۔ تھے کُوْكَانَ مَعَهُ اِمْرَةٌ کَمَا یَقُوْلُوْنَ اِذَا الْوَابِعُوْنَ اِلٰی ذِی الْعَرْشِ
سَبِيْلًا وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلٰی الرَّسُوْلِ رَاٰیْتُ الْمُنَافِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ
عَنْكَ صُدُوْدًا۔

حدیث معتبرہ میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے سفر کا بہت کچھ اتفاق پڑتا ہے اکثر خوفناک مقامات پر گزر
ہوتا ہے مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم فرما دیجئے کہ ڈرنہ لگا کرے۔ حضرت نے فرمایا کہ جب تمہارا
ایسی جگہ پر گزر ہو تو سر پر ہاتھ رکھ کر بلند آواز سے یہ پڑھ دیا کرو بِسْمِ اللّٰهِ
یَبْعَثُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَکَرْهًا اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ اُس شخص کا
بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسے بیابان میں پہنچا جس میں لوگ کہتے تھے کہ جن بہت ہیں

لے لے ظاہر موجود اور لے ایسے پوشیدہ جو علم میں مفقود نہیں ہے اپنے کمزور بندے پر دہی عنایتیں پھر جاری کرے جن کی
وہ قدر کرتا ہے اور اُس کی تکلیف کو تو رفع کرے اس میں کچھ خشک نہیں کہ تو اپنے بندوں سے محبت کرنا لا اور اپنے بندوں پر رحم
کرنا لا ہے۔ تھے میں اُمّ اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سب سے خشکی دہی اور آسمان زمین کی کل چیزیں برقرار ہیں اور وہ
ہر بات کو مستثنا اور ہر چیز کو جانتا ہے تھے اگر کفار کے قول کے مطابق خدا کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے تو وہ بھی صاحب
عرش کے قرب کے خواستگار ہوتے جب اُن سے یہ کہا جاتا ہے کہ رسول خدا کے پاس آؤ اور جو کچھ خدا نے تمہارے اُسے
سنو تو تم کو دیکھتے ہو کہ اُس وقت من فی ایسی ہی روگردانی رہتے ہیں جیسے کہ من نفون کو کرنی چاہئے۔ کیا تم دین خدا
کے سوائے کسی اور دین کے خواستگار ہو لا کہ آسمان زمین کی کل چیزیں بخوشی یا بجز اُس کی خدا کی کو تسلیم کر چکی ہیں
اور تم سب کی بارگشت بھی خدا ہی کی طرف ہے۔

اور میں نے یہ بھی کہتے سنا کہ اس کو پکڑ لو۔ مارے ڈر کے میں یہ آیت پڑھنے لگا اتنے میں سنایا کہ ہوں کہ اور ایک شخص کہتا ہے کہ بھلا میں اسے کیونکر پکڑ لوں سنتے نہیں ہو۔ یہ تو وہ آیت کریمہ پڑھ رہا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ انھیں حضرت سے کسی شخص نے شکایت کی کہ میرا ایک ہی لڑکا ہے اُسے کبھی توجن ستاتا ہے اور کبھی ام الصبیان۔ نوبت یہ پہنچی ہے کہ سب گھر والے اُس کی زندگی سے مایوس ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ کسی برتن پر سات مرتبہ مشک زعفران سے سورہ حمد لکھو اور اُسے پانی سے دھو کر ایک مہینے تک وہی پانی بچے کو پلاؤ راوی کا بیان ہے کہ وہ عارضہ اول ہی مرتبہ کے پلانے سے جاتا رہا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو مرگی آتی ہو اُس پر یہ دُعا پڑھو۔ قَوْمْتُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةُ الْعَزِيزَةِ الَّتِي عَزَمَ بِهَا عَلَيَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَلَى جَنِّ وَادِي الصَّبْرِ قَا جَابُوا وَاطَاعُوا لِمَا أَمَرْتُمْ وَحَرَجْتَ عَنْ فَلَانِ بْنِ فَلَانَةَ نِ السَّاعَةِ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص کو خصل دماغ ہو گیا تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اُس سے فرمایا کہ ہر رات کو سوتے وقت یہ دُعا پڑھ لیا کر۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِکَ اَنْ تَرْحَمَ عَلٰی مَنْ اَسْأَلُکَ بِهَا وَبِاَنَّیْ اَسْأَلُکَ بِهَا اَنْ تَمْنٰی بِاَللّٰهِ وَکَفَرْتَ بِاَلطَّافِ غَوٰتِ اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِیْ فِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ یَقْطِنِیْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَجَلَالِہٖ مِمَّا اَحْذَرُ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو جن نے وہابیہ ہو اُس پر پور محمد

نے یہ دُعا دی تھی اسی دعا کا وسط و دنیا میں جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابی طالب صلوہ اللہ علیہ پڑھی تھی اس غرض سے کہ وہ وادی صبرہ کے جنوں سے محفوظ رہیں اور اُن میں جنوں نے اُن حضرت کی اطاعت کی تھی مناسب ہے کہ تو بھی اُس کی اطاعت کرے اور فلاں ابن فلاں کے جسم سے فوراً نکل جائے اَللّٰہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑے رحم کرنے والا مہربان ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ہی ذات پر بھروسہ ہے اللہ پر ایمان لایا ہوں اور اللہ غوث کا منکر ہوں یا اللہ سوتے جاگتے میں میری حفاظت کر جن چیزوں سے ڈرتا اور پرہیز کرتا ہوں اُن سے اللہ عزت اور جلال کی پناہ مانگتا ہوں۔

اور قُل اعوذ برب الناس اور قُل اعوذ برب الفلق ہر ایک دس دس مرتبہ پڑھیں اور یہی تینوں سورتیں ایک برتن میں مشک وزعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر اُسے پیائیں اور مومنوں کے وضو اور غسل کے پانی سے اُسے نہلائیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے ایک شخص کو مرگی میں مبتلا دیکھا۔ پانی کا ایک پیالہ طلب فرما کر اُس پر سورۃ الحمد اور قُل اعوذ برب الناس اور قُل اعوذ برب الفلق پڑھا اور پھر وہ پانی اُس کے سر اور منہ پر چھڑک دیا اُسے ہوش آگیا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے گھر میں جن پتھر پھینکتے ہوں تو صاحب خانہ کو چاہیے کہ اُس پتھر کو اٹھا کر یہ کہے رَحْمَةُ حَبِیْبِ اللّٰہِ وَ کَفٰی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ مُنْتَهٰی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ در دوسرے لئے روغن کشیزہ ناک میں ٹپکائیں۔ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر در دوسری شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ حمام میں جا کر پانی روضہ میں داخل ہونے سے پہلے سات پیالے گرم پانی کے سر پر ڈال لیجو اور ہر مرتبہ بسم اللہ کہتا جائیو۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے شکایت کی مجھے اپنے سر میں اتنی ٹھنڈک معلوم ہوتی ہے کہ اگر ہوا لگ جائے تو اس بات کا خوف ہے کہ غش آجائے گا حضرت نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ناک میں روغن عنبر اور روغن جنبل ٹپکایا کر۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اولاد آدم میں سے کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس میں دو رگیں نہ ہوں منجدان دو کے ایک رگ سر میں ہے جس کی حرکت سے جذام پیدا ہوتا ہے اور دوسری دھڑ میں ہے جس کی حرکت سے سفید داغ پیدا ہوتے ہیں جب سر کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدائے تعالیٰ زکام کو اُس پر مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد سر کو دفع کر دے اور جب بدن کی رگ کو حرکت ہوتی ہے تو خدائے تعالیٰ اُس پر

بھوڑے پھنسیوں کو مسلط فرماتا ہے کہ وہ مواد جسم کو نکال دیں لہذا جس شخص کو زکام ہو جائے یا
 بھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو اس شخص کو خدائے تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے
 دوسری روایت میں فرمایا کہ زکام خدا کے شکروں میں سے ایک شکر ہے جسے وہ مواد
 جسم کے برطرف کرنے کے لئے بھیجتا ہے۔

کئی روایتوں میں آچکا ہے کہ زکام کا علاج نہ کرنا چاہیے مگر ایک روایت میں ان حضرات سے ایسا
 علاج وارد بھی ہے کہ سوتے وقت زکام والا روغن بنفشہ میں روٹی توڑ کر اپنے مہر میں رکھے
 دوسری روایت میں فرمایا کہ چھ رتی کالا دانہ یعنی کلو سنجی اور تین رتی کنڈر لیکر دونوں کا سفوف
 کریں یا س یا لباس کے طور پر استعمال کریں زکام جاتا ہے گا۔

۷

سہرہ آنکھ اور گلے کی بیماریوں کے علاج اور دعائیں

حدیث مغیرہ میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس شخص کی آنکھیں کھتی
 ہوں اُسے چاہیے کہ درست اعتقاد سے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے ضرور آرام ہو جائے گا۔
 دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی شخص
 سے ارشاد فرمایا کہ آیا تو چاہتا ہے کہ میں تجھے ایسی دوا تعلیم کروں کہ وہ دنیا و آخرت میں
 تیرے لئے منفعت بخش ہو اور تیری آنکھوں کو بالکل آرام کر دے؟ عرض کی ہاں یا بن
 رسول اللہ۔ فرمایا صبح و شام کی نماز کے بعد بلا ناغہ یہ دوا پڑھا کر ۱۰ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ
 بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْكَ اَنْ تَصْلُبَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ الشَّوْكَ فِی
 بَصَرِیْ وَابْصِیْرَةِ فِیْ دِیْنِیْ وَالْیَقِیْنِ فِیْ قَلْبِیْ وَالْوَخَاوِصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالسَّلَامَةَ فِیْ نَفْسِیْ
 وَوَسْعَةً فِیْ رِزْقِیْ وَالشُّكْرَ لَكَ اَبَدًا مَا اَبْقَیْتَنیْ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

سے یا اللہ محمد و آل محمد کا جو حق تجھ پر ہے میں اس کا واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر درود بھیج سادہ
 میری آنکھوں کی روشنی بڑھا دے احکام دین میں میری بصیرت زیادہ کر دے میرے دل میں یقین زیادہ ہو جائے اور عمل میں خلوص
 نفس میں سلامتی اور رزق میں وسعت اور جنت میں زندہ رہوں تیرا شکر داکر رہا ہوں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرمایا کرتے تھے کہ جس کی آنکھیں دکھیں وہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ مَتَّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا لِيَ الْاٰخِرَةِ خَيْرًا مِنّْٰى وَنَصْرًا لِّىْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ وَارِنِيْ فِيْهِ تَارِيْ -

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور دیکھا کہ حضرت کی آنکھیں خوب دکھ رہی ہیں۔ دوسرے دن پھر حاضر خدمت ہوا دیکھتا کیا ہے کہ آنکھیں دکھنے کا نشان بھی باقی نہیں۔ اس کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے یہ دعا پڑھی تھی۔ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِجَمَالِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِكِرَمِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِبِهَاءِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِغُفْرَانِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِمَجْلِهِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ عَلٰى مَا اَجِدُ فِيْ عَيْنِيْ وَمَا اَخَاذُ وَمَا اَحْذَرُ اَللّٰهُمَّ رَبِّ الطَّيِّبِيْنَ اَذْهَبْ ذٰلِكَ عَنِّيْ بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ -

ابن شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ ایک اندھے نے حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو یہ دعا پڑھتے سنا جب اپنے گھر پہنچا تو وضو کر کے نماز پڑھی اور بعد نماز یہ دعا پڑھی اور دعا میں جب ان نفطوں پر پہنچا اَنْ تَجْعَلَ التَّوْرَةَ فِيْ بَصَرِيْ فوراً آنکھیں کھل گئیں وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ يَا رَبِّ الْوُرُوْاحِ الْفَانِيَةِ وَرَبِّ الْاَوْجَسَادِ الْبَالِيَةِ اَسْأَلُكَ بِطَاعَةِ الْوُرُوْاحِ الرَّاجِعَةِ اِلَى اَجْسَادِهَا وَبِطَاعَةِ الْاَوْجَسَادِ الْمَلْتَمَةِ اِلَى اَعْصَانِهَا وَبِاَشْقَاقِ الْقُبُوْرِ عَنْ اَهْلِهَا وَيَدِ عَوْنِكَ الصَّادِقَةِ فِيْهِمْ وَاَخْذِكَ بِالْحَقِّ بَيْنَهُمْ اِذَا بَرَدَ

۱۔ یا اللہ مجھ پر ایسا فضل کر کہ اپنی قوت مامعہ و بامرہ سے آخروم تک پورا پورا فیئذہ اٹھاتا رہوں اور جو شخص مجھ پر ظلم کرے اس کے برخلاف میری مدد کر اور جو بدلا میرے ظلم کا تو اُس سے لے وہ مجھے ان آنکھوں سے دکھلا دے۔ ۲۔ جو کچھ مجھے آنکھ میں معلوم ہوتا ہے اور جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن سے اللہ کی عزت۔ قدرت۔ عظمت۔ جلال۔ جمال۔ کرم۔ خوبی۔ بخشش۔ درگزر اور یاد کی اور رسول اللہ اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ کی پناہ مانگتا ہوں اے اللہ نے نیک بندوں کے مددگار جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں اُن کو اپنی قدرت سے رفع فرما دے۔

الْخَلَاءُ يَنْظُرُونَ قَضَاكَ وَيَمِرُونَ سُلْطَانَكَ وَيَخَافُونَ يَطْشُكَ وَيَرْجُونَ
رَحْمَتَكَ يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ
إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ أَسْأَلُكَ يَا رَحْمَنُ أَنْ تَجْعَلَ الثَّوَرِيَّ بَصِيرِي
وَالْيَقِينَ فِي قَلْبِي وَذِكْرَكَ يَا لَيْلِي وَالنَّهَارَ عَلَى سَائِرِ أَيْدِي مَا أَبْقَيْتَنِي
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۱۵

دوسری روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے بینائی کم ہو جانے کی تسکایت کی اور عرض کیا کہ اتنی کم ہو گئی ہے کہ رات کو مجھے کچھ نہیں سو جھتا فرمایا کہ تو آیہ **اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ** ”آزمگ کسی جام پر چند مرتبہ لکھ اور پانی سے اُسے دھو کر ایک شیشی میں رکھ چھوڑ اور ایک سو سلاٹی بھر کر اس میں سے آنکھوں میں لگا لیا کہ راوی کہتا ہے کہ سو سلاٹیاں نہ لگانے پا یا تھا کہ میری بینائی عود کر آئی۔

حدیث مغنیہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مفصلہ ذیل باتیں آنکھوں کے لئے موجب شفا ہیں سورہ حمد سورہ قل اعوذ برب الناس سورہ قل اعوذ برب الفلق۔
آیہ الکرسی کا پڑھنا اور قسط و مروئد رکھا گھس کر آنکھوں میں لگانا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے فنا ہو جانے والی روحوں کے پروردگار اے بڑھنے والے اجسام کے پالنے والے میں تجھ سے اُس اطاعت کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جو روحوں نے کی کہ تیرے حکم سے اپنے اپنے جسموں میں داخل ہوئیں نیز اُن اجسام کی اطاعت کا واسطہ دیتا ہوں جن کے اعضا تیرے حکم سے یکجا ہو گئے اُن قبروں کے چھٹ جانے کا واسطہ دیتا ہوں جو تیرے حکم سے اپنے مدفون کو نکال دیں گی پھر تیرے برحق بلائے کا واسطہ دیتا ہوں جس کے ذریعے وہ سب اکٹھے کیئے جائیں گے اور اس مواخذے کا واسطہ دیتا ہوں جو توقع کے ساتھ اُن سے کر لیا مواخذے کا وقت ایسا سخت وقت ہو گا کہ تمام مخلوق تیرے فیصلہ کی منتظر ہوگی تیرے جاہ و جلال کو دیکھتی ہوگی۔ تیرے دبدبہ و ہیبت سے ڈرتی ہوگی اور تیری رحمت کی امید دار ہوگی یہ دن ایسا نفسی نفسی کا دن ہو گا کہ آقا کی کوئی چیز نہ غلام کے کام کی ہوگی نہ غلام کی کوئی چیز آقا کے کام کی۔ کوئی کسی کا مددگار نہ ہو گا سوائے اُس شخص کے جس پر خدا نے رحم کیا ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا زبردست اور مواخذے کے وقت رحم اور درگزر کرنا والا ہے۔ اے گنہگار بندوں پر رحم کرنے والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جب تک تیرے نزدیک میری بقا میں مصلحت ہے میری آنکھوں میں بینائی دل میں یقین اور زبان پر رات دن تیرا ذکر ہے بہ تحقیق تو ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔

اے یہ آیت سورہ نور رکوع پنجم کے اول میں ہے اور ”وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ“ پر ختم ہوئی ہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ مکسیر بند کرنے کے لئے مریض پر یہ آیتیں پڑھنی چاہئیں۔

لَمْ يَخْلُقْنَا كَمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى يَوْمَئِذٍ لَّا يَنْتَعُونَ
الدَّاعِيَ لَوْ عَوْجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا يَا اَرْضُ اْبْلِعِي
مَاءَكَ وَيَا سَمَاءُ اَقْلَعِي وَغِيضَ الْمَاءِ وَقْضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدُ
الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ
قَدْرًا وَاجْعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا أَوْ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا أَوْ غَشِيْنَا هُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منہ کے ورد کی شکایت کی

آپ نے فرمایا کہ منہ پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ لیا کر۔ لَمْ يَسْمَعْ اللَّهُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ
الَّذِي لَا يَصْنَعُ مَعَهُ شَيْءٌ دَاعٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الَّتِي لَا يَضُرُّ مَعَهَا شَيْءٌ قَدُوسًا
قَدُوسًا قَدُوسًا يَا سَمِيعُ يَا رَبِّ الظَّاهِرِ الْمُقَدَّسِ الْمُبَارَكِ الَّذِي مَنْ سَأَلَكَ بِهِ
أَعْطَيْتَهُ وَمَنْ دَعَاكَ بِهِ اجَبْتَهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ أَنْ تَنْصِلَنِي عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَ
أَهْلِ بَيْتِهِ وَأَنْ تَعَايِنَنِي مَعَهَا اِجِدْنِي فِي فَمِي وَفِي رَأْسِي وَفِي سَمْعِي وَفِي بَصَرِي وَفِي بَطْنِي وَفِي
فِي ظَهْرِي وَفِي يَدَيَّ وَفِي رِجْلَيَّ وَفِي جَمِيعِ جَوَارِحِي كُلِّهَا

اسی میں سے ہم تمہیں پید کیا ہے اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی میں سے ایک مرتبہ تمہیں اور نکال لائیں گے
اُس دن عام طور پر سب اُس منادی کے ساتھ ساتھ ہوں گے جو کچھ وہ نہیں ہے اور جو جہیت اور جلال پرور کا تمام آواز
پست ہوں گی۔ بس لے رسول کوئی آواز تیرے سنے میں نہ آئے گی مگر بہت سی آہستہ بات کرنے کی۔ اسے زمین تو اپنے پانی کو
نکل جا اور اسے آسمان تو بارش سے بار بار زائد پانی خشک کیا گیا مشیت خدا جاری ہوئی کئی نوح نے کوہ جودی پر قرار
اور یہ کہا گیا کہ اب سے ظلم کرنے والے مقطع النسل ہو کریں گے جیسے یہ کافر ہوئے جو شخص خدا سے ڈرتا ہے اور پرہیزگار ہے
خدا اُس کے واسطے محلِ خطر سے نکل جانے کے لئے کوئی راستہ قرار دیتا ہے اور اُس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے
گمان بھی نہ ہو اور جو شخص اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ ہی اس کے لئے کافی ہوتا ہے اس میں ڈرا شک نہیں کہ اللہ اپنے فیصلہ کا
پورا کر نیوالا ہے اور یہ تحقیق ہے کہ اللہ نے ہر چیز کا پیمانہ مقرر کیا ہے تمہارے اُن کے جسے بھی ایک دیوار قائم کر دی ہے اور
پچھے بھی اور اوپر سے پاٹ دیا اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا اور عقیقے دونوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کے نام سے شروع
کرتا ہوں جس کے نام کے ساتھ میں کوئی مرض تکلیف نہیں پہنچا سکتا اللہ کے کلمات ہی پناہ مانگتا ہوں جن سے ساتھ کوئی شے
ضرر نہیں کر سکتی خدا نے تعالیٰ پاک و منزہ و متبرک ہے۔ لے اللہ اسے پروردگار میں تیرے پاؤں و پاکیزہ اور مبارک نام کا
واسطہ دیکر تجھ سے سوال کرتا ہوں اور یہ واسطہ ایسا ہے جس نے اُس کے وسیع سے کسی چیز کا سواں یا ہے تو نے

ابوبصیرؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں دانتوں کے دروی کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ دروی کے دروے مائے عین نہیں پڑتے۔ فرمایا کہ اب جس وقت درو معلوم ہو دروی جگہ لگھڑکھڑکھ کر سو رہا ہو الحمد للہ درو قتل ہو گا اور پھر یہ آیت پڑھیں **وَتَرَى الْجِبَالَ تَحِيَّهَا جَ مَدًا وَهِيَ تَمُوسُ السَّحَابَ صُغَ اللّٰهُ الَّذِي انْفَنَ كُلَّ شَيْءٍ فَتَنَّا خَبِيرٌ مَّ بَا تَفْعَلُونَ**۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دانتوں کے درو کیلئے مذکورہ بالا سورتیں اور آیت پڑھی جائے

یا سورۃ انا انزلناہ -

جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ دفیعہ درو کیلئے اعضائے سجدہ پر ہاتھ ملکر دروی جگہ پر ملنا چاہئے اور یہ پڑھنا چاہیے۔ **بِسْمِ اللّٰهِ وَ شَافِيَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ط**

دوسری روایت میں منقول ہے کہ دانتوں کے درو کے دفیعے کے لئے سورۃ حمد اور معوذتین اور سورۃ اخلاص پڑھ کر یہ دعا پڑھے **يَسْمِ اللّٰهُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ قُلْنَا يَا تَارْكُوْنِيْ بُرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اَبْرَاهِيْمَ وَاَرَادَ اَوْبَاهُ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمْ الْاَوْخَسِرِيْنَ لَوْ دَرِيْ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْكَ شَيْءٌ اَكْفِ عَبْدَكَ وَاِبْنُ اَمَتِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَخَافُ وَيَحْذَرُ مِنْ شَرِّ الْاَوْجِعِ الَّذِي يَشْكُوْهُ اَلَيْتَ**۔

وہ اُسے عھا فرماتی ہے اور جس نے اس کے وسیلے سے دعا کی ہے تو نے اُس کو قبول فرمایا ہے میرا سوال یہ ہے کہ تو اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کے اہل بیت پر درو بھیج اور مجھے جو کچھ میرے منہ۔ سر۔ کانوں۔ آنکھوں۔ پیٹ۔ پیچھے ہاتھوں۔ پاؤں اور کل اعضا میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اُسے آرام کر دے۔

لے دیکھیے گا تو پہاڑ کو اس گمان کے ساتھ کہ وہ ساکن ہے مگر وہ اس طرح چلتا ہو گا جس طرح بادل چلتا ہے یہ خدا کی کار سازی ہے جس نے ہر چیز کو اُس کی ضرورت کے مناسب بنایا ہے اور تمہاری کل کارروائیوں سے وہ واقف ہے۔ اسے اعضائے سجدہ یہ سات میں پینٹتی۔ دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے۔ اسے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ ہی شفا دینے والا ہے اور سوائے خدا کے بزرگ و برتر کسی میں کچھ طاقت و قدرت نہیں ہے۔ اسے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو دنیا میں حمد فرمانے والا اور عقیق میں درگزر کرنے والا ہے اللہ سے شہ روبرو میں ہر چیز اُس کے سبب سے قرار لیتی ہے اور وہ ہر چیز کا سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ہم نے کہہ دیا کہ اے آگ ٹھنڈی ہو جا مگر اس طرح کہ بڑا ہی سہل ہے۔ انہوں نے تو اس سے مل کر کرنا چاہا تھا مگر ہم نے ایسا کیا کہ وہ خود ہی ٹوٹے میں ہے آواز دی گئی کہ جو لوگ آگ میں اور جو اس کے گرد اگر وہیں سب برکت یافتہ ہیں اور اللہ تمام مخلوقات کا پالنے والا پاک

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جبریلؑ حضرت امام حسین علیہ السلام کے لیے یہ دعا لائے جن دانتوں میں کپڑا لگ گیا ہو ان پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے یَا اَعْجَبُ كُلِّ اَعْجَبٍ لِدَامَةِ تَكُونُ فِي الْفَقْدِ تَا كُلُّ الْعِظَمَةِ وَتَتْرُكُ الْحَكْمَ اَنَا اَرْقِي وَوَاللّٰهُ شَافِي الْكَافِيَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَاِذَا قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَاَدْرَا تُمْ فِيْهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ فَقَتَلْنَا اَصْرَبُوْهُ بِعَضِّهَا كَذَلِكَ يُجْبِي اللّٰهُ الْمَوْتِ وَيُؤَيِّدُكُمْ اَيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

دوسری روایت میں ہے کہ ڈاڑھ کے درو کے لئے ایک آہنی میخ لے کر سورہ حمد اور عوذتین ہر ایک تین تین مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ پڑھیں۔ مَنْ يُّجْبِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ يَا ضَمْسُ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ اَكَلَتْ بِالْحَارِّ وَالْبَارِدِ اَفْبَا لِحَارٍ تَسْكُنَيْنِ اَمْ بِالْبَارِدِ تَسْكُنَيْنِ وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي النَّبْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ شَدَدَتْ دَاْءَ هَذَا الضَّمْسِ مِنْ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ بِسْمِ اللّٰهِ۔ اس کے بعد اس کیل کو دیوار میں ٹھوک دیں اور ٹھوکنے وقت اللّٰہ اللّٰہ کہتے جائیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے گندہ دہنی کی شکایت کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو سجدے میں یہ دعا پڑھ۔ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ

و پاکیزہ ہے یا اللہ تو ہر شے سے کفایت دینے والا ہے اور ایسی ایک چیز بھی نہیں جو تجھ سے مستغنی کر سکے تو اپنے بند سے اور اپنے لونڈی زادے کو اس چیز کے در سے جس سے وہ ڈرتا اور غدر کرتا ہے اور اس درو کے شر سے جس کی وہ تیرے پاس شکایت لایا ہے کفایت فرما۔

اسے اُس کپڑے سے بڑا تعجب ہے جو آدمی کے منہ میں ہوتا ہے ہڈی کو کھا جاتا ہے اور گوشت کو چھوڑ دیتا ہے میں تو اس کو کبھی ہوں اور اللہ مرعیں کو شفا دینے کے لیے کافی ہے سو اسے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور جس وقت کہ تم نے ایک نفس کو قتل کیا تھا اور پھر اُس کے بارے میں اختلاف کیا حالانکہ اللہ تمہاری پریشیدہ باتوں کو ظاہر کر دینے والا ہے چنانچہ تم نے کہہ دیا کہ اس میت کے بدن پر فریاض کی کاٹے کا کوئی عضو چھوؤ اور خدا اس طرح سے مردوں کو زندہ کر سکتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے شاید کہ تم سمجھ جاؤ۔ اس جگہ مرعیں کا اور اس کے باپ کا نام لکھو۔ اسے جو گلی سڑی بڈیوں کو زندہ کر دیتا ہے۔ اسے فلان ابن فلان کی داڑھ تو نے گرم و سرد دونوں کو کھا لیا اب یہ تینا کہ تجھے گرم سے سکون ہوتا ہے یا سرد سے حالانکہ شب و روز میں ہر چیز کو سکون پروردگار عالم کے حکم سے ہوتا ہے اور وہ ہر بات کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ میں نے فلان ابن فلان کی اس داڑھ کا درد خدا کے بزرگ کے نام سے کبیل دیا۔

يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَبِّ الْأَرْيَابِ يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا إِلَهَ الْأَلَمَةِ وَيَا مَالِكَ
الْمُلْكِ وَيَا مَلِكَ الْمُلُوكِ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ مِنْ هَذَا الدَّاءِ وَاصْرِفْهُ عَنِّي
فَإِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَأَنْتَ الْقَلْبُ فِي قَبْضَتِكَ - راوی کہتا ہے کہ میں نے
ایک ہی دفعہ یہ دعا سجدے میں پڑھی تھی کہ آرام ہو گیا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ وہ بے انتہا بہشت کی گھانسی ہے
اور اُس کا عرق آنکھ کے درد کے لئے مفید ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک کرنے سے آنکھوں سے پانی
آنا موقوف ہو جاتا ہے اور روشنی بڑھتی ہے۔

حدیث صحیح میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں
آنکھوں کے مرض کی شکایت کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جدوار اور کافور برابر لیکر دو تیار کرے۔

دوسری روایت میں ہے کہ یہ بھی فرمایا کہ اس دوا کے استعمال سے آنکھوں کو اور دل کو قوت
پہنچتی ہے اور ضعف جانا رہتا ہے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ آنکھوں کی تیلیوں میں جو سفیدی آ جاتی ہے اُس کے لئے
دہانہ فرنگ نافع ہے۔

معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ صبر سفوف طری اور
کافور ہر دو سوہم وزن لے کر پیسوں اور ریشمی کپڑے میں چھان کر رکھ چھوڑیں اور ہر مہینے ایک
مرتبہ سہمہ کی طرح لگا لیا کریں آنکھوں کی کسی بیماری کی اور دوسری کسی شکایت نہ ہوگی۔

منقول ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے اصحاب میں سے کسی سے ارشاد فرمایا
تھا کہ ہیلہ زرہ ایک عدد فلفلس سات عدد باریک پیس کر کچالو اور پھر آنکھوں میں لگا لو۔

لے لے اللہ۔ لے لے اللہ۔ لے لے اللہ۔ سے بندوں کے تئیں دیکھ کر روزی برقرار رکھنے والے۔ لے تمام مجازی پرورش کرنے
والوں کے حقیقی پروردگار۔ لے تمام عارضی سرداروں کے دائمی سردار۔ لے تمام باطل معبودوں کے بحق معبود۔
اسے تمام کائنات کے مالک۔ سے تمام بادشاہوں کے بادشاہ مجھے اپنی دارالشفائے قدرت سے اس بیماری
سے آرام دے اور اس تکلیف کو مجھ سے دور کر دے کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور
یک لمحہ کے لئے بھی تیرے قبضہ و اختیار سے باہر نہیں ہوں۔

روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سفیدی چشم کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ میرے جوڑ جوڑ میں درد رہتا ہے اور دانتوں میں بھی درد ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو یہ تین دوائیں لے فلفل۔ دار فلفل سات سات ماشہ۔
 نوشت در صاف دستخرا ساڑھے تین ماشہ۔ پھر ان تینوں چیزوں کو خوب مہین پیس کر ریشتی کپڑے میں چھان لے پھر دونوں آنکھوں میں تین تین سلاٹیاں لگا کر ایک گھنٹہ بھر صبر کجیو اس عرصہ میں سفیدی بھی برطرف ہو جائے گی اور آنکھ میں جو زائد گوشت بڑھ گیا ہے وہ بھی دور ہو جائے گا اور درد کو بھی سکون ہوگا۔ اس کے بعد آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر معمولی سرمہ لگا لیجیو۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسی اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ آنکھیں دُکھنے کی حالت میں بائیں کروٹ سونے اور خرمہ کھانے سے پرہیز کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب آنکھوں کے متعلق کوئی شکایت ہو تو مچھلی کھانے سے نقصان ہوتا ہے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر آنکھوں پر ملنے سے آشوب چشم نہیں ہونے پاتا۔ اسی طرح جمعرات اور جمعہ کو ناخن و لبیں کتروانے سے آنکھیں دُکھنے سے محفوظ رہتی ہیں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے کان کے درد کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کی کہ میرے کان سے خون اور میل بہت نکلتا ہے۔ فرمایا کہ بہت پرانا پنیر تھوڑا سا ہم پہنچاؤ اور اُس کو پیس کر عورت کے دودھ میں ملا لو۔ پھر آگ پر گرم کر کے چند قطرے اُس کان میں چپکا لو جس میں درد ہو۔

ایک اور روایت میں کان ہی کے درد کے لئے یہ منقول ہے کہ مٹھی بھر تیل اور اسی قدر لائی دونوں کو لے کر عینجہ علیحدہ کوٹیں پھر دونوں کو ملا کر تیل نکال لیں اور اُس تیل کو ایک شیشی میں بھر کر اُس کے منہ پر مہر کر کے رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت اُس تیل کے دو قطرے کان میں چپکا کر دینی رکھ لیں تین دن کے استنمال سے آرام ہو جائے گا۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ سُدَّاب کو روغن زیت میں پکا کر اُس کے چند قطرے کان میں ٹپکالیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سُدَّاب کان کے درد کیلئے نافع ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ گلے کے درد کے لئے دودھ پینے سے زیادہ نفع بخش کوئی چیز نہیں ہے۔

بند معتبر جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک شہر میں گور ہوا۔ دیکھا کہ تمام آدمیوں کے چہرے زرد اور آنکھیں نیلی ہیں۔ اہل شہر نے اُن حضرت کی خدمت میں مرض کی شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم گوشت کو دھو کر نہیں پکاتے اور یہ قاعدہ ہے کہ جو حیوان مرنے سے وہ حالت جنابت میں مرنے سے۔ اہل شہر نے اس کے بعد حسب ہدایت گوشت دھو کر پکانا شروع کیا تو اُن کی بیماری جاتی رہی۔

اسی طرح منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کا ایک اور شہر میں گور ہوا۔ دیکھا کہ وہاں کے لوگوں کے دانت گرے ہوئے اور منہ سوجھے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ تم سوتے وقت منہ ڈھانک کے نہ سویا کرو بلکہ کھلا رکھا کرو۔ اس ہدایت پر عمل کرنے سے اُن لوگوں کی بیماری زائل ہو گئی۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ دانتوں کے درد کے لئے سعد دنا کر مٹھ، ملنا چاہیئے۔ نیز فرمایا کہ جو سرکہ شراب سے تیار کیا جائے اُس کے استعمال سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حمزہ ابن طیار اُن حضرت کی خدمت میں ہائے وائے کرتا ہوا آیا۔ آپ نے دریافت کیا کیوں۔ کیا ہوا؟ عرض کی ابن رسول اللہ دانتوں کے درد سے مرا جاتا ہوں۔ ارشاد فرمایا کہ کچھنے لگو۔ چنانچہ کچھنے لگواتے ہی آرام ہو گیا۔ بعد آرام ہونے کے حضرت نے فرمایا کہ کوئی دوا کچھنے لگوانے اور شہد پینے کی برابر ہی نہیں کر سکتی۔ دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ دانتوں کے درد کے لئے ایک دانہ حنظل بیکر چھیل

ڈالیں پھر اُس کا تیل نکال لیں اگر کسی کے دانتوں کو کیڑے نے کھوکھلا کر دیا ہو تو تین شب پیہم یہ عمل کرے کہ اُس روغن کے چند قطرے دانتوں میں ٹپکا کر تھوڑی روئی اُسی روغن میں تر کر کے اُن دانتوں میں رکھ لے جس میں درد ہوتا ہو اور چپت سوئے۔ اور اگر کسی کے دانتوں کی جڑ میں درد ہو تو جس رُخ کے دانتوں میں درد ہو اُس طرف کے کان میں دو دو تین تین قطرے اسی روغن کے سوتے وقت ٹپکانے سے چند روز میں آرام ہو جائے گا۔

پھر فرمایا کہ اگر کسی شخص کا مُنہ دکھتا ہو یا دانتوں سے خون نکلتا ہو یا دانتوں میں درد ہو یا مُنہ آیا ہوا ہو اور چھالوں کی زنگت سُرخ ہو تو ایک پتکا ہو احتفظل زرد ہم پہنچائے اور اُسے گلی حکمت کر کے سر کی طرف اس میں ایک سُوراخ کرے اور چاقو یا کیل کے ذریعہ سے اس کا تمام گودا ایسی ہوشیاری سے نکال لے کہ اُس میں اور چھید نہ ہونے پائے پھر سرکہ شراب کا بنایا ہوا اُس میں بھر کے آگ پر رکھ دے جب جوش آجائے تو اُٹھا کر احتیاط سے رکھ چھوڑیں ضرورت کے وقت ایک ناخن بھر اُس میں سے توڑ کر دانتوں اور مُنہ میں ملیں اس کے بعد سرکہ سے گلی کر ڈالیں یا یہ کہ اُس سرکہ کو جو محتفظل میں پکا ہے کسی شیتے یا چینی کے برتن میں علیحدہ رکھ چھوڑیں مگر خواہ اُسی محتفظل میں ہو یا کسی اور طرف میں اس کا خیال ضرور ہے کہ جتنا سرکہ خشک یا کم ہو جائے اُتنا اور ملا دیا کریں۔ یہ دوا جتنی پُرانی ہوتی جائے گی اُس کا نفع زیادہ ہونا جائے گا۔

معتبر حدیث میں ابراہیم بن نظام سے منقول ہے کہ مجھے راستے میں چوروں نے گرفتار کر لیا اور گرم گرم پالودہ میرے مُنہ میں ٹھونس دیا پھر میرے مُنہ میں برف بھر دی جس سے میرے دانت سائے گر گئے۔ خواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ سُدرد ناگرمو تھم اپنے مُنہ میں رکھا کہ تیرے دانت پھر نکل آئیں۔ اس خواب کو دیکھے کچھ بہت دن نہ گزے تھے جو یہ سننے میں آیا کہ حضرت امام رضا علیہ السلام ہماری بستی میں وارد ہوئے ہیں اور خراسان کا ارادہ ہے۔ میں حضرت کی خدمت میں دوڑا گیا اور اپنی کیفیت عرض کی آپ نے وہی ارشاد فرمایا جو خواب میں فرما چکے تھے۔ حسبِ ارشاد تعمیل کرنے سے میرے دانت از سر نو نکل آئے۔

کنڈھ مالا۔ ہاتھ پاؤں یا بدن کا پھٹنا۔ زخم۔ مسے۔ بھوٹے
پھنسیاں۔ جذام۔ برص۔ چھیب وغیرہ کے علاج۔

علیٰ ابن نعمان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے
بدن پر مسے بہت نکل آئے ہیں اور مجھے ان کے سبب سے بہت ہی تردد ہے۔ حضرت نے
ارشاد فرمایا کہ ہر ہر مسے کے لئے سات سات جو لے لو اور ایک ایک جو پر سات سات
مرتبہ سورہ الواقعہ اور سات سات مرتبہ یہ آیت پڑھو۔ **وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ**
يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا۔ پھر
ہر ہر جو کو ایک ایک مرتبہ ہر ہر مسے پر مل لو اس کے بعد سب جو اکٹھا کر کے ایک نئے کپڑے
میں باندھ لو پھر ایک پتھر اس کپڑے میں باندھ کر کسی کوئیں میں ڈال دو بہتر ہوگا کہ یہ عمل
تحت الشعاع میں کیا جائے۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا ایک
مفتے میں سب مسے جاتے رہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسے پر ہاتھ ملو اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھو۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ مُحَمَّدًا رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِہٖ
وَ لَوْ حَوْلَ وَ لَوْ قُوَّةَ الرَّآ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اُمِّمْ عَنِّيْ مَا اَجِدُ۔
حدیث معتبر میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ ہمارے گھر میں ایک لڑکی کے
کنڈھ مالا نکل آیا تھا کسی شخص نے خواب میں مجھ سے کہا کہ اس لڑکی سے کہہ دو کہ اس دعا کو

۱۔ اے ہمارے رسول یہ تجھ سے پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں تو کہہ دے کہ میرا پروردگار ان کو ریت بنا کر
اڑا دے گا اور پھر زمین کو چٹیل میدان اور حق و دوق بیا بیان کر دے گا جس میں نہ بندی باقی رہے گی نہ
پستی۔ ۲۔ تحت الشعاع قمری پینے کی وہ تاریخیں ہیں جن میں چاند غائب رہتا ہے اور وہ علی العموم۔
۲۷- ۲۸- ۲۹- یا ۲۸- ۲۹- ۳۰ ہوتی ہیں۔

۳۔ اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور حد سے زیادہ درگزر کرنے والا ہے۔ اللہ کے
نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی ذات پر بھروسہ ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ اللہ کے رسول ہیں اور سوائے
خدا کے بزرگ و بزرگ کسی میں کوئی قوت و قدرت نہیں یا اللہ جو کچھ مجھے محسوس ہوتا ہے اس کو میرے جسم سے موزا ہے۔

تکرا رہے۔ یاروُفُ یارحیمُ یا سیدیٰ۔

دوسری حدیث سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میرا بدن چھٹنا اور بہنا شروع ہو گیا ہے۔ فرمایا تم تین دن روزہ رکھو اور چوتھے دن وقت زوال غسل کر کے کسی صحرا کی طرف یا کسی بلند چھت پر جاؤ اور چار رکعت نماز اس طرح ادا کرو کہ بعد سورۂ حمد جو سورہ مناسب جانو پڑھو مگر جہاں تک ممکن ہو حضور قلب اور نضرع و زاری ہے نماز سے فارغ ہو کر اپنے تمام کپڑے اتار ڈالو اور ایک پُرانا پاک کپڑا بطور لنگی کے یا ندھ کر خاک پر سجدے میں گر پڑو اور اپنے داہنے رخسارے کو خاک پر رکھ کر رورو کر یہ دُعا پڑھو۔
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا وَاحِدُ يَا فَرْدُ يَا كَرِيمُ يَا حَنَّانُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَكَسِفُ مَا بَيْنِي مِنْ مَرَضٍ وَالْبَسْنِي الْعَافِيَةَ الشَّافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمُنِّنْ عَلَيَّ بِتِمَامِ النِّعْمَةِ وَادْهَبْ مَا بَيْنِي فَقَدْ أَذَانِي وَغَمَّتْنِي۔ فرمایا کہ یہ عمل اس وقت تجھے نفع بخشے گا کہ تیرا دل مطمئن ہو اور تجھے اس بات کا یقین ہو کہ اس میں کوئی تاخیر ضرور ہے اُس شخص نے حسب فرمودہ عمل کیا اور بہت جلد شفا پائی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب کسی کے بدن پر ورم پیدا ہو جائے اور اُسے اس بات کا خوف ہو کہ نتیجہ اس کا خراب ہو جائے گا تو اُسے مناسب ہے کہ نماز پنجگانہ کے وقت جب وضو کرے تو نماز سے پہلے اُس ورم کے واقعہ کے لئے یہ آیتیں پڑھ لیا کرے ۱۰
 عَلٰی جَبَلٍ لِّرَّأْسِنَا نَحْنُ الْمُتَصَدِّقُونَ ۝ وَتِلْكَ اَلْوَمَثَالُ لِنَصْرِ بِهَا لِنَسْأَلَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ ۱۰
 اَللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الَّذِي لَا يَفْقَهُونَ ۝ ۱۰
 اَللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝ اَلْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِمِّنُ الْعَزِيزُ الْحَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ ۱۰
 اَللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ اَلْاَسْمَاءُ

عہ اے مہربانی کرنیوالے اے رحم فرمانے والے اے میرے پروردگار اے میرے سردار

اے کتنا اے تنہا۔ اے کرم کرنے والے۔ اے سب سے زیادہ احسان کرنے والے۔ اے سب سے زیادہ قریب۔ اے دعاؤں کے قبول کرنے والے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے تو محمدؐ اور آلِ محمدؑ پر درود بھیج اور میرے مرض کو دور کر دے اور مجھے دنیا و آخرت میں پوری پوری عافیت عنایت کر۔ مجھ پر اپنی نعمت تمام فرما اور جس مرض نے مجھ کو رنج میں ڈالا اور تکلیفیں دی ہیں اس کو دور کر دے۔

۱۰۷ ان آیات کا ترجمہ باب ۹ فصل ۷ کے

اَلْحُسْنٰی يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ - اس عمل سے وہ ورم
تھوڑے عرصے میں انشاء اللہ جاتا رہے گا۔

مکارم الاخلاق میں یہ نقش چپکے دفعیہ کے لئے لکھا ہے جب یہ
مرض پھیلا ہوا ہو تو اس تعویذ کو لکھ کر بچوں کے گلے میں یا منہ دینا
چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ چپکے سے محفوظ رہیں گے اور اگر بکلی تو
بہت کم۔ مگر لکھنے میں ترتیب اعداد کا خیال بہت ضرور ہے یعنی
خانہ پری نقش کی ہندسوں کی ترتیب سے کریں۔

۷۸۶

۱۳	۲	۳	۱۶
۸	۱۱	۱۰	۵
۱۲	۷	۶	۹
۱	۱۴	۱۵	۴

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اُن مچھنسیوں اور گرمی دانوں وغیرہ کے یا سے
میں جو اکثر نکل آتے ہیں منقول ہے کہ جب انکا ظہور ہو کلمہ کی انگلی ہر ایک کے گرد اگر د
پھرائیں اور سات دفعہ بیڑ پڑھیں۔ اے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَرِیْمُ چھ دفعہ پڑھنے
میں تو انگلی گرد اگر د پھرتے رہیں اور ساتویں مرتبہ انگلی اُس مچھنسی پر رکھ کر زور سے دیا دیں۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ مچھنسیاں و گرمی دانے وغیرہ اکثر فساد خون سے ہوتے ہیں
جب فساد خون کی طبعیاتی ہوتی ہے تو وہ بدن سے خارج ہونے کے لئے جلد میں سے
رانہ کر لیتا ہے اسلئے جس شخص کو مچھنسیوں وغیرہ سے تکلیف پہنچتی ہو وہ بستر پر لیٹنے سے پہلے دعائے
مندرجہ ذیل پڑھ لیا کرے تو اُن مچھنسیوں کی تکلیف اور زمام امراض سے عافیت و آرام پائیگا۔
اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَكَلِمَاتِہِ النَّامَاتِ الَّتِیْ لَا یُجَابُ وَہُنَّ یُرْوٰوُا فَاَجُومِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ آتشک مچھڑوں اور واو کے لئے ان آیتوں کو پڑھیں اور بطور تعویذ اپنے
پاس رکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ مَثَلُ کَلِمَةِ خَبِیْثَةٍ کَشَجَرَةٍ خَبِیْثَةٍ نَّاجَتْ مِنْ فَوْقِ
الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ مِنْهَا خَلَقْنَا کُمْ وَفِیْہَا نُعِیْدُ کُمْ وَمِنْہَا نُخْرِجُکُمْ تَارَةً اُخْرٰی اللّٰهُ الْکَبِیْرُ

۱۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اللہ بڑا بار اور صاحب کرم ہے۔ ۲۔ میں خدا کے بزرگ کے چودہ برگزیدہ
بندوں کی اور اُس کے اُن کلمات کا کہ جن سے کوئی نیک و بد تجا و ز نہیں کر سکتا ہر شریر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔
۳۔ میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے ناپاک بات
کی مثال بدترین وحشت کی مثال ہے جو زمین پر سے اکھاڑ دیا جاتا ہے اور پھر اُس کو چھرنے کی جگہ نہیں ملتی بہم نہ ملے کو
اسی میں سے پیدا کیا ہے اور اسی میں تمہیں لوٹا دیں گے اور پھر ایک مرتبہ اسی میں سے نکال کھڑ کریں گے اللہ سب سے بڑا
ہے۔ تو اُس سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ اللہ مافی رے کا تو باقی نہیں رہ سکتا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

وَأَنْتَ لَا تُكْذِبُ اللَّهَ يَبْنِي وَأَنْتَ لَا تَبْنِي وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ یونس ابن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں سفید داغوں کی شکایت کی جو اس کے چہرے پر پیدا ہو گئے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ پچھلی رات میں جبکہ ثلث شب باقی ہو اٹھ کر وضو کر اور نماز شب بجالا اور پہلی دو رکعتوں کے آخری سجدے میں یہ دعا پڑھ **يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا سَامِعُ الدُّعَوَاتِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْطِنِي مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنْ شَرِّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَذْهِبْ عَنِّي هَذَا الْوَجْعَ فَإِنَّهُ قَدْ غَا طَنِي وَأَخْزَنِي**۔ اور تفرغ و راری بہت کر۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حسب فرمودہ عمل کیا اور کوفہ پہنچنے سے پہلے پہلے وہ سفید داغ غائب ہو گئے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اسحق ابن اسماعیل وغیرہ نے بھی اُن حضرت سے اسی مرض کی شکایت کی تھی تو اُن سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو پھر حمد و ثنائے الہی ادا کر کے محمد اور آل محمد پر درود بھیجو پھر یہ دعا پڑھو۔ **يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ يَا وَاحِدُ يَا وَاحِدُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا أَحَدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا صَمَدُ يَا صَمَدُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ يَا رَحِيمُ يَا قَدَرُ الْقَادِرِينَ يَا قَدَرُ الْقَادِرِينَ يَا قَدَرُ الْقَادِرِينَ يَا قَدَرُ الْقَادِرِينَ يَا قَدَرُ الْقَادِرِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ يَا سَامِعُ الدُّعَوَاتِ يَا مُنْزِلَ الْكِتَابِ يَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْطِنِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَخَيْرَ الْآخِرَةِ وَأَصْرِفْ عَنِّي**

اے بزرگ اے بزرگ بندوں پر رحم کرنے والے اے وقت حساب درگزر کرنے والے اے دعاؤں کے سننے والے اے عمدہ عمدہ چیزیں عطا فرمانے والے تو محمد اور آل محمد پر رحمت بھیج اور مجھے دنیا و آخرت کی وہ خوبیاں عطا فرما جو تیرے دینے کے لائق ہیں اور مجھ سے دنیا و آخرت کی تمام بدیاں دور کر دے اور اس بیماری کو بھی دفع فرما کیونکہ اس نے مجھے رنج و تعب میں ڈال رکھا ہے۔ عہ بذالوجع کی جگہ مرض کا نام لینا چاہیے۔ اے یا اللہ اے بندوں کے گناہ دیکھ کر روزی برقرار رکھنے والے اے وقت حساب درگزر کرنے والے اے کیا اے تنہا اے بے نیاز اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے سب قدرت رکھنے والوں سے زیادہ قدرت رکھنے والے۔ اے تمام مخلوقات کے پرورش کرنے والے۔ اے تمام دعاؤں کے سننے والے۔ اے برکتوں کے نازل کرنے والے۔ اے خوبیوں کے عطا کرنے والے تو محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما اور مجھے دنیا و آخرت کی خوبیاں عطا فرما اور مجھ سے دنیا و آخرت کی بدیاں دور کر دے اور جو حالت میری ہے اس سے مجھے نجات دے کیونکہ اُس نے مجھے رنج و تعب میں ڈال رکھا ہے۔

شَرَّ الدُّنْيَا وَشَرُّ الْآخِرَةِ وَادُّهُبْ مَا بَيْنِي فَقَدْ غَاظَنِي الْوَمْرُ وَآخَرُنِي۔

ایک اور روایت میں فرمایا ہے کہ سورہ النعام کو شہد سے کسی برتن پر لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پہنی تو سفید داغ جاتے رہیں گے۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ سورہ یسین کو بھی شہد سے لکھ کر پاک پانی سے دھو کر پینا وہی فائدہ رکھتا ہے۔

مکارم الاخلاق میں مذکور ہے کہ برص و جذام کے دغیبہ کے لئے ان آیتوں کو لکھ کر صاحب مرض بطور تمویذ کے اپنے پاس رکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُنْبِتُ وَعِنْدَهُ اُمُّ الْکِتَابِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولٰٓئِکَ اُجْحِظُ مَشْنٰی وَثَلٰثَ وَرُبَاعَ بِاسْمِ قُلٰنِ بْنِ فُلٰنِہ۔

چھپ کے لئے جس مقام پر چھپ ہو یہ آیتیں لکھنی چاہئیں۔ وَ اِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَ عِنْدَ نَاخَرَاتِنَا وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِالْبَیِّنٰتِ مَعْلُوْمٌ ط هَلْ یَسْمَعُوْکُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ اَوْ یَنْفَعُوْکُمْ اَوْ یَضُرُّوْنَ۔

ایک روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک شخص کے زخم کے لئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تھوڑی سی تازی رال بہم پہنچا لے اور اتنی ہی بکری کی چربی اور دونوں کو کوری ٹھیل پر رکھ کے ملا لے پھر ظہر کے وقت سے عصر کے وقت تک ہلکی آہنج پر گرم ہونے سے اس کے بعد پیرانے کتان کا ایک ٹکڑا لے کر اس تیار شدہ مرہم کو اُس پر پھیلا اور مثل بچائے کے اُس زخم پر لگا لے اور اگر اس زخم میں ناسور بھی ہو تو کتان کی ایک بتی بنا کر اُس بتی پر

اس میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنا والا اور بہت ہی مہربان ہے۔ اللہ جس چیز کو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے ثابت کر دیتا ہے۔ اصلی کتاب اُسی کے پاس ہے ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ترسیا ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا اور ان فرشتوں کا جو دو دو تین تین اور چار چار پر رکھتے ہیں قاصد مقرر کرنا والا ہے۔ آگے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھنا چاہیے۔

اسے ایک چیز بھی ایسی نہیں ہے کہ ہمارے پاس اُس کے خزانے نہ ہوں اور ہم ہر چیز کو اُسی انداز سے نازل کرتے ہیں جو ہمیں پہلے سے معلوم ہے۔ کیا یہ جنت تمہاری آوازوں کو سن سکتے ہیں جبکہ تم اُن سے دُعا کرتے ہو؟ یا یہ تمہارے نفع و ضرر پر قادر ہیں؟

یہی مرہم لگا کر ناسور کے اندر پہلے سے رکھ دینا چاہیے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ متوکل عباسی کے جسم میں ایک ایسا پھوڑا نکل آیا تھا جس سے مرجانے کا اندیشہ تھا اور طبیب لوگ خوف کے مارے اُس کے چیرنے کی جرات نہ کرنے تھے۔ فتح ابن خاندان وزیر متوکل نے کسی شخص کو حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں بھیج کر متوکل کی یہ حالت عرض کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بھیڑوں کی مینکیاں جو انھیں کے پاؤں سے کچلا ہو کر گوند ہو گئی ہوں گلاب میں ملا کر اُس پھوڑے پر ضمنا کر دو۔ طبیبوں کو جب حضرت کے اس معالجے کی خبر پہنچی تو وہ بہت ہنسے اور کہا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ وزیر نے جواب دیا کہ وہ حضرت مخلوق خدا میں سب سے زیادہ دانا ہیں اس لئے اُن کے فرمانے کے بموجب عمل کرنا چاہیے چنانچہ جب فرمودہ عمل کیا گیا۔ ضما کرنا تھا کہ کھولن تو اسی وقت موقوف ہو گئی نیند بھی آ گئی اور محسوس دیر کے بعد خود بخود پھوٹ گیا اور بہت سا مواد خارج ہو کر آرام ہو گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چنچندر گائے کے گوشت میں پکا کر کھانے سے سفید داغ جاتے رہتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے سفید داغ اور چھپپ کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم حمام میں جاؤ اور وہیں نوے سے بیس مہندی ملا کر اُن مقامات پر مل لو پھر ان کا نشان بھی نہ رہیگا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ گائے کا گوشت سفید داغ اور جذام کو زائل کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سفید داغوں کے لئے اس سے زیادہ نفع بخش ایک چیز بھی نہیں ہے کہ خاک پاک نہایت امام حسین علیہ السلام کو ہر مہینہ کے پانی میں ملا کر پییں۔ اور اُن داغوں پر ملیں۔ یہ بھی فرمایا کہ ناک کے بال کتر ونا جذام سے بچاتا ہے۔ اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر مبارک کی خاک بھی جذام کو زائل کرتی ہے۔ نیز فرمایا کہ جس شخص کو برص و جذام میں مبتلا دیکھو اُس سے دُور رہو اور

بار بار اُس پر نظر نہ ڈالو۔ اور اس کے ساتھ ہرگز نہ رہو کیونکہ یہ امراض متعدی ہیں۔
 جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو بیس کتر وانا جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔
 حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر شخص کے جسم میں جذام کی رگ
 موجود ہے اور اُس رگ کو شلغم کا کھانا کھلا دیتا ہے۔
 دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُنھیں حضرت سے عرض کی کہ میرے بدن
 میں طاعون کا مادہ پیدا ہو گیا ہے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تو سیب کھا بچنا پچ اُس
 نے کھائے اور آرام ہو گیا۔

۹

اندرونی بیماریاں فوہنج یا جمی در معدے کی بیماریاں اور کھانسی وغیرہ کھلاج

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں درو سینہ کی شکایت
 کی حضرت نے فرمایا کہ تو قرآن مجید سے طلب شفا کر کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فِیْہُ شِفَاؤُ
 لِّمَا فِی الصُّدُورِ یعنی جو کچھ تمہارے سینوں میں ہے قرآن مجید میں اُس کے لئے شفا
 موجود ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے آنحضرت
 نے ارشاد فرمایا کہ اُس سے کہہ دے کہ حقوڑا سا شہد گرم پانی میں ملا کر پی لے۔ دوسرے
 دن وہی شخص بچر آیا اور عرض کیا کہ اُس نے شہد پیا تھا مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ فرمایا جا
 اور بچر شہد پلا اور اُس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ سورۃ الحمد بھی پڑھ۔ جب وہ چلا گیا تو
 آنحضرت نے فرمایا کہ اس کا بھائی منافق ہے یہی وجہ ہے کہ اُس کو شہد نے نفع نہیں کیا۔
 دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے
 پیٹ کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا گرم پانی پی لے اور یہ دُعا پڑھ لے۔ یا اللہ یا
 اللہ یا اللہ یا رَحْمٰنُ یا رَحِیْمُ یا رُبَّ الْاَوْبَابِ یا اِلٰہَ الْاَوْلِیَّہِ یا مَلِکَ الْمُلُوْکِ

يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ اشْفِنِي بِشِفَاكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسُقْمٍ فَإِنِّي عَبْدُكَ وَإِنُّ عِنْدَكَ
الْقَلْبُ فِي قَبْضَتِكَ - ۱۵

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
نات کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار یہ دعا پڑھ لو گے وَاِنَّهُ
لَيَكُفُّ عَزِيْزٌ لَّوْ يَأْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ اَيِّ يَدٍ يَدِيْهِ وَلَوْ مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ -

کئی روایتوں میں وار ہے کہ درد قولنج اور پیٹ کے درد کے لئے سورہ حمد اور مومن اور سورہ
اخلاص تک زعفران سے ایک برتن میں لکھ کر یہ دعا بھی لکھیں اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَبِعِزَّتِهِ الَّتِي لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِي لَا يُدْرَعُ مِنْهَا شَيْءٌ مِّنْ شَرِّ هَذَا الْوَجْعِ وَمِنْ شَرِّ مَا
اَجَدَ مِنْهُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَحْذَرُ مِنْهُ - بعدہ بارش کے پانی سے دھو کر ہمارے پاس تے وقت پی لیں۔
دوسری روایت میں منقول ہے کہ ترکیب مذکورہ بالا فالج اور دیگر تمام ریاحی امراض کے لئے بھی مفید ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے کمر درد کی شکایت
کی فرمایا جب تو نماز سے فارغ ہوا کرے تب اعضائے سجدہ پر ہاتھ مل کر درد کی جگہ مل لیا کر اور
یہ آیت پڑھا کر - اَفْخَسِبْنُمْ اَنْهَآ خَلَقْنَاكُمْ عِبْنًا وَّاَتْلُوْا اٰیٰتِنَا لَوْ تَرْجِعُوْنَ فِتْحًا لِّىْ
الْمَلِكُ الْحَقُّ لَوْ اِلَهَ اِلٰهٍ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَوْ

۱۵ یا اللہ لے سب سے زیادہ رحم کرنے والے لے گناہوں سے درگزر کرنے والے لے مجازی پرورش کرنے
والوں کے حقیقی پروردگار لے باطل معبودوں کے بھی حقیقی معبود۔ لے بادشاہوں کے بادشاہ لے سرداروں کے
سردار مجھے ہر بیماری اور تکلیف سے کلی صحت عنایت فرما کیونکہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور
وقت تیرے قبضہ و اختیار میں ہوں - ۱۲ لے ڈرانگ نہیں کہ یہ کتاب ایسی زبردست ہے کہ نہ اس سے
پہلے کی کوئی چیز اس کو منسوخ کر سکتی ہے اور نہ اس کے بعد کوئی نسخہ آئیواری ہے یہ اس صاحب حکمت کی نازل کی
ہوتی ہے جو ہر طرح سے صاحبِ حمد ہے ۱۳ میں اس درد کے شر سے اور جو تکلیف اس سے محسوس ہوتی ہے اس کے
شر سے اور جن جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں ان کے شر سے خدا نے بزرگ و برتر کی ذاتِ خاص کی اور اس کے اس
غلبہ کی جس کی کسی کو خواہش نہیں ہو سکتی اور اس کی قدرت کی جس کے آگے کوئی چیز نہ ملے نہ ہوگی۔ ۱۴
۱۵ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ تم نے تم کو بے فائدہ پیدا کیا ہے اور تمہاری بازگشت ہماری طرف نہ ہوگی۔ بڑا و برتر
ہے خدا جو پچا بادشاہ ہے سوائے اس کے کوئی مضبوط نہیں وہ عرش بزرگ کا مالک ہے جو شخص سوائے خدا کے اور معبودوں کا ماننے
والا ہے اس کے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اس میں شک نہیں ہے۔ خدا اس سے محاسبہ کر لیا اور کافر کو گمراہ
نہ پائیں گے لے رسول تم یہ کہا کرو کہ لے پروردگار میرے تو بخت نش فرما اور حکم کرنے والوں سے بہتر ہے۔ ۱۶

بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّهُ حَسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ إِلَّا كُفْرُونَ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَبِيرُ الْوَاحِشِينَ۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے سب فرمودہ عمل کیا وہ
درود مختور سے ہی عرصے میں جاتا رہا۔

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کی کمر میں
درود ہو وہ کمر پہ ہاتھ پھیرے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ
رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَوْ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
اللّٰهُمَّ اَمْسِكْ عَنِّي مَا اَجِدُ فِيْ خَاصِرَتِيْ۔ اور ہر مرتبہ ہاتھ کو نیچے کی طرف اس طرح
لے جائے گویا درود کو سونت وانا۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے وغیرہ مرض طحال یعنی تلی کے لئے منقول ہے
کہ ان آیتوں کو زعفران سے لکھ کر آب زمزم سے دھو کر پیئیں۔ قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا
الْوَحْشَ اَيَّامًا تَدْعُوْا اِنَّهٗ اِلٰهٌ سَمَاءٌ اُنْحَسِنُ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلٰتِكَ وَلَا تُخَافِتُ
بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وِلٰیٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا۔

منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے فرافرمعدہ اور بکثرت رباح
صادر ہونے کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ مجھے اس عارضے سے اس قدر تکلیف ہے کہ
لوگوں سے باتیں کرنے میں شرمندگی حاصل ہوتی ہے۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز
سے فارغ ہوا کرو یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ اللّٰهُمَّ مَا عَمَلْتُ مِنْ خَيْرٍ فَهُوَ مِنْكَ لَا حَمْدَ

لے خدا کے نام سے اور خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے شروع کرتا ہوں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اللہ کے رسول ہیں ان پر اور ان
کی آپ پاک پر خدا رحمت نازل فرمے سوائے خدا کے بزرگ و برتر کے امداد کی کسی میں قدرت و قوت نہیں ہے۔ یا اللہ جو کچھ مجھے کم
میں محسوس ہوتا ہے اس کو دور فرما۔ ۱۰۔ ہے کہہ نے رسول ہوا سے اللہ کے نام سے پکارو یا رحمن کے نام سے جس سے بھی پکارو
درست ہے کیونکہ تم اچھے چھے نام اُسی کے ہیں اور تو اپنی تمار نہ بہت بلند آواز سے قرائت کر کہ اوروں کی نمازیں صلل
پڑے اور نہ بہت چپکے چپکے پڑھو کہ اپنے کانوں میں بھی آواز نہ آوے بلکہ بین بین طریقہ اختیار کرو اور یہ کہ سب تعریف اُس
اللہ کے لئے جس کے کوئی اوداد نہیں اور سلطنت میں اُس کا کوئی شریک نہیں نہ اُس کو کسی کی امداد کی احتیاج ہے اور اُس کی
اس طرح جرائی بیان کر جیسا کہ حق بیان کرنے کا ہے۔ ۱۰۔

لِي فِيهِ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ سُوءٍ فَقَدْ حَذَرْتُ بِهِ فَلَا عُدْرَ لِي فِيهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
أَنْ أَتَكِلَ عَلَى مَا لَا حِمْلَ لِي فِيهِ أَوْ أَمُنَ مَا لَا عُدْرَ لِي فِيهِ - ۱۷

دوسری روایت میں یہی دعا پچیش کے واسطے بھی وارد ہوئی ہے۔

ایک اور حدیث میں کسی شخص نے اُن حضرت سے پچیش کی شکایت کی۔ فرمایا تھوڑا پانی
لے کر یہ آیتیں پڑھو ۱۷ یُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ تَيْنِ رَتَبَهُ اور ۱۸
أَوْ لَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ الْمَسْمُوتِ وَالْأَرْضِ كَانَتْ رَتْقًا فَفُتِقَتْ هَبْهَا وَجَعَلْنَا
مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ - اور اس پانی کو پی لو اور پیٹ پر ہاتھ پھرو۔

ایک اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ آیات ذیل روغن پر پڑھ کر پیٹ پر مل لیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَفُتِقْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مِنْهُمُورٍ فَجَعَلْنَا الْأَرْضَ
عُيُونًا نَأْتَقِي الْمَاءَ عَلَى أَمْرِ قَدْ قَدَّرَ وَجَعَلْنَا عَلَى ذَاتِ الْأَوَّاحِ وَدُسْرًا فَفُتِقْنَا
عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ بِاسْمِ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ أَوْ لَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ
كَانَتْ رَتْقًا فَفُتِقْنَا هُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ -

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سفر میں تھے اُن حضرت
کے صاحبزادے اسماعیل کو پیٹ اور پیٹھ کے درمیان شکایت تھی حضرت نے بلا کر ارشاد فرمایا کہ چپت

۱۷ یا اللہ جو کچھ نیکیاں میں نے کی ہیں سو توفیق تیری طرف سے تھی ہذا اُن کے ہاں سے میں میری کوئی تعریف نہیں اور
جو بدیاں مجھ سے سرزد ہوئی ہیں اُن کی تخریب سے تو پہلے ہی آگاہ و ماچکا تھا اس لئے اُن کے ہاں سے میں میری کوئی عذر
نہیں مل سکتا یا اللہ اس بات سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ جو اعمال میرے قابلِ تعریف نہیں ہیں اُن پر بھروسہ
کر لوں یا جن افعال کے ہاں سے میں میری کوئی عذر نہیں چلی سکتا اُن کی سزا سے بے خوف ہو جاؤں۔

۱۸ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے مشکل نہیں چاہتا ۱۹ جسے جو لوں منکر ہیں کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین
دونوں بستہ تھے ہم نے اُن دونوں کو کھول دیا یعنی آسمان سے پانی برسنے لگا و زمین سے نباتات اُگنے لگی اور پانی کو ہر شے
کی زندگی قرار دیا۔ کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے؟ ۲۰ اللہ کے نام سے جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور مہربان ہے
شروع کرتا ہوں مجھ پر تم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے کہ موسیٰ دھار پانی پر تے نکلا اور زمین کے اتنے چشمے جاری
کر دیئے کہ ساری زمین پانی ہی پانی ہو گئی اور جو حکم ہمارے دیا تھا اُس کی انجاء ہوئی کے لئے دونوں پانی یعنی آسمان و زمین کے
اُکٹے ہو گئے۔ اور نوع کو ہم نے ایسی کتنی پرور کیا جو تختوں اور کھجور کی سیوں سے بنی ہوئی تھی پھر ہم نے اُن پر پانی
دروازے کھول دیئے۔ یہاں میں کھاد و رس کے باب نہ لیں جو لوں منکر ہیں کیا انھوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان
زمین دونوں بستہ تھے ہم نے اُن دونوں کو کھول دیا اور پانی کو ہر چیز کی زندگی قرار دیا کیا اب بھی وہ ایمان نہ لائیں گے۔

لَبِطْ جَاوِبْ بِرُوحَانِ پُر پُرسِی۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَبِصْنَعِ اللّٰهِ الَّذِیْ اَتَقَنَ كُلَّ شَیْءٍ اِنَّهُ خَبِیْرٌ
بِمَا تَعْقِلُوْنَ اُسْکُنْ یَا رُحْمَا بِالَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّبِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے پیٹ
کے درو کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ درو کی جگہ ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ یہ آیت پڑھ لے و مَا كَانَ
نَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ کُنَّا یَا مَوْجِلًا وَمَنْ یُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا نُوْتِمِنْهَا وَمَنْ
یُرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُوْتِمِنْهَا وَسَنَجْزِی الشَّاكِرِیْنَ۔ اور سات مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ مفصل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت
میں ضیق النفس کی شکایت کی اور یہی عرض کی کہ تھوڑی دور چلنے سے سانس بھول جاتی
ہے اور مجھے بیٹھ کر دم لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ فرمایا اونٹ کا پیشاب پی سانس ٹھہرنے لگے گی۔
کلینی نے حدیث حسن میں روایت کی ہے۔ کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے کھانسی کی شکایت کی۔ فرمایا تھوڑی سی انجدان رومی اور اُس کے ہموزن مصری کا
سفوف بنا لے اور ایک دن یا دو دن کھا لے۔ اُس شخص کا بیان ہے کہ میں نے ایک ہی
دن کھا یا تھا کہ کھانسی جاتی رہی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
مرض سل کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ سنبل۔ قافلہ۔ زعفران۔ عاقر قرحا۔ ہرزالبینج۔
خربق سفید فلفل سفید مساوی الوزن لیکر اور فریبون تمام ادویہ سے دو چندر۔ پھر یہ سب اجزا
پیس کر ریشم کے کپڑے میں چھان کر ایسے شہد میں ملا جو کف گرفتہ ہو۔ اور یہ دوا چنا برابر گرم پانی کے
ساتھ تین شب سوتے وقت پی لو چنانچہ حسب الحکم تعمیل کی آرام ہو گیا۔

۱۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے اور اللہ کی اُس ہفت پر جس کے ذریعے اُس نے ہر چیز کو متواری
بخش دے بیشک اللہ تمہارے تمام اعمال و افعال سے آگاہ ہے۔ اُسے ریح اس کے نام سے ساکن ہو جا جس کی وجہ سے شب
وروز کی تمام چیزیں سکون پکڑتی ہیں اور وہ سب کی فریاد سننے والا اور احوال جاننے والا ہے۔ ۲۔ کوئی نفس سوئے
غدا نے کے حکم کے جو مقرر ہو کر لکھا گیا ہے مرنے نہیں سکتا اور جو شخص دنیا کے بدلے کا غائب ہے اُسے ہم وہی دیتے ہیں اور
جو شخص ثواب آخرت کا خواستگار ہے اُسے وہی ملتا ہے قریب ہے کہ شکر کرنے والوں کو ہم نیک بدلہ دیں گے۔
۳۔ انجدان رومی اُس درخت کا تخم ہے جس کا گوند ہیملگ ہے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں کھانسی کی شکایت کی فرمایا فلعل سفید - فریون - خربق سفید - فاقہ - زعفران - ایک ایک جزو اور بربالنج دو جزو - ان سب کو باریک پیس کر رشتی کپڑے میں چھان لو اور تمام ادویہ کے هموزن شہد خالص - کف گرفته ملا کر گولیاں بنا رکھو - کھانسی کے لئے خواہ پُرانی ہو یا نئی سوتے دنت ایک گولی عرق بادیان نیم گرم کے ساتھ کھالیا کرو -

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا حضرت عیسیٰؑ کو بھی وہ بیماریاں عائد ہوتی تھیں جو اولاد آدم کو ہوتی ہیں؟ فرمایا ہاں بچپن میں انھیں جوانی کی بیماریاں لاحق ہوئیں اور بڑھاپے میں بچپن کی چنانچہ کمر کا درد جو عموماً بڑھوں کو ہوتا ہے وہ اُن کو کبھی کبھی بچپن میں ہو جاتا تھا اور وہ اپنی والدہ سے فرمایا کرتے تھے کہ شہد اور کالا دانہ اور روغن زیت ملا کر لے آؤ - جب وہ لاتیں تو کھانے سے گھبراتے تھے - حضرت مریم علیہا السلام فرماتیں کہ جب تم نے خود منگائی ہے تو اب کھانے سے کیوں گھبراتے ہو؟ حضرت جواب دیتے کہ منگائی تو عظیم پیغمبری سے ہے مگر کھانے سے گھبرانے کا باعث دوا کی بد مزگی اور بچپن کا تقاضا ہے - اس کے بعد تناول فرما لیتے تھے -

کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ دسترخوان پر جو رینے گرتے ہیں اُن کو اکٹھا کر کے کھانے سے درد کو آرام ہو جاتا ہے -

دوسری معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر درد کھانے سے دل کی جلا بڑھتی ہے - اور اندرونی امراض کو سکون ہوتا ہے -

ایک روایت میں فرمایا کہ انجمن رومی کھاؤ کہ اس سے کمر کا درد جاتا رہتا ہے - حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خرقل کے جگر میں قرصہ پڑ گیا تھا انہوں نے دُعا کی حق تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ انجیر کا دودھ اپنے سینے پر باہر کی طرف سے ملو چنانچہ ایسا ہی کیا آرام ہو گیا -

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں شدت درد طحال کی شکایت کی - فرمایا تھوٹے سے دام خرچ کر تترہ خرید لے اور اُسے

روغن عربی میں پکا لے اور جسے تلی کا مرض ہوا سے تین دن کھلا انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔

کلینی نے لبند مغیر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے غلاموں سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے ایک کے پیٹ میں تلی مٹھی حضرت کو اُسکی اطلاع دی گئی۔ فرمایا اسے تیس دن ترہ کھلاؤ چنانچہ کھلایا گیا آرام ہو گیا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو سرکہ شراب سے بنایا جائے اُس کے کھانے سے پیٹ کے کیڑے مر جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سات دانے خروائے کھجور کے کھالے اگر اُس کے پیٹ میں کیڑے ہوں گے تو مر جائیں گے۔

چند حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وضعیہ اسہال کے لئے تھوڑے سے چاول وھو کر سائے میں سکھالیں اور آگ پر رکھ کر مجھون لیں اور پھر کوٹ لیں علی البصر ایک مٹھی اُس میں سے کھالیا کریں۔

دوسری روایت میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ وضعیہ اسہال کے لئے تھوڑے سے چاول ایک پتی میں ڈال کر جوش دے لو۔ اور چار پانچ پتھر کے ٹکڑے آگ میں سرخ کر کے ایک پیالے میں ڈال لو اور تیز رو گھوڑے کی تازی تازی چربی اُن پتھر کے ٹکڑوں پر ڈال کر دوسرے پیالہ سے ڈھانک دو کہ اُس کا بخار نہ نکلنے پائے اور ذرا حرکت دو تا کہ سب چربی گھل جائے اور جب چاول پک چکیں تو یہ گداختہ چربی اُس پر ڈال کر کھالیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سچیش کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا گل ارمنی، ہلکی آنچ پر مجھوں کر سفوف بنا کر کھا لو۔

دوسری حدیث کے مطابق یوں فرمایا ہے کہ ہنر قطنونا۔ صمغ عربی۔ گل ارمنی کو مجھون کر سفوف بنا کر کھا لو پچیش جاتی ہے گی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سچیش کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا کہ اخروٹ کو آگ پر مجھوں لو اور پھیل کر کھا لو۔

ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے قراقرم معدہ کی شکایت کی۔ فرمایا کالادانہ شہد میں بلا کر کھالو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ضعف معدہ کی شکایت کی۔ فرمایا حزاہ ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھاؤ۔

(۱۰)

مختلف قسم کے درد گھٹیا فالج بواسیر امراض مثانہ اور دیگر امراض کا علاج

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ معلیٰ ابن خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنی شمر گاہ کی درد کی شکایت کی حضرت نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ تو نے ایسی جگہ کمر بند کھولا ہے جہاں مومن کے لئے شایان نہ تھا اسی سبب سے درد ہوا۔ خیر اپنی شمر گاہ پر پابیاں ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ۔ **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ اَجْرٌ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ يُخْزَوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَجْهَیْ اِلَیْکَ وَفَوَضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ لَا مَلْجَاؤَ وَلَا مُنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ۔**

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے راتوں کے درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ گرم پانی ایک طشت میں بھر کر اس پانی میں بیٹھ جا اور درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ آیت پڑھ لے **یٰسَّہ اَوَّلَمَ یَا اَذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ۔** ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے پاؤں کے درد کی شکایت کی۔ فرمایا کہ یہ آیتیں پڑھ۔ **یٰسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔**

۱۲۔ لے ایک قسم کی گھٹاس ہے جس کی صورت کمرض کی سی ہوتی ہے اور اس کو فارسی میں میوہ کہتے ہیں۔ ۱۲۔

۱۳۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ کے نام پر پھر دہرے ہیں۔ ہاں جس نے اپنے آپ کو خدا کے حوالہ کر دیا بصورتیکہ وہ نیکو کار بھی ہے تو اس کا اجر خدا پر ہے اور وہ ان لوگوں میں محسوب ہوگا۔ جنہیں نہ کوئی خوف پیش آئے گا نہ امر کر رہے کی بات رنج اٹھنا پڑے گا یا اللہ میں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور اپنے کام تیرے سپرد کرتا ہوں تجھ سے بھگ کر سوائے تیرے ہی دروازے کے پناہ لینے کی جگہ ہے نہ نجات پانے کا ٹھکانا۔ ۱۳۔ اس آیت کا ترجمہ صفحہ ۱۹ میں درج ہے۔

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَلِيُنْهَئَكَ
عَنِكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيُنْصِرَكَ اللّٰهُ تَصِيْرًا عَزِيْزًا۔ هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزِدُّوْا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ
اللّٰهُ عَلَيْهَا حَٰكِمًا لِّبَدْلِ خَلِ الْوُفُوْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّتِ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ قُوْرًا عَظِيْمًا
وَلِيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقَاتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الظَّٰلِمِيْنَ يَاللّٰهُ ظَنُّ السُّوءِ عَلَيْهِمْ
وَعَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السُّوءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَ
سَآئِ مُصِيْرًا۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔
معتبر روایت میں وارد ہے کہ ابو حمزہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے زانو کے
در و کی شکایت کی فرمایا کہ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھا کر۔ اَللّٰهُمَّ اَجُوْدَ مَنْ اَعْطٰى وَاَيَا
خَيْرٍ مَنْ سُوِّلَ وَاَيَا اَرْحَمَ مَنْ اَسْتَرْحِمُ اَرْحَمَ ضَعْفِيْ وَ قَلَّةَ حَيْلَتِيْ
وَ اَعْفِنِيْ مِنْ وَجْعِيْ۔ اس دعا کے پڑھنے سے بہت جلد آرام ہو گیا۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ سالم ابن محمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے پنڈلی اور ٹخنے کے در و کی شکایت کی اور یہ بھی عرض کیا کہ اس در و نے مجھے بالکل بیکار

سہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ
نے تجھے یہ فتح کلمہ کلام عنایت کیا تاکہ تیری وجہ سے خدا تیرے سچے پیروں کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دے
تجھ پر اپنی نعمت تمام کر دے اور تجھ سے ہدایت کا سیدھا راستہ بتا دے اور تیری زیر دست مدد کرے۔ اللہ وہ ہے
جس نے اہل ایمان کے دلوں میں تسلی نازل فرمائی تا ان کا ایمان اور زیادہ ہو جائے۔ آسمان وزمین کے لشکر سب
خدا کے ہیں اور اللہ صاحب علم و حکمت ہے وہ چاہتا ہے کہ اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو داخل جنت فرمائے
جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں تاکہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں اور ان سے ان کی بڑائیوں کو دفع فرمائے۔ اللہ کے نزدیک
یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔ نیز وہ چاہتا ہے کہ اہل نفاق اور اہل شرک مردوں اور عورتوں کو جہنم میں داخل فرمائے
بڑے بڑے گمان کیے ہیں عذاب کرے انھوں نے جو بدی سوچی ہے وہ انھیں پر لٹ کر پڑے گی۔ اللہ کی طرف سے
اُن پر غضب ہے وہ ان سے بیزار ہے۔ ان کے لئے جہنم تیار کی گئی ہے۔ اور وہ بہت ہی بُری بازگشت ہے
اللہ زمین اور آسمان کے لشکروں کا مالک زیر دست اور صاحب حکمت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَجُوْدَ مَنْ اَعْطٰى وَاَيَا خَيْرٍ مَنْ سُوِّلَ وَاَيَا اَرْحَمَ مَنْ اَسْتَرْحِمُ اَرْحَمَ ضَعْفِيْ وَ قَلَّةَ حَيْلَتِيْ
وَ اَعْفِنِيْ مِنْ وَجْعِيْ۔ اس دعا کے پڑھنے سے بہت جلد آرام ہو گیا۔

کر دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو موضع درد پر ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ لے رَأْتُمَا
أَوْحَى إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجِدُ مِنْ دُونِهِ مُلْتَجِدًا -

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے ٹخنے کے
درد کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ موضع درد پر ہاتھ رکھ کر یہ کہہ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ
وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِكَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَمَّا قَدْرُ وَاللّٰهُ حَقُّ قَدْرًا وَالْاَرْضُ
جَمِيعًا قَبْضَةُ يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بَيْنَ يَدَيْهِ سُبْحَانَہُ وَتَعَالٰی عَنْہُ عَابَا بُشْرُوْنَ -

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
درد شانہ کی شکایت کی۔ فرمایا کہ ان تین آیتوں کو سونے وقت تین مرتبہ اور بعد جاگ اٹھنے کے
ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَللّٰهُ لَكَ مُلْكُ
السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيْرٍ -

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں
شکایت کھی کہ آپ کے شیعوں میں سے ایک شخص کا پیشاب بند ہو گیا ہے۔ حضرت نے جواب
میں لکھا کہ اُس پر قرآن مجید کی بہت سی آیتیں پڑھو آرام ہو جائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر قسم کے ورم کے لئے سورہ حشر کے آخر کی
چار آیتیں تین مرتبہ پڑھیں اور ہر مرتبہ لعاب دہن موضع ورم پر لگا دیں۔

دوسری روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے گٹھیا کے درد کی شکایت کی
فرمایا یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاسْمَائِكَ وَبِرَّكَاتِكَ وَدَعْوَةِ نَبِيِّكَ الطَّيِّبِ
اُمِّبَارَكِ اَمْكِيْنِ عِنْدَكَ وَبِحَقِّ بِنْتِہِ فَاطِمَۃِ الْمُبَارَكَةِ وَبِحَقِّ وَصِيَّہِ

لے کتاب ہذا سے جو کچھ تم کو وحی کی گئی ہے اُسے پڑھو خدا کے کلمات کا کوئی بدلنے والا نہیں اور تم خدا کے سوائے کو اپن جانے نہ
بناؤ گے۔ اے اللہ کے نام سے اور اللہ پر توکل کر کے شروع کرتا ہوں سلام اللہ کے رسول پر جو۔ لوگوں نے اللہ کو دیکھا نہیں سمجھا
ہے جیسا کہ سمجھنے کا حق ہے۔ یہ ساری زمین قیامت کے دن اُس کی ٹٹھی میں ہوگی اور آسمان پیٹے لپٹا اُس کے واسطے
ہاتھ میں ہوں گے۔ مشترک جن جن چیزوں کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں اُن سب سے اُس کی ذات پاک و برتر ہے ۱۲۔ اے
کیا تو یہ نہیں جانتا کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تو یہ نہیں جانتا کہ زمین و آسمان خدا کی ملکیت ہیں اور سوائے
خدا کے تمہارا کوئی مالک و مددگار نہیں ہے۔ ۱۲

امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَبِحَقِّ سَيِّدِي شَيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَاذْهَبْتُ عَنْنِي شَرِّ مَا
 اَجِدُ بِحَقِّهِمْ بِحَقِّهِمْ بِحَقِّهِمْ وَبِحَقِّكَ يَا اِلَهَ الْعَالَمِينَ ۛ ۛ
 ایک اور حدیث میں روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی
 خدمت میں دردِ عرق النساء کی شکایت کی حضرت نے فرمایا اب جس وقت اس کا اثر معلوم
 ہو روڑ کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
 اَعُوْذُ بِسْمِ اللّٰهِ الْکَلِیْمِ وَاَعُوْذُ بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عَرَقٍ نُّعَارِدُ
 مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ اُس شخص نے تین مرتبہ یہ دعا پڑھی مگر مرض سے نجات مل گئی۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص کو لقوہ ہو گیا تھا وہ جناب امام جعفر صادق
 علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے
 روضہ پر جا کر دو رکعت نماز پڑھ پھر مرض کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھ لے بِسْمِ اللّٰهِ
 وَبِاللّٰهِ بِهَذَا اُخْرِجْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ مِنْ عَيْنِ اِنْسٍ اَوْ عَيْنِ جِنٍّ اَوْ وَجَعٍ
 اُخْرِجْ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِاللّٰدِیْ اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلًا وَكَلَّمَ مُوسٰی تَکْلِیْمًا
 وَخَلَقَ عِیْسٰی مِنْ دُوْحِ الْقُدُسِ کَمَا هِدَا اَتُّ وَطَفِئْتُ کَمَا طُفِئْتُ نَارُ اِبْرَاهِیْمِ
 اُطْفَا بِاِذْنِ اللّٰهِ۔ اُس شخص نے حسبِ فرمودہ دو مرتبہ عمل کیا آرام ہو گیا۔

۱۔ یا اللہ میں تیرے اسمائے کرام اور اُن کی برکتوں کے وسیلے سے اور تیرے پاک اور مبارک نبی کی ہدایت کا واسطہ سے
 کرا اور حضرت فاطمہ زہراؑ تیرے نبی کی بیٹی کے حق کا واسطہ دیکر اور تیرے وحی امیر المؤمنین کے حق کا واسطہ دے کر
 اور جو انسان اہل سنت کے دونوں سرداروں کے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں کہ اُن کے حقوق کے وسیلے سے اور
 اے معبودِ عالم تو اپنے حق کے وسیلے سے جو تکلیف مجھے محسوس ہوتی ہے اُسے دور کر دے۔ ۱۷۔ اے خدائے
 رحمن و رحیم کے نام سے شروع کرتا ہوں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں اور خدا ہی پر بھروسہ ہے اور ہر ایک پھر کرنے
 والی رگ کے شر سے اور آگ کی تیزی کے شر سے خدائے بزرگ و بزرگی پناہ مانگتا ہوں۔ ۱۸۔ اللہ کے نام سے
 شروع کرتا ہوں اور اس درد کے باسے میں بھی اللہ ہی پر بھروسہ ہے میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ خواہ تو انسان کی
 نظر کا اثر ہے یا جن کی یا کسی اور مرض کا۔ اس مریض کے جسم سے نکل جا میں تجھے اُس کی قسم دیتا ہوں جس نے ابراہیمؑ
 کو دوست گردانا اور موسیٰ سے ایسی باتیں کہیں جیسا کہ باتیں کرنے کا حق ہے اور عیسیٰ کو روح القدس سے پیدا کیا
 جس طرح تو آگیا ہے اُسی طرح نکل جا اور جس طرح سے ابراہیمؑ کی آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی اسی طرح سے خدا
 کے حکم سے ٹھنڈا ہو جا۔

مکارم الاخلاق میں ناروہ کا علاج یہ لکھا ہے کہ اونٹ کی اُون بغیر قنچی و پھری کے ہاتھ سے نوتج لے اور اس کا ڈورا بٹ کر سات گرہ لگاٹے اور ہر گرہ پر تین تین مرتبہ الحمد پڑھے اور ہر تین مرتبہ الحمد کے بعد اُس ناروہ یا اُس شخص پر یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ لِلْاَبَدِ الْاَبَدِ الْمَحْصٰى الْحَدِّ الْقَرِیْبِ لِمَا بَعْدَ الظّٰهِرِ عَنْ الْوَلَدِ الْعَالِیْ عَنْ اَنْ تُوَلَّدَ الْمُنْجَزُ لَهَا وَعَدَّ الْعَزِیْزُ بِلَا عَدَدٍ الْقُوٰی بِلَوْمَدٍ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔ یَا خَالِقَ الْخَلِیْقَةِ یَا عَالِمَ السِّرِّ وَالْخَفِیَّةِ یَا مَنِ السَّمٰوٰتُ بِقُدْرَتِهِ مَرْقَاةٌ یَا مَنِ الْاَرْضُ بِعِزَّتِهِ مَدْحُوَّةٌ یَا مَنِ الْجِبَالُ بِاِرَادَتِهِ مُرْسَاةٌ یَا مَنِ مَجَابِلِهِ صَاحِبِ الْغَرْقِ مِنْ كُلِّ اَفَةٍ وَبَلِیَّةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِكَ وَاشْفِ اللّٰهُمَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِشِفَاكَ وَدَاوِدَ بِدَوَائِكَ وَعَافِهِ مِنْ بَلَائِكَ اِنَّكَ قَادِرٌ عَلٰی مَنْ تَشَآءُ وَانْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَآلِهِ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفع بوا سیر کے لئے اس دعا کا پڑھنا مفید ہے۔ یَا جَوَادُ یَا مَاجِدُ یَا رَحِیْمُ یَا قَرِیْبُ یَا حَبِیْبُ یَا بَارِئُ یَا رَاحِمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَارْدُدْ عَلٰی نِعْمَتِكَ وَاکْفِنِیْ اَمْرًا وَجَعِی۔

۱۔ ایک بھوڑا بونہ ہے جس میں سفید دھاگہ کی طرح کا ایک کیرا زخم کے درمیان پیدا ہوتا ہے اور وہی اس بھوڑے کا سبب بنتا ہے۔ ۲۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے لئے دوام ہے جو گفتی کا احاطہ کرتا ہوا ہے۔ جو چیزیں ہیں دور معلوم ہوتی ہیں اُن سے بھی قریب ہے اولاد سے مبرا ہے۔ خود کسی کے ہاں پیدا ہونے سے بری ہے۔ وعدوں کا پورا کرتا ہوا ہے بے حد بڑا ہے۔ ۳۔ بنی کس کے سہائے کے قوت پائے ہوئے ہے نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ خود کسی سے پیدا ہوا ہے۔ ۴۔ عداوی میں کوئی اُس کا شریک نہیں ہے۔ ۵۔ اے مخلوقات کے پیدا کرنے والے اور اے اسرار پوشیدہ کے جاننے والے۔ ۶۔ اے وہ ذات جس کی قدرت کا آسمان زمین ہے اور زمین جس کے حکم سے کچھ کچی اور پہاڑ جس کے ارادے کے ٹکڑا گاہ ہیں۔ ۷۔ اے وہ جس کے نام سے ڈوبنے والا ہر آفت و بلا سے محفوظ رہتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر جو تیری مخلوق میں سب سے بہتر تھے درود بھیج۔ اور اے اللہ تو فلاں ابن فلاں کو اپنی قدرت سے آرام دے اور اپنی کسی خاص دعا سے اس کو شفا دے اور اپنی بلا سے اس کو بچالے کیونکہ توجو کچھ چاہتا ہے اُس سب پر قادر ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی اولاد پر اللہ کی طرف سے درود سلام ہو۔ ۸۔ اے صاحب بخشش و بزرگی۔ اے رحم کرنے والے۔ اے ہر نزدیک سے نزدیک۔ اے دعاؤں کے قبول کرنے والے ہر چیز کے پیدا کرنے والے۔ اے رحیم تو محمد اور آل محمد پر درود بھیج اور مجھے پھر اپنی نعمتوں کا مورد قرار دے اور اس درود سے مجھے نجات دے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بواہر کی شکایت کی فرمایا کہ سورہ یسین شہد سے لکھ کر دھوکہ پیو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے کوئی ورم یا زخم ہو جائے اُسے چاہیے کہ ایک چھری لے کر اُس مقام پر سے اور یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْفَيْكَ مِنَ الْحَدِّ وَالْحَدِيدِ وَالْحَذَرِ وَمِنْ اَشْرَ الْعُودِ وَمِنْ الْحَجَرِ الْمَلْبُودِ وَمِنْ الْعُوقِ الْفَاتِرِ وَمِنْ الْوَرَمِ الْاَوْحَرِ وَمِنْ الطَّعَامِ وَحَرِّهِ وَمِنْ الشَّرَابِ وَبَرْدِهِ اَمْضَى اَيْلِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اِلَى اَجَلٍ مُّسَمًّى فِى الْاَوْسِ وَالْاَوْنَعَامِ بِسْمِ اللّٰهِ فَتَحْتُ وَبِسْمِ اللّٰهِ خَتَمْتُ۔ اس کے بعد اُس چھری کو زمین میں گاڑ دے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو نکان یا کوئی مرض عارض ہوتا تھا تو آنحضرت ہاتھ پھیلا کر سورہ حمد اور سورہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین پڑھتے تھے اور روئے مبارک پر ہاتھ پھیر لیتے تھے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ درود فوج۔ ورد رباح وجع مفصل۔ سستی بدن اور اندرونی سردی کے لئے لب بھر میتھی لیں اور ایک لب بھر انجیر خشک اور ان دونوں کو ایک صاف پتیلے میں ڈال کر اتنا پانی ڈالیں کہ ان دواؤں کے اُوپر آجائے پھر انھیں پکا کر چھان لیں اور ایک دن بیچ کر کے تھوڑا تھوڑا اس پانی میں سے پیتے رہیں یہاں تک کہ مجموعی مقدار ایک بڑے قدح کے برابر ہو جائے دانش اللہ تعالیٰ سب شکایتیں رفع ہو جائیں گی (نوٹ۔ دونوں ہاتھوں کو ملا کر پیالہ بنالیں تو اُسے لب کہتے ہیں۔)

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

لہ لوہے کے کاٹ کی تیزی اور خود لوہا خوف لکڑی لگنے کا صدمہ سخت پتھر لگنے کی چوٹ۔ رگ کاٹن پڑ جانا تنہا کا ورم۔ کھانا اور کھانے کی گرمی جیبا پانی اور پانی کی ٹھنڈک یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے حکم خدا آدمیوں اور جانوروں کو کسی وقت مقررہ کے لئے تکلیف پہنچ جاتی ہے اور انھیں میں سے کسی سے بھی تکلیف پہنچی ہے لہذا ان سب کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے میں تجھ پر خدا کے نام کا افسون پڑھتا ہوں اللہ ہی کے نام سے شروع کیا ہے اور اللہ ہی کے نام پر ختم کرتا ہوں۔

عرض کیا کہ مجھے بادی نے سرنہا پا گھیر رکھا ہے۔ فرمایا کہ عنبر روغن جنبیلی میں ملا کر نہا رُمنھ وماغ میں ٹپکا لیا کرو۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے صحاب ابن محارب نے عرض کی کہ ایک شخص کو لفقہ مار گیا ہے جس سے اُس کا مُنھ اور آنکھیں ٹپڑھی ہو گئی ہیں فرمایا کہ پانچ مثقال قرنفل ایک شیشے میں ڈال کر خوب بند کریں اور کل حکمت کر کے گرمی کا موسم ہو ایک دن اور سردی ہو تو دو دن دھوپ میں رکھیں اس کے بعد قرنفل کو شیشے سے نکال کر مہین کوٹ کر برسات کے پانی میں ملا لیں پھر چیت لیٹ کر بدن کے اُس رُخ جدھر کجی واقع ہو گئی ہو مریض ملے اور جب تک قرنفل سوکھ نہ جائے اُسی طرح لیٹا ہے اس عمل سے یہ مرض دُور ہو جائے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اس بات کی شکایت کی کہ میرا پیشاب نہیں ٹپھرتا برابر قطرہ قطرہ آئے جاتا ہے۔ فرمایا تھوڑا سا اسفند (کالا دانہ) لے کر چھ مرتبہ ٹھنڈے پانی سے اور ایک مرتبہ گرم پانی سے دھو ڈال پھر سائے میں سکھا کر روغن گل سے چرب کرے اور سفوف بنا کر بھپانک لے۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ ریگ مشانہ کے لئے بلیدہ۔ بلیدہ۔ آملہ۔ وار فلفل دار چینی۔ زنجبیل۔ شتھقل۔ انیسون۔ خولجان۔ مساوی الوزن لیں اور کوٹ چھان کر گائے کا گھی تازہ تازہ ملا دیں اور تمام اجزاء سے دو چند صاف شدہ شہد یا شکر ملا کر رکھ چھوڑیں اور ایک چلغوزے کے برابر روز کھایا کریں۔

کئی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ترہ (یعنی گندنا) کھانے سے بواسیر جاتی رہتی ہے۔ دوسری روایت میں فرمایا کہ چاول اور کچا خرمہ بواسیر کو زائل کرتا ہے۔

ایک اور روایت میں وارد ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے نسخہ مندرجہ ذیل بواسیر کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ بلیدہ سیاہ۔ بلیدہ۔ آملہ۔ مساوی الوزن کوٹ پیس کر ریشمی کپڑے میں چھان کر علیحدہ رکھ لیں اور تھوڑا سا نیلا گوگل آب ترہ میں تیس شب بھگو رکھیں اس کے بعد اُس چھینی ہوئی دوا کو اس میں ڈال کر خمیر کر لیں پھر روغن بنفشہ سے ہاتھ کو چکنا کر کے

مسور کے دانے کے برابر گولیاں بنا کر سائے میں خشک کر رکھیں مقدار خوراک گرمی میں ساڑھے چار ماشے اور جاڑے میں نو ماشے۔ دوران استعمال میں پھلی۔ سرکہ اور سنہری سے پرہیز کریں دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام علی نقی صلوٰۃ اللہ علیہ سے گندہ دہنی کی شکایت کی۔ فرمایا خرمائے یزنی کھایا کر۔ چند روز کے بعد اُس نے بیوست مزاج کی شکایت کی فرمایا نہار مُنْخَصْرَمائے یزنی کھا کر اوپر سے پانی پی لیا کہ اس عمل سے وہ موٹا تازہ ہو گیا اور رطوبت اُس کے مزاج پر غالب آگئی تب رطوبت کی شکایت کی حضرت نے فرمایا خرمائے یزنی کھا کر اوپر سے پانی نہ پیا کر۔ اس عمل سے بالکل صحیح المزاج ہو گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ زیادتی بلغم کے دفعیہ کے لئے رومی مصطلکی۔ گندمر معتر فارسی۔ اجوائن دلیبی۔ سیاہ دانہ۔ مساوی الوزن لیں اور کوٹ چھان کر شہد میں خمیر کر لیں اور سوتے وقت ایک فندق کے برابر کھایا کریں۔
(فندق ایک قسم کا میوہ ہے جس کی شکل چھوٹے بیر کے برابر ہوتی ہے۔)

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہلید زرد ۰۴۔ رانی ۹۔ مد۔ عاقوق ۴۔ کوٹ پیس کر نہار مُنْخَصْر دانتوں میں ملنے سے بلغم رفع ہو جاتا ہے۔ مُنْخَصْر میں خوشبو آنے لگتی ہے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نہار مُنْخَصْر صام جانے سے بلغم رفع ہوتا ہے اور کھانے کے بعد جانے سے سودا اور صفرا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ کنگھا کر ناجھی دفع بلغم ہے۔

(۱۱)

دفعیہ سحر وزہر۔ گزندہ جانوروں اور بلاؤں سے بچنے کی دُعائیں

حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جناب امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ دفعیہ سحر کے لئے یہ تعویذ بہر کی جھلی پر لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ

وَمَا شَاءَ اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُكُمْ بِهِ
السِّحْرَ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ
بَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فَغَلِبُوا أَهْلَكَ وَانْقَلَبُوا صَاحِبِينَ - ۱۷

دوسری روایت میں فرمایا کہ اگر تمہیں کسی جادوگر یا ظالم کا خوف ہو تو نماز شب کے
بعد اور نماز صبح سے پہلے اس شخص کے مکان کی طرف منہ کر کے سات مرتبہ یہ پڑھو۔

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ سَتَشْدُّ عَضْدَكَ يَا خَيْبَكَ وَنَجْعَلُ لَكُمْ سُلْطَانًا
فَلَا يَصْلُحُونَ إِلَيْكُمْ يَا أَيَّتَا أَتْنَا أَنتُمْ وَمِنْ أَتَيْتُمْ الْعَالِيُونَ -

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت جبریلؑ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو خبر

پہنچائی کہ لبید ابن اعصم یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بلا کر حکم دیا کہ فلاں کنوئیں پر جا کر وہ جادو

کمال لاؤ۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام حسب الحکم وہاں تشریف لے گئے کنوئیں میں

اُترے اور پانی کی تہہ سے ڈبہ نکال کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں پہنچا

دیا۔ اُس ڈبے میں ایک کمان کا چلہ تھا۔ جس میں گیارہ گہری گولی ہوئی تھیں۔ اُسی وقت

حضرت جبریلؑ نے قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق متجانب پروردگار

پہنچائیں۔ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے حکم دیا کہ یا علیؑ ان دونوں سورتوں کو

ان گہریوں پر پڑھو۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے بتعمیل ارشاد پڑھا شروع کیا۔

۱۷۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں آئندہ جو کچھ
اللہ چاہے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں سوائے اللہ کے کسی کی مجال نہیں۔ موسیٰ نے فرمایا تم جو کچھ پیش کرتے
ہو یہ جادو ہے چاہے عنقریب اس کو اللہ تعالیٰ باطل کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کے عمل کی
اصلاح نہیں کرتا چنانچہ جو حق تھا وہ ہوا اور جو وہ لوگ کرتے تھے باطل ہو گیا اور جادو گروہیں کے
وہیں مغلوب اور پسپا ہو گئے۔ ۱۷۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ کی ذات پر بھروسہ
ہے بہت جلد ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعہ سے قوت پہنچائیں گے اور تم دونوں کو غلبہ عنایت
کریں گے۔ کفار تمہاری گرد کو بھی نہ پہنچیں گے تم دونوں مع اپنے پیروؤں کے ہماری نشانہوں کے سبب
غالب رہو گے۔

جب ایک آیت پڑھ چکے تھے ایک گرہ خود بخود کھل جاتی تھی دونوں سورتوں کا ختم ہونا تھا کہ گرہیں سب کھل گئیں اور جادو کا اثر جاتا رہا۔

موافق اس حدیث اور دیگر بہت سی معتبر حدیثوں کے یہ دونوں سورتیں دفعیہ سحر میں عجیب و غریب اثر رکھتی ہیں۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نظر بد بھی تاثیر رکھتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نظریہ آدمیوں کو قبر میں اور اونٹ کو دیگ میں پہنچا دیتی ہے اس لئے مناسب یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کسی کی کوئی چیز پسند آئے تو اللہ اکبر کہے۔

دوسری روایت میں ہے کہ خدا کا کوئی نام لے فے۔

ایک اور روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ میری نظر کسی چیز میں اثر کرے گی تو اُسے چاہیے کہ تین مرتبہ کہے
مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔

فرمایا کہ جب کوئی خوبصورت شخص گھر سے باہر جانا چاہے تو اُس کو چاہیے کہ معوذتین پڑھ جائے کہ نظر نہ لگنے پائے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ جس شخص کو نظر لگ گئی ہو دونوں ہاتھ منہ کے برابر بلند کر کے سورہ حمد اور سورہ اخلاص و معوذتین پڑھ کر ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے اور منہ پہ پھیر لے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص شیطان اور جادو گروں سے ڈرتا ہو اُسے چاہیے کہ یہ آیت جو دفعیہ سحر کے لئے ہے پڑھ لیا کرے۔ اِنَّ رَبَّكَمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِی السَّیْلَ النَّهْرِ یُطْلِعُ الْخَبِیْثَ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرَ وَ النُّجُوْمُ مَسْحَرٰتٍ یَّامُرُہٗ اَوَّلَہٗ اَلْخَلْقِ وَالْاٰخِرَ تَبَارَکَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ ہ اَدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْیَةً اِنَّہٗ لَیَجِیْبُ الْمُعْتَدِیْنَ وَلَا تَفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِہَا وَاَدْعُوْہُ خَوْفًا وَطَمَعًا اِنَّ رَحْمَۃَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ ترجمہ اگلے صفحہ

دوسری روایت میں وارد ہے کہ کسی شخص نے انھیں حضرت سے شکایت کی کہ میرے دل میں ہوا و ہوس زیادہ پیدا ہوتی ہے اور سو سے بہت گزرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے سینے پر ہاتھ بھیر کر یہ پڑھا کر۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ لَوْ حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اَمْسَحْ عَنِّیْ مَا اَجِدُ۔ بعد اس کے پیٹ پر ہاتھ بھیر کر تین مرتبہ اسی دعا کو پڑھا کر اُس شخص نے حسب ارشاد عمل کرنا شروع کیا وہ کیفیت نہ رہی۔ شیخ احمد بن فہد نے کتاب عذۃ الدعی میں اُس شخص کے کھولنے کے لئے جسے کسی نے اُس کی زوجہ پر بستہ کر دیا ہو یہ دعا نقل کی ہے کہ اسے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُنِیْمَ نِعْمَتَہٗ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیْكَ صِرَاطًا مُسْتَقِیْمًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَبَسِّحْ بِجَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْہٗ اِنَّہٗ كَانَ تَوَّابًا وَ مِنْ اٰیَاتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوْا اِیْہَا وَ یَجْعَلَ بَیْنَكُمْ مَوَدَّةً وَ رَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ اَدْخُلُوْا عَلَیْہِمَا الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْہُ فَاتَّكُمُ غُلَبُوْنَ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ لِمَاۤءٍ مُّطْہَرٍّ وَ فُجِّرْنَا الْاَرْضَ عِیُّوْنَا فَاَلْقٰی الْہٰٓءُ عَلٰی اَمْرِ قَدْ رَزَقَ رَبِّیْ شَرْحًا فِیْ صَدْرِیْ وَ کِبَرًا فِیْ اَمْرِیْ وَ اَحْلَلَ عَقْدًا مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوجُّ فِیْ بَعْضٍ وَ لَفِیْ الصُّوْمُ فَجَمَعْنَا ہُمْ جَمْعًا کَذٰلِكَ حَلَلْتُ فُلَانًا بِنِّ فُلَانَةٍ عَلٰی فُلَانَةٍ عَلٰی فُلَانَةٍ بِنْتِ فُلَانَةٍ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَّسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ یَاْمُوْۤا مَنِیْنَ رَّوُوْۤتٌ رَّحِیْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْۤا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ تَوَلَّوْۤا اِلَہٗ اِلٰہُہٗوْ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

۱۔ اس کا ترجمہ صفحہ نمبر ۲۸۷ پر درج ہے۔

۲۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربانی فرماتے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم نے تمہیں یہ فہم کھلا عنایت کی تاکہ تمہاری وجہ سے خدا تمہارے سچے پیروؤں کے اگلے پیچھے نہ ہو۔ کو معاف کرے اور تمہارا اپنی نعمت تمام کرے اور تمہیں ہدایت کا سیدھا راستہ بتا دے اللہ کے نام (بقیہ اگلے صفحہ پر)

معینہ حدیث میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب یہودیہ نے مجھنی ہوئی مجھ پر زہر آلود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے پیش کی تو وہ مجھنی ہوئی مجھ پر خدا کے حکم سے بول اٹھی کہ یا حضرت آپ مجھے نہ کھائیے کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے۔ اسی وقت جبریلؑ نازل ہوئے اور یہ پیغام لائے کہ پروردگار آپ کو سلام کہتا ہے اور یہ ارشاد فرماتا ہے کہ اس دُعا کو پڑھ کہ کھا لو زہر سے کچھ نقصان نہ ہوگا۔ حضرت نے اپنے اصحاب کے بھی حکم دیا کہ وہ سب اس دُعا کو پڑھ لیں اور پھر حضرت نے مع سب اصحاب کے اُس میں سے تناول فرمایا اس کے بعد آپ نے اُن کو حکم دیا کہ تم کچھ نہ لگو اور دُعا یہ ہے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ كُلُّ مَلَكٍ مُّؤْمِنٍ وَبِهِ عِزٌّ كُلِّ مُّؤْمِنٍ وَبَنُورِهِ الَّذِي أَضَاءَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ وَيَقْدِرُ رَتَبَهُ الَّتِي خَضَعَ لَهَا كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ وَانْتَكَسَ كُلُّ شَيْطَانٍ**

سے شروع کرتا ہوں جو سب سے زیادہ مہربانی فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے جب اللہ کی طرف سے مدد اور فتح آئی اور تم نے دیکھ لیا کہ لوگوں کے گروہ کے گروہ دین خدا میں داخل ہو گئے تو تم اپنے خدا کی پاکی بیان کرو اور اس سے مغفرت کے طالب ہو کیونکہ بیشک وہ مشابہہ تو یہ کا قبول کرے گا۔ اُس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اُس نے تم میں سے ہر شخص کا جوڑا پیدا کیا ہے اور آپس میں محبت و رحم بیشک غور کریں ان کے لئے ان باتوں میں نشانیاں موجود ہیں۔ اُن لوگوں پر حمد کرنے کے لئے اُس خاص دروازے سے داخل ہو جس وقت تم اس دروازے میں کھس جاؤ گے غائب آؤ گے پھر ہم نے اُس لوگوں کے دروازے سے موصول ہوا رگڑنے والے پانی کے لئے کھول دیئے اور زمین ایسی شق کر دی کہ جا بجا چشمے ہی چشمے ہو گئے پھر زمین و آسمان کے پانی اُس کام کو انجام دینے کے لئے ایک ہو گئے جو پہلے سے مفقود ہو گیا تھا۔ اے اللہ میرا سبب نہ کہ وہ کرے میرا کام آسان کرے میری زبان کی گرہ کھول دے کہ لوگ میری بات سمجھنے لگیں۔ قیامت کے دن لوگوں کی یہ حالت ہوگی کہ اضطراب کے سبب ایک گروہ دوسرے میں جا کھٹے گا اور صورت چھوڑنا جائے گا پھر ہم ان کو اس طرح جمع کر دیں گے جیسا کہ جمع کرنا کا حق ہے اسی طرح میں نے فلان ابن فلان بنت فلان پر کھول دیا۔ بالتحقیق تمہارے پاس تمہارے ہم جنسوں میں سے ایسا رسول آیا کہ جس چیز کے تم منکر تھے اُس کے متوالینے پر وہ غالب اور تمہارے ایمان و اخلاق کی درستی پر حریف اور جو تم میں سے سچے دل سے ایمان لے آئے ہیں اُن پر سب سے زیادہ رحم اور مہربانی کرنا والا۔ اے ہمارے رسول اگر لوگ اب بھی تم پر ایمان لانے سے روگردانی کریں تو تم یہ کہو کہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں ہے میرے لئے کافی ہے میرا بھروسہ اُسی پر ہے اور وہ عرش عظیم یعنی تمام مخلوقات جسما فی کا پروردگار ہے۔

اے زہرا زکرا اور دیوانگی کے شر سے بچنے کے لئے میں اللہ کے اُس نام سے شروع کرتا ہوں جس سے ہر مومن اُسے پکارتا ہے اور جس سے ہر مومن غالب رہتا ہے اور جس کے نور سے آسمان و زمین روشن ہیں اور جس کی قدرت سے ہر ظالم سرکش پست اور ہر شیطان نافرمان سرنگوں ہوتا ہے۔ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بادشاہ عالمگیر اور ایسا مہربان ہے کہ سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں۔ ہم نے قرآن میں ایسی چیز بھی آتاری ہے جو مومنین کے لئے شفا اور رحمت ہے مگر ظالموں کو اُس سے مزید نقصان پہنچتا ہے۔ ۱۲

مَرْبُودٍ مِّنْ شَرِّ السَّحَرِ وَالسَّحَرُ لَمْ يَسْمَعْ بِسْمِ اللَّهِ الْعَلِيِّ أَلَمَلِكِ الْفَرْدِ الَّذِي
رَأَاهُ إِلَّا هُوَ وَنَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا
يُزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا الْخَسَارَ

دوسری حدیث میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص
اپنے لئے اور اپنے رب بڑے کے لئے شیر یا اور زندہ حیوانوں سے ڈرتا ہو تو اپنے رب بڑے
کے گرو ایک خط کھینچ دے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ رَبِّ دَانِيَالٍ وَ الْحَبِّ وَ رَبِّ كُلِّ
اَسَدٍ مُّسْتَأْسِدٍ اِحْفَظْنِي وَ اَحْفَظْ غَنَمِي ۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں اپنے
بال بچوں کی حفاظت کے لئے یہ دعا پڑھے تو بجائے لفظ غنمی کے ولدی و عیالی کہے۔
نیز فرمایا کہ جو شخص بھجپو سے ڈرتا ہو وہ یہ آیتیں پڑھ لیا کرے اَللّٰهُمَّ عَلٰی نَوْحٍ
فِي الْعَالَمِينَ اِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص سے یہ فرمایا
کہ تو جس وقت شیر کو دیکھے تو اُس کے سامنے آیت الکرسی پڑھ کر یہ کہہ دیا کہ ۔ اَللّٰهُمَّ
عَلَيْكَ بِعَزِيْمَةِ اللَّهِ وَعَزِيْمَةِ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللَّهِ وَعَزِيْمَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ
دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَعَزِيْمَةِ عَلِيِّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْوَيْلَةَ مِنْ يَّعْدُ
اَلَّا تَحْبِثَ عَنْ طَرِيقَتِنَا وَلَمْ تَوْذِنَا فَاِنَّا لَوْ نَوُذِيكَ ۔ راوی کا بیان ہے
کہ اتفاقاً ایک مرتبہ میری شیر سے بڑھ چڑھ گئی میں نے یہی عمل کیا وہ شیر سُرخ ہوا کہ دم دبا کر چلا گیا۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے عرض کی کہ
میں وزدہ جانوروں کو شکار کیا کرتا ہوں اور اکثر ایتیں کھنڈروں اور ہونک مقامات میں لبر کرنی

اے یا اللہ اے دانیال اور کنوئیں کے خدا اور اے سردیر شیر کے مالک میری اور میرے گلو کی حفاظت فرما۔
اے تمام مخلوق خدا میں یادگار نوح وہ سلام ہے جو ان پر کیا جاتا ہے بلا شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی
بدلا دیا کرتے ہیں اور نوح ہماری خالص ایمان والے بندوں میں سے تھا۔ اے سوائے اس صوت
کے کہ تو ہماری راستے سے ہٹ گیا اور ہماری تکلیف سے باز رہا کیونکہ ہم خود تجھے تکلیف نہیں دیتے میں تجھ
پر خدا نے تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ اور سلیمان ابن داؤد اور امیر المومنین علی اور جو امام اُن کے بعد ہوئے ہیں
اُن سب کے نام سے اقسوں پڑھ دوں گا۔

پڑتی ہیں۔ فرمایا جب تو کسی کھنڈ یا ہونک مقام میں داخل ہونا چاہے تو بسم اللہ کہہ کے پہلے
دایاں پاؤں بڑھایا کر اور جب اُس میں سے نکلنے لگے تو بسم اللہ کہہ کر پہلے بائیں پاؤں بڑھایا کر اس
عمل سے تو بہ بلا سے محفوظ رہے گا۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب شیر تمہارے سامنے آجائے تو تین
مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ پڑھ دو اَللّٰهُ اَعَزُّ وَاَكْبَرُ وَاَجَلٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ۔ اور جب کتا تمہارے سامنے آکر بھونکے اور حملہ کرے تو یہ پڑھو۔
لَا يٰ مُعْشَرَ الْجِنَّ وَالْاِنْسِ اِنْ اُسْتَعْطِمْتَ اَنْ تَتَفَدَّ وَاَمِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَاَنْفُذْ وَاَلَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تمام حشرات الارض کے ضرر سے بچنے
کے لئے یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِقُدْرَةِ اللّٰهِ عَلٰی مَا يَشَاءُ مِنْ
شَرِّ كُلِّ هَامَّةٍ قَدُبٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِنْ رَّبِّيْ عَلٰی صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تم نہیں سمجھو سے ڈر لگتا ہو تو ہر
رات کو ستارہ سہا کی طرف "جو بنات النعش کے دوسرے تارے کے قریب ہے"
دیکھ کر تین مرتبہ یہ پڑھ لیا کرو اَللّٰهُمَّ رَّبِّ سَلَمٌ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَخَلِّ
فَرْجَهُمْ وَسَمِّتْ مَنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب سے یہ دعا میں نے
سنی برابر میرے درد میں ہے صرف ایک رات نازہ ہوئی تھی اسی رات کو مجھے سمجھنے کا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر غالب اور ہر شے سے بزرگ اور بڑا ہے اور جس جن چیزوں سے ڈرتا ہوں اس سے
اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ۲۔ اے جن انسان کے گروہ کریم ہیں۔ قدرت ہے کہ تم آسمان و زمین کے سامنے
سے نکل جاؤ مگر بغیر علیائے نکل ہی نہیں سکتے۔ ۳۔ اللہ کے نام سے شروع کرنا ہوں جو سب سے زیادہ رحم کرنے
والا اور رحمان ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہیں۔ ہر رینگنے والے جانور کے شر سے جو جان
کو چبتا چھڑتا ہو بدن میں خدا کی قدرت اور غلبہ کی جو اُسے ہر شے پر جس پر وہ چاہتا ہے حاصل ہے پناہ مانگتا ہوں
بدشک بھرا پروردگار راہ راست پر ہے۔ ۴۔ بنات النعش وہ سات ستارے ہیں جن کو فارسی میں صفت و رنگ
اور اردو میں عی و طور پر سات سہیلیوں کا جھمکا یا کھٹولا اور تین چورکتے ہیں اور یہ رات کے مختلف حصوں
میں قطب تارے کے کسی نہ کسی رُج دھکی فی دبتے ہیں۔ ۵۔ یا اللہ۔ اے میرے پروردگار تو محمد و آل محمد پر
درو اور سلام بھیج اُن کی خوشی کا زمانہ قریب آئے اور ہمیں۔ تمہارے شر سے محفوظ رکھ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو سائب و کچھو وغیرہ سے ڈر لگتا ہو وہ رات کے اول ہی حصے میں یہ دعویٰ پڑھ لیا کرے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ اَخَذَتْ اَلْعَقَارِبُ وَالتَّحِيَّاتُ كُلُّہَا بِاِذْنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی بِاَفْوَاهِہَا وَاَذْنَآہِہَا وَاَسْمَآہَا عِہَا وَاَبْصَارِہَا وَقُوَّآہَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ اَحَبَّنَّ اِلَیَّ ضَحْوَةَ النَّہَارِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ اس دعویٰ کو پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ وَ مَنْ يَتَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُہٗ اِنَّ اللّٰهَ بِالْغَمِّ اَمْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ فِیْ کَفْلِكَ وَفِیْ جَوَارِكَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْ حِفْظِكَ وَاجْعَلْنِیْ فِیْ اَمْنِكَ ۔

معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی غزوے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے اُن کے صحابیوں نے کھٹلوں کی کثرت کی شکایت کی آپ نے فرمایا کہ سونے وقت یہ دعویٰ پڑھ لینا۔ اَللّٰهُمَّ السُّوْدُ الْوَتَّابُ الَّذِیْ لَا یُبَآئِیْ غُلَقًا وَلَا یَاْبَا عَزَمْتُ عَلَیْكَ بِاَمِّ الْکِتَابِ اَنْ لَا تُؤْذِیْنِیْ وَلَا اَصْحَابِیْ اِلَیَّ اَنْ یَذْهَبَ اللَّیْلُ وَ یَجِیْءَ الصُّبْحُ بِمَا جَاءَ بِہٖ ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو زیاہ وہ غصہ آئے اگر وہ کھڑا ہو تو اُسے بیٹھ جانا چاہیئے تاکہ غصہ کم ہو جائے اور اگر اپنے کسی عزیز پر غصہ ہوا ہے تو اپنا بدن اُس سے مس کر لے غصہ کم ہو جائے گا ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ غصے کے وقت یہ دعویٰ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِذَا ذَہَبَ عَنِّیْ غَبِطُ قَلْبِیْ وَ اَعْفَرُ لِیْ ذَنْبِیْ وَ اَجْرُ فِیْ مِنْ مُّضَلَّاتٍ الْفِتَنِ اسْأَلُکَ رِضَاکَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَ اسْأَلُکَ جَنَّتَکَ وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ تَارَکَ وَ اسْأَلُکَ الْخَبْرَ کُلَّہٗ وَ اَعُوْذُ بِکَ

لہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے اور محمد و آل محمد پر خدا کی طرف سے رحمت نازل ہو میں نے اللہ کے حکم سے تمام بچپنوں اور سانیوں کے کچھ اور وہیں کان اور آنکھیں اور اُن کی سب قوتیں بہر بھرون پڑھنے تک کے لئے اپنے متعلق اور جن جن سے مجھے محبت ہے ان کے متعلق انشاء اللہ تکبیل دیں ۔ لہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے میرا تکیہ خدا پر ہے اور جس کا تکیہ خدا پر ہو خدا اُس کے لئے کافی ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ خدا اپنے ارادے کو پورا کرتا ہے یا اللہ تو مجھے اپنی پناہ اپنی امان اور اپنے حفظ میں رکھ ۔ لہ لے پٹنگ کے کھٹلوں کے ہر وار جسے بند اور کھلے کی پروا نہیں ہے میں تجھے یہ قرآن مجید کا افسون پڑھتا ہوں کہ جب تک رات ختم نہ ہو اور صبح کو جو کچھ بتوتے وہ پیش نہ آئے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو تکلیف نہ دے ۔

مِنْ شَرِّ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ عَلَى الْهُدٰى وَالصَّوَابِ وَاجْعَلْنِيْ رَاضِيًا مَّرْضِيًّا غَيْرُ
ضَالٍّ وَلَا مُضِلٍّ۔ ۱۷

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب شیطان تمہیں
کوئی بات بھلائے اور تم اُسے یاد کرنا چاہو تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا کرو ۱۷ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ یَا مَدَّکَ الْخَیْرَ وَفَاعِلَهُ وَالْاَمْرَ بِہِ اَنْ تَصَلِّیَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
تَذْکُرْنِیْ مَا اَنْسَانِیْہِ الشَّیْطَانُ ۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اوائے قرض کے لیے یہ دعا پڑھے۔ ۱۷ اَللّٰهُمَّ اَنْفِیْ
بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۔

ایک شخص نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں یہ لکھا کہ مجھ پر قرض زیادہ ہے
آپ نے جواب میں لکھا کہ استغفار زیادہ کیا کرو اور سورہ انا انزلناہ زیادہ پڑھا کرو۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ دفع پریشانی کے لئے سو مرتبہ سورہ انا انزلناہ روزانہ پڑھا کرو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفع فقر و پریشانی کے لئے نماز صبح کے
بعد سو مرتبہ یہ دعا پڑھو۔ ۱۷ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَ اَسْئَلُہٗ مِنْ فَضْلِہٖ

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص پر افلاس
کا زور زیادہ ہو اُسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ زیادہ پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ کلمہ
بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور اس میں بہتر امراض کے لئے شفا ہے کہ اُن

۱۷ یا اللہ میرے دل کا غصہ دور کر دے میرے گنہوں کو بخش دے اور گمراہ کرنے والی آزمائشوں سے مجھے محفوظ رکھ
میں تجھ سے تیری رضا کا طالب ہوں اور تیرے غصے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ جنت کا سائل ہوں اور دوزخ
سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تمام تجر و خوبی کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور ہر قسم کی بدی اور خرابی سے تیری پناہ مانگتا
ہوں یا اللہ تجھ کو بدایت اور راہ حق پر ثابت قدم رکھ۔ الہی میں تجھ سے خوش رہوں اور تجھ سے راضی رہے۔ میں راہ حق
سے بھٹکوں اور نہ کسی اور کو گمراہ کروں۔ ۱۷ یا اللہ۔ اے نبی کے یاد دلائیو اے نبی کرتیوالے اے نبی کا حکم دینے
والے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد اور آل محمد پر درود بھیج اور جو کچھ شیطان نے مجھے بھلا دیا ہے اُس کو یاد دلا دے۔
۱۷ یا اللہ مجھے حلال مال سے بے نیاز کر دے کہ حرام کی ضرورت نہ پڑے اور اپنے فضل سے مستغنی کر دے کہ سوائے
تیرے اور کسی سے احتیاج نہ رہے۔ ۱۷ خدا کے بزرگ و برتر پاک ہے اور میں اُسی کی تعریف سے شروع کرتا ہوں میں
اللہ سے مغفرت کا طالب ہوں اور فضل کا خواستگار۔

میں سے اونے مرض رنج و غم ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص سو مرتبہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ اعظمیٰ ہر روز پڑھ لے گا اُس سے ستر قسم کی بلائیں دور ہو جائیں گی کہ اُن میں کم سے کم غم و اندوہ ہے۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص ہزار مرتبہ ماشا اللہ ایک وقت میں پڑھے اُسے اسی سال حج نصیب ہوگا اور اگر اُس سال نہ ہو تو بغیر حج ادا کیے مرنا نہیں ہے۔
بہت سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ اعظمیٰ ہر قسم کے اندوہ و غم کو دفع کرتا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت علی بن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ جس وقت میں یہ دعا پڑھ لیتا ہوں پھر اگر تمام جن اور تمام انسان مجھے تکلیف پہنچانے کے لئے جمع ہو جائیں تو مجھے پرواہ نہیں ہوتی یہ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَآلِی اللّٰهِ وَفِی سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْکَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَآلِیْکَ وَجَّهْتُ وَجْهَیْ وَآلِیْکَ قَوَّضْتُ اَمْرِیْ فَاَحْفَظْنِیْ بِحَفِظِ الْاَیْمَانِ مِنْ یَمَیْنِ یَدَیْ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمَیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَ مِنْ تَحْتِیْ وَ اَرْفَعُ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَ قُوَّتِکَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام منصورہ و انقی کے بلاں ہلٹے ہوئے تشریف لے گئے اور وہ بہت غصے میں تھا حضرت نے اُس کے مکان میں داخل ہونے وقت یہ دعا پڑھی اُس کا غصہ جاتا رہا۔
یا عَدَدَیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَ یا عَوْذِیْ عِنْدَ کُوبَتِیْ اَحْسِرْ سُنَّیْ بِعَیْنِکَ اَلَّتِیْ لَا تُنَامُ وَ اَکْفِیْ بِکَ الذِّیْ لَا یُؤَامُ۔

.....
جس کا اللہ ہی ہے۔ سب میں ہوں اور خدا سے خدا ہے اللہ ہی ہے اللہ ہی کی قدرت پر ہوں یا اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے مال و دولت تجھے سونپتا ہوں تو حفاظت الہیائی سے میری حفاظت کے لیے مجھے دین میں اور دنیا میں سے کما اور اپنی قوت اور زور سے مجھ سے ہر بل کو دفع کر دے یا اللہ کہ سوائے خدا کے کسی اور کوئی قوتی قہر و قدرت نہیں ہے۔ ۵۲۔ بے سخت مصیبت کے وقت کے سہارے و رستے پہنچنے کے وقت کے رستے۔ اپنی کمزورتیاں سے کچھ بڑھ کر ہوتی ہے کہ وہ بڑھ کر ہو جاتی ہے اور بڑھ کر ہو جاتی ہے۔
کبھی مذکور نہیں ہوتی۔ مجھے محفوظ رکھو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو غلام بچہ گبی ہو اُس کی واپسی کے لئے ایک کانڈ پر آیت الکرسی دائرے کی شکل میں لکھو اور بیچ میں یہ دعا لکھو **اللّٰهُمَّ السَّاءَ لَكَ وَالْاَرْضُ لَكَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَكَ فَاَجْعَلْ مَا بَيْنَهُمَا اَصْفَقَ سَيِّدَايَ مِنْ جِلْدِ حِمْلٍ حَتّٰى تَرُدَّهٗ عَلٰى وَتُطْفِئَ فِيْ رِجْلِهِ**۔ اس دعا کو پڑھے بھی اور پھر اس کا غد کو اُس مقام پر جہاں وہ رات کو سو یا کرتا تھا دفن کر دے اور کوئی بھاری چیز اُس کے اوپر رکھ دے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کا مال یا جانور گم ہو گیا ہو وہ یہ دعا پڑھے **اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِلٰهٌ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَدَلٌ فِيْهِمَا وَاَنْتَ الْهَادِي مِنَ الضَّلٰوَةِ وَتُرْدُ الْاَضَالَةَ فَرُدَّ عَلٰى صَاحِبِ لَتِيْ فَاِنَّهَا مِنْ رِّزْقِكَ وَعَطِيَّتِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْرِضْ بَيْنَا مَوْئِلًا وَتَغْنِ بَيْنَا كَاْفًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰهْلِ بَيْتِهِ**۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ گم شدہ کے واسطے یہ دعا پڑھے **وَعِنْدَكَ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبُرْ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ثَلْثَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلٰوَةِ وَتُنْجِيْ مِنَ الْغَمِّ وَتُرْدُ الْاَضَالَةَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاعْفُوْا لِيْ وَرُدَّ عَلٰى صَاحِبِ لَتِيْ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ**۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ گمشدہ کی واپسی کے لئے دو رکعت نماز پڑھیں

۱۔ یا اللہ سمان تیرا ہے زمین بھی تیری ہے اور جو کچھ اُن دونوں کے مابین ہے وہ بھی تیرا ہے تو فلاں شخص کے لئے جب تک کہ وہ میرے پاس پہنچ نہ آئے ورنہ میرے قبضے میں نہ آجائے آسمان و زمین کے مابین کی فضا کو ایک مینڈھے کی کھال سے بھی زیادہ تنگ کر دے۔ ۲۔ یا اللہ تو آسمان کی بھی ہر چیز کا خدا ہے اور زمین کی بھی ہر چیز کا اور دونوں میں برابر ہے تو ہی گمراہی سے راہِ راست پر لانے والا ہے اور توبہ کی گمشدہ چیزوں کا واپس دلانے والا ہے میری گمشدہ شے کو بھی واپس فرما کیونکہ وہ تیرا ہی عطیہ تھا یا اللہ تو اُس شے سے کسی مومن کو توبہ نہیں نہ ڈال اور کسی کافر کا اس سے مال نہ بڑھایا اللہ محمدؐ اپنے بندے اور رسول اور اُن کے اہلبیت پر رحمت بھیجے اللہ پوشیدہ چیزوں کی کنجیاں اُس کے پاس ہیں جن کو مومنے اُس کے کوئی نہیں دیکھا وہ خشکی اور تیزی کی کل چیزوں کو جانتا ہے اور پتوں میں سے ایک پتہ بھی اب نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہوا ورنہ ان میں سے ایک بھی دانہ زمین میں اب پوشیدہ نہیں ہے اور کوئی خشک و تر یا نہیں ہے جس کا ذکر قرآن میں موجود نہ ہو۔ یا اللہ تو گمراہی سے راہِ راست پر لانے والا اور بے بصیرتی سے نجات دینے والا ہے اور گمشدہ اشیاء کا واپس دلانے والا۔ محمدؐ اور آل محمدؑ پر درود بھیج۔ میرے گنہگار کو فکری گمشدہ چیز واپس دلادے اور محمدؐ اور آل محمدؑ پر رحمت نازل فرما۔

ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ یٰسین اور بعد نماز کے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ کہیں **اللّٰهُمَّ رَاَدَ الصَّلَاةِ وَالْهَادِي مِنَ الصَّلَاةِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاحْفَظْ عَلَيَّ صَلَاتِي وَارْدُهَا اِنِّي سَابِمَةٌ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا نَهَائِمِنْ فَضْلِكَ وَعَطَاكَ يَا عِبَادَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَيَا سَيِّدَةَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ رُدُّوْا عَلَيَّ صَلَاتِيْ يَا نَهَائِمِنْ اللّٰهِ وَعَطَاكَ** ۵

دوسری روایت میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر ہمارے پاس تعویذ ہو اور ہم جنب ہو جائیں تو کیسا فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر جس عورت کو حیض آتا ہو اسے لازم ہے کہ جو تعویذ اپنے پاس رکھے چڑے کے اندر رکھے۔ فرمایا کہ دعائیں اور قرآن مجید جو نکاح یا بیابانوں کے لئے پڑھنا چاہو پڑھو مگر جو افسوس ایسے ہوں کہ ان کے معنی تم کو معلوم نہ ہوں ان کو نہ پڑھو نیز فرمایا کہ تعویذات اور افسوس کی کثرت کفر ہے

(۱۲)

حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدفن مبارک یعنی کربلائے معلیٰ کی خاک پاک کے فائدے اور بعض مفرد دواؤں کی خاصیت

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاک پاک ہر مرض کے لئے شفا اور سب سے بڑی دوا ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کوئی بیماری عارض ہو جائے اور وہ خاک پاک سے علاج کرے تو سولے اس صورت کے

۱۔ یا اللہ نے گمشدہ چیزوں کے واپس دلانے والے گمراہی سے راہ راست پر لانے والے محمد اور آل محمد پر رحمت بھیجی۔ میری گم شدہ شے کی حفاظت فرما اور اسے جوں کی توں واپس فرما دے۔ اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے وہ تیری ہی دی ہوئی اور تیرے ہی فضل سے میرے قبضے میں تھی۔ اے اللہ کے خاص بند و جو زمین پر موکل ہو اور اے اللہ کی طرف سے زمین میں گشت کرنے والا میری گم شدہ شے مجھے واپس کر دو کیونکہ وہ اللہ ہی کے فضل سے مجھے ملی تھی۔ ۲۔ قول مترجم اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس شخص کے پاس تعویذ وغیرہ زیادہ ہوتے ہیں اس کا بھروسہ خدا پر نہیں رہتا بلکہ زیادہ تر اغما و انہیں پر ہوتا ہے۔

کہ مرض الموت ہو وہ ضرور شفا پائے گا۔

تیسری حدیث میں فرمایا کہ خاکِ تربتِ آلِ حضرت ہر بیماری کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے بچوں کے گلے خاکِ شفا سے اٹھاؤ کہ وہ بلاؤں سے محفوظ رہیں گے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام جو اسباب کسی جگہ بھیجتے تھے اس میں تھوڑی سی خاکِ پاک رکھ دیتے تھے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ابنِ یعقوب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ بعض لوگ خاکِ تربتِ جنابِ امام حسین علیہ السلام سے فائدہ پاتے ہیں اور بعض نہیں ارشاد فرمایا کہ واللہ جس شخص کا اعتقاد اُس کے نفع کے بارے میں درست ہے اُس کو نفع ضرور ہوگا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کی کہ ایک عورت نے مجھے کچھ ڈورے دیے ہیں کہ میں غلافِ کعبہ سینے کے لئے خدامِ کعبہ معظمہ کو دیدوں حضرت نے فرمایا جیسا اُس نے کہہ دیا ہے ویسا ہی کیجیو اور ہماری طرف سے اتنا اور کیجیو کہ تھوڑی سی خاکِ تربتِ شریف حضرت امام حسین علیہ السلام لینا چاہیو اُسے بارش کے پانی میں ملا کر تھوڑا سا شہد اور زعفران خرید کر اس میں ملا دیجیو اور ہمارے شیعوں کو دیتا آئیو کہ اس سے اپنے بیماروں کی دوا کیا کریں۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مبارک کی خاکِ پاک جملہ امراض کے لئے شفا ہے گو قبر مبارک سے ایک میل کے فاصلے سے اُٹھائی جائے۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ خاکِ شفا وہ ہے کہ قبر مبارک سے ستر ستر ہاتھ کے فاصلے کے اندر سے اُٹھائی جائے۔

دوسری معتبر روایت میں یوں فرمایا ہے کہ خاکِ شفا وہ ہے جو قبرِ مطہر کے اطراف میں چار چار میل کے اندر سے اُٹھائی جائے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ شفا دینے میں دُعا کے سوا اُسے کوئی چیز اس کے مانند نہیں ہے اور جو باتیں اس کی برکت کم کرنے والی ہیں وہ دو ہیں (۱) نامن سب مقام میں رکھنا۔ (۲) جو شخص خاک پاک کو بغرض شفا کھائے اُس کا شفا کے بارے میں اعتقاد نہ ہو نا۔ رہا وہ شخص جس کو اس کے شفا ہونے کا یقین ہے وہ جس وقت اس سے معالجہ کرے گا تو پھر اور دوا کی ضرورت نہ رہے گی۔

خاکِ شفا کو شیطان اور کافر جن مس کرنے سے اور سونگھ سونگھ کر خراب کر دیتے ہیں اُس کا نفع کم ہو جاتا ہے۔ چونکہ شیطانوں اور کافروں کو اولادِ آدم پر رشک ہے کہ وہ فرشتوں کے در سے ملے حائرِ شریف کے اندر داخل نہیں ہو سکتے اس لئے بہت سے باہر نیچے رہتے ہیں جتنی خاک پاک حائرِ مطہر سے لوگ باہر لائیں اُسی سے اپنے جسم کو مس کر لیں کہ اُس کی خوشبو اور نفع کم ہو جائے۔

اگر خاک پاک اُن کے مس سے محفوظ رہے تو جو بیمار اُسے کھائے فوراً اچھا ہو جائے۔ اس لئے تمہیں چاہیے کہ جب خاک پاک اٹھاؤ تو اُسے بند کر کے چھپالو اور اُس پر خدا کا نام بہت سا پڑھو۔ میں سن چکا ہوں کہ بعض لوگ خاک پاک لانے میں مگر اس کا کما حقہ ادب نہیں کرتے مثلاً جانوروں کے توڑے میں ڈال لیتے ہیں یا کھانے کے برتنوں میں رکھ لیتے ہیں بھلا پھر ایسی خاک پاک سے لوگ شفا کیا پائیں گے۔ اسے یقینی سمجھو کہ جس شخص کا اعتقاد درست نہیں ہے خاک پاک کی وقعت نہ کرنے سے جو اُمور اس کی بہتری کے میں سب نیل پڑتا ہے۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ مجھے بہت سی

بیماریاں اور درد ستاتے رہتے ہیں اور جو دوا میں نے کھائی کسی نے فائدہ نہ کیا۔ فرمایا تو حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبرِ مطہر کی خاک پاک کیوں نہیں کھاتا کہ اُس میں ہر درد کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان ہے۔ جس وقت خاک پاک اٹھاؤ یہ دُعا پڑھ لیجیو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ هَذِهِ الطَّبَنَةِ وَبِحَقِّ الْمَلِکِ الَّذِیْ اَخَذَ هَادِیْحَ النَّبِیِّ الَّذِیْ

نہ حائر سے رادوہ زمین گرد قبر مقدس جناب امام حسین علیہ السلام سے جس کے اندر آبِ قوت داخل نہ ہوا تھا جبکہ منوکل عباسی نے قبرِ مطہر کا نشان مٹانے کے لئے اس طرف دریا کو تڑوا دیا تھا۔ ۱۰

قَبَضَهَا وَبَحَقَّ الْوَصِيَّ الَّذِي حَلَّ فِيهَا صَلَّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَاهْبَيْتِهِ وَاجْعَلْ لِي فِيهَا شِفَاءً
مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ؛ اُس شخص نے دریافت کیا کہ یا حضرت پر بیماری کی شفا
تو میں سمجھ گیا کہ ہر خوف کے لئے امان کیونکر ہے۔ فرمایا کہ جب تو کسی ظالم سے ڈرنا ہو یا تجھے کسی
بلائے پیش آنے کا اندیشہ ہو تو جب گھر سے نکلے تھوڑی سی خاک شفا لے لیا کرو جب خاک
شفا ساتھ لینے کے لئے اُٹھے تو یہ پڑھ لیا کرے اللَّهُ هَذَا طِبْنَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَلِيِّكَ
وَابْنِ وَلِيِّكَ اتَّخَذَتْهَا حُرّاً لَهَا أَخَافُ وَمَا لَا أَخَافُ؛

ابو حمزہ ثمالی سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب
تم خاک تربت حضرت امام حسین علیہ السلام کو اُٹھو تو سورۃ الحمد۔ قل اعوذ برب اللفق۔ قل
اعوذ برب الناس۔ قل هو اللہ احد۔ قل یا ایہا الکافرون۔ سورۃ انا انزلناہ۔ یسین۔
آیۃ الکرسی پڑھ کر یہ دعا پڑھو ۱ اللَّهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَحَبِيبِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ
وَأَمِينِكَ وَبِحَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِكَ وَآخِي رَسُولِكَ وَبِحَقِّ
فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَزَوْجَةِ وَلِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ أُنْبِيَاءِ الرَّا
شِدِينَ وَبِحَقِّ هَذِهِ التُّرْبَةِ وَبِحَقِّ الْمَلِكِ الْمُؤَكَّلِ بِهَا وَبِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي هُوَ
فِيهَا وَبِحَقِّ الْجَسَدِ الَّذِي ضَمَنَتْهُ وَبِحَقِّ السَّبِطِ الَّذِي تَضَمَّنَتْهُ وَبِحَقِّ جَمِيعِ
مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ هَذِهِ الطِّينَ
شِفَاءً لِي وَمِنْ يَسْتَشْفِي بِهِ مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَسَقَمٍ وَمَرَضٍ وَأَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ
اللَّهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ اجْعَلْهُ عَلِيًّا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ
دَاءٍ وَسَقَمٍ وَأَفْلَةٍ وَعَاهَةٍ وَجَمِيعِ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

۱۔ یا اللہ میں اس مٹی کا دوسرا دیتا ہوں اور اُس فرشتے کا جس نے یہ مٹی اُٹھی تھی اور اُس نبی کا جس کے
ہاتھ میں پہنچی تھی اور اُس وحی کا جو اس میں مدفون ہے اور تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل کے ہر بیت
پر رحمت بھیج اور میرے لئے اس مٹی کو ہر بیماری سے شفا اور ہر خوف کے لئے امان مقرر فرما۔ ۲۔ یا اللہ یہ تیرے
ولی اور تیرے دے دے کے بیٹے حسین کی قبر مبارک کی مٹی ہے اور میں نے اس سے اپنے ساتھی سے کہ جن
جیزوں سے میں ڈرتا ہوں اور جن سے نہیں ڈرتا اُن سب کے لئے حرز و امان جو۔
۳۔ یا اللہ تیرے بندے تیرے نبی تیرے حبیب تیرے رسول تیرے امین (بقیہ ترجمہ اگلے صفحہ پر ہے۔

پھر یہ کہو۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ التُّرْبَةُ الْمُبَارَكَةُ اَلْمُمَوَّنَةُ وَالْمَلَكُ الَّذِي هَبَطَ
بِهَا وَالْوَصِيُّ الَّذِي هُوَ فِيْهَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْفَعْنِيْ بِهَا اِنَّكَ عَلٰی
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ جب تم خاک شفا کھانا چاہو تو اول اُس کو بوسہ دو پھر
دونوں آنکھوں سے لگاؤ اور چنا بھر سے زیادہ نہ کھاؤ کیونکہ جو شخص زیادہ کھائے گا گویا اُس
نے ہم اہل بیت کا گوشت اور خون کھایا اور جس وقت اسے مدفن مبارک سے اٹھاؤ تو
یہ دعا پڑھو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْمَلِكِ الَّذِي قَبَضَهَا وَاَسْأَلُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ الَّذِي
خَرَنَهَا وَاَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْوَصِيِّ الَّذِي فِيْهَا اَنْ تَصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَجْعَلَهَا شِفَاءً
مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّ اَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْءٍ۔ پھر اُس خاک پاک کو ایک
کپڑے میں باندھ لو اور پوٹلی پر سوراہا انزلنا پڑھو۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص خاک شفا کو سوائے طلب شفا کے اور کسی
ارادے سے کھائے تو اُس نے گویا ہم اہل بیت کا گوشت کھایا اور جب کوئی شخص بقصد شفا
کھائے تو یہ کہہ لے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَاِیْلَہُ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ التُّرْبَةُ الْمُبَارَكَةُ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا واسطہ اور تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی امیر المومنین علی ابن ابی طالب
کا واسطہ اور تیرے نبی کی بیٹی اور تیرے ولی کی زوجہ فاطمہ زہرا کا واسطہ رحمٰن اور حسین و آئمہ راشدین کا واسطہ۔ اس
خاک پاک کا واسطہ اور اُس فرشتے کا جو اُس پر ٹوکل ہے اور اُس وصی کا جو اس میں دفن ہے اور اس جہد پاک کا جو
اس میں ملا ہوا ہے اور اس سبط رسول کا جو اس خاک کا پیوند ہو گیا ہے اور تیرے تمام فرشتوں اور نبیوں اور
رسولوں کا واسطہ محمد و آل محمد پر رحمت بھیج اور اس مٹی کو میرے لئے اور جو جس سے طلب شفا ہوں اُن سب کے
لئے ہر بیماری اور عیب اور تکلیف کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان قرار دے۔ یا اللہ محمد و آل محمد کے اہل بیت
کا واسطہ اس خاک پاک کو نفع بخش علم اور وسیع رزق کا وسیلہ اور ہر بیماری تکلیف مصیبت۔ بلا اور ہر قسم کے درد
کے لئے شفا اور ربائی کا ذریعہ مقرر فرما بلا شک تو ہر بات پر قادر ہے۔ اے یا اللہ اسے اس خاک مبارک کے
پروردگار اور فرشتے کے جو اس پر مائل ہوا ہے اور اس وصی کے جو اس میں دفن ہے محمد و آل محمد پر درود بھیج
مجھے اسی کے ذریعہ سے نفع بخش بلا شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے یا اللہ اُس فرشتے کا واسطہ جس نے یہ خاک
پاک مٹھی بھر کر اٹھائی تھی اور اس نبی کا واسطہ جس نے اسے شیشے میں رکھوا دیا تھا اور اُس وصی کا واسطہ
جو اس میں مدفون ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت بھیج اور اس خاک پاک کو ہر بیماری
کے لئے شفا اور ہر خوف کے لئے امان اور ہر بلا سے محفوظی و ظنت کا ذریعہ قرار دے۔

الطَّاهِرَةِ وَرَبِّ النُّورِ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهَا وَرَبِّ الْحَبَسِ الَّذِي سَكَنَ فِيهَا وَرَبِّ
الْهَادِئَةِ الْمُؤَكِّلِينَ بِهَا أَجْعَلْهَا شِفَاءً مِّنْ دَاءٍ كَذَا وَكَذَا ۝ بِحَمْدِ لَفْظِ
كَذَا وَكَذَا كے اپنی بیماری کا نام لے پھر خاک شفا کھا کر اوپر سے ایک گھونٹ پانی پی لے
پھر یہ کہے ۝ اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْهَا رِزْقًا وَاسْعًا وَعِلْمًا تَافِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَ
سُقِّمِ اس طرح عمل کرنے سے درد اور بیماری غم اور اندوہ جو کچھ ہوگا رفع ہو جائیگا ۔

ایک اور روایت میں یوں فرمایا ہے کہ خاک شفا کھاتے وقت یہ دعا پڑھے ۝ بِسْمِ
اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْهَا رِزْقًا وَاسْعًا وَعِلْمًا تَافِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِنَّكَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ رَبِّ النَّزِيَةِ الْمِيْرَةِ وَرَبِّ الْوَصِيِّ الَّذِي وَاَرَتْهُ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ هَذَا الطِّبْنَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَ اَمَانًا
مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میت کو دفن کریں اُس کے
منہ کے برابر کر بلا کی مٹی کی ایک سجدہ گاہ رکھ دیں ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کے پاس یہ پانچ چیزیں ضرور رہنی چاہئیں مسواک
لنگھا ۔ جانماز ۔ خاک شفا کی چونٹیس دانے کی تسبیح اور عقیق کی انگوٹھی ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خاک شفا کی تسبیح ہاتھ میں رکھے
تو اُس پر ایک استغفار پڑھنے سے ستر استغفار کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر خالی تسبیح پھرتا رہے
گا تو بھی فی دانہ سات استغفار کا ثواب ہوگا ۔

۱۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ کے نام پر بھروسہ ہے ۔ یا اللہ ۔ سے اس مبارک اور پاک مٹی کے پروردگار سے
اس نور کے پروردگار جو میں اتنا بڑا ہے ۔ سے اُس جسد پاک کے پروردگار جس نے اس میں قرار دیا ہے ۔ لے اُن فرشتوں
کے پروردگار جن کی پیروی میں یہ خاک ہے اس خاک پاک کو فلاں بیماری کے لیے شفا قرار ہے ۔ ۲۔ یا اللہ اس خاک پاک کو وسیع
رزق ۔ نفع بخش علم اور ہر بیماری و تکلیف سے شفا کا ذریعہ مقرر فرما ۔ ۳۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے
یا اللہ اس خاک پاک کو رزق وسیع ۔ علم نافع اور ہر بیماری سے شفا کا وسیلہ قرار دے بلا شک تو ہر شے پر حق در ہے ۔ یا اللہ ۔ لے
اس مبارک مٹی کے پروردگار ۔ لے اُس وحی کے پروردگار جو اس میں پہنچا ہے تو محمد و آل محمد پر رحمت بھیج اور اس مٹی کو ہر
بیماری کے لیے شفا اور برخوف کے لیے امان قرار دے

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص قبر مطہر حضرت امام حسین علیہ السلام کی خاک پاک کی خریدو فروخت کرے گا وہ ایسا ہوگا جیسے کہ اُن حضرت کا گوشت فروخت کیا یا خریدا۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ علماء میں یہ مشہور ہے کہ خاک شفا چن بھر کھا سکتے ہیں مگر چونکہ بعض احادیث میں مسور کا لفظ آیا ہے اس لیے بہتر یہ ہے کہ مسور کے دانے سے زیادہ نہ کھائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو سخی رآجائے وہ پہلی رات کو سات ماشہ یا ساڑھے دس ماشہ ابلغول کھالے تو اس مرض سے بھی بے خوف ہو جائے گا اور سر سام و ذات الجنب سے بھی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عنب کی فصیلت اور سب میوؤں پر ایسی ہی ہے جیسی کہ ہم اہل بیت کی اور سب آدمیوں پر۔

حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عنب سے بخار جاتا رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ ابن ابی العصبی کہتے ہیں کہ میری آنکھوں میں سفیدی چڑ گئی تھی اور مجھے رات کو کچھ نہیں سو جھتا تھا میں نے ایک رات جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا کہ عنب پیس کر آنکھوں میں لگا دے۔ جب بیدار ہوا تو میں نے عنب کو گٹھلی سمیت پیس کر لگایا میری آنکھیں روشن اور اچھی ہو گئیں۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تم لوگ سناٹے مٹی سے علاج کو کیونکہ اگر کوئی شے موت کو روک سکتی ہے تو وہ سناٹے مٹی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں طبیعت کو اعتدال پر لاتی ہیں۔ انار سورانی۔ خربائے نارس۔ بھنفتہ اور کاسنی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کالا دانہ یعنی کلونجی ہر بیماری کے لئے سوائے مرض الموت کے شفا ہے۔

بعضی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ لوگوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ کالے دانے یعنی کلونجی کا استعمال کیونکر کریں۔ فرمایا اکیس دانے ایک پوٹلی میں باندھ کر رات کو پانی میں بھگو دو۔ علی الصباح اس پانی کے دو قطرے بائیں نچھنے میں ڈپکالو۔ دوسرے

دن بھی یہی عمل کرو۔ تیسرے دن دانے نختے میں ایک قطرہ اور بائیں میں دو قطرے
ٹپکاؤ مگر ہر شب نئے دانے بھگونے چاہئیں۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص نے
اُن حضرت سے یہ شکایت کی تھی کہ مجھے زیادہ پیشاب آنے سے تکلیف ہوتی ہے فرمایا
تو پچھلی رات میں کالا دانہ یعنی کلونجی کھالیا کر۔
یہ بھی فرمایا کہ میں بخاریں۔ درد سر۔ آشوب چشم۔ درد شکم اور دوسرے کُل درووں کے
لئے یہی کھاتا ہوں۔ اور خدا مجھے اسی سے شفا دیتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اسپند کے ہر ہر درخت ہر ہر پتے
اور ہر ہر دانے پر ایک ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے اور جب تک کہ وہ درخت یا پتہ یا دانہ
کل سڑ نہ جائے اُس وقت تک وہ فرشتہ اُس کے ساتھ رہتا ہے۔ اس درخت کے ریختے
اور شاخیں غم و الم اور جادو کو دور کرتی ہیں اور اس کے دانے بہتر بیماریوں کے لئے
شفا ہیں۔ لہذا تم اسپند اور کُندر سے علاج کیا کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں اسپند ہوتا ہے اُس
سے شیطان ستر گھر دور بھاگتا ہے۔ اور اسپند ستر بیماریوں کی دوا ہے جن میں سے ادنے
سے ادنے جُذام ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کسی پیغمبر نے خدا سے اپنی اُمت کی بندہ ولی کی
شکایت کی تھی وحی نازل ہوئی کہ تم اپنی اُمت کو اسپند کھانے کی ہدایت کرو کہ اس کا
کھانا باعثِ شجاعت ہے۔

اسی روایت میں فرمایا کہ کُندر پیغمبروں نے پسند کیا ہے اور کسی چیز کا دھواں اس کے
دھوئیں سے جلد آسمان کی طرف نہیں جاتا۔ وہ شیا طین کو دور رکھتا ہے اور بھول کو دفع کرتا ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر بوگوں کو ہلیہ زرد کے منافع سمجھو۔ جو
تو اُسے سونے کی تول خرید کریں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ دفعہ قوبلیج کے سے احمد نامہ۔

یہ بھی فرمایا کہ انجیر کھانے سے گندہ دہنی جاتی رہتی ہے۔ ہڈیاں مضبوط ہو جاتی ہیں۔ بدن پر بال زیادہ پیدا ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے درد جاتے رہتے ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تراور خشک انجیر کھانے سے یواسیر جاتی رہتی ہے اور درونقرس اور اندرونی بردوت کے غلبہ کو نفع ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خرفے کا ساگ کھانے سے عقل بڑھتی ہے اور اُس سے زیادہ نفع بخش اور عمدہ کوئی ساگ نہیں ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بادروح ہماری بہتری ہے اور ترہ تیزک بنی اُمیہ کی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کاہو بخون کے جوش کو کم کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت خضر اور الیاس کی خوراک کرفس اور دبلمان تھی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت ہے کہ جو شخص رات کو سداب کھا کر سوئے وہ اُس رات کو بیرونی اور اندرونی دروں سے اور ذات الجنب سے محفوظ رہے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ ابجوائن اور سیاہ دانہ اور

الہشتم نینوں کا سفوف بنوا لیتے تھے اور بعد مرغن غذاؤں کے یا ایسے کھانوں کے جس

سے ضرر کا خوف ہوتا تھا تناول فرماتے تھے اور کبھی کبھی پسپا ہوا نمک اُس میں ملا کر کھانے

سے پہلے بھی نوش فرما لیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں صبح کو نہارُمُتھ اس سفوف کو کھا لوں

تو اور کسی چیز کے کھانے کی پروا نہیں رہتی کیونکہ یہ معدے کو قوت دیتا ہے۔ بلغم کو

رفع کرتا ہے اور لقمے سے بچاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے شہد میں ایک خاص برکت عطا

کی ہے یعنی اُس میں تمام امراض کے لئے شفا ہے اور ستر پیغمبروں نے اُسے دُعائے برکت

دی ہے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شراب کا سرکہ دانتوں کی جڑیں مضبوط کرتا ہے

معدے کے کیڑوں کو مار ڈالتا ہے اور عقل بڑھاتا ہے ۔

فرمایا اشنان کھانے سے زانوسست ہو جاتے ہیں منی خراب ہو جاتی ہے بُنھ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے ۔ (اشنان ایک قسم کی بڑی کشمش کو کہتے ہیں)

فرمایا جو شخص اجوائن کھائے اور اخروٹ اگر اُسے بوا سیر کا عارضہ ہوگا تو جانتا ہے کاکبوتر کہ زہیب اور اخروٹ باہم مل کر بوا سیر کو جلا دیتے ہیں ۔ ریاح دفع کرتے ہیں ۔ معدے کو نرم کرتے ہیں اور گردوں کو گرم ۔ (زہیب سے مراد اجوائن ہے)

فرمایا کہ ابشم اور نمک ملا کر کھانے سے ریاح دفع ہوتے ہیں ۔ سُدے باقی نہیں رہتے بلغم جل جاتا ہے ۔ پیشاب کھل کے آتا ہے بُنھیں خوشبو پیدا ہو جاتی ہے معدے میں سختی باقی نہیں رہتی اور لقوہ جاتا رہتا ہے ۔ اور جماع کی قوت بڑھ جاتی ہے ۔

کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ نمک ملنے سے بچھو اور گوندہ جانوروں کا زہر دفع ہو جاتا ہے ۔

باب دہم

لوگوں کے معاشی زندگی بسر کرنے کے آدابِ انکی قسمیں اور ہر قسم کے حقوق

①

رشتہ داروں ، غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رحم قیامت کے دن عرش الہی کو پکڑ کر یہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار جس نے دنیا میں صلہ رحمی کی ہے آج اُس پر اپنی رحمت نازل فرما اور جس نے دنیا میں قطع رحم کیا ہے تو بھی آج اُس کو اپنی رحمت سے دور کر لے ۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے سے اعمال

ہوتے ہیں۔ مال زیادہ ہوتا ہے۔ بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ عمر بڑھتی ہے اور قیامت کے دن حساب میں آسانی ہوگی۔

حدیث حسن میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پل صراط کے دونوں سروں میں سے ایک امانت ہے اور دوسرا صلہ رحم۔ پس جس شخص نے لوگوں کی امانت میں خیانت نہ کی ہوگی اور عزیزوں کے ساتھ نیکی کی ہوگی وہ صراط سے باسانی گزر کر بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے امانت میں خیانت اور عزیزوں کے لئے بُرائی کی ہوگی اُسے دوسرا کوئی عمل فائدہ نہ بخشے گا اور پل صراط اُسے جہنم میں پھینک دے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگ صلہ رحم کرتے ہیں اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بہ نیکی پیش آتے ہیں اُن کے گھروں کی آبادی اور رونق بڑھتی ہے۔
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی عمل کا اجر اتنی جلد نہیں ملتا جتنا کہ عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے کا۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں ایک چیز بھی ایسی معلوم نہیں ہے کہ جو صلہ رحم کے مانند عمر کو بڑھاتی ہو۔ چنانچہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تین سال باقی رہ گئے ہیں مگر بسبب صلہ رحمی کے تین کے تینتیس ہو جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی عمر کے تینتیس سال باقی رہے ہیں مگر بسبب قطع رحمی کے ۳۳ کے تین ہی رہ جاتے ہیں۔

حدیث مؤثق میں منقول ہے کہ کسی شخص نے انھیں حضرت سے سوال کیا کہ میرے کچھ ایسے عزیز ہیں جو شیعہ نہیں ہیں۔ آیا اُن کا مجھ پر کوئی حق ہے؟ فرمایا بیشک ہے۔ حق رحم کو کوئی بات قطع نہیں کر سکتی البتہ اگر عزیز شیعہ ہوں تو اُن کا دوسرا حق ہے یعنی ایک حق رحم دوسرا حق اسلام۔ نیز فرمایا کہ صلہ رحم اور برادرانِ ایمانی کے ساتھ نیکی کرنے سے قیامت کا حساب آسان ہو جائیگا اور بہت سے گناہ معاف ہو جائیں گے اس لئے تمہیں مناسب ہے کہ صلہ رحم اور برادرانِ ایمانی کے ساتھ نیکی کرنا نہ کہ نہ کرو اگرچہ وہ سلام کرنے یا سلام کا باخلاق جواب دینے ہی سے متعلق کیوں نہ ہو۔

جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب عزیز ایک دوسرے کے ساتھ بدی کرتے ہیں تو طرفین کا مال بدکاروں کے ہاتھ پڑتا ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کا ترکیب مرنے سے پہلے پہلے اُن کا عذاب بھگت لینا ہے۔ ظلم۔ قطع رحم۔ جھوٹی قسم۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدکردار لوگوں کے بھی مال اور اولاد میں بیب صلہ رحمی کے افزائش ہوتی ہے مگر جھوٹی قسم اور قطع رحمی گھر کے گھر بے چراغ اور تسلیس منقطع کر دیتی ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے عزیزوں سے ملنے کے لئے یا اُن کو کچھ مال پہنچانے کے لئے اپنے پاؤں چل کر جاتا ہے خدائے تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب اُسے عطا فرماتا ہے اور جتنے قدم وہ اٹھاتا ہے ہر ہر قدم پر چالیس چالیس ہزار درجے بہشت میں اُس کے لئے بلند کیے جاتے ہیں اور وہ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ سو برس تک اُس نے خدا کی عبادت خلوص کے ساتھ کی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی ہرگز بہشت میں داخل نہ ہوں گے۔ اول وہ جس نے شراب پی ہو۔ دوسرے وہ جس نے ہمیشہ جادو کیا ہو تیسرے جس نے ہمیشہ قطع رحم کیا ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ جو عزیزوں کے حق کی رعایت کرتا ہے خدائے تعالیٰ بہشت میں اُس کو ہزار در ہزار ایسے درجے عنایت فرمائے گا کہ ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کے راستے کا قافلہ ہوگا اور ان میں سے پہلا درجہ نوجوان ندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا۔ اُس سے آگے مروارید کا۔ اُس سے بڑھ کر زرد کا۔ آگے چل کر زبرجد کا۔ اس کے بعد مشک کا۔ پھر عنبر کا اس کے بعد کافور کا۔ پھر اسی طرح اور سب چیزوں کے ہوں گے جو خدائے تعالیٰ نے بہشت میں پیدا کی ہیں۔

حدیث صحیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں نے معراج کی رات ایک شخص کو دیکھا کہ عرش کو چمٹا ہوا ہے اور اپنے کسی عزیز کی شکایت کر رہا ہے۔ میں نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ اس کا اور اُس کا کتنی پشتوں کا قافلہ ہے؟ خطاب ہوا کہ چالیس پشت کا۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص عزیزوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ خدا اُس کو دوست رکھے گا۔ اُس کی روزی فراخ کرے گا اس کی عمر بڑھائے گا اور اُس کو بہشت میں پہنچائے گا۔
 نیز فرمایا کہ بہشت کی خوشبو کی لپٹیں ہزار برس کے فاصلے پر پہنچیں گی مگر تین قسم کے آدمی نہ سونگھ سکیں گے۔ اول جس کو ماں باپ نے عاق کر دیا ہو۔ دوسرے قاطع رحم تیسرے بڑھا زنا کار۔

دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے غلام یا لونڈی کو بغیر کسی ایسی خطایا جرم کے جس سے وہ شرعاً مستحق سزا ہو اتنی مار بھی مارے جتنی کہ خدا نے مقرر فرمادی ہے تو بھی اُس کے اس گناہ کا کفارہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ اُس غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک غلام اپنے آقا کا حکم نہیں مانتا آیا اُسے مارنا جائز ہے؟ فرمایا نہیں۔ اگر وہ طبیعت کے موافق ہے تو رکھو ورنہ بیچ ڈالو یا آزاد کر دو۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بچوں غلاموں اور لونڈیوں کو تادیب کے لئے پانچ یا چھ تازیانے سے زیادہ نہ مارو یہ بھی آہستہ آہستہ ایکساں مارنے چاہئیں۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ زرارہ نے اُن حضرت سے غلام کے مارنے کی تسببت سوال کیا۔ فرمایا جو چیز اُس کے ہاتھ سے بغیر اُس کے قصور کے تلف ہوئی ہے اُس کے متعلق اُس پر کوئی الزام نہیں۔ ہاں اگر جان بوجھ کر تیری نافرمانی کرتا ہے تو تو اُسے مار سکتا ہے۔ عرض کی کس قدر۔ فرمایا تین یا چار یا پانچ تازیانے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبریل مجھے غلاموں اور لونڈیوں کے بارے میں ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے گمان ہو گیا تھا کہ اُن کے لئے شاید کوئی حد مقرر کر دیں گے کہ جب اُس حد پر پہنچیں خود بخود آزاد ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو غلام مومن ہو جب وہ سات برس خدمت کر چکتا ہے آزاد ہو جاتا ہے بعد اس کے اُس سے کام لینا جائز نہیں ہے۔ علمائے اس حدیث کو اس امر پر محمول کیا ہے کہ سات سال کے بعد ایسے غلام کو آزاد کرنا سنتِ مودہ ہے۔ حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار صفیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان میں سے ایک بھی پائی جائے گی خدائے تعالیٰ اُسے بخش دے گا اور اعلیٰ علیین میں اور بہشت کے اونچے غرفوں میں اُسے جگہ ملے گی۔ اول کسی یتیم کو پناہ دینا۔ اُس کے احوال کی طرف متوجہ ہونا۔ اور اُس کے حق میں بمنزلہ باپ کے مہربان ہونا۔ دوسرے کمزوروں پر رحم اور اُن کی مدد کرنا۔ تیسرے اپنا مال ماں باپ کے لئے صرف کرنا۔ اُن سے بہ تواضع و نیکی پیش آنا۔ اور اُن کو رنج نہ دینا۔ چوتھے غلام کے ساتھ غصہ اور جہالت نہ برتنا بلکہ جن کاموں کا اس کو حکم دیا ہے ان میں اُس کی مدد کرنا اور جس کام کی انجام دہی اُس کے بس کی نہ ہو اُس سے معذور رکھنا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تم اپنے غلاموں کو وہی کھانا کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی انکو کپڑے پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں وہ لوگ بنا دوں جو سب سے بدتر ہیں۔ عرض کی ہاں ہے رسول اللہ فرمایا اول وہ شخص جو تنہا سفر کرتا ہے۔ دوسرے وہ جو قدرت کے عطیات سے لوگوں کو محروم رکھتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے غلام کو مارتا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین قسم کے آدمی ایسے ہیں کہ اگر تم اُن پر ظلم نہ کرو تو وہ تم پر ظلم کریں گے اول کینے۔ دوسرے زوجہ۔ تیسرے نوکر۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اپنے غلاموں پر اُن کی عقل کے موافق خفا ہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک غلام غائب ہو گیا حضرت نے اُسے تلاش کیا تا آنکہ وہ ایک جگہ سوتا ہوا مل گیا۔ خود اُس کے سر ہانے جا بیٹھے۔ اور اُسے پکھا بھلنے لگے یہاں تک کہ وہ جاگ اُٹھا۔ اس وقت اتنا

فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ تو رات کو بھی سوئے اور دن میں بھی۔ رات کو سویا کر۔
معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ تین قسم کے آدمیوں کی نماز قبول نہیں
ہوتی۔ اول وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس آ کر اپنے آپ کو
اپنے آقا کے حوالے نہ کرے۔ دوسرے وہ شخص جو کسی گروہ کی پیش نمازی کرتا ہو اور مقتدی
اُس سے راضی نہ ہوں تیسرے وہ عورت جس کا شوہر اُس سے ناراض سوئے۔

بند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو لوگ سب سے پہلے
بہشت میں داخل ہوں گے وہ یہ ہیں۔ اول شہید۔ دوسرے وہ غلام جو اپنے پروردگار کی
اچھی طرح عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو۔ تیسرے عیال وار آدمی جو حرام اور
شبہ حرام سے پرہیز کرتا ہو۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک
غلام آزاد کرتا ہے خدا اُس غلام کے ہر ہر عضو کے بدلے اس شخص کا بھی ہر ہر عضو آتش
دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شب عرفہ اور روز عرفہ کو قرآن اے اللہ
غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا مستحب ہے۔

۲

پڑوسیوں۔ یتیموں اور کنیوں والوں کے حقوق

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبریلؑ مجھے ہمیشہ پڑوسیوں کی
رعایت کے بارے میں اس قدر نصیحت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اُن
کو شریک میراث قرار دیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف دیگا خدا تعالیٰ
اُس پر بہشت کی خوشبو حرام کر دے گا اور اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔
نیز فرمایا کہ جو شخص اپنے ہمسائے کی بالشت بھر زمین دبا لے گا خدا تعالیٰ اُس زمین

کو ساتویں طبقے تک طوق بنا کر اُس کی گردن میں ڈال دے گا اور جس وقت اُسے معرض حساب میں لائیں گے تو وہ طوق اُس کی گردن میں پڑا ہوگا۔ اس عذاب سے بچنے کی صرف یہی صورت ہے کہ توبہ کرے اور اُس کی زمین اُسے واپس دیدے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے گا خدائے تعالیٰ بھی قیامت کے روز اُس کے گناہوں سے درگزر کرے گا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین چیزیں سب سے بدتر بلائیں ہیں۔ اول بادشاہ یا حکمران کہ اگر تم اُس کے ساتھ احسان کرو تو وہ شکریہ نہ ادا کرے گا اور اگر کوئی بدی کرو تو تو معاف نہ کرے گا۔ دوسرے وہ پڑوسی جو ظاہر میں تمہیں دیکھ کر خوش ہو اور باطن میں کو سے اگر تمہاری کوئی نیکی دیکھے تو اُسے چھپائے اور اُس کا ذکر بھی نہ کرے اور اگر کوئی بدی دیکھے تو اُس کا اظہار کرے اور ٹھنڈے اور پیٹے۔ تیسرے وہ زوجہ کہ جب موجود ہو تو کبھی تمہیں خوش نہ کرے اور جب غائب ہو تو تمہیں اُس کی نسبت اطمینان نہ ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے پڑوسی کا مکان چھین لینے کے لئے اُسے تکلیف پہنچائے خدا اُس کا مکان کسی دوسرے پڑوسی کو دیدے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت رسالتا صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ آیا مال میں سوائے زکوٰۃ کے کوئی اور بھی حق ہے؟ فرمایا ہاں ہے اول تو ایسے عزیزوں کے ساتھ جو تجھ سے بدی کرتے ہوں نیکی اور احسان کرنا۔ دوسرے مسلمان پڑوسیوں کے ساتھ نیکی کرنا۔ جو شخص رات کو پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اُس کا مسلمان پڑوسی بھوکا رہے وہ یقیناً مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

کئی معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان کے ہر طرف چالیس چالیس گھر تک پڑوس کا حکم رکھتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مال کے حقوق میں سے حق ماعون بھی ہے جس کے روکنے والے کے لئے خدا نے جہنم کی وعید فرمائی ہے۔ ماعون وہ قرضہ ہے جو پڑوسیوں کو دیا جائے یا وہ نیکی ہے جو اُن کے حق میں کی جائے۔ یا گھر کے روزمرہ کے مصروف کی چیزیں ہیں جو

اُن کو مستعار دی جائیں۔ راوی نے عرض کی کہ ہمارے پُر دسی ایسے ہیں کہ اگر تم اُن کو مستعار چیزیں دیتے ہیں تو وہ توڑ ڈالتے ہیں اور خراب کر دیتے ہیں اس صورت میں اگر ہم اُن کو نہ دیں تو ہم پر کوئی گناہ تو نہیں؟ فرمایا اس صورت میں تم پر نہ دینے میں کوئی گناہ نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ پڑوسیوں سے نمک اور آگ کا روکنا جائز نہیں ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو پڑوسیوں کے لئے ماعُون کو روک لیتے ہیں خدا نے تعالیٰ آخرت میں اُن سے اپنی نیکی اور احسان کو روک لے گا اور اُن کے حال پر چھوڑ دے گا۔ اور وائے بر حال اُس کے جسے خدا اُس کے حال پر چھوڑ دے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خیر اور روٹی قرض دینے سے اور آگ دینے سے انکار نہ کرو کہ ان باتوں سے علاوہ اس کے کہ خوبی اخلاق میں داخل ہیں گھر والوں کی روزی بڑھتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو حقوق تم نے اپنے اوپر لازم کر لیے ہیں اُن میں کبھی معترف نہ ہو اور جو اخراجات تمہارے کنبے کے ہوں وہ دو اور اُس میں تنگی مت کرو اور اگر تمہارے بھائی بندوں میں سے کوئی تم کو ایسی تکلیف دینا چاہے کہ جو نفع اُس کو اس امر سے پہنچتا ہو اُس کی نسبت تمہارا نقصان زیادہ ہو تو اُسے قبول مت کرو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ صمصعہ ابن صوحان کی عبادت کے لئے جو کہ حضرت کے بزرگ صحابیوں سے نئے تشریف لائے اور جہاں اور باتیں کہیں یہ بھی فرمایا کہ اس بات کے سبب کہ میں تیری عبادت کو آیا ہوں اپنی قوم میں فخر مت کیجیو اور اگر تو انھیں کسی کام میں مشغول دیکھے تو خود اُس کام سے الگ مت ہو جو کیونکر آدمی کی بے قوم و قبیلہ گزر نہیں ہو سکتی وہ ہمیشہ اُن کا محتاج ہے اگر تو اُن کی ایک مدد نہ کرے گا تو اُن کی بہت سی اعانتیں اپنے حق میں روک دیگا۔ لہذا تو اگر اُن کو اچھے حال میں دیکھے تو اُن کی اُس امر میں مدد کرو اور اگر اُن کو بلا میں مبتلا دیکھے تو بھی انھیں اُن کے حال پر نہ چھوڑ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ تمہارا ایک دوسرے کو مدد دینا نیکی اور اطاعت خدا میں ہو۔ اس میں شک نہیں ہے کہ اگر تم اُن امور میں ایک دوسرے کی امداد کرو گے جو طاعت خدا سے متعلق ہیں اور معصیت خدا سے باز رہو گے تو ہمیشہ

صرف الحال اور خوش رہو گے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ چند کافر قیدیوں کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لائے اور اُن میں سے ایک کو اس غرض سے پیش کیا کہ اُس کی گردن مارنے کا حکم دیں اُسی وقت جبریلؑ نازل ہوئے اور یہ کہا "اے محمدؐ جس قیدی کی آپ گردن مارنا چاہتے ہیں یہ لوگوں کو کھانا بہت کھلاتا تھا۔ ہمانداری زیادہ کرتا تھا۔ کینے میں جو خرچ ہوتے تھے وہ دیا کرتا تھا اور عزیزوں کے بڑے بڑے خرچ خود اٹھاتا تھا۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس قیدی سے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تیری نسبت مجھے یہ وحی بھیجی ہے اور ان خصلتوں کی وجہ سے میں تجھے قتل سے رہائی دیتا ہوں۔ اُس قیدی نے عرض کی کہ آپ کا پروردگار ان خصلتوں کو پسند کرتا ہے؟ فرمایا ہاں۔ قیدی نے کہا تو میں اُس خدا کی بکثرتی اور آپ کی پیغمبری کی گواہی دیتا ہوں۔ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو اشاعت امر حق کے لئے بھیجا ہے میں نے اپنے مال سے کبھی کسی کو محروم نہیں بھیجا۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ یتیم کا مال ناحق کھا جانا گناہ کبیرہ ہے۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم کی حفاظت کرے اور اُس کے اخراجات کا متکفل ہو وہ ادبیں بہشت میں اس طرح پاس پاس ہوں گے جس طرح یہ مکہ کی اور بیچ کی انگلی ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھلائیں۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی یتیم کو اپنے بال بچوں میں داخل کر لے اور اُس کا خرچ اس طرح اٹھائے کہ وہ کسی دوسرے کا محتاج نہ رہے خدا اُس کے لئے اُسی طرح بہشت واجب فرمائے گا جس طرح مال یتیم کھانے والے کے لئے جہنم واجب فرمایا ہے۔

معتبر روایت میں جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو مومن یا مومنہ پیار سے کسی یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرے خدائے تعالیٰ ہر ہر بال کے عوض جس پر اس کا ہاتھ پھیرا ہے ایک ایک نیکی اُس کے نامہ اعمال میں لکھے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ہر ہر بال کے عوض خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اس کو ایک نور عنایت فرمائے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سنگدلی سے تکلیف اٹھاتا ہو اور وہ چاہے کہ میرا دل ملائم ہو جائے اُسے چاہیے کہ کسی یتیم کو اپنے پاس بلائے اُس پر مہربانی کرے اُسے اپنے ساتھ کھانا کھلائے اور شفقت سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرے حقیقت یہ ہے کہ یتیم کا حق لوگوں پر بہت بڑا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب یتیم روتا ہے تو عرش الہی رز جاتا ہے اُس وقت پروردگار عالم فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو جس کے ماں باپ کو میں نے اٹھایا ہے کس نے رُلایا ہے؟ میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ جو اس کو تسلی دے کر چُپ کرے گا میں اس پر بہشت واجب کروں گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُس شخص کے لئے جو یتیم کا مال ناحق کھا جائے دو عذاب مقرر فرمائے ہیں۔ ایک تو عذاب جہنم جو آخرت میں ہوگا اور دوسرا عذاب دُنیا، وہ یہ ہے کہ لوگ اُس کے بعد اُس کے یتیموں کے ساتھ وہی معاملہ کریں گے جو اس نے اوروں کے یتیموں کے ساتھ کیا ہوگا۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن ایک گروہ کو قبروں سے اس حالت میں اٹھائے گا کہ اُن سب کے مُنہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے یتیموں کا مال ناحق کھایا ہوگا جیسا کہ خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **لَئِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلُونَ سَعِيرًا**۔

جاننا چاہیے کہ یتیم کا ولی جو اس کے مال میں تصرف کر سکتا ہے اول تو باپ ہے پھر دادا پھر وہ شخص جس کو باپ یا دادا از روئے وصیت مقرر کر گئے ہوں اور اگر ان تینوں میں سے کوئی نہ ہو تو حاکم شرع یعنی امام یا جس کو وہ حضرت مقرر فرمادیں اور اگر امام ظاہر نہ ہو تو اکثر علما کا یہ اعتقاد ہے کہ پھر مجتہد جامع الشرائط کا نمبر ہے یا جس کو ایسا مجتہد مقرر کر دے۔

۱۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ یتیموں کا مال بروئے ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عقریب وہ اصل جہنم ہوں گے۔ ۲۔ جامع الشرائط سے یہ مراد ہے کہ تمام علوم جن کی اجتہاد کے لئے ضرورت ہے اُن میں کامل دست گاہ رکھتا ہو۔ شیعوں کا یہ اثناعشریہ ہو اور عادل ہو (از باب القضاء) ۲

معتبر حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مومنین صالحین بھی قربۃً الی اللہ یتیموں کے حال کے متکفل ہو سکتے ہیں اور اُن کے مال کو اپنی حفاظت میں لے سکتے ہیں بشرطیکہ امانت کو کام میں لائیں اور اُن کے ضروری خرچ کو نہ روکیں اور اُن کو خوشحال رکھیں۔ ہاں اگر خود پریشان حال ہوں اور یتیم کے مال کی حفاظت اُن کو اپنے کام سے روکتی ہو تو اپنا ضروری خرچ اُن کے مال سے لے سکتے ہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ پوری پوری رعایت کو کام میں لائیں اور جو خدمت وہ انجام دیتے ہیں اُس کی جو متعارف اُجرت اُس نواح میں ہو اُس سے زیادہ کسی طرح نہ لیں۔ اسی طرح باپ دادا اور اُن کے مقرر کردہ وصی کو بھی لازم ہے کہ یتیموں کے خرچ میں پوری پوری رعایت کریں یعنی نہ اُنہیں تکلیف پہنچے نہ فضول خرچی ہو، اور اگر اُن کی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ اپنے ذمہ کا قرضہ ادا کر سکیں تو اُن کو یتیموں کے مال میں سے قرضہ لینے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر باپ دادا پریشان حال ہو تو وہ اپنا ضروری ضروری خرچ یتیم کے مال میں سے لے سکتا ہے اور اگر ماں پریشان حال ہے تو ولی یتیم کے مال میں سے اُس کا ضروری خرچہ بھی لے سکتا ہے اور اگر یتیم کے اخراجات ضروری کا حساب کر کے ولی اُس کا روپیہ اپنے مال میں ملا لے اور سب ایک جگہ کھائیں پس تو کچھ خرچ نہیں ہے۔

(۳)

دوستوں اور برادرانِ ایمانی کے حقوق

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے وقت وفات حضرت امام حسن علیہ السلام کو یہ وصیت فرمائی کہ تم اپنے برادرانِ ایمانی کے ساتھ قربۃً الی اللہ برادرانہ سلوک کیجیو اور نیکیوں سے بسبب اُن کی نیکی کے دوستی رکھیو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن سے لڑدوستی کرے اس کو بہشت میں ایک گھر ملے گا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فوائدِ اسلام کے بعد کسی شخص کا فائدہ اُس کے فائدہ سے بڑھ کر نہیں ہے جس نے قربۃً الی اللہ کسی برادر مومن سے بھائی چارہ کر لیا ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بلا کسی ظاہری سبب کے میرے دل پر اس قدر غم و الم طاری ہوتا ہے کہ میرے بال بچے اور میرے یار و دوست اُس کے اتنا ز میرے چہرے پر دیکھ لیتے ہیں فرمایا خدا نے تعالیٰ نے مومنین کو طینتِ بہشت سے پیدا کیا ہے اور اپنی نسیمِ رحمت سے اُن میں روح پھونک دی ہے اسی سبب سے تمام مومنین مثل حقیقی بھائیوں کے ہیں اور جب اُن میں سے کسی ایک کی روح کو ایذا پہنچتی ہے تو دوسرے بھی اُس کے لئے ملول و محزون ہو جاتے ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ امام عادل کے چہرے کی طرف نظر کرنا۔ عالم کی صورت دیکھنا۔ ماں باپ کی طرف مہربانی و شفقت سے دیکھنا۔ اور اُس برا در مومن کی طرف دیکھنا جس سے لحد و ستی ہو عبادت ہے۔

جناب امیر المومنین صدقات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ برا دران ایمانی دو قسم کے ہیں ایک وہ کہ جن کی دوستی و یاری قابلِ اعتماد ہے اور دوسرے صرف ہنسے بولنے اور جلسے کے یار ہیں اب اول اُن میں سے مثل تمہارے ہاتھوں اور پاؤں یا اہل و عیال اور مال کے ہیں لہذا جب کسی بھائی پر ایسا اعتماد ہو تو اُس کے لئے اپنا مال اور جان خرچ کرو۔ اُس کے دوستوں کے دوست بنو اور اُس کے دشمنوں کے دشمن۔ اور اُس کے راز داروں کے راز دار۔ اُس کے عیب چھپاؤ اور اُس کی نیکیوں کا اظہار کرو۔ مگر یہ یاد رکھو کہ اس قسم کے دوست کبریتِ احمر سے بھی کم ہیں جو اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ دوسری قسم کے اُن سے مصاحبت کا لطف اٹھاؤ۔ اس لطف کو تو تم ہاتھ سے نہ کھوؤ اور زیادہ کی اُن سے توقع نہ رکھو۔

معتبر حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کے مابین بھائی چارہ اور جان پہچان تو عالمِ ارواح ہی میں ہو چکی ہے اس عالم میں جب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں یا آ جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں وارد ہے کہ مومن مومن کا بھائی ہے مومن مومن کی آنکھ ہے مومن مومن کا رہنما ہے مومن مومن کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ مومن مومن پر ظلم نہیں کرتا۔ مومن مومن کو فریب نہیں دیتا۔ مومن مومن سے وعدہ کر کے خلاف وعدگی نہیں کرتا۔ مومن مومن سے جھوٹ نہیں بولتا اور مومن مومن کی غیبت نہیں کرتا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دوستی یا محبت یا کیدلی کی چند شرطیں ہیں جس شخص میں وہ سب نہ ہوں اُس کو بچاؤ دوست نہیں کہہ سکتے اور جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اس پر تو دوست کا خطاب کسی طرح راست ہی نہیں آتا (وہ شرطیں یہ ہیں) اول دوست کا نظریہ و باطن تمہارے ساتھ یکساں ہو۔ دوسرے تمہاری عزت و خوبی کو اپنی عزت و خوبی اور تمہاری ذلت و عیب کو اپنی ذلت و عیب سمجھے۔ تیسرے صاحب مال یا صاحب اختیار رہو جانے سے تمہارے ساتھ جو برتاؤ تھا اس میں فرق نہ آئے چوتھے جو بات اس کے حد اختیار میں ہو اس میں تم سے مضائقہ نہ کرے پانچویں تکلیفوں اور بلاؤں کے وقت تم سے جدا نہ ہو اور تمہاری دوستی ترک نہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو برادر مومن تم سے تین مرتبہ غصہ ہوا اور ایک مرتبہ بھی تمہارے حق میں کوئی بدی کی بات نہ کہے وہ دوستی اور اعتبار کے قابل ہے۔ ایک اور صحیح حدیث میں فرمایا کہ کسی اپنے بھائی یا دوست پر اتنا زیادہ اعتماد نہ کرو کہ اپنے سارے ہی راز اُس سے کہہ دو کیونکہ اگر وہ کسی وقت میں تم سے پھر جائے تو تمہارے اختیار میں کوئی بات نہ رہے گی۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیس برس کی محبت قرابت کے برابر ہے اور علم صاحبان علم میں اُس سے زیادہ ربط اور میل جول پیدا کر دیتا ہے جو یکجہی بھائیوں میں ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تمہارا کوئی دوست درجہ حکومت پر پہنچ جائے اور پہلے کی بہ نسبت تم سے دسواں حصہ بھی دوستی رکھے تو بھی وہ تمہارے لئے کچھ بُرا دوست نہیں ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے دوستوں کے ساتھ یکساں دوستی رکھو اور اپنے آپ کو بالکل ہی اُن کے حوالے نہ کر دو ایسا نہ ہو کہ وہ کسی دن تمہارے دشمن ہو جائیں اور اپنے دشمنوں کے ساتھ پیہم دشمنی مت کیے جاؤ کیونکہ یہ اُمید ہے کہ شاید وہ کسی دن تیرے دوست ہو جائیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے دوستوں سے اپنے بھید کی باتیں مت کہو۔ ہاں ایسی بات کا مضائقہ نہیں ہے جس سے تمہارا دشمن بھی واقف نہ ہو تو کچھ نقصان نہ ہو کیونکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوست دشمن ہو جاتا ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ دنیا کے عیش میں سب سے اچھی دو چیزیں ہیں۔ مکان کی وسعت اور دوستوں کی کثرت۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے یہ فرمایا تھا کہ دوستی تو آدمیوں سے کر لیجیو مگر دشمنی ایک سے بھی نہ کیجیو اور نیک آدمیوں کا غلام بھی بن جاؤ گمراہیوں کا بیٹا ہونا بھی قبول نہ کیجیو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو یہ پانچ چیزیں حاصل نہیں ہیں اُس کی زندگی وبال ہے '۱' صحت جسمانی (۲) امن (۳) دولت (۴) قناعت (۵) اور دوست صادق۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کی عقل اُس کو نیکی کی نصیحت نہ کرتی ہو اور نفس بدی سے ملامت نہ کرتا ہو اور ایسا کوئی اُس کا مصاحب نہ ہو جو ہمیشہ اُسے بھلائی کی سمجھاتا ہے تو اُس کی گردن پر ہمیشہ شیطان سوار رہے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے باپ کے دوستوں کی دوستی نہ چھوڑو ورنہ تمہاری یہ حالت ہو جائے گی جیسے کہ روشنی سے اندھیرے میں چلے گئے۔

فرمایا جو شخص اپنی محبت کو بے موقع صرف کرتا ہے وہ گویا خود قطع محبت کا خواستگار ہے حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص مقام تہمت پر جائے اور کوئی شخص اُس کی نسبت گمان بد کرے تو اُسے اپنے تئیں خود ملامت کرنا چاہئے یا جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے وہ اُس کے اختیار میں رہتا ہے اور جو بات وہ آدمیوں سے گزر جاتی ہے وہ فاش ہو جاتی ہے۔ جب تمہاری کسی سے دوستی ہو جائے تو اُس کے ہر فعل کو نیکی پر محمول کر دنا آئے کہ اس حد کو پہنچ جائے کہ کوئی موقع نیک گمان کا باقی نہ رہے اسی طرح جب تک نیک گمان کا موقع باقی رہے اُس کے کسی قول پر بدگمانی مت کرو اور بہت

سے نیک آدمیوں کو دوست بنا لو کہ یہ فراخی کے زمانے میں مصیبت کے زمانے کے لئے ایک قسم کی پیشیندہی ہے۔ اور جب مصیبت کا زمانہ آئے گا تو یہ لوگ دشمنوں کے دفع کرنے کے لئے تمہاری سپہن جا ئیں گے مثلاً وہ ایسے لوگوں سے کرو جو خدا سے ڈرتے ہوں۔ برادرانِ مومن سے بقدر اُن کی پیمیزگاری کے دوستی رکھو۔ بدعورتوں سے بچو اور جوان میں نیک ہیں اُن سے بھی حذر کرو۔

حضرت امام علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے لئے اعلیٰ درجے کی نعمت حاصل ہو اور تمہاری مردانگی و سروت و درجہ کمال کو پہنچ جائے اور تمہارے امور معیشت کی اصلاح ہو جائے تو غلاموں اور کھینے لوگوں کو اپنے کاروبار میں شریک مت کرو کیونکہ اگر تم ان پر بھروسہ کرو گے تو وہ خیانت کریں گے اور اگر تم سے کوئی بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے۔ اور اگر تم پر کوئی بلا آ کر پڑے تو مددگار نہ ہوں گے۔

مصاحبت ہمیشہ غلظت کی اختیار کرو گو اُس کے مزاج میں سخاوت نہ ہوتا کہ اس کی عقل سے فائدہ اٹھاؤ مگر جو اُس کے اخلاق میں بدی ہے اس سے بچو۔ علیٰ ہذا القیاس سخی کی مصاحبت اختیار کرو گو وہ عقل مند نہ ہو کیونکہ تم اپنی عقل کے ذریعہ سے اس کی سخاوت سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اُس احمق سے جو بخیل بھی ہو بہت سی دُور بھاگو۔

(۴)

ان حقوق کا بیان جو مومنوں کے ایک دوسرے پر ہیں
اور مخلوقِ خدا کے ساتھ نیک سلوک کرنا

بندِ معتبر منقول ہے کہ معنی ابنِ خنیس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ مسلمان کا حق مسلمان پر کیا ہے؟ فرمایا کہ سات حق ہیں کہ اُن میں سے ہر ایک واجب ہے اور ان میں سے ایک کا تارک بھی خدا کی دوستی اور اطاعت سے باہر ہے یعنی نے عرض کی کہ وہ کیا کیا ہیں؟ فرمایا مجھے خوف ہے کہ تجھے اُن کا علم ہو جائے اور تو اُن پر عمل نہ کرے اور اُن کی رعایت نہ کر سکے (پھر اُس کے مصر ہونے پر ارشاد فرمایا) :-

اول۔ سب سے آسان اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ جو چیز تم اپنے واسطے پسند کرتے ہو اُس کے لئے بھی پسند کرو اور جو اپنے لئے پسند نہیں کرتے اُس کے لئے بھی پسند نہ کرو۔
 دوسرے۔ اُس کے غصے سے بچو اور اُسے خوش رکھو اور جو کچھ وہ حکم دے اُسے مانو۔
 تیسرے۔ جان مال۔ زبان۔ ہاتھ اور پاؤں سے اُس کے مددگار رہو۔
 چوتھے۔ اس کے لئے بمنزلہ آنکھ اور رہبر اور آئینے کے ہو۔
 پانچویں۔ اگر وہ بھوکا ہو تو تم بھی کھانا نہ کھاؤ۔ اگر پیاسا ہو تو تم بھی پانی نہ پیو۔ اور اگر وہ تنگ بدن ہو تو تم بھی کپڑا نہ پہنو۔

چھٹے۔ اگر تمہارے پاس خدمت گار ہو اور اس کے پاس نہ ہو تو لازم ہے کہ اپنے خدمت گار کو اُس کے کپڑے دھونے کے لئے۔ کھانا تیار کرنے کے لئے اور بچپونا بچھانے کے لئے بھیجو۔
 ساتویں۔ اگر وہ تمہیں کسی کام کرنے کے لئے قسم دے اور سجالاؤ اور اگر وہ تمہیں اپنے مکان پر کھانا کھانے کے لئے بلائے تو قبول کرلو۔ اور اگر بیمار ہو جائے تو اُس کی عبادت کو جاؤ اور اگر مر جائے تو اُس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔ اور اگر تمہیں یہ معلوم ہو کہ اسے کوئی حاجت ہے تو اُس کے ذکر کرنے سے پہلے تم اُس کی حاجت روائی میں پیش قدمی کرو۔ ان باتوں سے اُسے تمہاری اور تمہیں اُس کی سچی محبت ہو جائے گی۔
 دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کا حق ادا کرنے سے بہتر کوئی عبادت خدائے تعالیٰ کے نزدیک نہیں ہے۔

بند حسن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا اپنے مومن بھائی سے وعدہ کرنا ایسی نذر ہے جس کا کفارہ ہی نہیں اور جو شخص مومن سے خلاف وعدگی کرتا ہے اُس نے خدائے تعالیٰ سے خلاف وعدگی کرنے کی ابتدا کی اور غضب الہی کا مورد ہوا۔
 دوسری حدیث حسن میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے عہدوں کو پورا کرے۔

بہت سی معتبر سندوں سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن کے مومن پر سات حق واجب ہیں۔ اول یہ کہ سامنے اُس کی تنظیم کرے۔ دوسرے یہ کہ اُس کی

محبت اس کے دل میں ہو تیسرے یہ کہ اپنا مال اُس کے کام میں صرف کرے چوتھے اُس کی غیبت کرنا اپنے لیے حرام سمجھے۔ پانچویں جب وہ بیمار ہو تو عیادت کو جائے۔ چھٹے جب وہ مرجائے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہو۔ ساتویں اُس کے مرنے کے بعد اُس کی نیکیاں ہی نیکیاں بیان کرے۔

بند حسن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو دوست رکھو اور جو چیزیں تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اُس کے لیے بھی پسند کرو۔ اور جو اپنے لیے پسند نہیں کرتے اُس کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ جب تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو اُس سے مانگ لو اور جب وہ تم سے مانگے اُسے دید و اور جو اچھی بات ہے اُس سے نہ چھپاؤ تاکہ وہ بھی تم سے نہ چھپائے بوقت ضرورت اُس کے مددگار بنے رہو تاکہ وہ بھی تمہارا مددگار ہو۔ پیٹھ پیچھے اُس کی عزت کرو اور جب وہ سفر سے آئے تو اُس کی ملاقات کو جاؤ اور ہر طرح اُس کی عزت و حرمت کرتے رہو کیونکہ تم اور وہ حقیقتہً جدا نہیں ہو اگر وہ تم سے خفا ہو جائے تو جب تک اُس کا دل صاف نہ ہو جائے جدا نہ ہو۔ اگر اُسے کوئی نعمت خدا کی طرف سے ملے تو تم شکر یہ ادا کرو اور اگر اُس پر کوئی بلا نازل ہو تو اُس کی امداد کرو اور پہلے سے زیادہ اس کے ساتھ محبت و مہربانی کرو۔ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھپحق ہیں اول جب اُس کے پاس پہنچے تو سلام کرے۔ دوسرے جب وہ بیمار ہو جائے تو اُس کی عیادت کرے۔ تیسرے جب وہ چھینک لے تو اُس کے لیے دعا کرے۔ چوتھے جب وہ مرجائے تو اُس کی تجہیز و تکفین میں شریک ہو۔ پانچویں جب وہ ضیافت میں بلائے تو قبول کرے۔ چھٹے جو چیز اپنے لیے چاہتا ہے اُس کے لیے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیے مکروہ جانتا ہے اُس کے لیے بھی بُرا جانے۔

بند ہائے معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کی صبح اس حالت میں ہو کہ اُسے مسلمانوں کے کسی کام کی فکر نہ ہو تو وہ مسلمان نہیں ہے اور جو شخص یہ آواز سُنے کہ کوئی مسلمان یہ کہہ کر فریاد کرتا ہے کہ اے مسلمانوں میری فریاد کو پہنچو اور اس کی امداد نہ کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ فرمایا مجھے سب سے زیادہ اس شخص سے محبت ہے جس سے لوگوں کو

نفع زیادہ پہنچتا ہے۔ نیز فرمایا کہ جو مسلمان مسلمانوں کے کسی گروہ سے آگ یا پانی کا ضرر دفع کرے اُس کے لیے بہشت واجب ہو جاتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا حق مومن پر یہ ہے کہ اُسے دل سے دوست رکھے اور اپنا مال اُس سے عزیز نہ کرے اور اگر وہ سفر میں جائے تو اُس کے بال بچوں کی خبر گیری کرے۔ اگر کوئی اس پر ظلم کرے تو اُس کو مدد دے۔ اگر مسلمانوں کا مال تقسیم ہوتا ہوا اور وہ موجود نہ ہو تو اُس کا حصہ بیکر اُس کے لئے رکھ چھوڑے اور جب وہ مرجائے تو اُس کی قبر کی زیارت کیا کرے۔ خود اُس پر کوئی ظلم نہ کرے۔ اُسے فریب نہ دے۔ اُس کی امانت میں خیانت نہ کرے اور اُسے کوئی مکروہ بات نہ کہے۔ اگر اس کے ساتھ بدزبانی کرے گا۔ تو دوستی منقطع ہو جائے گی۔ اور اگر یہ کہے گا کہ تو میرا دشمن ہے تو ایک کافر ہو جائے گا کیونکہ اگر کہنے والے نے جھوٹ کہا۔ تو وہ خود کافر ہے اور اگر سچ کہا ہے تو دوسرا کافر ہے اور اگر اُس پر کوئی جھوٹی تہمت لگائے گا تو تہمت لگانے والے کا ایمان اس طرح گھل جائیگا جیسے مک پانی میں۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ مومن کو چاہیے اپنے برادر مومن کے لئے اُس شے کی خواہش نہ کرے جس کی اپنے سب سے زیادہ عزیز کے لئے نہ کرتا۔ اُس سے خالص دوستی رکھے اور اُس کی خوشی میں خوش ہو اور اس کے غم کے ساتھ غمگین اگر ہو سکے تو یہ کوشش کرے کہ اُس کا غم دور ہو جائے ورنہ خدائے تعالیٰ سے دعا کرے کہ اُس کا غم دور کر دے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کوئی شخص حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا آپ نے اُس سے دریافت فرمایا کہ تو نے اپنے بھائیوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ عرض کی اچھی حالت میں چھوڑا ہے۔ فرمایا جو ان میں امیر ہیں وہ کچھ غریبوں کے حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں؟ عرض کی بہت کم۔ فرمایا اُمرا غریبوں کی ملاقات کو کس قدر جانتے ہیں؟ عرض کی کم فرمایا اُمرا غریبوں کے ساتھ سلوک کتنا کرتے ہیں؟ عرض کی اتنا کم جس کا عدم وجود برابر ہے فرمایا پھر وہ ہمارے شیعہ ہونے کا دعوے کیونکر کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ نیک لوگوں کے دوست بن جاؤ۔ ایک دوسرے سے لحد دوستی کرو۔

اور جب باہم ملاقات کرو اور ایک جلسہ میں بیٹھو تو ہمارے دین اور ہماری احادیث کا ذکر کرو۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن پر واجب ہے کہ مومن کے سترہ
کبیرہ گنہوں کی عیب پوشی کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن پر واجب ہے کہ ظاہر باطن
مومن کا خیر خواہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم پر مخلوق خدا کی خیر خواہی لازم ہے کیونکہ خدا کے نزدیک
اس سے بہتر کوئی امر نہیں ہے۔

(۵)

مومنوں کی حار وائی کرنا ان کے کاروبار میں گشتش کرنا اور ان کو خوش کرنا

صحیح حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس نے ایک
مومن کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اُس نے خدا کو خوش کیا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن سے بہ تبسم پیش آنا
نیکی ہے اور اُس کی گرد جھاڑ دینا نیکی ہے۔ اور مومنوں کو خوش کرنے سے زیادہ کوئی
عبادت خدا کو پسند نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو خطاب
فرمایا کہ اے موسیٰ کچھ بندے میرے ایسے بھی ہیں کہ اُن کو نہ فقط بہشت عطا کروں گا بلکہ اُن کو
بہشت کا حکم مقرر کروں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ پروردگار وہ کون لوگ ہیں؟
ارشاد ہوا کہ وہ مومن جو مومنوں کو خوش کریں۔

پھر انھیں حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں رہتے تھے اور
وہ اُن کو تکلیف پہنچانے کے درپے تھا۔ حضرت موسیٰ وہاں سے بھاگ کر کافروں کے ملک
میں چلے گئے اور ایک کافر کے ہاں پناہ لی۔ اُس کافر نے اُن کو رہنے کے لئے مکان دیا کھانا
کھلایا اور بہ مہربانی پیش آیا (اس مہمان نوازی کی جزایہ ہوئی کہ) جب اُس کافر کے مرنے کا

وقت آیا منجانب پروردگار خطاب ہوا کہ میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر بہشت میں تیرے لیے جگہ ہوتی تو میں ضرور تجھ کو بہشت میں داخل کرنا مگر بہشت کا فروں پر حرام ہے لہذا آتش جہنم کو حکم ہوتا ہے کہ تجھے نہ جلائے اور نہ ڈرائے۔ نیز یہ بھی حکم ہوا کہ فرشتے دونوں وقت اس کو کچھ رزق پہنچا دیا کریں۔

بند حسن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ پر وحی نازل کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ایسی نیکی میرے پاس لائے گا کہ میں اُسی کے سبب اُس کو بہشت عنایت کروں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے دریافت کیا کہ پروردگار! وہ نیکی کونسی ہے؟ فرمایا کسی بندہ مومن کو خوش کرنا گو بندہ ربیعہ ایک دانہ خرماسی کے ہو۔ داؤد نے عرض کی کہ خداوند! جو تجھ کو پہچان لے اُسے کسی طرح تجھ سے ناامید ہونا سزاوار نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص کسی مومن کو خوش کرے اُس نے اُسی کو خوش نہیں کیا ہے بلکہ مجھے خوش کیا۔ بلکہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو خوش کیا۔

معنی حدیثوں میں اُمتھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب مومن قبر سے باہر آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک اور شخص بھی باہر نکلے گا اور اُسے اُس اکرام و احترام کی بشارت دیگا جو خدا نے اس کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔ مومن جواب میں اُس سے کہے گا کہ خدا تجھے بھی ایسی ہی خوبیوں کی خوشخبری دے گا۔ اس کے بعد وہ شخص اُس مومن کے ساتھ ہی ساتھ ہے گا۔ جب کسی خوفناک مقام کے پاس سے اُس کا گزر ہوگا تو وہ کہہ دے گا کہ تم کیوں ڈرتے ہو یہ مقام تمہارے لیے نہیں ہے اور جب کسی فرحناک مقام کے پاس سے گزر ہوگا تو وہ کہے گا کہ یہ تمہارے ہی لیے ہے۔ اسی طرح بشارت پر بشارت دیتا چلا جائے گا یہاں تک کہ یہ دونوں موقف حساب میں پہنچ جائیں گے جب حساب کے بعد پروردگار کی جانب سے یہ حکم پہنچے گا کہ اس مومن کو بہشت میں لے جاؤ تو اس وقت وہ شخص اُس کو آخری بشارت پہنچائے گا کہ خدا نے تم کو بہشت میں داخل ہونیکا حکم دے دیا۔ مومن پرسن کر (مطمئن ہو کر) اُس سے دریافت کرے گا کہ بھائی تو کون ہے جو قبر سے یہاں تک مجھے خوشخبریاں دیتا آیا اس عالم تنہائی اور بیکی میں میرا منوس و غمخوار رہا اور آخر میں مجھ کو منجانب

پروردگار ایسی خوشخبری سنائی، جواب دے گا کہ میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے دنیا میں فلاں
برادر مومن کو پہنچایا تھا خدا نے مجھ کو محسوس فرمادیا کہ میں تجھ کو خوشخبریاں پہنچاؤں اور اُس
تنہائی میں تیری غمگساری کروں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا جو شخص کسی ایک مومن کو خوش کرتا ہے۔ خدا نے تعالیٰ ہزار درہزار
نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی برادر مومن کی ایک حاجت پوری کرے خدا نے
تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی ایک لاکھ حاجتیں پوری کرے گا جن میں سے ایک تو بہشت
ہوگی دوسرے یہ کہ وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بہشت میں لے جائے بشرطیکہ وہ ناصبی نہ ہوں۔
ایک اور حدیث میں فرمایا کہ مومن کی ایک حاجت پوری کرنا بیس حج سے بہتر ہے جن میں
سے ہر حج میں ایک لاکھ درہم خرچ ہوں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک حج ستر غلام آزاد
کرنے سے بہتر ہے اور مسلمانوں کے ایک گھر بھر کا ضروری خرچ اپنے ذمہ لینا یعنی محض روٹی
کپڑا دینا اور اُن کو ذلت سوال سے بچانا ستر حج سے افضل ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خانہ کعبہ کے
گردسات چکر کر کے طواف کرے خدا نے تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں چھ ہزار نیکیاں لکھتا
ہے اور چھ ہزار گناہ مٹاتا ہے اور اس کے لئے چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے اور اُس کی چھ
ہزار حاجتیں بر لاتا ہے۔ مگر کسی مومن کی ایک حاجت بر لانا دس طواف سے افضل ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب مسلمان کی حاجت بر لاتا ہے خدا نے تعالیٰ اُس سے
ارشاد فرماتا ہے کہ تیرا ثواب میرے ذمہ ہے اور میں اس کے عوض تجھے کو کم از کم بہشت
میں داخل کر دوں گا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی مومن کی حاجت بر آری کے لئے پاؤں چل کر
جاتا ہے تو خدا نے تعالیٰ اُس کے دائیں بائیں دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے کہ اُس کے لئے
استغفار کریں اور یہ دعا مانگیں کہ اُس کی بھی حاجت پوری ہو۔

معزز حدیث میں حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی برادر مومن اپنی حاجت لے کر آئے تو یہ اُس کے پاس ایک رحمت ہے جو خدا نے اُس کے واسطے بھیجی۔ اگر اُس نے قبول کر لی تو اُس نے اپنی دوستی کو ہماری دوستی سے ملحق کر دیا اور جسے ہماری دوستی حاصل ہوگئی اُسے خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہے۔ اور اگر باوجود قدرت کے اُس نے اُس کی حاجت برآری سے انکار کر دیا تو خدائے تعالیٰ جہنم کا ایک سانپ اُس کی قبر میں مقرر کر دیگا کہ قیامت تک اُسے کاٹے جائے۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو خدائے تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اُسے بخشے یا نہ بخشے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی مومن کے پاس کوئی برادر مومن حاجت لے کر آئے اور وہ اُس کی حاجت برآری پر قادر نہ ہو اور اس سبب سے اُس کا دل غمگین ہونو خدائے تعالیٰ اُس کے غمگین ہونے ہی پر اُس کے لئے بہشت واجب فرمائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی برادر مومن کی حاجت روائی کے لئے راستہ چل کر جاتا ہے اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ اُس کے نامہ اعمال سے مٹا دیے جاتے ہیں۔ اور دس درجے اُس کے لئے بہشت میں بلند کئے جاتے ہیں اور اُس کا یہ راستہ چلنا دس غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ہے اور ایک مہینہ بھر مسجد الحرام میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں جو لوگوں کی حاجت روائی میں سچی کرتے ہیں وہ روز قیامت مطمئن اور بے خوف ہوں گے اور جو شخص کسی مومن کا دل خوش کرتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کا دل خوش کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان بھائی کے لئے راستہ چل کر جاتا ہے خدائے تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کو بھیج دیتا ہے کہ اُس کی مشائعت کریں اور ہر قدم پر اُس کے لئے ایک ایک نیکی لکھیں۔ ایک ایک گناہ مٹائیں اور ایک ایک بڑھادیں اور جب وہ اُس کی حاجت روائی سے فارغ ہو جائے تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی مسلمان بھائی کے لئے اُس کی حاجت برآری کو

راستہ چل کر جانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ ہزار غلام آزاد کروں یا ہزار آدمیوں کو کسے کسے گھوڑوں پر سوار کر کے جہاں راہ خدا پر بھیجوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص خدا کے لئے کی رضا جوئی کے لئے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں کوشش کرے یا اُس کے لیے راستہ چل کر جائے تو اس کے لئے ہزار در ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں جن کے سبب سے اُس کے عزیزوں کو پڑوسیوں کو دوست آشنائوں اور جس جس نے اُس کے ساتھ نیکی کی ہوگی اس کو خدا نے تعالیٰ بخش دے گا اور روز قیامت اُس سے خطاب فرمائے گا کہ تو جہنم کے دروازہ پر جا اور سوائے اُن لوگوں کے جو مومن اہلبیت رسولؐ تھے اور جس نے تیرے ساتھ نیکی کی ہو اُسے جہنم سے نکال اور اپنے ساتھ بہشت میں لے جا۔

یہ بھی فرمایا کہ خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے میری مخلوق مثل اولاد کے ہے اُن میں سب سے زیادہ پیارا مجھے وہ ہے جو اُن کے ساتھ سب سے زیادہ مہربانی سے پیش آئے اور اُن کی حاجت برآری میں سب سے زیادہ کوشش کرے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص کسی برادر مومن کی جو مضطر و غمگین ہو شدت اور سختی کے وقت میں فریاد رسی کرے اُس کے غم کو رفع کرے اور اُس کی حاجت بر لائے تو خدا نے تعالیٰ اُس کے لیے بہتر نعمتیں واجب کرتا ہے از بخمد ایک دنیا میں ملے گی کہ اُس کے تمام دنیاوی کاروبار حسب مراد جلیں اکثر نعمتیں اُس کے لئے جمع رہیں گی کہ قیامت کے دن خوف اور شدت اور تکلیف کے وقت کام آئیں۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے گا خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے بہت سے غم دور کر دے گا اور جس وقت وہ قبر سے نکلے گا تو اُس کا دل خوش اور مطمئن ہوگا۔ اور جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے خدا نے تعالیٰ اُس کو بہشت کے میوے کھلائے گا۔ اور جو شخص کسی کو پانی پلائے خدا نے تعالیٰ اُس کو بہشت کی شراب پلائے گا جو سبز مہر ہوگی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے گا خدا نے تعالیٰ اُس کی دنیا و آخرت میں بہت سی حاجتیں بر لائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کا ایک عیب چھپائے گا

خدا نے تعالیٰ دنیا و آخرت کے عیوب میں سے اُس کے ستر عیب چھپا دیگا اور جب تک ایک مومن دوسرے مومن کا مددگار رہتا ہے خدا خود اُس کا مددگار رہتا ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جو شخص کسی براء یا فانی کی ایک حاجت برلائے گا خدا نے تعالیٰ اُس کی سو حاجتیں برلائے گا جن میں سے ایک بہشت ہوگی۔

جو شخص کسی مومن کا ایک غم دور کرے گا خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے بہت سے غم دور کرے گا۔

جو شخص ظالم کے برخلاف ہو کسی مومن کی اعانت کرے تو خدا نے تعالیٰ اُس کو صراط کے گزرنے میں اُس کی ایسے وقت اعانت کرے گا جب لوگوں کے قدم لڑکھڑاتے ہوں گے۔ جو شخص کسی مومن کی ایک حاجت اس طرح پوری کرے کہ وہ خوش ہو جائے تو ایسا ہوگا جیسا کہ اُس نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کو خوش کیا۔

جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ پیاسا ہو پانی پلائے خدا نے تعالیٰ اس کو شراب بہشت سے سیراب فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدا نے تعالیٰ اُس کو میوہ ہائے بہشت سے سیر فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو اس حال میں کہ وہ تنگا ہو ایک کپڑا پہنا دے گا خدا نے تعالیٰ اُس کو دیباے بہشت و حریر کے محلے پہنائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو ایسی حالت میں کہ وہ تنگا تو نہ ہو ایک کپڑا پہنائے گا جب تک اُس کپڑے کا ایک تار بھی اُس مومن کے جسم پر باقی رہے گا بیخض تمام بلاؤں سے خدا کی حفاظت و ضمانت میں رہے گا۔

جو شخص کسی مومن کو ایک خادم خدمت کے لئے دیدے تو خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن غلمان بہشت اُس کی خدمت کے لئے مقرر فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو سواری دے کر پیادہ چلنے سے بچائے گا خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن

اُس کو نافہ ہائے بہشت سے ایک ایسا نافہ سواری کے لیے عنایت کرے گا جس کے سبب سے وہ فرشتوں پر بھی فخر کرے گا۔

جو شخص مرنے کے بعد کسی مومن کو کفن پہنا دے اُسے اتنا ثواب ہوگا کہ گویا وقت ولادت سے وفات تک اُس شخص کو اسی نے کپڑا پہنایا ہے۔

جو شخص کسی مومن کو ایک ایسی عورت دے جو اس سے اُنس کرے تو خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو اُس کی قبر میں موانست کے لئے بھیج دے گا اور یہ شخص اپنے اہل و عیال میں سے جس کو سب سے زیادہ دوست رکھتا ہوگا اُسی کی صورت میں وہ فرشتہ آئے گا اور اُس کے پاس رہے گا۔

جو شخص کسی مومن کی بیماری کی حالت میں عبادت کرتا ہے فرشتے اُس کو چاروں طرف سے گھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: "خوش حال تیرا بہشت تیرے لئے مبارک ہو۔"

(یہاں تک فرما کر حضرت نے ارشاد فرمایا) خدا کی قسم مومن کی ایک حاجت بر لانا خدا کے نزدیک متبرکات مہینوں میں سے دو مہینے پے در پے روزے رکھنے اور اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

حضرت امام مہدی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ قیامت کے دن خدا نے ایک سایہ مقرر فرمایا ہے جس کے نیچے انبیاء ہوں گے یا اوصیاء یا وہ مومن جس نے کسی مومن بندے کو آزاد کیا ہوگا یا وہ مومن جس نے کسی مومن کا فرض ادا کر دیا ہوگا۔ یا وہ مومن جس نے کسی مومن کی شادی کرادی ہوگی۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مومن کا قیامت کے دن ایک ایسے شخص پر گزر ہوگا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے یہ حکم فرما دیا ہوگا کہ اُسے جہنم میں لے جاؤ اور فرشتہ اُسے جہنم کی طرف لیٹے جاتا ہوگا۔ وہ شخص اُس مومن کو پہچان کر آواز دے گا کہ تو اس وقت میری فریاد کو پہنچ کہ میں نے دنیا میں فلاں نیکی تیرے ساتھ کی تھی اور فلاں

حاجت تیزی برلایا تھا۔ مومن اُس فرشتے سے کہے گا کہ اس سے دست بردار ہو۔ اور خدائے تعالیٰ اُس کو حکم دیگا کہ میرا بندہ مومن اس کا شفاعت خواہ ہے اسے چھوڑ دو۔

معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ تم تمام مسلمانوں کو اپنا عزیز خیال کرو۔ جتنے بوڑھے ہیں ان سب کو اپنے باپ کی جگہ سمجھو اور جتنے بچے ہیں ان سب کو اپنی اولاد کی جگہ سمجھو اور جتنے برابر والے ہیں ان سب کو اپنا بھائی خیال کرو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم ان میں سے کس پر ظلم کرنا پسند کرو گے؟ بُرا بھلا کس کو کہو گے؟ عیب کس کے ظاہر کرو گے؟ اور اگر شیطان تم کو یہ فریب دینا چاہے کہ تم اپنے آپ کو اوروں سے بہتر سمجھو تو اُس کے دفع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو تم سن میں اپنے سے بڑا دیکھو اس کی نسبت یہ خیال کرو کہ وہ ایمان اور اعمال میں نیک ہے مجھ سے مقدم ہے اس لئے مجھ سے بہتر ہے۔ اور جو تم سے سن میں چھوٹا ہے اُس کی نسبت یہ خیال کرو کہ میرے گناہ اُس سے زیادہ ہیں لہذا وہ بھی مجھ سے بہتر ہے اور اگر تمہارا ہمن ہے تو یہ خیال کرو کہ مجھے اپنے گناہوں کا توفیقین ہے اور اس کے گناہوں کے بارے میں شک ہے اور شک کو یقین پر ترجیح نہیں ہو سکتی اس واسطے وہ بھی مجھ سے بہتر ہے۔

اگر لوگ تمہاری تعظیم و تکریم کرتے ہوں تو یہ خیال کرو کہ وہ ان کی ذاتی نیکی ہے یعنی وہ اخلاق و آداب پر عمل کرتے ہیں اور اگر لوگ تم سے پرہیز کریں اور تمہاری عزت نہ کریں تو یہ خیال کرو کہ یہ ہماری شامت اعمال ہے۔

ان قواعد پر عمل کرنے سے زندگی سہل ہو جائے گی دوست زیادہ ہوں گے اور دشمن کم۔ لوگوں کی نیکی سے تم خوش ہو گے اور بدوں سے کوئی رنج نہ پہنچے گا۔ یہ خوب سمجھ لو کہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ عزت اُس شخص کی ہے جس کی وہ گھر بیٹھے خبریں سنا کریں اور وہ سب سے بالکل بے پروا ہو۔ کسی سے کوئی سوال نہ کرے بعد اس کے اُس شخص کا منہر ہے جو محتاج ہو مگر کسی سے سوال نہ کرے کیونکہ اہل دنیا سب طالب مال ہیں اور جو شخص مال میں ان کا مزاحم نہ ہو وہ انھیں سب سے زیادہ پیارا ہے اور جو بجائے مانگنے کے اُلٹا اپنے مال میں سے انھیں دیدے اُس کی منزلت کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ تو جو یہ بات چاہتا ہے کہ اور تیرے ساتھ بدی نہ کریں تو بھی کسی کے ساتھ نہ کر۔ اور اگر کوئی شخص تیرے داہنے رخسارے پر طمانچہ مارے تو تو اپنا بایاں رخسارہ بھی اُس کے سامنے پیش کر دے معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کے پاس اپنی حاجت لے کر آئے اور وہ اُس کی حاجت روائی پر قادر بھی ہو اور پھر حاجت بر نہ لائے تو خدائے تعالیٰ قیامت میں اُس کو سزائے کریمہ دے گا کہ دوسروں کو عبرت ہو اور یہ فرمائے گا کہ تیرا بھائی تیرے پاس ایسی حاجت لے کر آیا تھا جس کے بر لانے کی میں نے تجھے قدرت عطا کی تھی کہ چونکہ تو حاجت روائی کے ثواب کو بھی سمجھتا تھا تو نے اس کی طرف التفات نہ کیا میں بھی اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ تیری کسی حاجت میں تیری طرف رحمت کی نظر نہ کروں گا بالآخر خواہ تجھے بخش دوں یا عذاب کروں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کسی مومن سے کسی ایسی بھلائی کو جس کا وہ محتاج ہو یا جو اس قدرت کے کہ خود اپنے پاس سے یا دوسرے کے وسیلے سے پہنچا سکتا ہو روک لے تو خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو اس طرح محسوس کرے گا کہ منہ سیاہ ہو گا۔ آنکھیں نیلی ہونٹے گردن میں بندھے ہوئے اور طوق پڑا ہوا۔ اور یہ فرمائے گا کہ یہ تیری خیانت کی سزا ہے کہ تو نے خدا و رسول کے ساتھ کی۔ پھر حکم ہو گا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن عرش کے سامنے ہوں گے اور اُس دن سوا اُس کے اور کوئی سایہ ہی نہ ہو گا۔ اول وہ جو اپنے مسلمان بھائی کی فتادی کرے۔ دوسرے وہ جو بوقت ضرورت اُسے خدام سے تیسرے وہ جو کسی مسلمان بھائی کا راز پوشیدہ رکھے۔

(۶)

مومنوں کی ملاقات اور بیماروں کی عیادت

معتبر حدیثوں میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

وارد ہے کہ جو شخص خدا نے تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کسی برادر مومن کی ملاقات کو جاتا ہے تو خدا نے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اُس پر مقرر فرما دیتا ہے کہ جب تک وہ اپنے گھر پلٹ کر آئے اُسے آواز دیتے رہیں کہ تو بڑا خوش نصیب ہے اور بہشت تیرے لئے مبارک ہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ خدا نے تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اور وہ فرشتہ ایک شخص کے پاس پہنچا جو ایک مکان کے دروازے پر کھڑا ہوا مالک مکان سے اندر آنے کی اجازت مانگتا تھا۔ فرشتے نے اُس سے دریافت کیا کہ تجھے مالک مکان سے کیا کام ہے؟ اُس نے کہا کہ وہ میرا مسلمان بھائی ہے میں عند اللہ اُس کی ملاقات کو آیا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا کہ اس کے سوا کوئی اور مطلب بھی ہے اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔ فرشتے نے کہا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے وہ تجھے سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تجھ پر بہشت کو واجب کیا اور یہ بھی فرماتا ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی ملاقات کو جائے تو ایسا ہے گویا وہ میری ملاقات کو آیا اور اس کا ثواب یعنی بہشت میرے ذمہ ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی ملاقات کے لئے اُس کے مکان پر جائے تو خدا نے تعالیٰ اُس سے فرماتا ہے کہ تو میرا مہمان ہے اور میری ہی ملاقات کو آیا ہے اور تیری مہمانداری میرے ذمہ ہے اور چونکہ تو اپنے برادر مومن کو دوست رکھتا ہے لہذا میں نے تجھ پر بہشت واجب کر دیا۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن اپنے برادر مومن کی ملاقات کے لئے گھر سے نکلے خداوند عالم ایک فرشتے کو اُس پر مقرر فرماتا ہے کہ ایک پرہیزگار مومن کو اپنے زمین پر بھیجئے اور دوسرے سے اُس کے سر پر سایہ کرتا جائے یہاں تک کہ وہ اس مومن کے گھر پہنچ جائے اُس وقت خدا نے جبار اُس کو آواز دیتا ہے کہ تو نے میرا حق ادا کیا اور میرے پیغمبر کی سنت کی پیروی کی لہذا مجھ پر لازم ہے کہ تیرا حق ادا کروں۔ تو مجھ سے سوال کر کہ میں تجھے عطا کروں خواہ میرا نام لے کر پکارے میں تیری دعا قبول کروں خواہ خاموش رہ کہ ابتداء رحمت میری ہی طرف سے ہو۔ جب یہ بندہ مومن واپس آتا ہے تو

وہی فرشتہ اپنے بال و پر سے سایہ کیے ہوئے اُس کے ساتھ ساتھ چلا آتا ہے جب یہ اپنے گھر پہنچ جاتا ہے تو خدائے تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے تو نے میرے حق کو عظیم سمجھا اس لئے مجھ پر لازم ہے کہ میں بھی تیری عزت کروں لہذا میں نے تجھ پر بہشت واجب کیا اور اپنے بندوں کے بارے میں شفاعت کرنے کا حق تجھ کو عنایت کیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عند اللہ کسی برادر مومن کی ملاقات کے لئے جانا دس مومن بندوں کے آزاد کرنے سے بہتر ہے اور ایک بندہ مومن کے آزاد کرنے کا یہ ثواب ہے کہ خدائے تعالیٰ اُس کے ہر ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ہر ہر عضو آتش جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت نے داؤد ابن مرحان سے فرمایا کہ میرے شیعوں کو میرا سلام پہنچاؤ اور یہ کہہ دیجو کہ خدا اُس بندے پر رحمت کرتا ہے جو کسی دوسرے کے پاس بیٹھ کر ہماری حدیثیں یاد کرتا ہے کیونکہ اُن دو کے ساتھ میں تیسرا ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اُن دونوں کے واسطے طلب مغفرت کرتا ہے اور جب تم ایک دوسرے سے ملتے ہو اور ہماری حدیثوں کا ذکر کرتے ہو تو اس ملاقات اور ذکر کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا دین و مذہب تمہارے لئے زندہ ہو جاتا ہے اور ہمارے بعد سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ہماری حدیثوں کا ذکر کرے اور ہم کو یاد کرے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم ایک دوسرے کے گھر ملاقات کے لئے جاؤ کہ اس سے ہمارا دین زندہ ہوتا ہے اور خدا اُس پر رحمت کرے جو ہمارے مذہب کو زندہ رکھے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خوشحال ان کا جو رضائے خدا کے لئے آپس میں دوستی رکھتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے بہشت میں یا قوتُ مخرج کا ایک ستون پیدا کیا ہے اور اُس ستون پر ستر ہزار رُعل بنائے ہیں اور ہر رُعل میں ستر ہزار غرہ ہیں اور یہ سب خدائے اُن لوگوں کے لئے پیدا کیئے ہیں جو عند اللہ ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم پر احسان نہ کر سکے وہ

ہمارے شیعوں میں سے جو نیک لوگ ہیں ان کے ساتھ نیکی کرے کہ اُس کے نامہ اعمال میں وہی ثواب لکھا جائے گا جو ہمارے ساتھ نیکی کرتے سے لکھا جاتا۔ اور جو ہماری ملاقات کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہمارے شیعوں میں سے نیک لوگوں کی ملاقات کو جائے تاکہ اُس کے لیے ہماری ملاقات کا ثواب لکھا جائے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی بیمار مسلمان کی عبادت کو جائے اگر صبح کے وقت گیا ہے تو شام تک اور اگر شام کے وقت گیا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اُس پر درود بھیجیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عبادت کے لئے جاتا ہے ستر ہزار فرشتے اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں کہ جب تک وہ اپنے گھر پہنچ کر نہیں آتا اُس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی عبادت کے لئے جاتا ہے رحمت الہی اُس کے شامل حال ہوتی ہے اور جب اُس کے پاس جا کر بیٹھتا ہے رحمت الہی اُس کا احاطہ کر لیتی ہے اور جب وہاں سے واپس آتا ہے تو خدائے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے کہ دوسرے دن اُسی وقت تک اُس پر درود بھیجیں اُس کے لئے طلب مغفرت کریں اور یہ کہتے رہیں کہ خوشحال تیرا بہشت تیرے لئے مبارک ہو اور اُسکو بہشت میں اتنی وسیع جگہ عنایت فرماتا ہے کہ سوار چالیس برس تک اُس میں گھوڑا دوڑا سکے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص خدا کی رضا جوئی کے لئے کسی بیمار مومن کی عبادت کرے خدائے تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا کہ وہ قبر میں اُس کی عبادت کو آئے اور قیامت تک اُس کے لئے طلب مغفرت کرتا رہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی بیمار کی عبادت کے لیے جائے خدائے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے کہ قیامت تک ہمیشہ اُس کے گھر میں آکر خدائے تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس و تہلیل بجالایا کریں اور ان سب کے ذکر کا نصف ثواب اس کے نامہ اعمال

میں لکھا جائے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بیمار ہو اپنے برادران ایمانی کو خبر دے کہ وہ اس کی عبادت کے لیے آئین اور ثواب حاصل کریں اور اس کو انھیں خبر کرنے کا ثواب ملے کیونکہ اس خبر کرنے سے دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ دس گناہ محو کئے جائیں گے اور دس درجہ اس کے لیے بڑھائے جائیں گے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو تو اسے چاہیے کہ لوگوں کو اپنی عبادت کے لیے آنے کی اجازت دے کیونکہ جو جو لوگ آئیں گے اُن کی ایک ایک دعا قبول ہوگی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برادر مومن کی عبادت کے لیے جائے اُسے چاہیے کہ بیمار سے اپنے حق میں دُعا کا طالب ہو کیونکہ بیمار مومن کی دُعا فرشتوں کی دُعا کا درجہ رکھتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنکھیں دکھنے میں عبادت نہیں ہوتی اور بیماری کی ابتداء میں تین دن منواتر عبادت چاہیے بعد اس کے ایک دن بیچ کر کے اور جب بیماری زیادہ طول پکڑے تو بیمار کو اُس کے بال بچوں میں چھوڑنا چاہیے اور اُس کی عبادت نہ کرنا چاہیے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب کسی بیمار کو دیکھنے جاؤ تو کوئی سبب یا بہی یا تزیج یا خوشبو یا عود اپنے ساتھ لیتے جاؤ کہ ان چیزوں سے بیمار کو راحت پہنچتی ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عبادت کامل یہ ہے کہ بیمار کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اُس کی صحت کے لیے دُعا کریں اور جلد اُٹھ آئیں کیونکہ احمقوں کی عبادت بیمار کو اپنی بیماری سے زیادہ گراں گزرتی ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عبادت کرنے والوں میں اُس شخص کا ثواب زیادہ ہے جو جلدی اُٹھ آئے سوائے اُس صورت کے کہ بیمار خود اُس کا بیٹھنا پسند کرے اور اُس سے بیٹھ رہنے کی درخواست کرے۔

مومنوں کو کھانا کھلانا پانی پلانا، کپڑے پہنانا، اُن کی ہر قسم کی امداد کرنا اور مظلوموں کی حمایت کرنا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے بہشت اُس کے لیے واجب ہوتا ہے اور جو شخص کسی کافر کا پیٹ بھرے خدا پر لازم ہے کہ اُس کے پیٹ کو زقوم جہنم سے بھرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص تین مسلمانوں کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے خدائے تعالیٰ اُسے تین بہشتوں سے کھانا دیگا۔ جنت الفردوس جنت عدن اور جنت طوبیٰ سے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ایک مومن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے تو سوائے خدا کے کوئی مخلوق خدا میں سے اُس کے ثواب کو نہیں جان سکتا خواہ ملک مقرب ہو یا نبی مرسل نیز فرمایا کہ جن چیزوں سے بخشش واجب ہوتی ہے اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسے مقام پر جہاں پانی مل سکتا ہو پیاس بھر پانی پلا دے تو خدائے تعالیٰ اُس کو ایک پیاس پانی کے بدلے ستر ہزار نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اور اگر ایسی جگہ پانی پلائے جہاں پانی کم یا بے ہو تو اُس کو ایسا ثواب ہوگا گویا اولاد اسمعیلؑ میں سے دس غلام آزاد کر دیے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کو لہہ کھانا کھلائے تو اُس کا ثواب غیر آدمیوں میں سے ایک لاکھ کو کھانا کھلانے کے برابر ہے۔

دوسری حدیث حسن میں سدید صراف سے فرمایا کہ تو ایک غلام روز کیوں نہیں آزاد کرتا؟ اُس نے عرض کی کہ میرا مال کسفی نہیں ہو سکتا۔ فرمایا کہ روزانہ ایک مسلمان کو کھانا ہی کھلا دیا کر کہ اتنا ہی ثواب تیرے نام لکھا جائے گا۔ اُس نے دریافت کیا کہ وہ شخص مالدار ہو یا مفلس؟ فرمایا کبھی کبھی مالدار کو بھی کھانے کی احتیاج ویسی ہی ہوتی ہے جیسے مفلس کو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک لقمہ جو برادرِ مسلمان کے پاس بیٹھ کر کھائے میرے نزدیک وہ ایک غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مالدار مومن کو کھانا کھلائے تو اسے ایسا ثواب ہوگا۔ گویا اولادِ اسمعیلؑ ہیں سے ایک غلام کو قتل سے بچا کر آزاد کیا۔ اور جو کسی محتاج مومن کو کھانا کھلائے اسے اتنا ثواب ملے گا جتنا اولادِ اسمعیلؑ سے سو غلاموں کو قتل سے بچا کر آزاد کر دینے کا۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ چار کام ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی کوئی شخص بجالائے گا تو داخلِ بہشت ہوگا۔ پتیا سے کو سیراب کرنا۔ بھوکے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ ننگے کو کپڑا پہنانا۔ غلام کو جو مصیبت میں ہو آزاد کر دینا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک تین عمل سب سے بہتر ہیں۔ اول کسی بھوکے مسلمان کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا۔ دوسرے کسی مسلمان کا قرض ادا کرنا۔ تیسرے مسلمان کا غم و الم دور کرنا۔ نیز فرمایا کہ جس گھر سے بھوکوں کو کھانا نہیں دیا جاتا اس سے خیر و برکت اس سے بھی جلد دور ہو جاتی ہے جتنی جلد اونٹ کے کوبان میں چھری اتر جاتی ہے حضرت علی ابن الحسین صلوٰۃ اللہ علیہما سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس زائد کپڑا ہو اور اسے یہ بھی علم ہو کہ کسی برادرِ مومن کو اس کی احتیاج ہے اور وہ اسے نہ دے تو خدا نے تعالیٰ اس کو نہنگوں آتشِ جہنم میں ڈالے گا۔ اور جو شخص پیٹ بھر کر کھانا کھائے اور اس کے قریب میں کوئی مومن بھوکا ہے تو خدا نے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ اس بندے نے میرے حکم کی نافرمانی اور دوسروں کی اطاعت کی۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے اسی کے عمل پر چھوڑ دیا۔ اور میں اس کو ہرگز نہ بخشوں گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خود پیٹ بھر کر سو رہے اور اس کا مسلمان بھائی بھوکا ہے وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس مکان ہو اور کسی مومن کو اس مکان میں رہنے کی ضرورت ہو اور صاحب مکان راضی نہ ہوتا ہو تو خدا نے تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ نے اس حاجت مند بندے

کو دنیا کا ایک مکان دینے میں بخل کیا۔ میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ اس کو ہرگز بہشت میں نہ گھسنے دوں گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایسی کوئی چیز مٹا دے جس سے انھیں تکلیف پہنچتی ہو تو خدا نے تعالیٰ چار سو ایتیں پڑھنے کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے جن کے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ ایک بندہ صرف اسی سبب سے داخل بہشت ہوگا کہ اُس نے مسلمانوں کے راستے سے ایک کانٹا ہٹا دیا تھا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص سے حاجت بیان کرنے سے پہلے اُس کے لئے تحفہ بھیجنا خوب ہوتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ آپس میں ہدیے اور تحفے بھیجنا جو کہ ہدیہ بھیجنے سے دلوں میں بغض و کینہ باقی نہیں رہتا۔ نیز فرمایا کہ ہدیہ جن بزرگوں میں آئے وہ پھیر دو کہ پھر بھی ہدیہ آتا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ ہدیہ تین قسم کا ہوتا ہے اول وہ جس کے مقابل نفع کی امید ہو۔ دوسرے وہ جو بطور رشوت کے بھیجا جائے۔ تیسرے وہ جو محض قربت الی اللہ بھیجا جائے اور اُس میں کوئی دنیوی غرض شامل نہ ہو۔

(۸)

مفلسوں، کمزوروں، مظلوموں، یدھووں اور مصیبت زدوں کے حقوق اور اُن کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب،

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مفلس مومن مال دار مومن سے چالیس برس پہلے بہشت میں پہنچ جائیں گے پھر فرمایا کہ میں تمہیں ایک مثال سناؤں۔ فقیر اور امیر کی مثل دو کشتیوں کی سی ہے جو محصول کی چوکی کے پاس سے ہو کر گزریں۔ جو کشتی خالی ہوگی اُسے فوراً چھوڑ دیں گے اور جو بھری ہوگی اُسے مال کا حساب

کرنے اور محصول لینے کے لئے ٹھہرائے رکھیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بندے کا جس قدر ایمان بڑھتا ہے اُسی قدر روزی تنگ ہو جاتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر مومنین طلب روزی کے لئے دعا میں الحاح و زاری نہ کرتے تو معمولی حالت سے اور بھی زیادہ روزی تنگ ہوا کرتی۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ فقر و درویشی مخلوق خدا کے پاس خدا کی ایک امانت ہے اور جو شخص اُس کو چھپائے گا خدا اُسے تنالے اُس کو اُس شخص کا سا ثواب دے گا جو دتوں روز سے رکھتا ہو اور راتوں نماز پڑھتا ہو۔ اور جو شخص اُس کا اظہار کسی ایسے شخص کے سامنے کر دے گا جو حاجت برآری پر قادر ہو مگر حاجت بر نہ لائے تو اُس سننے والے نے گویا کہ اُس غریب کو قتل کر دیا مگر شمشیر و نیزہ سے نہیں بکد اُس رخم سے جو اُس کے دل میں لگا یا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن غریب مومنوں سے اس طرح باتیں کرے گا گویا خواستگار معذرت ہے اور یہ فرمائے گا کہ میں نے تم کو دُنیا میں اس وجہ سے نفیس نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک کچھ ذلیل تھے آج تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنا ہوں جس جس نے تم سے دُنیا میں نیکی کی ہے اُس کا ہاتھ پکڑو اور بے تکلف بہشت میں لے جاؤ۔ اُن میں سے ایک شخص عرض کرے گا کہ خداوند اہل دُنیا کے پاس خوبصورت عورتیں نفیس نفیس کپڑے پہنتے تھے۔ لذیذ لذیذ کھانے کھاتے تھے۔ اچھے اچھے مکانوں میں رہتے تھے۔ عمدہ عمدہ گھڑوں پر سوار ہونے لگے۔ آج ہمیں بھی ایسی ہی سب چیزیں عنایت فرما۔ جواب میں ارشاد ہوگا کہ میں نے جو نعمتیں تمام اہل دُنیا کو ابتداء سے دُنیا سے انتہائے دُنیا تک عطا کی تھیں اُن سب سے ستر ستر گنی تم میں سے ایک ایک کو دیدیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک مالدار آدمی جو اچھے اچھے کپڑے پہنے ہوئے تھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں آیا اور بیٹھ گیا پھر ایک غریب آدمی جو

میلے کچیلے کپڑے پہنتے ہوئے تھا آیا اور اُس کے برابر بیٹھ گیا۔ اُس مالدار آدمی نے اپنا دامن جو اس غریب آدمی کی ران کے نیچے دب گیا تھا، کھینچ لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے استفسار فرمایا کہ آیا تو ڈر گیا کہ اس کا افلاس تجھے نہ چمٹ جائے؟ عرض کیا نہیں؟ فرمایا پھر کیا اس بات کا خوف تھا کہ تیری کچھ دولت اس کے پاس نہ چلی جائے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا پھر کیا یہ خیال تھا کہ تیرے کپڑے میلے نہ ہو جائیں؟ عرض کیا یہ بھی نہیں۔ حضرت نے فرمایا پھر تو نے ایسی حرکت کیوں کی؟ عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک سم نشین نفس کہ شیطان سے بھی یدتر ہے جو ہر بدی کو میری نظر میں مزیں کر کے دکھاتا ہے اور ہر نیکی کو معیوب۔ لہذا میں اس حرکت کی تلافی میں جو مجھ سے سہرزد ہوئی اپنا آدھا مال اس مرد مفلس کو دیئے دیتا ہوں۔ حضرت نے اُس غریب آدمی سے خطاب کر کے فرمایا کہ آیا تو قبول کرتا ہے؟ اُس نے عرض کی نہیں۔ امیر بولا نہیں کیوں؟ غریب نے کہا مجھے خوف ہے کہ میں میں بھی آپ ہی جیسا منکبر نہ ہو جاؤں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص پریشان حال سے سوال کیا کہ تو کبھی بازار بھی جاتا ہے اور ایسی ایسی چیزیں بھی دیکھتا ہے جن کے خریدنے سے عاجز ہو؟ عرض کی ہاں یا بن رسول اللہ فرمایا جب تو ایسی چیز دیکھے جس کا خریدنا تیری طاقت سے باہر ہو تو تیرے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

دوسری حسن حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کا ایک گروہ محصور ہو کر سیدھا بہشت کو چلا آئے گا جب یہ گروہ بہشت کے دروازے پر پہنچے گا تو فرشتے اُن سے سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم محتاج لوگ ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ تمہیں داخلہ بہشت کی ایسی جدی پڑ گئی کہ حساب سے پہلے ہی چلے آئے۔ وہ کہیں گے کہ ہمیں دیا ہی کیا تھا جس کا حساب مانگتے ہو۔ فرشتے منجانب پروردگار آواز آئے گی کہ تم سچ کہتے ہو۔ جاؤ بہشت میں چلے جاؤ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان کے توفی فرمانا ہے کہ میں

نے اُمراء کو کچھ اس سبب سے دولت مند نہیں کیا کہ وہ میرے نزدیک کوئی عزت رکھتے ہیں نہ غربا کو اس لئے ناچیز کیا ہے کہ وہ میری نظر میں خوار و ذلیل ہیں بلکہ میں نے بذریعہ غربا کے اُمراء کا امتحان لیا ہے کیونکہ غربا نہ ہوتے تو اُمراء کو بہشت کی صورت بھی دیکھنی نصیب نہ ہوتی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو اُس کی مفلسی کے سبب حقیر و ذلیل سمجھے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو تمام مخلوق کے سامنے ذلیل و رسوا کرے گا۔

صحیح حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے بندہ مومن کو تکلیف پہنچاتا ہے اُسے چاہیے کہ مجھ سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اور جو میرے بندہ مومن کی عزت کرتا ہے اُسے چاہیے کہ میرے غضب سے بے خوف ہو اور اگر مشرق سے مغرب تک امام عادل کے ساتھ صرف ایک مومن باقی ہے تو زمین کی تمام مخلوقات کے گناہوں کے مقابلے میں ان دونوں کی عبادت کافی سمجھوں گا اور انھیں دونوں کے سبب ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں برقرار رہیں گی اور میں اُن کے ایمان ہی کو اُن کا ایسا مونس قرار دوں گا کہ اُن کو کسی اور مونس کی ضرورت نہ رہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے دوستوں میں سے کسی شخص کو ذلیل و خوار کرتا ہے تو ایسا ہے گویا وہ خود مجھ سے لڑنے کے لئے آمادہ ہوا۔ میں اپنے دوستوں کی امداد بہت جلد کرتا ہوں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آدمیوں میں سب سے زیادہ ذلیل وہ ہے جو اور لوگوں کو ذلیل کرتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو ذلیل کرے خدائے تعالیٰ اس کو ذلیل کرتا ہے یہ بھی فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے مومن کو اپنی عظمت و جلالت اور قدرت سے پیدا کیا اور جو کسی مومن پر طعن کرے یا اس کی بات رو کرے گویا اُس نے خدا کی مخالفت کی۔

حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے مومن غریب بھائیوں کو حقیر مت سمجھو کیونکہ جو شخص کسی مومن کو حقیر جانے کا خدائے تعالیٰ سوائے توبہ کے اور کسی طرح اُسے اُس مومن کے ساتھ داخل بہشت نہ کرے گا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص پرانے کپڑے پہنے ہوئے گرواؤ پر لیٹان حالِ ثرویلیدہ موہو اگر وہ بھی خدا کی قسم دے تو اُس کی قسم کو رو نہ کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص لوگوں سے ٹھٹھا کرتا ہے گویا اُسے اُن کی محبت کی کچھ پروا نہیں ہے۔
یہ بھی فرمایا کہ غریب مومن کو حقیر مت جانو کیونکہ جو شخص کسی غریب مومن کو حقیر اور ذلیل جانتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کو حقیر جانتا ہے اور جب تک توبہ نہ کرے اُس سے ناراض رہتا ہے۔

جناب امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کسی مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان کو ڈرانا اور دھمکانا جائز نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی دل آزاری کے لئے اِدھی بات بھی اپنی زبان سے نکالے گا قیامت کے دن اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ شخص رحمتِ خدا سے محروم ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے کسی برادرِ مومن کی لطف و مہربانی سے بات کہے عزت بڑھائے یا اُس کی کوئی حاجت برائے یا اُس کا کوئی رنج و غم دور کرے تو جتنی دیر وہ اس کی حاجت برآری یا مہربانی و مدارت میں صرف کرے گا اتنی دیر رحمتِ الہی اس کے سر پر سایہ فگن ہے گی۔

پھر فرمایا کہ مومن کو مومن اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں اُس کی طرف سے بے خوف ہوتے ہیں۔ اور مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگوں کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو گناہوں سے ہجرت کر جائے اور جو

شخص کسی مومن کو ذلت دینے کے لئے دھکا دیدے یا طمانچہ مارے یا کوئی اور ایسی حرکت اُس کے ساتھ کرے جسے اپنی نینت گوار نہ کرنا ہو تو جب تک اُسے راضی کر کے توبہ نہ کرے گا فرشتے برابر اُس پر لعنت کرتے رہیں گے، اس لئے مناسب ہے کہ گراں گزرنے والے معاملات میں تعجیل نہ کرو شاید ان لوگوں میں کوئی مومن ہو اور تمہیں اس کی کوئی خبر نہ ہو اور صبر و سکون و آہستگی سے کام لو کیونکہ خدا کے نزدیک نرمی اور آہستگی سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے مُنہ پر طمانچہ مارے تو سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرے خدا نے تعالیٰ قہامت کے دن اُس کو اس صورت سے محذور کرے گا کہ اُس کی ہڈی سے ہڈی جدا ہوگی۔ گردن میں ایک طوق پڑا ہوگا۔ دونوں ہاتھ بھی طوق میں پھنسے ہوں گے اور جہنم میں بھیجا دیا جائے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ مومن کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے مومن سے لڑنا کفر ہے اور اُس کی غیبت کرنا خدا کی نافرمانی ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کسی حاکم کے ذریعہ سے نقصان پہنچانے کی دھمکی دے اور کوئی اور نقصان نہ پہنچائے وہ جہنم میں جائے گا اور جو دھمکی بھی دے اور نقصان بھی پہنچائے وہ جہنم میں فرعون اور آل فرعون کے ساتھ ہوگا۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کو قتل کر دے بغیر اس کے کہ اُس کی جان لینے کا ارادہ کیا ہو یا کسی کو ضرب شدید پہنچائے بغیر اس کے کہ ضرب شدید پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو تو اُس پر بھی خدا کی طرف سے لعنت ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا قسم ہے اُس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تمام آسمان وزمین کے باشندے کسی مومن کے قتل پر راضی ہو جائیں تو خدا نے تعالیٰ سب کو جہنم میں بھیج دے گا اور اسی پروردگار کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ جو شخص کسی مومن کو ناحق ایک کوڑا لگائے گا جہنم میں ویسا ہی کوڑا اُس کے بھی لگایا جائے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کی طرف ایسی نظر سے دیکھے گا کہ جس سے اُس کا دُراں مقصود ہو

تو خدائے تعالیٰ اُس کو اُس دن ڈرائے گا جس دن خدا کے سوا کوئی پناہ نہ ہوگی اور اُسے جیونٹی کی صورت میں محشور کرے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو لعنت کسی شخص کے مُنہ سے نکلتی ہے وہ گردش کرتی ہے اگر اُس کا مور داور مستحق اُسے بل گیا تو اُس پر پڑتی ہے ورنہ لعنت کر نیوالے پر عود کرتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو رُو در رُو طعنہ دے اُس کی موت سب سے بدتر ہوگی اور وہ اس بات کا سزاوار ہے کہ اُس کا انجام بخیر نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے عرض کیا کہ آپ اُس مُسلمان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان اُس کی ملاقات کو آئے اور اجازت طلب کرے اور وہ باوجود گھر میں موجود ہونے کے نہ اُسے اندر آنے کی اجازت دے اور نہ آپ باہر آئے فرمایا کہ جو مسلمان کسی مسلمان کے پاس ملاقات کو یا کسی کام کو آئے اور وہ باوجود گھر میں ہونے کے نہ اُسے اندر آنے کی اجازت دے اور نہ خود باہر آئے تو جب تک پھر اُن دونوں کی ملاقات نہ ہوگی اُس وقت تک خدا کی لعنت اُس پر ہوتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مومن کے ہاں ایسی روک ہو کہ دوسرا مومن اُس کے ہاں نہ پہنچ سکے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن بہشت کے اور اُس کے درمیان ستر ہزار ایسی دیواریں قائم کر دے گا کہ ہر دیوار کی چوڑائی ہزار ہزار برس کی راہ ہوگی اور ہر دیوار سے دوسری دیوار تک ستر برس کی راہ علیحدہ ہوگی۔

دوسری حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں چار مومن کسی جگہ رہتے تھے اُن میں سے تین کسی ایک کے گھر میں کسی امر کے متعلق گفتگو کرنے کو جمع ہوئے جو تھا بھی اُس مکان پر آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا مالک مکان کا غلام باہر نکلا۔ اس مومن نے دریافت کیا کہ تیرا آقا کہاں ہے؟ اُس نے کہہ دیا کہ گھر میں نہیں ہیں۔ وہ مومن بیٹن کر واپس چلا گیا اور غلام نے اندر جا کر من و عن تمام

قصہ اپنے آقا سے کہہ دیا۔ آقا یہ سن کر چپ ہو رہا نہ کچھ پروا کی نہ غلام کو جھوٹ بولنے پر کچھ ملامت کی اور نہ اُس مؤمن کی واپسی پر کوئی رنجیدہ ہوا بلکہ پھر اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے۔ دوسرے دن وہ شخص صبح ہی ان کے پاس پھر آیا دیکھا کہ یہ سب اپنے گھر سے نکلتے ہیں اور کھیت جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں اُس نے سلام کیا اور خود بھی اُن کے ساتھ چلنے کی اجازت چاہی انہوں نے جواب سلام بھی دیا اجازت بھی دی مگر جو واقعہ پہلے دن گزر چکا تھا اُس کا کسی نے بھی عذر نہ کیا کیونکہ وہ مرد مومن تنگدست اور پریشان حال تھا۔ راستے میں یکا یک ایک ابر ظاہر ہوا اور وہ سب اس گمان سے کہ مینھ آنے والا ہے تیز تیز چلے۔ مگر جیسے ہی ایران کے سروں پر آیا ایک مناوی نے آسمان کی طرف سے ندا کی کہ اے آگ ان نینوں کو لے لے۔ میں جبرئیل ہوں جو خداوند جلیل کی طرف سے تجھے حکم دیتا ہوں۔ فوراً آگ نمودار ہوئی اور اُن نینوں کو خاک سیاہ کر دیا اور وہ مرد مفلس خوف زدہ حیران و پریشان رہ گیا۔ وہاں سے شہر کی طرف پہلا اور حضرت یوشع علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ پروردگار عالم باوجود اس کے کہ اُن کے ایمان سے راضی تھا پھر اس طرح معاملہ کرنے کے سبب اُن پر غضب ناک ہوا حضرت کی زبانی یہ قصہ سن کر اُس نے عرض کی کہ میں اُن کی خطا معاف کرتا ہوں اور اُن کے جرم سے درگزر کرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اگر معافی نزول عذاب سے پہلے ہو جاتی تو مفید ہوتی اب کیا فائدہ ہاں قیامت کے دن کچھ کام آئے تو آئے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن باوجود قدرت رکھنے کے برادر مومن کی اعانت نہ کرے خدا اُسے تعالے دنیا و آخرت میں اُس کی اعانت سے دست بردار ہو جاتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم ہیں امداد کی قوت نہ ہو تو تم حاکم ظالم کے پاس اُس وقت جبکہ وہ کسی کو پھانسیا قتل کراتا یا اور کچھ جبر و تعدی کرتا ہو مت جاؤ کیونکہ جو مومن موجود ہو اُس پر مظلوم مومن کی اعانت واجب ہو جاتی ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نیک بندوں میں

سے ایک شخص کو بعد دفن فرشتوں نے قبر میں اُٹھا کر بٹھایا اور اُس سے یہ کہا کہ تم عذاب الہی کے سزا تازیانے تجھ کو دکائیں گے۔ یہ سن کر اُس بچے کے ہوش اُڑ گئے کہنے لگا مجھ میں سزا تازیانے پہننے کی قوت کہاں۔ خیر اُٹھو نے ایک کلمہ کر دیا۔ الحاصل وہ عذر کرنا جانا تھا اور وہ کم کرتے جاتے تھے یہاں تک کہ بیس تازیانوں تک نوبت آگئی تب بھی اُس نے یہی کہا کہ مجھ میں قوت نہیں۔ آخر کار فرشتے بولے کہ ایک تازیانہ لگنا تو ضروری ہی ہے۔ اُس نے دریافت کیا کہ آخر یہ تازیانے مارتے کیوں ہو؟ اُٹھو نے کہا اس سبب سے کہ فلاں دن تو تو نے بے وضو نہ پڑھی تھی اور فلاں موقع پر تو ایک کمزور مومن کے پاس سے ہو کر گزرا تھا جس پر ظلم ہو رہا تھا اور تو نے اُس کی امداد نہ کی تھی غرض کہ اُٹھو نے عذاب خدا کا ایک تازیانہ اُس کے نگاہا جس سے اُس کی قبر آگ سے پھر ہو گئی۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار آدمیوں کی طرف خدائے تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت سے دیکھے گا۔ اول وہ تاجر جس سے کوئی شخص سودا خریدے اور پھر کسی سبب سے پھینا کر واپس دے تو وہ پھیرے۔ دوسرے وہ شخص کہ مضطر کی فریاد کو پہنچے تب بسترے وہ شخص جو غلام آزاد کرے۔ چوتھے وہ شخص جو مرد مجروح کی شادی کرے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی فریاد کو پہنچے اور اُس کو ہلاکت یا غم و اندوہ سے بچالے خدائے تعالیٰ اُس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا۔ اور دس درجے بڑھائے گا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب اُسے عنایت فرمائے گا۔ اور دس عذابوں سے اُسے نجات دیگا۔ اور روز قیامت دس شفاعتیں اُس کے لئے ہبیا کر دے گا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی عاجز بندے کو راستے میں چوپائے سے گھرا ہوا پائے اور جس حال میں کہ اُس کا کوئی فریاد رس نہ ہو یہ اُس کی فریاد رسی کرے اپنے چوپائے پر سوار کرے۔ اُس کا بوجھ سب لاوے تو خدائے تعالیٰ اُس سے خطاب فرماتا ہے کہ تو نے اپنے برادر مومن کی امداد میں اپنے آپ کو بہت کچھ تکلیف دی اور اپنی بساط سے بڑھ کر کوشش کی میں تیرے لئے چند فرشتے مقرر کرنا ہوں جن کی تعداد

اُن سب دُشمنوں سے زیادہ ہے جو ابتدائے دنیا سے منتہائے دنیا تک پیدا ہوئے یا
ہوں گے اور اُن میں سے ہر ایک کی قوت اتنی ہے کہ تمام آسمانوں و زمینوں کا
اُٹھا لینا اُس کے نزدیک کوئی بات نہیں کہ تیرے سئے بہشت میں نخل اور مکنات
تغیر کریں۔ اور تیرے درجے بلند کرتے رہیں تاکہ توحس وقت بہشت میں پہنچے تو
بہشت کے بادشاہوں میں شمار کیا جائے۔

اور جو شخص کسی مظلوم سے ظالم کے ضرر کو دفع کرے جو اُس کے بدن یا مال کو پہنچنا
چاہتا ہو تو خدائے تعالیٰ اُس کی تمام باتوں کے حروف کی گنتی کے برابر اور اُس کے تمام
حرکات و سکنات کی گنتی کے برابر اور جتنی دیر اُسے لگے اُس دیر کی تعداد کے مطابق لاکھ
لاکھ فرشتے پیدا کرے گا کہ وہ ان شیطانوں کو دفع کرتے رہیں جو اُس شخص کی گمراہی کا
ارادہ کرتے ہوں۔ اور ہر چھوٹے سے ضرر کے مقابلے میں جو اُس نے دفع کیا ہو گا
بہشت میں اُس کو لاکھ خدمت گار اور لاکھ حویریں عطا کی جائیں گی وہ سب اس کی خدمت
اور عزت کریں گے اور یہ کہیں گے کہ تو نے اپنے برادر مومن کا مالی یا جسمانی ضرر دفع
کیا تھا ہم اُس کا معاوضہ ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بوڑھے آدمی کی بسبب
اُس کے بڑھاپے کے عزت و حرمت کرے۔ خدائے تعالیٰ اُس کو قیامت کے خوف
سے بے خوف کرے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ سفید و اڑھی والے مومن کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔
نیز فرمایا کہ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے
وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی اندھے کی ذمیوی حاجتوں میں سے کوئی ایک حاجت
پوری کرے یا اُس کی حاجت براری کے لئے کچھ راستہ چلے یا اپنی طرف سے کوئی ایسی تدبیر
کوشش کرے کہ خدائے تعالیٰ اُس اندھے کی حاجت بر لائے تو خدائے تعالیٰ اُس شخص
کو دنیا میں نفاق سے اور آخرت میں آتش جہنم سے نجات دیتا ہے اور اُس کی ستر و ذمیوی
حاجتیں بر لاتا ہے۔ اور جب تک یہ اُس نابینا کے کام میں مشغول رہا ہے۔ برابر رحمت الہی

اُس پر مبذول رہتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہرے کو کوئی بات سنو ادینی بغیر اس کے کہ تم اس کام سے دس تنگ ہوئے ہو بہت ہی آسان صدقہ ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص ہموار زمین پر چالیس قدم کسی اندھے کی رہبری کرے تو اگر تمام زمین سونے سے پُر کر دی جائے تو اُس کے ثواب کے مقابل میں ایک سو فی کے ناکے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اُس کے راستے میں کوئی مہلکہ تھا اُس سے اُس کو بچا کر آگے نکال دے تو اُس شخص کی نیکیوں کے پل میں تمام دنیا سے لاکھ گنی نیکی زیادہ رکھی جائے گی کہ وہ اس کے تمام گناہوں پر غالب آجائے گی اور سب کو محو کر دے گی اور اُسے بہشت کے اعلیٰ غروں میں پہنچا دے گی۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مصیبت زدہ اور جذامی لوگوں کی طرف زیادہ نہ دیکھو کہ انہیں اس سے رنج پہنچتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جذامی سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہیں اور جب اُن سے بات کرے تو متبے اور اُن کے درمیان کم از کم ایک گز کا فاصلہ ہو۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب اس قسم کے لوگوں کو دیکھو تو خدا سے عافیت طلب کرو اور اُن کے مرض سے غافل نہ رہو کہ مبادا تمہارے بدن میں سرایت کر جائے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پانچ آدمیوں سے بہر حال اجتناب لازم ہے۔ اول جذام والے۔ دوسرے سفید داغ والے سے۔ تیسرے دیوانے سے۔ چوتھے حرانی سے۔ پانچویں بدوی عربوں سے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ بلاؤں میں مبتلا ہیں اُن کی طرف کم دیکھو۔ اُن کے پاس مت جاؤ۔ اور جب اُن کے پاس سے گزرنے کا موقع پڑے تو جلد گزر جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ جو بیماری انہیں ہے تمہیں نہ لگ جائے۔

حدیث موثق میں حضرت امام محمد بن قعبیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو ایسی بد میں مبتلا دیکھو تو تم چپکے چپکے یہ دعا پڑھ لو کہ وہ نہ سُنے پائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَاقَانِیْ مِمَّا اَبْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ وَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ

حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب تم کسی ایسے شخص کو جو سخت امراض میں مبتلا ہے دیکھو تو تین مرتبہ آہستہ آہستہ یہ دعا پڑھو تاکہ وہ نہ سُنے یہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَاقَانِیْ مِمَّا اَبْتَلَاکَ بِہٖ وَلَوْ شَاءَ کَفَعَلْ۔ اس دعا کا ترجمہ والا ان بدوں سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مبتلا کو دیکھے کہ یہ دعا پڑھ لے وہ ہرگز اُس بلا میں مبتلا نہ ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَدَلَ عَنِّیْ مِمَّا اَبْتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ بِالْعَاقِبَةِ اَللّٰہُمَّ عَافِنِیْ مِمَّا اَبْتَلٰیْتَنِّیْ بِہٖ۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ لَوَاسُخْرٌ وَلَوَافُخْرٌ وَلٰکِنْ اَحْمَدُکَ عَلٰی عَظِیْمٍ نُّعْمًا لِّکَ عَلٰی۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو بلا میں مبتلا ہیں تو الحمد للہ پڑھو مگر انہیں نہ سُنے دو کہ انہیں رنج نہ پہنچے۔

(۹)

مومنوں کے حقوق کی رعایت اور ان کی غیبت

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں

اے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اور مجھے تجھ پر اور بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔ ۱۶۔ اے اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس بلا سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے اگر وہ چاہتا تو مجھے بھی مبتلا کر دیتا۔ ۱۷۔ اللہ کا شکر ہے جس نے مجھ سے اس بلا کو دور رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے تجھ پر عافیت کی فضیلت دی۔ ۱۸۔ یا اللہ جس بلا میں تو نے اسے مبتلا کیا ہے اُس سے مجھے بچاؤ۔ ۱۹۔ یا اللہ میں نے اس شخص پر ہنسنا ہوں نہ کوئی فخر کرتا ہوں بلکہ جو نعمتیں تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں ان کی عظمت کے سبب تیرا شکر بے ادا کرتا ہوں۔ ۲۰

عرض کی کہ قدر شخص آپ کو گمراہ اور بدعتی جانتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو نے اُس کی ناشستی کے حق کی رعایت نہ کی کہ اُس کی بات مجھ تک پہنچائی۔ اور میرے حق کی رعایت نہ کی کہ جو بات مجھے معلوم نہ تھی وہ اُس کی نسبت مجھ سے کہی۔ موت سب کے لئے آنے والی ہے۔ اور ہم سب محشور ہوں گے۔ اور قیامت سب کے فیصلے کے لئے مقرر ہے۔ اور خدا ہمارے درمیان میں بھی فیصلہ کر دیگا۔ خبردار آئندہ غیبت مت کیجیو کہ غیبت دوزخیوں کی خوراک ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص خدا اور رسول پر ایمان لایا ہو وہ ایسی صحبت میں ہرگز نہ بیٹھے جہاں کسی امام کو گالی دیتے ہوں یا کسی مسلمان کی غیبت کرتے ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کی غیبت کرتا ہے۔ اُس کے روزے اور وضو کا ثواب جاتا رہتا ہے۔ اور قیامت کے دن اُس کے جسم سے مِرَدَار سے بھی بدتر بو آئے گی جس سے تمام اہل محشر کو تکلیف ہوگی۔ اور اگر وہ توبہ کرنے سے پہلے مر جائے گا تو ایسا سمجھا جائے گا کہ خدائے تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال جانتا تھا۔

اور جو شخص کسی مَرَدِ مومن پر اسنان کرے یعنی کسی جلسے میں لوگ اُس کی غیبت کرتے ہوں اور یہ اُسے روک دے تو خدائے تعالیٰ دنیا و آخرت کی ہر ارقم کی بدیوں سے اُسے نجات دے گا اور اگر باوجود قدرت کے منع نہ کرے گا تو غیبت کرنے والے کے گناہ سے ستر گنی بُرائی اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو تم اپنی آنکھ سے گناہ کرتے نہ دیکھو اور دو عادل گواہ اُس گناہ کے ارتکاب کے متعلق گواہی نہ دیں اور وہ شخص عادل سمجھا جاتا ہو اور اُس کی گواہی مقبول ہو گو فی الحقیقت مجرم ہو تو اُس حالت میں جو شخص اس کے گناہ کا افش کرے گا وہ خدا کی دوستی اور ہماری امداد سے خارج ہوگا۔ اور شیطان کی دوستی اور امداد میں داخل ہوگا یا تحقیق میرے والد ماجد نے اپنے آبا و اجداد سے اور انہوں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ خبر دی ہے کہ جو شخص کسی مومن کی غیبت ایسے عیب کے متعلق کرے جو اُس میں موجود ہو۔

خدا ان دونوں کو بہشت میں جمع نہ کرے گا۔ اور جو شخص کسی مومن کی غیبت ایسے امر کے متعلق کرے جو اُس میں موجود نہ ہو تو ان کا آپس کا رکھ رکھاؤ جاتا رہتا ہے۔ اور غیبت کرنے والا جہنمی ہوتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کے حق میں ایسی باتیں بیان کرے جو انکھوں دیکھی اور کانوں سنی ہوں اُس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے حق میں خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے۔ **لَهُ إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي النَّارِ وَالْوَخِرَةُ**۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی مومن کا وہ عیب اگر گنہگار نہ ہو جو خدا نے اپنی ستاری سے پوشیدہ کیا ہو غیبت ہے۔ اور ایسا کوئی عیب لگانا جو اُس میں نہ ہو بہت ناپسندیدہ ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی دشمنی یا مخفی نفرت ہونے کے برادر مومن کی غیبت کرے شیطان اُس کے نطفے میں شریک ہوا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ہوں گی چار باتیں اُس کے لئے لازم ہو جائیں گی۔ اول جو بات کہے اُس میں جھوٹ نہ ہو۔ دوسرے معاملات اور ارتباط میں لوگوں پر ظلم نہ کرے۔ تیسرے جو وعدہ کرے پورا کرے۔

ان تین صفتوں کے ہونے سے ضرور ہے کہ لوگ اُس کی عدالت کے قائل ہوں۔ اُس کی مروت کے مداح۔ اُس کی غیبت ان پر حرام ہو اور اُس کی اخوت ان پر واجب۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منافقوں نے کہ غیبت زنا سے بدتر ہے کیونکہ زنا کا رجب تو یہ کرتا ہے خدا نے تمہارے اُس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ اُس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ مدعی بھل نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تمہارے بھائی موجود نہ ہوں تو ان کو اس سے زیادہ نیکی کے ساتھ یاد کرو جیسا کہ تم چاہتے ہو کہ غائبانہ وہ تمہیں یاد کریں۔

نہ جو لوگ اس بات کے خواہش مند ہوں کہ مومنوں کے گنہگار کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا و آخرت میں تکلیف دہ عذاب ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو فاسق علانیہ گناہ کرتا ہے اور کسی بات کی پروا نہیں کرتا اُس کی کوئی حرمت نہیں ہے اور نہ اُس کی غیبت حرام ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ان تین آدمیوں کی کوئی حرمت نہیں ہے
اول صاحب بدعت۔ دوسرے امام ظالم یعنی سردارِ ظلم۔ تیسرے علی الاعلان
گناہ کرنے والا فاسق۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اُس بُری بات کو جو کسی
برادرِ مومن کی عزت و آبرو کے خلاف کہی گئی ہو روک دے اُس کے لئے بہشت بالآخر
لکھی جائے گی۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جس شخص کے
سامنے اُس کے برادرِ مومن کی غیبت کی جائے اور وہ اُس کی حمایت کرے تو خدائے
تعالیٰ دنیا و آخرت میں اُس کی حمایت نہ کرے گا۔ اور اگر باوجود قدرت رکھنے کے اُس
غیبت کو نہ روکے اور اُس برادرِ مومن کی حمایت نہ کرے تو خدائے تعالیٰ اُس کو دنیا و
آخرت میں ذلیل کرے گا۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ایسے جلسے میں موجود ہو
جس میں کسی برادرِ مومن کی عزت و آبرو کے خلاف باتیں ہوتی ہوں۔ اور یہ شخص صاحب
عزت و وقار ہو۔ اور اُس ظالم یا غیبت کرنے والے کو روک دے اور برادرِ مومن کی عزت
بچائے تو خدائے تعالیٰ یہ حکم دے گا کہ فرشتے بیت المعمور کے پاس حج کے لئے جمع ہوں
چنانچہ آسمانوں کے نصف فرشتے اور عرش و کرسی کے فرشتے جو کہ حجابِ جلال و عظمت
کے نصف فرشتے ہیں جمع ہو جائیں گے اور خدا کے سامنے سب اُس کی صفت و ثنا
بیان کریں گے اور اُس کی رفعت و منزلت کا سوال کریں گے۔ خدائے تعالیٰ فرمائے گا
تم میں سے ہر ایک کی تعداد اور اُس کی صفت و ثنا کی تعداد کے مطابق بہشت میں اُس
شخص کے درجے اور محل اور باغ اور درخت اُس کے لئے واجب کر دیئے اور اتنا
عز و شرف عطا کیا جائے کہ اس کے حساب سے عاجز ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کی مذمت دے
اسے اس غرض سے بیان کرے کہ اُس کا عیب ظاہر ہو۔ اُس کی سخاوت و بہادری میں بُتہ
لگے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گر جائے تو خدائے تعالیٰ اُس کو اپنی حمایت و نصرت سے
خارج کر دیتا ہے اور وہ شیطان کا حامی و مددگار سمجھا جاتا ہے۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جس شخص کا ظاہر و باطن یکساں نہ ہو گا یعنی منہ پر لوگوں
کی تعریف کرے گا اور پیٹھ پیچھے بدی تو قیامت کے دن اُسے آگ کی دوزبانیں ملیں
گی۔ ایک سامنے منہ میں اور دوسری پیچھے گدی میں اور ایک منادی میدانِ حشر میں ندا کرے گا
کہ یہ وہ شخص ہے جس کا ظاہر و باطن یکساں نہ تھا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ محمد ابن فضل نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی
خدمت میں عرض کی کہ برادرانِ مومن میں سے ایک ایسا شخص ہے کہ اُس کی بعض باتیں ایسی
سُننے میں آتی ہیں کہ وہ مجھے اچھی نہیں معلوم ہوتیں اور جب میں اُس سے اُن باتوں کی
نسبت سوال کرتا ہوں تو وہ انکار کرتا ہے حالانکہ یہ خبر مجھے بہت سے ثقہ لوگوں سے
پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کے مقابلے میں اپنے دیکھنے اور سُننے کو
بھٹوٹا سمجھ اور اگرچہ پاس آدمی بقسم گواہی دیں اور وہ اُن سب کے خلاف کہے تو اُس کی
بات کی تصدیق کر اور ان سب کو بھٹوٹا جان اور اُس کی کسی ایسی بات کا افشاء نہ کر جو اُس
کے نقصان یا عیب کا موجب ہو۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی گناہ کا نام لے کر کسی
شخص کو سوا کرے گا اُسے اتنا عذاب ہوگا کہ گویا وہ گناہ اُس نے خود کیا۔ اور جو شخص کسی فعل
پر کسی مومن کو طعنہ کرے گا جب تک وہ فعل خود نہ کرے گا دنیا سے نہ جائے گا۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی عزت و آبرو
کے خلاف بُری باتیں بنانے سے اپنے آپ کو روکے خداوند کریم قیامت کے دن اُس کے
سب گناہ بخش دے گا۔

حدیث صحیحہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص

مومن پر کوئی تہان باندھے تو خدائے تعالیٰ جہنم میں اُس کو اُس پیپ میں قید کرے گا جو زنا کاروں کے اندام نہانی سے بہہ کر جہنم کی دیگھوں میں جوش دی جائے گی اور جب تک کہ وہ شخص اُس کو معاف نہ کر دے گا وہ اسی حالت میں رہے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی آدمی کی نسبت ایسی بات بیان کرے جسے لوگ جانتے ہوں یہ غیبت نہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بلا تمہارے برادر مومن پر آتی ہے اُس پر خوش مت ہو۔ اور اُسے رنج مت پہنچاؤ۔ شاید خدائے تعالیٰ اُس پر رحم کرے اور اُس سے وہ بلا دور کر کے تمہاری طرف بھیج دے۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی کسی مصیبت پر شہادت کرے گا وہ جب تک اُسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوئے گا دنیا سے نہ جائے گا۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ کفر سے دوسرے درجے پر اُس شخص کی حالت ہے جو کسی مومن سے دوستی رکھتا ہو اور اُس کی خطاؤں اور گناہوں کو اس غرض سے یاد رکھتا جائے کہ کسی دن اُس پر طعن کرے اور اُسے الزام دے۔

منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے وہ لوگو جو زبان سے مسلمان ہوئے ہو اور ایمان تمہارے دل تک نہیں پہنچا ہے مسلمانوں کی مذمت اور عیب جوئی مت کرو کیونکہ جو شخص لوگوں کی عیب جوئی کرتا ہے خدا اُس کو ضرور رسوا کرتا ہے۔ اگرچہ کوئی گناہ اپنے گھر کے اندر ہی کیوں نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر طعن کرے گا۔ خدا اُس کو دنیا و آخرت میں ذلیل کرے گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے بدتر جھوٹ یہ ہے۔ کہ لوگوں پر بدگمانی کی جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر ایمانی پر کوئی تہمت لگائے تو اُس کے دل میں ایمان اس طرح پھل جاتا ہے جس طرح پانی میں نمک۔

منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا یا تم چاہتے ہو کہ تمہیں لوگ جو سب سے بدتر ہیں انہیں بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ فرمایا سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلی خوری کرتے ہیں۔ دو سنوں میں جدائی ڈلوادیتے ہیں اور بے عیب لوگوں پر عیب لگاتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ چغلی خوروں پر بہشت حرام ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو دو شخص ناراض ہو کر جدائی اختیار کرتے ہیں ان میں سے ایک خدا کی ناراضی اور لعنت کا ضرور مستحق ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دونوں مستوجب ہو جاتے ہیں کسی نے عرض کی کہ اگر ایک شخص ان میں سے مظلوم ہو تو وہ لعنت کا مستحق کیوں ہو؟ فرمایا وہ اس سبب سے ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے پاس جا کر صفائی کیوں نہیں کر لیتا کہ وہ اس کی بدی سے درگزرے اور بصدہ و احسان پیش آئے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رنجیدگی اور جدائی تین دن زیادہ نہ ہونی چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تک دو مسلمان آپس میں رنجیدہ اور ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے ہیں۔ شیطان بہت خوش خوش رہتا ہے اور جب دونوں کی صفائی ہو جاتی ہے تو اس کے گھٹنے ٹوٹ جاتے ہیں اور بند سے بند جدا ہو جاتا ہے، اُس وقت وہ چیختا ہے کہ ہائے یہ کیا بلا میرے سر پر نازل ہوئی۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو دو رنجیدہ ہو کر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں اور تین دن گزرنے پر آپس میں صلح نہ کریں تو دونوں اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے درمیان سے ایمانی محبت اٹھ جاتی ہے، اور جو شخص ان دونوں میں سے پہلے صفائی کرے گا وہی پہلے بہشت میں جائے گا۔

بند مختصر منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ شیعہ! اپنے بادشاہ کی اطاعت ترک کر کے اپنے آپ کو ذلیل مت کرو، اگر بادشاہ عادل ہے تو خدا سے اس کے بقاء کی دُعا کرو اور اگر ظالم ہے تو اُس کی اصلاح کی دُعا کرو، کیونکہ تمہاری بہتری تمہارے بادشاہ کی بہتری میں ہے اور مصیبت بادشاہ بمنزلہ مہربان باپ کے ہے، لہذا اس کے لئے خدا سے ان باتوں کی خواہش کرو، جن کی اپنے لئے کرتے ہو۔ اور اُن باتوں کی نہ کرو جن کی اپنے لئے نہیں کرتے۔

بند مغتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو اپنے بادشاہ کی نیکی میں امداد کرے، خدا اس پر رحم کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی یا دشنام سے تعرض کر کے تکلیف اٹھائے خدا اُسے کوئی ثواب نہیں دیتا نہ اُسے صبر عطا فرماتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص طمع دینے کے لئے کسی ظالم بادشاہ کی تعریف کرے یا اُس سے بعجز پیش آئے، جہنم میں اس کا ساتھی ہوگا یونکہ خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے **يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اِلٰی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَلْتَمَسْكُمْ النَّارُ**۔

یہ بھی فرمایا کہ جو شخص ظلم میں کسی ظالم کی رہنمائی کرے وہ جہنم میں ہمارا وزیر فرعون کے ساتھ ہوگا اور جو شخص کسی ظالم کی طرف سے لوگوں کو ستائے یا جو ظالم آزاد دیتا ہو اور اس کی مدد کرے تو ملک موت جس وقت اس کے پاس آئے گا تو پہلے یہ کہے گا کہ تجھ پر لعنت خدا ہو اور تجھے آتش جہنم کی بشارت ہو اور جو شخص نازیبا نہ باتھ میں لے کر ظالم بادشاہ یا حاکم کے سامنے کھڑا ہوگا۔ قیامت کے دن خدا نے تعالیٰ اس نازیبا نے کو ایک تیشی اڑوہا

سے بادشاہ سے مراد ہے سربازہ مملکت یا حاکم۔ اے دل سے ظلم کرنے والوں کی طرف مائل مت ہو ورنہ آتش جہنم میں جھونکے میاؤ گے۔

بنائے گا جس کا طول ستر ہتھ کا ہوگا اور جب نہیں اس کے اوپر مسلط ہے گا۔ نیز فرمایا کہ فاسقوں کے دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وفات کے وقت یہ وصیت کی تھی کہ نیک لوگوں سے ان کی نیکی کے سبب محبت کرنا اور بد لوگوں سے ظاہر ادا رت کرنا مگر دل میں دشمنی رکھنا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص نے ظالموں کی بقہ چاہی گو یا اُس نے اس بات کو پسند کیا کہ لوگ خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کریں، اس نے علی الاعلان خدائے تعالیٰ سے دشمنی کی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بنی اسرائیل سے فرماتے تھے کہ ظلم کی اس کسے ظلم میں ادا دمت کرو ورنہ تمہاری بزرگی باطل ہو جائے گی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو خراب کرتی ہیں اور اتفاق کو اس طرح پیدا کرتی ہیں جس طرح پانی درخت کو اکٹاتا ہے۔ گناہ بجا ناسنا فحش بکنا، بادشاہ کے ہاں حاضری دینا اور شکار کے لیے جانا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حرام باتوں سے پرہیز کر کے اپنے دین کی حفاظت و نگہ رانی کرو اور منافقوں سے تقیہ کر کے اور خدا پر اسباب بھروسہ کر کے کہ اپنی حاجتیں شاہان دنیا سے طلب نہ کرو اپنے دین کو قوت دو اور یہ یاد رکھو کہ جو مومن محض طلب دنیا کے لیے کسی صاحب سلطنت یا صاحب ثروت کے سامنے جو مذہب یا اُس کا مخالف ہو، عجز و انکسار برتتا ہے، خدا اُسے گناہم کر دیتا ہے۔ اُسے دشمن سمجھتا ہے۔ اِس سے اِس کے حاکم پر چھوڑ دیتا ہے اور اگر اِس شخص سے کچھ دنیا اس کے لیے پڑ جاتی ہے تو خدا اس سے برکت اٹھا لیتا ہے اور اگر اِس روپیہ کو حج یا عمرہ یا غلام آزاد کرنے میں صرف کرے تو اس کو ثواب نہیں دیتا۔

معتبرہ حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک مہادی منجانب پروردگار زندہ کرے گا کہ ظالم اور ان کے تمام مددگاروں کو لاؤ حتیٰ کہ جنہوں نے

ان کی دوات میں صوف ڈالا ہے یا ان کی پھینکی کا منہ باندھا ہے یا ایک قلم تک بھی ان کو بھر کر دیا ہے۔ ان سب کو ظالموں کے ساتھ محسوس کرو۔

دوسری معجزہ حدیث میں فرمایا کہ جتنا کوئی بادشاہ کا مقرب ہو جاتا ہے اتنا ہی خدا سے دور ہو جاتا ہے اور جتنا کسی بندے کا مال زیادہ ہوتا ہے اتنا ہی اس کا حساب سخت ہوتا ہے اور جتنی کسی بندے کی حکومت زیادہ ہوتی ہے اتنے ہی اس کے شیطان بڑھ جاتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ بادشاہوں اور بادشاہوں کے مصاحبوں کے درباروں سے بہت کچھ اخراج کرو کیونکہ جو تم میں سے بادشاہوں کے زیادہ مقرب ہیں وہ خدا سے زیادہ دور ہیں اور جو خدا کو چھوڑ کر بادشاہ کو اختیار کرتا ہے۔ خدا نے تعالیٰ اس کی پرہیزگاری سبب کر لیتا ہے اور اس کو متحیر و پریشان چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث صحیحہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے ظالم کے ظلم کا بدلہ نہ لے خدا نے تعالیٰ اس پر کسی ایسے ظالم کو مسلط کرے گا جو اس پر خوب ظلم کرے اس وقت اگر یہ بددعا کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور تکلیفیں سہم کر صبر کرے گا تو اس کا اجر نہ ملے گا۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مظلوم کے خلاف ظالم کا مددگار ہو جائے جب تک کہ اس امداد سے دست بردار نہ ہو جائے۔ خدا نے تعالیٰ اس پر براہ غضب ناک کرے گا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانے میں ایک ظالم بادشاہ تھا جس نے ایک مومن کی حاجت کسی نیک بندے کی سفارش سے پوری کر دی تھی، اتفاق سے وہ بادشاہ اور نیک بندہ ایک ہی روز انتقال کر گئے۔ تمام آدمی اس بادشاہ کے جنازے پر اکٹھے ہوئے اور تین دن اس کے سوگ میں بازار بند رہا اور اس نیک آدمی کا جنازہ اس کے گھر میں پڑا رہا، یہاں تک کہ زمین کے کیڑے اس کے منہ کا گوشت کھا گئے۔ تین دن کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس نیک بندے کی میت کو اس حال میں دیکھ کر ورگاہ باری میں عرض کی کہ پروردگار وہ تیرا دشمن تھا اور اس اعزاز و اکرام سے اٹھا یا گیا۔ اولیہ تیرا دوست ہے جو اس حال میں پڑا ہے۔ خدا نے تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ باوجودیکہ یہ

میرا دوست تھا مگر اُس نے اُس ظالم سے اپنی حاجت طلب کی تھی اور اُس نے پوری کو دی تھی اُس کو تو میں نے ایک مومن کی حاجت پوری کر دینے کا وہ بدلہ دیا اور اُس پر اُس ظالم سے سوال کرنے کے سبب کیڑوں کو مستط کر دیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سلیمان جعفری نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ ان کا رو بار اور معاملات کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو لوگوں کو بادشاہوں کی طرف سے سپرد ہوتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ، بادشاہوں کے کاروبار میں شہرت کرنا، ان کی امداد کرنا اور ان کے کاروبار کے انصرام میں کوشش کرنا کفر کے برابر ہے اور عداوت ان کی طرف نظر کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مالدار کے سامنے جا کر گڑ گڑائے اُس کا دولت دین جاتا رہتا ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ظالم بادشاہ کے پاس جا کر اس کو پرہیزگاری کا حکم دے اور اس کو پند و نصیحت کرے تو اس شخص کو تمام جنوں اور آدمیوں کے ثواب کے برابر ثواب ملے گا۔

علی ابن حمزہ سے منقول ہے کہ میرا ایک دوست بنی اُمیہ کے محروروں میں تھا اور اُس نے میرے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں بنی اُمیہ کی کچہری میں کام کیا کرتا تھا جس سے میں نے بہت کچھ مال جمع کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگ تیری طرح تحریر میں بنی اُمیہ کی امداد نہ کرتے ان کے لئے مال غنیمت جمع نہ کرتے ان کی طرف سے لڑائیاں نہ لڑتے، ان کے پاس اکٹھے نہ رہتے تو وہ کسی طرح ہمارا حق غضب نہ کر سکتے، اس شخص نے عرض کی جو کچھ ہونا تھا وہ ہو چکا اب بھی کوئی تدبیر ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ ہے۔ مگر تو میرے کہنے کے مطابق عمل کرے گا؟ اُس نے عرض کی کہ یا بنی رسول اللہ کر دوں گا فرمایا جو کچھ تو نے بنی اُمیہ کی کچہری میں رہ کر پیدا کیا ہے، اُس میں سے جس جس مال کے مالک کو پہچانتا ہے وہ اُسے واپس دیدے اور جس مال کے مالک کو نہیں پہچانتا اُس کو خیرات کر دے اگر ایسا کرے گا تو میں تیرے لئے بہشت کی ضمانت کرتا ہوں۔

وہ شخص سر جھکا کر کوئی گھنٹہ بھر سوچتا رہا اس کے بعد سر اٹھا کر اس نے عرض کی کہ میں ایسا ہی کروں گا، علی ابن حمزہ کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کوفہ میں آیا اور اس نے تمام مال جس طرح سے کہا تھا اُسی طرح دے ڈالا یہاں تک کہ جو کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ بھی دیدیئے ہم نے آپس میں چندہ کر کے اُس کے لئے کپڑے خریدے اور کچھ نقد بطور خرچ کے دیا۔ چند مہینے کے بعد وہ بیمار ہوا میں اُس کی عیادت کو گیا تو اس وقت اس کی جان کندنی کی حالت تھی۔ یکایک آنکھ کھولی اور اتنا کہا کہ "حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی ضمانت پوری کی" اور مر گیا ہم اُسے دفن کر آئے۔ دوسرے برس میں حضرت کی خدمت میں گیا جوں ہی مجھ پر نظر پڑی فرمایا واللہ ہم نے تیرے رفیق سے جس بات کی ضمانت کی تھی پوری کر دی۔

مفضل ابن مزید سے جو خلفاء کا محرر اور مذہب کا شیعہ تھا منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ان خدمات سے واقف ہیں جو مجھے خلفاء کی انجام دینی پڑتی ہیں۔ حضرت نے فرمایا ہاں جو کچھ تجھے اس کام سے ہم پہنچے وہ شیعوں کو دیدیا کر کیونکہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے **لَهُنَّ حُسَنَاتٌ يُدْهِينَ السَّيِّئَاتِ** معتبر حدیث میں منقول ہے کہ صفوان شتربان حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تیری اور سب باتیں تو اچھی ہیں مگر ایک یہ بات بُری ہے کہ تو اپنے اونٹ خلیفہ ہارون کو گرایہ پر دیتا ہے۔ صفوان نے عرض کی کہ واللہ میں نے اپنے اونٹ سمجھی اُسے بُرے کام کے لئے یا شکار کے لئے یا ہونوعب کے لئے کرائے پر نہیں دیتے بلکہ ہمیشہ مکہ معظمہ جانے کے لئے کرائے پر دیتا ہوں اور میں خود اس کے ساتھ کبھی نہیں جاتا، اپنے نوکروں اور غلاموں کو بھیج دیتا ہوں۔ فرمایا آیا تو یہ چاہتا ہے کہ وہ اتنے عرصے تک زندہ رہے کہ تیرا گرایہ ادا کرے؟ عرض کی بے شک۔ فرمایا جو ان کی زندگی کا خواہاں ہے وہ ان میں محسوب ہے اور جو ان میں محسوب ہے وہ جہنمی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ عبد النفار ابن القسَم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ بادشاہ کے پاس جانے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں تمہارے لئے اچھا نہیں جانتا۔ عرض کی کہ میرا اکثر ملک شام کو جانا ہوتا ہے وہاں کے

اور لوگ مجھے ابراہیم ابن الولید کے پاس بے جایا کرتے ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ بادشاہوں اور حاکموں کے پاس جانے سے تین باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اول دنیا کی محبت، دوسرے موت کو بھول جانا تیسرے جو کچھ خدا نے عنایت فرمایا اس پر راضی اور قانع نہ ہونا۔ عبد الغفار نے عرض کیا یا بن رسول اللہ میں ایک بال بچہ دار آدمی ہوں اور اُس ملک میں نفع کی غرض سے تجارت کو جایا کرتا ہوں چنانچہ حضرت نے اس کے نفع کی کوئی اور صورت تجویز فرمادی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ظالم بادشاہ کی حکومت سے راضی ہو جائے اور اُس کی امداد کرے، وہ اس کے ہی دوستوں میں محسوب ہوگا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میری اُمت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان کے اچھے ہونے میں تمام اُمت کی بہتری ہے اور ان کے بُرے ہونے میں ساری اُمت کی خرابی ہے۔ اول فقہا دوسرے سلاطین۔

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس اُمت میں سے جو جو ہماری امامت کا اعتقاد رکھتے ہوں گے۔ ان سب کے لئے مجھے نجات کی اُمید ہے۔ مگر تین قسم کے آدمی اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اول وہ زبردست جو اپنے زیر دستوں اور رعایا پر ظلم کرتا ہو، دوسرے وہ شخص جو دین میں بدعت پیدا کرتا ہو۔ تیسرے وہ شخص جو علانیہ شقاق و فجور کرتا ہو۔ نیز فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اُن سے جو جھگڑا کرے گا وہ ذلیل و خوار ہوگا۔ اول باپ، دوسرے بادشاہ، تیسرے قرض خواہ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بادشاہ و نبی میں سب سے زیادہ بیوقوف ہیں اور انہیں کے سب سے کم دوست ہوتے ہیں۔

حدیث حسن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو لوگوں کی حکومت بیسر آئے اور وہ عدالت پر کمر باندھ لے اپنی قیام گاہ کا دروازہ کھلا رکھے اور پر وہ اُٹھائے کہ ہر کس و نا کس اُس کے پاس بے روک ٹوک آئے اور وہ سب کی واد فریاد سنے تو خدا مئے تعالیٰ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کے خوف کو امن سے بدل دے اُس کو

بہشت میں داخل کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب خدائے تعالیٰ کو رعیت کی بہتری منظور ہوتی ہے تو ان کے اوپر مہربان بادشاہ مسلط فرماتا ہے اور اُسے منصف وزیر عنایت فرماتا ہے۔

بند مقبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ میں ہی ایسا خدا ہوں جس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے، میں نے بادشاہوں کو پیدا کیا ہے اور میرے ہی ہاتھ میں ان سب کے دل ہیں جو جو گروہ میرے مطیع ہوتے ہیں، ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر مہربان کر دیتا ہوں اور جو جو نافرمانی کرتے ہیں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان کے برخلاف پُر غضب کر دیتا ہوں، (لہذا جب بادشاہوں کی طرف سے جو رجوع و جفا دیکھتو) ان کو بُرا بھلا کہنے میں اپنا وقت ضائع کر دے بلکہ میری طرف رجوع کر دے اور توبہ کر دے تاکہ میں ان کے دلوں کو تم پر مہربان کر دوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت خدائے تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا یہ ارشاد فرمایا کہ میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ مصلحہ ذیل آدمیوں کو کبھی بہشت میں داخل نہ کروں گا۔ اول جو ہمیشہ شراب پیتے ہیں، دوسرے چغل خور، تیسرے دیوث، چوتھے ظالموں کی طرف سے لوگوں کو مار پیٹ کرنے والے، پانچویں قبریں اکھاڑنے والے، چھٹے چونگی کا محصول وصول کرنے والے ساتویں قطع رحم کرنے والے، آٹھویں وہ لوگ جو مسئلہ جبر کے قائل ہیں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بطریق ناصح کسی گروہ کا سرور بن جائے گا اور ان پر قابو پالے گا۔ خدائے تعالیٰ اس کو ایک ایک دن کے عوض ہزار ہزار برس جہنم میں رکھے گا۔ اس کے بعد میدان حشر میں وہ اس طرح لایا جائے گا کہ اُس کے ہاتھ گروہ میں بندھے ہوں گے پھر اگر خدائے تعالیٰ کے حکم کے مطابق ان کے درمیان حکم کیا ہے (یعنی عدل کیا ہے)، تو اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر ان پر ظلم کیا ہوگا تو پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کا حاکم ہو جائے اور ان کے اموال کی طرف متوجہ نہ ہو، خدائے تعالیٰ بھی اپنی رحمت اُس سے ہٹائے گا اور اس کی پروا نہ کرے گا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو حاکم لوگوں کو ان کاموں سے روکے جن کے متعلق وہ اس کے حضور میں عرضداشت پیش کریں۔ خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی حاجتیں پوری نہ کرے گا۔ اور اگر وہ کوئی شے ان سے بطور ہدیہ اور تحفہ کے لے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ گویا اس نے مالِ غنیمت میں سے چوری کی ہے جو چوریوں میں سب سے بدتر ہے اور اگر کسی سے رشوت لے گا تو یہ سمجھا جائے گا کہ مشرک کا مرتکب ہوا۔ رحب کی معافی ہی نہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر کے پاس جو ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت میں رہتے تھے یہ وحی بھیجی کہ تم جا کر اُس بادشاہ سے کہدو کہ میں نے اس واسطے تجھے بادشاہ نہیں کیا ہے کہ تو لوگوں کو قتل کرے اور اُن کا مال چھین لے بلکہ میں نے تجھے اس لئے بادشاہ کیا ہے کہ مظلوموں کو مجھ سے فریاد کرنے کی نوبت نہ آئے کیونکہ میں مظلوموں کی داد رسی ضرور کرتا ہوں خواہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام صعدا ہے اور اس پہاڑ میں ایک میدان ہے جس کو سفر کہتے ہیں اور ایک کنواں جس کا نام مہبیب ہے جس وقت اُس کنوئیں کو کھول دیا جاتا ہے تو تمام اہل جہنم اُس کی گرمی سے چیخ اُٹھتے ہیں اور یہ کنواں ظالموں کے لئے مخصوص ہے۔

دوسری روایت میں محمد بن اسماعیل ابن یزید سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ بادشاہوں کے دربار میں ایک گروہ خدا کا بھی ہوتا ہے جن کو پروردگار عالم دینِ حق عطا فرماتا ہے اور شہروں پر اختیار دیتا ہے کہ اُس کے دوستوں کو نقصانات اور جو روحِ جفا سے بچائیں اور مسلمانوں کے کاروبار درست کر دیں اور مومنوں کی بد حالی میں اُن کے پشت و پناہ بنیں اور ہمارے غریب شیعہ اُن کا توکل دھونڈھیں۔ خدا تعالیٰ اسی گروہ کے سبب سے مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیتا ہے یہ لوگ ظالموں کی سلطنت میں راہِ راست پر چلنے والے اور حق پر ثابت قدم رہنے والے اور زمین پر خدا کی امان ہیں ان کے

نور سے اہل آسمان کو اُسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں سے اہل زمین کو۔ قیامت کے دن ان کے نور سے میدانِ حشر منور ہو جائے گا۔ یہ گروہ بہشت کے لئے پیدا ہوا ہے اگر تم بھی اس گروہ میں محسوب ہونا چاہتے ہو تو ہمارے خالص شیعوں کو خوش رکھا کرو۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور حدیث معتبر میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ایسے آدمی کی حاجت بادشاہ یا حاکم تک پہنچا دے جو اپنی حاجت خود اُس تک نہ پہنچا سکتا ہو خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قدمِ بلِ صراط پر قائم کر دے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حمیری نے حضرت صاحبِ الامر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عرضی لکھی کہ ایک شخص متولیِ اوقاف ہے اور اُس میں تصرف کرنا جائز جانتا ہے اور بیدھڑک مال وقف اپنے صرف میں لانا ہے مجھے کبھی کبھی اُس کے کاؤں میں وارد ہونے کا اتفاق ہوتا ہے اگر میں اُس کا کھانا نہ کھاؤں تو مجھ سے دشمنی کرنا ہے اور کبھی کبھی میرے لئے ہدیہ و تحفہ بھی بھیج دیتا ہے۔ حضرت نے اُس کے جواب میں لکھا کہ اگر اس مال وقف کے سوا جس پر اُس کا قابو ہے اُس کے پاس کچھ اور مال یا صورتِ معاش ہے تو اُس کا کھانا بھی کھا یا کرو اور اُس کا تحفہ بھی لے لیا کرو اور اگر سوا اُس مالِ حرام کے اور کچھ اُس کے پاس نہیں ہے تو نہ اُس کا کھانا کھاؤ نہ اُس کا تحفہ قبول کرو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین قسم کی دُعائیں خدا نے تعالیٰ کی درگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتیں۔ نیکِ اولاد کے حق میں باپ کی دُعا اور بدِ اولاد کے خلاف باپ کی بد دُعا۔ ظالم کے خلاف مظلوم کی بد دُعا اور ظالم سے بدلائنے والے کے حق میں مظلوم کی دُعا۔ اُس مومن کے حق میں جو ہم اہل بیت کی دُستی کے سبب کسی حاجت مند مومن کو اپنے مال سے مدد دے اُس محتاج مومن کی دُعا۔ اور جو شخص باوجود اپنی قدرت اور دوسرے مومن کی احتیاج کے اُس کی امداد سے انکار کر دے اُس کے برخلاف محتاج مومن کی بد دُعا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے میرا غصہ اور غضب دو قسم کے آدمیوں پر سخت اور شدید ہے۔ ایک تو ظالم پر جو ظلم کرتا ہے دوسرے اُس شخص پر جو میرے سوا کسی اور سے طالبِ امداد ہوتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے: میں اُس شخص کی دعا ہرگز قبول نہیں کرتا جس کے ذمہ کسی کا مظلمہ ہو۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصل ظالم مددگارِ ظالم اور جو شخص اُس کے ظلم سے راضی ہو تینوں شریکِ گناہ ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی پر ظلم کرتا ہے خدائے تعالیٰ کسی اور کو مسدود کر دیتا ہے کہ اُس پر یا اُس کی اولاد پر ویسا ہی ظلم کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کا حق روک لے گا خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو پانسو برس تک ایک جگہ کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ اُس کے پسینے سے ندیاں جاری ہو جائیں گی اور متادہی نہ کرنا ہو گا کہ یہ وہی ظالم ہے جس نے خدا کا مقرر کیا ہوا حق نہ دیا تھا۔ اس کے بعد چالیس روز تک اُس پر عذاب کی جائے گی پھر حکم ہو گا کہ اب اس کو جہنم میں لے جاؤ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے بہتر جہاد یہ ہے کہ جب کوئی شخص سوکڑا ٹھٹھے تو اُس کے دل میں کسی پر ظلم کرنے کا خیال نہ ہو۔

(۱۱)

کافروں اور فحشوں کے ساتھ میں چول کرنے کے آداب و تہذیب کا ذکر

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کیلئے کافرانِ دُعا کے ساتھ کاروبار میں شراکت کرنا یا امانت کے طور پر اُن کو اپنا مال دینا کہ وہ اس کے لئے کچھ خریدیں یا کوئی اور شے اُن کے سپرد کرنا یا اُن سے دوستی رکھنا مناسب نہیں ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمانوں کو

آتش پرست کے ساتھ ایک برتن میں کھانا کھانا یا ایک فرش پر بیٹھنا یا مصابحت کرنا ہرگز نہیں چاہیے
 دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ اگر تمہیں نصرانی یا آتش پرست ڈاکڑ یا طیب کے پاس اپنی
 حاجت لے جانی پڑے تو اُس کو سلام کرنے یا اور کوئی دعا یا فقہ اُس کی نسبت کہنے کا کچھ
 مضائقہ نہیں ہے کیونکہ تمہارے سلام و دعا سے اُس کو کچھ نفع نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اہل کتاب کو تم اَوّل سلام مت
 کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں صرف "علیکم" کہو۔ اُن کے ساتھ مصافحہ نہ کرو
 کینیت سے ان کا نام نہ لو مگر حالت اضطرار میں ان سب باتوں کا کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی
 خدمت میں عرض کی کہ میرا کافروں کے ملک میں جانا ہوتا ہے اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر تو
 وہاں مر گیا تو اُنہیں کے ساتھ محشور ہوگا۔ حضرت نے فرمایا نہیں یہ غلط ہے بلکہ اگر تو وہاں
 مر گیا تو ایک لمحہ محشور ہوگا اور قیامت کے دن تیرا نور تیرے آگے ہوگا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُنہیں حضرت سے دریافت کیا کہ یہودیوں اور
 نصرانیوں کو دعا کیونکر دیں؟ فرمایا یہ کہو **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي دُنْيَاكَ۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ اگر یہودیوں نصرانیوں اور مجوسیوں سے مصافحہ کرو تو کپڑا
 ہاتھ پر لپیٹ کر مصافحہ کرو اور اگر تمہارا ہاتھ اُن کے ہاتھ سے چھو جائے تو ہاتھ دھو ڈالو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر ذمی کافروں یعنی یہودیوں نصرانیوں اور آتش پرستوں
 سے مصافحہ کرو تو ہاتھوں کو مٹی یا دیوار سے مل ڈالو اور اگر کسی دشمن اہل بیتؑ سے مصافحہ
 کرو تو ہاتھ دھو ڈالو۔

علماء میں مشہور ہے کہ خاک یا دیوار سے اُس صورت میں ہاتھ ملن چاہیے جب کہ خود
 مسلمان کا ہاتھ یا اُن میں سے کسی کا ہاتھ نہ ہو (ورنہ تر نہ ہونے کی صورت میں دھونا ہی لازم ہے)
 صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مجوسی سے
 مصافحہ کرے تو اُسے اپنا ہاتھ دھو ڈالتا چاہیے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی یہودی نصرانی یا مجوسی کو دیکھ کر یہ کہے بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلَیْکَ یَا اُرْسُلَامَ دِیْنًا وَ بِالْقُرْآنِ کِنَا یَا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَ بِعَلِیٍّ اِمَامًا وَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ اِخْوَانًا وَ بِالْکَعْبَةِ قِبْلَةً۔ تو خدائے تعالیٰ اس شخص کو اُس کافر کے ساتھ جہنم میں نہ بھیجے گا۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تقیہ ایمان کی سپر ہے جو شخص تقیہ نہیں کرتا وہ ایمان ہی نہیں رکھتا۔ یہ بھی فرمایا کہ دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے۔

حضرت امیر المؤمنین صدقات اللہ علیہ سے منقول ہے رعایا فلوں کے ملک میں تقیہ واجب ہے اور جو شخص دفع ضرر کی غرض سے از روئے تقیہ قسم کھائے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ و کفارہ نہیں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک تم میں وہ شخص سب سے بہتر ہے جو موقع اور محل پر سب سے زیادہ تقیہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مخالفوں سے تقیہ کرو۔ اپنا مذہب چھپاؤ اور اپنے دین کی حفاظت کرو کیونکہ تم مخالفوں میں ایسے ہی ہو جیسے پرندوں میں شہد کی لکھیاں اگر پرندوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے پیٹ میں شہد ہے تو ایک کو جیتا نہ چھوئیں اور اگر اہل خلاف کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری محبت تمہارے سینوں میں ہے تو وہ بیشک تم سب کو مار ڈالیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص موقع پر تقیہ کو ترک کرتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تارک نماز۔

یا درکھنا چاہیے کہ مخالفوں کے ملکوں میں جس وقت کسی ضرر کا خوف ہو تقیہ کرنا واجب ہے

لے خدا کا شکر ہے جس نے مجھے تجھ پر از روئے دین کے اسلام کے سبب سے نصیبت دی اور از روئے کتاب کے قرآن مجید سے اور از روئے نبی کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ سے اور از روئے امام کے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب سے اور از روئے برادران دینی کے مومنین سے اور از روئے قبلہ کعبۃ اللہ سے۔

یعنی اپنے مذہب کا اظہار نہ کرے بلکہ انھیں کے مذہب کا اظہار ہو اور جہاں خفیہ طور پر بھی ممکن نہ ہو وہاں ایسے اوقات میں کہ لوگ دیکھتے ہوں وضو نماز اور عبادتیں انھیں کے طریقے پر بجالانی چاہئیں اور ہر شخص بچے خود خوب جانتا ہے کہ ضرر کا خوف کس وقت میں ہے اور کہاں کہاں تفتیہ مناسب ہے۔ اور خواہ شیعوں کا ملک ہو یا غیروں کا جس معاملہ میں آدمی کو ضرر کا خوف ہو اُس میں تفتیہ چاہیئے سوائے معاملہ قتل کے کہ اس میں تفتیہ جائز نہیں ہے مثلاً کسی شخص سے کوئی یہ کہے کہ فلاں شخص کو قتل کر ڈال ورنہ ہم تجھے مار ڈالیں گے تو لازم ہے کہ خود قتل ہو جائے مگر اُسے قتل نہ کرے۔

(۱۲)

زندوں پر مردوں کے حقوق

یاد رکھنا چاہیئے کہ جب کسی شخص پر موت کے آثار ظاہر ہوں تو پہلے اُسے خود اپنے حال کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کیونکہ عاقبت کا دائمی سفر درپیش ہے تو اُس کے مناسب حال کو نہ بھی ہو۔ لہذا پہلی چیز جو اُس کے لئے ضروری ہے گناہوں کا اقرار و اعتراف۔ گوشتہ پر ندامت آئندہ کے لئے کاہل توہ اور خدائے تعالیٰ کے حضور میں گریہ و زاری تاکہ وہ اس کے پچھلے گناہ معاف کر دے اور جو خوفناک کیفیتیں آئندہ پیش آنے والی ہیں اُن میں اسے اُس کے حال پر جھوڑے۔ اس کے بعد وصیت کی طرف متوجہ ہو اور خدا و مخلوق خدا کے جو حقوق اپنے فطرہ رکھنا ہو سب ادا کر دے یہ بات پس ماندوں کے لئے نہ چھوڑ جائے کیونکہ مرنے کے بعد اپنا اختیار باقی نہیں رہتا اپنے ماں کو حسرت کی نظر سے دیکھنا پڑتا ہے اور سیاحین جن واتس و صیتوں اور وارثوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں میت کے فطرہ جو حقوق تھے وہ نہیں ادا ہوئے دیتے اور میت کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ وہ ہر چیز یہ کہتا ہے کہ مجھے اتنی ہی دیر کے لئے پھیلا چلو کہ میں جو جو نیکیاں اپنے مال سے کرنا چاہتا ہوں کروں مگر اُس کی کوئی نہیں سننا اور اُس وقت کی ستر و ندامت سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا پھر اپنے تہائی مال کی بابت اپنے

عزیزوں کے لئے صدقات و خیرات کے لئے اور جن جن کاموں کے لئے مناسب سمجھے وصیت کرے۔ پھر ہر دورانِ ایمانی سے اپنے قصور و نجسٹائے مثلاً کسی کی غیبت کی ہو یا اہانت کی ہو یا کسی کو تکلیف پہنچی ہو اور وہ موجود ہوں تو اُن سے معافی کی درخواست کرے اور اگر وہ موجود نہ ہوں تو اور ہر دورانِ ایمانی سے درخواست کرے کہ وہ اُن سے اُس کا قصور معاف کرادیں۔ ازاں بعد اپنے بال بچوں کو خدا پر توکل کر کے کسی امین کے سپرد کر دے اور چھوٹے بچوں کے لئے ایک وصی مقرر کرے اس کے بعد اپنا کفن مٹکاٹے اُس پر شہادتین اور عقائد حقہ، اذکار، دعائیں جن کا بڑی بڑی کتابوں میں پورا پورا ذکر ہے خاک تربت جناب امام حسین صلوٰۃ اللہ علیہ سے لکھوائے۔ یہ محض اُس صورت میں چاہیے کہ جب پہلے سے غافل ہو اور کفن تیار نہ رکھا ہو ورنہ مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ اُس کا کفن تیار موجود رہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا کفن پہلے سے تیار گھر میں موجود ہے گا وہ غافلوں میں نہ لکھ جائے گا اور جس وقت اس کفن کی طرف دیکھے گا ثواب پائے گا۔ بہر حال کفن مہیا کر لینے یا پہلے سے موجود ہونے یا مٹکاٹے لینے کے بعد مال اور اہل و عیال کا خیال چھوڑ دے اور خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اُسی کو یاد کرے اور یہ سمجھ لے کہ یہ فانی چیزیں میرے کام کی نہیں ہیں بلکہ دنیا و آخرت میں خدائے تعالیٰ کے لطف و رحمت کے سوا اور کوئی چیز میرے کام نہیں آ سکتی اور جب میرا توکل خدا پر ہے تو پس ماندوں کے کار و بخود بخود سنور جائیں گے اور اگر میں زندہ بھی رہوں تو خدائے تعالیٰ کی مثبت یا غیرہ انجیس کوئی نفع پہنچا سکتا ہوں نہ نقصان حالانکہ یہ مسلم ہے کہ خدا ان کا خالق بھی ہے اور سب سے زیادہ مہربان بھی۔ پھر چاہیے کہ جو واپس کی حالت اختیار کرے اور رحمتِ خدا و شفاعت جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضراتِ ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کا حد سے زیادہ اُمیدوار اور اُن پر رگوار ہو کی تشریف آوری کا منتظر ہے کیونکہ وہ بزرگوار اُس وقت تشریف لاتے ہیں اور اپنے شیعوں کو بشارت دیتے ہیں اور ملک الموت سے سفارش فرماتے ہیں۔

بسمِ تعزیز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو شخص بوقتِ نبوت نہ کرے تو اُسی عض یا روت

فہر کھی جائیگی لوگوں نے دریت کیا یا رسول اللہ وصیت کیونکر کریں؟ فرمایا جب کسی شخص کی دینی قریب اور لوگ اُسکے

پاس جمع ہو جائیں تو وہ یہ کہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلَيْهِ الشَّهَادَةُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ**
إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَوْلَا إِلَهُ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ وَأَنْتَ تُبْعَثُ مِنْ فِي
الْأُفُقُورِ وَأَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَمَا وَعَدَ اللَّهُ فِيهَا مِنْ لَتَعْلِيمٍ مِنَ الْهَأْكِلِ وَ
وَالْهَشَارِبِ وَاتِّكَاحِ حَقٍّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ الْوَيْهَانَ حَقٌّ وَأَنَّ الدِّينَ كَمَا وَصَفْتَ
وَأَنَّ الرُّسُلَ كَمَا شَرَعْتَ وَأَنَّ الْقَوْلَ كَمَا قُلْتَ وَأَنَّ الْقُرْآنَ كَمَا أَنْزَلْتَ وَأَنَّكَ
أَنْتَ اللَّهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ وَإِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي دَارِ الدُّنْيَا إِنِّي رَضِيتُ بِكَ رَبًّا وَ
بِالرُّسُلِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ نَبِيًّا وَبِعَلِيٍّ إِمَامًا وَبِالْقُرْآنِ كِتَابًا وَ
أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَلِئِمَةٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ تَقْنِي عِنْدَ شِدَّتِي فِي
وَرَجَائِي عِنْدَ كُوبَتِي وَعُدَّتِي عِنْدَ الْأُمُورِ الَّتِي تَنْزِلُ فِي وَأَنْتَ وَلِيَّتِي فِي
نِعْمَتِي وَالْمَهْمَى وَالْهَى يَا بِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَلَا تُكَلِّفْنِي إِلَى نَفْسِي طُرْفَةَ عَيْنٍ
أَبَدًا وَلَا أَلَسْ فِي قَبْرِ رَحْشَتِي وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا أَبَدًا أَلْقَاكَ مَنْشُورًا -

اے یا اللہ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے۔ اے خفیہ اور ظاہر کے جاننے والے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ اے مہربان میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ میں یہ گواہی دیتا رہا ہوں کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں اور تو ایسا کہتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام علیہ آہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور قیامت یقیناً آنے والی ہے اس میں کوئی شک ہی نہیں اور جو لوگ معدوم و مدفون ہو گئے ہیں ان کو تو یقیناً زندہ کرے گا۔ تیرا حساب لینا برحق ہے اور جنت میں جن جن نعمتوں کا وعدہ کیا گیا ہے خواہ وہ کھانے سے متعلق ہوں یا پینے سے یا نکاح سے سب برحق ہیں۔ و زخ برحق ہے۔ ایمان برحق ہے۔ دین و بیابا ہی سے جیسے کہ تو نے بتلایا۔ سلام و بی جیسا کہ زرد کے شریعت تو نے مقرر فرمایا ہے جو جو باتیں تو نے فرمیں جو۔ ان تو ہیں۔ قرآن مجید وہی ہے جو تو نے نازل فرمایا اور بلا شبہ تو خدا کے برحق و بزرگ ہیں تجھ سے اس دار دنیا میں پھر عہد کرتا ہوں کہ میں تیرے خدا ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام علیہ وآلہ کے نبی ہونے سے اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے امام ہونے سے اور قرآن مجید کے کتاب ہونے سے اور تیرے نبی کے اہل بیت کے آئمہ ہونے سے رضی و خوشتر وہوں۔ یا اللہ تو سچیتوں کی حالت میں میرا سہارا مصیبتوں میں میری امید اور جواہر میں تیری طرف سے تجھ پر تازل ہو جائیں ان میں میرا وسیدا اور جو نعمتیں تجھ کو عنایت کیں ان میں میرا ولی اور میرا اور میرے ماں باپ کا معبود رہا ہے۔ محمد اور آل محمد پر رحمت بھیج اور مجھے ایک چشم زدن کے لئے بھی میرے لئے کئے ہوئے مت کر اور قبر کی تنہائی میں میرا منس ہو اور جس دن دوبارہ زندہ ہو کر تیرے حضور میں حاضر ہوں

اِسْتَوَاعَىٰ هَذِهِ الشَّهَادَةُ عِنْدَكُمْ حَتَّى تَلْقَوْا فِي بَيْتِهَا عِنْدَ الْحَوْضِ۔ پھر گواہوں کو چاہیے کہ وہ اس سے یہ کہیں۔ یٰ فُلَانُ نَسْتَوِدِعُكَ اللّٰهُ وَ شَهَادَةُ وَالْاَوْثَارُ وَالْاَمَّةُ مَوْعُودَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَ نَقَرُ اُغْنِیَکَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔ بعد اس کے اُس صحیفہ کو لپیٹ کر خود اس شخص کی اور گواہوں کی مہریں کر دیں اور بوقت دفن میت کے واپسی جانب جبریدے کے پاس رکھ دیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آپ انصار میں سے ایک شخص کے پاس اُس کی جائگہ (عالم نزع) کے وقت پہنچے اور اُس سے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا حالت ہے؟ عرض کی رحمت خدا کا امیدوار ہوں اور اپنے گنہگاروں سے خائف۔ فرمایا جس شخص کی ایسے وقت میں یہ دو حالتیں ہوں گی ضرور ہے کہ خدا اُس کی امید برائے گا اور جس شے سے وہ ڈرتا ہے اُس سے بچالے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ ایک شخص کے پاس حالت احتضار (عالم نزع کے وقت) میں تشریف لے گئے اور اُس سے فرمایا کہ یہ پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اَعْفِرْ لِي الْكَثِيْرَ مِنْ مَعْصِيَتِكَ وَ اَقْبِلْ مِنِّي الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ۔ رہا وہ امر جو مرنے والے کے عزیزوں اور اُس کے برادران ایمانی سے متعلق ہے اُنھیں چاہیے کہ اُسے اس حالت میں ایسا نہ چھوڑیں بلکہ اُس کے پاس قرآن مجید و دعائیں سورۃ یٰسین اور سورۃ الصافات پڑھیں اور وحدانیت خدا اور رسالت جناب رسول خدا اور امامت ائمہ معصومین کا اور دیگر اعتقادات مثلاً بہشت و دوزخ کے برحق ہونے کا۔ خدا کے کامل صفات سے متصف ہونے کا اور ناقص صفتوں سے بری ہونے کا وغیرہ وغیرہ اُسے بار بار تعلیم کریں اور اگر وہ خود نہ کہہ سکتا ہو تو اسے پڑھ پڑھ کر سنائیں۔ نیز وہی اُسے عدیلہ اُس کے سامنے

۱۔ اپنی اس گواہی پر اُس وقت تک قائم رہنا کہ میری تمہاری حوض کوثر پر ملاقات ہو، ۲۔ اُسے خدا پر نہیں خدا کے سپرد کرتے ہیں اور اُس کا وعدہ ہے۔ ہماری شہادت تمہارا اقرار اور ہم تمہارا وحی بھیجی ہو تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے سامنے بیان کیا جائے یا ہماری طرف سے بخیر۔ سلام ہو اللہ کی حمد و برکت و سلام ہو ائمہ علیہ السلام کے لئے۔ آمین۔

پڑھیں اور اگر وہ عینی نہ جانتا ہو تو اُس کے معنی اُسے بتائیں اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیں اور اس وقت میں حائل و جنب اس کے پاس نہ آئیں کہ فرشتے اُن سے نفرت کرتے ہیں مگر اور لوگ موجود نہ ہوں تو حالت اضطرار میں اُن کو بھی پاس رہنے کی اجازت ہے لیکن جب جان نکلنے کا وقت قریب آئے تو پاس سے ہٹ جائیں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ اگر کسی شخص کی جان نکلی دشوار ہو تو اُسے اُس جگہ لے جائیں جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھتا رہا ہو یا اُس جائے نماز پر لٹا دیں جس پر وہ نماز پڑھا کرتا تھا تاکہ اگر آرام ہونا ہے تو شفا ہو جائے گی ورنہ جان آسانی سے نکل جائے گی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و آلہ و عبد المطلب میں سے کسی شخص کے پاس جبکہ وہ حالت احتضار میں تھا تشریف لے گئے اور یہ حکم دیا کہ اُس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دیں تاکہ فرشتے اُس کے پاس آئیں اور رحمت الہی اُس پر نازل ہو۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرنے والے پر حالت احتضار میں ہرگز ہاتھ مت رکھو اور اگر وہ ہاتھ پاؤں مارے تو اُسے نہ روکو جیسا کہ جاہل کرنے ہیں بلکہ اُس کے پاس قرآن مجید پڑھو نہ خدا کرے اور محمد اور آل محمد پر درود بھیجو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ایک فرزند حالت احتضار میں تھا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام مکان میں ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جو شخص اس کے پاس جاتا آپ اُسے روکتے اور یہ فرماتے تھے کہ ہاتھ اُس پر نہ رکھنا کیونکہ اس حالت میں وہ بہت ہی ناتواں ہے اور اُس پر ہاتھ رکھنا ایسا ہے جیسے اُسے قتل کرنا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ جس کا آخری کلام یہ کلمہ ہو گا وہ بہشت میں داخل ہو گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اُنھیں لا الہ الا اللہ تلقین کرو کہ اس سے گنہ دہ رہتے ہیں۔

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کسی کو حالت جانکنہ فی میں پاؤ تو اُس سے یہ کلمات فرج کہلو اور لا الہ الا اللہ الحکیم لا الہ الا اللہ العظیم سُبْحَانَ اللہ رَبِّ السَّمَوَاتِ

السَّبْعُ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - ۱۰

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے مکان میں جس شخص کو احتضار کی نوبت پہنچتی تھی آپ اُس سے کلمات فرج پڑھواتے تھے اور جب وہ پڑھ چکا تھا تو فرماتے کہ اب تیرے لئے کوئی محل خوف باقی نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں جو حسن ہے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بنی ہاشم سے ایک شخص کی عبادت کے لئے اُس کی حالت احتضار میں تشریف لے گئے اور اُسے حکم دیا کہ کلمات فرج پڑھے۔ جب وہ پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ خدا نے اسے آتش و وزخ سے نجات دی

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیطان ہر شخص کے پاس اس کے مرنے کے وقت شیطاں کے ایک گروہ کو تعینات کر دیتا ہے کہ جس وقت اُس کی جان نکلتی ہو دین کے بارے اُس کے دل میں شک ڈالتے رہیں۔ اگر مرنے والا مومن کامل ہے تو اُس کے دل میں وہ شک ڈال نہیں سکتے مگر دوسروں کی حالت دقت سے خالی نہیں اس لئے مناسب ہے کہ جب تک مرنے والا بات کر سکے اُسے کلمات فرج شہادتین اقرار امامت ائمہ معصومین صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین ایب ایک کر کے بتلاتے رہیں۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی بُت پرست بھی مرتے وقت مذہب شیعہ کا اعتقاد اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی امامت کا واقعی اقرار کر لے گا تو آتش جہنم اُس کے کسی عضو کو نہ چھوئے گی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایک شخص کی موت پہنچی۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ

سے سوائے خدا کے، جب علم و ازم کے کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے بزرگ و برتر کے کوئی معبود نہیں پاک ہے وہ اللہ جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو کچھ اُن میں اور اُن کے مابین ہے اُن سب کا اور عرش بزرگ کا پروردگار ہے اور ہر قسم کی تعریف اُسی خدا کے لئے سزاوار ہے جو کل مخلوق کا پروردگار ہے

صحابہ کے ایک گروہ کے ساتھ اُس کے پاس تشریف لے گئے وہ اُس وقت بیہوش تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت اس سے ذرا کی ذرا دست بردار ہو جاؤ کہ میں کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ پس وہ شخص ہوش میں آگیا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی بہت سفیدی اور سیاہی۔ فرمایا کہ تجھ سے قریب تر کون سی چیز ہے عرض کیا سیاہی۔ حضرتؐ نے فرمایا یہ کہہ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي الْكَثِيْرَ مِنْ مَعَاصِيْكَ وَاَقْبِلْ دَعْوَتِي الْيَسِيْرَةَ طَاعَتِكَ پھر وہ شخص بیہوش ہو گیا۔ پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ اسے ذرا سی مہلت دو پھر وہ ہوش میں آیا۔ آنحضرتؐ نے پھر دریافت فرمایا کہ اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی بہت سفیدی اور بہت سیاہی۔ فرمایا قریب تر کون سی ہے عرض کی سفیدی۔ فرمایا یہ شخص بخشت گیا۔

یہ حدیث بیان کر کے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ایسے وقت میں پہنچو اُس سے یہی دعا پڑھوایا کرو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ایک جوان کے پاس جو مرنے کو تھا تشریف لائے اور اُس سے یہ فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ مگر اُس کی زبان بند ہو گئی تھی، وہ نہ کہہ سکا۔ حضرتؐ نے ایک عورت سے جو اُس کے سر ہانے بیٹھی ہوئی تھی۔ دریافت کیا کہ اس کی ماں بھی ہے؟ اُس نے عرض کی کہ اس کی ماں میں ہی ہوں۔ فرمایا تو اس سے خوش ہے یا ناراض؟ اُس نے عرض کی کہ چھ برس ہوئے میں نے اس سے بات بھی نہیں کی۔ فرمایا کہ اب تو اس سے راضی ہو جا۔ اُس نے عرض کی بہت اچھا اب میں اس سے خوش ہوں۔ آنحضرتؐ نے اُس جوان سے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کہہ۔ اُس کی زبان کھل گئی اور اس نے کہہ دیا۔ اُن حضرتؐ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی کہ ایک بد ہیئت میلے کپڑوں والا کالا آدمی جس سے سخت بدبو آتی ہے میرے پاس کھڑا ہے اور ابھی میرا نگلا پکڑے ہوئے تھا فرمایا یہ کہہ

لَا يَأْمَنُ قَيْظُ الْيَسِيرِ وَيَقْفَوْنَ، لَتَكْثُرَ أَقْبَلُ مِنِّي يَسِيرُونَ أَفْ عَنِّي لَتَكْثُرَ أَتَتْ
 اَلْعُذْرُ اسْرَحِيْقُ اُسْ جَوَانِ نَے یہ دُعا پڑھی۔ اُس حضرت نے فرمایا اب تجھے کیا نظر
 آتا ہے؟ عرض کی ایک خوش منظر نفیس لباس والا حسین آدمی میرے پاس ہے جس
 سے بہت ہی اچھی خوشبو آتی ہے اور کالا آدمی جا رہا ہے۔ فرمایا اسی دُعا کو پھر پڑھ لے۔
 جب پڑھ چکا تو آپ نے فرمایا اب تجھے کیا نظر آتا ہے؟ عرض کی وہ کالا آدمی اب مجھے
 نہیں دکھائی دیتا اور وہ خوبصورت آدمی میرے پاس موجود ہے اور یہ کہتے کہتے
 اُس کا دم نکل گیا۔

جب کسی مومن کا انتقال ہو جائے تو سنت ہے کہ اُس کی آنکھیں اور منہ بند کر کے ٹھوڑی
 کے نیچے سے ستر تک ایک پٹی باندھ دیں اور ہاتھ بیدھے کر کے پہلوؤں کے برابر کر دیں اور
 ایک کپڑا اُس کو اڑھا دیں۔ قرآن مجید اُس کے پاس پڑھیں اور تجہیز و تکفین میں
 بہت جلدی کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برادرانِ ایمانی کو اس کے مرنے
 کی خبر کرنی چاہیے کہ وہ اُس کے جنازے پر آکر نماز پڑھیں اور اُس کے لئے استغفار کریں
 تاکہ میت کو بھی ثواب ہو اور اُن کو بھی۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب لوگ مومن
 کو قبر میں رکھتے ہیں تو اُس کو آواز دے جاتی ہے کہ پہلا عطیہ جو تم تجھے دیتے ہیں وہ بہشت
 ہے اور پہلا عطیہ جو تیرے جنازے پر آنے والوں کو دیتے ہیں وہ اُن کے گناہوں
 کی بخشش ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ پہلا تحفہ جو مومن کو قبر میں دیا جاتا ہے یہ ہے کہ جو جو
 لوگ اُس کے جنازے کے ساتھ آتے ہیں سب بخش دیے جاتے ہیں۔
 ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کے جنازے کے ساتھ دفن تک رہے گا

سے اُسے وہ ذات جو قہوری سی کو قبول کر لیتا ہے اور بہت سی کو معاف فرما دیتا ہے۔ یہی متوڑی سی کو قبول
 فرمائے اور بہت سی کو معاف فرمادے۔ بد شک تو بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ۱۰

خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن ستر فرشتے اُس کے لئے مقرر فرمائے گا کہ قبر سے لے کر موقف حساب تک اُس کے ساتھ رہیں اور اُس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں۔

نیز فرمایا کہ جو شخص جنازے کو ایک طرف کندھا دے اُس کے پچیس گناہ بخشے جاتے ہیں اور اگر چاروں طرف کندھا دے تو سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور بہتر صورت یہ ہے کہ اول میت کی داہنی جانب کا انگلا سر جو جنازے کا بایاں پہلو ہے داہنے کندھے پر سے پھر پیچھے سرے کو داہنا کندھا دے بعد اس کے میت کی بائیں جانب کا پچھلا سرا بائیں کندھے پر اٹھائے پھر بائیں جانب کا انگلا سرا بائیں کندھے پر اٹھائے اس صورت سے چاروں کندھے دینے کو تربع کہتے ہیں۔ اگر مکرر تربع کرنا چاہے تو جنازے کے آگے ہو کر نہ نکلے بلکہ جنازے کے پیچھے سے لوٹ کر اُسی طرح تربع بجالائے اور بہتر یہ ہے کہ راستہ چلنے میں بھی جنازے کے پیچھے چلیں یا پہلو میں چلیں اور آگے ہو کر نہ چلیں

ان سب حدیثوں کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ اگر مومن کا جنازہ ہو تو اُس کے آگے آگے چلنا اچھا ہے مگر اہل خداف کے جنازے کے آگے نہ چلنا چاہیے کیونکہ عذاب کے فرشتے اُس کے استقبال کو آتے ہیں اور جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جانا مکروہ ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھے تو آسمان پر کوئی فرشتہ ایسا نہیں رہتا کہ اُس کی آواز پر رحم نہ کرے۔ **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ لِهَذَا مَا وَعَدَ نَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ لَنَلْمَمَّ زِدْنَا اَیْمَانًا وَتَسْلِیْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تَمَرَّزْنَا بِالْقُدْرَةِ وَفَهَّرَ الْعِبَادَ بِاَلْمَوْتِ**۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص جنازے کی مشیت کو دیکھے گا ہر قدم پر اُس کے لیے لاکھ لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی اور لاکھ لاکھ گناہ اُس کے

سے سد اکبر وہ حالت بھی ہے جس کا خدا اور اُس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا ہے اور ان دونوں کا وعدہ سچی ہے۔ یا اللہ ہمارا ایمان اور تسلیم و رضا کا درجہ بڑھا دے۔ ہر قسم کی تعریف اُس خدا کے لیے زیبا ہے جو اپنی قدرت سے غالب ہے اور جس نے بندوں کو موت سے مغلوب کیا ہے۔

نامہ اعمال سے مٹائے جائیں گے اور لاکھ لاکھ درجہ اُس کے لیے بہشت میں بلند کیئے جائیں گے اور اگر اُس جنازے پر نماز پڑھے گا تو خدا نے تعالیٰ اُس شخص کی وفات کے بعد ایک لاکھ فرشتے اُس کے جنازے پر نماز پڑھنے کے لئے بھیجے گا جو دفن ہونے کے وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے اور اگر یہ شخص دفن ہونے کے وقت تک ساتھ رہا تو خدا نے تعالیٰ اُنھیں لاکھ فرشتوں کو جو اس کے جنازے پر بھیجے جائیں گے مقرر فرما دیگا کہ قیامت کے دن تک اس کے قبر سے نکلنے کے وقت تک اس کے لیے استغفار کرتے رہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کو غسل دے اور اُسے ایک پہلو سے دوسرے پہلو پلٹتے وقت یہ دعا پڑھے اُس کے ایک برس کے گناہ بخشے جائیں گے مگر اُن میں گناہانِ کبیرہ داخل نہیں ہیں۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ هَذَا بَدَنُ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ وَقَدْ أَخْرَجَتْ رُوحَهُ مِنْهُ وَفَرَّقَتْ بَيْنَهُمَا فَعُفُوكَ عَفُوكَ**۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی میت کو غسل دے اور جو عیب اُس میت کے اُسے معلوم ہوں اُن کا کسی پر اٹھا رہ نہ کرے تو اُس کے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے پروردگار سے اس شخص کے ثواب کی نسبت دریافت کیا تھا جو کسی میت کو غسل دے وحی الہی ہوئی کہ میں اُس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہوں گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

حدیثِ حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو غسل دے اور غسل دیتے وقت بار بار **عَفُوكَ عَفُوكَ** کہے خدا نے تعالیٰ اُس کو بھی بخش دیتا ہے فقہ الرضا علیہ السلام میں منقول ہے کہ جس وقت غسلِ میت کے پیٹ پر ہاتھ پھیرے یہ دعا پڑھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَرَمِكَ أَنْ تَغْفِرَ لَهُ مَا كَانَتْ تَعْمَلُ فِيهِ مِنْ عَمَلٍ سَلَكُ بِهِ سَبِيلَ رَحْمَتِكَ**۔

لے یا اللہ یہ قبرے مومن بندے کا جسم ہے جس سے بدن کو قوتے نکال دینا ہے اور دونوں میں جدائی کر دی ہے اب تیری معافی درکار ہے تیری معافی درکار ہے ۲۰ یہ اندیشہ نے نہ درکار نہ مسموت نہ عیبہم کی محبت اس نیت کے بطون میں بھدی ہے اب تو اس کے ساتھ رحمت کا کائنات ۲۰ عدل ہے پروردگار تیری معافی درکار ہے تیری معافی درکار ہے ۲۰

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے اُسے اتنا ثواب ہوگا گویا قیامت تک اُس کی پوشاک کا ذمہ لیا تھا۔ اور جو شخص کسی مومن کی قبر کھودے اُسے اتنا ثواب ہوگا گویا اُس نے مرحوم کو قیامت تک رہنے کے لیے ایک دل پسند مکان دے دیا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک جنازے پر نماز پڑھے اُس کے جنازے پر ستر ہزار فرشتے نماز پڑھیں گے اور اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے پھر اگر بعد نماز دفن کے وقت تک ساتھ ہے تو ہر قدم پر اُس کو ایک ایک قیراط ثواب ملے گا کہ ہر قیراط کو وہ احد کے برابر ہوگا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو مومن کسی مومن کے جنازے پر نماز پڑھ لیتا ہے اُس کے لئے بہشت واجب ہو جاتی ہے سوائے اس صورت کے کہ بعد میں وہ منافق ہو جائے یا اُس کے ماں باپ اُسے عاق کر دیں۔

بند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی مومن مرجائے اور اُس کے جنازے کی نماز میں چالیس مومن شریک ہو کر یہ کہیں اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِمَّا تَوْحَدُے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری گواہی تسلیم کر لی ہے اور اس کے وہ سب گناہ جو میں جانتا ہوں اور تم نہیں جانتے بخش دیئے۔

دوسری معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مومن کی وفات کے بعد اُس کے نامہ اعمال کے عنوان میں وہ لکھا جاتا ہے جو لوگ اُس کی نسبت کہتے ہیں اگر لوگ اُسے عام طور پر نیک کہتے ہیں تو نیک لکھا جاتا ہے اور بد کہتے ہیں تو بد۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میت کو قبر کے پار پہنچاؤ تو اُسے پانچ طرف سے قبر میں اتار داور جب اُسے قبر میں رکھ چکے تو آیت الکرسی پڑھ کر یہ کہو بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَا مِلَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَہٗ فِي قَبْرِہٖ وَالْحَقِّقْہٗ بِبَيْتِہٖ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَتَزِدْہٗ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَاعْفُ عَنّہٗ وَادْرَجْہٗ وَتَجَادَّ عَنّہٗ۔ اور اس کے لیے بہت کچھ استغفار کرو۔

خداوند بہرحق تعین کے حالات سے سوائے نیکی و برائی نہیں میں اور تو اس نے اعمال و اموال سے کہیں زیادہ آگاہ ہے۔ اللہ کے نام پر اعلیٰ عزت تعالیٰ راہ میں اور دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نہ تہمت ہو نہ تہمت ہو یا اللہ تو اس کی قبر پر جو جنت کھول دے اور اس کو جہنم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے جو ہے یا اللہ یہ اگر نیک ہے تو اس کی نیکیاں درج کر دے اور اگر بد ہے تو اس کے کُن و مکر کو کھنڈ کر دے۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام جب کسی میت کو قبر میں اتارتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ جَاثِ الْاَرْضِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَصَاعِدْ عَمَلَهُ وَلَقِّهِ مِنْكَ رِضْوَانًا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میت کو قبر میں رکھیں لازم ہے کہ جو آدمی اُس کی بہ نسبت زیادہ بزرگ ہوں وہ اُس کے سر کے قریب ہوں۔ خدا کا نام لیتے ہوں۔ جنابِ سنانہاب صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی اولاد پر درود بھیجتے ہوں۔ شیطان کے شر سے پناہ مانگتے ہوں اور سورہ حمد معوذتین سورہ اخلاص اور آیتہ الکرسی پڑھتے ہوں۔ قبر میں رکھنے کے بعد ممکن ہو تو میت کا منہ کھول کر اُس کا رخ سارہ خاک پر لگا دیں اور اس وقت اُسے اقرار شہادتین۔ اقرار امامت ائمہ معصومین اور دیگر تمام اعتقادات حقہ تلقین کریں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جب میت کو مٹی دینے لگیں تو یہ کہیں اَللّٰهُمَّ اَيُّهَا نَابِكَ وَتَصَدِّقًا بِعَمَلِكَ هَذَا اِمَّا وَعَدَ نَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ تو اُس خاک کے ہر ہر ذرے کے عوض ایک ایک نیکی اُن کے نامہ اعمال میں لکھی جائے گی۔ جس وقت قبر کو پُر کر کے لوگ واپس ہو جائیں تو جو میت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہو وہ قبر کے سر پر ہاتھ بیٹھ کر بار بار بلند اُسے تلقین کرے کہ اس دوسری تلقین کے باعث منکر نکیر اُس سے سوال نہیں کرتے۔

سُنّتِ موکدہ ہے کہ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس ہی اُس کے عزیزوں قبریوں کو پر سادیں۔ میت کے دفن ہونے کے پہلے بھی اُس کے عزیزوں کو پر سادینا مستحب ہے۔ معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی غمزدہ کو پُر سائے تو اسے قیامت کے دن حُلّہ بہشت پہنایا جائے گا اور اسے اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ خود صاحبِ مصیبت کو بغیر اس کے کہ صاحبِ مصیبت کا ثواب کچھ بھی کم ہو۔

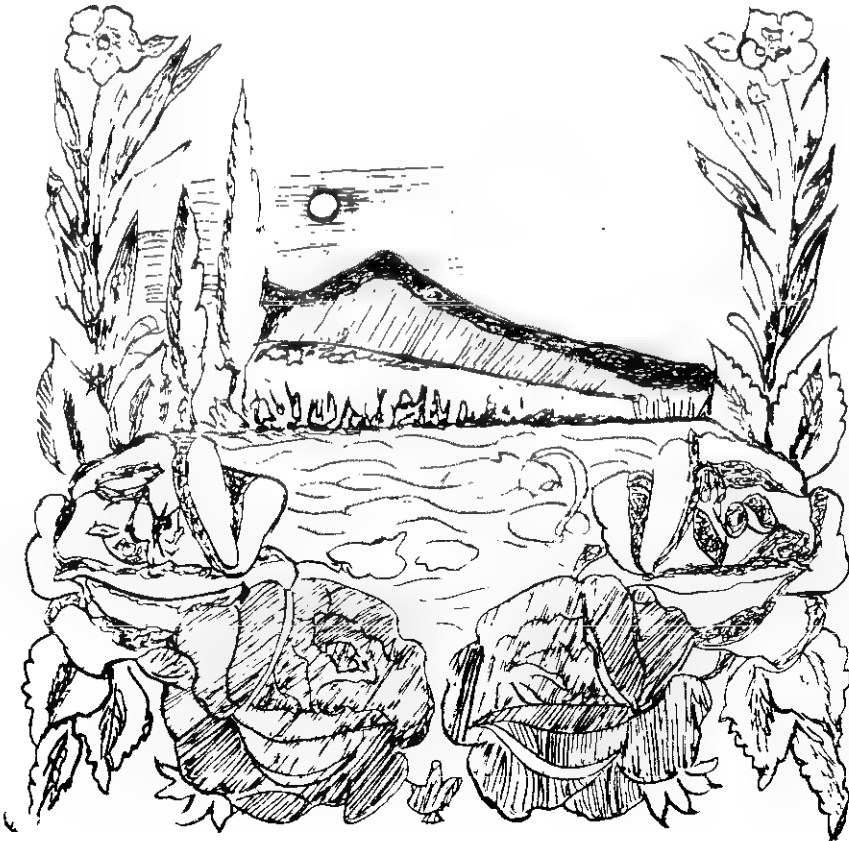
کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جو شخص کسی برادرِ مومن کی قبر کے پاس سات مرتبہ سورہ

۱۔ یا اللہ زمین کو اُس کے دونوں پہلوؤں سے فراخ کر دے۔ اس کے نامہ اعمال کو درجۂ قبولیت عطا فرما اور اس سے خوشنود ہو۔ ۱۲۔

۲۔ یا اللہ تجھ پر ایمان ہے اور قیامت کے دن مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی تہدین کی جاتی ہے یہی ہے وہ حالت جس کا ہم سے اللہ اور اللہ کے رسول نے وعدہ کیا ہے۔ ۲۔

قدر پڑھے تو خدائے تعالیٰ خود اس کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دے گا کہ خدا کی عبادت کیا کرے اور اس عبادت کا ثواب اس شخص کے نام لکھا جائے گا۔ اور جس وقت یہ اپنی قبر سے محسوس ہوگا اس وقت سے لے کر بہشت میں پہنچنے تک قیامت کے جو خوف آئیں گے خدا سے تعالیٰ ان سب سے اس فرشتہ کی بدولت محفوظ و مامون کر دے گا۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبرستان سے گزرے تو گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب قبرستان کے مردوں کو بخش دے تو جہنم سے مردے وہاں دفن ہوں گے اتنا ہی ثواب اُسے بھی ملے گا۔



گیارہواں باب

ملنے جلنے کے آداب یعنی آپس میں سلام کرنے کے، باہم مصفا کرنے کے، گلے ملنے کے،
بوسہ لینے اور دینے کے، نیز چھینکنے کے، ہشت مہر خا اور مصباحت وغیرہ کے آداب

(۱)

سلام اور جواب، سلام کی فضیلت اور اس کے آداب

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب کے
لئے سات خصلتوں کے اختیار کرنے کا حکم دیا (۱) جب دوں کی عیادت کرنا (۲) مردوں کے
جنازے کے ساتھ جانا (۳) ہر شخص قسم سے کوئی بات کہے اُن کی مان لینا (۴) جو شخص
چھبک لے اُسے دُعا دینا (۵) مظلوم کی حمایت و نصرت کرنا (۶) ہر شخص کو سلام کرنا۔
(۷) ضیافت قبول کرنا۔

دوسری معتبر حدیث میں آں حضرت سے منقول ہے۔ بہشت میں چند مکان ایسے ہیں جن
کے اندر سے باہر کی سب کیفیت نظر آتی ہے اور باہر سے اندر کی۔ میری امت میں سے
یہ مکان اُن لوگوں کو رہنے کے لیے ملیں گے جو لوگوں سے باخلاق گفتگو کرتے ہوں۔
ان کو کھانا کھلاتے ہوں سلام باوازا بلند کرتے ہوں اور رات کی جبکہ اور سب سوتے
ہوں نماز پڑھتے ہوں اس کے بعد فرمایا کہ بلند آواز سے سلام کرنے کا یہ مقصد ہے کہ
کسی مسلمان کو سلام کرنے میں بخل نہ کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تواضع و انکسار میں یہ بات بھی
داخل ہے کہ جس شخص سے سامنا ہو جائے اُسے سلام کریں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سلام کرنے سے پہلے
ماتیں کوئی شروع کرے اُسے جواب مت دواو آنے والا جب تک سلام نہ کرے

اُس کے کھانے کی تواضع نہ کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے جو دُعا کرنے میں عاجز ہو اور سب سے زیادہ تجلیل وہ ہے جو سلام کرنے میں بخل کرے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جو شخص دس مسلمانوں سے چلتے پھرتے ملے اور انہیں سلام کرے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن مومنوں کے ایک گروہ کو سلام کرے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهَا اَبَدًا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا واجب ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سلام کرے تو بلند آواز سے کرے کہ سب سُن لیں تاکہ اُسے یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ میں سلام کیا تھا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ اسی طرح جب کوئی شخص سلام کا جواب دے تو وہ بھی بلند آواز سے تاکہ سلام کرنے والا یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے سلام کیا تھا اور کسی نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سلام علیہ کہے اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص سلام عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہَا کہے اُس کے لیے تیس نیکیاں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں کہ اگر وہ اکیلے بھی ہوں تو اُن سے بات کرنے میں حرج کا صیغہ استعمال کرنا چاہیئے اول جھینکنے والا کہ اُس کو یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اللہ تم پر رحم کرے، کہنا چاہیئے گو اُس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو۔ دوسرے جس پر سلام کرو اُسے اَسْلَامٌ عَلَیْکُمْ یَا سَلَامٌ کہو گو وہ اکیلا ہی ہو تیسرے جس کو دعا دی جائے اُس سے کہو اَللّٰہُمَّ اللّٰہُ تَمِیْزِ بَیْنِیْ وَبَیْنَہُمْ فیت عطا فرمائے، کو وہ اکیلا ہی ہو اور وجہ اس کی یہ ہے کہ

ساتھ فرشتے ہوتے ہیں۔ نیز سلام و دعا کے قصد میں اور مومنوں کو بھی جو غائب ہیں داخل کر سکتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کسی کو یہ دعا دینی کہ حَيَّاكَ اللہ مکر وہ ہے اگر یہی دعا دینی ہو تو یوں کہو **حَيَّاكَ اللہ یا سَلَام**۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کو سلام نہ کرنا چاہیئے اول جو شخص جنازہ کے ساتھ جا رہا ہے۔ دوسرے جو نماز جمعہ کو جا رہا ہو۔ تیسرے جو حمام میں ہو اور یہ گمان ہو کہ منگی باندھے ہوئے نہ ہو گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم مسجد میں پہنچو اور لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تم سلام نہ کرو بلکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کا نام لے کر سلام کرو اور نماز میں متوجہ ہو جاؤ اور اگر کسی ایسے جلسے میں پہنچو جہاں لوگ باتیں کر رہے ہوں تو اُن کو سلام کرو۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں باٹے تو چاہیئے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ کہے **اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا**۔ نیز فرمایا کہ اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ **حَيَّاكَ اللہ یا سَلَام** تو تم اُس کے جواب میں کہو۔ **هَ اَنْتَ حَيَّاكَ اللہ یا سَلَام وَاَدْخِلْتَ دَارَ لِقَائِی**۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام اور مصافحہ کرو اور جب رخصت ہونے لگو تو ایک دوسرے کیلئے طلبِ منفعت کرو۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر میں پہنچے اور اپنے اہل و عیال کو سلام کرے تو اُس کے گھر میں برکت ہوگی اور فرشتوں کو اُس گھر سے اُنس ہو جائے گا۔

لے اللہ تعالیٰ کے

اللہ تعالیٰ کے سامنے کہے۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَائِرِ رُسُلِیْ** سے سوائے حضرت محمد کو نہ
ساتھ کہے۔ **هَ اَنْتَ حَيَّاكَ اللہ یا سَلَام** کہے اور اللہ تعالیٰ سے کہے۔
سوائے حضرت محمد کے۔ **سَلَامٌ عَلَیْکَ سَلَامٌ عَلَیْکَ**

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کوئی عورت کسی گروہ کے پاس پہنچے تو اُسے اُن لوگوں کو مخاطب کر کے علیکم السلام کہنا چاہیئے اور اگر مرد پہنچے تو اُسے اہل جلسہ کو مخاطب کر کے السلام علیکم یا سلام علیکم کہنا چاہیئے۔

بعض احادیث میں وارد ہے کہ چند قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ انہیں سلام نہ کرنا چاہیئے۔ (۱) یہودی (۲) آتش پرست (۳) عیسائی (۴) بُت پرست (۵) جو شخص پانچانے میں ہو (۶) جو سامنے شراب کا سامان لیئے بیٹھا ہو (۷) وہ شاعر جو شوہر دار اور عقیفہ عورتوں کی نسبت فحش باتیں کرتا ہو یا لغو اشعار کہتا ہو (۸) وہ لوگ جو ایک دوسرے کو ماں کی گالی دینا دل لگی سمجھتے ہوں (۹) جو شخص چوڑے شطرنج، سیف، تاش، جوا، یا اور اسی قسم کی بازیوں میں سے کسی طرح کا کھیل کھیلتا ہو (۱۰) جو شخص طنبورہ عود یا آلات رقص و سرود میں سے کوئی چیز بجاتا ہو (۱۱) وہ مرد جس کے ساتھ لوگ لواطہ کرتے ہوں اور کچھ اس کی پرواہ نہ کرے (۱۲) جو شخص مسلمانوں سے سود لیتا ہو (۱۳) جو فاسق و فاجر کھلے خزانے فسق و فجور کرتا ہو (۱۴) جو شخص نماز پڑھ رہا ہو۔

صحیح روایت میں وارد ہوا ہے کہ شطرنج کھیلنے والے کو سلام کرنا گناہ کبیرہ ہے اسی طرح جو شخص شراب پیتا ہے اس پر سلام کرنے کی ممانعت ہے۔

جو حدیثیں ممانعت سلام میں اوپر بیان ہوئیں عجب نہیں کہ ان کا یہ مطلب ہو کہ اس قسم کے لوگوں پر سلام کرنے کی کچھ زیادہ فضیلت نہیں بلکہ مراد ہو کہ اُن پر از روئے مہربانی و محبت کے یا اُن کی حرکاتِ ناشائستہ سے خوش ہو کہ سلام نہ کیا جائے کیونکہ بہت سی حدیثیں اس مضمون کی بھی وارد ہوئی ہیں کہ سب آدمیوں کو سلام کرنا اچھا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی جلسے سے اٹھے اور اہل جلسہ کو سلام کر کے رخصت ہو جائے تو اُس کے بعد اگر وہ لوگ نیک باتیں کرنے لگیں تو ثواب اُس شخص کو بھی ملے گا اور اگر بُری بُری باتیں کرنے لگیں تو اُس کا عذاب حاضرین ہی پر ہوگا اُس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھوٹے کو چاہیئے کہ بڑے کو سلام کرے۔ راستہ

چلنے والے یا آنے والے کو چاہیے کہ بیٹھے ہوؤں کو سلام کرے۔ چھوٹے گروہ کو چاہیے کہ بڑے گروہ کو سلام کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوار کو چاہیے کہ پیادہ کو سلام کرے اور شتر سوار کو چاہیے کہ شتر سوار کو سلام کرے اور کھڑے ہونے کو چاہیے کہ بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور گھوڑے پر سوار ہو اُسے چاہیے کہ خچر کے سوار کو سلام کرے۔

کئی معتبر حدیثوں میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جب ایک گروہ کا گزرو دوسرے گروہ کے پاس سے ہو اور اُن میں سے ایک شخص سلام کر لے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا۔ علیٰ ہذا القیاس اگر کوئی شخص ایک گروہ کو سلام کرے۔ اور اُن میں سے ایک شخص سلام کا جواب دیدے تو وہ سب کی طرف سے سمجھا جائے گا۔

حدیث حسن میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے۔ اور وہ جواب میں سلام دیا کرتی تھیں۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بڑھیا عورتوں کو سلام کیا کرتے تھے۔ جو ان عورتوں کو سلام کرنا مکروہ جانتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خوف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی آواز اچھی ہو اور اس طرح سلام کرنے کے ثواب سے گناہ زیادہ ہو۔ مگر اس قسم کی باتیں دوسروں کی تسلیم کے لیے فرمائی ہیں کیونکہ وہ حضرت خود اس قسم کی باتوں سے معصوم اور منزہ تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اور مجوس کو تم اول سلام مت کرو اور اگر وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں نہ علیکم کہدو۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ جب کوئی یہودی۔ نصرانی یا بُت پرست یعنی مشرک تمہیں سلام کرے تو جواب میں صرف علیکم کہدو۔

واضح ہو کہ جہاں اور سلام ہیں وہاں اجازت حاصل کرنے کا بھی سلام ہے اُس کی صورت یہ ہے کہ جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو سنت ہے کہ پہلے تین مرتبہ

باہر سے سلام کہیں اگر سلام کا جواب سنیں، تو اس گھر میں جائیں ورنہ باہر سے باہر واپس ہو جائیں اس سلام کا جواب کسی کے ذمہ واجب نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اجازت تین دفعہ مانگنی چاہیے کیونکہ پہلی مرتبہ میں تو سنتے ہی ہیں اور دوسری مرتبہ میں خیال کرتے ہیں کہ کس کی آواز ہے تیسری مرتبہ میں اگر اس کا آنا پسند کرتے ہیں تو اجازت دیدیتے ہیں اور اگر نہیں پسند ہوتا تو اس غرض سے چپ ہو رہتے ہیں کہ لوٹ جائے اور خدائے تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔
لَا يَأْتِيَنَّكَ الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَهُمْ غَيْرَ مُبِیْنٍ حَتَّىٰ تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ استیناس کے معنی ہیں زور سے پاؤں زمین پر مارنا اور سلام کرنا وغیرہ جس سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ کوئی آتا ہے۔

۲

مصافحہ یعنی ہاتھ ملانے کی معانقہ یعنی گلے ملنے کی اور بوسہ لینے اور دینے کی فضیلت اور ہر ایک کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو لوگ ایک جگہ موجود ہوں ان کا سلام تو مصافحہ کرنے سے پورا ہو جاتا ہے اور جو شخص سفر سے آیا ہو اس کا سلام گلے ملنے سے۔

معتبر حدیث میں حضرت ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ایک ہی کجاوے میں ہمسفر تھا سوار ہونے کے وقت پہلے میں کجاوے میں جا بیٹھا تھا اور بعد میں حضرت سوار ہوتے تھے اور جب دونوں ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتے تھے تو حضرت مجھے سلام کرتے تھے اور میرا حال اس طرح دریافت فرماتے تھے جس طرح وہ

لے لے ایمان والو سوائے اپنے مکانات کے اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک کہ استیناس نہ کرو اور گھر والوں کو سلام نہ کرو۔

لوگ جو مدت کے بدلے ہوں ایک دوسرے سے دریافت کیا کرتے ہیں اور جب اُترنے کا وقت ہوتا تو اول حضرت سبقت فرماتے اور جب دونوں زمین پر پہنچ لیتے حضرت سلام کرتے اور میرا حال اسی طرح دریافت فرماتے۔ میں نے عرض کیا یا بن رسول اللہ آپ یہ باتیں جس طرح کرتے ہیں اور لوگ جو ہمارے پاس رہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی اس طرح نہیں کرتا حضرت نے فرمایا شاید تو مصافحہ کرنے کا ثواب نہیں جانتا جتنی دیر دو مومن ملاقات اور مصافحہ میں مصروف رہتے ہیں اتنی دیر اُن کے گناہ اس طرح ان سے گرتے ہیں جس طرح درختوں سے پتے اور جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے خدائے تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر رکھتا ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر مصافحہ کرنے کے بعد اتنا فرق ہو کہ ایک درخت نرملہ کے گرد چکر لگائیں تب بھی نیا مصافحہ کریں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی شخص سے مصافحہ کرتے تھے تو جب تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ خود نہ ہٹاتا تھا آنحضرتؐ اپنا دست مبارک نہ ہٹاتے تھے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آپس میں مصافحہ کرو کہ مصافحہ کے سبب سینے سینے سے صاف ہو جاتے ہیں۔

دوسری حدیث میں اسحاق صراف سے منقول ہے کہ میں کوفہ میں تھا اور یہاں کے رہنے والے بہت سے شیعہ میرے پاس آتے جاتے تھے اور میں شہرت سے ڈرتا تھا میں نے اپنے غلام سے کہہ دیا کہ جو مومن مجھے دریافت کرتا ہوا آئے اس سے کہہ دیا کہ کہ یہاں نہیں ہے۔ اتفاق سے اُسی سال میں حج کو گیا اور جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو اُن حضرتؑ کا اپنے ساتھ پہلا سا برتاؤ نہ پایا۔ میں نے عرض کیا قربان جاؤں اس تغیر کا باعث کیا ہے؟ فرمایا وہی جو تیرا مومنوں کے ساتھ متغیر ہو جانے کا سبب ہے۔ میں نے عرض کیا قربان جاؤں میں تو مشہور ہو جانے سے ڈرتا تھا۔ ورنہ مجھے جتنی اُن سے محبت ہے خدا ہی خوب جانتا ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ اے اسحاق جب تیرے برادران ایمانی

تجربہ سے زیادہ ملنے کو آئیں تو اس امر سے رنجیدہ مت ہو کیونکہ جب کوئی مومن کسی برادر مومن سے ملتا ہے اور وہ اُن سے خوش ہو کر مرحبا کہتا ہے تو کہنے والے کے لئے قیامت تک مرحبا لکھی جاتی ہے اور جب وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر کے مصافحہ کرتے ہیں تو خدا نے تعالیٰ اُن پر رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے اُس کے حصے میں آتی ہیں جو دوسرے کو زیادہ دوست رکھتا ہے اور خود نظر رحمت سے اُنھیں دیکھتا ہے مگر نظر رحمت بھی اُسی پر زیادہ ہوتی ہے جو دوسرے سے محبت زیادہ کرتا ہے۔ اور جب معانقہ کی غرض سے ایک دوسرے کے گلے میں باہیں ڈالتے ہیں تو رحمت الہی اُن کو بالکل احاطہ کر لیتی ہے۔ اور اگر محض خوشنودی خدا کے لئے ملنے کھڑے ہوئے ہیں اور کوئی دُوبی غرض شامل نہیں ہے تو اُن کو منجانب اللہ خطاب ہوتا ہے کہ تمہارے سب کے سب گناہ بخش دیے گئے اب از سر نو عمل کرو۔ اور جب ایک دوسرے کی مزاح پُرسی اور باتیں کرتے ہیں تو فرشتے آپس میں کہتے ہیں کہ ہٹ جاؤ شاید یہ کچھ راز کی باتیں کریں کیونکہ خدا خود ان کے حق میں ستارہ ہے۔

اسحاق کہتا ہے کہ میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ تو ایسے وقت میں ہم جو جو باتیں کریں وہ تو نہ لکھی جاتی ہوں گی؟ یہ سُن کر حضرت نے بلند آواز سے آہ سرد کھینچی اور اتنا روئے کہ آنسو خوارہ مبارک سے دھلک کر ریش اقدس سے ٹپکنے لگے اور فرمایا کہ اے اسحاق خدا نے تعالیٰ نے مومنوں کی تعظیم کے سبب سے فرشتوں کو یہ حکم دیا ہے کہ جب دو مومن آپس میں ملاقات اور باتیں کریں تو اُن کے پاس سے ہٹ جاؤ تو گو اس وقت فرشتے نہ لکھتے ہوں مگر خداوند کرم تو اُن کی کل کیفیت سے آگاہ ہے۔ خفیہ سے خفیہ راز اور پوشیدہ بات حتیٰ کہ جو دلوں اور سینوں میں محفوظ ہیں اُس پر سب روشن ہیں تو ایسے میں جو باتیں وہ کریں گے تو کیا اُسے خبر نہ ہوگی۔

اے اسحاق خدا سے اس طرح دُرگو یا کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے اور وہ تجھے اگر تیرا یہ گمان ہے کہ وہ تجھے نہیں دیکھتا تو تو کافر ہے اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ وہ تجھے دیکھتا ہے اور پھر تو اپنے گناہوں کو مخلوق سے تو چھپاتا ہے اور اُس کے سامنے علی الاعلان کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ تو اُسے اُس کے ادنیٰ کو خدوں سے بھی کم جانتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے آپس میں مصافحہ کرنے کا اتنا ہی ثواب ہے جتنا راہِ خدا میں جہاد کرنے کا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کی ملاقات کے ارادے سے جائے بشرطیکہ اُس کا حق بھی پہچانتا ہو تو خدائے تعالیٰ ہر قدم پر ایک ایک نیکی اُس کے نامہ اعمال میں لکھتا ہے۔ ایک ایک گناہ محو کرتا ہے اور ایک ایک درجہ اُس کے لئے بڑھاتا ہے اور جس وقت یہ شخص اُس مومن کے دروازے کو کھٹکھٹاتا ہے تو آسمان کے دروازے اُس کے لئے کھل جاتے ہیں اور جب دونوں آپس میں ایک دوسرے سے مصافحہ یا معافہ کرتے ہیں تو خدائے تعالیٰ نظر رحمت اُن کی طرف کر کے فرشتوں سے یہ فخر و مباہات ارشاد فرماتا ہے کہ میرے ان دونوں مومن بندوں کو دیکھو جو صرف میری خوشنودی کے لئے ایک دوسرے سے ملے ہیں اور میری رضا کے لئے ایک دوسرے کے دوست ہیں پس مجھ پر لازم ہے کہ اُن پر اس وقت کے بعد کوئی عذاب نہ کروں بعد ملاقات جب وہ مومن واپس جاتا ہے تو بہت سے فرشتے اُس کے ساتھ جاتے ہیں جو گنتی میں اُس کی سانس اور اس کے قدموں اور اُس کی باتوں کے برابر ہوتے ہیں اور دوسرے دن اُسی وقت تک دُیاد و آخرت کی بلاؤں سے محفوظ کرنے کے لئے اُس کے ساتھ رہتے ہیں اور اگر وہ اس اثنا میں مرجائے تو قیامت کے حساب سے نجات پاتا ہے اور اگر وہ دوسرا مومن جس کے پاس یہ شخص گیا ہے اس کا حق شناس ہے اور اُس کی حرمت سے آگاہ ہے تو اس کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم شیعوں کی پیشانیوں میں ایک نور ہے جس نور کے سبب تم کو اہل دنیا پہچان لیتے ہیں جب تمہاری آپس میں ملاقات ہو تو ایک دوسرے کی پیشانی پر بوسہ دیا کرو۔

دوسری حدیث حسن میں فرمایا کہ کسی شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینا نہ چاہیے سوائے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے سر اقدس اور دست مطہر کے یا اس شخص کے جس کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دینے سے خود جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کا سر مبارک یا دست مطہر مراد ہو اور اس کے یہ معنی سمجھ میں آتے ہیں کہ اس بات کا اشارہ ائمہ معصومین صلوات علیہم اجمعین کی طرف ہے اور ظاہر اور سادات و علما بھی اس میں شامل ہیں تاکہ لوگ سادات کی تعظیم و خضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے فرزند کے سبب سے کریں اور علما کی آنحضرت کے دین کے مروج اور علوم

کے محافظ ہونے کے سبب سے۔ مگر احتیاط اس میں ہے کہ سوائے دستِ مبارک آنحضرت یا امام کے اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا نہ چاہیے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے پیغمبر یا وصی پیغمبر کے اور کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا مناسب نہیں۔ صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے کسی عزیز قریب کا اس کی قربت کے سبب سے بوسہ لے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

برادرانِ ایبانی کے رخساروں کا بوسہ لینا چاہیے۔ اور امام علیہ السلام کی پیشانی کا دونوں آنکھوں کے درمیان۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دہن کا بوسہ سوائے اپنی بی بی اور بچوں کے اور کسی کا نہیں لیا جائے یعنی نامحرم کا بوسہ لینا جائز نہیں ہے۔

۳

مجالس اور محافل میں بیٹھنے کے آداب

منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کو یہ وصیت فرمائی کہ آٹھ آدمیوں کو اگر ذلت پہنچے تو انھیں اپنے آپ کو ملامت کرنا چاہیے۔ اول جو شخص کسی کے ہاں دعوت میں بلا طلب چلا جائے۔ دوسرے وہ شخص جو صاحب خانہ پر حکومت کرے تیسرے وہ شخص جو اپنے سے بھلائی کا طالب ہو۔ چوتھے وہ شخص جو بخیلوں اور لیٹوں سے بذل و احسان کی امید رکھتا ہو۔ پانچویں وہ شخص جو دو آدمیوں کی بات میں بغیر ان کی اجازت کے دخل دے۔ چھٹے وہ شخص جو بادشاہ کا استخفاف کرے۔ ساتویں وہ شخص جو محفل یا مجلس میں کسی ایسی جگہ جا بیٹھے جو اس کے نمایان نشان نہ ہو۔ آٹھویں وہ شخص جو ایسے شخص سے باتیں کرتا ہو جو اس کی طرف توجہ نہ کرے۔

حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص میں یہ تین خصلتیں مجھوٹا یا فرداً فرداً نہ ہوں اور وہ صدر مجلس میں بیٹھے وہ احمق ہے۔ اول جو کچھ اس سے دریافت کر لے اس کا جواب دے سکے۔ دوسرے جب اور لوگ حق کے بیان سے عاجز ہوں تو وہ

پورا پورا بیان کر سکے۔ تیسرے معاملات میں ایسی رائے دے سکے کہ اُس رائے پر چلنے والوں کے لیے بہتری ہی بہتری ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ کسی مجلس میں بیٹھا ہو تو مومن کو اُن سب کے پیچھے بیٹھنا چاہیے کیونکہ لوگوں کے سروں پر سے پھلانگتے ہوئے صدر مجلس کی طرف جانا کمی عقل کی علامت ہے۔

بند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مفصل ذیل باتیں تواضع اور فرد تنی کی علامتوں میں داخل ہیں۔ اول محفل یا مجلس میں جس درجہ پر بیٹھنے کے لائق ہو اُس سے کمتر درجے پر بیٹھ جانا۔ دوسرے ہر شخص کو سلام کر لینا۔ تیسرے لڑائی جھگڑوں سے باز رہنا ہر حید حق کا طرفدار ہو۔ چوتھے اپنی پرہیزگاری و نیکی کی تعریف کا لوگوں سے اُمیدوار نہ ہونا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب لوگ کسی جلسے میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہوں اور کوئی شخص پہنچے اور ان لوگوں میں سے کوئی صاحب اُس کو بلائیں اور اُس کے بیٹھنے کے لئے جگہ کشادہ کریں تو مناسب ہے کہ اُس جگہ جا بیٹھے کیونکہ یہ ایک عزت ہے جو اُس کے برابر مومن نے اُس کے واسطے کی ہے اور اگر کوئی نہ بلائے اور نہ جگہ خالی کرے تو جہاں جگہ مل سکے وہیں بیٹھ جانا مناسب ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی کے گھر آئے اُس کے لئے مناسب ہے کہ صاحب خانہ جس جگہ اُسے بیٹھنے کو حکم دے وہیں بیٹھ جائے کیونکہ صاحب خانہ اپنے گھر کی نیکی و بدی سے خوب واقف ہوتا ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ شارع عام پر ہرگز ہرگز نہ بیٹھو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کسی شخص کے لئے لوگوں کے درمیان ران کھول کر بیٹھنا مناسب نہیں ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مذکور ہے کہ جو شخص اپنے مرتبے سے کم درجہ پر بیٹھ جائے گا۔ جب تک اُس جگہ سے نہ اٹھے گا۔ خدا اور اُس کے فرشتے برابر اُس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ جب

کسی مٹل میں جاتے تھے تو جو مقام دروازے سے زیا د قریب ہوتا تھا وہیں بیٹھ جاتے تھے۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ اکثر رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے گھر میں بھی دروازے کے قریب اور رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نشست کے تین طرز اختیار کرتے تھے کبھی تو زانو زمین سے اٹھا کر کھڑے کر لیتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو زانو کے ارد گرد لاکر ایک ہاتھ کا پہنچا دوسرے ہاتھ سے پکڑ لیتے تھے۔ اور کبھی کبھی دو زانو بیٹھتے تھے جس طرح نماز میں بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کے بیٹھتے تھے مگر چار زانو کبھی نہ بیٹھتے تھے۔

روایت حسن میں ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو اس طرز سے بیٹھ دیکھا کہ اُن حضرت کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں کی ران پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی کہ لوگ اس طرز نشست کو اچھا نہیں جانتے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ وضع نشست خود پروردگار عالم کی ہے حضرت نے فرمایا کہ میں تکمان کے سبب اس طرح بیٹھ گیا ہوں مگر خدا کو کبھی نہیں ہوتی نہ اُس کو اونگھ آتی ہے نہ نیند نہ اُس کے لئے جسم ہے اور نہ بیٹھنا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ دامنا پاؤں بائیں ران پر رکھا ہوا تھا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو لوگ ایک جگہ گرمی کے موسم میں بیٹھے ہوں ضرور ہے ان میں سے ہر ایک اپنے ہر طرف تھمنا ایک ایک بانٹ کا فاصلہ چھڑ کر بیٹھے تاکہ لوگوں کو گرمی سے تکلیف نہ پہنچے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تنگ جگہ میں چار زانو بیٹھے اسے آدمی نہ سمجھو۔ کئی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ اعتبار عربوں کی دیوار ہے۔ اختیار اُسے کہتے ہیں کہ زانو زمین سے اٹھا کر زانو اور پیٹھ کے ارد گرد ایک کپڑا باندھ کر بیٹھیں یا ہاتھوں کو زانو کے گرد لاکر ایک ہاتھ سے

دوسرے ہاتھ کو پکڑ لیں جبکہ اوپر بیان ہو چکا ہے اور مطلب اس سے یہ ہے کہ عرب لوگ صحراؤں میں اور ایسے مقامات میں جو دیوار کے قریب نہیں ہوتے اس طرح بیٹھتے ہیں تاکہ اس طرح کی نشست دیوار سے لگ کر بیٹھنے کا کام دے۔

حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگوں نے آنحضرتؐ سے احتیاء کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ستر نمایاں نہ ہونو کچھ مضائقہ نہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مرد کے لئے کعبۃ اللہ کے برابر احتیاء جائز نہیں ہے۔

(۴)

صاحب خانہ کو اپنے گھر آنیوالے سے برتاؤ کرنے چاہئیں اُن کے آداب

حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے دینی بزرگی کے اور کسی طرح کسی کے واسطے تعظیم کے لئے اٹھنا مکروہ ہے یعنی عالم کی اُس کے علم کے سبب اور نیک و پرہیزگار آدمی کی اُس کے تقویٰ اور پرہیزگاری کے باعث تعظیم جائز ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کے گھر آئے صاحب خانہ پر اُس کا حق یہ ہے کہ وہ اُس کے آنے اور پھر گھر سے جانے کے وقت تھوڑی تھوڑی دور ساتھ چلے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کے گھر آئے تو جب تک وہ وہاں سے بجائے صاحب خانہ پر حاکم ہے اور جو کچھ وہ حکم دے صاحب خانہ کو اُس کی اطاعت کرنی چاہیے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن کسی مومن کے لئے کوئی تحفہ لائے مثلاً کوئی تکیہ یا کچھ نایاب کوئی لباس یا کوئی کھانے پینے کی چیز یا کوئی مومن کسی مومن کو سلام ہی کرے تو بہشت ان چیزوں کا معاوضہ دینے کے لئے قریب ہوتی ہے۔ اُس وقت خدا اُسے تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی ہے کہ میں نے اہل بہشت کا کھانا سوائے پیغمبروں اور اُن کے وصیوں کے اور اہل دنیا پر حرام کر دیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا بہشت کو علم ہوگا کہ آج تو مومنین کے تحفوں کا بدلا دیدے اُس وقت غلمان اور حوریں بہشت سے بڑے بڑے خوان جن پر موتیوں

کی جھال لگے ہوئے خوان پوش پڑے ہوں گے لے کر نکلیں گے اور میدان حشر میں اُن لوگوں کے پاس لائیں گے۔ اُن بیچاروں کی عجب کیفیت ہوگی ایک طرف تو جہنم اور اُس کے عقوبات پیش نظر ہوں گے اور دوسری طرف بہشت اور اُس کے نعمات سچو اس باختہ ہوں گے اور عقل مسلوب نچوان سامنے آئیں گے مگر کچھ نہ کھائیں گے تب ایک منادی عرش کے نیچے سے ندا کرے گا کہ خدائے تعالیٰ نے اُس شخص پر جہنم قطعی حرام کی ہے جس نے بہشت کے کھانے میں سے کچھ بھی کھا لیا اس وقت ہاتھ بڑھا کر کھائیں گے۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ دو شخص جناب امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ کے مکان پر آئے۔ حضرت اُنے ہر ایک کے لیے ایک ایک بچہ بنا بچا دیا ایک تو اُس بچہ نے پر بیٹھ گیا مگر دوسرے نے اپنے بچہ نے پر بیٹھنے سے انکار کر دیا۔ حضرت اُنے اُس سے فرمایا کہ بیٹھ جا۔ کیونکہ جب عزت دی جاتی ہے تو اُس سے سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کرتا بعد اُس کے فرمایا کہ جب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کا حکم ہے کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو تم بھی اُس کی عزت کرو۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں کا حق سوائے منفق کے اور سب جانتے ہیں۔
اول - سفید ریش والا بڑھا مسلمان -

دوسرے - حافظ قرآن یا معنی قرآن کا جاننے والا -

تیسرے - امام عادل -

تیز فرمایا کہ بڑھوں کی تعظیم خدا کی تعظیم ہے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس کی لوگ عزت کریں اُس کی عزت کو قبول کرنا چاہیئے۔ عزت سے سوائے گدھے کے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

کئی حدیثوں میں آیا ہے کہ لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ وہ کونسی عزت ہے جس کو رو نہ کرنا چاہیئے؟ فرمایا وہ عزتیں اس قسم کی ہیں جیسے کسی کے لئے بیٹھنے کو جگہ کر دینا یا عطر وغیرہ پیش کرنا۔ یا بیٹھنے کے لئے کوئی چیز بچھا دینا اور اسی طرح کے امتیازات۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقول ہے کہ کسی شخص کی ایسے طور سے خاطر مشکرو کہ اُسے ویسی ہی تمہاری خاطر کرنی دشوار ہو جائے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے ایک گروہ کی خدمت کرے خدا نے تعالیٰ اُسے بہشت میں اُن کی تعداد کے مطابق غلمان عطا فرمائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی جو اُس کے پاس آئے عزت کرے تو ایسا ہی ہے جیسے اُس نے خدا کی عزت کی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بعض ہر مہربانی کے جو کوئی شخص اپنے برادر مومن کے ساتھ برتے گا خدا نے تعالیٰ اس کو بہشت میں جو دیں اور غلمان عنایت فرمائے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو اپنے برادر مومن کا مہربانی کی باتوں سے اکرام کرے یعنی نرمی سے اُس سے بات کرے اور اُس کا غم دور کر دے تو جب تک وہ اس قسم کے اکرام میں مصروف رہے گا خدا نے تعالیٰ کی رحمت برابر اُس کے شامل حال رہے گی۔

۵

وہ جلسے اور صحبتیں جن میں جاننا روا ہے اور وہ لوگ جن کے

پاس بیٹھنا اُٹھنا مناسب ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُس شخص کی پیروی کرو جو تم کو رُلا رُلا دے مگر تمہارا خیر خواہ ہو اور اُس شخص کے کہنے پر تم چلو جو تم کو ہنسنا ہو مگر فریب دینا چاہتا ہو۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ پہلے سمجھ لو کہ تم کس سے باتیں کرتے ہو اور کس کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہو کیونکہ ہر شخص کو موت کے وقت اُس کے ہم نشین دکھائے جاتے ہیں اگر ان کا چال چلن اچھا ہوتا ہے اور وہ نیک ہوتے ہیں تو اُسے خوشی ہوتی ہے اور اگر ان کا چال چلن بد ہوتا ہے تو اُسے رنج ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے بھائیوں میں سب سے بہتر اُس سے جانتا

ہوں جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کر دے۔ یہ بھی فرمایا کہ پرانے دوستوں کی محبت لازم سمجھو اور نئے دوستوں کی صحبت سے دُرتے رہو کیونکہ وہ اپنے عہد کو وفاداری سے نہیں نباہتے۔ اور تمام آدمیوں سے خواہ تمہارا کسی پر کتنا ہی اعتبار ہو بدگمان ضرور رہو۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ اُن مقامات سے جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ ہو اور اُن صحبتوں سے جن کی نسبت لوگ بدگمانیاں کرتے ہوں بہت اجتناب کرو کیونکہ بدہم نشین اپنے دوست کو فریب دیتا ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بدکاروں کے پاس بیٹھا اُٹھتا ہو وہ تہمت کا زیادہ سزاوار ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص مقام تہمت میں ہو اور لوگ اُس کی نسبت بدگمانی کریں تو اُسے اپنے آپ کو ملامت کرنی چاہیے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ شک اور تہمت کے موقعوں سے بچو۔ مناسب نہیں ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ بھی راستے میں کھڑا ہو کیونکہ سب راہ گیر یہ نہیں جان سکتے کہ یہ اس کی ماں ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ بد مصاحبت اخلاق میں سرایت کر جاتی ہے اور بدہم نشین موجب ہلاکت ہوتا ہے اس لئے تم غور کرو کہ تمہارے ہم نشین کیسے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نیک لوگوں کے ساتھ نیک لوگوں کی دوستی موجب ثواب ہے اور نیک لوگوں کے ساتھ بدوں کی دوستی نیک لوگوں کے لئے باعث فضیلت ہے۔ اور نیک لوگوں کے ساتھ بدوں کی دشمنی نیک لوگوں کی زینت ہے اور بد لوگوں کے ساتھ نیکوں کی دشمنی بدوں کے لئے موجب خوارگی ہے۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ پانچ قسم کے آدمیوں کے ساتھ ہرگز ہرگز مصاحبت و رفاقت نہ کرنی چاہیے۔ اول جھوٹے کے ساتھ کہ اس کی مثال سراب جیسی ہے کہ وہ اپنے جھوٹ سے ہمیشہ تمہیں دھوکا دے گا اور اکثر تبعید کو فریب دکھائے گا۔

اور قریب کو بعید۔ دوسرے فاسق کے ساتھ۔ کہ وہ تم کو ایک خوراک کھانے یا اس سے بھی کم کے عوض دوسروں کے ہاتھ بیچ دے گا۔ تیسرے بخیل کے ساتھ کہ وہ سخت سے سخت ضرورت میں بھی اپنے مال سے تمہاری امداد نہ کرے گا۔ چوتھے احمق کے ساتھ کہ اگر وہ تمہیں نفع بھی پہنچاتا چاہے کاتواٹا نقصان ہی پہنچائے گا۔ پانچویں اُس شخص کے ساتھ جو قاطع رحم ہو کیونکہ خدائے تعالیٰ نے ایسے شخص پر قرآن مجید میں تین جگہ لعنت فرمائی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے زیبا نہیں ہے کہ کسی بدکار یا احمق یا جھوٹے کو اپنا بھائی یا دوست بنائے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ تین قسم کے آدمیوں کی ہم نشینی دل کو مُردہ کر دیتی ہے۔ اول کمینے یا ادنیٰ درجے کے لوگ، دوسرے عورتیں تیسرے اُمراء۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے یہ کہا کہ اپنے دوستوں سے زیادہ میں جمل مت کرو کہ وہ میل جول آخر باعث جدائی ہو جاتا ہے اور اُن سے الگ بھی مت رہو کہ یہ موجب دُلت ہے نیکی اس شخص کے ساتھ کرو جو اُس کا خواہاں ہو۔ اور جس طرح سے بھڑیے بکری میں دوستی نہیں ہے اُسی طرح نیکوں اور بدوں میں دوستی نہیں ہو سکتی۔ اور جو شخص رال کے پاس جائیگا وہ ضرور اُس کو چپٹ جائے گی۔ اسی طرح جو شخص بدکاروں کی صحبت میں بیٹھے گا اُن کی بدیاں ضرور سیکھے گا۔ جو شخص لوگوں سے لڑے گا گالیاں ضرور سُنے گا۔ جو شخص کسی بد جلسے میں بیٹھے گا اُسے تہمت ضرور لگائی جائے گی۔ جو شخص بد ہم نشین کے پاس بیٹھے گا وہ ہرگز بدی سے محفوظ نہ رہے گا اور جو شخص اپنی زبان کی نگہداشت نہ کرے گا وہ ہمیشہ پشیمان ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بدعتی لوگوں کی مصاحبت و ہم نشینی سے گریز کرو ورنہ لوگ تم کو بھی ویسا ہی سمجھیں گے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے دوست اور صاحب کے دین پر ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ احمق سے دوستی مت کرو کہ جس وقت تم اُس سے زیادہ خوش

ہو گے قریب ہے کہ اُسی وقت وہ تمہیں رنجیدہ کر دے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ سب سے دانا وہ شخص ہے جو جاہلوں کی صحبت سے بھاگے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی برا درمومن کو کوئی بُرا کام کرتے دیکھے اور اُس کا روکن بھی اُس کے اختیار میں ہو اور پھر نہ روکے تو اُس نے دوستی اور برادری میں خیانت کی۔ اور جو شخص احمق کی مصاحبت سے پرہیز نہ کرے اُس میں بہت جلد اُس کے اخلاق سرایت کر جائیں گے۔

حضرت امیر المؤمنین صدقات اللہ علیہ والہ نے فرمایا کہ تمہارے مصاحبوں میں سب سے بدتر وہ ہے جو گنہ کی باتوں کو تمہاری نظر میں اچھا کر دکھائے۔ یہ بھی فرمایا کہ بدوں کی ہم نشینی سے نیکوں کے بائے میں بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کی مصاحبت سے تمہیں دینی نفع نہ پہنچے اُس کی حالت کی طرف توجہ اور اُس کی صحبت کی رغبت مت کرو۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہوتی ہیں۔ اول بے وفا سے محبت کرنا۔ دوسرے ایسے شخص کے ساتھ نیکی کرنا جو احسان نہ مانے۔ تیسرے ایسے شخص کو علم سکھانا جو توجہ نہ کرے۔ چوتھے راز ایسے شخص سے کہہ دینا جو اُس کی حفاظت نہ کرے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ عالم کی صحبت میں کوڑے پر بیٹھنا جاہل کی صحبت میں اعلیٰ درجے کے فرش پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ ہم کن لوگوں کی ہم نشینی اختیار کریں؟ فرمایا ایسے لوگوں کی جن کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے جن کی باتوں سے تمہارا علم بڑھے اور جن کے افعال سے عقبیٰ کی طرف تمہارا میلان زیادہ ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ دین داروں کے پاس بیٹھنا دنیا و آخرت دونوں جہاں کی بزرگی ہے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص پر مجھے بھروسہ ہو اُس کے پاس ایک

دفعہ بیٹھنا میرے نزدیک ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ امیروں کے پاس مت بیٹھو کیونکہ جب کوئی بندہ خدا اُن کے پاس اول جا کر بیٹھتا ہے تو گو وہ یہ جانتا ہو کہ خدا نے مجھے بہت سی نعمتیں دے رکھی ہیں مگر ابھی وہاں سے اُٹھنے نہیں پاتا کہ یہ گمان پیدا ہو جاتا ہے کہ خدا نے مجھے کچھ بھی نہیں دیا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ چار چیزیں دل کو مُردہ کر دیتی ہیں۔ اول گناہ پر گناہ کرنا۔ دوسرے غمخواریوں کے ساتھ زیادہ باتیں کرنا۔ تیسرے احمقوں سے جھگڑنا کہ تم ایک بات کہو اور وہ دوسری کہے اور حق کو ماننے۔ چوتھے مُردوں کے ساتھ ہنسنی کرنا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مُردے کون؟ فرمایا وہ اُمراء جو خدا کو بھُول گئے ہوں۔

منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنی اولاد سے فرمایا کرتے تھے کہ دیندار اور خدا شناس لوگوں کی صحبت میں بیٹھو اور اگر ایسے لوگ میسر نہ ہوں تو اوروں کی صحبت سے تنہائی بہتر اور موجب سلامتی ہے اور اگر چار و ناچار اُن لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا ہی پڑے تو بامروت لوگوں کے پاس بیٹھو کہ وہ اپنے جلسوں میں فحش نہیں کہتے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو اپنے باپ کے مصاحبوں کی عزت و حفاظت کرنا لازم و مناسب ہے کیونکہ اُن کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسے اپنے باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت لقمان اپنے بیٹے سے فرمایا کرتے تھے کہ جن صحبتوں میں تم بیٹھنا چاہو پہلے بنظر بصیرت اُن کو دیکھو اگر اُن میں کوئی گروہ خدا کا یاد کرنے والا ہے تو تم اُن کے پاس بیٹھو کیونکہ بصورت تمہارے عالم ہونے کے تمہارے علم سے اُنہیں نفع پہنچے گا اور اُن کے پاس تمہارے بیٹھنے سے اُن کا علم بڑھ جائے گا اور بصورت جاہل ہونے کے تمہیں اُن سے حاصل ہوگا اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر رحمت نازل کرے اور تم بھی اُس میں شریک ہو۔ اور اگر اُن میں سے کوئی ایسا گروہ ہے جو خدا کو یاد نہیں کرتا اُن کے پاس مت بیٹھو کیونکہ بصورت تمہارے عالم ہونے

کے اُنہیں تمہارے علم سے کچھ نفع نہ ہوگا اور بصورتِ جاہل ہونے کے تمہاری جہالت اور بُرہ جابائے گی اور ممکن ہے کہ خدا اُن پر کوئی عذاب نازل کرے اور تم کو بھی اُس میں شریک کرے۔
حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُس گروہ میں جہاں خدائے تعالیٰ کو یاد کرتے ہوں جانا لازم ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ قدیم زمانے کے دانا یہ کہہ گئے ہیں کہ اپنے گھر سے دوسرے کے گھر جانے کے لیے ان دس اسباب میں سے کوئی ایک سبب ہونا چاہیے۔
اول حج و عمرہ ادا کرنے کے لیے خدا کے گھر جانا دوسرے دینی بادشاہوں کے گھر جانا کہ اُن کی اطاعت خدا کی اطاعت سے ملی ہوئی ہے۔ اُن کا حق واجب ہے۔ اُن کی اطاعت کا نفع بہت بڑا ہے اور اُن کی مخالفت کا ضرر بہت سخت ہے۔ تیسرے دینی و دنیوی علوم حاصل کرنے کے لیے علما کے گھر جانا۔ چوتھے صاحبانِ جود و بخشش کے گھر جانا جو اپنا مال ثوابِ آخرت کی اُمید پر خرچ کرتے ہوں۔ پانچویں اُن احمقوں کے گھر جانا جن کے (بہ سببِ حادثاتِ زمانہ) لوگ محتاج ہو جاتے ہیں اور اپنی حاجتیں اُن کے پاس لے جاتے ہیں۔ چھٹے حصولِ عزت و رفعتِ حاجت کے لئے بڑے آدمیوں کے گھر جانا۔ ساتویں معاملات میں مشورہ کرنے کے لیے اُن لوگوں کے پاس جانا جن کی رائے پر لوگوں کو بھروسہ ہو اور جن کی مسامت و استقلال سے لوگوں کو نفع کی اُمید ہو۔ آٹھویں براہِ ارمانِ ایمانی کے گھر اس غرض سے جانا کہ اُن سے بددعا و جھٹلائی ان کا حق لازم ہے۔ نویں دشمنوں کے گھر اس لئے جانا کہ میل جول سے اُن کا ضرر دور ہو اور رفت و مدارات سے اُن کی عداوت جاتی ہے۔ دسویں ایسی صحبت میں جانا جہاں کی مدافعت سے آدابِ محبت حاصل ہوں۔ اخلاق درست ہوں۔ اور اُن سے باتیں کرنے سے انس پیدا ہو۔

(۶)

پھینکنے، ڈکار لینے اور تھوکنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمان کا حق مسلمان بھائی پر یہ ہے کہ جب اُس سے ملے سلام کرے اور جب بیمار ہو تو اُس کی عبادت کرے پیٹھ پیچھے اُس کا

خیر خواہ ہے اور جب وہ چھینک لے تو اُس کے حق میں دُعا کرے۔

لازم ہے کہ چھینک لینے والا یہ کہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَوْ شِئْتَ لَهٗ اٰوْر دوسرے لوگ اُس کے حق میں یہ کہیں یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ اُن کے جواب میں کہے یٰہٰدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصَلِّ بِاَلْکُمُ۔**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص چھینک لے تو تم اُس کو دُعا دو گو اُس کے اور تمہارے بیچ میں دریا اور ندی ہی کیوں نہ عامل ہو۔
صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کا منہ شیطان کا پھاہک ہے اور چھینک خداوند عالم کی طرف سے ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس حالت میں آدمی صبح و تندرست ہوتا ہے اُس پر خدا نے تعالیٰ کی طرف سے بہت سی نعمتیں ہوتی ہیں مگر وہ اُن نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا بھول جاتا ہے اس سبب سے خدا نے تعالیٰ ہوا کو حکم دیتا ہے کہ اُس کے بدن میں دوڑتی پھرے اور ناک سے نکل جائے یہی وجہ ہے کہ اس حالت میں خدا نے تعالیٰ کی حمد مقرر کی گئی ہے کیونکہ یہ حمد اُن نعمتوں کا شکریہ اور اُس بھول کی تلافی ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا چھینک بہت ہی اچھی چیز ہے بدن کو نفع پہنچاتی ہے اور خدا کو یاد دلاتی ہے۔

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص چھینک لے تو یہ کہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰہْلِ بَیْتِہٖ۔**

دوسری حدیث میں انھیں حضرت نے فرمایا کہ جب کسی شخص کو چھینک آئے تو پاس بیٹھنے والے اور آواز سننے والے اُس سے کہیں۔ **یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ اُن کے جواب میں کہے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ یَرْحَمُکُمُ۔**

لے حمد اُس خدا کے جسے جو تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں (یہ حمد بطور اظہارِ تشکر ہے) سے خدا تم پر رحم کرے ۳۔ اللہ تم کو ہدایت کرے اور تمہاری حالت بہتر کرے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا چھینک لینے والا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوْ شَوْبُکَ لَہُ اور دوسرے اُس سے کہیں یَرْحَمُکُمُ اللّٰہُ اور وہ جواب میں کہے سَلِّیْ عَلَیْکُمْ اللّٰہُ لَکُمْ وَ لَنَا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک نابالغ لڑکا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس بیٹھا تھا اُسے چھینک آئی اور اُس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے چھینک لی تو فرمایا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" پھر ناک پر انگلی رکھ کر فرمایا سَلِّیْ عَلَیْکَ اَنْتَیْ لِلّٰہِ رَعْنَادٌ اِخْرًا۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص چھینک لینے کے بعد یہ کہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اُسے کانوں اور دانتوں کا درد کبھی نہ ستائے گا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی کی چھینک کی آواز سُن کر خدا کی تعریف کرے اور پیغمبر اور اُن کے اہل بیت پر درود بھیجے تو وہ آنکھوں اور دانتوں کے درد سے محفوظ رہے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ اگر چھینکنے والے کے اور تمہارے درمیان ایک دریا حاصل ہو تو بھی حمد خدا وغیرہ کہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کان اور دانتوں کے درد کے دفعیہ کے لئے جب چھینک آئے الحمد للہ کہو۔ ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک عیسائی نے چھینک لی حضرت نے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فرمایا۔ دوسری حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب مسلمان چھینک لے کر کسی سبب سے چُپ رہ جاتا ہے تو فرشتے اُس کی طرف سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ دیتے ہیں اور اگر وہ خود اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے اُس سے یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ کہتے ہیں۔ نیز فرمایا کہ بیمار کا چھینک لینا اُس کی تندرستی کی علامت اور جسم کی راحت کا موجب ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھینکیں جسم کو نفع دیتی ہیں جب تک

تین سے زیادہ نہ ہوں اور اگر تین سے زیادہ آئیں تو پھر داخل مرض ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص چھینکے اور ناک پر ہاتھ رکھ کر یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کَثِیْرًا کَمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَآلِہِ وَسَلَّمَ اُس کی ناک کے بائیں نٹھنے سے ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا ایک پر وار جانور نکل کر عرش کے نیچے جا پہنچتا ہے اور قیامت تک اُس کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس شخص کو چھینک آئے وہ سات دن تک مرنے سے مامون رہتا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کئی روایتوں میں منقول ہے کہ چھینک اس بات کی تصدیق کرتی ہے جس کے منقل واقع ہوا اور اس بات کی سچائی کی علامت بھی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو مناسب ہے کہ کلمہ کی انگلی ناک پر رکھ کر یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہِ الطَّاهِرِیْنَ رَغَمَ اللّٰہِ اَنْفِیْ رَعْبًا دَاخِرًا مَّا عَزَا غَیْرَ مُسْتَشْفِیٍّ وَارْمُسْتَحَبٍّ اور جب کوئی دوسرا چھینکے تو تین مرتبہ تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے اور اگر اس سے زیادہ چھینکیں آئیں تو شَفَاکَ اللّٰہُ کہے یہ بھی فرمایا کہ مرد مومن چھینک لے تو یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہو اور زن مومنہ کے لئے شَفَاکَ اللّٰہُ اور بچے کے لئے رَزَعُکَ اللّٰہُ بیمار کے لئے شَفَاکَ اللّٰہُ کافر کے لئے هَذَاکَ اللّٰہُ اور پیغمبر یا امام کے لئے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ اور کسی اور کے جواب میں یَغْفِرُ اللّٰہُ نَاوَلِکُمْ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بہت سی چھینکیں آنا پانچ قسم کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ اول جذام۔ دوسرے لقوہ۔ تیسرے آنکھوں میں پانی اترنا۔ چوتھے تھنوں کا خشک اور سخت ہو جانا۔ پانچویں آنکھوں میں پر وال پڑنا اور اگر یہ منظور ہو کہ

سنة خدا نے تعالیٰ پروردگار مخلوقات کا بہت بہت شکر ہے جس کا وہ مستحق ہے اور رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور انکی آل پر خدا کا درود اور سلام ہو ۱۰۔ اس خدا کا شکر ہے جو مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے اور محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پاک پر خدا کی رحمت ہو میں خدا کے سامنے جس سے زیادہ ذلیل و بیست اور بزدل ہوں اور اس بات کے انہار میں مجھے کوئی نرم یا ناتواں شرف نہیں ہے ۱۲۔ خدا مجھے عافیت دے ۱۳۔ خدا تجھے بڑھائے ۱۴۔ خدا تجھے تھوڑے ۱۵۔ خدا تجھے بہت کرے ۱۶۔ خدا تجھے بہت رحمت نازل کرے ۱۷۔

چھینکیں کم ہو جائیں تو چھ رتی روغن مروہ ناک میں ٹپکالیں۔ راوی حدیث کہتا ہے کہ میں نے پانچ دن ایسا ہی کیا چھینکیں بند ہو گئیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی کو پانخانے میں چھینک آئے تو اسے چاہیئے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دل میں کہہ لے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اُن حضرت کی مراد یہ ہو کہ چپکے چپکے کہہ لے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو لوگوں کو چاہیئے کہ اُس سے یَرْحَمُکَ اللہ کہیں اور اُسے چاہیئے کہ جواب میں یَغْفِرُ اللہ لَکُمْ دَیَّرَ حَمَکُمْ کہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چھینکنے کے وقت اور جانور کو ذبح کرنے کے وقت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ اور اُن کی آل اطہار پر درود بھیجنا واجب ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی کو ڈکاراے تو آسمان کی طرف مُنہ نہ اٹھائے۔ یہ بھی فرمایا ہے کہ ڈکار خدا کی ایک نعمت ہے اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا چاہیئے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کو مناسب ہے قبلہ کی طرف مُنہ کر کے نہ ہٹو کے اور اگر بھول کر ایسا ہو جائے تو استغفار پڑھے۔

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر کسی شخص کو نماز میں چھینک آئے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہہ لے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تم حالت نماز میں اگر کسی کے چھینکنے کی آواز سُنو تو گو تمہارے اور چھینکنے والے کے درمیان دریا حائل ہو تاہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَصَلَّى اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کہہ لو۔



مزاح کرنا۔ ہنسنا۔ کاناپھوسی کرنا ہمنشینی کے آداب اور اپنے جلسوں کے راز کی رازداری کرنا

حدیث صحیح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اور دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ جب تین آدمی ایک جلسہ میں بیٹھے ہوں تو ان میں دو آپس میں کاناپھوسی نہ کریں کیونکہ یہ تیسرے رفیق کے رنج اور ایزد اکا باعث ہوگا۔

معینہ حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی بات کاٹ دے تو ایسا ہے گویا اُس نے اُس کا منہ نوچ لیا۔

بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ ہمنشینی رازداری ہے یعنی جو باتیں اپنے جلسے میں ہوں اُن کا ذکر بلامرضیٰ اور بغیر علم دوسرے ہمنشینوں کے اور کہیں نہ ہونا چاہیئے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کسی شخص کو مناسب نہیں ہے کہ جس بات کو اُس کا دوست چھپانا چاہے اُس کا ذکر کہیں کرے سوائے اس کے کہ اُسے اس بات کا علم ہو کہ اس کا اظہار ضروری ہے یا اُس دوست کی نیکیاں ہوں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب جلسوں کی رازداری کرنی چاہیئے سوائے اُن جلسوں کے جن میں ناحق کوئی قتل کیا گیا ہو زنا کیا گیا ہو یا کوئی مال غصب کیا گیا ہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہو سکتا جسے مزاح اور خوش طبعی کی عادت نہ ہو۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے ایک شخص سے دریافت کیا کہ تم میں آپس میں خوش طبعی کس درجے تک ہے؟ اُس نے عرض کی کہ کم ہے حضرت نے فرمایا کہ زیادہ کرو کیونکہ مزاح کرنا اخلاق کی خوبی میں داخل ہے اور برادر مومن کی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا تھا۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جن لوگوں کو خوش کرنا چاہتے تھے اُن سے مزاح فرماتے تھے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص لوگوں میں خوش طبعی کرتا ہے جب تک وہ فحش نہ بکے خدا اُس کو دوست رکھتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا ہنسنا بہ تبسم ہونا چاہیے آواز نہ نکلے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بہت ہنسنے سے آدمی کا دل مُردہ ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح ضائع ہو جاتا ہے جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ نیز فرمایا کہ بغیر کسی تعجب کے ہنستا ناوانی ہے۔

دوسری حدیث حسن میں منقول ہے کہ بہت زیادہ مزاح نہ کرو کہ اس سے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جس شخص سے تمہیں محبت ہو اُس سے مزاح کرو مگر ہاتھ پائی نہ کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ قہقہہ مار کر مینا شیطان کی طرف سے ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے چہرے کی آب و تاب جاتی رہتی ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ لوگوں کا ٹھٹھا نہ اڑاؤ کہ وہ بھی ادنیٰ درجے کی کالی سمجھی جاتی ہے اور اس سے اور لوگوں کے دلوں میں کینے پیدا ہو جاتے ہیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب قہقہہ مار کر ہنسو تو یہ کہہ لو
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تَمُوتُنَّ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مذاق کرنے سے عزت و آبرو میں بڑھک جاتا ہے اور لوگوں کے دل سے رُعب اُٹھ جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ ہاتھ پائی کرنے سے محبت جاتی ہے گی اور زیادہ دل لگی کرنے سے لوگوں کو تم پر جُبرات ہو جائے گی۔

حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ٹھٹھا کرنے سے نور ایمان جاتا رہے گا اور مروت و مردانگی کم ہو جائے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام فقط رویا کرتے تھے ہنستے کبھی نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام روتے بھی تھے اور ہنستے بھی تھے مگر کردار حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ کے کردار سے بہتر تھا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے فرمایا کہ بیٹا زیادہ نہ ہنسا کر کیونکہ زیادہ ہنسنے سے قیامت کے دن آدمی مفلس ہوگا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جس شخص کو جہنم کی موجودگی کا یقین ہو مجھے تعجب ہے کہ اُس شخص کو ہنسی کیونکر آتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بہت سے آدمی ایسے ہیں جو اوقات گزاری اور بیہودگی کے طور پر ہنستے ہیں اُنہیں قیامت کے دن بہت سارو نا پڑے گا اور بعض آدمی ایسے ہیں جو اپنے گناہوں پر بہت ساروتے ہیں وہ بہشت میں خوش حال ہوں گے اور قیامت کے دن بہت ساهنیں گے۔

الحاصل ان حدیثوں اور دیگر حدیثوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مومن کو ایسا نہ رہنا چاہیے کہ مٹھ بھولا ہوا ہے۔ طبیعت منقبض ہے۔ ہر شخص سے رُکے رُکے ہیں۔ بلکہ اُسے چاہیے کہ کث وہ روحندہ پیشانی ہے اور تھوڑی تھوڑی خوش طبعی کرے۔ البتہ بہت ساهنستا بہت دل لگی اور مذاق کرنا۔ لوگوں کے مٹھٹے اڑانا مذموم ہے یہ ناوانوں اور کم ظرفوں کا کام ہے۔

۸

ایک دوسرے کے پاس بیٹھنا اور پاس بیٹھنے والوں کے حقوق جو ایک دوسرے کے ذمہ ہوتے ہیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو تمہارے پاس اور تمہارے پڑوس میں رہنے والے ہوں اُن کے ساتھ نیک برتاؤ کرو اور اُن کے تمام حقوق ادا کرو تاکہ تمہارا ایمان کامل ہو جائے اور جو تمہارے پاس اُٹھنے بیٹھنے والے ہیں اُن کی ہمنشینی کے حقوق ادا کرو تاکہ تمہارا اسلام کامل ہو۔

مفصل سے منقول ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمسفر کون تھا؟ میں نے عرض کی کہ برادرانِ ایمانی میں سے ایک شخص تھا۔ فرمایا

اب وہ کیا ہوا؟ میں نے عرض کی کہ جب سے میں داخل شہر ہوا ہوں مجھے اُس کا مقام قیام معلوم نہیں۔ فرمایا تو نہیں جانتا کہ جو شخص چالیس قدم کسی کے ساتھ چلے خدائے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے حق کے متعلق بھی سوال کرے گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ آدمی میں یہی عیب کافی ہے کہ جن باتوں کو وہ اوروں کی نسبت عیب سمجھے اپنے بارے میں وہ اُن کی نسبت چشم پوشی کرے اور لوگوں کو کسی ایسی عادت کی نسبت بُرا بھلا کہے جس کو وہ خود نہیں چھوڑ سکتا اور اپنے ہنشین کو کسی ایسی چیز کی نسبت تکلیف دے جس سے خود کوئی نفع حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی دو قسم کے ہیں یا مومن یا جاہل۔ مومن کو تکلیف نہ دینا چاہیئے اور جاہل کے ساتھ بے عقلی سے نہ پیش آنا چاہیئے ورنہ تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے مصاحبوں کے ساتھ حق مصاحبت ادا نہ کرے اور رفیقوں کی رفاقت اچھی طرح نہ بنا ہے اور جس کا منک کھائے اُس کے ساتھ منک حلالی نہ برتے اور جو شخص اس کے ساتھ مہربانی کرتا ہو اُس کے ساتھ مہربانی سے نہ پیش آئے وہ ہمارا نہ ہم اُس کے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ منافقی کے ساتھ بناوٹ کے طور پر بیٹھی باتیں کرو مگر تمہاری محبت قلبی خالص مومنوں کے لئے ہو اور اگر تمہارا کوئی یہودی ہنشین ہو تو حق ہنشین اُس کا بھی اچھی طرح بجالاؤ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ مہربانی کرو تا کہ اُن کے دل میں تمہاری محبت ہو جائے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ تین چیزوں سے آدمی کی محبت اُس کے مسلمان بھائی کے دل میں زیادہ ہو جاتی ہے اول جب اُس سے ملے تو ہمشاش بشاش اور خوش حال ملے۔ دوسرے جب وہ پاس بیٹھنا چاہے تو اس کے لئے جگہ کر دے۔ تیسرے جو نام اُسے پسند ہو اُسی سے اُسے پکارتے۔ نیز فرمایا کہ لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت کا اظہار نصف دانائی ہے۔

حدیث صحیح میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی سے تمہاری دوستی ہو تو اُس پر اپنا خلوص ظاہر کرو کہ یہ اُس محبت کے زیادہ استحکام کا باعث ہوگا۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جمیع اصحاب میں سب کی طرف برابر التفات فرماتے تھے کسی ایک کی طرف بہ نسبت دوسرے کے زیادہ توجہ نہ ہوتی تھی اور کبھی اپنے اصحاب کے سامنے پاؤں نہ پھیلاتے تھے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی سامنے موجود ہو تو اُسے اُس کی کنیت سے پکارو اور جب غیبت میں ذکر کرو تو اُس کا نام لو۔

اہالی عجم میں بجائے کنیت کے القاب کام میں آتے ہیں جیسے آخوند۔ آقا۔ میرزا۔ نواب وغیرہ۔ اور ہندوستان میں میر صاحب۔ سید صاحب۔ مرزا صاحب۔ خان صاحب وغیرہ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کسی شخص کو کسی مسلمان بھائی سے محبت ہو تو مناسبت ہے کہ اُس کا۔ اُس کے باپ کا۔ اُس کے کنبہ کا اور اُس کے عزیزوں کا نام معلوم کر لے کہ یہ دوستی اور برادری کے لازم حقوق میں سے ایک حق ہے اگر ایسا نہ کرے گا تو وہ احمقوں کی سی ملاقات سمجھی جائے گی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عجز و مجبوری یہ تین چیزیں ہیں۔ اول یہ کہ کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور وہ وعدہ کر لے اور کھانا کھانے نہ آئے۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص کسی کا مصاحب ہنشین ہو اور وہ کسی وقت میں اُس سے جدا ہو کر چلا بھی جائے اور اُسے آخر تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں سے آیا تھا۔ تیسرے کوئی شخص اپنی زوجہ سے ہمبستر ہو اور اُس کے مُنزل ہونے سے پہلے مُنزل ہو جائے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہمبستری کرنے میں جلدی کو کام میں نہ لائیں حتیٰ الامکان دیر کریں تاکہ انزال ایک ساتھ واقع ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم اپنے برادر مومن سے زیادہ بے تکلفی کی باتیں نہ کرو اور ایک حجاب باقی رکھو تاکہ آپس کی شرم و حیاء نہ جاتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے برادر ایمانی کے چہرے پر سے گھاس مچھونس کہ تنکائی کا کڑا ٹوٹی وغیرہ جو لگا ہوا ہو دور کر دے خدائے تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال

میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اور جو شخص کسی برادر مومن کو دیکھ کر خوش یا متبسم ہوگا تو اُس کے پٹے بھی دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مومن کے چہرے پر سے تنکا وغیرہ دور کرے تو اُسے یہ کہنا چاہیے۔ اَمَّا طَلَّ اللَّهُ عَنْكَ مَا تَكْرَهُ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ان الفاظ کے کہنے کی ممانعت فرمائی ہے اَلَا وَخِيَوَتَكَ وَخِيَوَةَ فُلَانٍ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ میری امت میں سب سے بدتر وہ گروہ ہے جن کی بدی سے لوگ ڈرتے ہوں۔ جتنے اس قماش کے ہیں نہ وہ میرے نہ میں اُن کا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ولد الزنا کی چند علامتیں ہیں اول اہل بیت رسالت کا دشمن ہونا۔ دوسرے جس حرام سے وہ پیدا ہوا ہے اُسی کی طرف مائل ہونا۔ تیسرے دین خدا کی حقارت کرنا۔ چوتھے رو و رو لوگوں کو تکلیفیں پہنچانا اور جو شخص لوگوں سے مل کر انھیں تکلیف پہنچائے وہ ضرور ہے کہ ولد الزنا ہوگا یا اُس کی ماں حالت حیض میں حاملہ ہوئی ہوگی۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ لوگوں سے جھگڑے ہرگز نہ کرو کہ اس سے وقار بھی جاتا رہتا ہے اور مروت بھی۔ اور جبریل علیہ السلام جس طرح شرا بخواری اور بُت پرستی کی ممانعت مخائب پروردگار پہنچاتے تھے اُسی طرح لوگوں سے جھگڑنے کی بھی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومن کا کینہ محل نزاع ملک و دود ہوتا ہے یعنی جب وہ اپنے برادر ایمانی سے علیحدہ ہو کر اُس جگہ سے ہٹا دل سے اُس کا کینہ بھی جاتا رہا۔ مگر کافر کی طرف سے کینہ عمر بھر رہتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آنحضرت نے فرمایا کہ جب تو اپنے

کسی بڑا دُرمومن سے ملے تو بہ کث وہ پیشانی ہلا کر ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خوبی اخلاق کی حد یہ ہے کہ لوگوں سے بہ بانی و مدارت پیش آئے اور شیریں کلامی سے بات کرے اور جب کسی سے ملے کہ شادہ پیشانی ملے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ لوگوں سے بہ کث وہ پیشانی ہٹا کر و بٹا کر دیتا ہے ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تین باتوں میں دُنیا و آخرت کی خوبی ہے اول جو تم پر ظلم کرے تم اُس کو معاف کر دو ۔ دوسرے جو شخص تم سے قطع محبت کر فی چاہے تم اُس کے ساتھ میل جول کرو ۔ تیسرے جو تم سے جہالت اور اکھڑ پن سے پیش آئے تم اُس کے ساتھ علم اور بُرد باری بر تو ۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے لے غصہ پی جائے خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کے دل کو ایمان سے پُر کرے گا اور اُس کو ہول محنتہ سے نجات دے گا ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے غصہ کو کام میں نہ لائے خدا نے تعالیٰ دُنیا و آخرت میں اُس کی عنت بڑھائے گا ۔

۹

صحبتوں اور مجلسوں میں ذکر خدا کرنے کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ یہاں تک ہو سکے جلد باغ ہاے بہشت میں پہنچو ۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ باغ ہاے بہشت کون سے ہیں فرمایا کہ وہ حلقے اور مجمع جن میں خدا کو یاد کیا جاتا ہے ۔

جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ خدا کو سب جگہ یاد کرو کیونکہ وہ سب جگہ تمہارے پاس موجود ہے ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جس جگہ میں بیٹھ کر اُٹھتے

تھے خواہ چند لمحہ ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں اُسی جیسے میں پچیس مرتبہ استغفار پڑھ لیتے تھے۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ غافل لوگوں میں خدا کا یاد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ اُس وقت خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا جبکہ اور جہاد سے بھاگے جاتے ہوں اور ایسے شخص کا انجام بہشت ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس محفل میں نیک اور بد سب قسم کے آدمی جمع ہوں اور خدا کا کسی نوع کا ذکر کیے بغیر اُٹھ جائیں تو قیامت کے دن وہ جمع ہونا اُن سب کے لیے موجب حسرت و ندامت ہوگا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس مجمع یا گروہ میں لوگ جمع ہوں اور اُس میں نہ خدا کو یاد کریں اور نہ اپنے پیغمبر پر درود بھیجیں تو قیامت کے دن وہ مجمع اُن لوگوں کے لیے باعث اندوہ و پشیمانی ہوگا۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُس توریت میں جس میں کوئی تحریف نہیں ہوئی یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پروردگار عالم سے عرض کی کہ خداوند! بعض گروہ ایسے بھی میرے پاس آتے ہیں کہ میں تیری شان اُس سے کہیں برف تر اور کہیں برتر سمجھتا ہوں کہ تیرا ذکر اُن کے سامنے کروں۔ پروردگار عالم نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! میرا نام ہر موقع پر لینا اور مجھے ہر حالت میں یاد کرنا بہتر ہی بہتر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے فرزند آدم تو مجھے آدمیوں کے مجمع میں یاد کرتا کہ میں تجھے اُس مجمع میں یاد کروں جو تیرے مجمع سے کہیں بہتر ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرا ذکر مومنوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہے میں اُس کا ذکر فرشتوں کے گروہ کے سامنے کرتا ہوں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قیامت کے دن پورا پورا ثواب حاصل کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ جب کسی جلسے سے اُٹھے تو یہ آیتیں پڑھ لیا کرے **يَا أَيُّهَا الْمَدِينُ رَّبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**۔

سید پروردگار صاحب غلہ و قوت ہے اُن سب باتوں سے پاک و منزہ ہے جو کچھ لوگ اُس کی نسبت بیان کرتے ہیں تمام پیغمبروں پر خدا کا سلام ہو اور ہر قسم کی تعریف و توصیف اُس خدا کے لیے زینہ ہے جو کل مخلوقات کا پرورش کرنا ہوا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ان آیتوں کا کسی جلسے کے آخر میں پڑھ لینا اُس جلسے کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۱۰)

مُحْضَلُوں وِرمُجمَعُوں میں حضرت رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے ذکر کرنے اُن کے علوم میں بحث و مباحثہ کرنے اور اُن کے فضائل کی حدیثیں بیان کرنے کی فضیلت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو لوگ کسی جلسے میں جمع ہوں اور خدا کا اور ہمارا ذکر نہ کریں تو قیامت کے دن اُس مجمع کا اُن کو افسوس کرنا پڑے گا۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہمارا ذکر خدا کا ذکر ہے اور ہمارے دشمنوں کا ذکر شیطان کا ذکر ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کے چند فرشتے اس بات پر مقرر ہیں کہ روئے زمین پر پھرتے رہیں۔ جب ان کا گزر کسی ایسے گروہ پر ہوتا ہے جو محمد و آل محمد علیہم السلام کا ذکر کر رہے ہوں تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ٹھہر جاؤ ہمارا مطلب مل گیا چنانچہ وہ بیٹھ جاتے ہیں اور اُس گروہ کے شریک حال ہو جاتے ہیں۔ جب یہ گروہ مستغرق ہوتا ہے تو اگر ان میں سے کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ فرشتے اُس کی عبادت کو آتے ہیں اور اگر کوئی مر جاتا ہے تو اُس کے جنازے پر حاضر ہوتے ہیں اور اگر کوئی غائب ہو جاتا ہے تو اُس کی جستجو کرتے ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو فرشتے آسمانوں پر ایسے ہیں وہ اُن شیعوں کی طرف خاص نظر ڈالتے ہیں جو اکیلے اکیلے یا دو دو تین تین مل کر فضائل آل محمد صلوات اللہ علیہم بیان کرتے ہوں۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تم اس جماعت کی ہمت نہیں دیکھتے کہ باوجود اپنی قلت کے اور اپنے دشمنوں کی کثرت کے فضائل آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بیان کر رہے ہیں فرشتوں

کا ایک اور گروہ اُن کو جواب دیتا ہے: **ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ**۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مبشر سے دریافت فرمایا کہ آیا تم لوگ ہمارے شیعوں کسی موقع پر جمع ہونے ہو اور ہم اہل بیت کے علوم اور فضائل کا آپس میں ذکر کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی ہاں واللہ۔ حضرت نے فرمایا کہ واللہ مجھے بھی یہ بات پسند ہے کہ میں تمہاری اُس مجلس میں آؤں اور تمہاری خوشبو سونگھوں کیونکہ تم خدا اور خدا کے فرشتوں کے دین پر ہو۔ اب حرام چیزوں سے پرہیز کر کے اور عبادت خدا میں کوشش کر کے ہماری امداد کرو کہ ہم تمہارے شفاعت خواہ ہوں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جہاں تین یا زیادہ مومن اکٹھے ہوتے ہیں وہاں اُن سے ہی فرشتے بھی آجاتے ہیں اگر یہ مومنین خدا سے کسی چیز کے طلب گار ہوتے ہیں تو وہ فرشتے آئیں کہتے ہیں اور اگر کسی شے سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں تو وہ فرشتے بھی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اُن سے اُس بدی کو مائل نہ کرے اور اگر کوئی حاجت طلب کرتے ہیں تو فرشتے خدا سے سوال کرتے ہیں کہ ان کی حاجت پوری ہو جائے۔

اور جس جگہ تین یا زیادہ منکران حق اہل بیت جمع ہوتے ہیں وہاں ضرور بالضرور اُن سے دس گنے شیطان بھی آجاتے ہیں جس طرح کہ یہ لوگ باتیں کرتے ہیں اُسی طرح کہ وہ شیاطین بھی کرتے ہیں اگر یہ لوگ ہنستے ہیں تو شیاطین بھی اُن کے ساتھ ہنستے ہیں اور اگر یہ خدا کے دوستوں کی مذمت کرتے ہیں تو وہ بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں لہذا اگر کوئی مومن ایسے شیطانوں میں جا پھنسے تو اُس کے لیے مناسب ہے کہ جب خدا کے دوستوں کی مذمت شروع ہو تو وہاں سے اُٹھ جائے اور شیطانوں کا ہمنشین و شریک نہ رہے کیونکہ خدا کے غضب کی برواشت کسی سے نہیں ہو سکتی اور خدا کی لعنت کو کوئی شے دفع نہیں کر سکتی اور اگر وہاں سے اُٹھ کر چلے جانے میں کسی طرح مجبور ہو تو دل سے اُن مذمتوں کا انکار کرے اور درازا سی دیر کیلئے اُٹھ جایا کرے اور پھر چلا آیا کرے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مومنوں کا عند اللہ ایک دوسرے کی ملاقات کو جانا جیسا شیطان اور اُس کے لشکریوں کو زخمی کرتا ہے ایسی اور کوئی شے نہیں کرتی جب دو مومن ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور خدا کو یاد کرتے ہیں اور ہم اہل بیت کی فضیلت کا ذکر کرتے ہیں تو شیطان کے چہرے کا تمام گوشت گر پڑتا ہے ذرہ بھر باقی نہیں رہتا اور جو تکلیف اس سے اُسے پہنچتی ہے اس کے سبب سے اُس کی روح استغاثہ شروع کر دیتی ہے۔ آسمانوں کے اور بہشتوں کے فرشتوں کو جب اس بات کی خبر ہوتی ہے تو اُس پر لعنت کرتے ہیں اور کوئی مقرب فرشتہ ایسا باقی نہیں رہتا جو اُس پر لعنت نہ کرتا ہو اُس وقت وہ ناامید اور محروم زمین پر گر پڑتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنی مجلسوں کو جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے ذکر سے مزین کرو کیونکہ اس ذکر میں پیغمبروں کی فضیلتوں میں سے ستر فضیلتیں ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے میرے بھائی علی کے لئے اتنی فضیلتیں مقرر کی ہیں کہ زیادتی کے سبب سے اُن کا شمار نہیں ہو سکتا اور جو شخص اُن فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے اور دل سے اس کا اقرار اور یقین بھی رکھتا ہو تو اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے گو قیامت کے دن اُس کے گناہوں کی تعداد تمام آبیوں اور جنوں کے گناہوں کی تعداد کے برابر ہو اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت لکھے جب تک اُس کتاب کا نشان باقی رہے گا فرشتے اُس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے۔ اور جو شخص اُن کی فضیلتوں میں سے ایک فضیلت کو سنے گا خدائے تعالیٰ اُس کے تمام وہ گناہ جو کانوں سے متعلق ہیں بخش دے گا۔ اور جو شخص اُن کے لکھے ہوئے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت پر نظر ڈالے گا اُس کے تمام گناہ جو آنکھوں سے متعلق ہیں بخش دے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص طلب علم میں راستہ چلتا ہے خدائے تعالیٰ اُس کے لئے بہشت کا راستہ کشا دے گا اور فرشتے طالب علم کے لئے بخوشی اپنے بال پر بچھا دیتے ہیں۔ اور جو مخلوقات آسمانوں اور زمینوں میں ہیں وہ سب طالب علم کے لئے دعا کرتے ہیں

یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی اور ستاروں پر۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اُس شخص پر سخت افسوس ہے جو جمعہ کے دن بھی مسائل دینی سیکھنے کے لیے اپنے کاروبار دینیوی سے فارغ نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں علم کا تذکرہ مَرُوہ دلوں کو زندہ کر دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ آپس میں ملاقات کرو تو علم کا مباحثہ کرو اور حدیثیں بیان کرو کیونکہ حدیثیں اُن دلوں کو روشن کر دیتی ہیں جو زنگ آلود ہو گئے ہوں اور دل ویسے ہی زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسے تلواریں اور جس طرح تلواروں کی جلاصیقل سے ہوتی ہے اسی طرح دلوں کی احادیث سے ہو جاتی ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ علم کا باہم تذکرہ کرنا اُس نماز کا ثواب رکھتا ہے جو قبول ہو چکی ہو۔

۱۱

برادرانِ ایمانی سے مشورہ کرنا اور اُس کے آداب

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنی رائے کو کافی و دافی سمجھتا ہے اور دوسروں کی رائے نہیں لیتا وہ اپنی جان کو بہت سے خطروں میں ڈالتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ ایسے لوگوں سے کرو جو خود سے ڈرتے ہوں اور برادرانِ ایمانی سے بقدر اُن کی پرمیزگاری کے محبت کرو۔ بدکار عورتوں سے ڈرتے رہو اور نیک بیبیوں پر بھی پورا اعتماد نہ کرو ورنہ اگر وہ تمہیں کوئی نیک کام کرنے کے لئے کہیں تو ان کے غلاف کو دتا کہ اُن کو یہ خیال نہ پیدا ہو سکے کہ وہ بدیوں میں تم کو اپنے موافق بنا سکیں گی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ میں اُس شخص سے بیزار ہوں کہ کوئی مسلمان اُس سے مشورہ کرے اور وہ جس بات میں اُس کی بہتری سمجھتا ہو وہ نہ بتائے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی گروہ آپس میں مشورہ کرتا ہو اور اس مشورے میں کوئی شخص محمد یا حامد یا محمود یا احمد نام بھی شریک ہو تو جو بات اُن کے حق میں بہتر ہوگی وہ ضرور بالضرور اُن پر ظاہر ہو جائے گی۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے عمار سابی سے فرمایا تھا کہ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ خدا کی نعمت سے برابر فائدہ اٹھائے۔ یا مروت مشہور ہو اور تیری عمر خیر و خوبی میں بسر ہو تو اپنے معاملات میں غلاموں اور کینے لوگوں سے رائے نہ لیا کر۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بزدل اور ڈرپوک لوگوں سے رائے نہ لے کر وہ بلاؤں سے بچنے کے آسان راستے کو تم پر دشوار کر دیں گے اور بخیل لوگوں سے مشورہ نہ کر و کہ وہ تمہارے مقصد و مراد تک پہنچنے سے تمہیں روکیں گے۔ اور جو لوگ دنیا کے بارے میں حرص ہوں اُن سے بھی مشورہ نہ کر و کیونکہ وہ اُن طریقوں کی خوبیاں بیان کریں گے جو سب سے بدتر ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ یا علی جو شخص استخارہ کر لیتا ہے حیران نہیں ہوتا اور جو شخص معاملات میں لوگوں سے استشارہ کر لیتا ہے اُسے ہچکانا نہیں پڑتا۔

حضرت امیر المومنین حملات اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص مشورہ کر لے گا بر باد ی سے بچے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام باوجود اُس عقل کامل کے (جو اُن کو حاصل تھی) اپنے غلاموں میں سے ایک حبشی غلام سے مشورہ کر لیتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ بسا اوقات خدائے تعالیٰ جو ہمارے حق میں بہتر ہوتا ہے وہ اسی کی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ عقلمند و نیندار اور پرہیزگار آدمی سے مشورہ کرو اور جب وہ کوئی بات کہے تو اُس کے خلاف مت کرو ورنہ تمہاری دنیا و آخرت کی خرابی کا باعث ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص سے کوئی برادر مومن رائے لے اور وہ جس بات میں اُس شخص کی بہتری جانتا ہو وہ نہ کہے تو خدا اس کی عقل و رائے سلب کر لیتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مشورہ کرنے کے چند قاعدے ہیں جو ان کا لحاظ نہ رکھے گا اُس کے لئے مشورے کا نقصان بہ نسبت نفع کے زیادہ ہوگا۔ اول جس شخص سے مشورہ کیا جائے وہ دانا ہو۔ دوسرے آزاد اور دیندار ہو۔ تیسرے رائے طلب کرنے والے کا برابر ایمانی یا سچا دوست ہو۔ چوتھے جس میں مشورہ کرنا ہے وہ امر تمام و کمال اُس پر کھول دیا ہو تاکہ وہ اُس کے تمام پہلوؤں سے ویسا ہی واقف ہو جائے جیسا کہ یہ خود ہے۔ پھر جو کچھ وہ رائے دے اُسے پوشیدہ رکھے۔ ان قواعد پر عمل کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ اگر رائے دینے والا دانا ہے تو تم اُس کے مشورے سے فائدہ اٹھاؤ گے اور اگر وہ آزاد و دیندار ہے تو تمہاری بہتری میں جو سعی و کوشش کا حق ہے وہ پورا پورا ادا کرے گا اور اگر وہ تمہارا برابر ایمانی یا سچا دوست ہے تو جو راز تم نے اُس سے کہہ دیا ہے اُس کو افشاء نہ کرے گا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ مشورے کی فضیلت اور اہتمام میں یہی بات کافی ہے کہ خود حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو جو عقل کا بل رکھتے تھے قرآن مجید میں مشورہ کرنے کا حکم دیا ہے۔
 قَوْلُهُ تَعَالَى وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ

(۱۲)

خط لکھنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ برادران ایمانی کی آپس میں محبت اس سے ظاہر ہوتی ہے کہ جب ایک جگہ موجود ہوں تو ایک دوسرے کی ملاقات کو جائیں اور جب کوئی سفر میں ہو تو باہم اُن کے خط و کتابت رہے۔

حدیث صحیح میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جس طرح سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح خط کا جواب لکھنا واجب ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا ترک نہ کرو گو اس کے بعد ایک شعر ہی لکھو۔

یہ بھی فرمایا کہ جو مضمون لکھنا ہو اُس کی کتابت کی نسبت بسم اللہ الرحمن الرحیم کی کتابت زیادہ

اچھی اور خوبصورت ہونی چاہیئے۔

حدیث موثق میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے دریافت کیا کہ خط میں مکتوب الیہ کا نام اپنے نام سے پہلے لکھنا کیسا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں یہ تو ایک عزت ہے جو تم اُسے دیتے ہو دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے کسی جگہ کے متعلق خط لکھنے کا حکم دیا جب وہ خط لکھ کر اُن حضرت کو دکھلایا گیا تو آپ نے فرمایا کہ جو کچھ اس خط میں لکھا ہے اُس کی تعمیل کی امید کیونکہ ہو سکتی ہے حالانکہ مناسب مناسبت موقوفوں پر انشاء اللہ تعالیٰ لکھنا چھوڑ دیا گیا ہے پھر فرمایا کہ اسے غور سے دیکھو اور جہاں جہاں انشاء اللہ تعالیٰ ہونا چاہیئے بنا دو۔

صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خط لکھو تو اُس پر مٹی چھڑک دو کہ اس سے حاجت خوب روا ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام خط کے اول میں یہ لکھا کرتے تھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذْ کُوْنُا نَشَاءُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَالْاَمْرُ بِیْدِ اللّٰهِ ۝
یہ بھی فرمایا کہ جو شخص کاروبار اور خط پتر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتا اور لکھنا چھوڑ دیتا ہے اگر اُس کو تارک الصلوٰۃ سے تشبیہ دیں تو کچھ مبالغہ نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مضمون خط سے کاتب کی دانائی کا اندازہ ہو سکتا ہے اور اسے رسالت سے فاصلہ کی فراست معلوم ہو سکتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب تم کسی حاجت کے لئے رقعہ یا خط لکھو اور یہ بھی چاہو کہ وہ حاجت پوری ہو تو پہلے خالی قلم سے بغیر روشنائی کے رقعہ کے سر پر یہ دعا لکھ دو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَ الصّٰبِرِیْنَ اَلْمُخْرَجَ مِمَّا یُکْرَهُوْنَ وَالرِّزْقَ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُوْنَ جَعَلْنَا اللّٰهَ وَاَیَّاکُمْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَہُمْ یُجْزَوْنَ۔ راوی حدیث کا بیان ہے کہ جب میں اس پر عمل کرتا تھا میری حاجت پوری ہوتی تھی۔

لفظ انشاء اللہ تعالیٰ کہہ لو کہ کام فی الحقیقت خدا کے ہاتھ ہے ۱۷۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم بیشک خدا نے صبر کرنے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو حالت میں کونا گوار ہے اُس سے نجات دے گا اور رزق ایسی جگہ سے پہنچائے گا جہاں سے اُن کو گمان بھی نہیں ہے۔ خدا ہمارا تمہارا شمار ان لوگوں میں کرے گا جن کو کوئی دُور نہ ہو گا اور نہ اُنھیں کوئی رنج پہنچے گا۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ہمارے پاس بہت سے کاغذات جمع ہو جاتے ہیں اگر اُن میں خدا کا نام نہ ہو تو آیا ہم انہیں آگ سے جلا سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ پہلے انہیں پانی سے دھو ڈالو۔
دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خطوں کو جلاؤ نہیں بلکہ مٹاؤ یا پھاڑ ڈالو۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ لوگوں نے انہیں حضرت سے دریافت کیا کہ خدا کا نام تھوک سے بھی مٹا سکتے ہیں؟ فرمایا جو پاک سے پاک چیز میسر آئے اُس سے مٹاؤ۔
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کتاب خدا کی عبارت یا خدا کا کوئی نام اگر کاٹنا یا محو کرنا ہو تو پاک سے پاک چیز جو میسر ہو اُس سے مٹاؤ اور اس بات کی سخت ممانعت فرمائی کہ قرآن مجید آگ سے جلا یا جائے یا قلم سے مٹا یا جائے اور بعض نسخوں میں لفظ قلم کی جگہ قدم بھی لکھا ہے۔

بارھواں باب

گھر میں آنے جانے کے آداب

①

فرائض مکان

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کی خوش نصیبی میں سے ایک یہ بات بھی ہے کہ اُس کا مکان وسیع اور کھلا کھلا ہو۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک مکان خریدا اور اپنے دوستوں میں سے ایک کو حکم دیا کہ تم اُس مکان میں جا رہو کیونکہ تمہارا مکان تنگ ہے اُس

شخص نے عرض کیا کہ یہ مکان میرے باپ نے بنایا ہے اس میں سے جانا مناسب نہیں ہے۔
حضرت نے فرمایا یہ کچھ ضرور ہے کہ تمہارے باپ نے حماقت کی ہو تو تم بھی احمق بنے رہو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں مومن کی راحت کا موجب ہوتی ہیں اول تو وہ ہو اور مکان جو اس قدر پردہ دار بھی ہو کہ اُس کے عیوب اور پوشیدہ باتیں لوگوں پر ظاہر نہ ہوں دوسرے نیک بخت بی بی جو دنیا اور آخرت کے معاملات میں اس کی مددگار ہو۔ تیسرے کوئی بیٹی یا بہن جو اس کے گھر سے مرنے کے بعد نکلے یا نکاح کے بعد۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ زندگی کا کافی کالطف مکان کی کُشادگی اور خدمت گاروں کی کثرت میں ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ لذت دُنیا سب سے زیادہ مکان کی فراخی اور دستوں کی کثرت میں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان کی تنگی بھی زندگی کی آفتوں میں سے ایک آفت ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ انصاریں سے ایک شخص نے تنگی مکان کی شکایت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تو بہت پکار پکار کر خدائے تعالیٰ سے فراخی مکان کی دُعا مانگ وہ تجھے ایک بڑا سا مکان عنایت فرمادے گا۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ ذیل کی باتیں آدمی کی خوش نصیبی میں داخل ہیں۔ اول اُس کا بیٹا اُس کے ہم شکل ہو۔ دوسرے زوجہ خوبصورت اور دیندار ہو۔ تیسرے سواری کے لیے چارپایہ موجود ہو۔ چوتھے مکان وسیع ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ مکان کی نحوست سے مراد یہ باتیں ہیں۔ صحن کا چھوٹا ہونا پڑوسیوں کا بد ہونا اور خود مکان میں بہت سے عجیب ہونا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ چار چیزیں دلیل خوش نصیبی ہیں۔ نیک بخت بی بی۔ وسیع مکان۔ لائق پڑوسی۔ خوبصورت و شائستہ سواری۔ اور چار چیزیں دلیل بد بختی ہیں۔ عورت تنگ مکان، نامعقول پڑوسی اور نالائق سواری۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مٹی زندگانی ان دو باتوں میں ہے
ایک تو آئے دن مکان بدینا۔ دوسرے روٹی بازار سے خریدنا۔

(۲)

مکان میں زیادہ تکلفات کرنے اور زیادہ اونچا مکان بنانے کی مذمت

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص حرام طریقے
سے مال جمع کر لیتا ہے خدا کے تعالیٰ اس پر بہت زیادہ اور بہت بلند عمارت بنانے کا
شوق مسلط کر دیتا ہے کہ وہ مال حرام کی چڑ پانی میں نہال ہو جائے۔

دوسرے حدیث میں فرمایا کہ جو عمارت ضرورت سے زیادہ بے وقیمت کے دن
مالک کے لئے وبال ہوگی۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جتنی عمارت سکونت کے لئے کافی ہو جو شخص اس سے زیادہ بنائیگا
قیامت کے دن وہ اسی پر لادی جائے گی۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی زمین میں بعض
قطععات ایسے قرار دیئے ہیں کہ ان کا نام مرحومات رکھا ہے اور اسے یہ بات پسند ہے کہ ان
مقامات پر اس کا نام لیا جائے۔ اسے یاد کیا جائے اور اس سے دعا مانگی جائے اور وہ
لوگوں کی دعائیں قبول کرے۔

اسی طرح بعض قطععات ایسے قرار دیئے ہیں کہ ان کا نام منتقعات رکھا ہے اور جو شخص
حرام طریقے سے مال پیدا کرتا ہے خدا تعالیٰ منتقعات میں سے کسی قطعہ کو اس پر مسلط فرما
دیتا ہے کہ وہ اپنے مال کو اس میں صرف کرے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ایک شخص کے دروازے پر سے
گزرے جو پختہ اینٹوں سے بنا ہوا تھا۔ حضرت نے دریافت فرمایا کہ یہ دروازہ کس شخص کے
مکان کا ہے؟ کسی شخص نے عرض کی کہ فلاں غافل مغرور کا۔ اس کے بعد ان حضرت کا گزر
ایک دوسرے مکان کے دروازے پر ہوا کہ وہ بھی پختہ اینٹ کا بنا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ دوسرے

مغرور اور غیفل کا مکان معلوم ہوتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص شہرت و ناموری کی غرض سے کوئی عمارت بنوائے تو قیامت کے دن اُس مکان کو زمین کے ساتویں طبقہ تک کھود کر آگ میں نپائیں گے اور اُس کے گلے میں ڈال کر اُس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور قعر جہنم تک کوئی شے بیچ میں حاصل نہ ہوگی۔ ہاں اگر توبہ کر لے تو بیچ سکتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! شہرت اور ناموری سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ضرورت سے بہت زیادہ بنانا دوسرے اتنا بلند بنانا کہ ہمسایوں کو تکلیف پہنچے۔ تیسرے یہ غرض مرعی رکھنا کہ اپنے اور بھائیوں کے مقابلے میں مخزومباہات کرے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ عمارتوں پر مقرر ہے اور جو شخص اپنے مکان کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ بلند کرتا ہے اُس سے یہ کہتا ہے کہ اے فاسق تو کہاں تک چلا جائے گا۔ دوسری روایت میں بجائے لفظ "اے فاسق" کے اے سب فاسقوں سے بڑھ کر فاسق وارو ہے۔ دوسری چند روایتوں میں وارو ہے کہ جو شخص مکان کی چھت آٹھ ہاتھ سے زیادہ اونچی کرتا ہے جن اور شیاطین اُس گھر میں آ رہتے ہیں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ شکایت کی کہ میرے بال بچوں کو جن ستاتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا تیرے مکان کی چھت کتنی اونچی ہے؟ اُس نے عرض کی دس ہاتھ۔ حضرت نے فرمایا کہ زمین سے آٹھ ہاتھ ناپ لے اور آٹھ اور دس کے مابین دیواروں پر چو طرف آیت الکرسی لکھ دے کیونکہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے جن اُس میں آ رہتے ہیں۔

دوسری کئی حدیثوں میں منقول ہے کہ جس مکان کی بلندی آٹھ ہاتھ سے زیادہ ہو اُس میں آٹھ ہاتھ سے اوپر آیت الکرسی لکھو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ جنوں نے ہم کو گھر سے نکال دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے مکانوں کی چھت سات ہاتھ کی

رکھو اور اُس کی مختلف سمتوں میں کبوتر پالو۔ راوی کہتا ہے کہ جب ہم نے ایسا کیا کچھ بھی تکلیف نہ پائی۔
 معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے مکان کی چھت
 سات ہاتھ اونچی بناؤ کیونکہ جب سات ہاتھ سے زیادہ بلند ہوگی تو اُس میں شیطان آ رہیگا
 کیونکہ شیطان نہ آسمان میں رہتا ہے نہ زمین میں بلکہ ہوا میں رہتا ہے۔
 دوسری معتبر روایت میں ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ
 السلام کے حجرے کے دروازے پر آیۃ الکرسی لکھی ہوئی دیکھی اور جس جگہ حضرت کا مصلیٰ
 تھا وہاں بھی قبلہ کی طرف آیۃ الکرسی لکھی ہوئی تھی۔

۳

نقاشی کرنا تصویر کھینچنا اور جاندار کی ایسی مورت بنانا جس کا سایہ پڑے

علماء میں یہ بات مشہور ہے کہ جس کا سایہ پڑ سکے ایسی مورت بنانا حرام ہے۔ دیواروں اور
 کپڑوں پر تصویریں بنانا مکروہ ہے مگر بعض اس کے بھی حرام ہونے کے قائل ہیں اور احتیاط
 اس میں ہے کہ عمارت میں طلاکاری مطلق نہ کریں اور کسی قسم کی تصویر نہ بنائیں یہاں تک
 کہ درخت وغیرہ کی بھی خاص کر تمام و کمال انسان کی تصویر بنانے سے سخت پرہیز کریں
 اور اگر کوئی تصویر کھچی ہوئی ہو تو چاہیے کہ اُس کو ناقص کر دیں مثلاً اُس کی آنکھیں پھوڑیں
 یا کوئی اور عضو مٹا دیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبریلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ
 اے محمدؐ پروردگار عالم آپ کو سلام کہتا ہے اور مورتیں بنانے کی اور مکان میں
 تصویریں کھینچنے کی ممانعت کرتا ہے۔

معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جبریلؑ نے بیان کیا کہ
 ہم فرشتوں کا گروہ اُس گھر میں نہیں جاتا جس میں کوئی کتا ہو یا مورت ہو یا وہ برتن ہو
 جس میں لوگ پیشاب کرتے ہوں۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص کوئی صورت بنائے قیامت کے دن اُس سے

کہا جائے گا کہ اُس میں جان ڈالے اور چونکہ وہ جان نہ ڈال سکے گا اُس پر عذاب کیا جائیگا۔
حدیث موثق میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اُن
بچھونوں اور فرشوں کی نسبت دریافت کیا جن پر تصویریں بنی ہوں۔ فرمایا کہ میں ایسی تصویریں
کے ہونے کا مضائقہ نہیں ہے جو پامال ہوتی ہوں خواہ اُن پر اٹھتے بیٹھتے ہوں یا
راستہ چلتے ہوں۔

حدیث حسن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان میں ایسی صورتوں کے
ہونے کا مضائقہ نہیں ہے جن کے چہرے بگاڑ دیئے گئے ہوں اور باقی بدن بدستور ہو۔
حدیث صحیح میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مکان میں کوئی تصویر
تھامے برابر ہوا اس میں نماز نہ پڑھو اور اگر مجبوری ہو تو اُس تصویر کو کاٹ دو یا الٹ
دو اور نماز پڑھ لو۔

چند معتبر حدیثوں میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ نے مجھے یہ حکم دینے کے لئے مدینہ بھیجا کہ جو صورت و مورت ہو مٹا
ڈالی جائے اور جو اونچی قبریں ہیں سب برابر کر دی جائیں اور کتے مروا ڈالے جائیں۔
دوسری دو حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قبر پر کوئی عمارت
نہ بناؤ اور مکان کی چھت پر کوئی تصویر نہ کھینچو کیونکہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ ان
دونوں باتوں کو بہت ہی مکروہ جانتے تھے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے درخت اور سورج اور چاند وغیرہ کی
تصویریں کھینچنے کی نسبت دریافت کیا فرمایا جو جاندار نہیں ہیں اُن کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

(۴)

فرش مکان اور بستر کے آداب

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین چیزیں داخل زینت ہیں
۱، خوشنہام چارپایہ (۲، خوش رونغلام (۳، خوبصورت فرش۔

حضرت ابو جعفر محمد بن عبد السلام سے منقول ہے کہ آدمی کو ایک سبتہ اپنے لیے درکار ہے اور ایک اپنی زوجہ کے لیے اور یہ مہمان کے لیے اس سے زیادہ شیطان کا مال ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہاں کچھ بچپونے اور نمہ سے ایسے تھے کہ ان میں طرح طرح کی تصویریں بنی تھیں ان پر بیٹھا اٹھا کرتے تھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھ لوگ ان حضرت کے پاس آئے اور حضرت کے گھر میں عمدہ عمدہ بچپونے اور فرش دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم آپ کے مکان میں ایسی چیزیں دیکھ رہے ہیں جو ہمیں اچھی نہیں معلوم ہوتیں حضرت نے فرمایا کہ ہم نکاح کرتے ہیں تو عورتوں کا ہر دیدہ دیتے ہیں ان کا جو جی چاہے اپنے مال سے خرید لیں یہ ہمارا مال نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا دیکھا کہ آپ ایک بڑے سجے ہوئے مکان میں بیٹھے ہیں جس میں خوبصورت خوبصورت فرش بچھے ہیں۔ دوسرے دن پھر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ ایک ایسے مکان میں بیٹھے ہیں جس میں بورے کے سوا کچھ نہیں ہے اور خود بھی موٹے جھوٹے کپڑے پہنے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کل جو تو نے دیکھا تھا وہ میری زوجہ کا گھر تھا اور اسی کی باری تھی۔

حدیث صحیحہ میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کی کہ ایک شخص ایسے فرش پر ٹھنڈا بیٹھا ہے جس میں تصویریں بنی ہیں۔ فرمایا غیر قومیں ایسے فرش کو معزز سمجھتی ہیں مگر ہمیں نہایت ناپسند ہے۔

دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حریر اور دیبا کے فرش کے متعلق سوال کیا۔ آپ اس پر سو نا اٹھنا بیٹھنا نہ پڑھنا ہو سکتا ہے؟ فرمایا کہ نیچے بچھاؤ اور اس پر ٹھو بیٹھو مگر اس پر سجدہ نہ کرو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام گرمی کے موسم میں بورے پر بیٹھا کرتے تھے اور جاڑوں میں کبل پر اور گھر میں موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے تھے اور جب باہر نکلتے تھے تو لوگوں کے لیے زینت فرماتے تھے۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا جناب فاطمہ سے عقد ہوا تو

اُن حضرت کا اور ہذا ایک عبا تھی اور کچھونا ایک بھینہ کی کھال تھی اور لکیم بھی چمڑے کا تھا جس میں کچھور کی پچال بھری تھی۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اکثر مجھے ایسی جگہ نماز پڑھنی ہوتی ہے جہاں میرے رب و ایسا فرش بچھا ہوتا ہے جس پر پرندوں کی تصویریں ہوتی ہیں میں اُس فرش پر کپڑا ڈال کر نہ پڑھ لیتا ہوں۔ اور شام سے کئی فرش میرے لیے بطور ہدیے اور تحفے کے آئے ہیں جن پر پرندوں کی تصویریں بنی ہیں مگر اُن کے سروں کو بدل کر درختوں کی صورت بنا دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے دریافت کیا کہ کبھی بھی تمہارے ہاں ایسا فرش بچھایا جاتا ہے جس پر تصویریں بنی ہوتی ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جس چیز کو بطور فرش کے بچھایا جائے اور اُنھیں بیٹھنے اور چلنے پھرنے کے کام آنے یعنی تصویریں پامالی میں رہیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(۵)

گھر میں عبادت کرنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے مکان میں ایک حجرہ مقرر فرمایا تھا جس میں سوائے ایک فرش۔ ایاب قرآن مجید اور ایک تلوار کے کوئی چیز نہ تھی اسی حجرے میں آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔

دوسری موثق حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ نے اپنے مکان میں نماز کے لئے ایک حجرہ مقرر فرمایا تھا جو نہ بہت چھوٹا تھا نہ بہت بڑا۔ جب رات ہوتی تو آپ اپنی جائز اس میں لے جاتے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے مسیح کو لکھا کہ مجھے تمہارے لئے یہ بات پسند ہے کہ اپنے گھر میں ایک جگہ نماز پڑھنے کی مقرر کرو اور دو موٹے اور پرانے کپڑے پہن کر اُس جگہ جاؤ اور خدا سے یہ سوال کرو کہ مجھے آتش جہنم سے آزاد کرو اور بہشت میں داخل کرو۔

اور کوئی دُعا خلاف شرع نہ مانگو اور کسی کے لئے یہ دُعا نہ کرو۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنے مکانوں کو تلاوت قرآن سے منور کرو اور انھیں قبر نہ بناؤ جیسے کہ یہود اور نصاریٰ اپنی عبادت گاہوں میں عبادت کرتے ہیں اور اپنے مکانوں کو معطل کر دیتے ہیں۔ جس گھر میں تلاوت قرآن زیادہ ہوتی ہے اُس گھر کی خیر و خوبی بڑھتی ہے اور گھر والوں کی آسودگی زیادہ ہوتی ہے اور اُس گھر سے آسمان والوں کو اُسی طرح روشنی پہنچتی ہے جس طرح ستاروں کی اہل زمین کو۔ حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں کوئی مسلمان قرآن مجید پڑھتا ہے اہل آسمان آپس میں وہ گھر ایک دوسرے کو اسی طرح بتلاتے ہیں جس طرح اہل زمین آسمان کے تاروں کو۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس گھر میں قرآن مجید پڑھا جاتا ہے یا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اُس گھر کی برکت بڑھتی ہے فرشتے اُس میں موجود رہتے ہیں اور شیطان اُس سے بھاگتے ہیں اور اُس گھر کی روشنی اہل آسمان کو اسی طرح پہنچتی ہے جس طرح ستاروں کی اہل زمین کو اور جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا یا خدا کا ذکر نہیں کیا جاتا اس کی برکت کم ہو جاتی ہے۔ فرشتے اُس سے دور ہوتے ہیں اور شیاطین وہاں موجود رہتے ہیں۔

جانوروں کا گھر میں پالنا خاص کر کبوتر اور مرغ کا

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بہت سے جانور گھر میں رکھو کہ شیاطین اُن میں مشغول رہیں اور تمہارے بچوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ گھر میں ایسے جانور جیسے کبوتر مرغ بکریاں رکھنی اچھی ہیں تاکہ جنوں کے بچے اُن سے کھیلیں اور تمہارے بچوں سے سروکار نہ رکھیں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے تنہائی کی

تسکایت کی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک جوڑا کبوتر کا پال لے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر پیغمبروں کے پرندوں میں سے ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ بیت الحرام کے کبوتر اُن چند کبوتروں کی نسل میں سے ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پال رکھے تھے اور اُن سے مانوس تھے اس لئے مستحب ہے کہ گھر میں چند کبوتروں کو پر قیچ کر کے رکھنا چاہیے تاکہ وہ گھر سے مانوس ہو جائیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس گھر میں کبوتر ہوں گے اُس گھر کے رہنے والے جنوں کی آفت سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جنوں کے بچے بھی گھروں میں کھیلتے بھرتے ہیں جس گھر میں کبوتر ہوتے ہیں وہ اُن میں مشغول رہتے ہیں آدمیوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ کبوتر گھروں میں رکھو کیونکہ حضرت نوحؑ نے اس کو پسند کیا ہے اور عادی ہے۔ اور کسی پرند پر اتنا پیار نہیں آتا جتنا کبوتر پر۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر کا جو پند جھڑتا ہے وہی شیاطین کی نفرت اور بھاگنے کا سبب ہوتا ہے۔

دوسری روایت میں داؤد ابن فرقد سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر میں ایک راغی کبوتر دیکھا جو بہت بولتا تھا۔ حضرت نے فرمایا تو جانتا ہے یہ کبوتر کیا کہتا ہے میں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ یہ قاتلان حضرت امام حسینؑ پر لعنت کرتا ہے تم بھی اسی قسم کے کبوتر پالو۔

دوسری حدیث میں راوی سے یہ روایت چشم دید منقول ہے کہ وہ حضرت کبوتروں کے لیے جو آپ کے گھر میں پلے ہوئے تھے روٹی کے ٹکڑے توڑ رہے تھے۔

ایک اور حدیث میں عبدالکیم سے منقول ہے کہ میں اُن حضرت کے دولت سراپہ گیا دیکھا کہ تین سبز کبوتر موجود ہیں۔ میں نے عرض کی کہ یہ تو گھر میلا کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ان کا گھر میں رکھنا مستحب ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہاں ایک جوڑا سرخ کبوتر کا تھا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کے زمانے میں ایک کنواں کھودا گیا تھا۔ لوگوں نے اُن حضرت کو خبر دی کہ جن اس کنوئیں میں پتھر پھینکتے ہیں۔ حضرت تشریف لائے اور اُس کنوئیں کی جگت پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اس شرارت سے باز آؤ ورنہ میں یہاں کبوتروں کو آبا کر دوں گا۔ پھر فرمایا کہ کبوتروں کے پروں کی آواز سے شیاطین دفع ہوتے ہیں۔

محمد بن کرامہ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ دیکھا کہ حضرت کی دولت سرا میں ایک جوڑا کبوتر کا ہے جن میں نر کا رنگ سبز ہے اور اُس پر سفید نقطے ہیں۔ اور مادہ کا رنگ سیاہ ہے اور حضرت اُن کے لیے روٹی توڑ رہے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ رات کو حرکت کرتے ہیں۔ میرے ونس ہیں اور جب رات کو پھر پھڑپھڑاتے ہیں تو اُن جنوں اور شیطانوں کو جو گھر میں گھسے ہیں بھگا دیتے ہیں۔

کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر کو جہاں بھیجیں نوے میں تک تو اپنی عقل سے جاتا ہے اور پلٹ آتا ہے۔ اس سے زیادہ دُور سے واپس آ جانا اُس کی دانائی پر موقوف نہیں بلکہ تقدیر اور آب و ہوائ کے ہاتھ ہے۔

کئی اور حدیثوں میں منقول ہے کہ گھر بلیو کبوتر اور قسم با ہو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ اہلبیت علیہم السلام کو دوست رکھتے ہیں۔ اور صاحبِ خانہ کو دُعا دیتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ تمہیں برکت دے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں سفید رنگ کا مُرغ بڑے بڑے بال پرکا ہو گا وہ گھر اور اس کے ارد گرد کے سات گھر بلاؤں سے محفوظ رہیں گے مگر دُور رنگے کبوتر کا ایک دفعہ پھر پھڑپھڑانا سات سفید مُرغوں سے بہتر ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفید مُرغ میرا اور ہر مومن کا دوست ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ مُرغ میں پانچ خصلتیں پیغمبروں کی ہیں۔ اول سخاوت دوسرے شجاعت تیسرے نماز کا وقت پہچاننا چوتھے کثرتِ جماع۔ پانچویں غیرت۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مُرغ کا بانگ دینا اُس کی نماز ہے اور پھر پھڑپھڑانا رکوع و سجود۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مرغ کو گالی مست و دہ کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جگاتا ہے۔

۷

بھیڑ بکری کا گھر میں پالنا

حدیث مؤثق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو صاحب خانہ ایک بھیڑ یا دُوبی اپنے گھر میں پال لے گا خدا تعالیٰ اُس کی بھی روزی عنایت کرے گا اور تمام گھروالوں کی روزی بھی بڑھا دیگا۔ اور فقر اُس گھر سے ایک منزل دور ہو جائے گا۔ اور اگر دو بھیڑیں یا دُوبیاں پالے گا تو خدا اُن دونوں کی روزی بہم پہنچائے گا۔ گھروالوں کی روزی بڑھائے گا اور اُن کی پریشانی اُن سے دو منزل دور ہو جائے گی۔ اگر تین بھیڑیں یا دُوبیاں پال لے گا تو خدا تعالیٰ اُن تینوں کی روزی بہم پہنچائے گا سب گھروالوں کا ذوق بڑھائے گا۔ اور اُن کی مفلسی و پریشانی قطعاً نازل کر دے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں ایک بھیڑ یا دُوبی دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ روزانہ دو مرتبہ فرشتے اُس گھر کے رہنے والوں سے یہ کہتے ہیں۔ کہ خدائے مہربان برکت دے۔

• دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس مومن کے گھر میں ایک بکری دودھ دینے والی ہوتی ہے۔ روز ایک فرشتہ صبح ہی اس کو اور اُس کے بال بچوں کو یہ دعا دیتا ہے۔ ”تم پاک و پاکیزہ رہو۔ خدا تمہیں برکت دے۔ خوش و خرم رہو۔ پھر سے پُرسے رہو“ اور اگر دو بکریاں دودھ دینے والی ہوتی ہیں تو دو فرشتے یہی دعا روز دیتے ہیں۔ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنی چچی سے فرمایا کیا چیز مانع ہے کہ تم اپنے گھر میں برکت نہیں رکھتیں؟“ اُنہوں نے عرض کی یا رسول اللہ برکت کیا چیز ہے؟ فرمایا دودھ دینے والی بھیڑ یا دُوبی“ پھر فرمایا جس گھر میں ایک بھیڑ یا دُوبی یا بکری یا گائے دودھ دیتی ہو وہ اُس گھر کی برکت کا باعث ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ عدائے تعانے نے تین چیزیں برکت کر کے بھیجی ہیں اول پانی دوسرے آگ - تیسرے بھیڑ یا دُنبی -

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس گھر میں شام کے وقت تیس بھیڑیں یا دُنبیاں داخل ہوں گی فرشتے دوسرے روز تک اُس گھر کی نگرانی کریں گے ایک اور حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں بھی پالو اور اونٹ بھی -

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ بھیڑیں اور دُنبیاں بہت اچھا مال ہے - دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑیں اور دُنبیاں پالو تو اُن کی آسائش کی جگہ خوبصورت بناؤ اُسے صاف رکھو اور اُن کے بدن سے بھی خاک مٹی صاف کرتے رہا کرو -

۸

تمام پرندوں کا حال اُن بعض حیوانات کا ذکر جن کو مارتا روا ہے

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک فاختہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے گھر میں گھونسا بنایا تھا۔ ایک دن حضرت نے اُسے بولتے ہوئے سنا جو لوگ حاضر تھے اُن سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ سمجھتے ہو کہ یہ کیا کہتی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ کہہ رہی ہے فَقَدْ تَكُمُ فَقَدْ تَكُمُ پھر فرمایا پیشتر اس کے کہ یہ ہم کو دفع کرے میں اس کو دفع کئے دیتا ہوں۔ اس کے بعد اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے بیٹے اسمعیل کے گھر تشریف لائے دیکھا کہ ایک فاختہ پنجرے میں بند رکھی ہے اور وہ بول رہی ہے۔ حضرت نے فرمایا اے فرزند تمہارے اس فاختہ کے پالنے کا کیا باعث ہوا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ یہ منحوس ہے؟ اور صاحب خانہ کو بددعا دیتی ہے پیشتر اس کے کہ اس کی نحوست تمہیں نیست و نابود کرے تم اس کو نیست و نابود کرو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص کا گدہ ہوا جس کے ہاتھ میں مڑوہ ابابیل تھی حضرت نے جلدی سے اُٹھ کر اُس کے ہاتھ سے

لے لی اور زمین پر پھینک دی۔ پھر فرمایا کہ آیا تمہارے کسی عالم نے اس پرندے کے مارنے کا حکم دیا ہے یا کسی فقیر نے؟ میرے والد نے سلسلہ بسلسلہ میرے جد امجد جناب رساتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ ایک شہد کی مکھی۔ دوسرے چوہی۔ تیسرے مینڈک۔ چوتھے لٹورا۔ پانچویں بدب۔ چھٹے ابابیل۔ ان میں سے شہد کی مکھی کو اس سبب کہ وہ پاکیزہ کھانے والی اور پاکیزہ جمع کرنے والی ہے۔ اور وہی وہ شے ہے جو نہ جنوں میں سے ہے نہ آدمیوں میں سے۔ اور خدا نے اس پر وحی بھیجی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا۔ **وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلٰی الْخَلِّ**۔ اور چوہی کو اس سبب کہ حضرت سیمان علیہ السلام کے زمانے میں قحط ہوا تھا اور وہ حضرت مع اپنے اصحاب کے باہر تشریف لے گئے تھے۔ یکا یک دیکھا کہ ایک حیویتی آسمان کی جانب ہاتھ پھیلائے ہوئے کھڑی یہ عرض کر رہی ہے "خداوند! ہم نیری مخلوقات سے ہیں۔ اور ہر طرح تیرے محتاج ہیں تو ہمیں اپنے خزانہ غیب سے روزی عطا فرما اور آدم کی اولاد میں سے جو قوف لوگوں نے جو گناہ کئے ہیں اُن کی مکافات میں ہم کو مبتلا نہ کر"۔ حضرت سیمان علیہ السلام نے یہ سن کر اپنے اصحاب سے فرمایا کہ "پھر چلو خدا کے تعالے تمہارے لئے دوسروں کی دُعا کے سبب بارانِ رحمت نازل فرمائے گا۔"

اور مینڈک کے مارنے کو اس سبب سے منع کیا ہے کہ جب غرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے کے لئے آگ روشن کی تھی تو زمین کے کل جانوروں نے خدائے تعالیٰ سے اُس آگ پر پانی ڈالنے کی اجازت مانگی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے سوائے مینڈک کے اور کسی کو اجازت نہیں دی اُس نے ایسی جانکاہی کی کہ اُس کا دوتہائی جسم آگ سے جل گیا اب جو باقی ہے ایک تہائی ہے۔ بدب کے مارنے کی اس لئے ممانعت ہے کہ اُس نے حضرت سیمان علیہ السلام کو ملک بلیقیس کے وجود کی خبر پہنچائی تھی۔

لٹورا ایک بڑے سرد والا پرندہ ہے جو چڑیوں کو شکا کر رہا ہے۔ اس کے مارنے کی ممانعت اس لئے ہے کہ اس نے مہینہ بھر تک حضرت آدم کی رہبری کی تھی اور سرانديپ سے آپ کو جدہ لے گیا تھا۔

ابابیل کا مارنا اس لئے ممنوع ہے کہ وہ اہلبیت علیہم السلام کی منظومی پر رنج و افسوس کرنے

کے سبب ہوا میں گردش کیا کرتی ہے اور اس کا زمزمہ سورہ الحمد کا پڑھنا ہے۔ کیا تو نے خیال نہیں کیا کہ وہ آخر میں ولا الضالین صاف کہتی ہے۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے چیونٹی کے مارنے کے متعلق سوال کیا فرمایا کہ جب تک وہ تمہیں نہ ستائے تم بھی اُسے نہ ستاؤ۔ پھر بُدھ کے مارنے کا ذکر پوچھا۔ فرمایا کہ اُسے نہ ستاؤ نہ اُسے دُبح کرو وہ بہت ہی اچھا پرندہ ہے۔

دوسری حدیث میں جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے پانچ جانوروں کے مارنے کی ممانعت فرمائی ہے اولِ سحر و یا صوام۔ دوسرے بُدھ۔ تیسرے شہد کی مکھی۔ چوتھے چیونٹی۔ پانچویں مینڈک اور پانچ جانوروں کے مارنے کا حکم دیا ہے۔ اول کو دوسرے بھڑیں۔ تیسرے سانپ۔ چوتھے بچھو۔ پانچویں باولا کتا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے سانپ کو مارا ایسا ہے جیسے ایک کافر کو قتل کیا۔

مؤثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سانپ کے مارنے کی نسبت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص سانپ کو یہ سمجھ کر نہ مارے کہ اس کا مارنا گناہ ہے تو وہ میری اُمت سے خارج ہے البتہ اگر یہ سمجھ کر چھوڑ دے کہ جانور ہے اور ہمارا کچھ حرج نہیں کرتا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے جانوروں کو مارنے میں جلانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدا تعالیٰ ایک عورت کو اسی سبب عذاب کرے گا کہ اُس نے ایک بٹی کو باندھ رکھا تھا اور وہ پیاس سے مر گئی۔

ایک حدیث میں یہ بھی منقول ہے کہ چیونٹی کے مارنے کا کچھ مضائقہ نہیں خواہ تمہیں ستاتی ہو یا نہ ستاتی ہو۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ابابیل کی عزت

کرو۔ کیونکہ وہ بہ نسبت اور پرندوں کے آدمیوں سے زیادہ مانوس ہو جاتی ہے اور جب بولتی ہے تو سورہ الحمد پڑھتی ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بُدْبُد کے سر پر کے اوپر سریانی زبان میں لکھا ہے بَلَّهْ اَنْ مُحَمَّدًا خَيْرًا لِّلْبَرِيَّةِ ۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ قبرہ کونہ کھاؤ نہ لُسے کالی دور۔ اور نہ بچوں کو اُس سے کھیلنے دو۔ کیونکہ وہ خدا کو زیادہ یاد کرتا ہے اور اُس کا ذکر یہ ہے بَلَّهْ لَعَنَ اللّٰهُ مُبَغَضِيَّ اِلٰ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔

معتبر حدیث میں حضرت علی ابن الحسین علیہم السلام سے منقول ہے کہ قبرہ کے سر پر جو بال ہیں یہ حضرت سلیمان کے ہاتھ پھیرنے سے پیدا ہوئے ہیں کیونکہ ایک دن اس کا نر مادہ کے ساتھ جفتی کرنا چاہتا تھا۔ مادہ نے مضائقہ کیا تو نر نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اولاد پیدا ہو جو خدا کو یاد کرے۔ مادہ راضی ہو گئی۔ جب اندھے دینے کا وقت قریب آیا تو نر نے پوچھا اندھے کہاں دے گی؟ مادہ نے کہا میں چاہتی ہوں کہ زہ گزرے دُور کسی جگہ دُور۔ نر نے کہا راستے کے قریب بہتر ہو گا کیونکہ اگر کوئی آئے گا تو یہ گمان کرے گا کہ ہم دانہ چگنے آئے ہوئے ہیں۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور جب بچے نکلنے کا وقت آیا تو دیکھتے کیا ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام مع لشکر کے آتے ہیں اور پرندے اُن کے سر پر سایہ کٹے ہوئے ہیں۔ مادہ بولی کہ لے دیکھ حضرت سلیمان مع لشکر کے آگئے۔ اب ہمیں اور ہمارے اندھے بچوں کو پامال کر دیں گے۔ نر نے کہا کہ حضرت سلیمان رحیم و کریم ہیں۔ آیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو تو نے اپنے بچوں کے لئے چھپا کر رکھی ہو؟ اُس نے کہا ہاں۔ میرے پاس ایک ٹڈی ہے جو میں نے تجھ سے چھپا کر اپنے بچوں کے لئے رکھی ہے۔ اور تو نے بھی بچوں کے لئے کوئی چیز ذخیرہ کی ہے؟ نر نے کہا ہاں۔ میں نے تجھ سے چھپا کر اپنے بچوں کے لئے ایک خرمہ کھچھوڑا ہے مادہ بولی تو تو اپنا خرمالے لے اور میں اپنی ٹڈی لے لوں۔ اور دونوں حضرت سلیمان کی خدمت میں پہنچ کر اپنا اپنا چیز ہدیہ پیش کریں اور اپنی حاجت عرض کریں۔ حضرت سلیمان ہدیہ بہت ہی پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ نر نے خرمہ اپنی جو پخ میں اٹھالیا اور مادہ نے ٹڈی اپنے

پنجے میں لے لی۔ اور دونوں اُر کر حضرت سلمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ حضرت اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب اُن کو آتے ہوئے دیکھا اپنے دونوں ہاتھ کھول دیئے۔ نر اُن کے داینے ہاتھ پر جا بیٹھا اور مادہ بائیں پر۔ حضرت نے اُن دونوں کا حال دریافت کیا اور انہوں نے اپنا قصہ اُن حضرت سے عرض کیا۔ حضرت سلمانؓ نے اُن کا ہدیہ قبول فرمایا اور جدم اُن کے اندسے تھے اُدھر سے اپنے لشکر کو پھر جانے کا حکم دیا پھر اُن کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُن کو برکت کی دُعا دی اسی سبب سے اُن کے سر پر بال پیدا ہو گئے۔

کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ بچوں کو گھونسلوں سے نہ پکڑو بلکہ وہ جب تک اُڑنے کے لائق نہ ہو جائیں اُن کو اُن کے حال پر رہنے دو بعد اس کے پکڑنے کا مضائقہ نہیں اور رات کے وقت شکار کرنے یا پکڑنے کے ارادے سے پرندوں کے گھونسلوں پر مت جاؤ کیونکہ رات کے وقت وہ امان میں ہیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ رات کے وقت پرندوں کو گھونسلوں میں سے پکڑنے کا کچھ مضائقہ نہیں اس لئے علمائے یہ کہا ہے کہ رات کے وقت پرندوں کا شکار کرنا اور اُن کے چھوٹے بچوں کو گھونسلے سے نکال لینا مکروہ ہے علیٰ ہذا القیاس اور حیوانات کا بھی رات کو مارنا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگ حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور مور کے حُسن کی تعریف کر رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا کسی جانور کا حُسن مُرغ سفید کے حُسن سے زیادہ نہیں ہے۔ اور مُرغ مور سے زیادہ خوش آواز ہے اور اُس کی برکت بھی زیادہ ہے۔ لوگوں کو وہ اوقات نماز سے مطلع کرتا ہے۔ حالانکہ مور سبب اُس گناہ کے جو اُس سے سرزد ہوا اور جس کے سبب وہ مسخ کیا گیا اپنے اوپر لعنت و طامت کرتا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ طاؤس یمانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت نے اُس سے سوال کیا کہ طاؤس تو ہی ہے؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں یا بن رسول اللہ! آپ نے فرمایا کہ طاؤس ایک منغوس جانور ہے جس مجمع میں داخل ہوتا ہے اُسے پریشان کر دیتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ سالم اُن حضرت کی خدمت میں گیا جب بیٹھا تو سنا کہ بہت سی چڑیاں ایک جگہ جمع ہو کر چیں چیں چیں کر رہی ہیں اور غل مچا رہی ہیں حضرت نے فرمایا تو سمجھتا ہے یہ کیا کہتی ہیں عرض کیا نہیں۔ فرمایا یہ کہہ رہی ہیں کہ خداوند اہم بھی تیری مخلوقات سے ہیں اور تیری روزی بغیر زندہ نہیں رہ سکتے تو ہمارے دانے اور پانی کی خبر لے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک ایسے ہی موقع پر یہ فرمایا تھا کہ یہ اپنے خدا کو یاد کر رہی ہیں اور اُس سے روزی طلب کرتی ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چنچہ پہلے زمانے میں گھروں میں رہتا تھا اور کھانے کے وقت دسترخوان پر آ جاتا تھا اور جو کھانا اس کو ڈالتے تھے کھایا کرتا تھا جب سے دشمنوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا تو آبادی سے چلا گیا اور ویرانوں اور پہاڑوں اور جنگلوں میں رہنے لگا اور کہا کہ تم بہت ہی بری اُمت ہو کہ تم نے اپنے پیغمبر کے بیٹے کو مار ڈالا مجھے تم سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھے بھی مار ڈالو۔

کئی حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ کو شہید کیا ہے چنچہ دن میں کبھی باہر نہیں نکلتا رات کو باہر نکلتا ہے اور اُسی دن سے اُس نے قسم کھالی ہے کہ آبادی میں نہ بے گنا اور سائے سائے دن روزے سے رہتا ہے اور غمگین رہتا ہے جب رات ہوتی ہے تو افطار کرتا ہے اور صبح تک حضرت امام حسینؑ علیہ السلام کے لئے گریہ و زاری میں مشغول رہتا ہے۔

دوسری حدیث میں اُن حضرت سے منقول ہے کہ اگر لوگوں کے کھانے پر کھٹی نہ بیٹھا کرتی تو ہر شخص جذام میں مبتلا ہو جاتا۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کبھی کسی کھانے یا پانی کے برتن میں گر پڑے تو اُس کو غوطہ دے کر نکالو کیونکہ اُس کے ایک پہرے میں زہر ہوتا اور دوسرے میں شفا اور وہ ہمیشہ زہر والے پر کو کھانے اور پانی میں ڈبوئی ہے تم اس کا دوسرا پہرہ بھی ڈبو دو۔

کتے کو گھر میں رکھنے کی ممانعت

حدیث من میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسلمان کے گھر میں کتے کا ہونا مکروہ ہے۔

دوسری حدیث میں انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں کتا رکھتا ہے اُس کے اعمال کے ثواب میں سے روزانہ ایک مقدار کم کر دی جاتی ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ شکاری کتے اور گلے کے محافظ کتے کے علاوہ اور کتوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دو موثق حدیثوں میں منقول ہے کہ شکاری کتے کو مکان میں رکھو مگر علیحدہ جگہ میں۔ کم از کم اس کے اور تمہارے درمیان میں ایک ایسا دروازہ ہو جو بند ہو سکے۔

دوسری موثق حدیث میں منقول ہے کہ جن کتوں کا سارا بدن کالا ہوتا ہے وہ جتن ہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کتے کمزور جن ہیں جس وقت تم کھانا کھانے بیٹھو اور کتا موجود ہو تو یا اُس کو تم کھانا دو یا نکال دو کیونکہ اُن کے نفس بد ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کتے بیک رنگ سیاہ یا سفید یا مٹیڑ ہوں یہ سب جنوں میں سے ہیں اور جو ابلق کتے ہیں یہ جنوں اور آدمیوں میں سے مسخ ہو گئے ہیں۔

صحیح حدیث میں ابو حمزہ سے منقول ہے کہ میں مکہ و مدینہ کے درمیان حضرت امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر تھا۔ بیکایک وہ حضرت بائیں طرف کو مڑے ایک بیک رنگ سیاہ کتے کو دیکھا اور

اُس سے فرمایا خدا تیرا بڑا کرے تجھے کیا پیش آیا ہے کہ تو ایسا تیز تیز جا رہا ہے؟۔ دیکھتا کیا ہوں کہ اتنے میں وہ پرندہ بن کر اڑ گیا۔ میں نے دریافت کیا کہ یا ابن رسول اللہ یہ کیا چیز تھی؟ فرمایا

اس کا نام عثم ہے اور یہ جنوں کا قاصد ہے اسی وقت ہشام مر گیا ہے اور یہ اُس کے مرنے کی خبر ہر شہر میں کرنے جاتا ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اُن لوگوں کو جن کے گھر آبادی سے دور ہوں کتے پالنے کی اجازت دی ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شکار کو بہت نہ جا کہ اس سے تمہیں فر پہنچنے کا اندیشہ ہے اور جس وقت کتے یا گدھے کی آواز سُنو شیطان ملعون کے شر سے خدا کی پناہ مانگو کیونکہ ان دونوں کو بعض ایسی چیزیں نظر آتی ہیں جو تم کو نہیں دکھائی دیتی۔
مؤثق حدیث میں منقول ہے کہ جانوروں کو آپس میں لڑانا اچھا نہیں مگر کتے کو شکار کرنے کے لیے حیوانات پر چھوڑنا جائز ہے۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جس جانور کو تعلیم کیا ہو اکتا شکار کرے اگر تم ایسے وقت اُس کے پاس جا پہنچو کہ اُس میں جان باقی ہے تو ذبح کر لو۔ اگر مر گیا ہو تو بھی حلال ہے بشرطیکہ کتے کو چھوڑنے کے وقت بسم اللہ کہہ لی ہو۔ اور جسے اور جانوروں نے شکار کیا ہو یا ایسے کتے نے شکار کیا ہو جسے تعلیم نہ دی گئی ہو اُس پر اگر ایسے وقت پہنچو کہ جان باقی ہے تو اُسے حلال کر لو ورنہ حرام ہے اور جس حیوان کو پکیاں دار یا بے پکیاں کے تیر سے شکار کیا ہے اور وہ اس کے بدن میں گھس گیا تو اگر اس کے پاس ایسے وقت جا پہنچو کہ اُس میں جان باقی ہے تو اُسے ذبح کر لو اور اگر اُس میں جان باقی نہیں ہے مگر تیر چلانے کے وقت بسم اللہ کہہ لی تھی تو وہ حلال ہے ورنہ حرام اور یہی حکم تلواروں نیزوں اور دیگر شکار کے آہنی ہتھیاروں کا ہے اور اگر پتھر یا بندوق یا غلہ یا اور چیزوں سے شکار کرے جن میں لوہا نہ ہو اور صرف اُس کا صدمہ مارتا ہو تو اگر ایسے وقت جا پہنچو کہ ذبح کر لیا تو حلال ہے ورنہ حرام۔
معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شکار بیک رنگ سیاہ کتے نے کیا ہے اُسے نہ کھاؤ کیونکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایسے کتے کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے اور علمائے اُس کے شکار کو مکروہ سمجھا ہے۔ اسی طرح اُس شکار کے بھی کھانے کی ممانعت ہے جسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی کے تعلیم کیے ہوئے کتے نے کیا ہو اس کو بھی علمائے مکروہ سمجھا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جمعہ کے روز پیش از نماز جمعہ مچھلی کے شکار کو بھی منع کیا ہے اور مچھلی کے شکار میں یہ شرط ہے کہ اُسے پانی سے زندہ نکال لیں اور پانی سے باہر مرے اگر پانی کے

اندر مرغی تو حرام ہے اور یہ بھی لازم ہے کہ اُسے مسلمان نکالے اگر کوئی کافر نکالے اور مسلمان اُسے لے لے اور مسلمان کے ہاتھ میں آکر مرے تو حلال ہے۔ اسی طرح اگر کوئی مچھلی خود بخود کنائے پر آ پڑے اور مسلمان اُسے زندہ پکڑ لے تو حلال ہے اور زندہ دیکھی ہو اور ہاتھ پہنچنے سے پہلے مرغی تو اُس میں اختلاف ہے اور اجتناب میں احتیاط۔

ٹڈی کا شکار اسی طرح ہوتا ہے کہ مسلمان اُسے اپنے ہاتھ سے پکڑے یا کسی شکار کے آلہ سے اور جس ٹڈی کے پر نہ نکلے ہوں وہ حلال نہیں ہے۔

آگاہ ہونا چاہیئے کہ شکار کو لہو و لعب قرار دینا جس سے مطلب صرف تفریح طبع اور سیر ہو اسی طرح کہ جانوروں کو مارا اور ڈال دیا جائے نہیں ہے اور اگر ایسے شکار کے لئے سفر کیا ہے تو نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔ اور روزہ بھی رکھنا چاہیئے۔ ہاں اگر شکار سے مطلب اہل و عیال کی روزی بہم پہنچانا یا تجارت کرنا ہے تو جائز ہے اور اس کے متعلق اگر سفر کیا ہے تو نماز و روزہ قصر کرنا چاہیئے۔

اس رسالہ میں انکے شکار کی تفصیل کی گنجائش نہیں وہ شکار کے متعلق کتاب میں دیکھنا چاہیئے۔

(۱۰)

چراغ جلانا۔ مکان خریدنا اور نئے گھر میں آباد ہونا

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رات کو سوتے وقت چراغ گل کر دو مبادا چوباقی کچھنچ لے جائے اور گھر میں آگ لگ جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار چیزیں بالکل ضائع ہیں جن سے کوئی منتفع نہیں ہوتا محمد ان کے ایک وہ چراغ ہے جو چاندنی میں روشن کیا جائے۔

دوسری حدیث میں حضرت امیر المومنین سے منقول ہے کہ پانچ چیزیں بالکل ضائع ہیں اول وہ چراغ جو دھوپ میں روشن کیا جائے اُس کا تیل ضائع ہوتا ہے اور اُس کی روشنی سے فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ دوسرے وہ بارش جو شورہ زار زمین میں برسے یہ پانی بالکل ضائع ہوتا ہے۔ اور اس کا کوئی نفع زمین سے حاصل نہیں ہوتا۔ تیسرے وہ کھانا جو تم کسی شخص کے لئے

تیار کر اور اُس کے پاس لاؤ اور اُس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور اُس سے کچھ لذت نہ حاصل کر سکے۔
چوتھے وہ خوبصورت عورت جسے دُہن بنا کر نامرد شوہر کے سپرد کیا جائے۔ پانچویں نیکی جو
ایسے شخص کے حق میں کی جائے جو شکر گزار نہ ہو۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ غروب آفتاب
سے پہلے چراغ روشن کرنا پریشانی کو دور کرتا ہے اور روزی بڑھاتا ہے۔
ایک اور معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اندھیرے
گھر میں جانا مکروہ ہے۔ سوائے اس کے کہ پہلے سے چراغ روشن کر لیا جائے یا آگ جلا
لی جائے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب چراغ روشن کر کے گھر
میں رکھیں تو یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَّنَا نُورًا نَنۡشِئُ بِہِ فِی النَّاسِ وَلَا تَخْرُجۡمَنَا نُورَكَ
یَوْمَ نَلۡقَاكَ وَاجْعَلْ لَّنَا نُورًا اِذَا لَکَ نُورٌ اِلَّا اِلَہَ الْاٰنَاتِ اور جب چراغ بڑھائیں
تو یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اَخْرِجۡنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ۔

معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص مکان خریدے
سنت ہے کہ ولیمہ اور مہمانی کرے۔

معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص نیا مکان بنائے
مناسب ہے کہ ایک موٹی تازی بھیڑ ذبح کر کے اُس کا گوشت مفلسوں کو کھلائے اور یہ دُعا
پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَذۡحَرۡ عَیۡنِیْ مُرَدَّةَ الْجَنِّ وَالْاَوۡسِ وَ لَشَیۡطٰنِیۡنِ وَ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡ بِنَاۤیۡ۔
تو خدا نے تمہارے سرکش جنوں، آدمیوں اور شیطانوں کا ضرر اُس سے دُور کرے گا اور
وہ عمارت بنانا اُس کے لئے مبارک ہوگا۔

سید یا اللہ ہم سے لئے ایک روشنی مقرر فرما جس سے ہم لوگوں میں جلیں پھریں اور قیامت کے دن اپنی روشنی ہم پر جامہ نہ کر اور
ہم سے لئے ایک نور قرار دے کیونکہ تو خود ایک نور ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ۱۔ سید یا اللہ ہم کو، جیسے سے
نیکان کر روشنی میں پہنچائے ۲۔ سید یا اللہ مجھ سے سرکش جنوں، آدمیوں اور شیطانوں کو دور کر اور میری عمارت میں
مجھے برکت دے ۳۔

مکان کے متعلق کُل آداب

معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُس مکان میں آدمی کو ایک رات بھی رہنا مکروہ ہے جس میں پردہ نہ ہو۔

دوسری حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین آدمیوں سے خدائے تعالیٰ اپنی حمایت اور حفاظت اٹھالیتا ہے۔ اول وہ شخص جو ٹوٹے مکان میں اُترے اور رہنا اختیار کرے۔ دوسرے وہ شخص جو شائع عام پر نماز پڑھے۔ تیسرے وہ شخص جو اپنے چوپائے کو بلا قید و بند کے چھوڑ دے اور کسی کو اس کی نگرانی پر بھی مقرر نہ کرے۔

صحیح معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے مکانوں کے صحنوں میں جھاڑو دو اور یہودیوں کے مشابہت نہ کرو جو اپنے مکانوں میں جھاڑو نہیں دیتے۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گھر کا کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں نکال دو کیونکہ شیطان کوڑے پر سکونت اختیار کرتا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکان میں جھاڑو دینے اور صفائی کرنے سے افلاس زائل ہوتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ شیطان تمہارے گھروں میں اُس جگہ رہتا ہے جہاں مکڑی جالے بنتی ہے۔

مؤثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھانے اور پانی کے برتنوں کے منہ بند رکھو کہ شیطان بند برتنوں کے منہ نہیں کھوتا۔ اور سوتے وقت چراغ بڑھا دو کہ چوہا گھر میں آگ نہ لگاے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جب گرمی کے سبب سے باہر سونا شروع کرتے تھے تو جمعرات کے دن نکلتے تھے اور ہوا ٹھنڈی ہو جانے پر

جب اندر سونا شروع کرتے تو چھوٹے دن سے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی قبر پر پیشاب کرے یا پاخانہ پھرے یا کھڑے ہو کر پیشاب کرے یا کھڑے پانی میں پیشاب کرے یا اکیلے مکان میں سوئے یا کھانے سے ہانتہ بھرے ہوئے ہوں اور سو رہے اور شیطان اس پر قابو پالے اور اُسے دیوانہ بنالے تو پھر اُسے نہ چھوڑے گا اور شیطان سوائے ایسی صورتوں کے جن کا اوپر مذکور ہوا اور کسی حالت میں آدمی پر قابو نہیں پاسکتا۔ چنانچہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کسی غزوے میں تشریف لے جاتے تھے اثنائے راہ میں ایک ایسی وادی سے گزرے گا جس میں جن بہت رہتے تھے۔ آنحضرتؐ نے اصحاب میں آواز دلوادی کہ دو دو آدمی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کے اس وادی میں داخل ہوں اکیلا اکیلا کوئی نہ جائے۔ ایک شخص نے اس حکم کے برخلاف کیا یعنی تنہا گیا اُسے فی الفور مرگئی۔ لوگوں نے آنحضرتؐ کو خبر کی آنحضرتؐ نے اُس کے ہاتھ کا انگوٹھا پکڑ کے زور سے دبا یا اور یہ فرمایا لے بِسْمِ اللّٰهِ اُخْرِجْ خَبِيْثًا اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَوْرًا اُس شخص کی مرگ جاتی رہی اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے کسی شخص سے دریافت فرمایا کہ تو کہاں اُترا ہے۔ اُس نے عرض کی فلاں مقام میں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اُس جگہ اور کوئی تیرے پاس ہے عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ گھر میں اکیلا مت رہ اور اُس جگہ سے کسی اور مکان میں چلا جا کیونکہ شیطان کسی وقت آدمی پر ایسی جراثیم نہیں کرتا جیسی اُس وقت جبکہ وہ کسی مکان میں تنہا ہو۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس کپڑے میں روزمرہ گوشت لاتے ہو اُسے گھر میں مت رکھو کہ وہ خواہ گاہ شیطان ہے اور کوڑا اور وارے کے آگے جمع نہ کرو کہ وہ جائے گاہ شیطان ہے اور جب اپنے حجرے کے دروازے پر پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور جب حجرے میں داخل ہو تو سلام کہہ کہ اس سے برکت نازل ہوتی ہے اور فرشتوں کو اُس گھر سے اُس ہو جاتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ کوڑا رات کو گھر میں نہ رکھو دن ہی دن میں باہر پھینک دو کیونکہ شیطان کوٹے پر بیٹھتا ہے۔

حضرت امیر المومنین صدقات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اپنے گھروں میں مکڑی کا جال نہ رکھو کیونکہ اُس کے رہنے دینے سے مفلسی و پریشانی ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ بڑبڑوں کو وصلے اور صاف رکھنے سے اور مکان میں اندر باہر جھاڑو دینے سے روزی میں زیادتی ہوتی ہے۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ مکڑی کا جال اور کوڑا گھر میں رکھنے سے پریشانی بڑھتی ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس رومال سے ہاتھ پونچھتے ہوں اور وہ کھانے اور چربی میں بھرا ہوا ہے رات کو مکان میں مت رکھو کہ وہ شیطان کی خوابگاہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اپنے بڑبڑوں کو کھلے مت رکھو کہ شیطان اُن میں ٹھوکتا ہے اور جو چیز اُن میں ہوتی ہے اُس میں سے جتنی چاہتا ہے نکال لیتا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اپنے بال بچھو یا رو سنو اور چوپایوں کی غروب آفتاب ہونے کے وقت تک حفاظت کرو کیونکہ یہی وقت ہے جس میں شیطان اُن پر غالب ہو سکتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے پڑوسیوں کے گھر میں جھانکنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ کچھ عادتیں خدا نے میرے لیے پسند نہیں کیں اور میں بھی یہ نہیں چاہتا ہوں کہ میری اولاد میں جو امام ہیں وہ یا اُن کے شیعوں

ان عادتوں میں سے کسی کو اختیار کریں۔ اول حالت نماز میں اپنی ڈاڑھی یا کپڑے یا ہاتھوں سے بازی کرنا۔ دوسرے روزے کی حالت میں غش بکنا۔ تیسرے کسی کو صدقہ دے کر اُس پر احسان

جتلانا۔ چوتھے حالت جنب میں مسجدوں میں جانا۔ پانچویں قبرستان میں مہنسا۔ چھٹے لوگوں کے گھروں میں جھانکنا۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اہل بیت المؤمنین میں سے کسی کے حجرے میں تھے۔ ایک شخص نے کیڑا کے چھید میں سے اُس حجرے میں جھانکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں قریب ہوتا تو ابھی تیری آنکھ پھوڑ دالتا۔

(۱۲)

گھر کے اندر جانے اور باہر آنے کے آداب

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ رات کے اول حصے میں ایک نیند لینے کے بعد گھر سے مت نکلو کیونکہ خدا کی بعض مخلوقات ایسی بھی ہیں جو اُس وقت زمین میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور جو کچھ اُن کو حکم ہوتا ہے اُس کی تعمیل کرتی ہیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر نکلو تو یہ کہہ لو **بِسْمِ اللّٰهِ اَمْنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَوْ حَوْلَ وَرَوْقَاةٍ اِلَّا بِاللّٰهِ**۔ ان کلمات کے کہنے سے فرشتے شیطانوں کے منہ پر پتھر ماریں گے اور اُن کو تنہا رہے پاس نہ پھٹکنے دیں گے۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت بسم اللہ کہتا ہے تو فرشتے اُس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تو سلامت رہے گا اور جب وہ اس کے بعد **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہتا ہے تو فرشتے اُس کے جواب میں کہتے ہیں کہ تیرے سب کام بن جائیں گے پھر جب وہ **تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ** کہتا ہے تو فرشتے اُس سے کہتے ہیں کہ تو بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب میرے والد ماجد دولتسرا سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ پڑھتے **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ** یا رَبِّ مُنْعَوِّضًا لِّرُزْقِكَ فَاَتَيْتُ رَبِّهِ فِي عَافِیَةِ۔

سے اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لایا ہوں۔ اللہ ہی پر بھروسہ ہے جو اللہ کی مرضی سوائے اللہ کے کسی میں قوت و قدرت نہیں ۱۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ کی قوت و قدرت سے باہر نکلا ہوں انہی قوت و قدرت سے نہیں۔ اے اللہ صرف تیری قوت و قدرت سے تیرے رزق کی تلاش میں چلا ہوں وہ بآرم تمام مجھے عنایت فرما۔

معتبر حدیث میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال کو سلام کرے اور اگر اہل و عیال نہ ہوں تو یہ کہے **بِسْمِ اللّٰهِ عَلَيْنَا مِنْ رَبِّنَا** اور جب گھر میں پہنچے تو سورہ قل ہو اللہ احد پڑھ لے کہ اس سے فقر و پریشانی دور ہوتی ہے۔ اور جب کہیں کسی خاص کام کے واسطے جانا ہو تو جمعرات کی صبح کو جائے اور جانے سے پہلے سورہ آل عمران کی وہ آیتیں جو ذیل میں لکھی ہیں اور آیتہ الکرسی۔ **اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَوْسُورَهُ الْحَمْدُ** پڑھ لے وہ آیتیں یہ ہیں۔ **سَبَّحَ اَنْ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتَلَفِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَایْتَ اَوْوَلٰی اَرْوَکُبَابُ الدِّیْنِ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَقَعُودًا وَّ عَلٰی جُنُوبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا اَبَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّكَ مِنْ تَدْخِلِ النَّارَ رَفَقًا اَخْرِیْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّا سَبَعْنَا مَنَا وَّ یَا یٰنَادِیْ لِلْوَیْمَانِ اَنْ اٰمَنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّئَاتِنَا وَتَوَقَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاِنَّا مَاعَدَدْنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَوْ تَخَیْزُنَا یَوْمَ الْقِیَمَةِ اِنَّكَ لَو تَخْلِفُ الْبُعْدَ ۝**

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گھر سے باہر جاؤ تو یہ پڑھ لو۔
بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَوْ قُوَّةً اِیَّوْ بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا خَرَجْتَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا خَرَجْتَ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ اَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَ اَتِمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَ اَسْتَعِیْذُ بِفِیْ طَاعَتِکَ وَاجْعَلْنِیْ رَاغِبًا فِیْهَا عِنْدَکَ وَتَوَقَّیْ فِی سَبِیْلِکَ وَ عَلٰی مِلَّتِکَ وَ مِلَّتِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ۝

۱۰ ہم پر ہمارے خدا کی طرف سے سلامتی ہو ۱۰

۱۱ بد شک آسمان و زمین کی پیدائش اور رات اور دن کے تغیر و تبدل میں ان عقلمندوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں جو خدا کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یا کھڑے رہتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور پھر یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار! تو نے ان کو فضول نہیں پیدا کیا تو پاک و پاکیزہ ہے ہم کو عذاب جہنم سے نجات دے لے پروردگار! تو جس کو جہنم میں بھیجے گا پوری رسوائی اُس کی ہوگی اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ لے پروردگار! ہم نے ہمیشہ تیری طرف سے رہے ایمان کی طرف مائلانے والے کی آواز سنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لائے۔ لے پروردگار! تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کر دے اور صغیرہ سے درگزر فرما اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کی معیت میں ہو۔ لے پروردگار! جن چیزوں کے لئے اپنے رسولوں کی زبانی ہم سے وعدہ کیے ہیں وہ سب عطا فرما دینا اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجیو بلاشبہ تو وعدہ خلاف نہیں ہے ۱۲ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ پر بھروسہ ہے جو اللہ کی مرضی سوائے اللہ کے کسی میں قوت نہیں ہے یا اس میں جس شفقت کے حاصل کرنے کے لئے نکلا ہوں اُس کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں اور جس چیز کے خلاف آیا ہوں اُس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ تجھ پر اپنا فضل و کرم کرا اپنی نعمت تجھ پر پوری کرا اپنی ہدایت میں تجھے محفوظ رکھ اور جو نعمتیں تیرے پاس ہیں

دوسری صحیح حدیث میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھے تعالے اُس کے گناہ بخش دے گا۔ اُس کی توبہ قبول کرے گا۔ اُس کی حاجتیں روا کرے گا اور اُس کو آفتوں اور بدیوں سے محفوظ رکھے گا۔ وہ دعا یہ ہے۔ اے عَزَّوَجَلَّ اَعَاذْتُ بِكَ مَلَائِكَتُكَ اَللّٰهُ وَرُسُلُهُ مِنْ شَرِّ هَذَا الْيَوْمِ الْحَدِيدِ الَّذِي اِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ غَيْرِيْ وَمِنْ شَرِّ لَشْيَا حَيِّنٍ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَّصَبَ رَوْيَاً اَللّٰهُ وَمِنْ شَرِّ الْيَجَنِ وَالْاُنْسِ وَمِنْ شَرِّ السَّبَاعِ وَهُوَ اَمٌّ وَمِنْ رُكُوبِ مَحَارِمٍ كُفْهًا اُجِيزْ نَفْسِيْ يَا اَللّٰهُ مِنْ كُلِّ سُوءٍ ۝

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت دس مرتبہ سورہ قل ہوا لہ احد پڑھ لے گا وہ جب تک گھر واپس آئے گا خدا تعالیٰ کی حفاظت و حمایت میں رہے گا۔

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ وہ حضرت گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے
 اَللّٰهُمَّ بِكَ خَرَجْتُ وَبِكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ يَوْمِيْ هَذَا وَاَرْزُقْنِيْ فَوْزًا وَفَتْحًا وَنَصْرًا وَظَهْرًا وَهَدَاةً وَبَرَكَاتٍ وَاصْرِفْ عَنِّيْ شُرَكَاءَ وَشَرَّ مَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ خَرَجْتُ فَبَارِكْ لِيْ فِيْ خُرُوجِيْ وَانْفَعْنِيْ بِهِ ۔

اس میں اُسی چیز کا پناہ مانگتا ہوں جس کی اللہ کے پیغمبروں اور فرشتوں نے اُس نئے دن کے شر سے جو سوچ و دہن کے بعد پھر واپس نہ آئے گا پناہ مانگی ہے میں اپنے نفس کے شر سے غیروں کے شر سے شیطان کے شر سے جو کہ خدا کے دوستوں کے دشمن ہیں اُن کے شر سے جنوں، و آدمیوں کے شر سے۔ دُندوں کے شر سے اور حشرات الارض کے شر سے، و تمام افعالِ حرم کے، ارتکاب کے شر سے یہ مانگتا ہوں و ہر قسم کی بدی سے محفوظ رکھنے کے لیے اپنا نفس خدا تعالیٰ کی حمایت میں سونپتا ہوں ۲۔ اے اللہ میں تجھ پر بھروسہ کر کے نکل ہوں و رجعتی اسلام اور ایمان لایا ہوں و رجعتی پر بھروسہ ہے۔ یا اللہ تجھے آج کے دن برکت عتبتِ فرما اور مجھے اس دن و کامیابی اور فتوح اور عزت اور ہدایت اور برکت عتبتِ فرما اور مجھے آج کے دن کا وجود و قیات میں زریں ن کا شرفِ رفیع کہ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں و لہذا ہی پر بھروسہ ہے۔ مدد سے بڑ ہے و اللہ جو ماحولیات کا پالنے والا ہے اُس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یا اللہ میں گھر سے نکلا ہوں تو اس نکلنے کو میرے لیے مبارک کر دیجئے اس سے نفع پہنچی ۱۲

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب آدمی گھر سے نکلے تین دفعہ اللہ اکبر کہہ لے پھر یہ کہے۔ **يَا لَهِ خَرَجْتُ وَبِاللّٰهِ اَدْخُلُ وَعَلَى اللّٰهِ اَتَوَكَّلُ**۔ پھر تین دفعہ یہ کہے **نَسِئُہُ افْتَحْ فِیْ وَجْہِیْ هٰذَا بِخَیْرِ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرِ وَفِیْ شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اَخِذُ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ**۔ کہ اس وی کا پرھنے والا جس جگہ سے جائے اُس جگہ واپس آنے تک خدائے تعالیٰ کی حفاظت و ضمانت میں رہتا ہے۔

مؤثق حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے نکلنے کے وقت یہ وی پڑھ لے تو خدائے تعالیٰ اُس کے دُنيا و آخرت کے کام بنائے گا۔ **يَسْمِی اللّٰہَ سُبْحٰی اللّٰہُ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰہِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ مُّوَدِّیْ کُلِّہَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ**۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت حجر سے سے نکلتے تھے تو یہ وی پڑھتے تھے **يَسْمِی اللّٰہَ خَرَجْتُ وَعَلَى اللّٰہِ تَوَكَّلْتُ لَوْ حَوْلُ وَلَوْ قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ**۔ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص گھر سے باہر نکلنے کے وقت اپنی اُلُوہی کے یغینے کو بھیلی کی طرف پھرا کر دیکھے اور سورہ انا انزلناہ پڑھ کر یہ کہے **اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَحْدَہُ لَوْ شَرِیْتُ لَہُ اٰمَنْتُ بِسَبْقِ اِلٰہِ مُحَمَّدٍ وَعَلَا نَبِیَّتِہُمْ**۔ تو اُس دن اُس کو کوئی تکلیف و رنج نہ پہنچے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ گھر سے باہر نکلنے کے وقت یہ کہے **يَسْمِی اللّٰہَ وَبِاللّٰہِ وَلَوْ حَوْلُ وَلَوْ قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰہِ تَوَكَّلْتُ عَلٰی اللّٰہِ** پھر سورہ الحمد قل اعوذ برب الناس۔

سند خدائے تعالیٰ کے بھروسے پر باہر نکلتا ہوں اور خدا ہی کے بھروسے پر اندر جاتا ہوں اور خدا ہی پر میرا تکیہ ہے۔ ۱۶۔
۱۷۔ یا تدبیر سے سامنے خیر و خوبی کا دروازہ کھول دے اور اختتام بھی خیر و خوبی ہی کے ساتھ ہو اور مجھے ہر زمین پر پہنچنے وے کے مترسے جس کی تقدیر کا تو مالک ہے محفوظ رکھو بلا شک میرے رب کا راستہ سیدھا راستہ ہے ۱۸۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اللہ میرے لیے کافی ہے اللہ پر میرا بھروسہ ہے۔ یا اللہ میں تمام معاملات کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۹۔ اللہ کا نام لے کر نکلتا ہوں اور اللہ پر بھروسہ ہے اور بغیر مدد خدا کے کسی میں کوئی قوت و قدرت نہیں ۲۰۔ اللہ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں جو ایسا کہتا ہے کہ اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں آل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ظاہر و باطن پر ایمان لایا ہوں ۲۱۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں اللہ پر تکیہ ہے اللہ کی مدد بغیر کسی میں قدرت و طاقت نہیں۔ اللہ پر بھروسہ ہے ۲۲۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْعَلَقِ۔ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ آیۃ الکرسی ہر ایک ایک ایک مرتبہ آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر
 بہشت شجہت کی طرف پڑھے اور گھر میں داخل ہونے کے وقت یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَاشْہَدُ اَنْ
 لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاشْہَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اس کے بعد گھروالوں کو
 سلام کرے اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اس دعا کے بعد یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتِمِ
 النَّبِیِّیْنَ السَّلَامُ عَلٰی رُوْحِہٖمَا اَمَّا دِیْنُ الْمُهْمِدِیْنِ اَسْلَمُوْا عَلَیْہِمَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ لَصَالِحِیْنَ۔
 معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تحت الحنک باندھ
 کر گھر سے نکلے میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ صحیح و سلامت گھر لوٹ آئے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کسی حاجت کے لئے
 جاؤ تو دن میں جاؤ کیونکہ رات کو حاجت پوری نہیں ہوتی۔

تیرھواں باب

پیادہ چلنے، سوار ہونے، بازار جانے، تجارت و
 کھیتی کرنے اور چوپائے پالنے کے ادواب

①

گھوڑے، خچر، گدھے پر سوار ہونا اور ہر ایک کی قسمیں

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سواری کا چار پایہ رکھنا آدمی کی
 خوش قسمتی میں داخل ہے۔

۱۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے۔ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے جس کا کوئی
 شریک نہیں ہے اور معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہیں۔
 ۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ پر جو سب سے کچھ نبی میں سلام ہو۔ امانوں پر جو خود ہدایت یافتہ اور اوروں کو ہدایت
 کرنے والے ہیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ تہ ڈھٹے کی صورت کا عمر مرہ باندھنا ۱۲

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ چار پایہ رکھو کہ وہ تمہاری زینت ہے اور اس کے ذریعہ سے تمہارے بہت سے کام نکلنے ہیں اور روزی اُس کی خدا کے ذمہ ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عیب وار چو پایہ رکھنا جان کا جنبال ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص چار پایہ خریدے اُس پر سوار ہونے کا فائدہ اُس کے لئے ہے اور روزی اُس کی خدا کے ذمہ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ یہ آدمی کی خوش قسمتی کی بات ہے کہ چار پایہ اُس کے پاس ہو جس پر وہ اپنی اور اپنے برادران ایمانی کی کار برآری کے لئے سوار ہوا کرے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آپ نے یونس ابن یعقوب سے فرمایا کہ تو ایک گدھا پال لے کہ وہ تیرا بوجھ اٹھایا کرے گا اور روزی اُس کی خدا کے ذمہ ہوگی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے گدھا خرید لیا اور چونکہ میں سالانہ جمع خرچ رکھتا تھا جب انتہائے سال پر میں نے حساب کیا تو خرچ میں کچھ افزونی نہ تھی۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ابن طیفور سے دریافت کیا کہ تو کس چیز پر سوار ہوتا ہے؟ عرض کی گدھے پر۔ فرمایا بکتنے کو خریدتا ہے؟ عرض کی تیرا اشرفی کو۔ فرمایا یہ تو فضول خرچی ہے کہ گدھا اس قیمت کو خرید جائے اور خچر نہ لیا جائے عرض کی خچر کا خرچ زیادہ ہوتا ہے۔ فرمایا جو گدھے کا خرچ پہنچتا ہے وہی خچر کا بھی پہنچا بیگا شاید تو یہ نہیں جانتا کہ جو شخص گھوڑا پالے اور ہم اہل بیت کے خروج کا منتظر ہو اور ہمارے دشمنوں کو وہ گھوڑا دکھا دکھا کر غصہ دلائے تو خدا نے تعالے اُس گھوڑے کی روزی بہم پہنچاتا ہے اور اُس شخص کا سینہ کشادہ کرتا ہے اور اُس کی آرزوئیں اور حاجتیں بر لانا ہے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام خچر پر سوار ہوئے فحائلوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ کیا چو پایہ ہے جس پر آپ سوار ہوئے نہ اسے دشمن کے پیچھے بھگا سکتے ہیں نہ اس پر جنگ کر سکتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس جانور میں نہ گھوڑے کی سی بلندی و سر فرازی ہے اور نہ گدھے کی سی ذلت و خواری اور سب سے اچھی حالت اوسط ہی کی حالت ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص ایسا گھوڑا رکھے کہ جس کے ماں اور باپ دونوں عرب ہوں اُس کے نامہ اعمال سے تین گنا روزِ مٹائے جاتے ہیں اور گیارہ نیکیاں اُس میں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص ایسا گھوڑا رکھے کہ اُس کے ماں باپ میں سے ایک عرب ہو تو اُس کے نامہ اعمال میں سے دو گنا روزِ مٹائے جاتے ہیں اور سات نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص اپنی زینت اور حاجت روائی کے لئے یا اپنے دشمنوں کو دفع کر نیکی غرض سے ایک ٹھوڑا ہی رکھے تو بھی اُس کے نامہ اعمال میں سے ایک گنا روزِ مٹایا جائے گا اور چھ نیکیاں لکھی جائیں گی معتبر روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے خیر و برکت قیامت تک وابستہ ہے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے ہاں ایسا سُمرنگ گھوڑا ہو جس کی پیشانی پر چھوٹا یا بڑا سفید ٹیکا ہو وہ اچھا ہے اور اگر بچکلیاں ہو تو میرے نزدیک اور بھی اچھا ہے جس گھر میں ایسا گھوڑا ہو گا افلاس و پریشانی اُس گھر میں نہ آئے گی اور جب تک وہ گھوڑا صاحب خانہ کی ملکیت میں رہے گا اُس گھر میں ظلم راہ نہ پائے گا۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبحِ علیٰ الصبح اپنے گھر سے یا کسی دوسرے گھر سے نکلے اور بچکلیاں سُمرنگ گھوڑا اُس کی نظر پڑ جائے تو اُس دن خوش قسمتی ہی خوش قسمتی پیش آئے گی اور جتنی اُس کی پیشانی کی سفیدی زیادہ ہوگی اتنی ہی خوش حالی اور خوش نصیبی زیادہ ہوگی اور اگر کوئی شخص کسی کام کے لیے جائے اور اس قسم کے گھوڑے پر اُس کی نظر پڑے تو وہ حاجت پوری ہوگی۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت امیر المومنین صدقات اللہ علیہ وآلہ میں سے چار گھوڑے جناب رسالہ مآب صلی اللہ علیہ وآلہ کے لیے بطور تحفہ کے لائے۔ حضرت نے استفسار فرمایا کہ ان گھوڑوں میں کوئی گھوڑا ایسا بھی ہے جس کے سفید نشان ہو؟ حضرت امیر المومنین نے عرض کیا جی ہاں ایک سُمرنگ گھوڑا اس نشان کا موجود ہے۔ حکم دیا کہ اُسے میرے لیے رکھو پھر فرمایا کہ دو کمیت اسی نشان کے ہیں؟ عرض کی ہیں۔ حکم دیا کہ اُن کو حسین (علیہما السلام)

کے لیے رکھو۔ پھر فرمایا کہ چوتھا یک رنگ مشکى ہے؟ عرض کی ہے۔ حکم دیا کہ اس کو فروخت کرو اور قیمت اُس کی اپنے بال بچوں میں صرف کر لو کیونکہ مبارک گھوڑا وہی ہے جس کے سفید نشان ہوں گویا مراد حضرت کی بچکیاں سے ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ سوائے گدھے اور خچر کے اور چوپایوں کا ایک رنگ ہونا مکروہ ہے اور گدھے اور خچر کی پیشانی پر سفید نشان کا ہونا اچھا نہیں ہے سوائے اُس صورت کے کہ پٹھ ہو اور وہ بھی کچھ بہت اچھا نہیں ہوتا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے نزدیک چار پایوں میں سب سے بہتر گدھا ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ گھوڑے کا مبارک ہونا یہ ہے کہ اُس کا رنگ سُرنگ ہو یا مشکى اور پیشانی سفید ہو اور تین ہاتھ پاؤں سفید ہوں یعنی داہنے ہاتھ میں سفید ہی نہ ہو۔

طرخان چار پایوں کے دلال سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے ایک کالے رنگ کا خچر طلب کیا اور یہ فرمایا کہ اُس کا منہ سفید ہونا چاہیئے اور پیٹھ اور پاؤں کا بیچ سفید ہو۔

(۳)

چار پایوں کا پرورش کرنا اور اُن کے حقوق کی رعایت

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر چوپائے کے اُس کے مالک پر چھ حق ہیں۔ اول جب اُس پر سے اُترے اُسے دانہ گھاس دے۔ دوسرے جہاں راستے میں پانی ملے اُسے پانی پر لے جائے تاکہ ضرورت ہو تو وہ پانی پنی لے تمسیرے اُس کے منہ پر کوئی چیز نہ مارے کیونکہ وہ بھی اپنی زبان میں خدا کی تسبیح و تہلیل کرتا ہے چوتھے جب سوار ہو تو اُس پر کھڑا نہ ہو سوائے اُس وقت کے کہ راہ خدا میں جہاد کر رہا ہو یا پنجویں اُس کی طاقت سے زیادہ اُس پر بوجھ نہ مارے۔ چھٹے جتنی قوت رکھتا ہو اتنی ہی تیز چلائے۔

زیادہ تکلیف نہ دے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے مگر اُس میں اتن زیادہ ہے کہ اُن حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ کسی چار پائے کے مُنْخ پر داغ نہ دے۔
حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی چار پائے کو سفر میں لے جائے تو اُسے لازم ہے کہ جب منزل پر اُترے تو اپنے کھانے پینے سے پہلے اُس کے گھاس دانے کی خبر لے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ ایک چار پائے پر جب تین آدمی آگے پیچھے سوار ہوں تو ایک اُن میں سے ملعون ہے یعنی وہ جو سب سے آگے بیٹھا ہو۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک اونٹ دیکھا کہ اُس کی پیٹھ پر بوجھ لدا ہوا ہے اور پاؤں بندھے ہوئے ہیں۔ فرمایا اس کے مالک سے کہہ دو کہ تیار ہے قیامت کے دن یہ اونٹ خدا کے روبرو اس پر دعوئے کرے گا۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے روبرو سے ایک اونٹوں کی قطار گزری آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بوجھ ایک ہی اونٹ پر لدا ہوا ہے آپ نے اُس کے مالک سے فرمایا کہ اس اونٹ کے حق میں انصاف کر کہ خدا عدالت کو دوست رکھتا ہے۔
معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک ہی اونٹ پر بیس حج کیے مگر کبھی اُس کو ایک چابک بھی نہ مارا۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ کسی جاندار کے مُنْخ پر کوئی چیز نہ مارو کہ وہ اپنے خدا کی تعریف و تسبیح کرتا ہے اور ہر شے کی ایک حرمت ہوتی ہے اور حیوانات کی حرمت یہ ہے کہ اُن کے مُنْخ پر کچھ نہ مارو۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چار پائے یہ کہتے ہیں کہ "پروردگار! ہمارے مالک کو نیکی عطا کر کہ وہ ہمارے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے۔ ہمارے حق میں نیکی کرے ہمارے گھاس دانے اور پانی کی خبر رکھے اور ہم پر ظلم و تعدی نہ کرے۔"

دو معتبر سندوں سے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے

منقول ہے کہ جب کسی چوپائے کا مالک اُس پر سوار ہونا چاہے تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیْ رَحِيْمًا۔
 دوسری معتبر روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک شخص نے مقام
 رنڈہ میں جناب ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ اپنے گدھے کو خوب پانی پلائے ہیں اُن سے دریافت
 کیا کہ آپ کے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں ہے جو اتنا سا کام آپ کا انجام دے؟ فرمایا کہ میں نے
 جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے یہ سنا ہے کہ ہر چوپایہ صبح دم خدا سے یہ سوال
 کرتا ہے کہ "پروردگار! میرے مالک کو یہ توفیق عطا کر کہ مجھے گھاس سے سیرا اور پانی سے سیراب
 کرے اور میری طاقت سے زیادہ مجھ سے کام نہ لے۔"

مؤثق حدیث میں صفوان ساربان سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
 کے لیے انسی درہم کا ایک اونٹ خریدا جب اُسے حضرت کی خدمت میں لے گیا تو حضرت
 نے فرمایا کہ یہ کجاوہ اٹھا سکتا ہے؟ تب میں کجاوہ لاؤ کر حضرت کے پاس لے گیا یہ دیکھ
 کر حضرت نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا نے تعالیٰ نے کمزور جانوروں کو
 بار برداری کی ایسی ایسی طاقت عنایت کی ہے تو پھر کبھی وہ قیمتی جانور نہ خریدیں۔

دوسری حدیث میں ابن ابی یعفور سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھے پہیڈل
 راستہ چلتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا کہ تیرے پاس اونٹ ہے تو سوار کیوں نہیں ہوتا میں نے
 عرض کی کہ میرا اونٹ کمزور ہے میں چاہتا ہوں کہ اُس کا بوجھ ہلکا ہے۔ فرمایا تو یہ نہیں جانتا
 کہ اونٹ کمزور ہو یا زور آور دونوں کو خدا نے بار برداری کی طاقت یکساں عنایت کی ہے۔
 کئی معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر اونٹ کے
 کوہان پر ایک شبیدن بیٹھا رہتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ جب اُس سے کام لوزمی سے
 لیا اور اُس پر سوار ہونے یا بوجھ لاؤنے کے وقت ذکر خدا کرو۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس اونٹ کو سات
 مرتبہ حج میں لے جائیں اور وہ ہر مرتبہ موقف عرفات میں پہنچا ہو تو خدا نے تعالیٰ اس کو
 بلا شک بہشت کے چوپایوں میں داخل کرے گا۔

دوسری حدیث میں بجائے سات مرتبہ کے پانچ مرتبہ لکھا ہے اور ایک اور حدیث

میں تین ہی مرتبہ وارو ہے ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اُس اونٹ پر سوار ہو جس پر بوجھ لدا ہوا ہو اور اُترتے وقت جان بوجھ کر بے احتیاطی سے کود پڑے اور مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر کسی شخص کا چوپایہ اس کی سواری میں گر پڑے اور اس کا مالک اُس سے کہدے تَعِسْتَ تَعِسْتَ تو چوپایہ جواب میں کہتا ہے تَعِسْتَ اَعْصَانَ يَرْكَبُ ۱ دو معتبر حدیثوں میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کوئی چوپایہ بھاگے تو اُسے مارو اور جو چلتے میں مٹھو کر کھائے اور گر پڑے اُسے مت مارو ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ چوپائے کے اوپر بیٹھے ہوئے نہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھو اور نہ دونوں پاؤں ایک طرف لٹکاؤ اور نہ اُس کی پشت کو آرام گاہ قرار دو کہ وہ کھڑا ہوا ہے اور آپ اُس پر بیٹھے باتیں بنا رہے ہیں بلکہ جب راستہ نہ چل رہے ہو تو اُنز آؤ اور جب چلنا پڑے تو سوار ہولو ۔

حضرت علی ابن الحسین علیہما السلام سے منقول ہے کہ حیوانات چار چیزوں سے غافل نہیں ہیں ۔ ایک تو اپنے خدا کو پہچانتے ہیں ۔ دوسرے اپنی چراگاہ جانتے ہیں ۔ تیسرے موت سے واقف ہیں ۔ چوتھے نرو ماوہ کی تمیز رکھتے ہیں ۔

لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ چلنے کے لئے حیوان کو کب مارنا جائز ہے ؟ فرمایا جب وہ اُس چال سے نہ چلے جس چال سے بھوک کے وقت تھان کی طرف جاتا ہے ۔

(۳)

زین و لگام کے آداب

جاننا چاہیے کہ احوط و اولئے یہ ہے کہ زین و لگام میں سے کوئی چیز سونے یا چاندی کی نہ ہو اور سنت ہے کہ چار جامہ اور زین پوش نہ ریشم کے ہوں اور نہ سُرخ رنگ اور

عورتوں کے لیے زین پر سوار ہونا سخت مکروہ ہے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ منجمد اُن بدعلا متوں کے جو آخر زمانے میں ظاہر ہوں گی ایک یہ بھی ہے کہ عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں گی۔

روایت حسن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے بیٹے زین کی سواری ملعون و ممنوع ہے۔

بند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ عورتوں کے لئے زین پر سوار ہونا جائز نہیں سوائے اس کے کہ کوئی ضرورت پیش آئے یا سفر میں ہوں۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آیا اُس گھوڑے پر سوار ہو سکتے ہیں جس کا زین یا لگام چاندی کی ہو؟ فرمایا کہ اگر صرف ملمع ہے جو علیحدہ نہیں ہو سکتا تو کچھ مضائقہ نہیں والا سوار نہیں ہو سکتے۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالتا ب صلی اللہ علیہ وآلہ کی اونٹنی کی نکیل چاندی کی تھی۔

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر علیہ السلام سے فرمایا کہ خبر دار کبھی سُرخ زین پوش پر سوار نہ ہونا خواہ وہ گھوڑے پر ہو یا اونٹ پر کہ وہ منجمد اُن چیزوں کے ہے جن پر شیطان سوار ہوتا ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین و حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اونٹ کے سُرخ زین پوش پر سوار ہو لیتے تھے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شبر تیندوے اور چینی وغیرہ کی کھالوں کو بطور زین پوش کے استعمال کر سکتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا کہ سکتے ہیں مگر نماز کے وقت کام میں نہیں لاسکتے۔

معتبر حدیثوں میں جناب رسالتا ب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں بائچ چیزیں مرنے دم تک نہ چھوڑوں گا جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اُس گدھے پر سوار ہوتا ہوں گا جس پر جھول پڑی ہو۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر چو پاؤں کی ناک میں ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ جب اُسے لگام دینے لگیں تو بسم اللہ کہہ لیں۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو چوپایہ بگام دینے کے وقت بگڑتا ہو یا بھاگ جاتا ہو تو اگر اُس کا کان پکڑا جاسکے تو اُس کے کان میں ورنہ یونہی اس پر یہ آیت پڑھے۔ اَفْعَلِدِ دِیْنَ اللّٰہِ یَبْعُوْنَ وَلَہٗ اَسْلَمَ مِنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَکَرْہًا وَّ اِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ



سواری کے آداب و اس کی دعائیں

بند معتبر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص کسی چوپائے پر سوار ہونے وقت بسم اللہ کہہ لیتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے سوار ہو جاتا ہے اور جب تک وہ شخص اُس جانور پر سوار رہتا ہے اس کی نگہبانی کرتا ہے اور اگر سوار ہونے وقت بسم اللہ نہیں کہتا تو ایک شیطان اس کے پیچھے بیٹھ لیتا ہے اور وہ اس سے کہتا ہے کہ کچھ گانا سنائیے مگر وہ گانا نہیں جانتا تو اُس سے یہ کہتا ہے کہ جھوٹی اور ناممکن امیدیں باندھیں پس جب تک وہ اُس سوار می پیر رہتا ہے خیالات محال میں مبتلا رہتا ہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص سواری کے وقت یہ کہہ لے بِسْمِ اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
اُكْبَدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَذَا لَإِيْهِذَا اَوْ مَا كُنَّا يَنْهَكُنِيْ لَوْ رَاْنِ هَذَا اِنَّا لِلّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ
لَنَا هَذَا اَوْ مَا كُنَّا لَهٗ مُقِرِّينَ تَوَاتُرُ نَعْمَ کے وقت تک وہ اور اُس کا چار پا یہ ہر طرح
محفوظ رہیں گے ۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سوار ہونے کے وقت آیتہ الکرسی

سلحہ کیا وہ لوگ سوائے دین خدا کے کسی اور دین کے خواہن مند ہیں حالانکہ آسمان وزمین کی کل چیزیں برضا و رغبت پہنچ کر اور اراہ خدا کو مانے ہوئے ہیں اور سب کی بازگشت اسی کی طرف ہے ۲۔ اللہ کا نام لے کر سوار ہونے والوں قدرت و قوت صرف اللہ میں ہے اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو ان باتوں کی ہدایت کی اور اللہ ہم کو ہر بیت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے یہ پاک و پاکیزہ ہے وہ پروردگار جس نے ان بنوؤں کو سب راہیں یکے سے حالانکہ ہم میں ان کے مصلح کرنے کی قوت نہ تھی۔ ۱۷

پڑھ کر یہ پڑھے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِیْیْہِ اَللّٰہُمَّ
اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّہٗ لَوْ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔ تو خدا نے تعالیٰ فرشتوں سے
فرماتا ہے کہ میرا بندہ معترف ہے کہ گناہوں کو سوائے میرے کوئی نہیں بخش سکتا سو تم گواہ
رہو کہ میں نے اس کے گناہ اسی بات پر بخش دیئے۔

جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب چو پاؤں پر سوار ہوتا
وہ خدا کو اور یہ کہہ لے سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرْنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِئِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

علی ابن ربیعہ سے منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ رکاب
میں پاؤں رکھتے تھے تو بسم اللہ کہتے تھے اور جب پوسے سوار ہو جیتے تھے تو یہ دُعا
پڑھتے تھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَرَّمَنَا وَحَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا مِنَ الطَّیِّبَاتِ
وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرْنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِئِیْنَ
پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللہ فرماتے تھے۔ تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور تین بار اللہ اکبر بعد
ان سب کے یہ دُعا پڑھتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّہٗ لَوْ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ
دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام رکاب میں پاؤں
رکھتے تھے تو یہ فرماتے تھے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرْنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِئِیْنَ پھر سات دفعہ
سُبْحَانَ اللہ سات دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سات بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب وہ حضرت اونٹ پر سوار ہوتے تھے تو یہ دُعا

سے میں اُس اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ و قائم ہے و میں اُسی کی طرف رجوع
کرتا ہوں۔ یا اللہ میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو سوائے تیرے کوئی نہیں بخشتا ۱۲۔ اللہ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا
جس نے ان چو پاؤں کو ہمراہ بیٹھ گیا حالانکہ ہم میں ان کے زیر کرنے کی طاقت نہ تھی اور ہم اُنکی بازگشت خدا کی طرف ہے ۱۳
اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو بزرگی دی۔ خشکی و تیزی میں ہم کو سوا یاں غنابت کیوں عمدہ عمدہ چیزیں سما کے کھانے پینے کے
لئے مقرر فرمائیں اور اپنی بہت سی مخلوق پر ایسی فضیلت بخشی جو فضیلت بخشنے کا حق ہے۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ ذات
جس نے ان جنوروں کو ہمراہ بیٹھ گیا ہے حالانکہ ہم میں ان کے زیر کرنے کی قدرت نہ تھی ۱۴۔ یا اللہ میرے گناہ بخش
دے کیونکہ سوائے تیرے کوئی گناہ نہیں بخش سکتا ۱۵

پڑھا کرتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے جب اونٹ پر سوار ہونے لگو تو جیسا خدائے تعالیٰ فرماتا ہے یہ پڑھ لیا کرو۔ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ ۝

دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا چوپایہ بٹھو کر کھاتا یا اُس کا پاؤں پھسلا تو آپ یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَمِنْ تَحْوِيلِ عَافِيَتِكَ وَمِنْ فُجَاةِ نِعْمَتِكَ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بے شکایت کی کہ میرا چوپایہ چلتے چلتے یکایک رُک جاتا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تو اُس کے کان میں یہ آیت پڑھ دے۔ اَوَّلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَا اَنْعَمًا فَلَهُمَّ لَهَا مَا يَكُوْنُ وَذَلَّلْنَاهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَأْكُلُوْنَ ۝

حدیث حسن میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوار کو لازم ہے کہ پیادہ چلنے والوں کو آگاہ کر دے کہ اُس کے چوپائے سے اُن کو کوئی ضرر نہ پہنچے۔

یہ بھی فرمایا کہ ایک دن جناب امیر علیہ السلام سوار چلے جاتے تھے۔ ایک گروہ پیادہ پا حضرت کے ساتھ ہو لیا۔ حضرت نے دریافت کیا کہ آیا تمہیں کچھ کام ہے؟ اُنھوں نے عرض کی نہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ کچھ دور رکاب سعادت انتساب میں چلیں۔ فرمایا اس کی کچھ ضرورت نہیں لوٹ جاؤ کیونکہ پیادہ لوگوں کا سوار کے ساتھ چلنا سوار کے

لئے اس کا نام لے کر شروع کرتا ہوں قدرت و قوت صرف خدا میں ہے وہ ذات جس نے ان جانوروں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ان کے زیر کرنے کی ہم میں طاقت نہیں اور اس میں ذرا شک نہیں کہ ہم سب اپنے خدائی طرف پھر کر جائیں گے۔ اللہ یا اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے سے تیری عافیت کے بدل جانے سے اور تیری بلا کے بیکار نازل ہونے سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں ۱۷۔ اللہ کیا لوگوں نے یہ نہیں دیکھ کر ہم نے ان کے استغول کے لئے اپنی قدرت سے چار پائے پیدا کیئے ہیں جن کے وہ اس وقت تک ہیں اور ہم نے ہی چوپایوں کو ان کا ماتحت کر دیا ہے کہ ان میں سے بعض پر وہ سوار ہوتے ہیں اور بعض کو کھاتے ہیں ۱۸۔

غرور و تکبر کا باعث ہوتا ہے اور پیادہ پا چلنے والوں کی ذلت و خواری کا۔

دوسری حدیث میں عبد اللہ ابن عطا سے منقول ہے کہ ایک دن میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ ہمارے بیٹے دو چوپایوں پر زین ڈالو۔ میں حسب حکم گیا اور ایک گدھے اور ایک خچر پر چار جاہم کس لایا۔ خچر حضرت کے سامنے پیش کیا کہ آپ سوار ہوں۔ فرمایا نہیں گدھے آؤ۔ کہ میرے نزدیک سب چوپایوں میں گدھا بہتر ہے اور خچر پر خود سوار ہوں۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور گدھے آیا اور رکاب پکڑ کر کھڑا ہو گیا جب حضرت سوار ہونے لگے تو یہ فرمایا ۛ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا سُلُوْا وَسَلَامٌ وَعَلَيْنَا الْقُرْآنُ وَمَنْ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَہٗ مُقْرِئِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بعدہ روانہ ہو گئے۔ راستے میں کیا دیکھتا ہوں کہ گدھا چلنے میں ٹکلیں کرتا جاتا ہے اور حضرت نے آگے سے زین تھام رکھا ہے میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ آپ کو تکلیف ہے؟ فرمایا کہ جناب رسالتنا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔ جب اُس پر سوار ہوتے تھے تو وہ اس خوشی سے کہ آنحضرتؐ مجھ پر سوار ہوئے میں چلنے میں اس قدر ٹکلیں کرتا تھا کہ آنحضرتؐ کے دو شہائے مبارک ہلنے لگتے تھے اور آپ آگے سے زین تھام لیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے ۛ اَللّٰھُمَّ لَیْسَ مِنِّیْ وَلٰكِنْ ذَا مِنْ عَفِیْرٍ ۛ

اے عزیز و بیباک قابل خیال ہے کہ وہ بزرگوار ایک گدھے کے بھی اکڑ کر چلنے سے خوف کرتے تھے اور پروردگار عالم کی جناب میں عذر خواہ ہوتے تھے پس جو لوگ عربی نژاد خوش رفتار گھوڑوں پر بہ سخت و تکبر یا بہ ناز و غمزہ سوار ہوتے ہیں اپنی مستانہ رفتار

ۛ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم کو اسلام کی ہدایت کی اور قرآن مجید کا علم دیا اور اپنے رسوں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو مبعوث کر کے ہم پر احسان کیا اور اللہ کا شکر ہے کہ اُس نے چوپایوں کو ہمارا مطیع کیا حالانکہ ہم میں اُن کے زیر کرنے کی قدرت نہ تھی بلکہ شک ہم سب کی بازگشت اپنے پروردگار کی طرف ہے۔ ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے زیادہ ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار و ربوب ہے ۛ یا اللہ یہ میری طرف سے نہیں ہے بلکہ یہ اکڑ کر چلنے یعفور کی طرف سے ہے ۛ

سے گویا آسمان وزمین پر احسان کرتے ہیں اور اپنے سوا کسی کی ہستی ہی نہیں گنتے وہ کیونکر عذر کریں گے۔

معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آیا تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اپنے چوپائے پر سوار خواب غفلت میں رہتے ہو اور وہ تمہاری سواری میں اپنے پروردگار کی یاد میں رہتا ہے۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میرے چوپائے نے کبھی ٹھوکر نہیں کھائی کیونکہ میں نے سوار ہو کر کسی کی کھینٹی کو پا مال نہیں کیا۔

(۵)

پیادہ چلنے کے آداب

اس فصل کی بعض حدیثیں جو تہ اور کپڑے پہننے کے آداب میں بیان ہو چکی ہیں۔
معتبر حدیث میں موسیٰ ابن جعفر صلوات اللہ علیہما سے منقول ہے کہ تیز تیز راستہ چلنے سے مومن کا حُسن جاتا رہتا ہے۔

حدیث حسن میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عورتوں کو راستے کے کنارے کنارے چھپنا چاہیئے اور مردوں کو بیچ راستے میں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوار بہ نسبت پیادہ کے اور ننگے پاؤں والا بہ نسبت اُس کے جو جو تہ پہنے ہوئے ہو راستے کے بیچ میں چلنے کا زیادہ مستحق ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اس شائستگی سے راستہ چلتے تھے گویا ایک پرندہ حضرت کے سر پر بیٹھا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ یہ اُڑ نہ جائے اور حضرت کا دامن ہاتھ بائیں ہاتھ سے کبھی نہ بڑھتا تھا۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص زمین پر غرور و تکبر سے راستہ چلتا ہے تو خود زمین اور جتنی چیزیں زمین کے اوپر اور نیچے ہیں سب اُس پر لعنت کرتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جب میری اُمت کے لوگ سائلوں کا سوال سُن کر اُس سے ایسی غفلت اور بے پروائی کرنے لگیں گے جیسے سنا ہی نہیں اور راستہ چلنے میں غرور و تکبر کام میں لانے لگیں گے تو پھر وہ لوگ عالم نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ اُن کو یہ عذاب دے گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کے لئے موجب تکلیف ہو جائیں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ جس زمانے میں میری اُمت کے لوگ راستہ چلنے میں اگرٹا کرٹا کر چلنے لگیں گے تو ان کے درمیان ایسا فتنہ و فساد ہو گا کہ آپس میں ایک دوسرے پر تلوار کھینچیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص سفر ار سفر میں راستہ چلتے وقت اپنے ہاتھ میں عصا رکھے اور اُس کے راستہ چلنے سے بجائے نخوت و تکبر کے تواضع و انکسار کی شان معلوم ہو تو ہر قدم پر اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار ہزار گناہ محو کیے جائیں گے اور ہزار ہزار درجے بلند ہوں گے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ عصا ہاتھ میں رکھیں کہ یہ پیغمبروں کی سنت ہے اور نبی اسرائیل کیا چھوٹے کیا بڑے اور کیا بدھے کیا جوان سب عصا ہاتھ میں رکھتے تھے کہ غرور و تکبر پیدا ہو۔ یہ بھی فرمایا کہ عصا ہاتھ میں رکھنے سے افلاس و پریشانی دور ہوتی ہے اور شیطان اس کے پاس نہیں پھٹکنے پاتا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر تم عقلمند ہو تو جس طرف جانا چاہتے ہو پہلے اپنی نیت ٹھیک کر لو۔ اپنے جانے کی ایک صحیح غرض قرار دے لو۔ اور جو خلاف شرع باتیں مرکوز خاطر ہوں اُن سے اپنے نفس کو روکو۔ یہ بھی لازم ہے کہ راستہ چلنے میں برابر غور و خوض کرتے رہو۔ ہر قدم پر صنعت الہی سے عبرت حاصل کرو۔ چلنے میں نخوت و تکبر نہ کرو جو چیزیں شرع میں حرام ہیں اُن سے اپنی نظر کو بچاؤ اور برابر خدا کی یاد کرتے چلے جاؤ کیونکہ جن جن مقامات پر خدا کا ذکر کیا جائے گا وہ سب قیامت کے دن ذکر کرنے والے کی بابت شہادت دیں گے اور اس کے لئے طلب مغفرت کرتے رہیں گے کہ وہ بہشت میں داخل ہو۔ راستے میں لوگوں سے زیادہ باتیں مت کرو کہ یہ خلاف ادب ہے اور اکثر راستے شیطان کی

کمین گاہ ہیں اُس کے مکر سے غافل نہ رہو۔ المختصر ایسا کرو کہ تمہارا جاننا اور پلٹ کر آنے کی اطاعت میں ہو اور تمہاری اصل روانگی ایسے کام کے لئے ہو جس میں خدا کی خوشنودی ہو۔ اور یہ خیال ہر دم پیش نظر رکھو کہ تمہاری جملہ حرکات و سکنات تمہارے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

۶

اونٹ، گائے بھینسیں اور بھیڑ بکریاں پالنا

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے دریافت کیا کہ سب سے بہتر کون پیشہ ہے؟ حضرت نے فرمایا کھیتی جو آدمی خود جوتے ہوئے اور فصل کاٹنے کے وقت اپنا حق لے لے اور خدا کا حق ادا کرے پھر انھوں نے عرض کی کہ کھیتی کے بعد فرمایا بھیڑ بکریاں پالنا کہ جہاں پانی اور چارہ میسر ہو وہیں اُن کو چرایا اپنی نماز پڑھے۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ دیدے۔ انھوں نے عرض کی کہ بھیڑ بکریوں کے بعد؟ فرمایا گائے بھینسیں پالنا کہ وہ صبح و شام دودھ دیتی ہیں۔ عرض کی گائے بھینسوں کے بعد؟ فرمایا اُن کی رکھوالی جو زمین میں پاؤں گاٹے کھڑے ہیں اور خشک سالی میں میوہ بہم پہنچاتے ہیں یعنی خرے کے درخت۔ پھر فرمایا کہ خرے کے درخت بہت ہی اچھے مال ہے جو اُن کو فروخت کر لیتا ہے ایسا ہے گویا اُس مٹی کی قیمت اٹھالی جو آندھی سے اُڑ کر پہاڑ پہ جا پڑی ہو۔ مگر یہ اسی صورت میں ہے کہ نقد دام وصول کر لے درختوں سے مبادلہ نہ کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ خرما کے درخت لگانے اور رکھوالی کرنے کے بعد کون سا پیشہ بہتر ہے؟ اُن حضرت نے کچھ جواب نہ دیا۔

کسی شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اونٹ پالنے کی نسبت کیونکہ فرمایا۔ اُن شخص نے جواب دیا کہ اونٹ پالنے میں محنت و مشقت نہ یاد ہے اکثر گھر سے دور رہنا پڑتا ہے اور صبح و شام کا خرچ ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریوں میں زندہ اور تندرست ہوں جب بھی نفع ہے اور مرنے کے بعد بھی نفع سے خالی نہیں یعنی جب وہ مرنے لگیں تو ذبح کر کے کھا لو نقصان

تب بھی نہیں۔ اور گائے بھینس جب تک زندہ اور تندرست ہے نفع ہے اور مرنے کے بعد نقصان رہا اونٹ سو یہ شیطان کا پڑوسی ہے اس کے ہونے میں بھی نقصان ہے اور نہ ہونے میں بھی یعنی جب وہ اچھا بھلا ہو تب بھی مالک کے لئے مضر ہی مضر ہے کچھ نفع بخش نہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ بعد اسکے کہ جو کچھ آپ نے اونٹ کے بارے میں فرمایا اونٹ کون پالے گا؟ فرمایا ہر زمانے میں ایسے بد بخت اور بدکار لوگ بھی ہوں گے جو اونٹ پالتے رہیں گے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ روزی کے دس حصوں میں سے نو حصے تجارت میں ہیں اور ایک بھیڑ بکری پالنے میں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں ضرور پالو کہ اس سے تمہیں صبح وشام نفع پہنچے گا دوسری معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اونٹ کا ہونا مالک کی عزت کا باعث ہوتا ہے۔ صحیح حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے صفوان اونٹ والے سے فرمایا کہ میرے لئے ایک اونٹ خرید لے کہ وہ بد صورت ضرور ہو کیونکہ بد صورت کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کالے اور بد صورت اونٹ خریدو کہ ان کی عمریں بڑی ہوتی ہیں ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ سُرخ بالوں والے اونٹ نہ خریدو کہ ان کی عمریں کم ہوتی ہیں۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اونٹ کی قطار کے پیچ میں ہو کر نہ نکلو کیونکہ کوئی قطار ایسی نہیں ہوتی جس میں دو دو اونٹوں کے درمیان ایک ایک شیطان نہ ہوتا ہو۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام اپنی حیثیت اور رتبہ کے مطابق سواشرنی کا اونٹ خرید کر اس پر سوار ہوتے تھے۔

معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حاملانہ عرش میں سے ایک بیل کی صورت بھی ہے اور بیل سب جانوروں کا سردار اور سب سے بہتر ہے اور جب تک بنی اسرائیل نے پچھڑے کی پرستش نہ کی تھی اُس وقت تک بیل تمام حیوانات میں سب سے

زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سر بلند تھا۔ جب بنی اسرائیل سے یہ غلطی ہوئی تو اُس فرشتے نے جو بیل کی صورت کا ہے شرم کے مارے اپنا سر جھکا لیا اس کی متابعت ہر بیل نے کی اور اسی وقت سے کوئی بیل شرم کے سبب آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھت۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو اونٹ آدمی کا قصد کھانے لگے تو جب تک کہ چالیس دن اُس کو مقید کر کے گھاس نہ کھلاؤ نہ اُس کا گوشت کھاؤ نہ اُس کا دودھ پیو نہ اُس پر سواری ہو۔

علماء کے نزدیک اس کا گوشت اور دودھ بالکل حرام ہے اور اس پر سوار ہونا مکروہ اور یہ حکم اور حیوانات سے بھی متعلق ہے اور وہ پاک اسی طرح ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص مدت تک باندھ کر رکھے جائیں اور گھاس وغیرہ پاک کھلائی جائے۔ مدت ہر ایک کی جدا جدا مقرر ہے اور کتب میں مذکور ہے۔

۷

حیوانات کے خریدنے اور پالنے کے آداب

معتبر حدیث میں حضرت امام موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کوئی چار پا یہ خریدے اُسے لازم ہے کہ اُس جانور کے بائیں طرف کھڑا ہو اور اُس کے بال اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اُس کے سر پر یہ چیزیں پڑھے۔ سورۃ الحمد قل ھو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس اور سورۃ حشر کی آخری چار آیتیں یعنی لَوْ اَنْزَلْنَاهُ اِلَى الْقَوَّانِ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاٰیْتَهُ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَتِلْكَ اَوَّلُ مِثَالٍ نَّضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ھُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْعَلِیْمُ الْغَیْبِ وَ الشَّہَادَۃُ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْمَلِکُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ اَیُّوْمِنُ الْمَہْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۝ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرَکُوْنَ ۝ ھُوَ اللّٰهُ الْخَافِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ ۝ اَلَا ھُوَ الْحَسْبُ الْحُسْبٰی ۝ لَہُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اور سورہ بنی اسرائیل کے آخر کی دو آیتیں سے قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيَّامًا
تَدْعُوْا فَلِلّٰهِ الْمُسَبَّحُ الْحُسْنٰی وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ
ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِى
الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ (مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَكَبْرُهُ تَكْبِيْرُهُ) اللّٰهُ الْكَبِيْرُ
(امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ بنی اسرائیل کی یہ آخری آیت
پڑھے اسے لازم ہے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے۔

اور آیت الکرسی کا یہ عمل کر لینے کے بعد وہ چھ پاہ تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔

مؤثق حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کوئی لونڈی
خریدو تو کہہ کر **اِنِّیْ اَسْتَشْرِیْکَ وَاسْتَجِیْرُکَ** اور جب کسی حیوان کے خریدنے کا
ارادہ ہو تو یہ کہہ کر **وَسَلَّمَ اَللّٰهُ قَدَّرَ لِیْ اَطْوَلُھُمْ حَیْوَةً وَّاَكْثَرُھُمْ مِّنْفَعَةً وَخَیْرُ
ھُمْ عَافِیَةً** ۝

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ علی ابن جعفر نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے

سے اگر اس قرآن کو ہر پہاڑ پر نازل کرتے تو نہ دیکھتے کہ وہ بھی خدائے خوف سے لرز رہتا اور یہ میں ہیں ہم
آدمیوں کے لیے اس غرض سے بیان کرتے ہیں کہ وہ غور کریں۔ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں چھپے اور کھسے
کا جاننے والا ہے۔ ورنہ آخرت میں رحم کرنے والا نہ ہو۔ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے پاک
ہے۔ سد ممتھی ہے امان دینے والا ہے نگہبانی کرنے والا۔ سب پر غلبہ سب سے زیادہ زبردست اور صاحب بزرگی ہے
اور جو کچھ شرک کرنے والے بیان کرتے ہیں ان سب باتوں سے اس کی ذات بری و پاک ہے۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا
اور عدم سے وجود میں آنے والا معبودوں کا تجویز کرنے والا۔ تمام اچھے چھے نام سہی کہیں آسمان وزمین کی تمام
چیزیں اس کی پاکی بیان کرتی ہیں اور وہ صاحب صمت اور زبردست ہے۔ ۲۔ اے مہمانے رسول کہہ دو کہ اے
خواہ اللہ کے نام سے پکارو یا الرحمن کے نام سے جس نام سے بھی پکارو رزیا ہے۔ کیونکہ اچھے اچھے نام سب اسی کے
ہیں اور سے رسول تم اپنی نافرمانی بہت پکار کے پڑھو اور نہ بہت چپکے چپکے بلکہ درمیان کی راہ اختیار کرو اور یہ کہو
کہ سب تعریف اللہ کے لیے سزاوار ہے جس کے کوئی بیبا ہے اور نہ کوئی اس کی عظمت کا شریک اور نہ جسے بھی ایسی
احتیاج ہوتی ہے کہ کسی سے امداد طلب کرے اور اس کی ایسی برائی کر جو برائی کرنے کا حق ہے۔ ۱۷۔ اللہ سب سے
زیادہ بڑا ہے۔ ۱۸۔ یا اللہ میں تجھ سے مشورہ مینا ہوں اور طلب خیر کرتا ہوں ۲
اللہ اس جو نوری نور سب نوروں سے زیادہ نور سے ہے نہ بہ نسبت وروں کے منفعت روادہ ہو اور یہ
سب سے زیادہ مجھے آرام دہ ۵۔

دریافت کیا کہ آیا کسی جانور کے مُتھ پر داغ دے سکتے ہیں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں یعنی حرام نہیں ہے مگر مکروہ ہے چنانچہ موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے حیوانات کے داغنے کے باب میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے مُتھ کے اور اعضا کو داغنا مناسب ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ حیوانات کے چہرے داغ جائیں یا کوئی چیز اُن کے مُتھ پر ماری جائے کیونکہ وہ بھی خدائے تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ لوگوں نے اُن حضرات سے بھیڑوں کے چہرے پر داغ دینے کی نسبت سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اُن کے کانوں پر داغ دیا کرو۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حیوانات کا دودھ دوہنے وقت تھوڑا سا دودھ اُن کے مٹھنوں میں چھوڑ دیا کرو کہ دودھ جلد جمع ہو جایا کرے کیونکہ اگر مٹھنوں میں دودھ مطلق نہ چھوڑا جائے تو اور دودھ زیادہ دیر میں اُترتا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ بھیڑ بکریاں جہاں رات کو بند ہوتی ہوں اُس جگہ کو خوب صاف رکھو اور اُن کی ناک سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اُس کو پاک و صاف کرتے رہو اور ان کے بارے میں نماز پڑھا کرو کیونکہ بھیڑ بکریاں بہشتی جانور ہیں۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ بھیڑ بکریوں کے باٹے سے نکلنے کے وقت سیٹی کی آواز دیا کرو اور اُن کے جنگل سے واپس آنے کے وقت ٹٹکاری کی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرات سے حیوانات کے خستی کرنے کی نسبت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں یعنی حرام نہیں ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حیوانات کا خستی کرنا یا آپس میں لڑانا مکروہ ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک دن جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ ایک ایسے راستے پر جانچکے جہاں سر راہ لوگوں نے ایک مادہ پر نہر کو چھوڑ رکھا تھا۔ حضرت نے یہ دیکھ کر فوراً مُتھ مٹھ دیا اور اُن لوگوں سے یہ فرمایا کہ ایسا کرنا نہ فقط نامناسب بلکہ ممنوع اور قبیح ہے یہ تو ایسے

موقع پر ہونا چاہیے جہاں کوئی مرد و عورت نہ دیکھ سکے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ زندہ و نمہ کی چکی کاٹ سکتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر اس سے تمہاری غرض اپنے جانور کی درستی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر وہ چکی مُردار کا علم رکھتی ہے اُس سے کوئی نفع نہیں اٹھا سکتے۔

باد رکھنا چاہیے کہ علم میں معتبر حدیثوں کے موافق یہ مشہور ہے کہ اگر کوئی بھیڑ یا بکری کا بچہ سُور کا دودھ اتنا پیئے کہ اُس کا گوشت اور ہڈیاں اُسی سے پرورش ہوئی ہوں تو اُس کا گوشت حرام ہے اور جتنی بھیڑ بکریوں کی نسبت یہ علم ہو کہ اس کی نسل سے ہیں وہ سب حرام ہیں۔

ہاں جن کی نسبت علم نہ ہو وہ حلال ہیں اور اگر تھوڑا ہی دودھ پیا ہو اور اُس حد تک نہ پہنچی ہو تو بھی اس کا دودھ اور گوشت مکروہ ہے اور اس کو اہانت کے رفع کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ اگر وہ ابھی دودھ پیتا ہے تو سات دن اس کو باندھ کر کسی بھیڑ یا بکری کا دودھ پلائیں اور اگر اُس کا دودھ چھٹ چکا ہو تو اسی طرح سات روز تک اُسے حلال گھاس دانہ کھلائیں۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں عرضی لکھی کہ ایک عورت نے ایک بکری کے بچے کو اتنے عرصے تک اپنا دودھ پلایا ہے جتنے عرصے اس کو ضرورت دودھ پینے کی رہی اب وہ بچہ بکری بن گئی خود اُس نے بچہ دیا ہے اور دودھ دیتی ہے کیا اس کا دودھ پی سکتے ہیں؟ حضرت نے جواب میں لکھا کہ اُس عورت کا فعل مکروہ تھا۔ مگر اس دودھ کے پینے میں کچھ حرج نہیں۔

(۸)

حیوانات کے احوال و اقسام کا محل بیان

معتبر حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جتنے پرندے اور جتنے صحرائی و ریائی جانور شکا رہوتے ہیں اتنی ہی تسبیحیں جو وہ اپنی اپنی زبان میں کرتے تھے ضائع ہو جاتی ہیں۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ پہلے تمام وحوش و طیور اور درندے اور چرندے طے جیلے رہا

کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت آدمؑ کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا اُس وقت سے ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے اور دوسرے سے الگ ہو گئے اور ہر حیوان نے اپنے ہم شکل کی طرف میلان کیا ۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ زنا نہ کیجیو کیونکہ جو پرندہ زنا کرتا ہے اُس کے بال و پر گر جاتے ہیں ۔

حضرت امام حسین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب گد چیمتا ہے تو کہتا ہے کہ اے فرزند آدم چاہے جس طرح کی زندگانی بسر کرے انجام ہر حالت میں موت ہے پھر ایک دوسری آواز نکالتا ہے ۔ اس میں یہ کہتا ہے کہ " اے پوشیدہ باتوں کے جاننے والے اور اے بلاؤں کے دفع کرنے والے "

مور کہتا ہے کہ " میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ۔ اپنے بناؤ سنگھار پر غور کیا اب تو میرا کنہ بخش دے "

تیسرے کہتا ہے ۔ اَلْوَحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰی ۔

جنگلی مرغ کہتا ہے ۔ " جو شخص خدا کو پہچانتا ہے وہ اُس کی یاد سے نافل نہیں ہو سکتا ۔ "

خانگی مرغ کہتا ہے ۔ " خدا یا تو برحق ہے اور تیرا قول حق ۔ "

باشا کہتا ہے ۔ " میں تیری خدائی پر قیامت کے دن ایمان لایا ۔ "

کرکڑہ کہتا ہے ۔ " خدا پر توکل کر کہ وہ تجھے روزی دے ۔ "

عقاب کہتا ہے ۔ " جو خدا کا مطیع ہے وہ بد بخت نہیں ہوتا ۔ "

شاہین کہتا ہے ۔ اِنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ حَقًّا حَقًّا ۔

چغند کہتا ہے ۔ " لوگوں سے علیحدہ رہنے میں زیادہ اُنس پیدا ہوتا ہے ۔ "

جنگلی کوٹا کہتا ہے ۔ " اے روزی و ہندہ حلال روزی دے ۔ "

کلنگ کہتا ہے ۔ " خداوند مجھے میرے دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھ ۔ "

ہاتھی کہتا ہے : کوئی طاقت اور کوئی تدبیر موت کے دفعیہ میں کارگر نہیں ہوتی ۔
چیتا کہتا ہے : " يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مَتَكِبْتُ يَا اللَّهُ " ۔

اونٹ کہتا ہے : خدائے تعالیٰ ظالموں اور زبردستوں کا ذلیل کرنیوالا اور پاک و پاکیزہ
ہے میں اس کی پاکی بیان کرتا ہوں ۔

گھوڑا کہتا ہے : ہمارا پروردگار منزہ اور مبرا ہے ۔

بھیڑ یا کہتا ہے : جس چیز کا خدا محافظ ہو وہ کبھی ضائع نہیں ہوتی ۔

گیدڑ کہتا ہے : اُن گنہگاروں کے لیے بڑا افسوس اور سخت عذاب ہے جو اپنے
گناہوں پر اصرار کرتے ہیں ۔

گتہ کہتا ہے : ذلیل ہونے کے لئے خدا کی نافرمانی کافی ہے ۔

خرگوش کہتا ہے : اے خدا حقیقی تعریف تیری ہی ہے مجھے ہلاک نہ کر ۔
لومڑی کہتی ہے : دُنیا مکر کا گھر ہے ۔

ہرن کہتا ہے : مجھے آزار سے نجات دے ۔

گینڈا کہتا ہے : میری فریاد کو پہنچ ورنہ میں ہلاک ہو جاؤں گا ۔

تینڈوا کہتا ہے : خدائے تعالیٰ جو محض اپنی قدرت سے سب پر غالب ہے پاک و پاکیزہ
ہے میں بھی اُس کی پاکی بیان کرتا ہوں ۔

سانپ کہتا ہے : اے رحیم خدا جو تیری نافرمانی کرتا ہے وہ کیسا بد بخت ہے ۔

بچھو کہتا ہے : بدی ڈراؤنی چیز ہے ۔

اس کے بعد اُن حضرت نے فرمایا کہ مخلوق خدا میں ایک بھی ایسا نہیں ہے جو کوئی نہ کوئی تسبیح نہ

کرتا ہو جیسا کہ خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے : اِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا يَسُبِّحُہٗ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيحَهُمْ ۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو حیوانات مسخ ہو گئے ہیں اُن کی بارہ قسمیں ہیں ۔

اول ہاتھی یہ ایک بادشاہ تھا جو زنا اور اغلام کا مرتکب ہوا کرتا تھا۔

دوسرے ریچھ۔ یہ ایک جنگل میں رہنے والا دیوث بدوی تھا۔

تیسرے خرگوش۔ یہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر سے خیانت کرتی تھی اور غسل حبض بجا نہ لاتی تھی۔

چوتھے شیر یہ ایک چور تھا جو لوگوں کے خرمے چُرا یا کرتا تھا۔

پانچویں سہیل۔ میں میں ایک شخص تھا جو لوگوں کے مال کا دسواں حصہ جبراً بطور محصول کے وصول کر لیا کرتا تھا۔

چھٹے زُہرہ۔ یہ ایک عورت تھی جس کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ ہاروت و ماروت نے اس سے فریب کھایا۔

ساتویں بندر { یہ دونوں بنی اسرائیل کے گروہ میں سے تھے جو باوجود ممانعت
آٹھویں سُور { سخت ہفتہ کے دن شکار کرتے تھے۔

نویں گوہ { یہ گروہ بنی اسرائیل سے وہ لوگ تھے جو حضرت عیسیٰ کے زمانے میں
دسویں چھپکلی { اُس ماڈے کے بائے میں ایمان نہیں لائے جو اُن حضرت پر

آسمان سے نازل ہوا تھا اور اسی کی سزا میں مسخ کیئے گئے تھے پس ایک گروہ تو ان کا سمنہ
میں چلا گیا اور ایک خشکی میں رہا۔

گیارہویں بچھو۔ یہ ایک مفسد آدمی تھا جو ادھر کی ادھر اور ادھر کی ادھر لگا کر لوگوں
میں فساد کرا دیا کرتا تھا۔

بارہویں بھٹڑ۔ یہ ایک قصائی تھا جو ترازو میں ڈنڈی مارا کرتا تھا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ ریچھ ایک مرد تھا جس کے ساتھ لوگ فعلی کیا کرتے تھے
گوہ۔ ایک بدو تھا جو حاجیوں کا مال لوٹ لیا کرتا تھا۔

مکڑی۔ ایک عورت تھی جو اپنے خاوند کے لئے جادو کیا کرتی تھی۔

عموص۔ ایک لُترا آدمی تھا جو دوستوں میں جُدائی ڈلوادیا کرتا تھا۔

مارا ہی ۔ ایک دیوث آدمی تھا ۔

شیر ۔ درختوں پر سے خرمے چرا لیا کرتا تھا ۔

بندر ۔ یہودی ہیں جو سبت کے دن مچھلیوں کا شکار کیا کرتے تھے ۔

سور اور بندر وہ گروہ ہے جو خوان آسمانی پر ایمان نہیں لایا تھا ۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ چوہے یہودیوں کا ایک گروہ ہیں

جن پر خدائے تعالیٰ کا غضب نازل ہوا تھا ۔

مچھر ۔ ایک شخص تھا جو پیغمبروں سے ٹھٹھا کیا کرتا تھا ۔

جوں (قمل) حسد سے مسخ ہو گئی پیغمبران بنی اسرائیل میں سے ایک پیغمبر ایک روز نماز پڑھ

رہے تھے ۔ جہلائے بنی اسرائیل سے ایک شخص ان کے پاس آکھڑا ہوا اُن سے ٹھٹھا کرنے

لگا اور جوں کی صورت میں مسخ ہو گیا ۔

چھپکلی بھی بنی اسرائیل کا ایک گروہ تھا جو پیغمبروں کی اولاد کو گالیاں دیا کرتے تھے اور

اُن سے دشمنی رکھتے تھے ۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کچھوا ایک کج خلق آدمی تھا ۔

بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ زہرہ اور سہیل جو مسخ ہو گئے ہیں وہ دوتاے

نہیں ہیں بلکہ دو جانور ہیں جو سمندر میں رہتے ہیں ۔

معتبر روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ بنی امیہ میں سے جو لوگ مرجاتے ہیں وہ چھپکلی کی

شکل میں مسخ ہو جاتے ہیں ۔ یہ بھی فرمایا کہ جب چھپکلی کو مارو غسل کر لو ۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ جو مسخ ہوئے وہ تین دن سے زیادہ زندہ نہ رہے مگر

مگر خدائے تعالیٰ نے ان کی صورتوں کے چند حیوانات پیدا کر دیئے اور ان کا کھانا حرام قرار

دیا نہ کہ دوسروں کو اُن کے دیکھنے سے عبرت ہوا اور اُن کے سے اعمال نہ کریں ۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے سات سو

اُمّتوں کو اس وجہ سے مسخ کیا کہ انھوں نے بعد اپنے پیغمبروں کے اُن کے اوصیا کی اطاعت نہ

کی پس ان میں سے چار سو قسمیں تو خشکی میں رہتی ہیں اور تین سو سمندر میں چلی گئیں ۔

تجارت کی اور حلال روزی کرنے کی فضیلت

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ دولت مندی گناہوں سے بچنے میں اور تقویٰ اختیار کرنے میں سب سے اچھا مددگار ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہ ہو کہ وہ حلال سے مال جمع کرے اور غرض اُس جمع کرنے سے یہ ہو کہ اپنے آپ کو سوال سے بچائے اور اپنا قرضہ ادا کرے اور اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کرے تو اس شخص میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے دوسری حدیث میں فرمایا کہ حصول آخرت کے لیے دنیا سے بدلو اور خود لوگوں کے ذمے بار مست ہو جاؤ۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے اہل و عیال کا بار دوسروں کے ذمے ڈالے وہ ملعون ہے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا ہم طالب دنیا ہوں اور اس بات کی خواہش کریں کہ ہمارے پاس مال دنیا جمع ہو جائے؟ فرمایا تجھے مال دنیا کس لیے چاہیے؟ عرض کیا اپنے اور اپنے بال بچوں کے خرچ کے لیے صلہ رحمی کے لیے خیرات و صدقات کے لیے اور حج و عمرہ بجالانے کے لیے۔ حضرت نے یسُن کر فرمایا کہ ان کاموں کے لیے روپیہ پیدا کرنا طلب دنیا نہیں ہے یہ تو طلب آخرت ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا دو لہجہ کی جو خط سے باز رکھے اُس افلاس سے بہتر ہے جس سے گناہ کی ترغیب پیدا ہوتی ہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ علمائے اہل سنت میں سے ایک شخص جناب امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ایسے وقت پہنچا کہ وہ حضرت دو غلاموں کے سہارے سے راستے میں چلے جا رہے تھے اور اُس دن گرمی بہت زیادہ تھی۔ اُس عالم نے اعتراضاً امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ بزرگان قریش میں سے ایک مُسن آدمی ہیں مناسب نہ تھا کہ ایسے وقت میں طلب دنیا

کے لیے دولتر سے نکلتے اگر اس حالت میں موت آجاتی تو کیا ہوتا؟ اُن حضرت نے فرمایا کہ اگر اس حالت میں موت آجاتی تو بہت ہی اچھا ہوتا کیونکہ وہ ایسے وقت پہنچتی کہ میں خدائے تعالیٰ کی عبادت میں مشغول تھا اور ایسا کام کر رہا تھا کہ جس سے اپنے آپ کو اور اپنے بال بچوں کو تجھ جیسوں کے پاس اپنی حاجتیں لے جانے سے محفوظ رکھوں۔ ڈرنا تو اُس موت سے چاہیے جو ایسے وقت میں آئے پہنچے کہ انسان معصیت خدا میں مبتلا ہو۔ وہ عالم اپنی اس گستاخی سے پشیمان ہوا اور عرض کرنے لگا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا سچا اور درست ہے۔ میں تو حضرت کو نصیحت کرنا چاہتا تھا مگر مجھے خود حضرت سے نصیحت حاصل ہوئی۔

معتبر حدیث میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے خطاب فرمایا کہ اگر تو اپنے ہاتھ سے محنت کرنا ہوتا اور بیت المال کا مال نہ کھاتا تو بہت ہی نیک بندہ ہوتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام اس خطاب کو سن کر چالیس دن تک روتے رہے پس خدائے تعالیٰ نے وہی کو حکم دیا کہ تو میرے بندے داؤد کے لئے نرم ہو جا چنانچہ لوہا اُن حضرت کے ہاتھ میں موم کے مانند نرم ہو جاتا تھا اور وہ اُس سے روز ایک زرہ بنا کر ہزار ورہم کو فروخت کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی تمام عمر میں تین سو ساٹھ زرہیں بنائیں اور بیت المال کے بھر کبھی محتاج نہ ہوئے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے عمر ابن مسلم کا حال پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اُس نے تجارت چھوڑ دی ہے۔ حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہ تو شیطان کا کام ہے۔ آیا وہ یہ نہیں جانتا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ تجارت کیا کرتے تھے اور خود پروردگار عالم نے گروہ تجارت کی تعریف کی ہے جس جگہ یہ فرمایا ہے کہ "بعض آدمی ایسے بھی ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت، خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتی" اور جن کا یہ ذکر ہے وہ سوہ گروں کا ایک گروہ تھا جو تجارت کیا کرتے تھے مگر جب نماز کا وقت آتا تھا تو نمازیں مشغول ہو جاتا کرتے تھے۔ ایسے تاجر اُن لوگوں سے بدرجہا اچھے ہیں جو سوہاگری نہ کرتے ہوں مگر نماز وقت پر ادا کرتے ہوں۔

موثق حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت کی خدمت میں ایک شخص کی نسبت

عرض کی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میں نماز نشین رہوں گا۔ نمازیں پڑھوں گا۔ روزے رکھوں گا۔ خدا کی عبادت کرتا رہوں گا۔ میری روزی بھی کہیں نہ کہیں سے مجھے ضرور ہی ملے گی حضرت نے فرمایا کہ جن تین شخصوں کی دُعا قبول نہیں ہوتی یہ بھی اُن میں سے ایک ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرت سے یہ عرض کی کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا مجھے بآسائش و آرام رزق دے۔ فرمایا جب تک تو طلب روزی کے لیے ویسی سعی نہ کریگا جیسے کہ خدا کا حکم ہے میں تیرے لیے دُعا نہ کروں گا۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت نے لوگوں سے کسی شخص کا حال دریافت کیا ایک شخص نے عرض کی کہ وہ بہت ہی پریشان ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اب وہ کس کام میں مشغول ہے؟ اُس شخص نے عرض کی کہ اب تو خانہ نشین ہے مگر خدا کی عبادت میں مشغول ہے فرمایا اُس کی بستر کو نکھرتی ہے؟ عرض کی بعض برادران ایمانی اُس کے خبر گیراں ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو لوگ اس کی معاش کے خبر گیراں ہیں اُن کی عبادت اس کی عبادت سے کہیں بہتر ہے۔ معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اس غرض سے طلب دنیا کرے کہ اُسے لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے اپنے بال بچوں کا خرچ فراغت سے چلا سکے اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ سلوک کر سکے تو قیامت کے دن اُس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ عبادت کے ستر جزو ہیں سب میں بہترین ہے کہ وجہ حلال سے روزی پیدا کی جائے۔

معتبر روایت میں منقول ہے کہ جب تم نے اپنی دکان کھولی اور مال پھیلا کر بیٹھے تو جو کچھ تمہارے ذمہ تھا کرچکے اب باقی خدا کے ذمے ہے اُس پر توکل کرو۔

معتبر حدیثوں میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے اور یہ بات آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائی ہے کہ جبریلؑ نے مجھے خبر دی ہے کہ جو جاندار مرتا ہے وہ اُس تمام روزی کو مرنے سے پہلے کھا جاتا ہے جو اُس کے لئے خدا نے تقدیر فرمائی تھی لہذا تم خدا سے ڈرو اور طلب روزی میں حد سے زیادہ کوشش نہ کرو اور روزی کا دیر کر کے پہنچنا تمہیں اس بات کی طرف راغب نہ کرے کہ

خدا کی نافرمانی کر کے کوئی شے بہم پہنچاؤ کیونکہ خدا نے اپنی مخلوق میں حلال روزی تقسیم فرمائی ہے حرام نہیں تقسیم کی۔ اب جو خدا کی نافرمانی سے بچے گا اور صبر کرے گا اُسے اُس کی حلال روزی پہنچ جائے گی اور جو صبر نہ کرے گا جلدی کر بیٹھے گا اور حرام مال لے لے گا اُس کی اتنی ہی حلال روزی تو کم ہو جائے گی اور قیامت کے دن حرام کی جو بدہی اُس کے ذمے ہے گی۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر بندہ کسی سوراخ میں بھی چلا جائیگا تو اُس کی روزی خدا وہیں پہنچی دے گا اس لئے طلب روزی میں حد سے زیادہ جدوجہد نہ کرو۔

معتبر حدیثوں میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ خدا نے مومن کی روزی بعض ایسے مقامات پر مقرر فرمائی ہے جہاں کی نسبت گمان بھی نہیں ہوتا اسی لئے چونکہ اُن کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ہمیں روزی کہاں سے ملے گی وہ خدا نے تعالیٰ سے زیادہ دعا کرتے ہیں۔

دوسری حدیثوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تجارت کرنے سے عقل بڑھتی ہے اور تجارت چھوڑ دینے سے عقل کم ہو جاتی ہے۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک تاجر سے فرمایا کہ تو علی الصبح اُس شے کی طرف جایا کر جو تیری عزت کا موجب ہے یعنی بازار۔

کئی حدیثوں میں منقول ہے کہ علی الصبح طلب روزی میں جایا کرو۔

(۱۰)

آداب تجارت کا بیان

منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ منبر پر فرمایا کرتے تھے کہ اے سوداگرو! پہلے تجارت کے مسئلے یاد کرو پھر تجارت میں مشغول ہو کیونکہ اس اُمت کے لئے منافع اور سود کا فرق چھوٹی سی باتوں کے اُس نشان سے بھی زیادہ باریک ہے جو سخت پیچھے پر بنا ہو۔ اور جھوٹی قسم نہ کھاؤ کیونکہ سوائے اُن لوگوں کے جو ٹھیک ٹھیک لیتے دیتے ہوں اور جتنے ناجر ہیں وہ فاجر ہیں اور فاجر کا ٹھکانا جہنم ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص لین دین کرنا سوائے پانچ چیزوں

سے بچنا چاہیے۔ سو کھانا۔ قسم کھانا۔ مال کا عیب چھپانا۔ جو چیز دوسرے کے ہاتھ بچینی ہو اُس کی تعریف کرنا۔ اور جو چیز اوروں سے خود خریدنا ہو اُس کی مذمت کرنا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب امیر المؤمنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر روز علی الصباح دوش مبارک پر دُورہ لٹکا کر کوفہ کے بازاروں میں گشت کیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اے لوگو! جب تم خرید و فروخت میں مشغول ہو تو پہلے خدا سے خیر و خوبی کی دُعا مانگو۔ خرید و فروخت میں بہت بر تو ہر کام کو بُری توجہ سے انجام دو کہ برکت حاصل ہو خریداروں سے واقفیت بڑھاؤ یہ مہربانی و مدارات پیش آؤ۔ تحمل اور بردباری کو اپنا شعار قرار دو۔ قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کرو۔ لوگوں پر ظلم نہ کرو اور مسکوموں کے معاملے میں انصاف کرو۔ سود کے پاس نہ بچھلکو۔ پیمانہ اور وزن پورے پورے دو دُڈی نہ مارو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سوائے اُس شخص کے جو خرید و فروخت کے مسئلے جانتا ہو اور کوئی بازار میں نہ بیٹھے کیونکہ جو بغیر مسئلہ جانے کا تجارت کرے گا اُس کی تجارت سود خواری سمجھی جائے گی۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح اور سہ پہر کو بازار جائے اور جب بازار میں پہنچے یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِهَا وَخَیْرِ اَهْلِهَا۔ تو خدا نے تعالیٰ اُس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو گھر واپس آتے تک اُس کی اور اُس کے مال کی حفاظت کرتا ہے وہ فرشتہ اُس سے یہ کہتا ہے کہ آج تو نے بازار اور اہل بازار کے شر سے نجات پائی اور اُن کی خیر و خوبی تجھے خدا کے حکم سے حاصل ہوئی۔ اس کے بعد جب دوکان پر بیٹھے تو یہ کہے۔ اَشْهَدُ اَنْ رَّوَّاهُ اَوَّالَہُ وَحَدَّہُ وَشَرِیْکَ لَہٗ وَشَہَدَاۃُ مُحَمَّدَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَوَّالَہُ وَحَدَّہُ وَشَرِیْکَ لَہٗ وَشَہَدَاۃُ مُحَمَّدَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ وَرِزْقَا حَلَاوِطِیَّآ وَاعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَکَیْمَیْنِ کَاذِبَیْنِ ۝

لے یا اللہ میں بازار اور اہل بازار کی بہتری کا تجھ سے سائل ہوں ۝ اس میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کسی اور کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی اور اس کے رسول ہیں یا اللہ میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے نفس سے مجھ کو دھوکا نہ دے اور میری دُعا کو اس بات سے تیری ناکام نہ کر۔ میں خود کسی پر ظلم نہ کروں یا مجھ پر کوئی ظلم نہ کر۔ درود دینے والے تجارت سے دُرجوئی فرمے بھی تیرے پاس نہ ہو۔

جب یہ دُعا پڑھ لے گا تو وہ فرشتہ جو اُس پر معین ہے یہ کہے گا کہ تیرے لیے بشارت ہو آج اس بازار میں تجھ سے زیادہ کسی کا حصہ نہیں تو نے نیکیوں کے جمع کرنے میں اور بدیوں کے محو کرنے میں جلدی کی۔ اب تھوڑی دیر میں حلال و پاکیزہ و مبارک روزی جو خدا نے تیرے لیے مقرر کی ہے آتی ہے۔

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم بازار میں پہنچو تو یہ دُعا پڑھو ۱۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ اَهْلِهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَ اُبْغِيَ اَوْ يُبْغِيَ عَلَیَّ وَ اُعْتَدِیْ اَوْ یُعْتَدِیْ عَلَیَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ابْلِیْسَ وَ جُنُوْدِهِ وَ شَرِّ فُسْقَةِ الْعَرَبِ وَ الْعَجْوِ وَ حَسْبِیْ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۔

دوسری صحیح حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص بازار یا مسجد میں داخل ہونے کے وقت ایک مرتبہ یہ کہے۔ ۲۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ کَبِیْرًا وَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَ اَصْبَحًا وَ لَوْ حَوْلَ وَ لَوْ قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ ۔ تو اُس کو ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

ایک اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو شخص بازار میں یہ کہے۔ ۳۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ تو خدا کے تعالیٰ اُس کے نامہ اعمال میں ایک کروڑ نیکیاں لکھے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں پہنچے اور معاملات کے نفع و نقصان اتارا اور چڑھا و کیجے اُسے چاہیے کہ یہ کہے۔ ۴۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ ۱۔ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ اَسْتَجِیْرُ بِكَ مِنَ الظَّوْرِ وَ الْغُرْبِ وَ اَلْمَآثِمِ ۲۔

۱۔ یا اللہ میں اس بازار اور اہل بازار کی خوبیوں کا تجھ سے سائل ہوں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کسی پتھلمہ کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے اور میں کسی کو دھوکا دوں یا مجھے کوئی دھوکا کھائے اور میں کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے۔ یا اللہ میں ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے اور تمام عیب و عجز کے بدکار لوگوں کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں۔ وہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے بچنے کا کافی ہے اسی پر میرا بھروسہ اور اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۲۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کبھی کسی کو کوئی شرف نہیں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۳۔ اللہ کی تعریف زیادہ ہے۔ اللہ کی ہر صفت و شام بیان موی جا بے سب حد و رے کسی میں فوت و قدرت نہیں۔ محمد اور آل محمد پر خدائی رحمت نازل ہو ۴۔ یا اللہ میں تیرے فضل کا ۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں جا کر یہ دعا پڑھے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الظُّلُمِ وَالْمَآثِمِ وَالْمَغْرَمِ تُوَدُّعُكَ تَعَالٰی اُس کو بشارت ان لوگوں کے جو اس بازار میں ہوں خواہ نا حق ہوں یا صحت ثواب عطا فرمائے گا۔

جناب امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ بازار میں جب لوگ کاروبار دنیا میں مشغول ہوں تو تم خدا کی یاد زیادہ کرو کہ یہ تمہارے گناہوں کے کھارے کا باعث ہوگا اور حسنات کی زیادتی کا اور تم غافلوں میں نہ لکھے جاؤ گے اور جب اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کو بازار جاؤ تو بازار میں پہنچتے ہی یہ پڑھو۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ قَبِيْلَةٍ فَاجِرَةٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ بَعَارِ الْوَيْتِ ۝

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص بازار میں پہنچنے کے وقت یہ دعا پڑھے گا خدائے تعالیٰ بے شمار اپنی کل مخلوقات کے جوابدہ قیامت کے دن تک پیدا کرے گا اُسے ثواب عنایت فرمائے گا۔ سُبْحَانَ اللهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم اسباب یا کچھ اشیاء خریدو تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ لو اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اشْتَرَيْتُهُ اَنْفُسُ فِيْهِ مِنْ خَيْرِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ فِيْهِ خَيْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اشْتَرَيْتُهُ اَنْفُسُ فِيْهِ مِنْ فَضْلِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ فِيْهِ فَضْلًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اشْتَرَيْتُهُ اَنْفُسُ فِيْهِ مِنْ رِّزْقِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ فِيْهِ رِزْقًا ۝

سنة يا الله من نعمان وه سودا كرى هجو في اور كساو بازاری سے تیری چاہ ناگتہ ہوں سٹہ اللہ تعالیٰ پاک و پاکیزہ ہے اللہ کا شکر ہے سوائے خدا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں حقیقی عظمت ہر قسم کی تعریف اسی کے لئے زیادہ ہے وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے خود کیا وہ ہے جس کے لئے موت نہیں ہر قسم کی خیر و خوبی اسی کے ہاتھ میں ہے ۝ سنة يا الله میں نے جو اسے خریدا ہے اس نے تیری طرف سے میں مجھے کوئی بہتری حاصل ہو جس میں میرے لئے کوئی بہتری مقرر کرنا یا اللہ ۝ سے خریدت ہے اس نے غرض سے کسی سے سب سے خیر پر مزید فضل دے میں اسے میرے حق میں موجب فضل قرار دے اللہ میں نے جو سے خریدت ہے اس نے غرض سے کسی سے سب سے تیری طرف سے مجھے زیادہ رزق ملے اس میں تو اس کی تقدیر سے ہر روز

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام جو مال خریدتے تھے اُس پر یہ لکھ دیا کرتے تھے۔ بَرَکَةً لَنَا اس میں احتمال پیدا ہوتا ہے کہ شاید حضرت انگلی سے لکھتے ہوں گے۔ صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کوئی چیز خریدنی چاہو تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھ لو **يَا حَسْبِيَ يَا قَيُّوْمُ يَا دَائِمُ يَا رَوْفُ يَا رَحِيْمُ اسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَمَا احَاطَ بِهِ عِلْمُكَ اَنْ تَقْسِمَ لِي مِنَ التَّجَارَةِ الْيَوْمَ اعْظِمَهَا رِزْقًا وَاسْعَهَا فَضْلًا وَخَيْرَهَا عَاقِبَةً فَاِنَّهُ لَا خَيْرَ فِيمَا لَا عَاقِبَةَ لَهُ** یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی جانور یا غلام خریدو تو یہ کہو **اَللّٰهُمَّ قَدِّرْ لِيْ اَطْوَلَهَا حَيٰوةً وَاَكْثَرَهَا مَنَفَعَةً وَخَيْرَهَا عَاقِبَةً**

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جب کوئی چوپایہ خریدنے جاؤ تو تین دفعہ یہ دعا پڑھ لیا کرو۔ **اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ عَظِيْمَةُ الْبَرَكَاتِ فَاصْلَةُ الْمُنْفَعَةِ الْمَيُّمُوْنَةِ النَّاصِيَةِ فَيَسِّرْ لِيْ شَرَاءَهَا وَاِنْ كَانَتْ غَيْرُ ذَلِكَ فَاصِّرْ نِيَّ عَنْهَا اِلَى الَّذِي هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهَا فَاِنَّكَ تَعْلَمُ وَاَوْ اَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَاَوْ اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلٰمُ الْغُيُوْبِ** دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب تمہیں کسی کام کے لیے جانا ہو تو ایسے وقت جایا کرو کہ آفتاب اتنا اونچا ہو گیا ہو کہ اُس کی شعاعوں کی سُرخی جاتی رہی ہو۔ جانے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھا کرو اس طرح کہ رکعت اول میں بعد سورہ حمد سورہ قل ہو اللہ احد اور رکعت دوم میں قل یا ایہا الکفرّون اور بعد سلام یہ دعا۔ **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَدُوْتُ النَّفْسِ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَادْرُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا وَاسْعًا حَسَنًا حَلَالًا لَّوْطِيْبًا وَاَعْطِنِيْ فِيمَا رَزَقْتَنِيْ الْعَاقِبَةِ عَدُوْتُ بَحْوِلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ عَدُوْتُ بَغْيِرِ حَوْلِ مَنِّيْ وَلَوْ قُوَّةً وَلَكِنْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَابْرَأْ اِلَيْكَ مِنَ الْخَوْلِ**

اے زندہ اے قائم اے ہمیشہ رہنے والے اے سب سے زیادہ ہر مان لے بوقت حساب درگزر کرنے والے میں تیری عزت کا تیری قدرت کا اور ان سب چیزوں کا جو تیرے علم میں ہیں واسطہ دے کہ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج کی تجارت سے مجھے بہت سارے فائدے اور بہت بڑی بزرگی حاصل ہو اور انجام بخیر ہو کیونکہ جن چیزوں کا انجام بخیر نہیں وہ کسی طرح اچھی نہیں ۱۱۔ اے یا اللہ میرے لیے اس کی عمر بڑھانے اس کا نفع زیادہ کر اور انجام بخیر ہو ۱۲۔ اے یا اللہ اگر اس جانور سے برکت زیادہ ہو تو نفع زیادہ ملے اور یہ مبارک پیشانی بھی جو تو اس کی خریداری میرے لیے آسان فرما اور اگر اس کے خلاف ہو تو مجھے کسی اور ایسے جانور کی طرف متوجہ فرما جسے جو میرے لیے بہتر ہو کیونکہ تو عالم دان ہے اور میں جاہل نادانف توقد رہے اور میں محتاج اور تو پوشیدہ باقوں کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔ ۱۳

وَالْقُوَّةَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بَرَكَهَ هَذَا الْيَوْمِ فَبَارِكْ لِي فِي جَمِيعِ أُمُورِي يَا أَرْحَمَ
الرَّحِيمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ ۝ ۱۰

فقہ الرضا میں لکھا ہے کہ جب کسی مال کو باندھ کر حفاظت سے رکھنا منظور ہو تو اس پر
آیت الکرسی پڑھی واور لکھ کر بھی اس کے اندر رکھ دو اور یہ دعا بھی آیت الکرسی کے ساتھ لکھ دو۔
لَعَلَّہُ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
لَوْ ضَيَعَتْ عَلَى مَا حَفِظَهُ اللَّهُ فَإِنْ تَوَلَّوْا أَفْقَلُ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ اس عمل سے وہ مال ہر اس سے محفوظ رہے گا۔

نیز فرمایا کہ اگر تمہارا مال تلف ہو جائے تو یہ دعا پڑھو ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَبْنُ أُمِّتِكَ وَفِي قَبْضَتِكَ فَأَصِيتِي بِيَدِكَ تَحْكُمُ فِيهَا نَشَاءُ وَتَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللَّهُمَّ فَلَاكُ
الْحَمْدُ عَلَى حَسَنِ قَضَائِكَ وَبِلَايِكَ اللَّهُمَّ هُوَ مَالُكَ وَزَرْقُكَ وَآنَا عَبْدُكَ خَوَّلْتَنِي
حِينَ رَزَقْتَنِي اللَّهُمَّ فَأُلهِبْنِي شُكْرَكَ نَبِيَّهِ وَالصَّبْرَ عَلَيْهِ حِينَ أَصَبْتُ وَأَخَذْتُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ أَعْطَيْتَ وَأَنْتَ أَصَبْتَ وَأَخَذْتَ اللَّهُمَّ لَا تُخْرِمْنِي ثَوَابَهُ وَلَا تُقْضِنِي مِنْ خَلْقِكَ فِي دُنْيَايَ
وَأُخْرَى إِنَّكَ عَلَى ذَلِكَ قَادِرٌ اللَّهُمَّ إِنَّا لَكَ وَالنَّبِيَّكَ وَمِنْكَ لَوَاقِدُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا

۱۰ یا اللہ میری صبح اس حالت میں ہوئی ہے کہ تجھ سے تیرے حکم کے مطابق تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں تو اپنے فضل سے مجھے بہت
سامعہ سے عمدہ حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور وہ شے عنایت کر جس سے عافیت ملے حاصل ہو میں نے اللہ کی قوت و قدرت
سے جمع کی ہے اپنی طاقت سے نہیں بلکہ یہ جانتا ہوں کہ حقیقی قوت و قدرت یا اللہ تعالیٰ میں ہے۔ یا اللہ نبی آج کے دن
برکت کا تجھ سے سائل ہوں۔ لے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے میرے تمام معاملات میں برکت دے اور
محمد مصطفیٰ اور ان کی آل پاک و پاکیزہ پر رحمت بھیج ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
پاٹ دیا ہے اب انھیں کچھ نہیں سوچتا جس چیز کا خدا حافظ ہو وہ ضائع نہیں ہو سکتی۔ اگر اس کے بعد بھی وہ رنج کریں تو یہ کہہ دے
کہ اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں میرے لئے کافی ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰
ہوں اور تیرے غلام اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں۔ تیرے اختیار میں ہوں اور میری تقدیر تیرے ہاتھ ہے جو تو چاہتا ہے فیصلہ کرتا
ہے اور جس بات کا تو ارادہ کرتا ہے ظہور میں آتی ہے۔ یا اللہ جو تیرا فیصلہ ہے اور جو آزمائش تیری طرف سے ہوتی ہے بہتر اور قابل
شکر ہے۔ یا اللہ تیرا مال اور تیرا ہی رزق تھا اور میں تیرا بندہ ہوں جب تو نے مجھے عنایت کیا تھا اس کا مالک بنا دیا تھا یا اللہ
اب وہ مجھ سے چھین گیا ہے اور مجھے اس کا رنج و صدمہ ہے اس کے بارے میں مجھے صبر و شکر کی توفیق عنایت فرمایا اللہ تو نے ہی
دیا تھا اور تو نے ہی لے لیا یا اللہ اب مجھے اس کے ثواب سے محروم نہ کیجیو اور دنیا و آخرت میں مجھے بھلا نہ کیجیو دراصل یہ نہیں کہ
تو میری حاجت برآ کر پر قادر ہے یا اللہ تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے تیرا ہی میں بندہ ہوں تجھ سے ہی میری حاجتیں متعلق ہیں اور ہر
حالت میں میرا مددگار ہے۔ میں اپنے نفس کے لئے نفع و ضرر کا ذرا سامی اختیار نہیں رکھتا۔ ۱۲

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بازار بدترین حصص زمین ہیں اور وہ شیطان کے میدان ہیں جہاں وہ ہر روز صبح کو اپنا علم کاڑتا ہے اور گڑسی بچھا کر بیٹھتا ہے اور اپنی اور اولاد کو پھیلا دیتا ہے کہ کسی کو یہ فریب دیں کہ وہ وٹڈی ماریں کسی کو یہ بہائیں کہ وہ پیمانے کم رکھیں کسی کو یہ دھوکا دیں کہ وہ ناپ میں چوری کریں اور کسی کے دل میں یہ وسوسہ ڈالیں کہ مال کی اصلی قیمت کچھ کی کچھ بتائیں پھر بتا کید ان سب کو یہ علم دیتا ہے کہ جس گروہ کا باپ (آدم) مر گیا ہے اُس کی خوب خبر لو اور بہکانے میں کوئی دقیقہ نہ رکھو میں تمہارا باوا زندہ بیٹھا ہوں (اور اُن کے باپ کے سبب سے خفیف اور ذلیل ہوا ہوں) پس جو شخص اول بازار میں گھسٹتا ہے اُس کے ساتھ شیطان آتا ہے اور جو شخص سب سے آخر بازار سے نکلتا ہے اُس کے ساتھ جاتا ہے اور مسجدیں خدا کے نزدیک بہترین حصّہ زمین ہیں اور سب سے زیادہ پیارا خدا کو وہ شخص ہے جو مسجد میں سب سے پہلے جانے اور سب سے پیچھے باہر آئے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو بازار میں سب سے پہلے داخل ہوا اور سب سے پیچھے نکلے۔

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا کاروبار بگڑ گیا ہو اُس سے کوئی شے نہ خریدو کیونکہ اُس سے لین دین کرنے میں برکت نہیں ہوتی۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ گرد لوگوں سے میل جول نہ کرو وہ جنوں کا ایک گروہ ہے جن کے غائب ہونے کی قوت خدا نے سلب کر لی ہے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو لوگ امراض متعدی مثل جذام و برص وغیرہ میں مبتلا ہوں اُن سے لین دین نہ کرو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ نو دولتوں سے سووانہ کرو بلکہ اُن لوگوں سے کرو جنہوں نے نعمت و فراغت میں پرورش پائی ہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا کہ ایسے کینے آدمی سے جو گایا دینے اور گایاں کھانے کی پروا نہ کرتا ہو کوئی سووانہ خریدو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص کسی مومن کو دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے خارج ہے۔

نیز فرمایا کہ جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ نے دودھ میں پانی ملائے کی ممانعت کی ہے۔
حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہشام سے فرمایا کہ تو زیر
سقف سائے میں رکھ کر اپنا مال نہ بیچ کیونکہ ایسی حالت میں اُس مال کی اصلیت نہیں کھلنے
پاتی اور خریدار کو دھوکا ہو جاتا ہے اور دھوکا دینا جائز نہیں ہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص خریدتے وقت بھی قسمیں کھائے اور بیچتے وقت بھی خدائے تعالیٰ
قیامت کے دن اُس کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔

حضرت ابراہیم بن صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ قسم ہرگز ہرگز نہ کھاؤ کیونکہ
نفع قسم کھا کے حاصل کیا جائے وہ کھانا تو حلال ہو جاتا ہے مگر اس میں برکت نہیں رہتی۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص الیا کرے کہ ادھر لیا ادھر بیچ
ذبا اُسے روزی ملے گی اور جو اس غرض سے روک رکھے کہ جب ہنگام ہو جائے تب بیچوں
وہ ملعون ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ جو گروہ کوئی مال لے کر کسی شہر میں آئے اُسے شہر کے اندر لانے دو باہر کے باہر
سودا نہ کرو اور شہر کے رہنے والے لین دین کے بائے میں دیہات والوں کے لینے دال نہ
بنیں خدائے تعالیٰ بعض مسلمانوں کے سبب سے بعض کو روزی پہنچاتا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسحاق بن عمار سے
فرمایا کہ اپنے بیٹے کو صراف نہ کرنے دے کیونکہ صراف سود سے نہیں بچ سکتا۔ نہ کفن فروشی۔
کیونکہ کفن فروش لوگوں کی موت چاہتا ہے۔ اور جتنے لوگ زیادہ مرنے ہیں اتنا ہی خوش ہوتا
ہے۔ نہ جو وگندم فروشی کہ اس تجارت کا کرنے والا احتکار (منہگا ہونے کی نیت سے
غلے کا جمع کر کے رکھ چھوڑنا) سے نہیں بچ سکتا۔ نہ قحج کرنے اور کھال اتارنے کا پیشہ۔
اس پیشے کا کرنے والا سنگدل ہو جاتا ہے اور سنگدل رحمت خدائے دُور ہے۔ اور نہ بردہ فروشی کیونکہ
سب سے بدتر وہ آدمی ہے جو آدمیوں کو بیچے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ میں نے اپنے گھر میں ایک غلام عطا
کیا اور اس بات کی ممانعت کر دی کہ اُس سے قصابی۔ حجامی (یعنی پچھنے لگانا) اور

زرگری کا کام نہ لیا جائے۔

دوسری حدیثوں میں منقول ہے کہ اگر کچھ لگانے کی اجرت پہلے سے نہ ٹھہرائے اور بعد پچھنے لگانے کے جو کچھ دیدیں وہ یلے تو اس پیشے کا مضائقہ نہیں ہے۔

بعض حدیثوں میں جولاہے کے پیشے کی بھی مذمت آئی ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے بچوں کی تعلیم کے پیشے کی بابت دریافت کیا۔ فرمایا کہ اس کی اجرت لیا کرو۔ اُس نے عرض کی کہ وہ اشعار کی کتابیں اور رسالہ وغیرہ پڑھتے ہیں۔ آیا میں اپنی اجرت پہلے سے ٹھہرا لوں؟ فرمایا ہاں کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر یہ شرط ہے کہ سب بچوں کو یکساں سمجھو فیس کی کمی و بیشی کے لحاظ سے کسی پر کم اور کسی پر زیادہ توجہ نہ کیجیو۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے اُن حضرت سے عرض کی کہ اہل خلاف کہتے ہیں کہ معلمی کا پیشہ حرام ہے۔ فرمایا وہ دشمنانِ خدا جھوٹے ہیں یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کے بچے قرآن مجید نہ پڑھیں۔ اگر کوئی شخص اپنے لڑکے کی پڑھوائی معلم کو دے تو وہ اُس کے لئے بالکل جائز اور حلال ہے۔ ہاں یہ صورت بہتر ہے کہ پہلے سے چکائے نہیں جو کچھ بچے کا ولی خوشی سے دے قبول کرے۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہے کہ جب قرآن مجید فروخت کرو تو کاغذ و جلد کے فروخت کرنے کی نیت ہو نوشتے کے فروخت کی نیت نہ کرو۔

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ کتابتِ قرآن مجید کی اجرت لینے کا کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص پیسہ پیدا کرنے کی غرض سے ساری رات جاگتا ہے اور ضروری نیند نہ لے وہ کمائی اُس کے لئے حرام ہے۔ اکثر علمائے اس حرام کے لفظ کو کراہت شدید پر محمول کیا ہے۔

کئی معتبر حدیثوں میں اُنھیں حضرت اُسے منقول ہے کہ جس شخص نے نوکری یا ملازمت کے عنوان سے اپنے آپ کو لوگوں کے اختیار میں دیدیا ہے اُس نے اپنی روزی اپنے اوپر خود

حرام کر لی ہے اور اپنے آپ کو خدا کی روزی سے محروم کر لیا۔

(۱۱)

کھیتی کرنے اور باغ لگانے کی فضیلت

علی ابن ابی حمزہ سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو اپنی زمین خود بوتے جوتے دیکھا حالانکہ حضرت کے پاؤں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ میں نے عرض کی قربان ہو جاؤں حضور کے خادم کہاں گئے کہ یہ کام آپ خود اپنے ہاتھوں سے انجام دے رہے ہیں؟ فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ وآلہ اور میرے تمام آباؤ اجداد زمین کو اپنے ہی ہاتھوں سے بوتے جوتے رہے ہیں۔ یہ تو تمام پیغمبروں کا اور ان کے وصیوں کا اور ان کی امتوں کے نیک لوگوں کا پیشہ ہے۔ معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے لئے زمین کا جو تنا بو ناپسند کیا ہے کہ انھیں مینھ کا آنا بُرا نہ لگے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے پیغمبروں کی روزی کھیتی اور دودھ دینے والے جانوروں کے تھن میں مقرر فرمائی ہے کہ جو بارش آسمان سے نازل ہو اس کا ایک قطرہ بھی انھیں ناگوار نہ معلوم ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ کھیتیاں کرو اور باغ لگاؤ۔ واللہ کوئی شخص اس سے زیادہ حلال اور پاک پیشہ نہیں کر سکتا۔ واللہ و جہاں کے آجانے کے بعد بھی تم لوگ ہی پیشہ کرتے رہو۔

معتبر حدیث میں جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھیتی سب سے اچھا پیشہ ہے جس سے نیک اور بد سب کو رزق پہنچتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ نیک لوگ جو کچھ کھاتے ہیں ان کا کھانا ان کے لیے استغفار کرتا ہے اور بدوں کا کھانا ان پر لعنت۔ نیز بہت سے حیوانات اور پرند بھی کھیتی سے رزق پاتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کھیتی کو سب سے بڑی کمی ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا۔ کاشتکار لوگ اور سب لوگوں کا خزانہ ہیں وہ زمین کو جوتے

بوتے ہیں خدائے تعالیٰ اُن کو پاک و پاکیزہ روزی عنایت فرماتا ہے قیامت کے دن اُن کا مقام اور سب لوگوں سے بہتر ہو گا اور وہ مقررین میں شمار کیئے جائیں گے اور مبارک کے اسم سے موسوم ہوں گے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ اُن حضرت کا گزرا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو بیچ ڈال رہے تھے۔ فرمایا بوٹے جاؤ کہ خدائے تعالیٰ ہوا کے ذریعہ سے بھی ویسے ہی اگا سکتا ہے جیسے پانی کے ذریعہ سے۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ اُن حضرت کا گزر چند ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو زمین جوتے رہے تھے۔ فرمایا جوتے جاؤ کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مرزعہ آباد کرنیکی غرض سے خود اپنے ہاتھ سے پھاوڑا لے کر زمین کھودا کرتے تھے اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گٹھلیاں اپنے لعاب و ہن سے تر کر کے اپنے دست مبارک سے بودیا کرتے تھے اور وہ اُسی وقت اُگ آیا کرتی تھیں۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے خاص اپنی مزدوری سے ایک ہزار غلام خرید کر آزاد فرمائے۔

مؤثق حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دیکھا کہ آپ نے تیس سیر سے زیادہ عمدہ خرمہ کی گٹھلیاں اٹھائی ہیں اور لیئے جا رہے ہیں اُس شخص نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ فرمایا اگر منظور خدا ہے تو خرمہ کے لاکھ درخت ہیں۔ پھر آپ نے وہ سب لے جا کر اپنے باغستان میں بودیں وہ سب اُگ آئیں اور اُن میں سے ایک ضائع نہ ہوئی۔

معتبر حدیث میں ابی عمرو سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو اس حالت میں دیکھا کہ موٹے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور بیلچہ ہاتھ میں لیئے باغ میں خود کام کر رہے ہیں۔ اور پسینہ حضرت کی پشت مبارک سے ٹپک رہا ہے۔ میں نے عرض کی قربان ہو جاؤں یہ بیلچہ مجھے عنایت کیجئے کہ میں یہ کام کروں۔ فرمایا نہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ آدمی اپنی روزی پیدا کرنے کے لیئے خود دھوپ کی تکلیف پائے۔

دوسری معتبر حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ چھ چیزیں ایسی ہیں جن کا نفع مرنے کے بعد

بھی مومن کو پہنچ سکتا ہے۔ اول فرزند صالح جو اُس کے لئے استغفار کرتا ہو۔ دوسرے اس کا قرآن مجید جس میں لوگ تلاوت کرتے ہوں۔ تیسرے کنواں جو بنوا دیا ہو۔ چوتھے درخت جو لگوا دیا ہو۔ پانچویں نہر جو کھدوا دی ہو۔ چھٹے کوئی نیک رسم جو اس طرح کر دی ہو کہ اُس کے مرنے کے بعد بھی لوگ اُس پر عمل کرتے رہیں۔

حدیث حسن میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ مرنے کے بعد جو چیزیں آدمی چھوڑ جاتا ہے اُن میں سے کوئی اُس پر ایسی شاق نہیں گزرتی جیسا روپیہ۔ راوی نے عرض کی کہ جب روپیہ ہوتو کیا کرے؟ فرمایا کہ باغات اور املاک و مکانات خرید لے۔

دوسری حدیث میں فرمایا جو شخص چاہی یا نہری زمین بیچ کر اُس کے عیوض میں دوسری ویسی ہی زمین نہ خرید لے گا تو اُس کی قیمت نقد ضائع ہو جائے گی اور اُس سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے گا

۱۲

کھیتی کرنے اور باغ لگانے کے آداب

بند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ زمین پر آئے تو کھانے پینے کے محتاج ہوئے۔ حضرت جبریلؑ سے شکایت کی۔ اُنھوں نے کہا کہ کھیتی کیا کیجئے۔ حضرت آدمؑ نے کہا کہ مجھے کوئی دعا تو سکھلا دو۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ دعا بھی پڑھ لیا کرو۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مُؤْتِی الدُّنْیَا وَکُلِّ هَوْلٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ وَالْیَسْمِ الْمَعَا فِیۃً حَتّٰی تَهْتَمِّنِی الْمَعِیْشَةُ۔

حدیث حسن میں جناب صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تم کھیت میں بیج ڈالنا چاہو تو پہلے اس میں سے ایک مٹھی بھر کر رو قبیلہ کھڑے ہو اور تین مرتبہ یہ کہو اَلْاَرْضُ اَنْتُمَا تَحْرُکُوْنِ اَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ۔ اس کے بعد ایک مرتبہ یہ کہو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَبًا مَّبَارَکًا وَاَرْزُقْنَا فِیْهِ السَّامَةَ۔ اس کے بعد جو دانے ہاتھ میں ہیں وہ بودو۔

سہ یا اللہ تو میری دنیا کی روزمرہ کی ضرورتوں کا کفیل ہو جا اور فکرِ حجت کے سوا اور افکار سے نجات دے اور مجھے مکروہات سے محفوظ رکھ کہ زندگانی دنیا گوارا ہو۔ سہ کیا دیکھتے ہو کہ تم جو کچھ بوتے ہو کیا اُسے تم اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے ہیں ۱۲ سہ یا اللہ ان دانوں میں برکت دے اور ہمارے لینے ان میں سلامتی عطا فرما۔ ۱۲

دوسری روایت میں منقول ہے کہ دانے بونے وقت یہ کہو ۱۱ اللّٰهُمَّ قَدْ بَدَرْتُ وَأَنْتَ
الْوَارِثُ فَجَعَلُهُ حَيًّا مَثَرًا كَيًّا۔

دوسری روایت میں فرمایا کہ پورے لگانے اور بیج ڈالنے کے وقت جس جس دانے پر یہ پڑھ
وو ۱۱ سُبْحَانَ الْبَاقِثِ الْوَارِثِ تَوَالِدُ الشَّيْءِ الْفَاضِلِ نَهْ يُوْكَا۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ درخت لگانے اور کھیت بونے کے وقت یہ آیت پڑھو
۱۱ وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكْلَهَا
كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بیج میں سے ایک مٹھی بھر لو۔ رو بقیہ کھڑے
ہو جاؤ اور تین مرتبہ یہ پڑھو ۱۱ أَنْتَ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْوَارِثُونَ۔ پھر کہو ۱۱ اللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ حَرْثًا مَبَارَكًا وَارْزُقْنَا فِيهِ السَّلَامَةَ وَالشَّامَةَ وَاجْعَلْهُ حَيًّا مَثَرًا كَيًّا وَلَا تَحْزَنْ
مَنْ خَيْرٌ مَّا أَتَيْتَنِي وَلَا تَفْنِي بِنَا مَتَّعْتَنِي بِحَقِّ مُحَبِّدٍ وَإِلَيْهِ الطَّيِّبِينَ ۱۱ اس کے بعد وہ مٹھی بھر دو۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ خرمے کے درخت
خوب پھلیں اور خرمے بھی عمدہ ہوں اُسے چاہیے کہ چھوٹی چھوٹی خشک مچھلیاں لے کر
نیم کو ب کر لے اور ہر شگوفہ میں تھوڑی تھوڑی چھڑک ڈالے اور باقی کو ایک پاک تھیلی میں بھر
کر خرموں کے درخت کے بیج میں رکھ دے۔

دوسری حدیث میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ خرمے کے درخت نہ کاٹو ایسا نہ ہو
کہ تم پر عذاب نازل ہو۔

ایک اور روایت میں فرمایا کہ خرمے کا درخت کاٹنا مکروہ ہے۔ لوگوں نے دریافت

۱۱ یا اللہ بیج تو میں نے ڈال دیا گانے والا تو ہے اب تو ان کی بالیں بنا دے ۱۲ ۱۱ بعد موت زندہ کرنے والا اور سب کے
بعد باقی رہنے والا پاک و پاکیزہ ہے ۱۲ ۱۱ اچھی بات کی مثال اچھے درخت کی سی ہے جس کی جڑ قائم ہو۔ اور شاخیں آسمان
کی طرف اور ہر وقت اپنے خدا کے حکم سے پھیل دیتا ہے ۱۲ ۱۱ کیا تم اسے اُگاتے ہو یا ہم اُگاتے والے ہیں ۱۲ ۱۱
یا اللہ تو ہمارے لئے اس کھیتی کو مبارک کر اور ہمیں اس میں سے پورا پورا رزق سلامتی کے ساتھ حاصل ہو۔ ان بیجوں کو
بالیں بنا دے اور جو نفع اُن سے میں چاہتا ہوں اس سے مجھے محروم نہ کرو اور واسطہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دوران کی آل پاک کا جو نفع تو مجھے پہنچائے اُس سے آزمائش میں نہ ڈال ۱۲۔

کیا کہ اور درختوں کا کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ پھر انھوں نے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا کہ جو بیری کے درخت جنگل میں ہوں ان کا کاٹنا اچھا نہیں کیونکہ وہاں درخت کم ہوتے ہیں مگر شہر میں ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

لوگوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے؟ فرمایا میرے والد ماجد نے بیری کا درخت کاٹ کر اُسکے بجائے انگور کا لگایا تھا۔ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ کھیتوں میں آدمیوں کا فضلہ ڈالنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جناب عیسیٰ کا ایک ایسے شہر سے گزر ہوا جہاں کے میوؤں میں کیڑے بہت ہوتے تھے۔ شہر کے باشندوں نے اس بات میں اُن حضرت سے شکایت کی۔ فرمایا کہ جب تم درخت لگاتے ہو تو اُس کے پتوں میں پہلے مٹی ڈالتے ہو اور پھر پانی دیتے ہو اسی سبب سے میوؤں میں کیڑے پیدا ہوتے ہیں۔ آئندہ سے پہلے پانی دیا کرو پیچھے مٹی ڈالنا کرو۔ چنانچہ اس ہدایت پر عمل کرنا شروع کیا تو وہاں کے میوؤں میں کیڑوں کا ہونا موقوف ہو گیا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بیری کے درختوں کو سینچے تو ایسا ہے گویا کسی مومن کو عین تشنگی کے وقت پانی پلایا۔

نیز فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جتنے درخت پیدا کیے سب میوہ دار تھے اور سب کے پھل کھانے کے لائق تھے۔ جب لوگ خدا کے ہاں بیٹھا ہونے کے قائل ہوئے آدھے درختوں کے میوے جاتے رہے اور کانٹے جو درختوں میں پیدا ہوئے اُس کا سبب یہ ہے کہ لوگوں نے شرک شروع کیا یعنی مخلوق کی تعظیم و عبادت مثل خالق حقیقی کے کرنے لگے۔

چودھواں باب

سفر کے آداب

(۱)

کون کون سے سفر جائز ہیں اور کون کون سے ناجائز کون کون سے دن تاریخی سفر کے لئے سعد ہیں اور کون کون سی سخنس

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حکمت آل داؤد میں یہ لکھا ہے کہ سفر صرف تین باتوں کے لئے کرنا چاہیے۔ اول اس لئے کہ اس سفر میں توشہ آخرت حاصل ہو۔ دوسرے اس لئے کہ امور معیشت کی اصلاح ہو۔ تیسرے سیر و تفریح کے لئے بشرطیکہ حرام نہ ہو۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفر کرو کہ تمہیں صحت حاصل ہو۔ جہاد کرو کہ تمہیں دین و دنیا کی غنیمت ملے اور حج کرو کہ مال دار ہو جاؤ اور کسی کے محتاج نہ رہو۔

ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ سفر ایک قطعہ عذاب ہے اس لئے سفر سے جو کام نہ نظر ہے جب وہ پورا ہو جائے تو بہت جلد ملٹ کر اپنے اہل و عیال میں آ جاؤ۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ محمد ابن مسلم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں ایسے ملک میں جایا کرتا ہوں جہاں سوائے برف اور بچ کے اور کوئی شے نہیں ہوتی (وہاں وضو وغیرہ کی آدمی کیا تدبیر کرے؟) فرمایا کہ جب حالت اضطراب ہے تیمم کر لے اور پھر کچھ ایسے ملک میں نہ جائے جہاں (احکام دین کی تعمیل نہ ہو سکے اور) دین برباد ہو۔

صحیح حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آ کر یہ عرض کی کہ میں سفر میں جانا چاہتا ہوں آپ میرے بے دعا کریں۔ فرمایا تو کس دن جائے گا؟

عرض کی دو شنبہ کو کیونکہ وہ دن مبارک ہے اُس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا جو یہ کہتے ہیں جھوٹے ہیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن پیدا ہوئے تھے۔ دو شنبہ سے زیادہ تو کوئی دن بھی منحوس نہیں ہے کہ اُسی دن جناب رسالتا ب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی۔ اُسی دن ہم اہل بیت کے گھر آسمانی وحی کا آنا بند ہوا۔ اور اُسی دن ہم اہل بیت کا حق غضب کیا گیا۔ آیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھے مشکلیں آسان ہونے کا ایسا دن بتا دوں کہ جس میں خدائے تعالیٰ نے لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم کر دیا؟ اس نے عرض کیا ہاں یا بن رسول اللہ۔ فرمایا کہ وہ سہ شنبہ یعنی منگل کا دن ہے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر کارا وہ ہو چاہیے کہ سیتر کے دن جائے کیونکہ اگر پہاڑ سے کوئی پتھر بھی اُس دن ہٹے گا تو خدائے تعالیٰ اُس کو ضرور بالفور اُسی جگہ واپس پہنچائے گا۔ اور جب مشکل کام درپیش ہوں تو منگل کے دن جائے کہ اُس دن لوہا حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے نرم ہوا ہے۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شنبہ یعنی جمعرات کے دن سفر کیا کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ جمعرات کا دن خدا و رسول خدا اور فرشتوں کو پسند ہے۔

صحیح حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جمعہ کی صبح کو سفر کرنا اور حاجات دنیاوی کے بارے میں کوشش کرنا اس لئے مکروہ ہے کہ مبادا نماز جمعہ رہ جائے مگر بعد نماز بکرت کے لئے ہر کام کرنا اچھا ہے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ شب جمعہ میں سفر کرنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مہینے کے آخری چہار شنبہ میں اُن لوگوں کا قول باطل کرنے کی نیت سے جو اس دن سفر کرنا فال بد سمجھتے ہیں سفر کرے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور خدائے تعالیٰ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا۔

بعض روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ ان تاریخوں میں سفر نہ کرو۔ تیسری۔ چوتھی۔ پانچویں۔ تیرھویں۔ سوٹھویں۔ بیسویں۔ اکیسویں۔ چوبیسویں۔ پچیسویں اور چھبیسویں۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ چونکہ سفر کے لئے اچھی ہے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ اٹھویں اور تیسویں سفر کے لئے اچھی نہیں ہے۔ اگر تاریخ سعد ہاوردن خمس یا تاریخ خمس ہاوردن سعد تودن کی رعایت کرنا اولیٰ ہے کیونکہ ہفتہ کے دن کے پاسے میں زیادہ معتبر حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔

دوسری معتبر روایت میں منقول ہے کہ جو شخص قمر و عقرب میں سفر یا نکاح کرے تو انجام اچھا نہ گوارے گا۔

(۲)

صدقہ دینے اور دعائیں پڑھنے سے سفر کی نحوستوں کا دفع ہونا

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صدقہ دے دو اور جس روز چاہے سفر کرو۔

دوسری صحیح حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے انہیں حضرت سے دریافت کیا کہ آیا ایسے دنوں میں جیسے چہار شنبہ وغیرہ ہی سفر کرنا مکروہ ہے؟ فرمایا کہ سفر شروع کرتے وقت صدقہ دیدو اور جس وقت چاہے چلے جاؤ۔

ایک اور صحیح حدیث میں منقول ہے۔ ابن ابی عمیر کا بیان ہے کہ میں علم نجوم دیکھا کرتا تھا اور طالع وغیرہ پہچانتا تھا اور میرے دل میں یہ بات کھٹکتی رہتی تھی کہ خاص خاص ساعتوں میں خاص خاص کام کرنے چاہئیں۔ آخر میں نے اپنا یہ خدشہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کر دیا۔ فرمایا کہ جب تیرے دل میں کسی امر کا خیال آئے تو اس کے بعد پہلا مسکین جو تیری نظر پڑے اُسے کچھ صدقہ دیدے اور اُس کام کو چلا جا خدائے تعالیٰ اس کا ضرر تجھ سے دفع کر دے گا۔

دوسری حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص صبح کے وقت کچھ صدقہ دیدیتا ہے خدائے تعالیٰ اُس دن کی نحوست اُس سے دفع کر دیتا ہے۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام کا ارادہ اپنے مزرعوں میں سے کسی مزرعہ میں جانے کا ہوتا تھا تو سلامتی کے لئے راہ خدا میں کچھ خیرات

کرتے اور یہ صدقہ اس وقت دیتے جب پاؤں رکاب میں رکھتے اور جب بفضلِ خدا وہ حضرت صحیح و سلامت واپس آجاتے تو خدائے تعالیٰ کا شکر بجالاتے اور جو کچھ میسر ہوتا تصدق فرماتے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ عبد الملک نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں علم نجوم کی بلا میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ چنانچہ جب میں کسی کام کو جانا چاہتا ہوں تو زائچے میں نظر ڈالتا ہوں۔ اگر کوئی بدی نظر آتی ہے تو میں جانا موقوف کرتا ہوں اور بیٹھ رہتا ہوں اور اگر بھلائی دکھائی دیتی ہے تو چلا جاتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ آیا تو نجوم سے یہ صدمہ لگ لیتا ہے کہ یہ حاجت پوری ہو جائے گی؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں ابن رسول اللہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ فرمایا تو اپنی نجوم کی کتاب جلا ڈال۔

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کسی مومن کو ایسے اوقات میں سفر پیش آئے جن میں سفر مکروہ ہے تو آغاز سفر سے پہلے سورۃ الحمد قل اعوذ برب الفلق۔ پیش آئے جن میں سفر مکروہ ہے تو آغاز سفر سے پہلے سورۃ الحمد قل اعوذ برب الفلق۔

ان فی خلق السموات والارض واختلاف الليل والنهار لآیت لعل اولی الالباب الذین یدکرون الله قیاماً وقعوداً وعلی جنوبہم ویفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانک فقنا عذاب النار ربنا انک من تدخیل النار فقد اخرج ربنا من الانصار ربنا اننا سمعنا منادیاً ینادی للایمان ان امنوا ببریکم فاما ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سبائنا وتوفنا مع الابرار ربنا وانا ما وعدتنا علی رسلک ولا تحزننا یوم القیمۃ انک لو تخلف المیعاد طفاستجاب لهم ربهم ائی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکرنا وانشی بعضکم من بعض فالذین هاجروا واخرجوا من دیارهم وادؤ فی سبیلی وقتلوا وقتلوا لو کفرت عنهم سبائهم ولودخلتہم جنت تجری من تحتها الانهر ثواباً من عند الله والله عندہ حسن العباد لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ما دام جہنم وبس المهاد لکن الذین اتقوا ربهم لهم جنت تجری من تحتها الانهر خلدین

فَمَا تَزَلُوا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلَّوْبَرَارِ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا
 أَنْزَلَ إِلَيْهِمْ خَشِعِينَ لِلَّهِ لَوْ بَشَّرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ
 رَبِّهِمْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَاصْبِرُوا وَارَابُطُوا وَاتَّقُوا
 اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور ان کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ بِكَ يَصُوْلُ الصَّائِلُ وَبِكَ
 يَطْوُلُ الطَّائِلُ وَلَوْ حَوْلَ بَكْرٍ ذِي حَوْلٍ اَلرَّبِّكَ وَلَوْ قُوَّةَ بَنَاتِ زَهَادٍ وَقُوَّةَ اَلْوَمْدِكَ اَسْأَلُكَ
 بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخَيْرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَعِزَّتِكَ وَسَلَوَتِكَ
 عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَكَفِّنِي شَرَّ هَذَا الْيَوْمِ وَضُرَّهُ وَارْزُقْنِي
 خَيْرَهُ وَيُسْنَهُ وَبَرَكَاتِهِ وَاقْضِ لِي فِي مُتَصَرِّفَاتِي بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ وَبُؤْغِ الْمَحَبَّةِ
 وَالظَّفَرِ بِالْأُمْنِيَّةِ وَكِفَايَةِ الطَّاعِيَةِ الْمُغْوِيَةِ وَكُلِّ ذِي قُدْرَةٍ لِي عَلَى آذِيَةٍ حَتَّى
 أَكُونَ فِي جُنَّةٍ وَعَصْمَةٍ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَنِعْمَةٍ وَأَبْدَلْنِي مِنَ الْخَوَافِ نِيَّةً أَمْنًا وَ
 مِنَ الْعَوَارِثِ نِيَّةً يَسْرًا حَتَّى لَا يَصُدَّ عَنِّي صَادِعٌ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا يُبْلِسَ لِي طَارِقٌ مِّنْ أَدَى
 الْعِبَادِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَالرُّمُورُ إِلَيْكَ قَصِيرٌ يَا مَنْ لَيْسَ مِثْلُهُ شَيْءٌ وَهُوَ
 السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

اے بلا شک آسمان وزمین کی پیدائش اور رات دن کے تغیر و تبدل میں اُن عقلمندوں کے لئے نشانیاں موجود ہیں جو خدا
 کو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے یا کھڑے رہتے ہیں آسمان وزمین کی پیدائش میں غور کر کے یہ کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اُن کو
 فضول نہیں بنایا۔ افعال فضول کے صادر ہونے سے تیری ذات پاک و منزہ ہے پس ہم کو عذاب جہنم سے نجات دے۔
 اے پروردگار جس کو تو جہنم میں بھیجے گا اُس کی پوری پوری رسوائی ہوگی۔ اور ظالموں کی کوئی مدد نہ کر سکے گا اے پروردگار
 ہم نے بلیک راہ ایمان کی طرف ہلانے والے کی آواز سنی کہ تم اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لے آئے۔ اے
 پروردگار اب تو ہمارے کبیرہ گناہوں کو معاف کر دے اور صغیرہ سے درگزر فرما اور ہمارا غامہ نیک لوگوں کی معیت
 میں سمجھو۔ اے پروردگار جن چیزوں کے تو نے اپنے رسولوں کی زبانی وعدے کیے ہیں وہ سب عطا فرما جو اور
 قیامت کے دن ہم کو رسوا نہ سمجھو بلاشبہ تو وعدہ خلاف نہیں ہے پس خدائے تعالیٰ نے اُن کی دعا قبول کر لی اور
 یہ فرمایا کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل ضائع نہ کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت کیونکہ دونوں کی اہل ایک
 ہی ہے۔ ہے وہ خاص لوگ جنہوں نے میرے سبب سے اپنے وطن چھوڑے۔ اپنے گھروں سے نکالے گئے طرح طرح
 کی تکلیفیں پائیں۔ کافروں سے رٹے اور جہاد میں شہید ہو گئے اُن کے گناہوں کو میں ضرور بالقر و بخش دوں گا اور
 اُن کو اُن جنتوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ اجر اُن کا اللہ کی طرف سے ہو گا اور بہتر سے بہتر
 اجر خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہے۔ کفار کا اس دنیا کا عیش و خیر گھر گھر گدھو کے میں نہ ڈالے یہ چند روزہ ہے پھر
 اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے مگر جو لوگ اپنے خدا سے ڈرتے رہتے ہیں اُن کے لئے اُس

صحیح حدیث میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ سات چیزوں کا مسافر کے سامنے آنا منحوس ہے۔ اول کوٹے کا داہنی جانب بولنا۔ دوسرے کتے کا جودم اٹھائے ہوئے ہو۔ تیسرے بھیر یا جو اپنی دم کے بل بیٹھا ہو۔ اور اُس کو دیکھ کر چپے۔ اور تین دفعہ اونچا نیچا ہو۔ چوتھے ہرن جو داہنی طرف سے راستہ کاٹ کر بائیں جانب کو چلا جائے۔ پانچویں اُلو کا بولنا۔ چھٹے سفید بالوں والی بڑھیا کا سامنے آنا۔ ساتویں کنکٹے گدھے کا سامنے آنا۔ جب کسی مسافر کے سامنے ان چیزوں میں سے کوئی آجائے۔ اور اُس کے دل میں خوف اور وہم پیدا ہو تو اسے لازم ہے کہ یہ دُعا پڑھے۔ اِعْتَصِمْتُ بِكَ يَا رَبِّ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ فَاَعْصِمْنِيْ ذَلِكَ پھر اس کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جب سفر سے پہلے صدقہ دینے لگو تو یہ دُعا پڑھ لو۔
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَرْئِیْتُ بِهٰذِهِ الصَّدَقَةِ سَلَامَتِیْ وَ سَلَامَةَ سَفَرِیْ وَ مَا مَعِیْ فَسَلِّمْ لِّیْ
 وَ سَلِّمْ مَا مَعِیْ وَ بَلِّغْنِیْ وَ بَلِّغْ مَا مَعِیْ بِبَلَدِ غَدَا الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ اور بعد صدقہ دینے کے یہ

تے جنہیں ہمسایہ کی طرف سے پہنچے نہری بہتی ہیں اور جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے خدائے تعالیٰ کی طرف سے مہانیاں ہوں گی اور جو کچھ خدائے نیک لوگوں کے لئے تیار کیا ہے وہ بہت ہی اچھا ہے اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) ان میں سے جو جو خدائے تعالیٰ پر۔ قرآن مجید پر اور پہلے نبیوں کی کتابوں پر ایمان لائیں گے۔ اللہ سے ڈرتے رہیں گے اور اس کی آیتوں کو تھوڑی تھوڑی قیمت پر نہ بیچیں گے ان کا جرم بھی خدائے تعالیٰ کے پاس مہیا ہے اور خدائے تعالیٰ بہت ہی جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو جو امور تم پر واجب کیے گئے ہیں اپنے نفوس کو ان کی تعمیل پر آمادہ کرو جو مصیبتیں تم پر پڑیں ان کو سہو اپنے اللہ کا ساتھ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم فلاح پاؤ ۱۲
 اے اللہ جو حمد کرنے والا حمد کرتا ہے وہ تیری قوت سے اور جو دولت نفع پہنچاتی ہے وہ تیرے ہی حکم سے۔ کوئی منحرف بغیر تیری قدرت کے حرکت نہیں کر سکتا اور قوی جس قوت کے سبب ممتاز ہے وہ تیرا ہی عطیہ ہے میں تیرے بندوں میں سے سب سے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سے سب سے بہتر تیرے نبی محمد مصطفیٰ اور ان کی اولاد کا واسطہ ہے کہ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ان پر رحمت نازل کرو اور مجھے آج کے دن کے شر اور نقصان سے بچاے اور خیر و برکت عطا کرو اور اتنی حاجتیں میری پوری کرو جو چیزیں میرے قبضہ میں ہیں ان کا انجام بخیر ہو۔ مجھے تجھ سے اور میرے متعلقین کو تجھ سے محبت پیدا ہو۔ ان خواہشوں میں کامیاب ہوں اور گمراہ کرنے والی سرکشی سے محفوظ ہوں اور جو مجھے ایذا پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں وہ تکلیف نہ پہنچا سکیں میں ہر قسم کی بلا اور مصیبت سے تیری پناہ اور حفاظت میں رہوں۔ آج کے خوف کو امن سے بدل دے اور مشکلوں کو آسانی سے کہ حصول مقصد میں کوئی عارضہ نہ ہو سکے اور مخلوق کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچ سکے اے وہ ذات کہ جس کے مانند کوئی اور شے نہیں ہے اور وہ ہر راز کا سننے والا اور ہر پوشیدہ بات کا دیکھنے والا ہے بلا شک تو ہر شے پر قادر اور تمام امور کا مرجع ہے ۱۳ اے پروردگار میرے جو خطرہ میرے دل میں گزر رہا ہے اس کے شر سے ڈر کر تیری پناہ پکڑنا ہوں پس تو مجھے اس سے بچالے ۱۴ اے اللہ یا اللہ میں صدقہ سے اپنی سلامتی اپنے سفر کی سلامتی اور جو کچھ میرے ساتھ ہے اُس سب کی سلامتی خریدتا ہوں میں تو مجھے اور میرے ساتھ کے جملہ

پُرْهُوسَ لَوْ رَهَ لَوْ أَنَّكَ الْحَيُّمُ الْكَرِيمُ رَوْحَهُ لَوْ أَنَّكَ لَعَلَّ الْعَظِيمُ سُبْحَانَكَ رَبِّ
 السَّمُوتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ سَبْعَ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَسَلَامٌ
 عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَحُبُّ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ طَاهِرِينَ
 اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ بِسْمِ اللَّهِ دَخَلْتُ وَبِسْمِ اللَّهِ خَرَجْتُ اللَّهُمَّ رَافِي
 أَقْدَامِ بَيْنَ يَدَيَّ نَسِيءِي وَتَجَلَّتْ بِي بِسْمِ اللَّهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ فِي سَفَرِي هَذَا أَذْكَرْتَهُ أَمْ
 لَسِيْنَهُ اللَّهُمَّ أَنْتَ مُسْتَعَانٌ عَلَى الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيقَةِ
 فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا وَأَطْوِلْنَا الْأَرْضَ وَسَيِّرْنَا فِيهَا بِطَاعَتِكَ وَطَا
 عَةِ رَسُولِكَ اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لَنَا ظَهْرَنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيهَا رِزْقَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
 اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوءِ الْمُنْطَرِفِ فِي الْأَهْلِ
 وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضِدِي وَنَاصِرِي اللَّهُمَّ اقْطَعْ عَنِّي بَعْدَهُ وَمَشَقَّتَهُ
 وَأَصْحَبْنِي فِيهِ وَخَلْفْنِي فِي أَهْلِي بِخَيْرٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

(۳)

روانگی کے وقت کا غسل۔ نماز اور دعائیں

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرے تو سنت ہے

سوائے اللہ کے جو صاحب کرم اور بزرگوار ہے اور کوئی معبود نہیں ہے سوائے خدا کے بزرگ و بزرگے اور کوئی معبود نہیں
 اللہ جو ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کا اور جو مخلوقات ان کے اندر اور جو مخلوقات ان کے باہر ہیں ان سب کا اور
 عرش عظیم کا پروردگار ہے اس کی ذات جو کچھ بھی مخلوق اس کی نسبت کہے (مشد بہا یا جو ربنا شریک) اس سے پاک و منزہ
 ہے۔ تمام پیغمبروں پر سلام ہے۔ ہر نفس کی تحریف اللہ کے لئے سزاوار ہے جو کل مخلوقات کا خیر گیران اور روزی و دہندہ ہے
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور ان کی آل پاکیزہ پر اللہ کی رحمت نازل ہو۔ یا اللہ ہر مخالف حق عالم و درہمین شیطان
 سے مجھے پناہ دیجو میں اللہ کا نام سے کرکھ رہی آتا ہوں اور اللہ کا نام سے کرکھ سے نکلتا ہوں۔ یا اللہ میں اپنی خورجی اور
 کٹھری تیرا نام لے کر آگے روانہ کرتا ہوں۔ اس سفر میں وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا۔ یا اللہ تمام امور میں مدد تجھ سے طلب
 کی جاتی ہے تو ہی سفر میں ساتھ دیتا ہے اور توجی اہل و عیال کی حفاظت کرتا ہے یا اللہ ہمارا سفر ہم پر آسان کرے
 زمین ہمارے قدموں کے نیچے سمٹتی جلی جائے۔ یا اللہ ہمارا سفر ہمارے لئے باعث درستی امور ہو اور جو کچھ تو اس میں ہمیں
 عطا فرمائے وہ ہمارے لئے مبارک ہو اور ہمیں آتش دوزخ سے بچا کر یا اللہ میں سفر کی صعوبت، حالت کی دگرگونی اور
 بل و عیال مال و دولت اور دن و فرزند کی پریشانی سے تیری پناہ مانگتا ہوں یا اللہ تو میرا قوت بازو اور مددگار رہے۔
 یا اللہ کھڑے دوری کا اور تکلیف کا زمانہ جلد ختم ہو۔ رستے میں مہربان ہو و بچو و میرے ہاں بچوں کی اچھی طرح حفاظت

کہ روانگی سے پہلے غسل کرے اور غسل کے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَلْعَلٰی اَعْظِیْمُ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
 وَالصَّادِقِیْنَ عَنِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْہُمْ اَجْمَعِیْنَ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْہٖ قَلْبِیْ وَ
 اَشْرَحْہٖ صَدْرِیْ وَنَوِّرْہٖ قَبْرِیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْہٗ لِیْ نُورًا وَطَهْرًا وَحُزْرًا وَ
 شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ وَآفَیۃٍ وَعَآہِدٍ وَسُوْءٍ مَّہْمًا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ وَطَهِّرْ قَلْبِیْ وَجَوَارِ
 حِیْ وَعِظَامِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشْرِیْ وَمَخِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اَقَدَّتْ اَلْاَرْضُ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ
 اجْعَلْہٗ لِیْ شَہِدًا یُّوْمَ حَاجَتِیْ وَفَقْرِیْ وَفَاقَتِیْ اَیُّکَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ
 عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے بہتر
 امین جس کے سپرد سفر میں جانے وقت آدمی اپنے بال بچوں کو کر جائے یہ ہے کہ روانگی کے
 وقت دو رکعت نماز پڑھے اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ نَفْسِیْ وَاهْلِیْ وَ
 مَالِیْ وَذَرِّیَّتِیْ وَدُنْیَاۤیَ وَآخِرَتِیْ وَآمَانَتِیْ وَخَاتِمَتِیْ عَمَلِیْ۔

ابن طاووس علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ جس نماز کا حدیث مابقی میں بیان ہوا اس
 کی رکعت اول میں سورہ قل ہو اللہ احد اور رکعت دوم میں سورہ انا انزلناہ پڑھنی چاہیے۔
 معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنے
 بال بچوں کو ایک حجرے میں جمع کر کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَوْدِعُکَ الْغَدَاةَ

لے اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے سوائے خدا کے بزرگ و بزرگے کسی میں قوت و قدرت نہیں
 جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کے بچے جان بشیوں کی جو منجانب اللہ مقرر ہوئے ملت پر قائم ہوں۔ ان
 سب پر خدا نے تعالیٰ کی رحمت ہو۔ یا اللہ اس غسل سے میرا دل پاک۔ سینہ فراخ اور قبر نورانی کرے۔ یا اللہ
 میرے بیٹے اس غسل کو روشنی۔ پاکیزگی ہر بیماری سے شفا اور ہر بلا و آفت و بدی جن جن سے میں ڈرتا ہوں
 اُن سب کا ترز گردان۔ اور میرا دل۔ اعضا۔ ہڈیاں۔ خون۔ بال۔ چہرہ۔ گودا رنگ و پٹھے اور میری جن جن
 چیزوں کو زہمیں چھائے ہوئے ہے ان سب کو اس غسل سے پاک کر دے۔ یا اللہ جس دن مجھے تجھے سے حاجت
 پیش آئے تو اسے تمام عالم کے پروردگار یہ غسل میرا طہارت کا، شاد ہو۔ یا تحقیق تو ہر شے پر قادر ہے۔
 یا اللہ میں اپنی جان اپنے اہل و عیال۔ اپنا ماں۔ اپنی ولاد۔ اپنی دنیا اپنی آخرت اپنی امانت اور اپنا
 انجام بزرے سپرد کرتا ہوں۔ ۱۲

نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَوُلْدِي وَالشَّهْدَ مَتَا وَالْغَائِبَ اللَّهُمَّ احْفَظْنَا وَاحْفَظْ عَلَيْنَا
اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي جَوَارِكَ اللَّهُمَّ لَا تَسْلُبْنَا نِعْمَتَكَ وَلَا تُغَيِّرْ مَا بَانَ مِنْ عَافِيَتِكَ وَفَضْلِكَ

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ اُس نماز کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْتُوْدِعُكَ اَلْيَوْمَ نَفْسِيْ وَاهْلِيْ وَمَالِيْ وَوُلْدِيْ وَمَنْ كَانَ مِنِّيْ بِسَبِيلِ الشَّاهِدِ مِنْهُمْ
وَالْغَائِبِ اللَّهُمَّ احْفَظْنَا بِحِفْظِ الْإِيْمَانِ وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اَنَّا هُمُ اجْمَعْنَا فِيْ
رَحْمَتِكَ وَلَا تَسْلُبْنَا فَضْلَكَ اِنَّا اَبْنُكَ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ

وَحْشَاءِ السَّفَرِ وَكَابَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ النَّظَرِ فِي الْاَوْهِلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ فِي الدُّنْيَا
وَلَا خَيْرَةَ اِلَّا اللَّهُمَّ اِنِّيْ اَتُوْجَّهُ اِلَيْكَ هَذَا التَّوَجُّهَ طَلِبًا لِّرِضَاكَ تَقَرُّبًا اِلَيْكَ
اللَّهُمَّ قَبِّلْغَنِيْ مَا وَمَلَّةً وَارْجُوْهُ فَبِكَ وَفِيْ اَوْبِيَّاكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - یا
یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ خَرَجْتُ فِيْ وَجْهِهِ هَذَا بِلاَ ثِقَةٍ مِنِّيْ بِغَيْرِكَ وَلَا رَجَاءَ يَّوْمِيْ

بِیْ اِلَّا اِلَيْكَ وَلَوْ قُوَّةً اَتَكِلُ عَلَيْهِمَا وَلَوْ حِيلَةً اَتَجَاؤُ اِلَيْهِمَا لِاطْلَبَ رِضَاكَ وَ
اَبْتَغَاءَ رَحْمَتِكَ وَتَعَرُّضًا لِّتَوَابِكَ وَسَكُوْنًا اِلَى احْسَنِ عَائِدَتِكَ وَانْتَ اَعْلَمُ
بِمَا سَبَقَ لِيْ فِيْ عِلْمِكَ فِيْ وَجْهِهِ مِمَّا اُحِبُّ وَاَسْرَهُ اَللّٰهُمَّ فَا صَرَفْ عَنِّيْ مَقَادِيْرَ
كُلِّ بَلَاءٍ وَمَقْضَى كُلِّ لَوْ اَوَّاءٍ وَابْسُطْ عَلَيَّ كَفْفًا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَطْفًا مِنْ عَفْوِكَ وَسَعَةً

مِنْ رِّزْقِكَ وَتَبَا مِمَّنْ نِعْمَتِكَ وَجَبَّ عَا مِمَّنْ مَعَانَتِكَ وَوَفَّقْ لِيْ فِيْهِ يَا رَبِّ جَمِيْعَ
قَضَائِكَ عَلَيَّ مُوَافَقَةً هَوَايَ وَحَقِيْقَةً اَمَلِيْ وَادْفَعْ عَنِّيْ مَا اخْذَرُوْا وَمَا اَخْذَرُ عَلَيَّ
نَفْسِيْ مِمَّا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ وَاجْعَلْ ذِكْرَكَ خَيْرًا لِّيْ وَدُنْيَايَ مَعَ مَا اَسْأَلُكَ اَنْ
تُخْلِفَنِيْ فِيْ مَنْ خُلِفْتُ وَرَأَيْتِيْ مِنْ وُلْدِيْ وَاهْلِيْ وَمَالِيْ وَارْحُوْا لِيْ وَجَمِيْعَ خَرَاتِيْ

يَا فَضْلُ مَا تَخْلُفُ فِيْهِ غَايِبًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَحْصِيْنِ كُلِّ عَوْدَةٍ وَحِفْظِ كُلِّ مَضِيْعَةٍ
وَتَهَامِ كُلِّ نِعْمَةٍ وَدِفَاعِ كُلِّ سَيِّئَةٍ وَكِفَايَةِ كُلِّ فَحْذٍ وَرَوْصَةِ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَ

سے یا اللہ میں آج کی صبح کو اپنی جان۔ اپنا مال۔ اپنے ہاں بچے ورجو میرے عزیز حاضر ہیں اور جو نبی میں ان سب
کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یا اللہ تو ہم سب کی حفاظت کراؤ ہمیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے یا اللہ ہم سے اپنی
نعمت سب نہ فرما اور تیرا فضل اور تیری عنایتیں جو ہمارے حال پر ہیں اُن میں فرق نہ کرے ۱۲

كَمَلْ مَا يَجْمَعُنِي بِهِ الرِّضَا وَالسُّرُورُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اَرْزُقْنِي ذِكْرَكَ
وَشُكْرَكَ وَطَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ حَتَّى تَرْضَى وَبَعْدَ الرِّضَا اللَّهُمَّ اِنِّي اَسْتَوِدُّ
عُكَ الْيَوْمَ دِينِي وَنَفْسِي وَمَالِي وَاهْلِي وَذُرِّيَّتِي وَجَمِيعَ اِخْوَانِي اللَّهُمَّ احْفَظْ
الشَّاهِدَ مَتَا وَالْغَائِبَ اللَّهُمَّ احْفَظْنَا وَاحْفَظْ عَلَيْنَا اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا فِي جَوَارِكَ
وَلَا تَسْلُبْنَا نِعْمَتَكَ وَلَا تُغَيِّرْ مَا بَنَانُ مِنْ نِعْمَةٍ وَعَافِيَةٍ وَفَضْلٍ -

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سفر کا ارادہ کرتے

تھے یا اللہ میں آج کے دن اپنی جان اپنے اہل و عیال اپنا مال و دولت اپنی اولاد اور اپنے عزیز کیا حاضر اور کیا غائب

تھے یا اللہ تو ہماری حفاظت کر۔ یا اللہ ہمیں اپنی رحمت میں پھر جمع کر دیجو اور اپنا فضل ہم سے سبب
نہ فرما کیونکہ ہم سب تیری طرف متوجہ ہیں۔ یا اللہ ہم سفر کی صعوبت اور حالت کے بغیر سے اور اہل و عیال مال و دولت
اور مال بچوں کو نظر نگ جانے سے دنیا و آخرت میں تیری پناہ مانگتے ہیں۔ یا اللہ میں تیری رضا جوئی اور تیرے تقرب
حاصل کرنے کی نیت سے یہ سفر کرتا ہوں یا اللہ میری جو جو آرزو میں ہیں وہ سب پوری ہو جائیں کیونکہ لے سب رحم
کر نیوالوں سے زیادہ رحم کر نیوے تیری ذات پاک اور تیرے خاص دوست میری امید گاہ ہیں۔ ۱۲

۱۳ یا اللہ میں اس سفر میں اپنے اور بھروسہ کر کے نہیں نکلا ہوں میرا جو بھروسہ ہے تجھ پر ہے اور میری جو امید ہے تجھ
سے ہی وابستہ ہے۔ سوائے تیری رضا جوئی کے نہ مجھ میں کوئی ثواب ہے جس پر بھروسہ کروں۔ اور نہ کوئی تدبیر آتی ہے
جس پر تکیہ کروں میں صرف تیری رحمت کا طالب تیرے ثواب کا رزق و ممتد اور تیری طرف سے جو فوائد پہنچیں ان کی
خواہش رکھنے والا ہوں۔ اس سفر میں مجھے جو جو اچھی بری باتیں پیش آتی ہیں ان کا علم میری بہ نسبت تجھے کہیں
زیادہ ہے یا اللہ جو بلائیں اور تنگیں میرے لئے مقدر ہو چکی ہوں اُن کو دور کر دے۔ اپنی رحمت میرے لئے
وسیع فرما۔ گناہ میرے بخش دے رزق بکثرت عنایت کر نعمت اپنی پوری کرنے مجھے کسی سے تکلیف پہنچے اور نہ کسی
کو مجھ سے اور نہ پروردگار میرے جو جو فیصلے تو نے میرے حق میں فرمائے وہ میری آرزوں کے موافق اور میری امیدوں
کے مطابق ہوں اور جن جن چیزوں سے مجھے اپنی جان کے متعلق خوف ہے اور جن سے خوف نہیں ہے اور تو ان سب
کو مجھ سے بہتر جانتا ہے اُن سب کے شر سے تو مجھے محفوظ رکھنا اور اس سفر کو دنیا و آخرت کی بہبودی کا باعث
میرے لئے قرار دے۔ یا اللہ میں اپنے مال بچے اہل و عیال مال و دولت عزیز و قریب جو جو چھوٹے جاتا ہوں
ان سب کی حفاظت ان سے بہتر فرما کیونکہ جیسی کہ تو ان مومنین کے متعلقین کی فرما ہے جو اسے گھر سے غائب
ہوتے ہیں۔ نہ میرے متعلقین کے ستر اور پردے میں بڑے لگے اور نہ کوئی شے ضائع ہو۔ نعمتیں تیری ان کے
لے جاری رہیں ہر قسم کی بُرائی اور خوف و خطر کی چیزیں دور ہوتی رہیں اور کوئی ناگوار امر پیش نہ آئے اور جن چیزوں
سے مجھے تیری رضا ملے اور دنیا و آخرت میں خوشی ہو وہ سب ان کو میسر آئیں۔ اس سوال کے پورا کرنے کے بعد
مجھے اپنی یاد اپنا شکر اور اپنی بندگی و عبادت کی توفیق عنایت فرما کہ تو مجھ سے خوش ہو جائے اور تیری رضا کے سوال
کے بعد یا اللہ میں آج کے دن اپنا دین و ایمان۔ جان و مال۔ اہل و عیال اور عزیز و قریب سب تیرے سپرد کرتا ہوں یا
اللہ جو کھر میں ہیں ان کی اور جو پردیس میں ہیں ان کی تو ہر طرح سے حق تعالیٰ فرما کیو۔ یا اللہ تو ہمیں اپنے جوار رحمت
میں جگہ دیجو نعمت اپنی سب نہ کیجیو ورجو تیرا فضل و نعمت و عافیت ہم پر ہے میں بغیر و تبدل نہ ہو

لَهُ وَسَيَّبَ لِي الْمُرَادَ وَخَجَّرَ لِي عَبْدَكَ وَبَلَدَكَ وَأَرْزَقَنِي زِيَارَةَ نَبِيِّكَ وَوَلِيَّتِكَ
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْثَمَةَ مِنْ وَلَدِهِ وَجَمِيعَ أَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَعْدَنِي مِنْكَ
 بِالْمَعُونَةِ لِي جَمِيعَ أَحْوَالِي وَلَا تَكُنْ لِي إِلَى نَفْسِي وَلَا إِلَى غَيْرِي فَكَارًا
 أَعْطَيْتَ وَرَوَّدْتَنِي إِلَى التَّقْوَى وَاعْفُ عَنِّي فِي الزُّخْرَى وَالْأُولَى اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَوْجَهَ مَنْ
 تَوَجَّهَ إِلَيْكَ بِهَرَمٍ وَعَاظِرٍ بِسَمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ
 وَاسْتَعْنْتُ بِاللَّهِ وَانْجَأْتُ طَهْرِي إِلَى اللَّهِ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ رَبِّ أَمْنْتُ
 بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ لِأَنَّهُ وَيَأْتِي بِالْخَيْرِ إِلَّا أَنْتَ
 وَلَا يَصْرِفُ السُّوءَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ شَأْنُكَ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاءُكَ وَ
 عَظُمَتْ أَرْوَؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ۝

اس روایت میں یہ بھی وارد ہوا ہے کہ جو شخص صبح کو گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھ لے تو
 شام تک جب تک کہ گھر پلٹ کر نہ آئے گا اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی اگر کسی کو رات کے
 وقت باہر رہنے کا اتفاق ہوا اور شام کے وقت گھر سے جاتے ہوئے یہ دُعا پڑھ لے

لے یا اللہ میں اپنا رنج تیری طرف کرتا ہوں اور اپنے اہل و عیال مال و دولت کو تجھی پر چھوڑے جاتا ہوں میرا
 بھر و سہ تجھی پر ہے۔ یا اللہ جو تجھ سے ارادت رکھتے ہیں وہ محروم نہیں رہتے۔ اور جن کی تو حفاظت کرتا ہے
 وہ ضائع نہیں ہوتے مجھے بھی محروم نہ رکھو۔ یا اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل کجیو اور سے سب رحم کرینو اہل
 سے زیادہ رحم کرینو اے جو مقامات میرے پیش نظر نہیں ہیں اُن میں میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی فکر آپ نہ کرنا پڑے
 یا اللہ جہاں میرے جانے کا ارادہ ہے وہاں پہنچے۔ حصول مقصد کے لئے کوئی سبب پیدا کرے۔ پنے بندوں کو اور
 اپنے شہروں کو میسر مہیج کرے۔ اپنے بھائی کی اپنے ولی کی اور اُن کی اور میں جو ائمہ ہوئے ہیں اُن کی اور ان کے
 اہل بیت کی جو قابلِ درود و سلام ہیں زیارت سے مجھے مشرف فرما اور ہر حالت میں میرے معین و مددگار رہ نہ مجھے
 میرے حال پر چھوڑا اور نہ کسی غیر کے ہاتھ میں سونپ کر میں رنج و تکلیف میں پڑ جاؤں گا۔ تقویٰ و دھار
 میرا توشہ ہو اور دنیا و آخرت میں میرے تمام گناہ بخش دے یا اللہ جو تیری طرف اپنا رنج کئے ہوئے ہیں ان سب
 میں میری آبرو زیادہ ہو۔ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اللہ پر بھروسہ ہے۔ اللہ سے مدد چاہتا ہوں
 اللہ ہی میرا پشت و پناہ ہے اور اللہ ہی کو میں اپنا کام سونپے دیتا ہوں۔ اُسے پروردگار میرے میں تیری
 کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر جسے تو نے بھیجا ایمان لایا ہوں اور مجھے اس بات کا یقین
 ہے کہ ہر خیر و خوبی کا پہنچانے والا اور ہر قسم کی بدی کا دفع کرنے والا سوائے تیرے اور کوئی نہیں تیرے پناہ
 لینے والا عزت پاتا ہے۔ تیری تعریف سب سے زیادہ بزرگ ہے تیرے نام پاک و پاکیزہ اور تیری نعمتیں
 سے بڑی ہیں اور تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے ۛ

توضیح آنے کے وقت تک ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔

دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب سفر میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ دعائیں پڑھاتے تھے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْفَظْنِي وَاحْفَظْ مَا مَعِيَ وَبَلِّغْنِي وَبَلِّغْ مَا مَعِيَ بِإِلَافَةِ الْحَسَنِ بِاللَّهِ اسْتَفْتِحْ وَبِاللَّهِ اسْتَنْجِحْ وَبِحَمْدِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اتَّوَجَّهُ اللَّهُمَّ سَهْلِي كُلَّ حَزُونَةٍ وَذِلَّي كُلِّ صَعُوبَةٍ وَأَعْطِنِي مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ أَكْثَرُ مِمَّا أَرْجُو وَأَصْرِفْ عَنِّي مِنَ الشَّرِّ أَكْثَرَ مِمَّا أَخْذَرُنِي عَافِيَةً يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ** اور یہ دعا بھی پڑھتے تھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الَّذِي بِيَدِهِ مَادِقُ وَجَلِّ وَبِيَدِهِ أَقْوَاتُ أَلْمَلَايِكَةِ أَنْ يَهَبَ لَنَا فِي سَفَرِنَا أَمْنًا وَآيْمَانًا وَسَلَامَةً وَإِسْلَامًا وَفَقْهًا وَتَوْفِيقًا وَبَرَكَاتٍ وَهُدًى وَشُكْرًا وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً وَعِزًّا لَوْ تَغَادَرُ دُنْيَا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر کے لئے گھر سے نکلے تو یہ کہے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَائِمْ عَلَى الظَّهْرِ وَالْخَيْفَةُ فِي الْوَدَى** ہل و المال و النول اس کے بعد چاہیے کہ وہ دعائیں جو گھر سے نکلنے اور سوار ہونے کے وقت پڑھنی مناسب ہیں اور پہلی فصلوں میں مذکور ہو چکی ہیں پڑھے اور جب سوار ہو لے تو یہ پڑھے۔ **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِدَارِ سُلُومٍ وَمَنْ عَلَيْنَا بِحَمْدِهِ وَآلِهِ سُبْحَانَ**

الحمد للہ میری اور میرے ساتھ کی سب چیزوں کی حفاظت فرما اور ہمیں منزل مقصود تک اچھی طرح پہنچا دے اللہ کا نام لے کر میں سفر شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی سے کامیابی کی امید ہے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کا اس سفر میں توسل ہے یا اللہ جن باتوں کی نسبت مجھ کو ترو دے وہ بسہولت رفع ہو جائے اور جو امور سخت معلوم ہوتے ہیں وہ آسان ہو جائیں اور جتنی خیر و خوبی کی مجھے امید ہے اُس سے زیادہ عطا فرما اور جن خرابیوں اور پریشانیوں کا مجھ کو اندیشہ ہے ان کو رفع فرمائے سب رحم کر نیوالوں سے زیادہ رحم کر نیوالے مجھے عافیت عطا فرما ۱۲۔

۱۳۔ میں اللہ تعالیٰ سے جس کے ہاتھ تمام بڑی باتیں اور باریک باریک نکات ہیں اور جس کے ہاتھ تمام فرشتوں کی روزی ہے یہ سوال کرتا ہوں کہ سفر میں ہم کو سلامت اور محفوظ رکھے اسلام و ایمان ہمارا قریب سے بدلت و فقہ پر عمل کرنے کی توفیق عنایت ہو برکت و عافیت ہمارا ساتھ دے گناہوں کی بخشش ہمیں عطا فرما اور ارادہ ہمارا ایسا مستقر ہو کہ بیچ میں نہ ٹوٹے اور کوئی گناہ ہم سے نہ سرزد ہو۔ ۱۴۔ یا اللہ تو سفر کا بھی ساتھی سواری پر سوار ہونے کی طاقت دینے والا اور اس دعا میں مال و دولت کا محافظ ہے ۲۔

الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْحَامِلُ عَلَى الظَّهْرِ وَالْمُسْتَعَانُ عَلَى الْأَمْرِ اللَّهُمَّ بَلِّغْنَا بَلَوًا
 نَبْلُغْ بِهِ إِلَىٰ خَيْرٍ وَبَلَاغًا نَبْلُغْ بِهِ إِلَىٰ رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ اللَّهُمَّ لَا
 ضَيْرَ لِرَاضِيكَ وَلَا خَيْرَ لِرَافِيكَ وَلَا خَيْرَ لِرَافِيكَ وَلَا خَيْرَ لِرَافِيكَ وَلَا خَيْرَ لِرَافِيكَ .

(۴)

روانگی کے کل ادب ان چیزوں کا بیان جو ساتھ لینی چاہئیں

معتبر حدیث میں حضرت امیر المومنین عیدہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب
 صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص سفر میں جاتے وقت باواقم تلخ کا عصا اپنے ساتھ لے
 اور ذیل کی یہ آیتیں پڑھ لے تو خدا تعالیٰ اس کو اپنے گھر واپس آنے کے وقت تک ہر
 درندہ - زہریلے جانور اور چور سے محفوظ رکھے گا اور جب تک عصا ہاتھ سے نہ رکھے گا شتم
 فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ آیات مذکور یہ ہیں - وَلَهَا تَوَجَّهَ قَلْعَاءُ
 مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سَوَاءَ السَّبِيلِ وَلَهَا وَرَدَّ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ
 أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْكُنُونَ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمْ امْرَأَتَيْنِ تَذُرْدَانِ قَالَ
 مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَوْ نَسْقِي حَتَّىٰ يُصِدِّرَ الرَّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَىٰ لَهُمَا شَا
 تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لَهَا أَنْزَلْتُ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا
 تَمْسِي عَلَىٰ اسْتَحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ إِيَّايَ يُدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا

سے ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے زیبا ہے جس نے ہم کو اس دم کی ہدایت کی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی آل
 پاک کے سبب ہم پر احسان کیا۔ پاک و پاکیزہ ہے وہ خدا جس نے ن جانوروں کو ہمارا مبیع کیا گو ہم میں ان کے مبیع
 کرنے کی قوت نہ تھی۔ ہماری بازگشت خدا ہی کی طرف ہے۔ خدا جو تمام عالم کا پرورش کرنے والا ہے اس کا شکر ہے
 یا اللہ تو ہی سواری کی پیچھے پر سوار کرنے والا ہے اور تجھی سے ہر امر میں مدد مانگی جاتی ہے یا اللہ تو ہمیں ہر طرح پہنچی
 نے کہ ہمیں نفع حاصل ہو اور تیری رحمت بخوشنودی اور بخشش ہمارے شامل حال ہو۔ یا اللہ اصلی نفع نقصان دہ
 ہے جو تیری طرف سے پہنچے اور تیرے سوا کوئی حفاظت کرنے والا نہیں ہے۔

جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَوْ تَخَفْتُ نَجَوْتُ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۖ قَالَتْ أَحَدُهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۖ قَالَ لِيَ رَبِّدُ أَنْ نُنْكِحَكَ أَحَدَايَ ابْنَتَيَّ هَتَبْنِ عَلَى أَنْ تَأْجُرَ فِي ثَبَدٍ فِي حَبَجٍ فَإِنْ أَتَيْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ ۖ قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيُّهَا الرُّجُلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۖ ۱۰

دوسری روایت میں اُنھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے لئے طی الارض ہو جائے اُسے چاہیے کہ باوام تلخ کا عصا ہاتھ میں رکھے ۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ حضرت آدمؑ سخت بیمار ہوئے تھے اور اُن کو وحشت عارض ہوئی تھی جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ درخت باوام تلخ کی ایک لکڑی توڑ کر اپنے سینے سے لگائیں اُنھوں نے ایسا ہی کیا۔ خدائے تعالیٰ نے اُن کی وحشت رفع کر دی ۔

آنگاہ رہنا چاہیے کہ منجد اُن چیزوں کے جو سفر میں ساتھ رکھنی چاہئیں تسبیح تربت جناب امام حسین علیہ السلام بھی ہے چنانچہ منقول ہے کہ جب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام عراق

۱۰۔ جب وہ مدین کی طرف گیا تو یہ کہتا تھا کہ شایدمیرا پروردگار مجھ کو میرا سیدھا رستہ بتا دے اور جب وہ مدین کے کوئی پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک گروہ پانی پر رہا ہے اور دو عورتیں اپنی بھیڑ بکریوں کو روکے ہوئے نیچے کھڑی ہیں ۔ اُن دونوں سے دریافت کیا کہ تم ایک ٹھنڈی کیسی کھڑی ہو ؟ اُنھوں نے جواب دیا کہ جب ہم دونوں کے باور پانی نہیں پی چکے ہیں ہمیں کوئی نہیں پاتے دیتا اور ہمارا باپ بہت بوڑھا ہے ۔ موسیٰ علیہ السلام نے اُن دونوں کے باور کو پانی بلا دیا پھر سائے میں تشریف لے گئے اور یہ فرمایا کہ خداوندائیری طرف سے جو خیر و خوبی ہوئی ہے مجھے اُس کی عینیت ہے ۔ تھوڑی دیر میں اُن دونوں عورتوں میں سے ایک شرابی ہوئی آئی اور یہ کہا کہ میرے والد کو جانتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے جانوروں کو بلا دیا ہے اُس کی اُجرت دیں ۔ جب حضرت موسیٰؑ اُن کے پاس پہنچے اور اُن سے کاتھ بیان کیا تو اُنھوں نے فرمایا کہ اب کچھ خوف نہیں تمہیں جانوں کے ہاتھ سے نجات مل گئی ۔ اُن دونوں میں سے ایک بولی کہ باوا جان ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ نوکری کے لئے یہ بہت چھپے میں ۔ قوت میں بھی اور امانت میں بھی ۔ شعیب علیہ السلام بوسے میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کروں مگر شرط یہ ہے کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو ۔ اور اگر دس پوسے کرو تو یہ تمہاری نہایتی ہے مگر میں تم پر بارگاہ نہیں چاہتا انشاء اللہ تم مجھے نیک پاؤ گے موسیٰ علیہ السلام بوسے میرے کایہ عہد ہو گیا ان مدتوں میں سے جون سی بھی پوری کر دوں پھر میرے ذمہ کوئی بات نہیں ہے اور اللہ تم دونوں کے اقرار کا شاہد ہے ۔ ۶ ۔

میں تشریف لائے اور لوگ اُن حضرت کے پاس اکٹھے ہو گئے تو انھوں نے دریافت کیا کہ
یا بن رسول اللہ! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ خاک پاک تربت جناب امام حسین علیہ السلام ہر بیماری
کے لئے شفا ہے۔ آیا یہ خوف و بیم سے بھی ایمنی کا باعث ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اگر کوئی
شخص یہ چاہے کہ اُس کو خوف سے امان ملے تو خاک شفا کی ایک تسبیح لے کر تین مرتبہ یہ دُعا
پڑھے۔ اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذَمَامِكَ وَجَوَارِكَ الْمُنِيعِ الَّذِي لَوْ يَطَاوُلُ وَلَا
يُجَاوِلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَارِثٍ وَغَاشِمٍ مِنْ سَائِرٍ مَنْ خَلَقْتَ وَمَا خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ
الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِي حُجَّتِهِ مِنْ كُلِّ نَحْوٍ بِلِسَانٍ سَابِغَةٍ حَفِيَّةٍ وَهِيَ وَلَاءُ اَهْلِ
بَيْتِ بَيْتِكَ عَلَيْهِمْ اَسْلَامٌ مُحْتَجًّا اِثْنًا عَشَرَ اَلَا اَذِيَّةٌ بِحَدِّ اِرْحَمِ الْاِرْحَمِينَ اَلَا
خَاوِسٌ فِي الْاَوْعَاتِ اِفْ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ جَمِيعًا مَوْقِنًا اَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَ
مَعَهُمْ وَمِنْهُمْ وَفِيهِمْ بِهِمْ اَوَالِيٌّ مِنْ وَاَلَوَّاءُ اَوْ اَعَادِيٌّ مِنْ عَادُوْا وَاَجَانِبُ
مَنْ جَانَبُوْا اَقَاعِدْ فِي اَللّٰهِمَّ بِهِمْ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا اتَّقِيْهِ يَ اَعْظِيْمُ حِزْبِ الْاَعَادِي
عَنِّيْ بِسَدِّ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ
سَدًّا فَاَغْشَيْنَهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۔ اس کے بعد تسبیح کو بوسہ دے کر انھوں
سے لگا لے اور یہ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الشَّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ

سے بات نہ کی صبح میں نے میری بیاد سے اور تیرے قطع پناہ سے زبردست ہے کہ نہ اُس سے کوئی شے و بچی ہو سکتی ہے
اور نہ اُس پر کوئی حمد کا ارادہ کر سکتا ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جتنی تیری حقوق خواہ صامت ہے یا ناطق اُس کے
شر سے ورد بالخصوص، جتنے انسان ہیں ان میں سے جو جو قسم کار ہیں یا راتوں کو ناگہاں آکر لوگوں کو سانے والے ہیں ان
سب کے شر سے یہ محفوظ رہوں گا گو بار بار یہ پہنے ہوئے ہوں اور وہ حال میرے ہاتھ میں ہے اور قلعہ کی تفصیل کی آگے کیونکہ
ہوئے ہوں۔ وہ زہرہ اور وہاں کیا ہے میرے ہی کے، اہل بیت علیہم السلام کی دوستی ہے جو ہر اس شخص کو جو مجھے
تکلیف دینے کا ارادہ کرتا ہے، روکتی ہے اور رھیل کیا ہے؟ انھیں بے حقوق کا غلوس کے ساتھ اقرار کرنا اور اُن
کی جملہ امتین کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہنا اور اس بات یقین رکھنا کہ حق اُن کے لئے اُن کے ساتھ۔ اُن کے ارشاد میں۔
اُن کے ہا میں اور اُن سے مل جواسے۔ جو ان کے دوست ہیں میں اُن کا دوست ہوں۔ ورجون کے دشمن ہیں میں اُن کا
دشمن ہوں۔ ورجون سے بیگانہ بننے میں میں بھی اُن سے نا آشنا ہوں۔ یا اسد جن جن چیزوں سے میں ڈرتا ہوں
اُن سب کے شر سے مجھے اُن کے واسطے سے پناہ ہے۔ اے سب سے بزرگ میں نے تیرے واسطے سے جو آسمان و
زمین کا پیدا کرنے والا ہے اپنے مقابلے میں دشمنوں کو بند کر دیا ہے علی تحقیق ہم نے اُن کے آگے ایک دیوار بنا دی
ہے اور پیچھے بھی ایک دیوار بنا دی ہے، اور دیر سے پاٹ دیا ہے اب انھیں کچھ نہیں سوجھتا۔

وَبِحَقِّ صَاحِبِهَا وَبِحَقِّ جَدِّهِ وَبِحَقِّ أَبِيهِ وَبِحَقِّ أُمِّهِ وَبِحَقِّ خَبِيئِهِ وَبِحَقِّ وَلَدِهِ
الْكَاهِرِينَ اجْعَلْهَا شَفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَآمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَحِفْظًا مِنْ
كُلِّ سُوءٍ لَهٗ صَبَّحَ كَے وقت یہ عمل کر لینے سے شام تک خدا کی حفظ و امان میں ہے گا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جو شخص کسی بادشاہ یا اور کسی سے ڈرتا ہو اُسے چاہیے کہ
جب گھر سے باہر جانے لگے عمل مذکورہ بالا کر لیا کرے کہ یہ اُن کے شر سے محفوظ رکھنے
کے لیے حرز کا کام دے گا۔

سفر میں جو جو انگوٹھیاں مسافر کو اپنے ساتھ رکھنا چاہئیں اُن کا بین انگشتریوں کی
فصل میں مفصل ہو چکا ہے اعادے کی ضرورت نہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے گھر
سے عمامہ باندھ کر نکلے گا میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ اپنے اہل و عیال میں صبح و
سالم پلٹ کر آئے گا۔

دوسری معتبر روایت میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کا سفر
کا ارادہ ہو اور وہ روانگی کے وقت عمامہ باندھے اور عمائے کا دوسرا سر اٹھوڑی کے
نیچے سے لاکر باندھ لے تو میں اُس بات کا ضامن ہوں کہ اُس کو چوری کا۔ پانی میں ڈوبنے
کا اور آگ سے جلنے کا کوئی خطرہ پیش نہ آئے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ نے فرمایا کہ جو شخص شنبہ کے روز سفر کرے سفید عمامہ سر پہ ہو اور تحت الحنک
باندھے ہوئے ہو تو اگر وہ ایک پہاڑ کو بھی اکھاڑ پھینکنے کی نیت سے گپ ہو تو بھی وہ ارادہ
ضرور پورا ہو گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی کہ اے فرزند

لے یا اللہ اس خاک پاک کا واسطہ اور اس کے صاحب کا اور ان کے جدا مجد کا۔ اُن کے واسطہ جدا۔ نکی ولیدہ ماجد
کا ان کے برادر معظم کا اور اُن کی اولاد میں جتنے معصوم ہوئے ہیں اُن سب کا واسطہ ہے کہ تجھ سے سوال کرتا ہوں
اس خاک پاک کو میرے بیٹے ہر بیماری سے شفا بخورے امان اور برصیبت کے لیے حفاظت قرار دے ۱۷

أَقْدَرَاتِكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا -
 وہ تعویذ جو عمامے میں رکھنا چاہیے۔ اے اَقْبَلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاَوْمِنِينَ لَا تَخَفْ
 نَجَوْتَ مِنَ الظَّالِمِينَ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَوْفَى لَا تَخَفْ اِنَّنِي مَعَكُمْ اَسْمَعُ وَارَى
 لَا تَخَفْ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى الَّذِي اطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَامْتَنَعَهُمْ مِنْ خَوْفٍ فَسَيَكْفِيكَهُمُ
 اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ اُدْخُلُوا عَلَيْهِمُ
 الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَانْكُمُ غَالِبُونَ وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ -
 وہ تعویذ جو سواری کے چوپائے کے گلے میں باندھنا چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ عَلَيَّ مَا لَوْ
 حَفِظْتُهُ غَيْرُكَ لَضَاعَ وَاسْتُرْ عَلَيَّ مَا لَوْ سَتَرْتُهُ غَيْرُكَ لَشَاعَ وَاجْعَلْ عَنِّي مَا لَوْ
 حَمَلَهُ غَيْرُكَ لَكَأَمَّ وَاجْعَلْ عَلَيَّ ظِلًّا ظَلِيًّا اَتَوَفَى بِهِ كُلَّ مَنْ ارَادَ فِي بَيْتِي اَوْ
 نَصَبَ فِي مَكْرًا اَرَهِيًّا اِلٰى مَكْرُوْهَا حَتّٰى يَعُوْدَ وَهُوَ غَيْرُ ظَافِرٍ لِّيْ وَلَا قَادِرٍ
 عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ كَمَا حَفِظْتَ بِهٖ كِتَابَكَ الْهُنْزَلُ عَلَى قَلْبِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ
 اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّهٗ لَخَافِظُوْنَ -
 حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سورہ عبس کو سفید کاغذ

سے آگے بڑھ کر نہیں تو مامون ہے۔ جو نہیں تو نے ظالموں کے ہاتھ سے نجات پائی۔ جو نہیں تیرا ہی ہوں باہ ہوگا۔ جو رو
 نہیں میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ تمہاری پیغام رسانی سنوں گا اور تمہاری تمیز احکام دیکھوں گا۔ عوارض مابعد سے
 ہرگز نہ ڈرو۔ خدا نے تعالیٰ وہ ہے جو ان کو بھوک میں کھانا دیتا ہے اور خوف کے وقت مامون رکھتا ہے۔ قریب ہے
 کہ خدا تیرے لئے اُن سب کے شر سے کفایت کرے کیونکہ وہ ہر بات کو سُنتا و سرام کو جانتا ہے۔ اللہ سے بہتر نگہبان اور
 کوئی نہیں اور وہ سب رحم کرے کیونکہ ان سے زیادہ رحم کرنے والا ہے اُن کے پاس دروازے سے جاؤ جب نہ پہنچے نہیں
 غالب رہو گے۔ اگر تم مومن ہو تو اللہ پر بھروسہ کرو ۱۷

۱۔ یا اللہ تو میری محی فطرت فرما کیونکہ جس چیز کا می فطرت سے سوا کوئی درہموتا ہے وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ ورنہ میری پردہ
 پوشی فرما کیونکہ جس کا پردہ پوش تیرے سوا کوئی اور نہ ہوتا ہے وہ بات کھل جاتی ہے۔ ورنہ میری فکروں کا پردہ ورنہ کیونکہ
 اگر تیرے سوا کوئی اور افکار کو روکنا تو خرابی پیدا ہوتی اور مجھ پر پنا سائے رحمت ڈال تاکہ جو میرے ساتھ کوئی بدی
 کرنے کا ارادہ کرے یا کوئی جاں پھیلے یا اور کسی طرح تکلیف دہی پر آمادہ ہو تو وہ ناکام رہے۔ میرے مقابل میں
 فتح یاب ہو اور نہ مجھ پر قابو پاسکے۔ یا اللہ میری ویسی حفاظت کر جیسی تو اپنی کتاب کی حفاظت کرتا ہے جسے تو نے
 اپنے نبی مرسل کے نسب مثلاً پر نازل فرمایا۔ یا اللہ تو نے فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے۔ با تحقیق ہم نے ہی قرآن مجید
 نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محی فطرت ہیں ۲

پر لکھ کر اپنے ساتھ رکھ لے تو جس رستے سے سفر میں جائے گا اُس راستے میں سوائے نیکی کے کوئی بات نہ دیکھے گا اور اس رستے کی تمام بدیوں سے محفوظ رہے گا۔

(۵)

سفر میں زاد راہ ساتھ رکھنے اور اُس کے خرچ کرنے کے آداب

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب سفر میں جاؤ تو دسترخوان اپنے ساتھ لو اور رستے کے لئے عمدہ عمدہ کھانے تیار کر کر اس میں رکھو۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اس بات سے بھی آدمی کی عزت بڑھتی ہے کہ جب سفر میں جانے لگے تو عمدہ کھانا اپنے ہمراہ لے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام جب حج یا عمرے کے لئے سفر فرماتے تو اچھے سے اچھے کھانے اپنے ساتھ لیتے تھے مثلاً نورنکر۔ فادوت ترش و فادوت شیریں۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کھانا سفر میں ساتھ رکھا جائے اس میں روٹی ضرور ہو کہ باعث برکت ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی نظر ایک توشہ دان پر پڑی جس میں پیتل کے کندے لگے ہوئے تھے۔ فرمایا ان کندوں کو اکھاڑ کر لوہے کے کندے لگا دو تا کہ جانور توشہ دان میں نہ گھسنے پائیں۔

ایک اور حدیث میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے دریافت کیا کہ تم حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کے لئے جایا کرتے ہو؟ عرض کی ہاں ابن رسول اللہ فرمایا توشہ دان اپنے ساتھ لے جاتے ہو؟ اُس نے عرض کی جی ہاں فرمایا اگر اپنے مال باپ کی قبور کی زیارت کے لئے جاؤ تو ایسا نہ کرنا۔ اُس نے عرض کی تو پھر ہم کیا کھائیں؟ فرمایا روٹی دودھ یا چھچھ کے ساتھ۔

دوسری حدیث میں فرمایا میں نے سنا ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جب جناب امام

حسین علیہ السلام کی قبر منور کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو نعمت خانہ اپنے ساتھ لے جاتے ہیں جس میں کباب حلوان اور قسم قسم کے حلویے ہوتے ہیں اور جب اپنے دوستوں کی قبور کی زیارت کے لیے جاتے ہیں تو ایسا نہیں کرتے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدا کے نزدیک خرچ کرنے کا سب سے بہتر طریقہ میا نہ روی ہے اور خدائے تعالیٰ اسراف کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ حج یا عمرے میں کیا جائے۔

حدیث حسن میں منقول ہے کہ صفوان نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ میں اپنے بال بچوں کو حج میں اپنے ساتھ لے جایا کرتا ہوں اور خرچ اپنی کمر میں باندھ لیتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اچھا ہے میرے والد ماجد یہ فرمایا کرتے تھے کہ مسافر کی تقویت اس میں ہے کہ اپنے خرچ کو محفوظ رکھے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک اور شخص نے انھیں حضرت سے عرض کیا کہ آیا وہ سکے جن پر تصویریں بنی ہوں اپنے پاس رکھوں اور حالت احرام میں اپنی ہمیانی میں ڈال کر اپنی کمر میں باندھ لوں؟ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ وہ تو تیرا خرچ ہے اور خدا کے بعد تیرا بھروسہ اُسی پر ہے۔

(۶)

رفیقوں کے ساتھ لے جانے اور ان کے ساتھ برتاؤ کرنے کے آداب

بہت سی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص ایک سفر میں جائے وہ ملعون ہے۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المؤمنین کو وصیت کی کہ یا علی سفر میں ایکلے کبھی نہ جاؤ کیونکہ شیطان ایک شخص کے تو ساتھ ہی رہتا ہے اور دو شخصوں سے ذرا دور دور۔ اے علی جو شخص ایک سفر میں جاتا ہے وہ ایک گمراہ ہے اور جو دو اکٹھے ہو کر جاتے ہیں وہ دو گمراہ ہیں۔ ہاں اگر تین مل کر جائیں تو مسافر ہیں۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ کوئی شخص جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے اُس سے دریافت کیا کہ راستے میں تیرے ساتھ کون تھا؟ عرض کی میں

ایکلا تھا۔ فرمایا اگر سفر سے پہلے تیری ملاقات مجھ سے ہوتی تو میں سفر کے آداب تجھ کو تعلیم کر دیتا۔
یہ ارشاد فرمایا کہ ایکلا جانے والا ایک شیطان ہے اور دو مل کر جانے والے دو شیطان ہیں۔
تین مل کر جانے والے مصاحب ہیں اور چار اکٹھے چلنے والے رفیق۔

بند معتبر حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو تنہا سفر کرنے
کا اتفاق ہو اُسے یہ پڑھ لینا چاہیے **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اَللّٰهُمَّ**
اِنِّیْ وَحْشَتِیْ وَ اَعِیْیْ عَلٰی وَحْدَتِیْ وَ اَوْغِیْبَتِیْ۔

معتبر حدیث میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اول رفیق بہم پہنچا لو
پھر سفر میں جاؤ۔ نیز فرمایا کہ جو دو رفیق ہوتے ہیں اُن میں سے خدا کو زیادہ پیارا اور اُس کے
نزدیک زیادہ ثواب والا وہ ہوتا ہے جو اپنے رفیق کی مدارات زیادہ کرے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدا کے نزدیک مصاحبوں اور رفیقوں کا تعدد میں چار ہونا سب
سے بہتر ہے اور جس گروہ میں سات سے زیادہ ہوں گے اُن کا شور و شغب زیادہ ہوگا۔
احادیث مندرجہ بالا کا خلاصہ یہ ہے کہ رفیقوں کی تعداد کم از کم تین ہے اور زیادہ سے
زیادہ سات اور ہم تو شہ و ہم سفر رفیقوں کا سات سے زیادہ ہونا اچھا نہیں۔

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ مسنون یہ امر ہے کہ ہم تو شہ رفیق
اپنا اپنا خرچ اپنے اپنے پاس سے نکال کر پہلے سے دوسروں کے سامنے رکھ دے کہ اس سے
خوشنودی خاطر اور خوبی اخلاق کی افزونی ہوتی ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ سفر میں اُس شخص کے ساتھ نہ
جاؤ جو تمہاری فضیلت اپنے اوپر اتنی بھی نہ سمجھے جتنی تم اُس کی فضیلت اپنے اوپر سمجھتے ہو۔
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مصاحبیت اور رفاقت اُس شخص کی
کر جس سے تمہاری زینت بڑھے۔ اُس شخص کی مصاحبیت نہ کرو جس کے خود تم باعث زینت ہو۔

سہو شہ کو منظور ہو۔ خدا نے قدرت و قوت کسی میں نہیں۔ یا اللہ میری رحمت میں میرا مونس بن اور تنہائی
میں مددگار۔ اور میری چیزیں میری نظر سے غائب رہیں گی اُن کی دشمنی سے حفاظت فرما۔

دوسری حدیث میں شہاب سے منقول ہے کہ میں نے جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے جا کر عرض کیا کہ حضرت کو میری دولت مندی کا حال اور اس بات کا کہ میں اپنے برادران ایما فی کے ساتھ سلوک کرتا ہوں معلوم ہے چنانچہ میں اُن لوگوں کے بیٹے جو سفر مکہ میں میرے رفیق ہوتے ہیں بہت کچھ خرچ کرتا ہوں اور انھیں خوب دل کھول کر کھلاتا پلاتا ہوں۔ فرمایا اے شہاب ایسا نہ کیا کر کیونکہ حبیباً کہ تو دل کھول کر خرچ کرتا ہے اگر وہ بھی ایسا ہی کریں تو اُن کو نقصان ہوگا اور آئندہ مفلسی و پریشانی پیش آئے گی اور اگر تو خرچ کیے جائے اور وہ نہ کریں تو یہ اُن کی دولت کی بات ہے۔ لہذا رفاقت ایسے لوگوں کی ہونی چاہیے جو تو انگری اور دانائی میں تیرے برابر ہوں۔

ایک اور روایت میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر مصاحبت کرنی ہو تو اپنے مثل اور مانند کی مصاحبت اور رفاقت اختیار کرو۔ ایسے شخص کے رفیق نہ بنو جو تمہارے خرچ کا بار اپنے ذمہ لے کہ یہ مومن کی دولت و خواری کا باعث ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مسافر کا حق اُس کے رفیقوں پر یہ ہے کہ اگر وہ راستے میں بیمار ہو جائے تو تین دن اُس کے لیے ٹھہریں۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر بہت سے لوگ باہم سفر کر رہے ہوں اور ایک ان میں سے مالدار ہو باقی سب مفلس تو آیا وہ مالدار اُن سب کا خرچ اٹھا سکتا ہے؟ فرمایا کہ اگر وہ بدل راضی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ایک شخص سفر میں مالدار لوگوں کے ساتھ جاتا ہے اسکی حیثیت اُن لوگوں کی حیثیت سے بہت کم ہے۔ وہ سب اپنا اپنا خرچ کرتے ہیں اور یہ ان کے برابر خرچ نہیں کر سکتا جھنور اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ اُن کے ساتھ ہو کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے اُسے اُن لوگوں کی ہمراہی اختیار کرنی چاہیے جو اُس کے مثل و مانند ہوں۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جو لوگ اپنے مصاحبوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ اور اپنے رفیقوں کے ساتھ نیک سلوک نہ کریں وہ اور جو کسی کا نمک کھا کر اُس کے حق نمک کی رعایت نہ کریں وہ ہمارے نہ ہوں گے۔



سفر کے کل آداب

حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی جب تو لوگوں کے ساتھ سفر میں جائے تو اپنے معاملات میں اُن سے مشورہ زیادہ کر میل جول کے وقت ہنسنا بولنا رہ۔ باہم خرچ کرنے میں سخاوت کو کام میں لا۔ اگر وہ تیری ضیافت کریں تو قبول کر لے اور اگر تجھ سے کچھ مدد چاہیں تو ادا دے۔ اور تین چیزوں میں سب سے بڑھا رہ ایک تو زیادہ خاموش رہنے میں۔ دوسرے زیادہ نماز پڑھنے میں تیسرے جو کچھ تیرے پاس ہے خواہ سواری یا مال یا کھانا پینا اسکی بابت سخاوت و جوانمردی کو کام میں لانے میں۔ اگر وہ تیری گواہی چاہیں یعنی کسی امر حق میں تجھے گواہ بنائیں تو مان لے اور گواہی دیدے اور اگر تجھ سے مشورہ کریں تو حق الامکان اس امر میں کوشش کر کہ اچھی رائے اُنھیں دی جائے رائے قائم کرنے میں جلدی نہ کر اور جب تک خوب غور و فکر نہ کر لے اپنی رائے اُن پر ظاہر نہ کر بلکہ جو مشورہ اُنھوں نے تجھ سے طلب کیا ہے اُس میں بیٹھے بیٹھے غور و فکر کر پھر سورہ اور اُٹھنے کے بعد غور کر۔ پھر کھانا کھالے اور اس کے بعد غور کر۔ نماز کا وقت آئے تو نماز پڑھ لے اور اس کے بعد غور کر۔ المختصر جلدی نہ کر بلکہ اُن مختلف حالتوں اور مختلف وقتوں میں اپنی پوری پوری حکمت و دانائی و غور و خوض کو اُن کے امر کے متعلق رائے قائم کرنے میں کام میں لاکہیو کہ اگر کوئی شخص کسی سے رائے طلب کرے اور وہ اپنی عقل خدا داد کو پوری پوری صرف کر کے اس کو اچھی سے اچھی رائے نہ دے تو خدا اُس کی عقل و رائے کو سلب کر لیتا ہے اور اپنی امانت اُس سے چھین لیتا ہے۔

جب تو یہ دیکھے کہ تیرے ہمراہی پیادہ چل رہے ہیں تو تو بھی پیادہ ہو لے اور اگر اُنھیں کوئی اور کام کرنے دیکھے تو تو بھی اُن کا شریک ہو جا۔ اگر وہ لوگ خیرات کریں یا کسی کو قرض دیں تو تو بھی حصہ رسد دینے میں مضائقہ نہ کر جو تجھ سے عمر میں بڑے ہیں اُن کی معقول باتیں ضرور مان لے اگر تیرے ہمراہی تجھ سے کسی کام کے لئے کہیں یا کسی شے کا سوال کریں تو جہاں

تک بن پڑے ہائی بھر لے انکار نہ کر کیونکہ ایسے موقعوں پر انکار کرنا اظہارِ غمزہ و موردِ طعن ہے۔ جب تم راستہ بھول جاؤ اور حیران رہ جاؤ تو وہیں اُتر پڑو اور اگر راہ مقصود میں شک ہو تو کھڑے ہو جاؤ ایک دوسرے سے مشورہ کرو۔ اور بہترین تجویز پر غور کرو۔ اور اگر کوئی اکاؤنٹ آدمی سامنے نظر آئے تو اُس سے راستہ نہ پوچھو بلکہ خود اُس کے پاس میں غور و خوض کرو کیونکہ بیابان میں ایک شخص کا تنہا ہونا بچائے خود ایک شک کی بات ہے کہ شاید وہ قزاقوں کا جاسوس ہو یا کوئی شیطان جو تمہیں حیران کرنا چاہتا ہو۔ اسی طرح دو شخصوں سے بھی حذر کرو سوائے اُس صورت کے کہ بعض علامتیں اور قرینے ایسے نظر آئیں جو اس وقت میرے خیال میں نہیں ہیں کیونکہ عقلمند آدمی جب بنظر غور و خوض کسی چیز کو اپنی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اس پر اس شے کا حق و باطل پوشیدہ نہیں رہتا اور حاضر وہ باتیں دیکھ سکتا ہے جو غائب کو نظر نہیں آتیں۔

اے فرزند! جب نماز کا وقت آجائے تو کسی کام کے لئے اسے ڈھیل میں نہ ڈال فوراً نماز پڑھ کر فرصت پالے کیونکہ نماز ایک فرض ہے جتنی جلد اُسے ادا کرے گا ہلکا ہو جائیگا اور نماز باجماعت ادا کر گونیزوں کی زد پر ہی کیوں نہ ہو۔

سواری کے چو پائے پر نہ سو کہ اس سے اُس کی پیچھے رنجی ہو جائے گی اور یہ کوئی عقلمندی کی بات نہیں ہے۔ ہاں اگر کھجائے میں ہو اور جوڑوں کی سستی کے سبب سے سونا ممکن ہو تو کچھ حرج نہیں ہے۔

جب منزل کے قریب پہنچو تو اپنی سواری سے اُتر پڑو کہ وہ سواری تیری مددگار ہے خود اپنے کھانے پینے سے پہلے اُس کے گھاس دانے کی خبر لے لو۔ جب منزل پر اُترنا منظور ہو تو ایسی جگہ اختیار کرنی چاہیئے جو دیکھنے میں خوش منظر ہو۔ وہاں کی مٹی نرم ہو اور اُس میں گھاس بہت پیدا ہوتی ہو۔ جب منزل پر اُترو تو آرام کرنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لو اور جب قضائے حاجت کے لئے جانا ہو تو قافلے سے بہت دُور جاؤ اور جب اسبابِ بارگراں منظور ہو تو بھی دو رکعت نماز پڑھ لو۔ پھر اُس زمین کو دواغ کرو اور اُس زمین پر اور اُس کے باشندوں پر سلام کرو کیونکہ کوئی قطعہ زمین ایسا نہیں ہے جس میں کچھ فرشتے سکونت پذیر نہ ہوں۔ اگر ممکن

ہو تو ہر کھانا کھانے سے پہلے تھوڑا سا اُس میں سے تصدق کرو جب تک سوا رہے قرآن مجید پڑھتا رہو اور جب تک کسی دوسرے کام میں مشغول ہو خدا کو یاد کرنا رہو اور جتنے عرصہ تک تنہا اور بیکار رہے دُعا مانگے جاوُل حصّہ شب میں ہرگز ہرگز نہ ہو بلکہ آرام کے لیے منزل کر۔ ہاں کچھلی آدھی رات میں چلنے کا کچھ مضائقہ نہیں۔ جب راستہ چل رہا ہو تو غل مچاتا ہوا نہ چل۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حضر میں تو اعلیٰ درجے کی انسانیت ہے قرآن مجید پڑھنا۔ علما کی صحبت میں بیٹھنا۔ فقہ اور دیگر علوم میں غور و فکر کرنا اور تمام نمازوں کو باجماعت ادا کرنا۔ اور سفر میں سب سے بہتر ہے اپنا زاد راہ خرچ کرنا اپنے ہمراہیوں کا مخالف نہ بننا اور ہر شیب و فراز میں اُترتے چڑھتے اُٹھتے بیٹھتے خدا کو بہت یاد کرنا۔

دوسری روایت میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مندرجہ ذیل باتیں داخل آداب سفر ہیں۔ زاد راہ بہت سا ساتھ لینا۔ جو کھانا ساتھ ہو اس کا عمدہ ہونا اپنے سب ہمراہیوں کے ساتھ بانٹ کر کھانا۔ رفیقوں سے جدا ہونے کے بعد جو ان کے راز نہ تھیں معلوم ہو گئے ہوں ان کی پردہ داری کرنا اور جن باتوں میں خدا نے تعالے کی ناراضی کا اندیشہ نہ ہو ان میں بہت مزاح و خوش طبعی کرنا۔

دوسری حدیث میں فرمایا۔ یہ مروت سے بعید ہے کہ جو بات سفر میں کسی کی دلچسپی ہو وہ لوگوں سے کہتا پھرے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ حدی (اُونٹ کو مست کر نیوالی نظم) پڑھنا اور ایسے اشعار پڑھنا جن میں کوئی بات حرام و جھوٹ نہ ہو مسافر کا توشہ ہے اور راستہ کٹنے کا وسیلہ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب تو کسی گروہ کے ساتھ سفر میں ہو تو ان سے یہ نہ کہہ کہ یہاں اترو یا وہاں نہ اترو کیونکہ اگر یہ کام تو انھیں کی رائے پر چھوڑ دے گا تو ان میں کوئی نہ کوئی ایسا ہو گا جو اُسے سنبھال لے۔

معتبرہ حدیثوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی

مومن مسافر کی اعانت کرے گا خدا نے تعالیٰ علاوہ غم و اندوہ سے نجات دینے کے تہمت^۳ سخت سے سخت دُنیوی بلائیں اس سے دفع فرمائے گا اور اس وقت میں جبکہ ہول قیامت سے لوگوں کے دم بند ہوں گے ستر قسم کی آخرت کی بلائیں بھی اُس سے دفع ہوں گی۔



راستہ قطع کرنے اور منزلوں میں اُترنے کے آداب

معتبر حدیثوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب پیادہ چلنے سے تھک جاؤ تو تیز تیز چلو کہ اس سے تکان جاتی رہتی ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ کمر اور پیٹ مضبوط باندھ لو کہ تمہارے لیے پیادہ چلنا آسان ہو جائے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صبح اور سہ پہر کے وقت راستہ چلنا چاہیے۔

معتبر روایت میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ شب و شب کو نہ چلنا کہ رات میں راستہ اس آسانی سے قطع ہوتا ہے گویا طلی الارض ہو گیا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ کچھی رات میں طلی الارض ہو جاتا ہے نیز فرمایا کہ جب حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ کو سفر کرنا ہوتا تو کچھی رات میں روانہ ہوتے تھے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جب رات کو منزل کرنا منظور ہو تو نہ سہراہ اُترو اور نہ کسی دریا یا ندی کے پیٹے میں کہ یہ مقامات درندوں اور سانپوں کے چلنے پھرنے کے ہیں۔

معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ندیوں کے پیٹے میں نہ اُترو مہا داسیلاب آجائے اور تمہیں نقصان پہنچے۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ ہمدردی پسند کرتا ہے اور ہمدرد کا معین ہوتا ہے۔ لہذا جب تمہاری سواری کے حیوانات لغزموں تو ہر ہر پڑاؤ پر اترتے جاؤ اور اگر راستے میں بیابان ہو اور گھاس نہ ہو تو وہاں سے جلد گزر جاؤ اور جہاں زیادہ گھاس ہو وہاں تھوڑی تھوڑی دُور پر ٹھہرتے جاؤ۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر خشک زمین میں جہاں گھاس نہ ہو سفر کرنے کا اتفاق ہو جائے تو تیز و تند جاؤ۔ اور جہاں ایسی زمین ہو جس میں پانی اور چارہ بکثرت ہو وہاں سواری کے جانوروں کے ساتھ ہمدردی برتو اور آہستہ چلو۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جہاں راستہ بھول جاؤ وہاں دہنی سمت اختیار کرو۔

جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں راستہ بھول جائے اُسے یہ آواز دینی چاہیے **يَا صَالِحُ اَغْنِنِي** کیونکہ تمہارے مومن بھائی جنوں میں ایک شخص صالح نام ہے جو خوشنودی خدا کے لئے صحراؤں میں پھرتا رہتا ہے۔ وہ جب تمہاری آواز سُنتا ہے جواب دیتا ہے اور راستہ بتا دیتا ہے۔

معتبر حدیث میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب راستہ بھول جاؤ تو یہ آواز دو **يَا صَالِحُ يَا صَالِحُ اَرْشِدُنَا اِلَى الطَّرِيقِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ** راوی حدیث کا بیان ہے کہ ایک سفر میں ہم راستہ بھول گئے میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہم سے دُور جا کر اسی طرح آواز دینے لگا جس طرح اُوپر مذکور ہے۔ تھوڑی دیر میں پُٹ کر آیا اور کہنے لگا کہ میں نے ایک آہستہ آواز سُنی جس نے یہ کہا کہ راستہ وائیں جانب ہے چنانچہ اُس سمت کو تھوڑی سی دُور چلے گئے کہ راستہ مل گیا۔

عمر ابن یزید سے جس کا شمار ائمہ معصومین علیہم السلام کے ثقات اصحاب میں ہے روایت کی گئی ہے کہ ہم ایک سال مکہ معظمہ کے سفر میں راستہ بھول گئے پس تین روز وہیں رہے۔ بہت دھونڈھا راستہ نہ ملا۔ چنانچہ تیسرے روز ہمارے ساتھ کا پانی بھی ختم ہو گیا۔ اس وقت ہم نے احرام کے

کپڑے کفن کی طرح پہن پئے اور حنوط بھی کر لیا۔ اسی حال میں ہمارے رفیقوں میں سے ایک شخص اٹھا اور اُس نے یہ آواز دی۔ **يَا صَاحِبِ يَا اَبَا الْحُسَيْنِ** کسی نے دُور سے جواب دیا۔ میں نے پوچھا خدا تجھ پر رحم کرے تو کون ہے؟ اُس نے کہا میں جنوں کے اُس گروہ میں سے ہوں جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر ایمان لایا تھا۔ اب اُن میں سے میرے سوا اور کوئی باقی نہیں ہے اور میرا یہ کام ہے کہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتا دیتا ہوں چنانچہ ہم بھی اُس کی آواز کے رُخ پر چلے گئے اور راستہ پر جا پہنچے۔

(۹)

وہ دعائیں جو راستے میں اور منزلوں پر پڑھنی چاہئیں

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ کو حالت سفر میں نشیب کی طرف چلنا پڑتا تھا تو سبحان اللہ فرمایا کرتے تھے اور جب بلندی کی طرف چڑھنا ہوتا تھا تو اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

دوسری صحیح حدیث میں فرمایا کہ جب تم سفر میں ہو تو یہ کہو **اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَسِيرِي عِبْرًا وَصُهْرِي تَفَكُّرًا وَكَلَامِي ذِكْرًا**۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی ندی کے پیٹے میں اترتے وقت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** کہہ لے تو خدا تعالیٰ اس ندی کے کل پیٹے کو اُس کے لئے حسنات سے پُر کر دے گا۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص بلندیوں کے اوپر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ** کہے گا تو انتہائے زمین تک جتنی چیزیں اس کے سامنے ہیں سب یہی کلمہ ادا کریں گی۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ دو شخصوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ ہم ملک شام کی طرف بغرض تجارت جانا چاہتے ہیں۔ حضرت ہمیں کوئی ایسی دُعا تعلیم فرمادیں کہ راستے میں پڑھ لیا کریں تو سب طرح سے محفوظ رہیں۔ فرمایا جہاں تم مقام

لے یا اللہ میرے چلنے کو محفوظ قطع راہ قرار دے۔ میرے خاموش رہنے کو اپنی ضائع عجیبہ میں غور و فکر اور میرے بولنے کو اپنا ذکر

کر داور نماز عشاء کے بعد سونے کے ارادے سے بستر پر لیٹو تو پہلے میری دختر نیک اختر فاطمہ زہرا کی تسبیح پڑھ کر ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو کہ اس عمل کی برکت سے صبح تک ہر بلا سے محفوظ رہو گے چنانچہ جب وہ روانہ ہوئے تو چوروں کا ایک گروہ بھی اُن کے پیچھے ہو یا منزل پر پہنچ کر نماز عشاء پڑھ کر جب وہ سونے لگے تو جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی۔ کچھ رات گئے چوروں نے جو دروازہ پر اترتے تھے اپنے غلام کو اُن کی خبر لینے کے لئے بھیجا۔ غلام نے اُنکے پاس آ کر فقط ایک دیوار دکھی اور ان کا کچھ نشان نہ پایا واپس آ کر جو حالت دیکھی تھی بیان کر دی۔ چور اپنے غلام کے قول کی تصدیق کے لئے خود آئے اور وہی کیفیت دیکھ گئے۔ صبح کو اُن لوگوں سے پھر ملے اور دریافت کیا کہ رات کو آپ صاحب کہاں ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہیں۔ چوروں نے کہا کہ ہم تو رات آپ کو ڈھونڈنے آئے تھے یہاں سوائے ایک حصار کے کچھ بھی نہ دکھائی دیا۔ کیا آپ کا کوئی خاص قصہ ہے؟ اگر کوئی بات ہے تو بیان فرمائیے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے سوتے وقت حسب تعلیم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی تسبیح اور آیۃ الکرسی پڑھ لی تھی چوروں نے کہا کہ جائیے آپ پر کوئی چور قابو نہیں پاسکتا۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو ایسی منزل میں اترنے کا اتفاق ہو جہاں درندوں کا خطرہ زیادہ ہو تو اسے یہ دعا پڑھ لینی چاہیے
 لَمْ أَشْهَدْ أَنْ لَدَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بَيِّدَهُ
 الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سَبْعٍ -
 اس دعا کے پڑھنے سے یہ اثر ہوتا ہے کہ جب تک اُس منزل سے روانہ نہ ہو لے گا
 درندوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

معتبر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس شخص کو کسی

لے میں گواہی دیتی ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے حقیقی عظمت اُسی کی ہے اور ہر قسم کی حمد و ثناء کا وہ سزاوار ہے ہر طرح کی تیر و خوبی اُس کے ہاتھ ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔ یا اللہ میں ہر درندے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۲

ایسی جگہ جانا ہو جہاں کسی طرح کا خوف سے تو اسے یہ آیت پڑھ لینی چاہیے رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا جب وہ شخص یا چیز جس سے خوف کرتا ہے سامنے آجائے تو آیت الکرسی پڑھ لے۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ جس وقت تم سفر یا بیابان میں ہو اور جنوں یا بھوت پلید وغیرہ سے ڈرتے ہو تو وہاں ہاتھ سر پر رکھ کر یہ کہو اَللّٰهُمَّ اَفْخِرْ دِيْنَ اللّٰهِ تَبْعُوْنَ وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَاَكْبَرُ اَلَيْهٖ تُرْجَعُوْنَ۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی جب تم کسی منزل پر جا کر اُترو تو یہ پڑھ لیا کرو اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ تاکہ اُس منزل کی تمام خوبیاں تمہیں میسر آئیں اور وہاں کے ہر طرح کے شر سے تم محفوظ رہو۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی جب تمہارا کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جانے کا اتفاق ہو تو جس وقت وہ مقام نظر آنے لگے تو یہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ جَنّٰهَا وَاَعِزَّنَا مِنْ رَّبّٰهَا وَحَبِّبْنَا لِيْ اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا لِيْنَا۔

دوسری روایت میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تم جب کسی شہر کے قریب پہنچو اور اُس کی آبادی پر تمہاری نظر پڑے تو یہ کہو۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَخْلَقَتْ وَرَبَّ الْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا اَخْلَقَتْ وَرَبَّ الْيَوْنٰحِ وَمَا ذَرَتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ اُس جگہ جانا اور وہاں سے آنا حق وصدق ہو اور میری امداد کے لیے اپنی طرف سے کوئی حجت مقرر نہ ہے ۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

وَمَا أَصْنَتْ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ
وَمَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ۝ ۱۷

دوسری حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ شیاطین محلوں اور کجاوہوں
کے پاس آکر اونٹوں کو بھگا دیا کرتے ہیں لہذا اُن کے دفعیہ کے لئے آیتہ الکرسی پڑھ لیا کرو۔
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص سفر میں ہو اور چوروں یا درندوں
سے ڈرنا ہو اُسے اپنے گھوڑے کی یال پر یہ لکھ دینا چاہیئے ۱۷ لَا تَخَافُ دَرَكًا وَلَا تَخْشَى
تَاكُ وَهَ بِحُكْمِ خَدَائِكَ فَهَ رَسَ مَحْفُوظَ هَ۔

حدیث مندرجہ بالا کا راوی بیان کرتا ہے کہ میں خود سفر حج میں تھا۔ ناگہاں ایک بیابان میں
ہم کو بدوؤں نے آگھیرا۔ سارے قافلہ کو خوب زد و کوب کیا، میں بھی انھیں میں تھا مگر یہ آیت
اپنے گھوڑے کی یال پر لکھ چکا تھا۔ میں اُسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس نے حضرت محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کو برسات مبعوث کیا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کو امامت سے
مسترف فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے اُن چوروں کو میری طرف سے گویا اندھا کر دیا وہ کوئی
نقصان مجھے نہ پہنچا سکے۔

دوسری روایت میں مروی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کسی سفر میں
جاتے اور رات ہو جاتی تو یہ دُعا پڑھ لیا کرتے تھے۔ يَا اَرْضُ رَبِّي وَرَبِّكَ اللَّهُ وَ
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيكَ وَسُوءِ مَا يَدُبُّ عَلَيْكَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ
مِنْ أَسَدٍ وَأَسُودٍ وَمِنْ شَرِّ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ مِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَاسِدٍ
وَمَا وَلَدَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَمَتْ وَرَبِّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا أَقْلَمَتْ
وَرَبِّ الْوِيَا حِ وَمَا ذَوْنِ وَرَبِّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَمَتْ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

نہ یا اللہ سے ساتوں آسمانوں کے، اور جن اشیاء پر وہ سایہ فگن ہے اُن سب کے پروردگار۔ نے ساتوں زمینوں کے
اور جن چیزوں کو وہ اپنے اوپر لیے ہوئے ہیں اُن سب کے پروردگار۔ نے ہوا کے اور جو چیزیں اُس سے تفرق ہو جاتی
ہیں اُن سب کے۔ نے شیاطین کے اور جن جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں اُن سب کے مالک میرا تجھ سے یہ سوال ہے کہ تو
محمد و آل محمد پر درود بھیج اور میں اس سستی اور اس کے باشندوں سے جو خیر مجھے پہنچنے والی ہے اُس کا تجھ سے سوال
کرتا ہوں، اور اس سستی اور اس کے باشندوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۱۷

مَحْمَدٌ وَاسْتَلَكْ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ هَذِهِ الْيَوْمِ وَخَيْرَ هَذِهِ الشَّهْرِ وَخَيْرَ هَذِهِ
سَنَةِ وَخَيْرَ هَذِهِ الْبَلَدِ وَاهْلِهِ وَخَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَاهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ
بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ رَفِيَ اخْذُ بِنَاصِيَّتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۞

سید ابن طاووس عیدہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب مسافر کو کسی ٹیلے یا اور بلندی پر چڑھنے کا
یا کسی پل پر جانے کا موقع پیش آئے تو اسے یہ پڑھنا چاہیے بے اللہ اَکْبَرُ اللہ اَکْبَرُ اللہ اَکْبَرُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ
وَعَاوُسُ میں یہ بھی منقول ہے جس شخص کو راستے میں دشمنوں یا چوروں کا ڈر ہو وہ یہ دعا پڑھے
يَا اخِذْ اَبْنَوْاصِي خَلْقِهِ وَاسْأَلْنِي بِمَا اِلَى قُدْرَتِهِ وَاهْبِذْ فِيهَا خُلُقَهُ وَخَالَفْهَا وَجَاعِلِ
قَضَائِهِ لَهَا غَالِبًا اِنِّي مَكِيدٌ لَضَعْفِي وَلِقَوِّكَ عَلَى مَنْ كَادَنِي تَعَرَّضْتُ فَاِنْ حُلْتُ
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَذَلِكَ مَا اَرْجُوهُ وَاِنْ اَسْأَلْنِي اِلَيْهِمْ غَيْرُ وَاَمَّا بِي مِنْ نِعْمَتِكَ يَا
خَيْرَ النُّعَمِيِّينَ لَا تَجْعَلْ احَدًا مُغَيِّرًا نِعْمَتِكَ اِلَّا تَنِي اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ سِوَاكَ وَلَا
تُغَيِّرْهَا وَاَنْتَ رَبِّي وَقَدْ تَرَى الَّذِي نَزَلَ بِي فَعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَ سَرِّهِمْ

اے میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہے میں تیرے شر سے اور جو مخلوق تجھ میں ہے اس کے شر سے
اور جو تجھ پر چلتی پھرتی ہے اس کی بدی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں شیروں سے اور شیر کی قسم کے کل جانوروں سے۔
سانپوں اور پچھوؤں کے شر سے۔ اس ملک کے باشندوں کے شر سے خواہ وہ صاحب اولاد ہوں خواہ نابالغ ان سب
سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یا اللہ نے ساتوں آسمانوں کے اور جن چیزوں پر وہ سایہ افکن ہے ان کے پروردگار اور
اے ساتوں زمینوں کے اور جن چیزوں کو وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان سب کے پروردگار اے ہواؤں کے اور جن کو
وہ پراگندہ کر دیتی ہیں ان سب کے پروردگار۔ اے شہیدانوں کے اور جن جن کو وہ گمراہ کر دیتے ہیں۔ ان سب کے مالک
میرا تجھ سے یہ سوال ہے کہ خدا اور آل محمد پر درود بھیج۔ نیز میں تجھ سے اس رات کی اس دن کی اس مہینے کی اس سال کی اس
ملک والوں کی اس بستی کی اور اس کے باشندوں کی اور تمام اس بستی کی در چیزوں کی ہر خیر و خوبی کا طالب ہوں اور
اس بستی کی جو چیزیں اس میں ہیں ان سب کی اور ہر زمین پر چلنے والے کی جس کی تقدیر پر میرے پروردگار کا ہاتھ ہے
ان سب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس میں ذرا شبہ نہیں کہ میرے پروردگار کی راہ درست ہے۔
اے خدا اس سے بزرگتر ہے کہ اس کا کسی حرج و وصف کیا جائے۔ سو اسے خدا کے کوئی معبود نہیں اور وہ اس سے بزرگتر ہے
کہ اس کا کسی حرج و وصف کیا جائے۔ ہر قسم کی تعریف خدا کے لئے زیادہ ہے جو ہر قسم کی مخلوق کا پائے والا ہے یا اللہ تجھ کو
ہر بلندی پر بلندی حاصل ہے۔ ۷

بِحَقِّ مَا بِهِ تَسْتَجِيبُ الدَّعَاءَ يَا اللَّهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ - ۱۷

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ دشمنوں کے لئے یہ دُعا پڑھے ^{اللہ} اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَصْدَرَ فِیْ سُلْطَانِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصَلِّیْ فِیْ هَذَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَنْتَقِرَ فِیْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُضَاعَ فِیْ سَلَامَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُغْلِبَ وَالْاَمْرُ لَكَ :

حضرت ابو جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اگر غول بیا بانی سے ڈبھیڑ ہو جائے تو اذان کہہ دو۔
سیدان طاووس علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ جب کسی منزل پر اترتو یہ کہو ^{اللہ} اَنْزِلْنِیْ مُنْزِلًا مُّبَارَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔ اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے جس کی ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے کوئی چھوٹی سی سورت پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کہے ^{اللہ} اَرْزُقْنَا خَیْرَ هَذِهِ الْبُقْعَةِ وَاَعِزَّنَا مِنْ شَرِّهَا اَللّٰهُمَّ اطْعِمْنَا مِنْ جَنَّاها وَاَعِزَّنَا مِنْ وَاہَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا الْیَتِیْمَ۔ اس کے بعد یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

۱۷۔ اے اپنی مخلوق کی پیشانیوں کے مالک سے اپنی قدرت کے باعث اُن کا روزِ ازل سے علم رکھنے والے۔ اے وہ جس کا علم اُن سب پر چلتا ہے۔ اے کل مخلوق کے خالق اور اے وہ ذات جس کا فیصلہ اُن سب پر غالب ہے میں اپنی کمزوری کے سبب اندیشہ کی حالت میں ہوں۔ مگر جو مجھ سے قریب کرنا چاہتے ہیں تیری قوت کے برتے پر اُن کے مقابلے کے لئے تیار ہوں اگر تو میرے اور اُن کے مابین عامل ہو گیا تو فوالمعاد اور اگر تو نے مجھے ان کے حوالے کر دیا تو جو نعمت تو نے مجھے عطا کر رکھی ہے اس میں تغیر و تبدل کر دیں گے۔ اے بہترین انسانین جو نعمتیں تو نے اپنے بندے کو عطا کر رکھی ہیں اپنے سوا اور کسی کے ہاتھ سے اُن میں تغیر و تبدل روا نہ رکھ اور چونکہ تو میرا پروردگار ہے تو بھی اس میں تغیر و تبدل نہ فرما۔ اے اللہ نے تمام عالم کے پرورش کرنے والے بلا شک تو ان کو دیکھ سکتا ہے جو میرے ساتھ بدی کرنے پر اتر آئے ہیں۔ واسطاً اُن چیزوں کو جن کی وجہ سے تو دعایا قبول فرماتا ہے تو میرے اور اُن کے شر کے درمیان عامل ہو جا اور مجھے نجات دے ۱۷۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیرے تسلط کے میں ستا یا جاؤں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیری ہدایت موجود ہونے کے میں گمراہ رہوں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا بندہ ہو کر محتاج رہوں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ باوجود تیری سلامتی میں ہونے کے میں خائف ہو جاؤں۔ یا اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مرجع امور ہوا اور میں مغلوب ہو جاؤں ۱۸۔ یا اللہ میرا اس جگہ کا اُترنا مبارک کر کہ تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے ۱۹۔ یا اللہ اس مقام کی خبر و خوبی ہمارے حصے میں آئے۔ اس کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ۔ یا اللہ اس کے پھل کھانے میں آمیں اس کی بیماریوں سے ہم محفوظ رہیں اور اس کے نیک باشندوں سے ہمیں محبت پیدا ہو۔ ۱۹۔

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ عَلِيًّا أَمِيرًا مُؤْمِنِينَ وَالْوَهَّابَةَ مِنْ وَلَدِهِ أَلْبَتَّ
 اتَّوَلَّوْهُمْ وَاتَّبَرَّءُ مِنْ أَعْدَائِهِمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْبَقْعَةِ
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ دُخُولِنَا هَذَا صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ
 فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا - ۱۰

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم کو کسی منزل میں حشرات الارض کا خوف
 ہو تو یہ دعا جو اسماء میں سے ہے پڑھ لیا کرو یشہ یا ذاری من فی الارض کلہا
 یعلیک بما یکون مما یکون مہذا رأت لک السلطان علی کل من دونک
 انی اعوذ یقدرتک علی کل شیء من الضر فی بدنی ومن سبب اوہامہ
 او غارض من سائر الدواب یا خالقہا یفطرہ ادرأھا عتی و اخرجہا
 ولو تسلطہا علی و عافنی من شرہا و بآسہا یا اللہ العلی العظیم احفظنی
 بحفظک و احجبنی بسیرتک الوانی فی مخافی یا رحیم :

شیخ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب منزل سے روانگی کا ارادہ ہو تو دو رکعت
 نماز پڑھو خدا تعالیٰ سے اُس کی حمایت و ضمانت کا سوال کرو اور اس مقام کے ساکنین
 کو دعا کرو کیونکہ ہر مقام میں کچھ فرشتے حکم خدا سکونت رکھتے ہیں اور سب سے آخر میں یہ کہو یشہ السلام
 علی ملائکہ اللہ الخافظین السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۰ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی
 دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور یہ کہ جناب علی ابن ابی طالب
 امیر المؤمنین ہیں اور جنتے نامہ اُن کی اولاد میں سے ہے وہ برحق ماہرین مجھے نہ سب سے تو ہے اور ان کے مقرب
 سے بیزار یا اللہ میں تجھ سے اس زمین کی تیر و خوبی کا سائل ہوں اور میں تجھ سے تیر و بد و ناگتہ ہوں ۔ خدا سے
 یہاں آنے کا پہلا بھٹہ مبارک ہو اور وسط کا درستی ہو اور آخر کا حرکت بہانی ۲ شہ سے زمین کی مخلوقات سے پیدا
 کرنے والے جس کو اپنی مخلوقات کے متعلق جو کچھ ہونے والا ہے اور جس جس حالت ہونے والا ہے اس سب کا علم
 حاصل ہے تیر سے سو جتنی چیزیں ہیں سب بدتیرا قدرت و اختیار ہے اور میں جسہانی گزار سے ۔ خدا
 سے ۔ حشرات الارض سے اور ہر قسم کے جانوروں کی زندگی سے تیر کی قدرت و جوتجھے ۔ شے پر حاصل ہے
 پناہ مانگتا ہوں ۔ نہ کل مخلوقات کو اپنی قدرت سے جید کرنے والے اُن کے ہر قسم کے ضرر کو مجھ سے دور رہنے
 کر ۔ مجھ پران میں سے کوئی نذر نہ پاسکے ۔ مجھے اُن کے شر اور خوف سے امن و امان مذہب و دین سے لے
 بزرگ و بزرگ مجھے جس حمایت و حفاظت کا میں سب سے زیادہ محتاج ہوں اُسے تو مومنوں کا ساتھیوں میں
 تو خود میرے سب سے بڑا ہوتا ہے ۔ یہ دعا ہے جو فرشتے و ملائکہ و عباد اللہ و عباد اللہ و عباد اللہ و عباد اللہ

سمندر میں سفر کرنے کے اور مچوں پر سے گزرنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر و حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ تجارت کی نیت سے سمندر کا سفر کرنا مکروہ ہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی غرض سے سمندر کا سفر کرے اس نے عمدہ طریقے سے روزی پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی۔

صحیح حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص تجارت کی نیت سے کشتی یا جہاز پر سوار ہوا اس نے اپنے دین کو معرض تلف میں ڈالا۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے طوفان و تلاطم کے وقت میں سفردریا کی ممانعت فرمائی ہے۔

حدیث حسن میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کشتی یا جہاز میں سوار ہونے لگو تو یہ کہو۔ **بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَهَا وَمُوسِئَهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ** اگر دریا میں طوفان آجائے تو بائیں کروٹ لیٹ کر دائیں ہاتھ سے موج کی طرف اشارہ کرو اور یہ کہو۔ **قُوْیْ بِقُوْادِ اللّٰهِ وَاسْكُنْیْ بِسَكِیْنَةِ اللّٰهِ وَلَوْ حَوْلَ وَلَوْ قُوَّةَ الْوِیَالِیِّهِ الْعَبِیِّ لَعَظِیْمٍ**

روایتوں میں سے ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ سمندر کے اضطراب و تلاطم کے وقت یہ کہو **بِسْمِ اللّٰهِ سَكُنْ بِسَكِیْنَةِ اللّٰهِ وَقُوْ بِقُوْادِ اللّٰهِ وَاهْدُ اِبَادِیْنَ اللّٰهِ وَلَوْ حَوْلَ وَلَوْ قُوَّةَ اِلَآءِ اللّٰهِ** راوی روایت ہذا کا بیان ہے کہ میں بارہا جہاز میں سوار ہوا اور جب کبھی

اللہ کا نام لے کر سوار ہوتا ہوں جس کے سبب سے جہاز اور کشتیاں چلتی تھیں اور ٹھہرتی تھیں اس میں ذرا شک نہیں کہ میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے والا اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ۱۰۔ اللہ کی قدرت سے تو فرار پذیر و رست کے سکینہ سے تو سکون حاصل کر لیونکہ سوائے خدا کے بزرگ و بزرگے کوئی قوت و قدرت خواہ متعلق سکون ہو یا بہ حرکت کسی میں نہیں ہے ۱۱۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں سکون خدا سے ساکن ہوجاؤ۔ وقار خدا سے وار پڑو۔ خدا کے حکم سے آرو سے رہو۔ سوائے خدا کے بزرگ و بزرگے کوئی قوت و حرکت سکون کسی میں نہیں ۱۲۔

طوفان کا اتفاق ہوا میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرمانے کے بموجب یہی دعا پڑھی
اس دعا کا پڑھنا تھا کہ سمندر ایسا سا کن ہو جانا گو یہ طوفان آیا ہی نہ تھا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جس شخص کو دوسنے کا خوف ہو
وہ یہ پڑھ لیا کرے بِسْمِ اللّٰهِ فُجِّرْ بِهَا وَمُوسَهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ
بِسْمِ اللّٰهِ الْهَلِكُ الْحَقُّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

دوسری حدیث میں انھیں حضرت سے منقول ہے کہ دُوب جانے کا ڈر ہو تو یہ آیتیں پڑھے
سَلَامُ اللّٰهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ
قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَا
نَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب جہاز پر سوار ہونا چاہو تو سومرتبہ اللہ اکبر کہو اور سو
مرتبہ درود شریف پڑھو اور سومرتبہ یہ یعنی سَلَامُ اللّٰهِ الْعَنَ مَنْ ظَلَمَ آلَ مُحَمَّدٍ -
بعد کہو۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالصَّلَاةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَعَلَى الصَّادِقِينَ مِنْ آلِهِ
اللّٰهُمَّ أَحْسِنْ مَسِيرَنَا وَعَظِّمْ أَجُورَنَا اللّٰهُمَّ بِكَ أَنْتَشِرْنَا وَبِالْيَدِ تَوَجَّهْنَا
وَبِكَ آمَنَّا وَبِحَبْلِكَ اغْتَصَصْنَا وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَقْتَنَّا وَرَجَاءُنَا
وَنَاصِرُنَا وَلَا تَحِلُّ بِنَا مَا لَا تُحِبُّ اللّٰهُمَّ بِكَ نُحَلِّ وَبِكَ نَسِيرُ اللّٰهُمَّ خَلِّ سَبِيلَنَا
وَعَظِّمْ عَافِيَتَنَا أَنْتَ الْخَلِيفَةُ فِي الْوَهْلِ وَالْهَالِ وَأَنْتَ الْحَافِظُ فِي الْهَاءِ وَعَلَى

سَلَامُ اللہ کا نام لے کر شروع کرتے ہیں جس کے سبب سے جہاز بچنے اور نکلنا ہوتا ہے جن جہاز پر یہ درود کا سب سے زیادہ بخشنے
والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتے ہیں جو بادشاہ برحق ہے، انھوں نے اس کو بہ گزریا نہیں سمجھا جیسا کہ سمجھنے کا
حق ہے۔ قیامت کے دن زمین سرسبز کی خاص ملکیت ہوگی اور آسمان اس کی قدرت سے پختے ہوئے ہوں گے جن جن
شبہاد کو لوگ اس کا شریک ٹھہرتے ہیں ان سب سے اس کی ذات منزہ و برتر ہے ۲۔ اللہ اندوہ ہے جس نے یہ کتاب
برحق نازل کی وہ بیگناہوں کا دوست ہے انھوں نے خدا کو سرگزیو یا نہیں سمجھا جیسا سمجھنے کا حق ہے حالانکہ قیامت
کے دن زمین سرسبز کی خاص ملکیت ہوگی اور آسمان اس کی قدرت سے لپٹاؤں صورت میں ہوں گے۔ جن جن
جہازوں کو لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ان سے اس کی ذات پاک و منزہ ہے ۳۔ اللہ یا اللہ جنھوں نے
اس دعا کو پڑھنے کا ہے ان پر نعمت نینجے

اَتَّهَرَّ وَقَالَ اُرْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ فَجَرَّبَهَا وَاُمْرُسَهَا اِنَّ رَّبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَمَا قَدَرُوا
 اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْوَرُضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ
 سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَنْ وَقَدَّ اِلَيْهِ الرِّجَالُ وَشَدَّتْ
 اِلَيْهِ الرِّجَالُ فَاَنْتَ سَيِّدِيْ اَكْرُمْ مَزُوْرًا وَاَكْرُمْ مَقْصُوْدًا قَدْ جَعَلْتَ بِكُلِّ رَاْسٍ كُرًا
 مَّةً وَبِكُلِّ وَاْفِدٍ كُحْفَةً فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اَيَّامِيْ فَكَافَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ
 وَاَشْكُرُ سَعْيَ وَاَرْحَمُ مَسِيْرِيْ مِنْ اَمَلِيْ بِغَيْرِ مَنْ مَتْنِيْ عَلَيْكَ بَلْ لَكَ الْهِنَةُ عَلَيَّ
 اَنْ اَجْعَلَ لِيْ سَبِيْلًا اِلَى زِيَادَةٍ وَبَيْتِكَ وَعَزَّ فَلَئِنْ فَضَّلَهُ وَحَفِظْتَنِيْ فِيْ يَلِيْلِيْ
 وَنَهَارِيْ حَتّٰى بَلَغْنِيْ هَذَا اَمْكَانَ وَتَدْرَجُوْتُ بِكَ فَلَوْ تَقَطَّعَ رَجَاؤِيْ وَامَلْتُكَ
 فَلَوْ تَخَيَّبَ اَمَلِيْ وَاَجْعَلَ مَسِيْرِيْ هَذَا الْقَارَةَ لِدُّ نُوْبِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ ۱۰

۱۰۔ اللہ کا نام لے کر شروع کرتے ہیں اللہ ہی پر بھروسہ ہے رسول خدا اور ان کی کل برحق پر رحمت نازل ہو۔ یا اللہ ہمارا چلنے
 نیکی میں شہر فرما اور ہمارا جزا دہ کر۔ یا اللہ تیرے جہنم سے ہم سونے کے بعد اٹھنے میں تیری ہی طرف ہمارا رخ ہے تجھی پر ایمان
 ہے تیری ہی رسی ہمارے ہاتھ میں ہے اور تجھی پر بھروسہ ہے یا اللہ تجھی پر اعتماد ہے اور تجھی سے امید۔ تو ہی ہمارا دو گار ہے اور تیرے
 پاس ہے بغیر ہمیں کوئی نعمت ملتی ہے اور نہ ہم پر کوئی مصیبت پڑتی ہے یا اللہ ہم تیرے ہی آسے پر منزل پر اتر پڑتے ہیں اور تیرے
 ہی سہاے سے پھر میں کھڑے ہوتے ہیں۔ یا اللہ ہمارا راستہ نکالیف سے خالی ہو و ہمارا عافیت زیادہ ہو۔ اہل و عیال اور
 دولت و مال کا بعد میں محافظ تو ہے۔ پانی میں سہارا دینے والا اور سفر میں حفاظت کرنے والا بھی وہی۔ تو اسے فرمایا۔
 اللہ کا نام لے کر اس میں سوار ہو جاؤ جس کے سبب سے جہاز چلتے و رخصت ہوتے ہیں۔ بد شہد میرا پروردگار سب سے زیادہ بخشنے
 والے اور رحم کرنے والا ہے۔ ان لوگوں نے اللہ کو ویسا نہیں سمجھا جس کا حق ہے قیامت کے دن زمین اس سر سے
 اُس سر سے تلک خدا کی خاص ملکیت ہوئی اور آسمان اُس کی قدرت سے پہلے ہوئے دفتر کے مانند ہو جائیں گے جن جن اشیاء
 کو لوگ اُس کا شریک ٹھہرتے ہیں اُن سے اُس کی ذات پاک و پاکیزہ ہے۔ یا اللہ جن لوگوں کے پاس لوگ بڑے بڑے
 سالوں سے آکر کہیں نہ مونتے ہیں تیرے جو اُن سب سے کہیں زیادہ بے توہینہ و دار ہے اور جن کی زیارت کا لوگ فہم
 کر کے آتے ہیں اُن سب سے زیادہ بزرگ ہے۔ تو نے ہر زمانہ کے لئے ایک وجہ تقرر کیا ہے اور ہر اپنے گھر پر آنے
 والے کے لئے ایک تحفہ۔ میرا سوال تجھ سے یہ ہے کہ مجھے جو تحفہ تیری جناب سے ملے وہ آتش جہنم سے آزادی
 ہو۔ یا اللہ میری سعی مشکور فرما و رہن و عیال سے جو میری جدائی ہے اس پر رحم کھا حالانکہ میرا کوئی احسان تیرے
 ذمہ نہیں بلکہ یہ تیرے سب سے بڑا احسان مجھ پر ہے کہ اپنے ولی کی زیارت کی میرے لئے سبیل کر دے گی نہ فضل
 و کرم کا مجھ کو علم بخش شب و روز میری حفاظت کی حتیٰ کہ مجھے اس مقام و تک صحیح و سلامت پہنچا دیں۔ یا
 اللہ مجھے تیری جناب سے امید ملے گی ہے پس مجھے نا امید مت کرا اور مجھے تجھ سے ایک آس ہے سو میری اس
 ناتوازی سے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے میرے اس سفر کو میرے گنہوں کا کفارہ

سید ابن طاووس علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر مسافر کا مقصود جہاز میں بیٹھنے سے زیارت کے سوا کچھ اور نہ تو اس مذکورہ بالا دعا کی عبارتوں کو موقع سے اول بدل کر اپنے مقصود کے موافق کرے۔

معنیہ حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ہر پل پر ایک شیطان رہتا ہے ہذا جب تم وہاں پہنچو تو بسم اللہ کہہ لو کہ وہ تم سے بھاگ جائے۔
دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جب پل پر قدم رکھو یہ کہو ۱۰ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَوْخَرْ عَنِّي الشَّيْطَانَ الرَّجِيْمَ۔

(۱۱)

روانگی کے وقت تھوڑی دور مسافر کے ساتھ جانے کے او آنے کے وقت مسافر کا استقبال کرنے کے نیز مسافر کے سفر سے واپس آنے کے آداب

صحیح حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مومن کو رخصت کرتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے ۱۰ بِسْمِ اللّٰهِ وَرَوَدَ كُمْ التَّقْوَىٰ وَوَجَّهَكُمْ اِلٰى كُلِّ خَيْرٍ وَقَضٰى لَكُمْ كُلَّ حَاجَةٍ وَسَلَّمْ لَكُمْ وَدِيْنَكُمْ وَدُنْيَاكُمْ وَرَدَّكُمْ سَالِمِيْنَ اِلٰى سَالِمِيْنَ۔

دوسری معنیہ حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مسافر کو وداع فرماتے تھے تو اُس کا واپس ہاتھ یا بازو پکڑ کر یہ فرماتے تھے ۱۰ اَحْسِنَ اللّٰهُ لَكَ الصَّحَابَةَ وَالْمَلَائِكَةَ الْمُعَوْنَةَ وَسَهَّلَ لَكَ الْخُرُوجَ وَقَدَّرَ لَكَ الْبُعْدَ وَلَفَكَ الْمُهْمَ وَحَفَظَكَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَانِيْمَ عَمَلِكَ وَوَجَّهَكَ لِكُلِّ خَيْرٍ عَلَيْكَ بِتَقْوٰى اللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمْ

۱۰ اللہ کا نام لے کر قدم رکھنا ہوں۔ یا اللہ مجھ سے شیطان لعین کو دور کر ۱۲۔ اللہ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے پر میری گاری تمہارا توشہ قرار دے۔ ہر خیر و خوبی تمہیں میسر آئے۔ ہر حاجت تمہاری پوری کرے۔ دین و دنیا کو تمہارے سلامت رکھے اور تمہیں صحیح و سلامت پھیر لائے۔ و تم اپنے اہل و عیال اور دوستوں کو صحیح و سلامت پاؤ ۱۲۔ اللہ خدا کرے تجھے رفیق اچھے میسر آئیں۔ خود و نوش وافر ملتا ہے۔ مشکل راستہ آسانی قطع ہو۔ جو بچھڑے ہوئے ہوں جلد میں جو سخت کام و دشواری پھر آج ہو جائے تیرے دین و ایمان و زنجیر بخیہ ہونے کا خدا تعالیٰ مجھے محفوظ ہے۔ اور ہر خیر و خوبی تجھے میسر ہو

عَنْ اللَّهِ سِرُّ عَلَى بَرَكَتِ اللَّهِ -

دوسری روایت میں منقول ہے کہ اُس وقت میں آنحضرت یہ فرمایا کرتے تھے اُسْتَوْدَعُ
اللَّهُ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَارِجَ عِبَدِكَ فَوَجَّهَكَ لَخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتَ وَزَوَّدَكَ
التَّقْوَى وَغَفَرَ لَكَ الذُّنُوبَ -

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابیوں کا ایک
گروہ آپ کو رخصت کرنے آیا تو اُن حضرت نے یہ فرمایا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَذْنَبْنَا
وَهَا نَحْنُ مُذْنِبُونَ وَتَبَتَّنَا وَاَيَا هُمْ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْاُخِرَةِ وَالْاٰثِمَاتِ وَالْمُسْتَقْبَلَةِ
وَاَيَا هُمْ مِنْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ فِي عِبَادِكَ وَبَلَاوِكَ فِي سِنَتِنَا هَذِهِ الْمُسْتَقْبَلَةِ
وَعَجَلُ نَصْرٍ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَوَلِيَّتِهِمْ وَآخِزَعَدٍ وَهُمْ عَاجِلًا -

مقبہ حدیث میں منقول ہے کہ مسافر جب سفر سے پلٹ کر آئے تو سنت ہے کہ اپنے
برادران ایمانی کی ضیافت کرے۔

معتبر حدیث میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر
سے پھر کر آئے تو من سب سے کہ اپنے اہل و عیال کے واسطے کچھ تحفہ لائے گو وہ ایک پتھر ہی ہو۔
جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ سے ہو کر آتا تو
اُس سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ یہ فرماتے تھے قَبَّلَ اللَّهُ مِنْكَ وَاخْلَفَ عَلَيْكَ
نَفَقَتَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ -

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس وقت حاجی سفر حج سے پلٹ کر آئیں اور راستے
کی گردان پر پڑھی ہوئی ہو اُس وقت جو شخص معانقہ کی نیت سے اُن کی گردن میں ہاتھ ڈالے گا

۱۔ میں نیزادین تیرا ایمان تیرے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں جہاں تو جائے تجھے بہتری میسر آئے۔ پرہیزگاری
تیرا توشہ ہوا اور خدا تیرے گناہوں کو بخش دے ۲۔ اے یا اللہ جو گناہ تم نے کئے ہیں بخش دے کیونکہ ہم بندے بہر حال
نقصور وار ہیں ہم کو اور ان سب کو دنیا و آخرت میں کلمہ حق پر ثابت قدم رکھا اور اس آنے والے برس میں اپنے بندوں
کے لئے اور اپنی سلطنت میں جو کچھ تو نے مقرر فرمایا ہے اُس کے ثمر سے ہمیں اور ان سب کو نجات دے۔ آل محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ اور اُن کے حاکم کی جلد نصرت فرما اور اُن کے دشمن کو طرد فرما کر دے ۳۔ خدا تیری سعی و تیرا عمل
خیر قبول کرے تیری دُعا و معاش پھر بحال کرے اور تیرے گناہ بخش دے۔

اُس کو حیرانہ سودے کے بوسہ لینے کا ثواب حاصل ہوگا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب کوئی شخص سفر سے پلٹ کر آئے تو مناسب یہ ہے کہ جب تک وہ غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر سجدہ شکر میں سو مرتبہ شکر الہی نہ کر لے کسی اور کام میں مشغول نہ ہو۔ اور جب جناب جعفر طیارؑ ملک حبش سے واپس آئے تھے تو جناب رسولؐ خدا نے اُن کو اپنے سینے سے لگایا تھا اور اُن کے دونوں ابروؤں کے مابین بوسہ دیا تھا اور جناب رسولؐ تمام کے اصحاب کا یہ معمول تھا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملتے تھے تو مصافحہ کیا کرتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی سفر سے واپس آتا تھا تو اُس کے گلے ملتے تھے۔ معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ مومنوں کی مشابعت بوقت روانگی تھوڑی دور تک اور استقبال مستحب ہے اور مومنوں کی مشابعت و استقبال کے واسطے نماز و روزہ قصر ہو سکتا ہے

(۱۲)

گھوڑ دوڑ اور تیر اندازی کا بیان

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ شرط بدنا اور بازی لگانا صرف چند چیزوں میں جائز ہے یعنی گھوڑے، نچر، اونٹ، ہاتھی کے دوڑانے میں۔ اور تیر اندازی میں۔ یہ معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے چند اوقیہ چاندی کی بازی بد کر گھوڑ دوڑ کی۔

جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سوار ہوا کرو۔ اور مجھے تیر اندازی سوار ہونے سے بھی زیادہ پسند ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ ہر ہو و لعب اور ہر بازی جس میں مومن مشغول ہو باطل ہے سوائے تین امر کے۔ ایک جو گھوڑے کے سدھانے میں ہو۔ دوسرے تیر اندازی میں تیسرے اپنی عورت کے ساتھ کہ ان تینوں موقعوں پر جائز ہے۔

اور جو شخص راہ خدا میں ایک تیر چلانے تو خدا نے تعالیٰ تین شخصوں کو بخش دیتا ہے۔ اول اُس کو جس نے تیر بنایا دوسرے اُس کو جس نے مجاہد کو وہ تیر دیا۔ تیسرے اُس کو جس نے جہاد

میں وہ تیر پیدا یا ۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ بازی لگانے کے وقت فرشتے الگ ہو جاتے ہیں اور اس کام کے کرنے والے پر عنایت بھیجتے ہیں سوائے ان دو صورتوں کے ۔ اول یہ کہ اونٹ یا ہاتھی یا گھوڑا یا خچر یا گدھا دوڑانے میں ۔ دوسرے تیر اندازی یا شمشیر زنی و نیزہ بازی میں ۔

آگاہ ہونا چاہیے کہ گھوڑا ۔ خچر ۔ گدھا ۔ اونٹ اور ہاتھی ان سب کے دوڑانے میں شرط بدنام جائز ہے مگر کمبوتر بازی ۔ کشتی یا جہاز رانی میں ۔ دو آدمیوں کی دوڑ میں کشتی لڑنے میں یا بھاری چیزوں کے اٹھانے میں کسی طرح جائز نہیں ہے ۔ رہا ان باتوں کا بلا شرط کرنا اس میں اختلاف ہے مگر جواز کو زیادہ قوت ہے خاص کر کشتی کے بارے میں کہ بعض حدیثیں اس کے جواز پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک شب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ جناب فاطمہ زہرا صوات اللہ علیہا کے مکان میں تشریف لائے اور جناب امام حسین اور جناب امام حسن علیہما السلام آنحضرت کے ہمراہ تھے ۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے دونوں نور چشموں سے فرمایا کہ اٹھو اور کشتی لڑو ۔ دونوں حسب الامر کشتی لڑنے لگے ۔ اتفاق سے جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام اُس وقت گھر میں تشریف نہ رکھتی تھیں کسی کام کے لیے باہر گئی ہوئی تھیں واپس آئیں تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آواز گوش زد ہوئی کہ آنحضرت یہ فرما رہے ہیں کہ : ” اے حسن حسین کو پکڑو اور زمین پر گرا دے “ جناب فاطمہ زہرا علیہا الصلوٰۃ والسلام کو ناب نہ رہی عجلت فرما کر آئیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے پدر بزرگوار تعجب ہے کہ آپ بڑے کو ترغیب دیتے ہیں کہ چھوٹے کو زمین پر گرا دے ۔ آنحضرت نے فرمایا کہ اے دختر نیک اختر رنجیدہ ہونے کی بات نہیں ہے ۔ سامنے جبرئیل کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اے حسین حسن کو زمین پر گرا دو ۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اُن کے مقابل کہا ہے ۔

فقط الرضا میں منقول ہے کہ چوگان بازی ہرگز ہرگز مت کرو کہ اس حالت میں شیطان تم سے کھینتا ہے اور فرشتے نفرت کرنے ہیں ۔ اور اگر کسی کا گھوڑا اس حالت میں ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور مر جاتا ہے تو وہ شخص جہنمی ہے ۔

جاننا چاہیے کہ بازی لگانے میں شرط مطلق یہ ہے کہ جس مال کی بازی لگائی جائے وہ خاص

اس کے لئے ہو جسے بھقت حاصل ہو جائے پس اگر کسی شخص کے لئے نہ مزد کیا جائے جو بیچے رہ جائے جائز نہیں ہے اسی طرح ان لوگوں کے لئے شرط لگانا اور مقرر کرنا جو شریک عمل خاص نہیں ہیں ناجائز ہے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ تیر اندازی۔ نیزہ بازی۔ گھوڑ دوڑ اور روگ کرتے ہیں اور شرط لگانے اور بازیاں بدنہ والے اور روگ ہوتے ہیں۔

اگر امام مسلمانوں کے بیت المال سے یہ مقرر کرے کہ جس شخص کا گھوڑا آگے نکل جائے گا یا زیادہ مسافت طے کرے گا یا جس کا نشانہ اچھا ہے گا اُسے میں اتنا اور اتنا دوں گا تو جائز ہے عہد القیاس اگر کوئی شخص اپنے مال کا حصہ جدا کرے اور یہ کہے کہ ان دو شخصوں میں سے جس کا گھوڑا آگے نکل جائے گا اُسے طے گا تو جائز ہے اسی طرح جو دو ایسے شخص جو خود گھوڑے دوڑائیں اپنے مال کا ایک ایک حصہ نکالیں اور یہ قرار دیں کہ جس کا گھوڑا آگے بڑھ جائے وہ یہ سب مال لے لے تو جائز ہے۔

موافق اس کے جو کچھ علماء میں مشہور ہے بازی لگا کر گھوڑ دوڑ کرنے کی چند شرطیں ہیں۔
اول مقدار مسافت کہ جہاں سے جہاں تک گھوڑے دوڑیں گے مقرر کرنا کہ اس میں جس کا گھوڑا آگے بڑھ جائے گا وہی جیت گیا۔

دوسرے۔ جو مال شرط پر لگایا گیا ہے اُس کی مقدار اور جنس کا معلوم ہونا یعنی کتنا ہے اور کیا شے ہے۔ چاندی ہے۔ سونا ہے یا کچھ اور ہے۔

تیسرے۔ جو حیوان دوڑ میں کام آئیں گے اُن کو بہ چشم دید معین کرنا۔ اس شرط میں بعض کا قول یہ ہے کہ اگر بغیر دیکھے اوصاف خاص کے ساتھ بھی تعین کیا جائے تو جائز ہے جو بخنے۔ دوڑنے والے حیوانات کی نسبت یہ احتمال مساوی ہونا کہ ان کا ایک دوسرے سے آگے بڑھ جانا معمولی عادت ہے پس اگر کوئی حیوان مدھم چلنے والا ہو یا دبلا ہو تو اُسے تیز رفتار یا قریب اندام جانور کے ساتھ جس کی نسبت گمان غالب ہو کہ آگے ہی ہے گا دوڑانا جائز نہیں ہے۔

پانچویں۔ جو دو جانور دوڑائے جائیں اُن کا ہم جنس ہونا مثلاً دونوں گھوڑے ہی گھوڑے ہوں یا دونوں خچر ہی خچر۔ پس گھوڑے کو خچر یا گدھے یا اونٹ یا ہاتھی کے ساتھ

دوڑانا جائز نہیں ہے کیونکہ اس طرح دوڑانا اس شرط کے خلاف ہے۔ اَلَا فقیر کے نزدیک یہ شرط ثابت نہیں۔

چھٹے۔ دونوں جانوروں کو ایک ساتھ چھوڑنا۔ لہذا یہ شرط کرنا ایک کو دوسرے سے کچھ پہلے چھوڑا جائے گا جیسا کہ علما میں مشہور ہے جائز نہیں ہے۔

ساتویں۔ سوار ہو کر دوڑانا۔ پس اگر خالی گھوڑے دوڑائے جائیں گے تو ان پر شرط لگانا جائز نہیں ہے۔

آٹھویں۔ مسافت اتنی مقرر کرنا کہ اس کی انتہا تک پہنچتے پہنچتے جانور تھک نہ جائیں۔ نویں۔ سوار مرد و عورتیں نہ ہوں۔

دسویں۔ جب دوڑ کے لئے آمادہ ہوں تو جملہ حیوانات برابر کھڑے ہوں۔ اس شرط میں کسی قدر اختلاف ہے اور اظہر یہ ہے کہ ایک دوسرے کے آگے پیچھے کھڑے ہوں۔

زبان عرب میں ان دس گھوڑوں کے نام جو گھوڑ دوڑ میں ایک ساتھ دوڑائے جائیں اور انتہائے مسافت پر پہنچ کر آگے پیچھے رہیں علی الترتیب حسب ذیل ہیں۔

۱۔ سب سے آگے نکل جانے والے کو مَجْمَعی کہتے ہیں ۲۔ اس سے پیچھے والے کو مَصَلّیٰ تیسرے کو تانی۔ چوتھے کو بارع۔ پانچویں کو مزاح۔ چھٹے کو خطی۔ ساتویں کو عاطف۔ آٹھویں کو موقل نویں کو لطیم۔ اور دسویں کو جو سب سے پیچھے رہ جائے فکل کہتے ہیں۔

سوانے پھلے کے اور ہر ایک کے لئے کوئی رقم بطور شرط کے لگانا جائز ہے اور اگر دسوں گھوڑے ایک ساتھ انتہائے مسافت پر پہنچیں تو کسی کو کچھ نہ ملے گا۔

آگاہ ہونا چاہیے کہ شمشیر بازی، نیزہ بازی، تیر اندازی میں شرط بڑا جائز ہے مگر جیسا کہ علما میں مشہور ہے تیر اندازی کے واسطے چند شرطیں ہیں۔ اول تیروں کی کل تعداد مقرر کرنا

جن میں ہار جیت ہوگی۔ دوسرے یہ مقرر کرنا کہ اتنے تیروں میں سے کم از کم اتنے نشانے پر پہنچیں تیسرے نشانے پر پہنچنے کا طریقہ مقرر کرنا جس کا مفصل بیان آگے آتا ہے۔ چوتھے تیر

چلانے والے اور مقام نشانے کے مابین کا فاصلہ معین کرنا۔ پانچویں آماجگاہ اور اس کا طول و عرض مقرر کرنا۔ چھٹے یہ کہ دونوں تیر اور دونوں کمانیں ایک جنس کی ہوں۔ اس شرط میں

علماء کا اختلاف ہے اور قوت اس قول کو ہے کہ یہ شرط نہیں چاہیے اور اس پر اتفاق ہے کہ کسی خاص تیر و کمان کے معین کرانے کی ضرورت نہیں بلکہ بعض کا قول تو یہ ہے کہ کسی خاص تیر و کمان کو معین کر لینے سے خود تیر اندازی کی شرط بدیعنی ہی باطل ہو جاتی ہے۔ ساتویں یہ مقرر کر لینا کہ بقاعدہ مبادرہ تیر اندازی ہوگی یا بقاعدہ محاطہ۔ مبادرہ میں جیتنے کی کوئی خاص تعداد معین نہیں ہوتی جس کے زیادہ تیر نشانے پر پہنچیں وہی جیتنے والا سمجھا جاتا ہے مثلاً دو شخصوں میں سے ہر ایک نے دس دس تیر چلائے ایک کے پانچ تیر نشانے پر پہنچے اور دوسرے کے چار تو پانچ والا جیت گیا اور اگر ہر ایک کے پانچ پانچ پہنچ گئے تو کوئی بھی نہیں جیتا۔ محاطہ میں جیتنے کی تعداد معین ہوتی ہے مثلاً یہ مقرر ہونا کہ جو شخص اپنے حریف کی بہ نسبت پانچ تیر نشانے پر زیادہ لگاٹے گا وہ جیتے گا اس صورت میں جو ایک بھی کم لگانے والا ہے، وہ خارج ہے اس کی آسان مثال یہ ہو سکتی ہے کہ فرض کرو دو تیر اندازوں میں سے ہر ایک نے بیس بیس تیر چلائے۔ ایک کے پندرہ تیر نشانے پر پہنچے اور دوسرے کے دس تو پندرہ والا جیتا۔ اور اگر ایک کے چودہ نشانے پر پہنچے اور دوسرے کے دس تو کوئی بھی نہ جیتا۔ احتیاط اس میں ہے کہ ان دونوں صورتوں میں سے ایک کو معین کر لیں کہ پیچھے جھگڑا نہ ہو۔

یہ بھی جاننا چاہیے کہ نشانہ لگانے کی بھی کئی قسمیں ہیں۔

اول جائی۔ جو پہلے زمین پر لگے اور پھر اچٹ کر نشانے پر جا بیٹھے۔

دوسرے حاصر۔ جو نشانے کے دونوں پہلوؤں میں سے کسی ایک کے قریب ہے۔

تیسرے خارق۔ جو نشانے کو زخمی کرے۔ مگر اُس کے اندر نہ بیٹھے۔

چوتھے خاسق۔ جو نشانے کو توڑ کر رک جائے۔

پانچویں مارق۔ جو نشانے کو توڑ کر نکل جائے۔

چھٹے خارم۔ جو نشانے کے پہلو کو توڑے مگر نشانے کے بیچ میں نہ بیٹھے۔

لازم ہے کہ صورت ہائے مذکورہ بالا میں سے جو کسی صورت جیتنے کے لئے مشروط کرنی ہو وہ پہلے معین کر لیں۔ جو صورت بازی جیتنے کے لئے معین ہو اگر کسی کا تیر اُس سے اعلیٰ صورت حاصل کرے تو وہ جیتے گا۔ مثلاً یہ شرط ہو کہ نشانے کے پہلو پر تیر مارنے والا جیتے گا اور کوئی شخص نشانے

کے درمیان تیر پہنچائے تب بھی وہ جیتا۔ اسی طرح اگر یہ شرط ہو کہ تیر نشانے کے اندر بیٹھ جائے اور کوئی ایسا تیر لگائے کہ وہ نشانے کو توڑ کر نکل جائے تو بھی وہ جیت جائے گا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ تیر اندازی اور گھوڑ دوڑ کی شرطوں میں مُخلّ بھی داخل ہے یعنی ایسے شخص کی شرکت جو اس شرط پر شریک ہو کہ جیتوں کا تو حصّہ لے لوں گا اور ہاروں کا تو کچھ نہ دوں گا۔ بہتر ہے کہ جو دو شخص کسی قسم کی شرط کے بیٹے اپنا اپنا مال لگائیں وہ ایک تیسرے ایسے شخص کو بھی اپنا شریک کر لیں۔

اعتیاد کی صورت یہ ہے کہ جس قسم کی شرط بدنی ہو اس میں شرط بدنے والے آپس میں میغہ جاری کر لیں یعنی ایک آپس کے عہد و پیمان کو نفظوں میں بیان کرے اور دوسرا قبول کرے۔

سنت ہے کہ تیر اندازی اور اسپ دوانی سے غرض محض لہو و لعب نہ ہو بلکہ خاص ورزش مراد ہو کہ خدا کی راہ میں دین و ایمان کو قوت دینے کے لئے اور شیعیان اہل بیت کو مخالفتوں کے شر سے محفوظ رکھنے کے لئے جہاد کریں کہ جس سے بہت بڑا ثواب حاصل ہو۔

معتبر حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اصحاب کو گھوڑ دوڑ کا حکم دیا اور جو رقم اس شرط میں لگائی گئی وہ اپنے پاس سے ادا کر دی۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ وہ رقم ایک سو سو چوبیس منقل ۱۵۰ تولہ ماشہ چاندی تھی۔ بوقت واپسی غزوہ تبوک جناب مقدس نبوی صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ نے اُسامہ ابن زید کے ساتھ شرط بد کر خود اونٹ دوڑایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ لہو و لعب سے بالکل منزہ تھے یہ جو کچھ تھا دین اسلام کو قوت دینے کے لئے اور لوگوں کو جہاد فی سبیل اللہ کی رغبت دلانے کے لئے تاکہ کفار مسلمانوں پر اور مخالفین شیعوں پر غلبہ نہ پاسکیں اور لوگوں کی جان و مال اور عزّت و آبرو و بداندیشیوں کے شر سے محفوظ رہے۔

زمانہ غیبت امام علیہ السلام میں جہاد بھی ہے کہ کافروں اور مخالفوں کے ضرر سے شیعیان جید رکرا کو محفوظ رکھا جائے۔ اگر مخالفوں یا کافروں کا کوئی گروہ شیعوں کے کسی گروہ پر حملہ آور ہو تو اُس گروہ پر جہاد و دفاع واجب ہو جاتا ہے اور جتنے اس جہاد میں ماسے جاتے ہیں وہ شہید

ہوتے ہیں۔ اور اگر وہ عاجز و کمزور ہو تو اور تمام مومنوں پر ان کی امداد اور اُن کا فوٹوں کے
دفع کی کوشش واجب ہو جاتی ہے۔

معتبر حدیث میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تمام نیکیاں تلوار
میں اور تلوار کے سہاٹے کے نیچے ہیں اور اہل حق کی تلوار بہشت کی کُنجی ہے اور اہل باطل
کی تلوار دوزخ کی کُنجی۔

معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جو مومن اپنی عت اور اپنا مال بچانے کی کوشش
میں مارا جاتا ہے وہ شہید ہوتا ہے۔

دوسری معتبر حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بہشت کا ایک
دروازہ باب المجاہدین ہے جن لوگوں نے خدا کی راہ میں جہاد کیا ہے وہ اسی دروازے سے
جائیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ فرشتے اُن کے لیے دروازہ کھولے کھڑے ہیں اور مر جا
مر جا کہہ رہے ہیں۔

نیز فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے میری امت کو گھوڑوں کی ناپوں اور خیروں کی نوکوں کے سبب
معزز کیا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ جبرائیل نے مجھے خبر دی ہے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص خدا
کی راہ میں جہاد کرتا ہو گا اگر اُس پر مینہ کا ایک قطرہ پڑے گا یا اس کے سر میں کچھ درد ہو گا تو اُس
کے نامہ اعمال میں بھی شہادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ زمانہ جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ والہ میں لشکر معاویہ نے
انباء پر چھا پہ مارا۔ اس کی خبر پہنچنے پر جو ان حضرت نے ایک خطبہ پڑھا ہے جہاد کی خوبیاں ظاہر
کرنے کے واسطے اُس کے بعض فقروں کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

”جہاد راہ خدا بہشت کے دروازوں سے ایک خاص دروازہ ہے جو خدا نے اپنے
خاص بندوں اور دوستوں کے لئے کھولا ہے۔ جہاد ایک خاص نعمت ہے جو
حق تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کے لیے ذخیرہ فرمائی ہے۔ جہاد آفتوں اور
مصیبتوں سے بچانے کے لئے خدائے تعالیٰ کی عطا کی ہوئی مضبوط زرہ اور
مستحکم ڈھال ہے۔ جو شخص باوجود قدرت کے جہاد کو ترک کرے گا خدائے تعالیٰ

اُس کو ذیل و خوار کرے گا۔ بانی اُس کو چاروں طرف سے آن گھیریں گی۔ خدائے تعالیٰ کی خوشنودی سلب ہو جائے گی۔ لوگوں کی نظروں میں اس کی قدر و منزلت باقی نہ رہے گی غور و خوض کرنے کی عادت اس کے دل سے جاتی ہے گی۔ اُس کا مغلوب ہونا سبھی ہوگا غالبین اس کے ساتھ انصاف و عدالت نہ برتیں گے۔

اے لوگو! میں نے تم کو بار بار جہاد کے لیے طلب کیا۔ شب و روز آشکارا و پنهان تم کو جہاد کی ترغیب دلائی اور تم کو یہ حکم دیا کہ پیشتر اس کے کمنیافین تم سے لڑنے آئیں تم ان پر جہاد کرو۔ میں نے یہ بھی کہا کہ واللہ وہ گروہ جس کے ملک میں دشمن گھس کر اُن سے لڑتا ہے دنیا کی نظروں میں ذیل و خوار ہو جاتا ہے مگر تم نے نہ مانا۔ سستی کو کام میں لائے اور ایک نے دوسرے کی مصیبت میں امداد نہ کی نتیجہ یہ ہوا کہ اُنھوں نے تم پر چھاپا مارا اور تمہارے گھروں میں ویرانہ گھس آئے اور قبضہ کر لیا۔

مجھے خبر پہنچی ہے کہ معاویہ کے لشکر کا ایک سردار نباء پر حملہ آور ہوا۔ حسان ابن حسان البکری کو قتل کیا۔ تمہارے سپاہیوں کے ہتھیار رکھوائے اور اُن کو حدود سے خارج کرو یا۔ اور میں نے یہ بھی سنا ہے کہ اُن میں کا ایک شخص ایک مسلمان اور ایک ذمی عورت کے گھر میں گھس آیا اُس کے کنٹن۔ پانزیب۔ جھانجن اور گوشوارے اُتر والے۔ اُن مظلوموں سے سوائے رونے پینے اور اٹالہ و اٹا ابیہ راجعون کہنے کے اور کچھ نہ بن پڑا۔ اس کے بعد وہ باغی و طاعی انبار سے بہت سا مال لے کر چلے گئے نہ اُن میں سے کسی نے چہرہ کا کھانا نہ اُن کے کسی کی نیکسیر تک چھوٹی۔ ایسی سخت مصیبت پر افسوس کرتے کرتے اور بیچ و تاب کھاتے کھاتے اگر کوئی مرد مسلمان مر بھی جائے تو جائے ملامت نہیں بلکہ میرے نزدیک قابل تعریف ہے۔ اُس گروہ کا اپنے دین باطل پر اس طرح مجتمع رہنا اور تمہارا اپنے دین برحق سے ایسا متفرق ہونا اس درجہ تعجب خیز ہے کہ جس سے دل مرجھا جائیں اور اُن پر غم و الم کا ہجوم طاری ہو جائے (تو بجا ہے)۔

و اے ہو تم پر اور تمہارا بُرا ہو تم نے اپنے آپ کو دشمنوں کے تیروں کا نشانہ بنایا ہے وہ تم سے لڑنے کے لئے تم پر چڑھ چڑھ آتے ہیں۔ تم اُن سے جنگ کرنے کے لئے

اُن پر چڑھ کر نہیں جاتے۔ وہ خدا کی نافرمانی پر اتنے آمادہ اور تیار ہیں کہ تم خدا سے
تعالے کی اطاعت پر اتنے راضی بھی نہیں ہوتے۔ اگر میں تمہیں گرمی میں لڑائی پر جانے
کا حکم دیتا ہوں تو یہ کہہ دیتے ہو کہ آجکل تو ترپاتی کی گرمی پڑ رہی ہے۔ اتنی مہلت
ملے کہ ذرا گرمی کم ہو جائے، اور اگر جاڑے میں چڑھائی کا حکم دیتا ہوں تو یہ بہانہ
کرتے ہو کہ بالفعل تو کڑا کے کی سردی ہے۔ بھڑکی سی مہلت ملے کہ سردی کم ہو
جائے۔ جب گرمی و سردی کے دُور سے تمہارا یہ حال ہے تو تیزی تلوار کے
دُور سے کیا حال ہو گا؟

اے وہ لوگو جو صورت کے مرد ہو اور سیرت کے بچے اور عورتیں۔ کاش میرا تمہارا
پالانہ پڑتا اور میری تمہاری جان پہچان نہ ہوتی۔ تم نے میرے دل میں ناسور ڈال
دیئے ہیں اور میرا سینہ غم و غصہ سے بھر دیا ہے۔ تم نے میری اس درجہ نافرمانی
کی ہے کہ مجھے کسی معاملہ میں رائے دینا مشکل معلوم ہونے لگا ہے۔ قریش یہ کہتے ہیں
ابن ابیطالبؑ بہادر تو بہت ہے مگر اُصول جنگ سے ناواقف ہے۔ اے سجاد اللہ
مجھ سے زیادہ آداب حرب اور اُصول جنگ کون جان سکتا ہے اور مجھ سے زیادہ
جنگ کس نے کی ہے۔ جب میں نے اول جہاد شروع کیا میں پورا بیس برس کا بھی
نہ تھا اور اب تو ساٹھ سال سے متجاوز ہوں مگر جس کے ماتحت ہی اُس کا حکم نہ مانیں
اُس کی رائے کیا اور تدبیر کیسی؟

دوسری حدیث میں فرمایا کہ خدائے تعالیٰ نے جہاد واجب کیا ہے اور اس کی بڑی عظمت
قرار دی ہے جہاد کو ذریعہ نصرت و امداد قرار دیا ہے۔ واللہ بغیر جہاد کے نہ دین کی اصلاح
ہو سکتی ہے نہ دُنیا کی۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی مجاہد کو اُس کے عیال
تک پہنچائے اُسے علا و ثمرات جہاد کے ثواب کے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جہاد کرو۔ جہاد تمہاری اولاد کے عز و افتخار کا باعث ہو گا

بعض متفرق آداب اور منفعت بخش قاعدے

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مجاہد شیعہ بعض کاموں کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا بھول جاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ ان کو کسی نہ کسی آزمائش میں ڈالتا ہے کہ وہ متنبہ ہو جائیں اور خدائے تعالیٰ کی حمد و ثناء یاد رکھیں اور حق تعالیٰ اس آزمائش کے سبب ان کی اس تقصیر سے درگزر فرماتا ہے اس لیے مناسب ہے کہ آدمی ہر کام کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ لیا کرے۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب خدائے تعالیٰ نے حضرت آدم کو بیوہ درخت بہشت کے کھانے کی ممانعت کی تو انھوں نے بہت اچھا تو کہہ لیا مگر انشاء اللہ تعالیٰ کہنا بھول گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُس درخت کے پھل بھی کھا گئے اور بہشت سے بھی نکالے گئے پس خدائے تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو یہ حکم دیا: **وَلَوْ تَقَوَّلَ لَن لِّشَايَ وَإِنِّي فَاعِلٌ ذَالِكَ عَذَابُ الْوَالِدِ أَنْ يَنْشَأَ اللَّهُ وَادُّ كُوْرَبَّكَ إِذْ أَسَيْتَ** یعنی کسی امر کی نسبت ہرگز ہرگز یہ نہ کہو کہ میں یہ کام کل کروں گا سوائے اس کے کہ اُسے مشیت الہی کے ساتھ مقید کر دیا جائے مگر یوں کہو کہ اگر خدائے چاہا تو۔ اور جب بھول گئے ہو اپنے خدا کو یاد کرو یعنی اگر لفظ انشاء اللہ کہنا بھول گئے ہو تو جب یاد آئے کہ لوگو ایک سال کے بعد ہی کیوں نہ یاد آئے۔

معتبر حدیث میں موسیٰ بن جعفر صلوات اللہ علیہم سے منقول ہے کہ ان نو باتوں کے کرنے سے بھول پیدا ہوتی ہے (۱) کھٹا سیب (۲) دھینا (۳) پنیر (۴) چوہے کا جھوٹا کھانا (۵) کھڑے پانی میں پیشاب کرنا (۶) قبروں کے کتبے پڑھنا (۷) دو عورتوں کے درمیان ہو کر راستہ چلنا (۸) جوئیں زندہ چھوڑ دینا (۹) گدے میں کچھنے لگانا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ تین چیزوں سے حافظہ بڑھتا ہے۔ (۱) مسواک کرنا (۲) روزہ رکھنا (۳) قرآن مجید پڑھنا۔

معتبر حدیث میں منقول ہے کہ ایک دن وہ حضرت غمگین تھے فرمانے لگے کہ میں نہیں جانتا مجھے رنج کیوں ہوا حالانکہ میں نہ کبھی چو کھٹا پر بیٹھا ہوں نہ کبھی بھیڑ بکریوں کے رپوڑ میں سے ہو کر

گزارا ہوں نہ میں نے کھڑے کھڑے کبھی پانچ ماہ پہنا ہے اور نہ پہننے کے کپڑوں سے کبھی ہاتھ منہ پونچھے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ دس چیزوں سے غم جاتا رہتا ہے اوس راستہ چلنا۔ دوسرے سوار ہونا۔ تیسرے پانی میں غوطہ لگانا۔ چوتھے سبزہ زار دیکھنا۔ پانچویں کچھ کھانا پینا۔ چھٹے مباشرت کرنا۔ ساتویں مسواک کرنا۔ آٹھویں حٹمی سے سر دھونا۔ نویں خوبصورت عورت کا چہرہ دیکھنا۔ دسویں مردوں سے باتیں کرنا۔

حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے کہ چند باتیں افلاس پیدا کرنے والی ہیں اور چند باتیں تواضع بخشنے والی ہیں۔ فقر و افلاس پیدا کرنے والی یہ سولہ چیزیں ہیں۔ لکڑی کا جالا گھر میں رہنے دینا۔ حمام میں پیشاب کرنا۔ حالت جنابت میں کچھ کھانا پینا۔ جھاڑ کی لکڑی سے خلال کرنا۔ کھڑے کھڑے لنگھا کرنا۔ جھاڑو گھر میں ڈے کر کوڑا رہنے دینا۔ کچھوٹی قسم کھانا۔ زنا کرنا۔ اظہار حرص کرنا۔ مغرب و عشا کے مابین سونا۔ طلوع صبح صادق اور طلوع آفتاب کے مابین سونا بہت جھوٹ بولنا۔ راگ و راگنی سننا۔ رات کے سائل کو خالی پھیر دینا۔ انداز شے سے زیادہ خرچ کرنا۔ اپنے عزیزوں سے بدی کرنا۔

اور تواضعی پیدا کرنے والی اور مال بڑھانے والی یہ سترہ چیزیں ہیں۔ ظہر و عصر کی نماز ملا کر پڑھنا مغرب و عشا کی نماز ایک ساتھ پڑھنا۔ صبح و عصر کی نماز کے بعد تعقیبات پڑھنا۔ عزیزوں کے ساتھ نیکی و سلوک کرنا۔ گھر کے صحن میں جھاڑو دینا۔ اپنا مال براہِ ارادان ایمانی کو بانٹ کر کھانا۔ علی الصبح طلب روزی میں نکلنا۔ استغفار بہت پڑھنا۔ لوگوں کے مال میں خیانت نہ کرنا۔ حق اور سچ بات کہنا۔ موزن جو کچھ اوزان میں کہے اُن کمات کا اعادہ کرنا۔ پاخانے میں باتیں نہ کرنا۔ طلب دنیا میں حریص نہ ہونا۔ جس شخص سے کوئی نعمت ملتی ہو اُس کا شکریہ ادا کرنا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا۔ جو ریزے دسترخوان پر گر پڑے ہوں اُن کو چُن کر کھا لینا۔ ہر روز تیس مرتبہ سبحان اللہ کہنا کہ جو شخص اس کا ورد کرے گا خدائے تعالیٰ اُس سے ستر قسم کی بلا دور کر دیگا جس میں اونے قسم کی بلا افلاس و پریشانی ہے۔ معتبر حدیث میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ہم اہل بیت

کی مدح میں ایک بیت نظم کرے گا خدا نے تعالیٰ اُس کے لیے بہشت میں ایک مکان بنا دیکھا۔
دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو شخص ہم اہل بیت کی شان میں ایک شعر کہنا چاہتا ہے
اس کی تائید روح القدس کے ذریعہ سے کی جاتی ہے۔

ایک اور حدیث میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو مومن ہم اہلبیت
کی مدح میں ایک بیت نظم کرے گا خدا نے تعالیٰ اُس کے لئے بہشت میں اتنا بڑا ایک
شہر بنائے گا جو اس دنیا کے سات گنے سے بھی زیادہ طویل و عریض ہوگا اور جس وقت
وہ اس شہر میں پہنچے گا تو تمام مقرب فرشتہ اور رب اولوالعزم پیغمبر اس کی ملاقات کے
لئے آئیں گے۔

معتبر حدیث میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ اگر کسی
شخص کا شکم مواد اور پیپ سے بھرا ہوا ہو تو وہ اس کی بد نسبت بہتر ہے کہ اشعار سے پُر ہو۔
حدیث معتبرہ میں منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے حالت جنابت
میں کوئی چیز کھانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اس سے افلاس پیدا ہوتا
ہے۔ نیز و انت سے ناخن کاٹنے کی۔ حمام میں مسواک کرنے کی۔ مسجدوں میں نماز
صاف کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

فرمایا کہ مسجدوں کو راستہ نہ بناؤ کہ ایک دروازے سے آنے دوسرے سے نکل گئے
اور اگر اچھا ایسی ضرورت آپڑے تو دو رکعت نماز پڑھ کر گزرنا چاہیئے۔

میبوہ دار درختوں کے نیچے اور راستے کے درمیان پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے
بائیں ہاتھ پر زور دے کر یا بائیں کروٹ لیٹ کر کوئی چیز کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔
قبروں کو چونہ گچ بنانے کی اور قبرستان میں نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

نیز فرمایا کہ جو شخص کھٹی جگہ میں غسل کرے ہو شہر ہے کہ اس کا ستر نہ کھل جائے۔
آنکھوں سے میں جدھر دستی لگی ہوئی ہو اُس طرف سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی ہے کہ
اُدھر میں جمع ہو جاتا ہے۔

کھڑے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے کہ اس سے عقل جاتی رہتی ہے۔

ایک پاؤں میں جو تہ پہن کر راستہ پہننے کی اور کھڑے کھڑے جو تہ پہننے کی ممانعت فرمائی ہے۔ سورج یا چاند کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

فرمایا کہ جب پائخانے جاؤ تو روبرو بقبندہ یا پشت بقبندہ بیٹھنے سے سخت اجتناب کرو۔

حالت مصیبت میں زیادہ چیخ کر رونے اور جزع و فزع کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

عورتوں کے لئے جنازے کے ساتھ جانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

آب دہن سے قرآن مجید کی کوئی عبارت لکھنے یا مٹانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

بھوٹے خواب بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ جو شخص بھوٹے خواب

بنائے گا خدا نے تعالیٰ اُسے حکم دے گا کہ پانی میں گرے چونکہ ایسا وہ کر نہ سکے

گا اُسے عذاب ہوگا۔

مورتیں بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ فرمایا کہ جو کوئی مورت بنائے گا قیامت

کے دن خدا نے تعالیٰ اُسے اُس مورت میں جان ڈالنے کا حکم دیگا اور چونکہ یہ اُس سے

نہ بن پڑے گا اس لئے معذب ہوگا۔

کسی جاندار کو آگ میں جلانے کی ممانعت ہے۔

مُرخ کو گالی دینے کی ممانعت فرمائی ہے کہ وہ نازکے واسطے جگاتا ہے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ ایک مومن کوئی چیز بیچتا ہو اور دوسرا بیچ میں آکر دخل

دے اور کہے کہ میری چیز بہتر ہے مجھ سے خرید لو۔ یا کوئی مومن ایک چیز خریدتا ہو اور دوسرا

اس کا گاہک بن جائے اور زیادہ دام لگائے۔

فرمایا کہ رات کو کڑا گھر میں نہ رہنے دو دن ہی دن میں باہر پھینک دو کہ شیطان اس میں رہتا ہے

فرمایا کہ کھانے میں ہاتھ بھرے ہوئے نہ سوؤ کہ اگر اس فعل سے دیوانگی پیدا ہو جائے

تو فاعل ہی موردِ طعن و ملامت ہوگا۔

ہڈی اور لید سے استنجہ کرنے کی ممانعت ہے۔

عورتوں کو بلا اجازت شوہر کے گھر سے نکلنے کی ممانعت فرمائی۔ پس اگر کوئی عورت

نکلے تو اُس پر آسمانوں کے فرشتے اور جن آدمی جن پر اُس کا گزر رہتا ہے وہ سب

جب تک کہ وہ گھر آنے سعنت کرتے رہتے ہیں ۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ عورت سوائے اپنے شوہر کے کسی کے لیے زینت کرے اور اگر ایسا کرے گی تو اس کو جہنم میں جلانا خدا پر واجب ہے ۔ اس بات سے بھی منع فرمایا کہ عورت شوہر اور اپنے محرموں کے کسی غیر سے پانچ ضروری کلموں سے زیادہ بات کرے ۔ اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی عورت دوسری عورت کے پاس اس حال میں سوئے کہ اُن کے بیچ میں کوئی کپڑا حاصل نہ ہو ۔

منٹ فرمایا کہ عورت کسی دوسری عورت سے اُن باتوں کو ظاہر کرے جو اس سے اور اس کے شوہر سے خلوت میں ہوئی ہوں ۔

روبقبلہ اپنی عورت سے جماع کرنے کو منع فرمایا ہے ۔

راستے میں بھی اپنی عورت سے جماع کرنے کی ممانعت فرمائی ہے پس اگر ایسا کرے تو خدا اور ملائکہ اور تمام آدمی اُس پر لعنت کریں گے ۔

اُن لوگوں کے پاس جانے کی ممانعت فرمائی ہے جو غیب کی باتیں بیان کرتے ہیں مثل بنحو میوں و کاهنوں اور رتاہوں اور جھوٹے صوفیوں کے جو کوئی ان کے پاس جائے اور ان کی باتوں کی تصدیق کرے گو یا وہ اُن چیزوں سے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئی ہیں منحرف ہو گیا ۔ چوسہ شطرنج وغیرہ کھیلنا اور طبلہ ۔ سازگی ۔ طنبورہ ۔ اور ستار وغیرہ کے بجانے کی ممانعت فرمائی ہے ۔

غیبت اور چغنیخوری کرنے اور اُس کے سننے کی ممانعت فرمائی ہے ۔ یہ بھی فرمایا کہ چغنیخو بہشت میں داخل نہ ہوگا ۔ قاسقوں کی ضیافت میں جانے سے منع فرمایا ۔ جھوٹی قسم کھانے کی ممانعت فرمائی اور یہ فرمایا کہ جھوٹی قسم کھانے والا گھر سے بے گھر ہو جاتا ہے ۔

فرمایا کہ جو کوئی جھوٹی قسم اس واسطے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال لے لے تو قیامت کے دن خدا نے تعالیٰ اُس پر غضبناک ہوگا سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرے اور اُس شخص کا مال واپس کرے ۔

اس دسترخوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب پنی جاتی ہو۔
اس بات کی ممانعت فرمائی کہ کوئی شخص اپنی عورت کو حمام میں جانے کی اجازت اُس شہر میں
لے جہاں حمام جانے کی ضرورت نہ ہو۔

حمام میں بغیر ننگی باندھے جانے کو منع فرمایا ہے۔
مصیبت کے وقت منہ پر طمانچے مارنے کو منع فرمایا ہے۔
اُن باتوں کے کرنے کی بھی ممانعت فرمائی ہے جو آدمی کو خدا کی یاد سے غافل کرتی ہوں۔
چاندی سونے کے برتنوں میں کھانے پینے کو منع فرمایا ہے۔

مردوں کے لیے حریر اور دیبا اور گنجینہ پہننے کی ممانعت ہے لیکن عورتوں کے لئے مضائقہ نہیں
درختوں پر لگے ہوئے خرے اُس سے پہلے بیچنے کی ممانعت فرمائی کہ وہ سُرخ یا زرد ہو جائیں۔
اس بات کی ممانعت فرمائی کہ اُن تازہ چھوڑوں کو جو ابھی درخت پر ہی ہوں فروخت کر دیں اور
ان کے بدلے خشک چھوڑے لے لیں یا انگوروں کو جو ابھی درخت پر ہی ہیں فروخت کر دیں
اور اُن کے ہم وزن کشمش لے لیں۔

چوسر یا شطرنج کے سامان بیچنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
شراب خریدنے اور پلانے کی ممانعت فرمائی اور فرمایا کہ حق تعالیٰ نے شراب پر لعنت کی ہے
اور اُس شخص پر جو بقصد شراب انگور کا درخت لگا دے۔ اور اُس پر جو شراب بنانے کے لیے
انگوروں کو سُچڑے اور شراب پینے والے پر۔ پلانے والے پر بیچنے والے پر۔ خریدنے والے پر
اس کی قیمت کھانے والے پر۔ اٹھا کر لے جانے والے پر اور جس کے لیے لے جائے اُس پر
ان سب پر لعنت کی ہے۔

فرمایا جو شراب پئے چالیس روز تک اُس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر ایسی حالت میں
مر جائے کہ اُس کے پیٹ میں کچھ شراب ہو تو خدا پر لازم ہے کہ اُسے وہ چرکِ رمیم جو زنا کاروں کی
شرمگاہوں سے نکل کر ساہا سال جہنم کی دیگیوں میں جوش کھا چکا ہو پلائے جس کے پیٹے ہی
اس کا معدہ اتر سکیں۔ گوشت پرست سب پکھل جائے۔

سود کھانے کی جھوٹی گواہی دینے کی اور سود کا کاغذ لکھنے کی ممانعت فرمائی۔ اور خدا نے سود لینے والے اور دینے والے اور لکھنے والے اور اُس کے گواہ پر لعنت کی ہے۔
ذمی کافروں سے مصافحہ کرنے کو منع فرمایا ہے۔

مسجد میں شعر پڑھنے اور گم شدہ کے واسطے آہ و زاری کرنے کی ممانعت فرمائی۔
مسجد میں تلوار کھینچنے کی اور جانوروں کے مُنہ پر کوئی چیز مارنے کی ممانعت فرمائی۔
کسی مسلمان کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے کو منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ جو کوئی جان بوجھ کر نظر کرے ستر ہزار فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں۔

عورت کو کسی عورت کی شرمگاہ دیکھنے سے منع فرمایا ہے۔
کھانے میں۔ پانی میں اور سجدے کی جگہ پھونک مارنے کی ممانعت فرمائی ہے۔
قبرستان میں۔ راستے کے بیچ میں۔ اور جہاں چکیاں چلتی ہوں وہاں۔ ندیوں کے پیسے میں۔ اُن مقامات میں جہاں اونٹ بندھتے ہوں اور بام کعبہ پر نماز پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔
شہد کی کھٹی کو مارنے اور چو پائیوں کے مُنہ پر داغنے کو منع فرمایا ہے۔

اس بات کو منع فرمایا ہے کہ سوائے خدا کے کسی اور کی قسم کھائی جائے اور فرمایا کہ جو کوئی سوائے خدا کے کسی اور کی قسم کھائے وہ رحمت خدا سے دور ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید کی کسی سورۃ کی قسم کھانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی قرآن کی سورۃ کی قسم کھائے تو اُس پر اُس سورۃ کی ہر آیت کے بدلے ایک کفارہ لازم ہوتا ہے خواہ وہ سچی قسم ہو یا جھوٹی۔
علماء کا یہ خیال ہے کہ یہ کفارہ مستحب ہے۔ اور اس طرح کی قسم کھانے کو بھی منع فرمایا ہے کہ تیرمی جان کی قسم یا فلاں کی جان کی قسم۔

بحالت جنب مسجد میں بیٹھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

مطلق برہنہ ہونے کی ممانعت فرمائی ہے خواہ رات ہو یا دن۔

بدھ اور جمعہ کے روز پچھنے لگانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

جمعہ کے روز اُس وقت جبکہ پیش نماز خطبہ پڑھتا ہو باتیں کرنے کو منع فرمایا ہے اور

اگر کوئی ایسا کرے تو اُسے ثواب جمعہ پورا نہیں ملتا۔

بیتیل اور لوہے کی انگشتی پہننے کو منع فرمایا ہے۔
 اس بات کی ممانعت فرمائی ہے کہ کسی حیوان کی تصویر نگینہ پر نقش کرائیں۔
 سوزج نکلنے اور ڈوبنے کے قریب اور زوال کے وقت نماز نافہ پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔
 عید رمضان و عید قربان اور خاص منی میں بعد عید قربان تین روز اور یوم الشک کو بقصد ماہ
 رمضان روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی۔

اس بات سے منع فرمایا کہ چوپایوں کی طرح پانی میں منہ ڈالکر پیئیں۔ بلکہ فرمایا کہ اپنے ہاتھوں
 سے پانی اٹھاؤ اور پیو کہ یہ تمہارا بہترین ظرف ہے۔

جس کنوئیں سے پانی پیتے ہوں اُس میں تھوکنے کو منع فرمایا ہے۔
 اس بات کی ممانعت فرمائی کہ مزدور سے اُس کی مزدوری ٹھہرانے سے پہلے کام بین شروع کر دیں۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ دو شخص ایک روز سے ست روزہ رنجیدہ ہو کر علیحدہ ہو جائیں اور اگر
 مجبوری ہو تو تین روز سے زیادہ رنج نہ رکھیں کیونکہ جو کوئی ایسا کرے اس کی جہنم اس کے واسطے اولیٰ ہے
 اس بات کو منع فرمایا کہ سونے کے بدلے سونا اور چاندی کے بدلے چاندی بڑھا کر فروخت
 کی جائے بلکہ جنس واحد مساوی اوزن فروخت کرنی چاہیے۔

اس بات کی ممانعت فرمائی کہ لوگوں کے منہ پر ان کی تعریف کی جائے اور فرمایا کہ ایسی تعریف
 کہ نبیوں کے منہ پر خاک ڈالو۔

فرمایا کہ جو کوئی کسی ایک مزدور کی مزدوری ظلم سے رکھ لے اور اُس کو نہ دے تو حق تعالیٰ اس
 کے اعمال کا ثواب ضبط کر دیتا ہے اور بہشت کی خوشبو اُس پر حرام ہے۔

فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید کو حفظ کر کے بے پروائی سے اُس کو بھلائے گا تو قیامت کے دن
 اس کے ہاتھ گردن میں باندھے جائیں گے اور حق تعالیٰ ہر آیت کے عوض ایک سانپ اس پر
 مسلط کرے گا سوائے اس کے کسی اور صورت سے اس کی بخشش ہو جائے۔

فرمایا کہ جو کوئی قرآن مجید پڑھنے کے بعد حرام مال کھائے یا احکام قرآن مجید پر عمل کرنے کے بجائے
 محبت دنیا و زینت دنیا کا زیادہ دلدادہ ہو تو مستوجب غضب الہی کا ہوگا سوائے اس صورت کے
 کہ توبہ کرے اور اگر بغیر توبہ کیے مر جائے تو قرآن مجید اُس کا مدعی ہوگا۔

جو کوئی کسی مسلمان کی عورت سے یا زن ترسا یا یہودی یا گنہگار سے زنا کرے خواہ وہ عورت آزاد ہو یا کنیز اور وہ شخص بغیر توبہ مرجائے تو خدا نے اس کی قبر میں تین سو درجے جہنم کے کھول دے گا کہ ان میں سے جہنمی سانپ اور بچھو اور اژدہا اس کی قبر میں گھس آئیں گے اور وہ قیامت کے دن تک آگ میں جلتا رہے گا۔ جب قبر سے اٹھے گا تو لوگ اس کی بدبو سے اذیت پائیں گے اور تمام آدمی اس کو اس عمل قبیح کا مرتکب سمجھ لیں گے یہاں تک کہ جہنم میں چلا جائے فرمایا کہ جو کوئی شخص کسی مومن کے گھر کی پوشیدہ باتوں پر مطلع ہونے کی غرض سے ٹٹول کرے تو خدا نے اس کو ان منافقین کے ساتھ محشور کرے گا جو مسلمانوں کی عیب جوئیاں کرتے رہتے ہیں اور وہ دنیا سے نہیں اٹھایا جائے گا جب تک کہ خدا اس کو رسوا نہ کر دے۔ سوائے اس کے کہ توبہ کر لے۔

فرمایا کہ جو کوئی خدا کی دی ہوئی روزی پر راضی نہ ہو اور شکایت کرے اور خدا کے لئے اپنی تنگی رزق پر صبر نہ کرے تو اس کی کوئی نیکی قبول نہ کی جائے گی اور قیامت کے دن خدا اس کی طرف سے خشم ناک ہو گا سوائے اس کے کہ توبہ کر لے۔

فرمایا کہ جو کوئی ظلم سے عورت کا بہرہ وے خدا نے اس کے نزدیک وہ شخص زنا کار ہے اور قیامت کے دن حق تعالیٰ اس پر عتاب فرمائے گا کہ میں نے اپنی کنیز کو تیرے عقد میں عہد و پیمان دیا اور تو نے میرے عہد و پیمان کو پورا نہ کیا اور میری کنیز پر ظلم و ستم کیا پس اس کی نیکیاں ضبط ہو کر بعض مہر عورت کو دی جائیں گی اور اگر نیکیاں اس کی کافی نہ ہوں گی تو حکم ہو گا کہ اسے جہنم میں ڈال دو۔

شہادت کے چھپانے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جس کے پاس شہادت ہو اور وہ اس کو چھپائے حق تعالیٰ بروز قیامت تمام مخلوق کے سامنے اس کے بدن کا گوشت اس کو کھلائے گا۔ فرمایا کہ جبرئیل ہمیشہ مجھ کو پڑوسی کے حق کی نسبت نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ کوئی میراث اس کے واسطے قرار دی جائے گی۔

اسی طرح مجھے غلاموں اور کنیزوں کے بارے میں نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میرا خیال ہوا کہ کوئی مدت مقرر کی جائے گی کہ جب اتنے دن خدمت کر چکیں تو آزاد ہو جائیں گے۔

علیٰ ہذا مجھے مسواک کرنے کی یہاں تک نصیحت کی کہ میرا گمان ہوا کہ مسواک کرنا واجب ہو جائے گا۔ اسی طرح نماز شب کی یہاں تک نصیحت کی کہ مجھے خیال ہوا کہ میری امت کے نیک لوگ رات بھر نہ سویا کریں گے۔

فرمایا کہ جو کوئی غریب مسلمان کو حقیر سمجھے اُس نے حق تعالیٰ کی حقارت کی پس خدا نے تعالیٰ قیامت کے دن اُس کو حقیر سمجھے گا سوائے اس کے کہ توبہ کر لے۔

جو شخص کسی اونٹے مسلمان کی قدر کرے گا قیامت کے دن خدا نے تعالیٰ اُس سے خوش ہوگا۔ اور جسے کسی گناہ یا حرام چیز کی خواہش ہو اور وہ خدا کے خوف سے اُس کو ترک کر دے تو حق تعالیٰ اُسے جہنم سے آزاد کرے گا اور قیامت کے دن کے خوف سے مطمئن کر دے گا اور جن دو بہشتوں کا وعدہ خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے وہ اُس کو عطا فرمائے گا۔

جو کوئی دنیا و آخرت کے باب میں متردد ہو کر دنیا کو آخرت پر اختیار کرتا ہے قیامت کے دن اس کے واسطے کوئی نیکی نہ ہوگی جس کے سبب جہنم سے نجات پائے اور جو کوئی آخرت کو دنیا پر ترجیح دے کر اختیار کر لے گا خدا نے تعالیٰ اُس سے خوش ہو کر اُس کے گناہ بخش دیگا۔ جو شخص اُسے نظر بھر کر دیکھے جس کا دیکھنا اس پر حرام ہے تو خدا نے تعالیٰ قیامت کے روز اس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا سوائے اس کے کہ توبہ کر لے۔

جو کوئی اس عورت سے مصافحہ کرے کہ جو اُس پر حرام ہو تو خدا نے تعالیٰ اُس شخص سے ناراض ہوتا ہے۔

جو کوئی کسی عورت کو بہ نیت حرام گلے لگائے اُس کو کسی شیطان کے ساتھ ایک آتشیں زنجیر میں بکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔

جو کوئی کسی مسلمان کو خرید و فروخت میں دھوکا دے وہ ہمارے گروہ سے نہیں ہے اور بروز قیامت وہ یہودیوں کے ساتھ محشور کیا جائے گا۔

فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو بدزبانی سے آزار پہنچائے حق تعالیٰ اُس کی کوئی نیکی قبول نہیں فرماتا ہے جب تک کہ وہ اُس کو اپنے سے راضی نہ کر لے گو دنوں میں روزہ رکھتی ہے اور راتوں کو نمازیں پڑھتی ہے غلاموں کو آزاد کرتی ہے اور لوگوں کو گھٹول پر چڑھا کر جہاد میں بھیجتی ہے اور

یہی حال اُس مرد کا ہوگا جو اپنی عورت پر ظلم و ستم کرے۔

جو کوئی: وجود انتقام کی قدرت رکھنے کے غصے کو ضبط کرے خدائے تعالیٰ اس کو ایک شہید کا ثواب بخشے گا۔

لوگوں کے مالوں میں خیانت کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی کسی کی امانت میں خیانت کرے اور اُس کے مالک کو واپس نہ دے یہاں تک کہ موت آجائے تو وہ شخص ہماری مت کے سوائے دوسرے دین پر مرا اور قیامت کے دن خدائے تعالیٰ اُس سے خشنماک ہوگا۔

جو کوئی بھوٹی گواہی کسی پر دے حق تعالیٰ اس کو زبان کے بل سب سے نیچے والے دوزخ میں منافقوں کے ماہین لٹکائے گا۔

جو کوئی خیانت کا مال و اسلحہ خریدے ایسا ہے کہ جیسے خود اُس نے خیانت کی۔

جو کوئی کسی برادرِ مومن کا حق ضبط کرے خدائے تعالیٰ رزق کی برکت اُس پر حرام کر دیتا ہے مگر یہ کہ توبہ کرے۔

جو کوئی کسی کا گناہ سن کر فاش کر دے ایسا ہے جیسا کہ خود اُس نے کیا۔

جس کسی سے کوئی مسلمان بھائی قرض لینا چاہے اور وہ باوجودِ قدرت کے قرض نہ دے تو حق تعالیٰ بہشت کی خوشبو اُس پر حرام کر دیتا ہے۔

جو کوئی عورت کی کج خلقی پر خدا کے خوف سے صبر کرے تو حق تعالیٰ اُس کو شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

جو عورت میں جواہر اور مدارات اپنے شوہر سے نہ کرے اور اُس پر اُن فریشتات کا بوجھ ڈالے جن پر وہ قدرت نہیں رکھتا تو حق تعالیٰ اس کی کوئی نیکی قبول نہ کرے گا اور بروزِ قیامت اُس سے ناخوش ہوگا۔

جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کرے ایسا ہے جیسے اُس نے خدائے تعالیٰ کو گرامی و بزرگ سمجھا۔ اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیش نازی ایسے گروہ کی کرے جو اُس سے راضی نہ ہوں اور جو شخص کسی گروہ کی پیش نازی اُن کی رضا مندی سے کرے۔ ٹھیک وقت پر حاضر ہو اور نماز کو عمدگی کے ساتھ بجا دے تو سب نازیوں کے برابر اُس کو ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہو۔

جو کوئی اپنے عزیز و بیکانہ کے پاس اُس کی موافقت کو جائے یا کوئی مال اُس سے لیے لے جائے تو حق تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب اُس کے لیے کرامت فرمائے گا اور ہر قدر پر چالیس ہزار نیکیاں اُس کے واسطے لکھی جائیں گی چالیس ہزار گناہ محو کیے جائیں گے۔ چالیس ہزار درجے بندہ کیئے جائیں گے اور ایسا ہوگا گو با سو برس تک اُس نے خدا کی عبادت کی ہے۔

جو کوئی کسی اندھے کی دنیاوی حاجتوں میں سے کوئی حاجت بر لائے اور اس حاجت براری کی غرض سے اس کو کوئی مسافت طے کرنی پڑے تو حق تعالیٰ اُس کو آتش جہنم سے برائت عطا فرمائے گا۔ اور ستر حاجتیں اس کی حاجات دنیا سے بر لائے گا اور جب تک وہ اس سے ہٹ کر نہ آئے گا رحمت الہی اس کے شامل حال رہیں گی۔

جو کوئی ایک دن اور رات بیمار ہے اور عبادت کنندگان سے اپنی بیماری کی تکلیف کی شکایت نہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ مبعوث کرے گا تا آنکہ وہ پل صراط سے اُن کی معیت میں مانند برق کے گزر جائے۔

جو شخص کسی بیمار کی کوئی حاجت بر لانے میں کوشش کرے خواہ وہ حاجت پوری ہو یا نہ ہو تو وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے کہ اُسی دن مال کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ اگر وہ بیمار اُس کے گھر والوں ہی سے ہو تو آیا کچھ زیادہ ثواب ملے گا؟ فرمایا کہ ہاں۔

فرمایا جو شخص کسی مرمومن سے دنیا کی سختی اور غموں میں سے کوئی غم دور کرے تو حق تعالیٰ اُسے عنہائے آخرت میں سے بہتر غموں سے نجات دے گا اور بلا ہائے دنیا سے بہتر بلائیں اُس سے دفع کرے گا کہ آسان تر اُس میں سے درد شکم ہے۔

فرمایا کہ جو شخص کسی شخص سے اپنا حق طلب کرے اور وہ اُس کے ادا کرنے میں باوجود قدرت رکھنے کے تاخیر کرے تو ہر روز ناجائز بھری محصول لینے والے کا گناہ اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا۔ جو شخص کسی برادر مومن کے ساتھ کچھ سلوک کر کے احسان جتا لے اُس کے عمل حبط کر دیتا ہے اور کچھ ثواب اس کو نہیں دیتا اور خدا اُسے فرماتا ہے کہ میں نے احسان جتنا نے والے اور نجیل اور سخن چیں پر بہشت حرام کر دی ہے۔

جو کوئی صدقہ دے اُسے ایک ایک درم کے بدلے نعمت ہائے بہشت سے کوہ اُحد کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی کسی محتاج کے دینے کے واسطے صدقہ اٹھا کر لے جائے تو اُس کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ اصل تصدق کرنے والوں کو بغیر اس کے کہ اُن کے ثواب میں سے کچھ بھی کم ہو۔ جس کسی کے خوفِ خدا سے آنسو جاری ہوں تو ہر قطرے کے عوض جو اُس کی آنکھ سے نکلے خدا نے تعالیٰ اس کو بہشت میں ایک قصر ایسا عطا فرمائے گا جو مرورِ یاد اور تمام جواہرات سے مزین ہو گا اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی جو نہ آنکھوں نے دیکھی ہوں اور نہ کانوں نے سنی اور نہ خیالوں میں گزری۔

جو شخص نماز باجماعت پڑھنے کی نیت سے مسجد کو جائے تو ہر قدم پر ستر ستر ہزار حسنات اُس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اور ستر ستر ہزار درجے اس کے لیے بلند کئے جاتے ہیں۔ اگر اس حالت میں اُس کو موت آجائے تو حق تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اُس پر تعینات کر دیتا ہے کہ قبر میں اس کی عبادت کریں اور تنہائی کے موٹس ہوں اور جب تک محسوس ہوئے کا وقت آئے اُس کے لیے طلبِ آمرزش کرتے ہیں۔

جو شخص رضائے خدا کے واسطے اذان کہے حق تعالیٰ اُسے چالیس ہزار شہیدوں اور چالیس ہزار صدیقیوں کا ثواب عنایت فرمائے گا اور اس کی شفعت سے چالیس ہزار گنہگاروں کو داخل بہشت کرے گا۔

بتحقیق کہ جو مومن موزن اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے اُس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور اُس کے واسطے استغفار کرتے ہیں اور قیامت کے روز عرشِ الہی کے سایہ میں رہے گا جب تک کہ حق تعالیٰ خلایق کے حساب و کتاب سے فارغ ہو اور اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰہ کہنے کا ثواب ایسے ہی چالیس ہزار فرشتے ہوں گے۔

اگر نمازِ جماعت کی صفتِ اوّل اور تکبیرِ اوّل میں شریک ہونے کا ہمیشہ خیال رکھے اور کسی مسلمان کی دل آزاری نہ کرے تو حق تعالیٰ اُس کو دنیا و آخرت میں موزن کا ثواب عطا فرمائے گا۔ فرمایا کہ کسی بدی کو حقیر نہ سمجھو ہر چند کہ تمہاری نظر میں وہ خفیف دکھلائی دے۔ اور کسی نیکی کو بڑا نہ سمجھو ہر چند کہ تمہاری نظروں میں وہ بہت بڑی معلوم ہوتی ہو کیونکہ استغفار کرنے سے گناہ کبیرہ کبیرہ

نہیں رہتا اور اصرار کرنے سے گنہ صغیرہ صغیرہ نہیں رہتا۔ بلکہ جب گنہ صغیرہ پر اصرار کر کے توبہ نہ کر دو گے تو وہی کبیرہ ہو جائے گا۔

دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اُن سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں منع فرمایا نیز اُن لوگوں کی باتیں سُنانے سے منع فرمایا جو یہ نہ چاہتے ہوں کہ کوئی اُن کی باتیں سُنے اور یہ بھی فرمایا کہ جو ایسا کرے گا قیامت کے دن اُس کے کانوں میں سیسہ پلایا جائے گا۔ قبرستان میں ہنسنے کو منع فرمایا ہے۔

حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ تین آدمیوں پر حق تعالیٰ قیامت کے روز نظر رحمت نہ کرے گا اور اُن کے اعمال قبول نہ فرمائے گا اور عذاب دردناک میں اُن کو مبتلا کرے گا۔ اول اُس شخص پر جو دیوث ہو۔ دوسرے اُس پر جو گالیاں دینے اور گالیاں کھانے کی پرواہ نہ کرے۔ تیسرے اُس پر جو باوجود اپنے پاس ایک چیز موجود ہونے کے لوگوں سے اُس کا سوال کرے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ ہر فرحش بکنے والے بے حیا پر جو اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ وہ خود کیا بکتا ہے اور لوگ اس کو کیا کہتے ہیں بہشت حرام ہے۔ اگر ایسے آدمی کے حال کی تفتیش کی جائے تو یا تو وہ ولد ازنا ثابت ہو گا یا شیطان اس کے نطفے میں شریک نکلے گا۔

دوسری معتبرہ حدیث میں فرمایا کہ بہشت کی خوشبو پانچ سو برس کی راہ کے قاصد پر پہنچنے کی مگر ماں اور باپ کا عاق کیا ہوا اور دیوث اُس کو نہیں سونگھ سکے گا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ دیوث کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا جس کی عورت زنا کار ہو اور وہ دانستہ تنافل کرے۔

حدیث معتبرہ میں حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ وہ عورتیں جو آپس میں چپٹی کھینچتی ہوں قیامت کے دن اُن کو آگ کے کپڑے اور پانچا مے پہنائے جائیں گے اور چادریں اوڑھائی جائیں گی اور ایک سلاخ آگ کی اُن کے پیٹیوں میں گھسیڑی جائے گی اور جہنم میں ڈال دی جائیں گی جنہوں نے سب سے پہلے یہ فعل کیا وہ قوم لوط سے تھیں۔ منقول ہے کہ جناب رسالتاً نے فرمایا قسم بخدا اے عظیم میری امت کے دس آدمی

کافر ہیں ناحق لوگوں کو مار ڈالنے والا۔ جا دو گر۔ دیوث۔ عورت کی دُبر میں بھرا جماع کرنے والا۔ حیوان کے ساتھ جماع کرنے والا۔ محرمات سے جماع کرنے والا مانند ماں اور بہن وغیرہ کے۔ فتنہ فساد برپا کرنے میں سعی کرنے والا۔ کافروں کے ہاتھ ہتھیار بیچنے والا۔ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دینے والا۔ باوجود مقدرات اور حج واجب ہونے کے حج کے لئے نہ جانیوالا۔ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی شراب سے مست ہو۔ اور چالیس دن کے اندر مرجائے تو خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہ بیت پرست کے مانند ہے۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جس کسی کے گھر میں طنبورہ یا غودیا کوئی چیز آلات ساز سے یا چوسر یا شطرنج چالیس روز تک رکھی رہیں وہ مستوجب غضب الہی ہوگا۔ اور اگر ان چالیس روز میں مرجائے تو فاسق و فاجر مرے گا اور اُس کی جگہ جہنم ہوگی۔ جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ کبوتر اپنی آواز میں اُن لوگوں پر نفرین کرتے ہیں جو ساز بجاتے ہیں اور گانے والی عورتوں کو رکھتے ہیں اور بانسی دتا رہا اور سانگی بجاتے ہیں۔

معتبر حدیث میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کے گھر میں چالیس روز تک طنبورہ بجا یا جائے تو حق تعالیٰ اُس پر ایک شیطان کو مسلط کر دیتا ہے جس کا نام قنذر ہے پس کوئی عضو اس کا ایسا باقی نہیں رہتا جس پر وہ شیطان نہ بیٹھتا ہو۔ جب ایسی حالت ہو جاتی ہے تو اُس شخص کی جیاد شرم جاتی رہتی ہے وہ کچھ کسی کے کہنے سننے کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کی غیرت و حمیت یہاں تک زائل ہو جاتی ہے کہ اگر اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ عورتیں اُس کی زنا کراتی ہیں تو بھی اُسے شرم نہیں آتی۔

حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی گئی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ جس کے لفظی معنی یہ ہیں کہ ”پرہیز کرو و نجس اور بد سے کہ وہ بُت ہیں اور بچو گفتارِ باطل سے“ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بُت شطرنج ہے اور گفتارِ باطل راگ اور اُس کا گانا۔ اور چوسر شطرنج سے بھی بدتر ہے محفوظ رکھنا شطرنج کا کفر ہے اور کھیلنا اس کا شرک مگر کسی کو اس کا یاد دلانا کفر تو نہیں ہے لیکن ایسا

گناہ کبیرہ ہے جو ہلاک کر دینے والا ہے اور السلام علیک کرنا شطرنج کھیلنے والوں پر گناہ ہے اور جو کوئی شطرنج کھے کھیل میں ہاتھ ڈالے ایسا ہے جیسے کہ سور کے گوشت میں ہاتھ ڈالنا۔ دیکھنا اس کھیل کی طرف ایسا ہے گویا اُس نے اپنی ماں کے اندام نہانی پر نظر ڈالی کہ اس حال میں اُس پر حد شرع لازم ہے۔ جو شخص چوسر شرط بد کر کھیلے مثل اس کے ہے کہ اس نے سور کا گوشت کھایا اور جو شخص بغیر شرط بدے کھیلے ایسا ہے گویا اُس نے سور کے گوشت اور خون میں ہاتھ ڈالا اور انگشتیں بازی کرنا یا کسی تختے پر ریت ڈال کر اس میں خانے بنا کر کھیلنا یا اس قسم کے اور کھیل جن میں ہار جیت ہو یہ سب جُوعے میں داخل ہیں یہاں تک کہ بچوں کا گولیاں کھیلنا بھی۔

خبردار ہرگز ہرگز چنگ نہ بجانا کہ اس کے بجانے سے شیطان تمہاری طرف دوڑ کر آتا ہے اور فرشتے تم سے دور ہوتے ہیں۔

حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص کسی لڑکے سے ا غلام کرے اس کی سزا یہ ہے کہ یا تو اس کو آگ میں جلا دیں یا ایک دیوار اُس پر گرائیں یا ایسا تلوار کا ہاتھ اُس پر لگائیں کہ وہ مر جائے اُس لڑکے کی بہن اور ماں اُس منعم کے لئے موبد ہو جاتی ہیں اور قیامت کے دن فرشتے اس منعم کا گلا پکڑ کر جہنم کے کنارے لے جائیں گے اور جب تک کہ خدائے تعالیٰ اپنی مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو جائے گا اُسے وہیں کھڑا رکھیں گے بعدہ اُسے آگ میں ڈال دیں گے اور جہنم کے طبقات میں سے ہر طبقے میں اُس پر عذاب ہو گا یہاں تک کہ آخری طبقے میں پہنچے اور لواط زنا سے بدتر ہے کیونکہ زنا کے سبب سے خدائے تعالیٰ نے کسی اُمت کو ہلاک نہیں کیا اور لواط کے سبب سے کئی شہر برباد کئے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ لواط کے یہ معنی ہیں کہ کسی لڑکے کے ساتھ سوائے دُبر کے فعل کیا جائے اور اگر دُبر میں کچھ کیا گیا تو وہ کفر ہے۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ جو شخص ا غلام میں برابر مشغول ہے کامرنے سے پہلے ضرور علت اُنہ میں مبتلا ہو جائے گا۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنی عزت و جلال کا قسم کھا کر ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص علت المشائخ میں گرفتار ہو چکا ہو وہ ہمیشہ فحش

پیر نہ بیٹھنے پائے گا۔

موتی حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ حضرت نے یہ باتیں ارشاد فرمائیں: ”اگر یہ جانتے ہو کہ خدائے تعالیٰ تمہاری روزی کا کفیل ہے تو روزی کے لئے فکر مند کیوں ہو؟ اگر یہ جانتے ہو کہ روزی منجانب اللہ مقرر ہو چکی ہے تو پھر حرص کس لئے ہے؟ اگر یہ یقین رکھتے ہو کہ قیامت کے دن حساب دنیا برحق ہے۔ تو پھر مال کیوں جمع کیا جاتا ہے؟ اگر یہ اُمید رکھتے ہو کہ جو کچھ خدا کی راہ میں جائے خدا اُس کا عوض ضرور دے گا تو پھر بخل کیوں برتتے ہو؟ اگر یہ علم رکھتے ہو کہ خدائے تعالیٰ کی نارضا مندی کا نتیجہ عذاب جہنم ہے تو پھر خدائے تعالیٰ کی نافرمانی کیوں کرتے ہو؟ اگر موت کو برحق جانتے ہو تو پھر خوشی کیسی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ خدا سے کوئی بات چھپی نہیں رہتی تو پھر کم و فریب سے کیا فائدہ؟ اگر شیطان کو اپنا دشمن جانتے ہو تو پھر اس سے غافل رہنا کیا معنی؟ اگر یہ جانتے ہو کہ ہر کس و ناکس کو پل صراط سے گذرنا پڑے گا تو خود بینی و خود ستائی سے کیا حاصل؟ اگر یہ جانتے ہو کہ تمام امور قضا الہی سے متعلق و مقرر ہیں تو پھر رنجیدہ و غمگین کیوں ہوتے ہو؟ اگر یہ سمجھ چکے ہو کہ دنیا فانی ہے تو اس دنیا سے وابستگی کیسی؟

معتبر حدیث میں جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ سب سے زیادہ عابد وہ شخص ہے کہ اُس کے ذمے جو واجب ہوا ہے اُسے بجالائے سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ دے دیا کرے سب میں زیادہ زاہد وہ ہے کہ جو خدا نے حرام کیا ہے اُس کو ترک کر دے سب سے زیادہ پرہیزگار وہ ہے جو ہر مقام پر حق بات کہے خواہ خود اُس کے واسطے نفع ہو یا نقصان سب سے زیادہ عادل وہ شخص ہے کہ دوسروں کے لئے بھی وہی بات تجویز کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو اور جس کو اپنے لئے اس کا نفس گوارا نہ کرے وہ دوسروں کے لئے بھی نہ چاہے سب سے زیادہ بزرگ وہ شخص ہے جو اپنی موت کو سب سے زیادہ یاد رکھے سب سے زیادہ دانا وہ شخص ہے جو قبر

میں پہنچ جانے کے بعد عذاب الہی سے مطمئن ہوا ہو اور ثواب و جزائے الہی کا اُمیدوار ہو سب سے زیادہ غافل وہ شخص ہے جو تغیرات و انقلابات دنیا سے عبرت حاصل نہ کرے۔ سب سے زیادہ قابلِ عزت وہ شخص ہے جس کی نظر میں دنیا بچ ہو۔ سب سے زیادہ عقلمند وہ شخص ہے جو لوگوں کی واقفیت اور علم سے اپنا ذخیرہ علم بڑھاتا ہے۔ سب سے زیادہ بہادر وہ شخص ہے جو اپنی نفسانی خواہشوں پر غالب ہے۔ سب سے زیادہ باوقار وہ شخص ہے جس کے اعمال نیک زیادہ ہوں۔ سب سے زیادہ بے قدر وہ شخص ہے جس کے عمل نیک کم ہوں۔ سب سے زیادہ کم نصیب وہ شخص ہے جو لوگوں کی حالت پر رشک کرے۔ سب سے زیادہ بے چین بخیل ہے اور سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جو ان چیزوں میں بھی بخل کرے جو خدا نے اُس کے ذمہ واجب کی ہیں۔ مخلوق پر حکومت کرنے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ حق پر عمل کرتا ہو۔ سب سے زیادہ ذلیل فاسق ہوتا ہے سب سے زیادہ بے وفا اور سب سے کم خلق اللہ کا دوست بادشاہ ہوتا ہے۔ لالچی آدمی سب سے زیادہ محتاج ہوتا ہے جو شخص پابندِ حرص نہ ہو وہ سب سے زیادہ غنی اور بے نیاز ہوگا۔ جس کا خلق سب سے بڑھا ہوگا اس کا ایمان بھی سب سے زیادہ ہوگا۔ جس کی پرہیزگاری زیادہ ہوگی وہ لوگوں کی نظروں میں زیادہ باوقفت ہوگا اور جس کی وقفت زیادہ ہوگی وہ اُن چیزوں سے معترض نہ ہوگا جن میں اُس کا کچھ فائدہ نہ ہو۔ سب سے زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے اور فساد سے کنارہ کشی کرے۔ جھوٹا سب سے زیادہ بے مروت ہے۔ بادشاہ لوگ سب سے زیادہ بد بخت ہیں۔ تکبر کرنے والے خدا اور مخلوق دونوں کے نزدیک سب سے زیادہ دشمن ہیں۔ جس شخص نے گناہوں کو ترک کر دیا ہوگا وہ طاعتِ الہی میں سب سے زیادہ کوشش کرنے والا سمجھا جائے گا۔ جو شخص جاہلوں سے گریز کرے اور پچتا ہے وہ سب سے زیادہ دانشمند ہے اور جو نیک لوگوں سے میل جول رکھے وہ سب سے زیادہ سعادت مند ہے۔ جو لوگوں کی خاطر

تواضع سب سے زیادہ کرتا ہے وہی سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ جو شخص بد صحبتوں میں بیٹھے گا اُس کی نسبت لوگوں کو سب سے زیادہ ہتھتیں لگانے کا موقع ہاتھ آئے گا۔ سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو کسی آدمی کو قتل کر ڈالے جو اُس کے قتل کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ یا ایسے شخص کو مارے جو اُس کے اوپر ہاتھ نہ اٹھائے۔ جرائم معاف کر دینے کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جس کا سزا دینے کا اختیار بھی سب سے بڑھا ہوا ہو، اور سب سے زیادہ مجرم وہ شخص ہے جو لوگوں کے سامنے تو کم عقل بن جائے مگر پیچھے اُن کا خاکہ اُڑائے۔ سب سے زیادہ پاجی وہ شخص ہے جو لوگوں کو ذلیل کرے سب سے زیادہ دُور اندیش وہ شخص ہے جو غصے کو زیادہ ضبط کرے۔ سب سے زیادہ مہذب وہ شخص ہے جو لوگوں کے ساتھ زیادہ تہذیب سے پیش آئے اور سب سے بہتر وہ شخص ہے جس سے لوگوں کو زیادہ نفع پہنچے۔

ختم شد

پاکستان کی قدیم و مقبول

امامیہ جنتری (رجسٹرڈ)

الحمد للہ ہر سال ماہ اکتوبر میں شائع ہو جاتی ہے

ہر شہر میں دستیاب ہے

ناشر

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور 54000

مختصر فہرست دینی کتب

تختہ العوام مقبول جدید (برطانیق قادی جدید)	تہذیب الاسلام ترجمہ حبیب الرحمن (علامہ مجلسی)
تختہ نماز جعفریہ جدید (برطانیق قادی جدید)	زائچہ تقدیر ترجمہ مفتاح الغیب (علامہ مجلسی)
ملاقات امام علیہم السلام علامہ سید محمد مجتہد امروہوی	تعقیبات نماز : مؤلفہ آغا ثار احمد مرحوم
مفتاح الجنتہ : از آقائے مقدس زنجانی (مجاہد)	زندگانی حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا : از آقائے آیت اللہ دستغیب
انوار خمسہ : از آقائے مقدس زنجانی (مجاہد)	زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہا : از آقائے آیت اللہ دستغیب
ریاض القدس : از آقائے صدر الدین قزوینی جلد ۲	ملاقات بہ امام زمان علیہ السلام : از آقائے حسن اطمی
معالی السطین : از آقائے محمد مہدی مازندرانی جلد ۲	پردہ از روح : از آقائے حسن اطمی
الدمعۃ الکساکیہ : از آقائے محمد باقر مدہشتی جلد ۲	علی فی القرآن : مؤلفہ آقائے صادق حسینی شیرازی
ریاض الاحزان : از آقائے سید محمد حسن قزوینی	مہدی فی القرآن : مؤلفہ آقائے صادق حسینی شیرازی
نفس المہموم : از آقائے شیخ عباس قمی	مہدی موعود امام زمانہ : از آیت اللہ دستغیب
انوار زہرا : سلام اللہ علیہا : مؤلفہ آقائے سید حسن اطمی	جزیریہ خضرہ : مؤلفہ آقائے حاجی الحاج
سید الشہداء : از آقائے آیت اللہ دستغیب	عالم عجیب ارواح : از آقائے حسن اطمی

ملنے کا پتہ: افتخار بک ڈپور جسٹریٹ اسلام پورہ لاہور فون: 7223686



۷۸۶

۹۲۱۱۰

یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
version

لیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

NOT FOR COMMERCIAL USE

www.ziaraat.com

SABEEL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad

Sindh, Pakistan.

www.sabeelesakina.co.cc

sabeelesakina@gmail.com